Copyright by Author

جملہ حقوق بحق مصنف کے نام محفوظ ہیں

مصنف: مصطفیٰ چھیپا

ناول: میدانِ حشر

ناشر: نیو ایرا میگزین

ویب سائٹ: www.neweramagazine.com

ای میل: neramag@gmail.com

info@neweramagazine.com

فیس بک پیج: Fb/Page/New Era Magazine

فیس بک گروپ: New Era Magazine

انسٹاگرام: new_era_magazine

ٹوئیٹر: NewEraMagazine1

انتباہ

مصطفیٰ چھیپا کے اس ناول (میدانِ حشر) کے تمام جملہ و حقوق صرف اور صرف مصنف کے نام محفوظ ہیں۔

لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے سے پہلے مصنف سے اجازت لے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں نتائج کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

میدانِ حشر

(جزا اور سزا کی داستان)

مکمل ناول

مصطفیٰ چھیپا

نیو ایرا میگزین پبلیشرز

Copyright by Author

انتساب

میری پیاری امی کے نام

(جنہوں نے مجھے صحیح غلط میں فرق کرنا سکھایا میری اچھی تربیت کی کہ میں صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط لکھنے کے قابل ہوا ... اللہ تعالی سے یہی دعا ہر بچے پر اُسکے ماں باپ کا سایہ سلامت رہے .... آمین ثم آمین یارب العالمین...)

معاون

فضہ بتول، عقیل شیرازی اِن دونوں شخصیات نے میرے آدھے ادھورے لکھے ہوئے کو سراہا سنوارنے میں مدد کی خوب تنگ بھی کیا دونوں کو مگر ماتھے پر شکن لائے بغیر ہر قدم پر میرا ساتھ دیا مُجھے سنا مجھے سمجھا اور کیا بہتر ہے کیا نہیں سمجھایا ڈانٹا بھی (فضہ آپی) نے صرف مگر سمجھانے کے لئے میری خوش قسمتی ہی ہے کہ مُجھے اِن دو مخلص لوگوں کا ساتھ اور رہنمائی ملی۔ آئندہ بھی آپ لوگوں کا ساتھ چاہوں گا۔ خوش رہیں آباد رہیں سلامت رہیے۔ (آمین)

کچھ مصطفیٰ چھیپا کے بارے میں

میرا اصل نام مصطفیٰ فرید ہے اور قلمی نام مصطفیٰ چھیپا۔ ۸ جون ۱۹۹۸ کو کراچی کے متوسط گھرانے میں پیدا ہوا ہم تین بھائی ہیں اور میں بھائیوں میں دوسرے نمبر پر ہوں۔ میں لکھ تو کافی عرصے سے رہا ہوں لیکن باقاعدہ لکھنا پچھلے سال (۲۰۱۷) ستمبر میں شروع کیا میرا پہلا ناول "نکاحِ محبت" جسے قارئین کی طرف سے بے حد پزیرائی ملی اور مجھے آگے لکھنے کا حوصلہ۔

میری ہمیشہ سے کچھ ایسا لکھنے کی خواہش تھی جس سے لوگ کچھ سیکھیں اور 'میدانِ حشر' ایسی ہی کوشش ہے۔ ایک سال کا طویل عرصہ اِس کے کرداروں کے ساتھ نبرآزما رہا ہوں مجموعی طور پر میرا پسندیدہ کردار "حماد ذاکر" رہا جسے لکھنے میں مجھے ہنسنا بھی آیا رونا بھی۔ حماد کا کردار میرے دل کے اسی طرح قریب ہے جس طرح "نکاحِ محبت" کے عثمان کا کردار۔

اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جس نے مجھے اِس قابل بنایا۔ آخرش تہہ دِل سے شکر گزار ہوں میں اپنے تمام قارئین کا جنہوں نے ہر قدم پر میری ہمت بڑھائی۔ میں

اپنی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔عائشہ گُل،ہادی خان،فریحہ،زرنور،سیدہ لائبہ،عبیرہ نور،عینی،عامر خان،شاہد حسین اور سید افراسیاب شاہ کا۔ان سب نے قسط کی تاخیر پر قارئین کا غصّہ سہا اُنہیں سنبھالا یکجا کر کے رکھا گو کہ کُچھ لوگ اب میرے ساتھ نہیں ہیں مگر میرے لئے آج بھی قابل احترام ہیں ... آگے بھی آپ لوگوں کا ساتھ اور محبت اسی طرح بنا رہے گا اِس اُمید کے ساتھ ابھی کے لئے..."خدا حافظ"

مصطفیٰ چھیپا

پیشِ لفظ

خدا نے جب آدم کو خلق کیا تو فرشتوں سے فرمایا: "انی جاعل فی الارض خلیفہ "یعنی میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں اور تبھی فرشتوں نے اس خدشے کا اظہار کر دیا تھا کہ رب کائنات تو جسے خلیفہ بنا رہا ہے وہ زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ اللہ پاک نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے زمین پر حکومت دی کائنات کو اسکے لیے مسخر کر دیا مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ دنیا ایک ٹیسٹ ہے ایک کڑا امتحان کہ جس میں فیل ہونے والا روز قیامت دوزخ میں جا گرے گا۔ انسان دنیا میں سزا کے طور پر بھیجا گیا تھا مگر وہ یہاں آکر کچھ ایسے غافل ہوا کہ تڑاق پڑاق جھگڑنے لگا، اللہ کی حدود کو توڑنے لگا، غیر اللہ کی پرستش کرنے لگا ہر چند وہ ہر غلط کام کرنے لگا وہ یہ بھول گیا کہ اسے عبد بنا کر تخلیق کیا گیا تھا۔ وہ اللہ کا بندہ بنا کر بھیجا گیا مگر اسے شیطان کا چیلا بننے میں چارم نظر آیا۔ میرا یہ ناول "میدان حشر" اسی جانب اشارہ کرتا ہے کہ کیسے انسان دنیا کی زندگی میں کھو کر آسائشوں اور عیاشیوں میں پڑ کر آخرت کو بھول بیٹھا ہے۔ کہانی کے کردار بلکل حقیقت پر مبنی ہیں

Copyright by Author

ہر کردار آپکو اپنے اِرد گرد ضرور ملے گا ... مصنف اپنے اِرد گرد کے لوگوں کی دیکھ کر نفسیات کو سمجھ کر کردار لکھتا ہے جس طرح کوئی بھی ذات مکمل نہیں سوائے رب کی ذات کے اسی طرح اِس کہانی کے ہر کردار میں کئی خوبیاں کئی خامیاں دکھائی گئی ہیں۔۔۔ یہ کہانی اُن لوگوں کے لئے عبرت ہے جو اسی آس پر گناہ کیے جاتے ہیں بخش دیئے جائیں گے پکڑ نہ ہو گی مگر بھول بیٹھے تھے ہمیں اپنے گناہوں کی آگ کی بادِ سموم اِس دُنیا میں جھیلنی پڑتی ہے جزا اور سزا اِس دنیا میں بھی ہے ایک میدانِ حشر اِس دُنیا میں بھی لگتا ہے اور لگتا رہے گا جب تک اصل میدانِ حشر قائم نا ہو جائے ... یہ کہانی اُن لوگوں کے لئے ہے جو سمجھ بیٹھے ہیں یہ دنیا ہی سب کُچھ ہے یہی حقیقی زندگی ہے وُہ بھول بیٹھتے ہیں کہ یہ عارضی دُنیا ہے ایک دِن فنا ہو جائے گی وُہ اپنی تمام تر تگ و دو عارضی زندگی پر آسائش بنانے پر صرف کر دیتے ہیں اپنی آخرت سنوارنے کا خیال تک نہیں چھو کر گزرتا پھر ایک وقت آئے گا جب سوائے ندامت شرمندگی کے لاحاصل پچھتاوے کے کُچھ ہاتھ نہیں رہے گا نا وقت کا پہیہ پیچھے گھوم سکے گا نا ہم میدانِ حشر میں سرخرو ہو سکیں گے" ....ان الانسان لفی خسر" "بے شک انسان سراسر گھاٹے میں ہے۔۔"

Copyright by Author

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
پہلا	رویے	۱۲تا۲۱۷
دوسرا	محبت اور عشق	۲۱۸تا۲۴۸
تیسرا	بادِ سموم	۲۴۹تا۳۰۰
چوتھا	ابتدائے عشق	۳۰۱تا۳۶۷
پانچواں	مجذوب	۳۶۸تا۳۹۵
چھٹا	مامتا	۳۹۶تا۴۵۹
ساتواں	انتہائے ضبط	۴۶۰تا۵۳۱
آٹھواں	ماہیت	۵۳۲تا۵۸۹
نواں	آغازِ سفرِ حشر	۵۹۰تا۶۵۲
دسواں	جہاں وقت تھم جاتا ہے	۶۵۳تا۷۰۶
گیارہواں	پہلی صور (لا)	۷۰۷تا۷۶۶
بارہواں	دوسری صور (نجات)	۷۶۷تا۸۴۲
تیرہواں	تیسری صور (مکافاتِ عمل)	۸۴۳تا۹۳۰
چودہواں	ابا حتی	۹۳۱تا۱۰۴۲
پندرہواں	تو ہی حاصل میرا	۱۰۴۳تا۱۱۳۷
سولہواں	حرم	۱۱۳۸تا۱۲۹۱
سترہواں	میدانِ حشر	۱۲۹۲تا۱۴۵۳

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میدانِ حشر"
www.neweramagazine.com
مصطفیٰ چھیپا
پہلا باب
رویے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'پہلا باب'

"رویے"

سیاہ گھنگور بادل اشکوں سے لبریز آپس میں ٹکرا ٹکرا چیخ رہے تھے..

سڑک پر پُر ہول سناٹا تھا اشک برساتے اُفق کی دِل چیر دینے والی آواز وقفے وقفے سے گونجتی ہر ذی روح کا دِل دہلا جارہا تھا...

گویا طوفان آنے والا تھا سڑک کنارے لگے درختوں کو ہوائیں یوں ہلاتی مانو روئی کے گالے ہوں.... جڑیں مضبوط تھیں طوفان کے ڈر سے اُکھڑ نہیں گئیں... ہیبت سی ہیبت چھائی ہوئی تھی...رات کا دِل دہلا جاتا تھا.....اسٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی تیز بارش سے گزر کر نامکمل سی زمین پر گرتی تھی...

دور دور تک کسی آدم زاد کا نام ونشان تک نہیں تھا...

Copyright by Author

حیوانوں نے بھی پناہ گاہیں تلاش کرلی تھیں... عموماً کراچی میں اتنی تیز بارش نہیں ہوتی مگر نجانے زمین کے کس باسی کے دُکھ میں آسمان بھی ہمنوا تھا......

اچانک کہی دور سے ایک ہیولا دوڑتا دکھائی دیا جو جونہی قریب ہوتا گیا ظاہر ہوتا گیا وہ لگ بھگ کوئی ۲۶، ۲۷ سال کا نوجوان تھا، جو بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا تھا جیسے کوئی اُس کے پیچھے پڑا ہو، کسی سے بھاگنا چاہ رہا ہوں، مگر ناکام ہو رہا تھا....

اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا، نہ جانے اتنی سخت طوفانی بارش میں وہ کس سے بھاگ رہا تھا کون سا سائبان تلاش رہا تھا پناہ لینے کے لیے مگر شاید وقت آچکا تھا اُسکے رسوا ہونے کا..

نہ جانے کیا غم تھا کیا گھاؤ کیا بوجھ تھا دِل پہ اُسکے اندر بے سکونی تھی، جسم لرز رہا تھا وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا ایک آواز تھی جو بار بار اُسکی سماعتوں میں گونج رہی تھی جو خون کی طرح اُسکے جِسم کے ہر حصے میں سرائیت کررہی تھی...وہ اِس آواز سے پیچھا چھڑانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا.....

مگر آواز تھی کہ کسی بدروح کی مانند اُس سے چمٹ سے گئی تھی...

"پہلی صور پھونکی جاچکی ہے...

بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کرچکی ہے۔

تُم کانپ رہے ہو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا... ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے...."

آواز دِل و دماغ پر حاوی تھی...

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

تمہاری خودسری...

تمہارے گھمنڈ و غرور....

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں...کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے دوسروں پر کیا گزرتی ہے..."

اُس نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے اور بیچ سڑک پر بیٹھتا چلا گیا.....

✶✱✶✱✱✶✱↓↓↓↓↓✶✱✱✶✱✶

شبِ سیاہ کا خیمہ اکھیڑ کر سرائے جاں میں سویرا اُترنے لگا تھا..

دور کہیں پہاڑوں میں سے نارنجی گیند نے زمینِ سنگ کا سینہ چیرتے ہوئے دھیرے دھیرے اُفق کی جانب چڑھائی شروع کر دی تھی..

نیلے اور گہرے آسمان پر بادلوں کے سفید دھبے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے حسیناؤں کے گالوں پر سرخی اور انہیں بادلوں کا سینہ چیرتی ہوئی روشنی سید ھا زمین کی سطح پر زور سے ٹکرا کر دوبارہ اپنے سرچشمہ کی طرف پلٹتی محسوس ہوتی تھی۔

آسمان اور زمین کے نقطہ اتصال کے عین بیچ میں سورج مکھی کے پھولوں کا خط، افق کی طرف بڑھتا معلوم ہوتا تھا۔

یہ پھول اس امید سے ڈوبتے سورج کی طرف منہ کئے ہیں کہ شاید آج وہ غروب نہ ہو۔

مگر طلوع غروب کی ضد ہے۔۔۔

پھولوں کی سطح پر چھلکتی شبنم اس طرح معلوم ہوتی جیسے کسی ریشمی گال پر بہت رونے کے بعد آنسو ٹھہرے رہتے ہیں۔

ہری پتیاں پھولوں سے اس طرح چمٹ گئیں تھیں جیسے شفیق ماں اپنے سہمے بچے کو بھینچ کر گلے لگاتی ہے اور آئندہ کے لئے امیدوار کرتی ہے۔ خاک کا ہر ذرہ گرتے ہوئے پھول کو تازہ صبح کی امید دلاتا نظر آتا تھا۔

اس کی خوشبو اس مٹی کی سی تھی جو ہلکی بارش کے بعد جنگلوں میں مہکتی ہے اور اس کے دم سے سبھی مینا و بلبل چہکنے لگتے ہیں۔

اتوار کا دن تھا سب اپنے اپنے بستروں میں پڑے سو رہے تھے..

صبح ابھی پوری طرح پھوٹی بھی نہیں تھی...

اذان کی آواز پر اُس نے کسل مندی سے اپنی آنکھیں وا کیں منظر سمجھنے میں دیر نہ لگی تساہل سے اُٹھی شانوں پر دوپٹہ پھیلاتے ہوئے سلیپر زمیں پاؤں گھسیٹرتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی...

دوسری مسجد سے بھی اذان کی آواز آنے لگی تھی... اُس نے سوچا جا کر امان کو اُٹھا دے مگر اس کے آرام کے پیش نظر رُک گئی بالوں کو جھٹ جوڑے کی شکل دی اور صحن میں لگے بیسن سے وضو کرنے لگی.. اذان کی آوازیں گونج رہی تھیں محلے سے گھروں کے دروازے کھلنے کی آوازیں آرہی تھیں مطلب تھا اب بھی لوگوں کو نیند سے زیادہ رب کی عبادت عزیز تھی.....

Copyright by Author

اللہ اُنہیں اپنی طرف بلا رہا تھا بھلائی کی طرف بلا رہا تھا فلاح کی طرف مگر لوگ لمبی تان کر سو رہے تھے اور دن رات یہ لوگ ہی شکوہ کرتے ہیں کب مشکلیں ختم ہوں گی۔ اپنے دُکھ کا رونا لوگوں کے سامنے رو کر ہمدردیاں وصول کرنا منظور ہے مگر اتنی فرصت کسی کے پاس نہیں تھی کہ اُس ذات اقدس کے آگے سر جھکائے جو ہر چیز پر قادر ہے مگر سب کو اپنی نیند زیادہ عزیز ہے...

وہ فجر کی نماز ادا کر کے گھر کی صاف صفائی میں لگ گئی...

پکے فرش کے صحن کو خوبصورت بنانے کے لیے رکھے گئے گملوں کو پانی دے کر صحن کی صفائی کرنے لگی.....

چھت پر رکھے مٹی کے برتنوں میں پانی اور باجرے سے پرندوں کی غذا کا انتظام کر کے نیچے آگئی...

دوبارہ اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تا کہ رہی سہی نیند بھی اُڑ جائے پھر دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتی رسوئی میں آگئی جہاں رات کے گندے برتن اس کا منہ چڑا رہے تھے، جنھیں رات میں جلدی سونے کی وجہ سے وہ دھو نہیں پائی تھی...

ایک گہری سانس لے کر آستین چڑھائی اور برتن دھونے لگی...

یوں ہی گھر کے کام کرتے کرتے اُس کی صبح ہوتی تھی سب کی طرح چھٹی اُس کی بھی ہوتی تھی، کسی کی آفس سے کسی کی اسکول کالج اور اس کی یونیورسٹی سے مگر دن جو بھی ہو اسکا یہی معمول تھا....

گھر کی صفائی سے فارغ ہونے کے بعد اُس نے باہر صحن میں رکھا ٹب پانی بھرنے کیلئے رکھا اور اندر جا کر دبے قدموں سے سب کے کمروں سے میلے کپڑے لے آئی اُنہیں بھگو کر سرف اُن پر برق دیا اور کُچھ دیر سستانے کی خاطر صحن میں پڑے تخت پر آ کر لیٹ گئی دوپٹہ اُتار کر ایک طرف رکھ دیا....

اُسکی آنکھ کھلی اِس احساس سے جیسے کوئی اسے مسلسل دیکھ رہا ہے اُس خیال کی تصدیق کے لیے جو نہی اُس نے آنکھیں کھولیں تو گھر کی دیوار سے ملی دوسری دیوار، دوسرے گھر کی چھت پر کھڑے ۲ لڑکے مسلسل اسے ہی دیکھ رہے تھے اُس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا ایک طرف پڑا دوپٹہ خود پر ڈالا اور اُنہیں کڑے تیوریوں سے گھورتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی اُس کے گھورنے پر دونوں لڑکوں کی ذلیل مسکراہٹ نے اسے مزید تپا دیا....

پیر پٹختی اندر چلی گئی اپنے کمرے میں آ کر غصے سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے خود ہی سے ہم کلام ہوئی...

"پتہ نہیں کیسے گھٹیا لوگ ہیں مطلب حد ہے کوئی اپنے ہی گھر میں اپنی مرضی سے اُٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتا خود کی ماں بہنیں نہیں ہیں کیا؟"......

وہ سخت غصے میں تھی۔۔

اسے اب باہر جا کر کپڑے دھونے سے سخت کوفت ہونے لگی تھی...

اب اِن لوگوں کے ڈر سے کیا میں اپنے کام بھی نہ کروں وہ خود سے ہم کلام ہوئی اور سخت جھنجھلائی بھی...

دوپٹے کو اچھی طرح اپنے گرد پھیلا کر واپس صحن میں آئی تو وہ آوارہ لڑکے اب نہیں تھے اُس نے سُکھ کا سانس لیا اور کپڑے دھونے لگی...

"مشین بھی ٹھیک کروانی ہے بھائی کو بولوں گی.."

وُہ مسلسل خود کلام تھی...

کپڑے دھونے اور سکھانے میں صبح کے تقریباً ۱۱ بج گئے.....

کچن میں آکر اُس نے پوری کے لیے آٹا گوندکر رکھ دیا.... بھیگے ہوئے چنے کا سالن چڑھا کر آلو کی ترکاری کے لیے آلو کاٹنے کے لئے واپس تخت پر آرہی...

اتنے میں اندر سے ایان باہر آیا۔۔۔

"ارے اٹھ گئے تُم...."

Copyright by Author

"ہاں بس جلدی سے ناشتہ دے دو آپی بھوک لگ رہی ہے رات کو بھی بس دوستوں کے ساتھ برگر کھایا تھا... گھر آیا تو آپ سو چکی تھیں اور بھائی نے سختی سے منع کیا تھا آپکو نہ اٹھاؤں...."

اُس نے معصوم شکل بنا کر کہا تو وہ صدقے واری اپنی جان پر...

"ارے تو سالن تو رکھا ہوا تھا روٹی لا کر کھا لیتے..."

"رات کے ۱ بجے کون سا تندور کھلا ہوتا ہے..."

ایان بول کر پھنس گیا...

"تُم پھر ۱ بجے آئے کیا کروں تمہارا کتنی بار کہا ہے گھر جلدی آیا کرو اتنی رات رات باہر رہنا اچھا تھوڑی ہے...."

وہ ایان کی مزاج پرسی کرنے لگی...

"بس آپی اب آپ نہ شروع ہو جائیں بھائی بہت عزت سے نواز چکے کل رات کو مجھے پورا ا گھنٹے اُن کی عدالت میں حاضری لگائی تھی ۲ بجے جا کر لیٹا تھا..."

ایان مسکین صورت بنا کر بولا تو اسے بے اختیار ہنسی آ گئی....

"آپ ہنس بعد میں لیجئے گا ابھی بھوک لگ رہی ہے..."

ایان پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا...

Copyright by Author

"صبر کرو بے صبرے بس آلو کاٹ لینے دو تُم تب تک منہ ہاتھ دھو وضو کر کے فجر کی قضا نماز پڑھو اور قرآن پڑھو تب ہی ناشتہ ملے گا..."

"ٹھیک ہے آپی.."

ایان بنا کسی چوں چاں کے وضو کرنے چلا گیا....

"ایان بھائی اب تک نہیں اُٹھے وہ فجر کی نماز کے وقت بھی نہیں اُٹھے تھے مجھے لگا تھکے ہوں گے تو میں نے نہیں اٹھایا..."

ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی کہ امان باہر آگیا...

بھائی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ..؟"

اُس نے فکر مندی سے پوچھا...

"ہاں ٹھیک ہے کل اِس ایان کی وجہ سے دیر سے سویا اس لئے آنکھ نہیں کھلی شاید..."

"بھائی میں تو ا بجے آگیا تھا ا گھنٹہ آپ نے عزت نوازنے میں گزارا..."

ایان مسکرا کر بولا امان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی...

"آپ دونوں بیٹھیں میں ناشتہ لاتی ہوں۔۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگی کے امان بولا...

"طیات کیا بنایا ہے ؟؟؟"

بھائی آپکی پسندیدہ حلوہ پوری بنائی ہے بس پوریاں تلنے جا رہی ہو..."

طیات کچن میں آ کر پوریاں تلنے لگی...

ایان مسلسل ہانک لگا رہا تھا آپی جلدی....

امان اور ایان انہی دونوں کے گرد طیات کی زندگی گھومتی تھی، امی ابو کی محبت سے تو وہ واقف نہ تھی بہت چھوٹی تھی کے گزر گئے امان اس سے ٦ سال بڑا تھا طیات نے اسی کے سائے میں باپ، ماں، بھائی، دوست سارے رشتے پائے تھے اور چھوٹا ایان اُس سے ٢ سال چھوٹا تھا طیات کی جان تھی اُس میں امان اپنی پڑھائی مکمل کر چُکا تھا اور ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں نوکری کر رہا تھا...

ایان ابھی کالج میں تھا اور طیات یونیورسٹی میں تھی ڈاکٹری کی پڑھائی کر رہی تھی...

یہ گھر خوشیوں کا گھوارہ تھا...

محبت سے سجا ہوا...

"بھائی کپڑے دھونے والی مشین ٹھیک کروا دیں مجھے ہاتھ سے دھونے پڑے کپڑے اِس بار بھی..."

طیات ٹرے تخت پر رکھتے ہوئے بولی...

جب کے پوری کی طرف بڑھتا امان کا ہاتھ رکا اور چہرہ ایان کی طرف مڑ گیا...

ایان کے بھی چہرے کے تاثرات پل بھر میں بدلے طیات لمحے میں جان گئی ایان نے لاپرواہی کی ہو گی مگر ابھی اُسے بچانا تھا بھائی کی ڈانٹ سے...

"تمہیں میں نے پرسوں کہا تھا کہ کسی ٹھیک کرنے والے کو لا کر مشین دکھا دو تم نے اب تک نہیں دکھائی؟۔۔۔ایان پورا دِن کرتے کیا ہو تُم؟..."

"بھائی بھائی..... آج دکھا دے گا آپ ناشتہ کریں.."

طیات نے فوراً اُسکا دفاع کیا کیوں کہ وہ جانتی تھی امان ایان کو اچھی خاصی ڈانٹ پلانے والے تھے...

امان کی توپوں کا رخ اب ایان کا دفاع کرتی طیات کی طرف ہو گیا۔

"ہر بار سائڈ لینے کی ضرورت نہیں ہے کوئی بچہ نہیں رہا جوان پٹھا ہو گیا ہے مگر لاپرواہی میں ۲ سال کے بچے سے بھی ٹکر کا مقابلہ کرتا ہے تمہاری بے جا طرف داری ہی بگاڑ رہی ہے..."

ایان غصے میں ناشتہ چھوڑ کر اُٹھنے ہی لگا تھا کہ

طیات نے ہاتھ پکڑ لیا...

امان مزید غضبناک ہو گیا...

"ایک تو غلطی کرتے ہیں اوپر سے تیور دیکھو.."

طیات نے ایان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں سمجھایا جس پر اُس نے عمل کیا...

امان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولا "سوری بھائی آئندہ نہیں ہوگا میں ابھی جا کر لے آتا ہو...."

وُہ چپل پاؤں میں اڑستے ہوئے بولا...

ناشتہ کر کے جاؤ چلو بیٹھو..."

امان نے نرم لہجے میں کہا تو طیات نے سکون کا سانس لیا....

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱

آدھی رات گزر چکی تھی ڈیفنس فیز 4 کے ایلیٹ کلاس کے بار کلب میں رات نے ابھی انگڑائی لی تھی یہاں کے نفوس تو ابھی جاگے تھے رات کے اِس پہر اِن کی شام تھی... محفل رقص و سرود اپنے عروج پر تھی بدسمت جوانیاں محورقص تھیں مردوزن تمام تر اخلاقیات بھلائے ایک دوسرے کی بانہوں میں ڈولتے پھر رہے تھی....

وُہ ایک کونے پر بیٹھا ہوا تھا سب سے الگ مگر وہاں موجود ہر لڑکی کی نظر اُس پر ہی تھی وُہ اپنی شخصیت کے سحر سے واقف تھا شاید اِسی لیے چہرے پر خود پسندی کے تاثرات لیے اردگرد کی نظروں سے بے نیاز بنا بیٹھا تھا مگر تھا نہیں وہ اپنے اوپر

نظروں کی حدت محسوس کر سکتا تھا ڈارک بلیو جینز پر سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ اور اوپر بلیو کوٹ...

جدید اسٹائل میں تراشے ہوئے بال سحر انگیز کالی آنکھیں صاف رنگت کسرتی بدن اُس کی شخصیت کو مزید پُر وقار بناتے تھے....

اُس نے اپنی ڈرنک ختم کی اور ادائیگی کر کے جا ہی رہا تھا کہ ایک لڑکی نیم عریاں لباس میں فیشن کے نام پر تقریباً برہنہ اُسکا لباس بے حد فحاش تھا بڑے گہرے گلے کی ایک ٹی شرٹ ٹخنوں سے اوپر آتی کٹی پھٹی پینٹ میک اپ سے لبریز چہرہ لیے اُسکے سامنے آئی اور بولی.

ون ڈرنک ودھ می؟؟

اُسکے معنی خیز لہجے کو سمجھ کر وہ بیٹھ گیا...

اور پھر چند ہی ساعتوں میں پہنچ گیا اُس کے سامنے مشروب آتشیں کا بلوریں جام۔ اس سے پہلے کہ وہ اس جام کفر کی جانب ہاتھ بڑھاتا، عُمر بولا...

"بس کر دے راحیل کُچھ تو چھوڑ دے ہمارے لئے.."

وہ جو کب سے اُس لڑکی کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوا تھا تپ کر بولا..

راحیل کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ آ ٹھہری...

مریم راحیل کے برابر آ کر بیٹھ گئی بعد رقص و سرود کی محفل پھر جمائی گئی سروں پر تاج سجائے چھوٹے چھوٹے قد والی ٹیکنی کلر پریاں سامنے سجے سٹیج پر رقصاں تھیں، رقص کے دوران وہ سٹیج سے اُتر کر ایک ایک کے پاس جا کر انہیں اپنے ساتھ رقص کرنے کی دعوت دیتیں۔ایک دوناریاں اُس کے پاس بھی آئیں مگر مریم کو ساتھ بیٹھے دیکھ کر واپس چلی گئیں...

رقص و سرود کی یہ محفل بام عروج پر تھی جب بے پناہ تالیوں کی گونج میں ایک گلوکار کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔گلوکار نے اسٹیج پر آتے ہی انگریزی زبان میں نہ صرف دل موہ لینے والا گیت پیش کیا بلکہ سٹیج پر موجود اپسراؤں کی باہوں میں باہیں ڈال کر جو رقص پیش کیا اسے دیکھ کر حاضرین جھوم جھوم اٹھے...

"...I want to spend sometime with you lonely"

راحیل نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب تر کیا اور اُس کے چہرے پر جھک گیا...

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

"بھائی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے.."

طیات نے جھجکتے ہوئے کہا....

Copyright by Author

"ہاں بولوں کیا بات ہے"

امان نے دوستانہ لہجے میں کہا تو طیات اُسکے ساتھ کُرسی کھینچ کر بیٹھ گئی...

"وہ بھائی میری دوست ہے نہ نمرہ اُس کے گھر والے اُسکی شادی کرنے کا سوچ رہے ہیں..."

"تو؟؟؟"

امان کے لہجے میں اجنبیت در آئی...

"بھائی میں نمرہ کو ہمیشہ سے آپکے حوالے سے پسند کرتی ہوں..."

"کیا میں نے کہا تمہیں ایسا سوچنے کو.."

امان کا چہرہ سپاٹ تھا وہ کوئی اندازہ نہیں لگا پائی....

"پر بھائی آپکو شادی تو کرنی ہے نمرہ بہت اچھی ہے آپ تو جانتے بھی ہے اُسے بھائی آپ نے ساری زندگی ہم دونوں کے پیچھے خود کو ہر خوشی سے محروم رکھا پر یہ تو آپکا حق ہے شادی تو آپکو کرنی ہے..."

"بس طیات ان فضولیات میں پڑنے سے اچھا اپنی پڑھائی پر دھیان دو اب جاؤ جا کر پڑھو اپنا اگلے مہینے ایگزیمز ہے تمہارے اور اس ریان کو بھی دیکھو کیا کر رہا ہے لگا ہو گا موبائل پر یا کمپیوٹر پر اٹھاؤ اُسے جو سامان منگوانا ہے گھر کا منگوا لو چلو شاباش اٹھو...."

Copyright by Author

امان نے اُسے باقاعدہ اٹھاتے ہوئے کہا...

طیات منہ بسورتی چلی گئی....

مگر امان کے دِل میں ایک طوفان برپا کر گئی تھی نمرہ کی کہیں اور شادی کی خبر دے کر...

****

راحیل اپنے کمرے میں سو رہا تھا ملازم نے آکر اُسے اٹھایا تو وہ بھڑک اُٹھا...

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی میں نے تمہیں بولا تھا کیا مجھے اٹھانے کو..."

ملازم تھر تھر کانپنے لگا...

وہ صاحب نیچے کوئی لڑکی آئی کافی دیر سے بیٹھی ہوئی ہے میں نے بولا بھی آپ سو رہے ہیں مگر وہ گئی نہیں....

"بیٹھے رہنے دو کہہ دو جا کر صاحب نہیں اُٹھے...."

اُس نے دوبارہ لیٹتے ہوئے کہا...

ملازم باہر نکل گیا چند لمحے ہی گزرے تھی ایک لڑکی طوفان کی طرح اندر داخل ہوئی پیچھے پیچھے ملازم بھی...

Copyright by Author

"صاحب میں نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر یہ رکی ہی نہیں..."

اُس نے ہاتھ کے اشارے سے ملازم کو جانے کا کہا اور لڑکی کی موجودگی کو نظر انداز کرتا اپنی وارڈ ڈراپ کی طرف بڑھ گیا وہ لڑکی اُسکے سامنے آ گئی....

"تُم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے تُم مجھے چھوڑ نہیں سکتے میں تُم سے بہت محبت کرتی ہو تم ایسا نہیں کر سکتے..."

وہ لڑکی پاگلوں کی سی کیفیت سے دوچار دکھائی دیتی تھی...

وہ مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا جیسے کوئی معمول کا کام ہو اُس کے لیے جب وہ لڑکی چُپ ہوئی تو اُس نے اُسکے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایک رات میں محبت انٹرسیٹنگ..."

طزیہ ہنسی اُس کی طرف اچھالتا آگے بڑھ گیا...

"تُم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ..."

اب کی بار وُہ اُس کا گریباں پکڑ کر بولی...

"....don't even think do you get that"

حقارت سے اُس کے ہاتھوں کو جھٹکتا شدید غصّے میں کہا...

"میں نے کیا کیا تمہارے ساتھ ؟؟؟

Copyright by Author

جو کُچھ ہوا دونوں کی مرضی سے ہوا اور ہاں میں نے بہت انجوائے کیا..... میں نے

کب تُم سے کوئی وعدے کیے تھے یا میں نے کب کہا مجھے تُم سے محبت ہے ؟؟؟

یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے میرا محبت کرنے کا کوئی شوق نہیں اوہ کم آن جو چیز

پیار محبت شادی کر کر ملتی میں بغیر اس جھنجھٹ کے یہ سب حاصل کرلیتا ہوں تو کیوں

یہ فضول طوق لٹکاؤں گلے میں..."

اُس نے کروفر سے کہا...

"پیسوں کی ضرورت ہے تمہیں بتاؤ کتنے چاہیئے یہ لو بلینک چیک اپنی قیمت بھر دو اور

چلی جاؤ...."

دراز سے چیک بُک نکال اُس کی جانب پھینک کر وُہ واش روم میں چلا گیا...

پندرہ منٹ بعد اُس کی واپسی ہوئی...

"تُم ابھی تک گئی نہیں..."

وُہ اب اُکتا گیا تھا...

"میں تُم سے محبت کرتی ہوں راحیل تُم میری محبت کی قیمت لگا رہے ہو...

مریم نے قدرے افسوس سے کہا۔۔

وہ لمحے بھر کو ٹھٹکا پھر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا....

راحیل آفتاب راتوں کا سوداگر ہے رات گئی بات گئی میں راتیں خرید تا ہو دن میں مجھے رات کے اندھیرے یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہر رات کسی نہ کسی حسینہ سے ملتا ہوا گر سب کو یاد رکھنے لگا تو راحیل آفتاب اور عام مجنوں میں کیا فرق رہ جائیگا....

"we spend good time that's it....."

مگر میں کسی کا اُدھار نہیں رکھتا تمہاری رات کی جو بھی قیمت ہو اِس پر لکھ دو اور جاؤ مجھے اور بھی کام ہے راحیل نے جھٹکے سے اُسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا...

"راحیل میں تُم سے محبت کرتی ہو پلیز مجھے مت چھوڑو..."

وُہ ملتجی ہوئی...

"مائی فٹ....

بہت ہوا اب تُم جاتی ہو یا دھکے کھا کر جانا پسند کرو گی...

گیٹ لاسٹ ناؤ..."

"تُم دیکھنا راحیل آفتاب تُم ترسو گے محبت کے لیے تُم پچھتاؤ گے بد دعا ہے میری..."

وہ لڑکی روتی ہوئی جانے لگی....

راحیل نے پیچھے سے آواز لگائی ایک اور بد دعا دو مجھے کُچھ نہیں ہونا اِن بد دعاؤں سے بائی داوے اگر موڈ ہوا تو ایک رات اور خرید لونگا تمہاری فکر مت کرو...

Copyright by Author

وہ لڑکی جاتے جاتے پلٹی اور بولی تُم برباد ہو گے بہت برے منہ کے بل گرو گے تمہارا یہ گھمنڈ ضرور ٹوٹے گا.."

مریم دروازے سے باہر نکل گئی....

راحیل کا قہقہہ کمرے میں گونجنے لگا جس میں سفاکی، انا اور خود پرستی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی....

****

وہ بس کے انتظار میں کھڑا تھا سخت چلچلاتی دھوپ تھی دوپہر کے ۲ بج رہے تھے سورج بھرپور آگ برسا رہا تھا وہ بار بار ماتھے اور چہرے پر آیا پسینہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے رومال سے صاف کر رہا تھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کو اوٹ بنا کر سورج کی کرنوں سے بچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا بس آنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ تھک ہار کر فٹ پاتھ پر ہی بیٹھ گیا گرمی کی حدت سے اُس کی صاف رنگت سرخ ہو رہی تھی گویا پورے جسم کا خون سمٹ آیا ہو سارے جسم کا چہرہ وہ ۲۵ سالہ خوش شکل نوجوان تھا ویل ڈریس البتہ شرٹ پسینے سے جگہ جگہ سے بھیگ چکی تھی تیکھی ناک جس پے وہ بار بار پسینے سے پھسلتے کانٹیکٹ گلاسز کو ٹھیک کر رہا تھا ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو بال گرمی کی وجہ سے خراب ہو رہے تھے جنھیں وہ بار بار ہاتھوں کی کنگھی بنا کر ٹھیک کرتا مطلوبہ

بس کو آتا دیکھ کر اُس نے چین کا سانس لیا مگر جو نہی بس قریب آئی گیٹ تک بھری ہوئی بس کو دیکھ کر مایوسی ہوئی مگر کیا کر سکتا تھا یہ بس چھوڑنے کا مقصد تھا پھر آدھا پون گھنٹہ انتظار....

وُہ بھی بس کے دروازے سے لٹک گیا...

کنڈیکٹر کو کرایہ دے کر اُس نے باقی مڑے توڑے ۱۰،۲۰،۵۰،۱۰۰ کے نوٹ اور سکے واپس رکھے...

آہستہ آہستہ بس خالی ہوتی گئی ایک سیٹ خالی دیکھ کر بیٹھ گیا ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کے اُس نے دیکھا سامنے ایک بزرگ آدمی بہت مشکل سے کھڑے ہیں اور جس سیٹ کی طرف اُنکا رُخ تھا وہاں ایک ۱۸،۱۹ سال کا نوجوان کانوں میں ہینڈ فری لگائے ارد گرد کے ماحول سے بلکل بیگانہ بیٹھا تھا یہ منظر دیکھ کر اُس نے بے اختیار اپنی نوجوان نسل پر فاتحہ پڑھی...خود کھڑے ہو کر بزرگ کو بیٹھنے کی جگہ دی بزرگ اُسے دعائیں دیتے ہوا بیٹھ گیا..

ساتھ کھڑے شخص نے افسوس بھری نگاہ سے ابو بکر کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو بڑے بے وقوف ہو اب رہو کھڑے....

بس میں سے رش ختم ہونے لگا دوبارہ سیٹ اُسے ملی اُس نے بیٹھ کر کھڑکی سے باہر دیکھا تو اُس کی منزل آنے ہی والی تھی بیٹھنا اُسکے نصیب میں ہی نہیں تھا...

وہ اُتر گیا...

جگہ اب بھی کُچھ فاصلے پر تھی اُس نے ۱۰ کی چینگ چی میں بیٹھنے کے بجائے پیدل چلنے پر اکتفا کیا تھوڑی دیر چلنے کے بعد ہی وہ اُس جگہ پہنچ گیا اُس نے سر اٹھا کر بلڈنگ کو دیکھا اور بسم اللہ پڑھ کر اندر داخل ہو گیا....

****

ریسیپشن پر پہنچ کر سب سے پہلے اُس نے اپنی مطلوبہ سیٹ کے انٹرویوز کا معلوم کیا ریسپشنسٹ نے ایک طرف رکھے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انتظار کرنے کا کہا وہ اطمینان سے اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا جو نہی اُس نے دوسرے اُمیدواروں کو دیکھا تو گرمی اور پسینے سے ہوئی اپنی ابتر حالت کا اندازہ ہوا...

اُن لوگوں نے بھی عجیب نظروں سے اُس کی طرف دیکھا....

وہ فوراً واشروم کی طرف بڑھ گیا سب سے پہلے اپنی شرٹ دوبارہ ٹھیک سے سیٹ کی چہرہ پے پانی ڈالا جیب سے چھوٹا سا کنگھا نکال کر بال دوبارہ سیٹ کیے اور پھر ایک تنقیدی نظر خود پر ڈال کر مطمئن ہو گیا...

وُہ اب بلکل فریش ہو گیا تھا کافی ڈیسینٹ لگ رہا تھا...

وہ باہر آگیا باہر چل رہے اے سی نے اُسے مزید ترو تازہ کر دیا جو نظریں پہلی اُس کی جانب تمسخر اڑاتی اٹھی تھیں اب اُن نظروں میں ستائش تھی...

"انسان کی پہچان کپڑوں سے ہوتی ہے اُسکا باطن کوئی اہمیت نہیں رکھتا دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے مگر کسی کو کیا پتہ میں کس طرح یہاں پہنچا ہوں..."

اُس نے ایک گہری سانس لی اور چُپ چاپ انتظار کرنے لگا....

ایک ایک کر کے لوگ جا رہے تھے اور مایوس چہرہ لیے واپس آ رہے تھے جنھیں دیکھ کر وہ بھی تھوڑا مایوس ہوا اللہ کر کے اُس کی باری آئی جتنی دعائیں اُسے آتی تھیں پڑھ ڈالیں اور اندر داخل ہو گیا...

اندر جاتے ہی سب سے پہلے بلند آواز میں سب کو سلام کیا...

"وعلیکم سلام بیٹھ جائیں"...

وہ اُن کے سامنے بیٹھ گیا....

اور اپنی فائل اُن لوگوں کے سامنے کر دی سامنے بیٹھے شخص نے بولنا شروع کیا...

"مسٹر ابو بکر ریاض...

آپکا اکیڈمک کیریئر تو کافی متاثر کن ہے ماشاللہ بہت اچھا ریکارڈ ہے آپکا پھر آپ کو جاب کیوں نہیں ملی اب تک...؟"

ابو بکر نے حیرت بھری نظر سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا کیونکہ انٹرویو میں اِس سوال کا کیا کام...؟

"سر میں نے کوشش بہت کی مگر آپ تو جانتے ہیں یہاں سفارش کے بغیر کُچھ نہیں ہوتا..."

"سفارش تو آپکے پاس اب بھی نہیں ہے پھر؟؟؟"

ابو بکر اِس کے معنی خیز سوال کو سمجھ کر بولا...

"آئی نو سر میرے پاس سفارش نہیں پر میرے پاس میری تعلیم ہے اور اللہ پر یقین جو بہتر ہو گا مجھے وہی ملے گا محنت کرنے اور کوشش کرنے کا حکم تو اللہ نے بھی دیا ہے کہ حرکت میں برکت ہے..."

ابو بکر نے نہایت مودب انداز میں جواب دیا...سامنے بیٹھا شخص متاثر دکھائی دیا...

پوسٹ سے متعلق مزید بازگشت کی اور جانے کا کہہ دیا

"اگر آپکا سلیکشن ہوا تو آپ کو کال یہ میل موصول ہو جائیگی.."

"تھینک یو سر خدا حافظ.."

ابو بکر باہر نکل گیا....

وُہ بلڈنگ سے باہر آیا تو شام کے ۵ بج رہے تھے سورج ڈھلنے لگا تھا مگر فضا میں حبس ہنوز قائم تھا....

وہ پیدل چلتا ہوا بس سٹاپ تک آیا اور بس کا انتظار کرنے لگا غیر ارادی طور پر اُسکے ہاتھ اپنی جیب میں گئے تو اُسکے ہاتھوں کے طوطے ہی اُڑ گئے اُس کی جیب مکمل خالی تھی اور موبائل بھی اُس نے دونوں جیبیں کھنگال لیں مگر نتیجہ وہی نکلا اُسکی جیب کٹ چکی تھی....

اُس نے ایک گہری سانس خارج کی....ماتم کرنے کے بجائے اُس نے صبر کا گھونٹ پیا اور پیدل ہی چل پڑا.....

****

"نمرہ یار تم اپنے ابو کو منع کر دو تمہیں ابھی شادی نہیں کرنی..."

طیات نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا..

"مگر طیات میں کیوں بولوں ایسا ابو میرے لیے اچھا سوچ رہے ہوں گے اور آج نہیں تو کل مجھے شادی تو کرنی ہے نا.."

نمرہ اِس عجیب فرمائش پر حیرت میں پڑ گئی...

"تمہیں کیا جلدی پڑی ہے شادی کی؟؟؟

طیات مزید جھنجلائی کر بولی...

"اور تمہیں کیا پڑی ہے میری شادی میں روڑے اٹکانے کی؟" نمرہ نے حیرانگی کے عالم میں کہا...

"نمرہ میں نے تمہیں ہمیشہ امان بھائی کے حوالے سے دیکھا ہے میں تمہیں اپنی بھابی بنانا چاہتی ہوں..."

طیات نے اُسکے سر پر بم پھوڑا.....

"کیا؟؟ مطلب... تُم نے... یہ سوچا کب؟؟؟"

وُہ شدید حیرت میں تھی...

"شروع سے..."

طیات اُسکی بوکھلاہٹ اور چہرے پے بکھرے حیا کے رنگوں کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہوئے بولی...

"کیا تم سے انھوں نے بولا..."

نمرہ نے جھجکتے جھجکتے پوچھا...

کِس نے؟؟؟ طیات نے انجان بن کر کہا....

Copyright by Author

"تمہارے بھائی نے..."

نمرہ نے اُس کی شرارت کا نوٹس نہیں لیا اور سنجیدگی سے پوچھا...

"نہیں بھائی تو ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے مگر میں اُنہیں منالوں گی پر تُم اپنے ابو کو بول دو بس کے تمہیں شادی نہیں کرنی..."

طیات نے حکم صادر کیا....

"میں بھلا کیوں بولوں ابو کو کیونکہ تُم یہ چاہتی ہو صرف اِس لیے پر تمہارا بھائی تو نہیں نا چاہتا.."

"پر نمرہ"...."پر ور کُچھ نہیں میں ابو کو کُچھ نہیں بول رہی اور مجھے دیر ہو رہی ہے امی نے بولا تھا جلدی گھر آجانا ٹھیک ہے میں چلتی ہوں.."

نمرہ کا بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا ابھی وہ اُٹھی ہی تھی سامنے گیٹ سے اندر آتے امان کو دیکھ لیا دونوں کی آنکھیں لمحے بھر کو ملی پر دونوں ہی اگلے لمحے نظریں چرا گئے نمرہ کا روز کا آنا جانا تھا ایان سے اور طیات سے اُسکی بہت دوستی تھی اکثر امان سے بھی سلام دعا ہو جاتی تھی مگر آج طیات کی بات سُن کر نمرہ کا امان کی طرف دیکھنا بھی دشوار ہو رہا تھا یہی حال امان کا بھی تھا وہ بھی فوراً اندر کی طرف بڑھ گیا نمرہ باہر نکل گئی....

"بھائی آپ نے کیا سوچا؟؟؟"

وُہ دروازہ بند کر کے امان کے پاس آگئی.

"کس بارے میں"

امان جانتا تھا وہ کس بارے میں پوچھ رہی تھی مگر وہ انجان بن گیا...

"نمرہ کے بارے میں..."

وُہ ذرا زور سے بولی..

"طیات میں نے کل ہی تمہیں بول دیا تھا-----

بھائی پلیز اچھا بتائیں نمرہ میں کیا برائی ہے اتنی پیاری تو ہے...

یا پھر آپکو کوئی اور پسند ہے..؟"

اُس نے انکار کے عذر تراشنے شروع کر دیے...

"نمرہ میں کوئی برائی نہیں ہے اور نہ مجھے کوئی اور پسند ہے مگر پہلے میں تمہاری شادی کروں گا پھر اپنی... اگر تب تک تمہاری نمرہ کنواری رہی تو میں ضرور سوچوں گا اُس کے بارے میں...."

امان نے بھی اپنے دِل کی بات کہہ دی....

"بھائی مجھے یقین نہیں ہو رہا آپکو بھی نمرہ پسند ہے..."

طیات نے اُس کی آنکھوں میں نمرہ کے لیے پسندیدگی دیکھ لی تھی....

"میں نے ایسا کب کہا"

امان بوکھلاتے ہوئے بولا...

"بھائی میں کل ہی نمرہ کی امی ابو سے بات کرونگی..."

طیات خوش ہو کر بولی...

"ارے میں نے کب تمہیں بولا کہ رشتہ مانگ لو...."

وُہ جانتا تھا اُس کی بہن بہت جلد باز ہے مگر اتنی...

"تو بھائی میں نے کب کہا میں رشتہ مانگ رہی ہوں میں نے تو بس یہ کہا میں نمرہ کے امی ابو سے بات کروں گی یہ کب کہا کیا بات کرونگی بات کی نوعیت کوئی بھی ہو سکتی ہے...."طیات نے امان کو مزید چھیڑا...

"شریر..."

امان نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا..

"بھائی سچ بتائیں آپکو نمرہ پسند تو ہے نہ میں کہیں اپنی پسند آپ پر مسلط تو نہیں کر رہی..."

اُسے اب امان کی پسند کی فکر ستانے لگی....

"ایسی کوئی بات نہیں نمرہ اچھی ہے.."

امان نے رسانیت سے جواب دیا....

"اور ہاں اب تُم مجھے میرا لیپ ٹاپ لا دو مجھے میلز کرنی ہے اور کچھ اپائنٹمنٹ لیٹر بھیجنے ہیں...."

امان نے طیات کے مزید سوالوں سے بچنے کے لیے کہا...

طیات فوراً اُٹھ گئی....

مگر اب وہ کہاں کوئی کام کر سکتا تھا نمرہ کو وہ شروع سے ہی پسند کرتا تھا مگر اُس نے کبھی اپنی کسی بھی حرکت انداز سے یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی...

وُہ اپنی ذات تک محدود اِنسان بہت کم ہی کسی سے گھل مل پاتا تھا اُسکی دُنیا اپنے بہن بھائیوں کے گرد گھومتی تھی...

ایسے میں شاید ایک نمرہ کی خواہش ہی تھی جو اس نے دل سے کی تھی مگر اُسکا بھی اظہار نہیں کیا مگر طیات نے خود ہی اُس کے دل کی بات کہہ دی ہے خوشی اُسکے دمکتے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی...."

امان سر جھٹک کر دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا....

✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶

کچن میں کھڑا ابو بکر حساب لگا رہا تھا کے اب اُسکے پاس کتنے پیسے بچے تھے اور کتنے دن وہ اور گزارا کر سکتا تھا کیونکہ اُس کی جیب کٹ جانے کی وجہ سے جس میں صرف ۲۰۰، ۲۵۰ کے قریب پیسے تھے اور ایک موبائل تھا...

موجودہ پیسوں سے وہ مزید ۲ دن گزارا کر سکتا تھا مگر جیب کٹنے کی وجہ سے وہ ۲ دن پہلے ہی یہ حساب کرنے لگا...

بے روزگار ہوئے ا مہینے سے اوپر ہو گیا تھا جمع پونجی بھی اب ختم ہونے کو آرہی تھی اگر اِس مہینے کوئی جاب نہیں ملی تو اُسکے لیے پریشانی ہو جائے گی....

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا چائے اُبل اُبل کر نیچے گر کر پھیلنے لگی....

اُس نے جلدی سے چولہا بند کیا چائے کپ میں نکالی اور چولہا صاف کر کے باہر آ گیا...

وہ ایک کمرے کا چھوٹا سا گھر تھا یا ڈربا کہنا زیادہ بہتر ہو گا مگر نہایت صاف ستھرا اور ہر چیز بڑی نفاست اور سلیقے سے رکھی ہوئی تھی کمرے میں زیادہ سامان نہیں تھا ایک سنگل بیڈ، ایک سائیڈ ٹیبل، ایک شیلف کتابوں سے بھری، ایک ٹرالی جس پر کمپیوٹر تھا، ساتھ ہی ایک کُرسی اور ۱۴ انچ کا پرانا پانا سونیک کا ٹی وی مگر ہر چیز صاف ستھری تھی....

چائے لے کر اُس نے کمپیوٹر کا پلگ لگایا اور کُرسی کھینچ کر بیٹھ گیا...

پینٹیم 4 اپنی عادت سے مجبور نہایت سُست روی کے ساتھ اسٹارٹ لے رہا تھا اتنے میں اُس نے چائے بھی پی لی کمپیوٹر آن کرتے ہی سب سے پہلے وہ اپنی میلز چیک کرنے لگا مگر اُسے شدید مایوسی ہوئی کیونکہ جس چیز کی تلاش میں اُس نے کمپیوٹر آن کیا تھا وہ نہیں ملی وہ شٹ ڈاؤن کرنے ہی لگا تھا کہ اسکرین پر ایک نئ میل کی نوٹیفکیشن جگ مگ کرنے لگی اُس نے نہات بے دلی سے اُس پر کلک کیا....

صفحہ کھل کر سامنے آ گیا جیسے جیسے وہ میل پڑھتا جا رہا تھا اُس کے چہرے سے پریشانی کوفت بیزاری غائب ہوتی گئی میل پڑھ کر اُس نے بے اختیار کہا "اللہ تیرا شُکر"... جاب کے لیے اسے اپوئنٹ کر لیا تھا وہ ابھی میل کا جواب دینے ہی لگا تھا لائٹ دغا دے گئی کمرہ اندھیرے میں نہا گیا مگر اب اُسکے اندر خوشی کی روشنی تھی ایمرجنسی لائٹ آن کر کے نمازِ شکرانے کے لیے وضو کرنے چلا گیا.......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا ہے یہ سب.."

راحیل غصے سے پھنکارا...

"سنائی نہیں دے رہا میں نے پوچھا کیا ہے یہ سب؟؟"

Copyright by Author

اُس نے فائل اُٹھا کر منیجر کے منہ پر دے ماری

"سر وہ ہم نے بہت......"

منیجر ڈر کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا...

"اتنا امپورٹینٹ ٹینڈر ہمارے ہاتھوں سے کیسے نکل سکتا ہے..."

راحیل نے مکہ بنا کر غصّے سے ٹیبل پر مارا...

"سر دوسری کمپنی نے..."

راحیل نے اُس کی بات پھر کاٹی...

مجھے وہ ٹینڈر ہر حال میں چاہیے تھا ہر حال میں راحیل غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا....

"دفع ہو جاؤ اور آئندہ اِس آفس کے آس پاس بھی نہیں دکھنا دفع ہو جاؤ......"

مینیجر نے چلے جانے میں ہی آفیت جانی..

"جازم صدیقی تمہیں جیتنے تو ہر گز نہیں دوں گا میں کبھی نہیں..."

راحیل دانت پیستے ہوئے بولا"....

اسی وقت راحیل کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اور سکرین پے ایک غیر شناسا نمبر جگ مگ کرنے لگا...

اُس نے کال اٹھائی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز آئی...

"کیسا لگ رہا ہے ہار کر راحیل آفتاب میں نے تمہیں کہا تھا جیتوں گا تو میں ہی اور وہ بھی فیئر لی... تمہاری طرح بے ایمانی سے نہیں".. آواز میں رعب تھا...

"اپنی جیت پر اتنا مت اترا جازم ایک بار جیتنے پر اتنا غرور مت کر ہارنا تجھے ہی ہے دوبارہ..."

راحیل اپنا لہجہ نارمل کرتے ہوئے بولا...

"راحیل تجھے ہرانے کی شروعات کر دی ہے میں نے آج سے ہارنا اب تیرا مقدر ہو گا اور یہ بڑے بول نہیں کر کے دکھاؤں گا ان شاءاللہ..."

راحیل نے فون بند کر دیا اور غصّے میں موبائل پھینک دیا پھر کوٹ اُٹھا کر آفس سے باہر نکل گیا ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے موبائل پر نمبر پریس کرنے لگا کال نمبر نہ ملنے پر اُس کے اشتعال میں مزید اضافہ ہو گیا اُس نے گاڑی کی سپیڈ اور بڑھا دی اچانک کار کے سامنے ایک لڑکی آ گئی مگر اس سے پہلے کار اُس سے ٹکراتی کسی نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ لیا بریک کی وجہ سے ٹائروں کی آواز بہت تیزی سے گونجی...

لڑکی کے گرنے کے وجہ سے اُس کے ہاتھ پر کافی چوٹ آئی راحیل نے شرمندہ ہونے کے بجائے الٹا گالیاں دینا شروع کر دیں جب کے سراسر غلطی اسی کی تھی اُس نے کار

Copyright by Author

میں بیٹھے بیٹھے والٹ سے ہزار ہزار کے نوٹ ہوا میں اچھالے گویا کہہ رہا ہو یہ لو تمہاری جان کی قیمت....

گاڑی اسٹارٹ کی اور یہ جاوہ جا....

"کُچھ لوگ لڑکی کو ٹیکسی میں بٹھا کر ہسپتال لے گئے مگر ابو بکر نہیں گیا کیونکہ آج اُس کی جاب کا پہلا دن تھا اور وہ ویسے ہی لیٹ ہو چکا تھا کافی اُس نے لڑکی کو کھینچ کر اُس کی جان بچائی تھی اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ہاسپٹل بھی چلا جاتا مگر جب کے کُچھ زیادہ سیریس نہیں تھا تو وہ آفس چل دیا....

****

آج بھی آفس پہنچ کر وہ سیدھا واش روم کی طرف گیا اپنا حلیہ دُرست کیا نیلی شرٹ جو کہیں کہیں مٹی لگنے کی وجہ سے تھوڑی گندی ہو رہی تھی اُس نے ہاتھوں کو گیلا کر کے اُس جگہ پر پھیرا تو وہ دھبے ختم ہو گئے... جیب سے رومال نکال کر جوتے صاف کیے چہرے پر پانی ڈالا اور دوسرے رومال سے چہرے کو صاف کیا اور بال سیٹ کر کے باہر آ گیا....

اب وہ منیجر کو ڈھونڈنے لگا اُس نے وہاں کام کرنے والے ایک لڑکے سے پوچھا تو اس نے ہی منیجر کے آفس کا بتایا کہ وہ کس طرف ہے...

دروازے پر پہنچ کر اُس نے حسب عادت دعائیں پڑھیں اور نوک کر کے اجازت ملنے کے بعد اندر داخل ہو گیا....

"السلامُ علیکم...."

ابو بکر نے سلام میں پہل کی....

"وعلیکم سلام..."

سامنے بیٹھے شخص نے اُٹھ کر اُس سے مصافحہ کیا...

یہ وہی شخص تھا جس نے اُس کا انٹرویو بھی لیا تھا....

please have a sit..

وُہ اُسے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا کہتے ہوئے خود بھی بیٹھ گیا...

Thank you sir....

"مسٹر ابو بکر آپ پہلے ہی دن لیٹ ہیں وجہ جان سکتا ہوں؟..."

اُس نے نرمی سے پوچھا.....

"سر دراصل ٹریفک میں لیٹ ہو گیا ورنہ میں صبح 8 سے پہلے ہی نکلا تھا مگر آپ جانتے ہیں کراچی کا ٹریفک...."

"اوکے اگلی بار خیال رکھیے گا..."

Copyright by Author

"بلکل سر"

اُس نے نہایت مودب انداز میں جواب دیا...

"جیسا کہ آپ جانتے ہیں آج سے آپ میرے ساتھ کام کریں گے تو اِس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم ایک دوسرے کو جان لیں...."

"جی سر میرا نام ابو بکر ریاض ہے....

میں کراچی میں اکیلا رہتا ہوامی ابو کی ڈیتھ کے بعد سے مگر میرا تعلق حیدر آباد سے ہے..."

"گڈ...."

"میرا نام امان حیدر ہے...

آپ آج سارا کام دیکھیں سمجھیں میں آپکو گائیڈ کرتا رہوں گا جہاں جہاں آپکو ضرورت ہو گی آپ میرے کیبن میں ہی میرے ساتھ رہیں گے امان نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں ایک چھوٹا سا کیبن اور بنا ہوا تھا...

ہمارے پاس ابھی ایک بلکل نیا پراجیکٹ ہے جس پر ہم دونوں ساتھ کام کریں گے اگر آپ نے خود کو اِس میں ثابت کر دیا تو آپ کی پروموشن بھی ہو سکتی

ہے.... بہر حال ابھی سارا دھیان اِس کام پر دیجیئے گا پروموشن وغیرہ ہوتے رہیں گے..."

امان بات ختم کرکے ابو بکر کو جا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود لیپ ٹاپ میں بزی ہو گیا...

ابو بکر کو امان کا سنجیدہ انداز اور شائستہ گفتگو بہت متاثر کر گئی اُس کے اندر امان کے لیے ایک احترام آ گیا تھا...

****

"مجھے نہیں کھانا کُچھ بھی۔۔۔"

ریحان نے پلیٹ ایک طرف کرتے ہوئے کہا....

"کیا ہوا میری جان کو...."

حازم اُس ہی وقت گھر میں داخل ہوا...

"جنت بی بی آپ جائیں میں کھلا دوں گا اسے..."

"پاپا آپ آ گئے اتنی جلدی؟؟؟"

"آپ کو ہی تو شکایت رہتی تھی کے پاپا آپ کو ٹائم نہیں دیتے اب جب پاپا جلدی آ گئے اپنے بیٹے کے لیے تو آپ پوچھ رہے ہو جلدی کیوں آ گئے.."

اُس نے مصنوعی خفگی سے کہا۔-------------

۴ سالہ ریحان نے اُسکے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔۔۔

"سوری پاپا....اب آپ جلدی آگئے ہو نہ تو آج ہم بہت سارا گھومیں گے ہم لوگ سندباد جائیں گے ہل پارک جائیں گے..."

ریحان نے اپنے منصوبوں سے اسے آگاہ کیا تو اُس کا معصومانہ انداز اُس کے سنجیدہ چہرے پر مسکان لے آیا...اُسے گود میں اٹھا کر کمرے کی طرف چل دیا...

کمرے میں آکر اسے بیڈ پر بٹھا دیا۔اُس کے کپڑے نکالے اور پھر نہلانے لے گیا...

ریحان پیدائشی طور پر ایک معذور بچہ تھا وہ چل نہیں سکتا تھا...

ڈاکٹرز نے کہا تھا اُمید چھوڑ دی جائے وہ کبھی چل نہیں سکے گا وہ جازم کی سگی اولاد نہیں تھی اُس کی مرحوم بہن کی آخری نشانی تھی جسے اُس کے سگے باپ نے بھی رکھنے سے منع کر دیا اور دوسرا بیاہ رچا لیا...

ریحان یہ نہیں جانتا تھا کے اُس کی ماں کون تھی کیونکہ وہ تو اُسے دنیا میں لانے کی خاطر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی...

جب سے اُس نے آنکھ کھولی اپنے اِرد گرد صرف جازم کو پایا تھا وہ اُسے پاپا کہتا تھا...اُس نے ریحان کو کبھی ٹوکا نہیں اُسے تو خوشی ہوتی تھی جب وہ اسے پاپا بلاتا تھا....

"پاپا...."

جی پاپا کی جان....

"مما کب واپس آئیں گی؟؟؟"

اُس کی زبان پر تالا لگ جاتا ریحان جب بھی یہ سوال کرتا وہ اُسے کُچھ نہ کُچھ بول کر بہلا دیتا تھا مگر اب وہ سمجھدار ہو رہا تھا چیزیں سمجھنے لگا تھا...وہ کب تک اُسے بہلا سکتا تھا...."

"بیٹا مما بھی آجائینگی آپ اپنے پاپا کے ساتھ خوش نہیں کیا؟"

نہیں پاپا آپ بہت اچھے ہو" آئی لو یو سو مچ"...

"آئی لو یو ٹو میری جان"

اب چلو آجاؤ پاپا کی گود میں شاباش...

اُس نے ریحان کو کپڑے پہنانے کے بعد کہا تو بیٹھے ہوئے ریحان نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھا دیے جسے تھام کر اُس نے گود میں اُٹھا پر اُسکے معصوم چہرے پر بے پناہ پیار کیا۔۔۔

آپ بہت اچھے ہو میرے شیر بچے..."

"آپ بھی بہت اچھے ہو پاپا..."

ریحان بھی فوراً بولا...

"آج میں اپنی جان کو سندباد لے کر جاؤں گا پھر ہم لوگ ہل پارک پھر آپکا فیوریٹ پاستا کھائیں گے اور آپکی فیوریٹ آئس کریم پھر ہم باپ بیٹا لونگ ڈرائیو پر جائیں گے اور پھر.."...

"اور پھر پاپا تھک جائینگے اور ہم گھر آجائیں گے"

ریحان نے ہنستے ہوئے کہا تو وُہ بھی ہنس دیا....

"میری جان کو میری کتنی فکر ہے..."

اب ہم چلتے ہے بہت ساری جگہوں پر جانا ہے ہمیں جلدی جلدی......"

وہ ریحان کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور چل دیا.....

****

"نمرہ کا رشتہ ؟؟؟"

"جی اُنکل میں اپنے بھائی کے لیے نمرہ کا رشتہ لے کر آئی ہوں....

طیات نے پُر اعتماد لہجے میں کہا...."

"یہ کیا مذاق ہے.."

نمرہ کے ابو نواز صاحب کو یک دم غصّہ آیا جس کو طیات اور ایان بخوبی بھانپ گئے..."

"انکل میں کوئی مذاق نہیں کر رہی بڑے ہی مودب انداز میں شریفانہ طریقے سے ایک بات کی ہے مجھے نہیں لگتا میں نے کوئی معیوب بات کی ہے... پھر امان بھائی آپکے دیکھے بھالے ہیں خوش شکل ہیں برسرِ روزگار ہیں.."

طیات نے اُن کے سوال کا طویل جواب دیتے ہوئے امان کی خوبیاں گنوا دیں دی....

"میں بھی بڑے ادب سے تمیز سے آپ "لوگوں سے معذرت چاہتا ہوں مجھے یہ رشتہ منظور نہیں اور آئندہ اب نہ ثمرہ وہاں آئے گی نہ آپ یہاں آؤ گی..."

وُہ ترشوئی سے بولے..

"پر کیوں انکل؟؟"

طیات کو انکار میں اپنے پیارے بھائی کی ذلت محسوس ہوئی..."

"میں ایک ایسے لڑکے کو اپنی بیٹی نہیں دے سکتا جس کے نہ آگے کوئی ہے نہ پیچھے کوئی ہے"

"طیات کے تو "سرپے لگی تلووں پر بجھی"

کیا مطلب آپ کا آگے پیچھے نہیں کوئی میرے بھائی ہیں وہ میں اُن کی بہن ہوں یہ ایان بھائی ہے آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آگے پیچھے کوئی نہیں ہمارے ماں باپ نہیں تو اِس میں ہماری کیا غلطی ہے؟

ویسے تو جن لوگوں کے پیچھے رشتے داروں کا جھنڈ کا جھنڈ ہوتا ہے نہ وہاں پر بھی لوگ اپنی بیٹی دے کر پچھتا رہے ہوتے ہیں.."

طیات نے اپنی بات مکمل کر کے ایک نظر نواز صاحب پر ڈالی جو اس کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئے تھے کے اُس کا اشارہ اُن کی بڑی بیٹی سلمہ کی طرف ہے جو آئے دن سسرال والوں سے تنگ آکر یہیں پائی جاتی تھی....

"تُم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

نواز صاحب شدید غصے کے عالم میں بولے...

"کُچھ نہیں انکل میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور آپکو بھی میرا مطلب سمجھ آگیا ہو گا میں چلتی ہو اور بہت شکریہ اِس بہترین مہمان نوازی کا"....

وہ بھی آخر طیات تھی اپنے بھائی کی ذلت کا بدلہ سود سمیت لے لیا اُس نے...."

******

"اُن کی ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کے بارے میں ایسا بولنے کی نہیں دینا رشتہ مت دیں میں کون سا مری جا رہی ہو میرے بھائی کو کوئی کمی ہے لڑکیوں کی... ایسے کیسے کہہ دیا کے آگے پیچھے کوئی نہیں.."

طیات غصے سے آگ بگولہ ہوئی جارہی تھی ایان نے کبھی طیات کو اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا وہ اب پریشان ہونے لگا تھا...

باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی...

امان اندر آیا تو طیات نے حسب معمول اُسے سلام بھی نہیں کیا تو امان کو تشویش ہوئی۔اُس نے ایان کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو ایان نے کندھے اُچکائے...

اب وہ طیات کے سامنے جاکر بیٹھا اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تو طیات کو اُس کی آمد کا پتا چلا اُس نے چہرہ اوپر کیا اور سامنے باپ سے شفقت ماں جیسی پریشانی دوست جیسا دلاسا لیے اپنے بھائی کو دیکھ کر روتے ہوئے اُس کے گلے لگ گئی...

امان نے بھی اُس سے کُچھ نہیں پوچھا اور سر پر ہاتھ رکھ کر چُپ کراتا رہا اتنے میں ایان پانی لے آیا....

"لو گڑیا پانی پیو..."

مان نے اپنے ہاتھوں سے اُسے پانی پلایا اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے آنسو صاف کیے..

طیات جب بھی اُداس ہوتی یا غصّہ ہوتی تو وہ اُسے گڑیا بلاتا تھا....

طیات نے ایک سانس میں پانی ختم کیا اور رونے کا سلسلہ دوبارہ جوڑا..

"بس بس چُپ میری گڑیا...مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے میری بیٹی کیوں رو رہی ہے؟؟؟"

امان نے فکرمندی سے پوچھا..."

طیات نے نمرہ کے گھر ہوئی بات ساری امان کو بتادی۔۔۔

"بھائی وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپکے آگے پیچھے کوئی نہیں ہم آپ کے بھائی بہن ہے نا.."

امان کو طیات کی حساس طبیعت کا اندازہ تھا اُسے آج بھی یاد تھا جب کبھی بچپن میں وہ اپنے دوستوں کے ماں باپ کو حسرت سے دیکھتی تھی تو وہ اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا تھا"میں ہوں نہ اپنی گڑیا کا سب کُچھ ماں باپ بھائی..."

آج اُسے رشتے کے حوالے سے ایسی بات سُن کر طیات کو سخت تکلیف پہنچی تھی..

"کوئی بات نہیں گڑیا یہ اُن لوگوں کا ماننا ہے ہمارا تو نہیں میری زندگی میں تم دونوں کی کیا اہمیت ہے یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں..لوگوں کو بولنے دو اُن کے کہنے سے تم سے میرا رشتہ تو نہیں بدل گیا نا؟؟

بس پھر بولنے دو تم دونوں میرے لیے کیا ہو یہ میں ہی جانتا ہوں.."

امان نے اُس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا...

"ویسا یہ رونے کی وجہ دوسری تو نہیں کہ اب تُم اپنی دوست کو مجھ پر تھوپ نہیں پاؤ گی...."

امان نے ماحول کو ہلکا کرنے کے لیے کہا۔۔۔۔

طیات مُسکرادی...

جب کے اُس کو خود بھی اِس انکار سے کافی دُکھ ہوا تھا مگر وہ نمرہ سے کوئی دھواں دار محبت تو کرتا نہیں تھا کے نا ملنے پر جوگ لے کر بیٹھ جائے....اُسکی اوّلین ترجیح اُسکے بھائی بہن تھے..."

"چلو ہم لوگ باہر آئس کریم کھانے چلتے ہے امان نے طیات کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کہا جِس کے لیے وہ خوشی خوشی راضی ہوگئی....

*****

"زندگی نے بہت کُچھ سکھایا

کتابوں نے بھی رہنمائی کی لیکن

انسانی رویوں نے جو سبق دیا

نہ وہ زندگی کے کسی ورق نہ

کسی کتاب کے صفحے پر تحریر تھا"

اکثر لوگوں سے سُنا ہے کہ اُن کی زندگی میں آنے والے نشیب و فراز اُن کے رویے کا باعث بنتے ہیں۔ آج ہم سب سے پہلے یہ جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ رویہ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں۔

سوچنے، سمجھنے اور اس کی عملی شکل کو رویہ کہتے ہیں۔

وقت اور حالات زندگی کے سفر میں انساں کو اتنا دلبر داشتہ نہیں کرتے جتنا لوگوں کے رویئے اور لہجے، وقت سے پہلے زندگی کے چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں کر دیتے ہیں۔

راستے سے گزرتے ہوئے اک سرسری نظر اک بے بس اور ضعیف انسان کے چہرے پر پڑی، تھکا ٹوٹا ہوا جسم، شاید کسی کی مدد کی آس لگائے ہر نظر کو پرامید ہو کر دیکھ رہا تھا، ہر آنے والا شخص جیسے اسکی جانب قدم بڑھا رہا تھا اسکے چہرے کی پر اثر مسکراہٹ اسکی آنکھوں میں چمک بن کر نمایاں ہو رہی تھی۔ مگر کہاں!!! یہ بے حس دنیا بھلا کس کے حال پر رحم کھاتی ہے! لوگ نظروں کے تیر چلاتے ہوئے اسے پتھر کی مورت سمجھ کر چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو اس شخص کو اپنی آس اس طرح ٹوٹتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی گویا جیسے کوئی بچہ بازار میں اپنا من پسند کھلونا تکتا ہے لیکن اسے خریدنے کی ہمت نہ پا کر مایوس ہو جاتا ہے۔۔

Copyright by Author

بلکل اس کا چہرہ بھی کس معصوم بچے کی مایوسی کے مانند تھا۔

یہ منظر ویسے تو عام سی بات ہے بہت سے ایسے لوگ گلی و بازار میں مل جاتے ہیں اور ہم اپنے انسانی رویوں کے جوہر دکھاتے ہوئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

*****

"ارے ارے آرام سے کھاؤ جانو...."

اُس نے تیز تیز آئس کریم کھاتے ریحان کو ٹوکا....

"اوکے پاپا...

پاپا اسکے بعد ہم گھر جائینگے..."

"کیوں لونگ ڈرائیو پر نہیں جانا آپ نے؟؟؟"

"نہیں پاپا آپ تھک جاؤ گے پھر آپ کو صبح اسکول بھی جانا ہے..."

ریحان اُس کے آفس کو اسکول بلاتا تھا...

اپنے لیے فِکر مند اپنی ننھی جان کو دیکھ کر اُسے ریحان پر بے اختیار پیار آیا...

"نہیں جانو آپکو دیکھ کر تو میری ساری تھکن دور ہو جاتی ہے جلدی جلدی آئس کریم فنش کرو پھر ہمیں لونگ ڈرائیو پر بھی جانا ہے چلو.... ہری اپ"....

اُس نے بیرے کو بل لانے کا کہا...

"تم سمر ویکیشنز کہاں گزارو گے؟"

ٹینا نے نزاکت بھرے انداز میں اس سے پوچھا۔

وہ دونوں اس وقت ایک مشہور آئسکریم پارلر میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

شام کا وقت تھا اس لیے قریب قریب سبھی میزیں آباد تھیں۔

مسرتوں سے بھرے چہرے مسکراتے لب کھنکھتے قہقہے اور کٹلری کی کھنکھناہٹ کی آوازیں آپس میں مدغم ہو رہی تھیں۔

راحیل اس وقت سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنے ازلی پر تمکنت انداز میں مینو پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

سامنے بیٹھی ٹینا کا طرحدار سراپا بھی اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے میں ناکام تھا۔اونچے طبقے کی جان محفل قسم کی لڑکیوں سے اب اسکا دل اکثر بھر جایا کرتا تھا وہ سیلانی طبع کا انسان تھا اسے ہر دم نیا پن درکار تھا۔۔

"اے! تم سے بات کر رہی ہوں۔"

ٹینا نے اسکی خاموشی سے اکتا کر اسکے ہاتھ پہ ہاتھ مارا تو اس نے تیکھی نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"سن رہا ہوں۔" سنجیدگی سے جواب دے کر اسنے اشارے سے ویٹر کو بلوایا۔

"تم کونسا فلیور لو گی؟" اسنے ٹینا سے پوچھا۔

"مینگو۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔

"ایک مینگو آئسکریم اور ایک بلیک کافی ود آؤٹ شوگر۔"

اس نے آرڈر پلیس کیا ویٹر سر ہلا کر چلا گیا۔

"تمہیں تو ضرور آئسکریم کھانی چاہیے تا کہ تھوڑا دماغ ٹھنڈا ہو تمہارا۔"

ٹینا نے مزا حا کہا تھا۔ خفیف سی مسکراہٹ راحیل کے چہرے پر نمودار ہوئی۔۔

"میں نے تم سے سمر ویکیشنز کا پلان پوچھا تھا ایڈیٹ۔"

ٹینا مطلب کی بات پہ آگئی۔

"ابھی تک کچھ نہیں سوچا تمہیں معلوم ہے میں لاسٹ مومنٹس میں پلانز بنانے کا شائق ہوں۔" وہ ابرو اچکا کر بولا تو ٹینا محض سر جھٹک کر رہ گئی۔

وہ اسے اپنے پلانز کے متعلق بتانے لگی راحیل کچھ توجہ اور کچھ عدم توجہی سے اسکی سنے گیا۔

اسکی نظریں ادھر ادھر بیٹھے نفوس پر بھی رینگ رہی تھیں تبھی اسکی نظر داخلی دروازے سے اندر داخل ہونے والی لڑکی تک گئیں اور پھر پلٹنا بھول گئیں۔

Copyright by Author

سفید کھلی سی گھیر دار شلوار پر گلابی قمیض پہنے سیاہ چادر سر اور سینے پر پھیلائے وہ مڈل کلاس لڑکی تھی، چادر میں چھپا اسکا سراپا ہر گز بھی ترغیب انگیز نہ تھا مگر راحیل کی نظروں نے اس کو سر تاپا گھورا تھا اور چادر کا پلو تھامے اسکے سپید ہاتھوں کی نرمی اور سینے کے زیر و بم کو اتنے فاصلے سے بھی محسوس کیا تھا۔اس لڑکی کے ساتھ ہی دو خوش شکل لڑکے بھی اندر داخل ہوئے تھے اور تینوں ایک خالی میز پر قابض ہو گئے۔

وہ میز راحیل کی نظروں کے عین سامنے تھی۔

تبھی بیرا انکا آرڈر لے کر آگیا تو اس نے نظروں کا رخ پھیرا اور کافی کی جانب متوجہ ہو گیا۔ٹینا اب چپ ہو چکی تھی کیونکہ وہ کھاتے ہوئے بولنے میں کاہلی محسوس کرتی تھی۔

راحیل نے کافی کا ایک گھونٹ بھرا اور اس کی نظریں دوبارہ غیر ارادی طور پر سامنے کی جانب اٹھ گئیں۔

وہ اسکی نگاہوں کے حصار میں تھی اور اسکا چہرہ۔۔۔وہ چہرہ دلکشی کا مجسمہ تھا۔۔

سونے جیسی رنگت، سیاہ گھور آنکھیں، ستواں ناک، خم دار ٹھوڑی اور گلابی لب، رخساروں کے سلگے ہوئے ابھار ہلکی سی سرخی لیے ہوئے تھے۔

وہ جب آنکھیں جھپکتی تو سیاہ گھنی خم دار پلکیں جیسے کسی جھالر کی طرح آنکھوں کو ڈھانپ دیتیں۔ وہ مسلسل کچھ کہہ رہی تھی اور بولتے ہوئے اسکے اوپری ہونٹ کی جنبش بہت ترغیب انگیز تھی راحیل کے سینے میں کلبلاہٹ ہونے لگی۔

اس کا ذہن اسکے حسن کے لیے تشبیہات تلاش رہا تھا۔۔ اسکی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اسکی آنکھوں کو ستارہ کہے یا جھیل۔۔ لبوں کو گلاب کہے یا یاقوت۔۔ بولتے بولتے وہ ہولے سے ہنسی تو اسکے ہونٹوں سے جھانکتے موتی جیسے سفید دانتوں کی جھلک نے راحیل کو بے چین کر دیا۔ وہ چہرہ ہر طرح کی بناوٹ اور تصنع سے پاک تھا مگر اس سادگی میں بھی وہ مسحور کر دینے والا حسن تھا۔۔

وہ مسحور ہو گیا تھا۔

جب تک بل آیا ریحان اپنی آئس کریم ختم کر چکا تھا...

اُس نے پیمنٹ کی اور ریحان کو گود میں اُٹھا کر مڑا تو سامنے والی ٹیبل پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر اُن کی طرف چلا آیا....

"السلامُ علیکم.."

امان نے آواز پر مڑ کر دیکھا تو احتراماً کھڑا ہو گیا....

"وعلیکم سلام سر... آپ یہاں؟؟"

کیوں بھئی میں یہاں نہیں آسکتا؟"

اُنہوں نے از راہ مذاق کہا...

"نہیں سر میں نے ایسے ہی پوچھ لیا"

"بھئی میں نے سوچا آج اپنے بچے کے ساتھ وقت گزاروں..."

امان نے اُس کی گود میں دبکے ریحان کو پیار کیا...

طیات کو بھی وہ معصوم سا بچہ پہلی نظر میں بھا گیا....

ابھی وہ لوگ کھڑے بات ہی کر رہے تھے کے کسی نے پُکارا...

"اوہ تو یہاں جیت کا جشن منایا جا رہا ہے جازم صدیقی..."

آواز پر جازم نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو راحیل کو دیکھ کر اُس کی رگیں تن گئیں....

"ہاں منایا جا رہا ہے کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے جازم نے راحیل کے ساتھ قابل

اعتراض حلیے میں کھڑی لڑکی ٹینا کو دیکھ کر ترش لہجے میں کہا..."

"منالو منالو ایک ہی جیت تو نصیب ہوئی ہے تمہیں"

راحیل کے لہجے میں حقارت تھی....

"ایک نہیں اب بہت ساری کامیابیاں آئیں گی ہمارے حصے میں اب کیونکہ ہمارے پاس امان جیسے قابل لوگ کام کرتے ہے ایمانداری سے..." جازم "ایمانداری" لفظ پر زور دیتے ہوئے امان کو متعارف کروانا ضروری سمجھا....

راحیل کی نظر اب جازم سے ہٹ کر امان کے چہرے پر آرکی....

"دیکھتے ہیں کب تک.."

"ان شاء اللہ جب تک میرا رزق یہاں اللہ نے لکھا ہوگا..."

امان پُر اعتماد لہجے میں گویا ہوا...

"آپکا کیا نام ہے؟

طیات نے کُرسی پر بیٹھے ریحان سے محبت بھرے انداز میں پوچھا.....

ریحان کو بھی طیات بہت اچھی لگی تھی...

"ریحان..."

آپکا نام تو بہت پیارا ہے...

"تھینک یو..."

"اور آپکا کیا نام ہے آنٹی؟؟؟"

ریحان نے اُس سے پوچھا

"میرا نام طیات ہے..."

"آپ میری دوست بنیں گی...

ریحان نے خوش ہو کر پوچھا...

"یہ کیا بات کر دی آپ نے... میں تو آپکی دوست ہوں بنوں گی کیوں..."

طیات نے ہنستے ہوئے کہا....

"ویسے یہ بیوٹیفل لڑکی کون ہے تیری گرل فرینڈ یا اِس ایمان دار نوکر کی..؟؟"

راحیل نے اب اپنی نظروں کا رخ طیات کی طرف کیا جب کے اُس کی نظروں سے بے خبر طیات ہنوز ریحان کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔

جب کے تمیز سے بات کرتے امان کو یہ جملہ اور اُس کی مُسلسل طیات کو گھورتی نظریں آگ لگا گئیں امان ہتھے سے اُکھڑ گیا۔

"اپنی گندی نظر میری بہن پر ڈالنا بھی مت تیری آنکھیں نوچ لوں گا.."

امان کے ہاتھ راحیل کے گریبان پر تھے"۔

تھوڑے فاصلے پر کھڑے امان کے چیخنے کی آواز آئی...

جسے سن کر طیات نے چونک کر سامنے دیکھا...

Copyright by Author

راحیل نے امان کے ہاتھ اطمینان سے اپنے گریبان سے ہٹائے اور ایک نظر طیات کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا...

"ٹیک اٹ ایزی مین خوبصورت چیزوں کا اور خوبصورت چہروں کا راحیل آفتاب بہت بڑا قدردان ہے میں کسی بھی خوبصورت چہرے کو سراہے بنا نہیں رہ سکتا..."

کُچھ فاصلے پر کھڑی طیات کا دل کر رہا تھا کہ یہ تو وہ زمین میں چھپ جائے یہ کوئی سلیمانی چادر اُسے چھپا لے اور وہ منظر عام سے غائب ہو جائے...

امان بہت کُچھ بولنا چاہتا تھا مگر جازم نے اسے روک لیا...

"اپنا منہ گندہ مت کرو یہ انسان تو ہے ہی گرا ہوا..."

جب کے طیات نے ایان کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف چلی گئی۔

راحیل ہنستا ہوا ٹینا کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

امان نے جازم سے اجازت لی اور باہر آ گیا۔

جازم نے ریحان کو گود میں لیا اور چل دیا۔

****

"بھائی کون تھا وہ گھٹیا انسان میرا دل کر رہا تھا گلا گھونٹ دوں اُس کا"..

طیات کو راحیل کے جملوں اور اُس کی گندی نظروں نے سلگا دیا تھا۔

"تھا ایک گھٹیا انسان بے غیرت شخص"

امان راحیل کے بارے میں سب جانتا وہ پورے بزنس سرکل میں اپنی انہی گھٹیا حرکتوں کی وجہ سے مشہور تھا مگر آج اُس شخص نے اپنی گندی نظر اُس کی بہن پر ڈالی تھی اور یہ ہی بات امان کی برداشت سے باہر ہو رہی تھی..

"بھائی ریلیکس چھوڑیں اُس ذلیل کو کُچھ لوگ ہوتے ہیں گھٹیا ترین.."

طیات نے بھی اپنا غصّہ نکالا...

"ویسے بھائی آپکے باس تو کافی ینگ ہے اُن کا بیٹا بھی ہے لگتا ہی نہیں...."

طیات نے ماحول کی کشیدگی دور کرنے کے لیے باتوں کا رُخ بدلا...

امان نے کوئی جواب نہیں دیا اور کار اسٹارٹ کر دی امان کے غصے کے پیشِ نظر ایان اور طیات بھی چُپ ہو گئے کیونکہ بہت کم ہوتا تھا کہ امان کو شدید غصّہ آئے اِس لیے دونوں چُپ چپ ہو کر بیٹھ گئے جب کہ ایان تو چلتی گاڑی میں آگے سے پیچھے جانے لگا تو سیٹ کے درمیان اٹک گیا امان نے ایان کو شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا تو اُس کا خون خشک ہو گیا طیات نے فوراً اسے ہاتھ بڑھا کر پیچھے کھینچ لیا جب کے ایان کی اوٹ پٹانگ حرکت امان ہنسا گئی اُس نے آگے منہ کر کے چھپا لیا.....

گھر پہنچتے پہنچتے امان کا رہا سہا غصّہ بھی ختم ہو گیا۔

گاڑی سے اتر کر ایان نے سید ھا طیات کے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

طیات کا موڈ پہلے ہی خراب تھا جو باہر جا کر اور خراب ہو گیا....

طیات کمرے میں آئی تو ایان کو اپنے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر بولی..

"تُم یہاں کیا کر رہے ہو؟ چلو اپنے کمرے میں.."

"آپی ایک رات کی بات ہے کیوں مروانا چاہتی ہیں دیکھا نہیں بھائی کتنا غصے میں ہیں میں سانس بھی لوں گا نہ تو بھی اُنہیں غصّہ آئے گا آپی اتنا بڑا بیڈ ہے اتنی سی جگہ دے دو..."

ایان نے ہاتھ کے اشارے سے جگہ بھی بتائی تو طیات کو اُس کے ڈر پر ہنسی آ گئی..

"ارے تو تم ایسی حرکتیں کیا ہی نہیں کرو جس سے بھائی کو غصّہ آئے..."

"میں نے کیا کیا آج؟؟"

ایان اِس اِلزام پر بوکھلا گیا..

"کُچھ نہیں کُچھ نہیں"

طیات ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر بدلنے چلی گئی...

طیات ایان کی بار بار کروٹ بدلنے سے تنگ آ کر اُٹھ کر بیٹھ گئی...

"ایان تُم نکلو اپنے کمرے میں ایک تو ویسے ہی نیند نہیں آرہی اوپر سے تُم...."

"آپی مجھے بھی نیند نہیں آرہی کیا کروں؟..."

"تمہیں تمہاری خوراک جو نہیں ملی اِس لیے نہیں آرہی ہو گی..."

طیات کا اشارہ امان کی ڈانٹ کی طرف تھا جس پر ایان نے بُرا سامنہ بنایا...

"آپی لوڈو کھیلتے ہیں؟؟"

نیند تو اُسے بھی نہیں آرہی تھی طیات کو بھی ایان کا آئیڈیا معقول لگا...

اِس لیے اٹھ کر لوڈو نکال لائی...

ابھی وہ کھیل ہی رہے تھے کے ایان طیات کی بے ایمانی پر چیخ کر بولا...

"آپی آپکی گوٹ یہاں تھی آپ کو سانپ نے کاٹا چلیں نیچے..."

طیات بھی زور دار آواز میں اُس سے بحث کرنے لگی اتنے میں کمرے کا دروازہ کُھلا اور امان سپاٹ چہرہ لیے اندر داخل ہوا ایان نے تو فوراً ہر بڑی میں سر طیات کی گود میں پاؤں تکیے پر رکھ کر خود پر چادر ڈال کر سوتا بن گیا اپنے سوتے ہوئے کا یقین دلانے کے لیے خراٹے بھی لینا شروع کر دیے...

طیات نے ایک نظر اپنی گود میں دھرے اُس کے سر کو دیکھا اور ایک نظر امان کو اور پھر وہ دونوں زور زور سے ہنسنے لگے امان اور طیات کی ہنسی کی آوازیں سُن کر ایان نے چادر ہٹائی تو دیکھا امان بیڈ پر بیٹھا گیم سیٹ کر رہا تھا تو فوراً اُٹھ کر بولا...

"نہیں پہلے میرا ختم کریں آپی نے چیٹنگ کی..."

وہ دونوں دوبارہ اُس کے ایک دم سے اُٹھنے پر مسکرائے..

ایان کو امان کا موڈ اچھا دیکھ کر کچھ سہارا ہوا مگر پھر بھی طیات سے لگ کر بیٹھ گیا جس پر طیات نے اُسے جھنجھلا کر الگ کیا اور بولی...

"میں تو چیٹر ہوں نا"...

طیات کے جھڑکنے پر ایان کی شکل بھیگی بلی سی ہو گئی...

"مجھے نہیں کھیلنا...."

ایان ناراض ہوتے ہوئے بولا..

"تو تمہیں بول بھی کون رہا ہے کھیلو؟.."

طیات نے اُسے تپانا چاہا...

ایان کمرے سے جانے لگا تو امان نے پیچھے سے جان بوجھ کر آواز لگائی...

"یہ چیٹنگ ہے طیات تُم نے چیٹنگ کی..."

ایان کو تو ہمدرد مل گیا وہ سرعت سے پلٹا اور واپس آکر بولا...

"دیکھا بھائی آپی چیٹنگ کرتی ہیں ہر بار..."

ایان سب بھول کر جا کے امان کے ساتھ بیٹھ گیا...

ایان کو اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوا تو ڈرتے ہوئے امان کو دیکھا تو وہ مُسکرا رہا تھا امان نے اُس کے گلے میں جگری دوستوں کی طرح ہاتھ ڈال دیا..

"آج دونوں بھائی ہراتے ہیں اِس چیٹر کو.." امان نے طیات کو آنکھ ماری جو دونوں کو ساتھ دیکھ کر جل گئی پھر بولی۔۔۔۔

"آؤ اب کبھی بھائی کی ڈانٹ سے بچنے بتاؤں گی تمہیں.."

اُس نے دھمکی دی...

پھر تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک ساتھ تالی مار کر ہنس دیے اور گیم میں مصروف ہو گئے..

✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶

السلام علیکم سر" ابو بکر نے کیبن میں آکر سلام کیا...

"وعلیکم سلام... بیٹھیے ابو بکر مجھے آپ سے کُچھ باتیں کرنی ہے" امان نے سامنے کُرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہا۔

ابو بکر بیٹھ گیا" سر بولیں میں سُن رہا ہو"

"اب آپکو یہاں کام کرتے ہوئے ا ہفتے سے اوپر ہو رہا ہے اور ماشاللہ آپ نے سب کُچھ بہت اچھے سے سنبھال لیا ہے اپنا کام بھی آپ نے بہت اچھے سے سمجھ لیا ہے میں بہت متاثر ہوا ہوں آپکی محنت اور لگن سے"... امان نے سراہتی نظروں سے ابو بکر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"بہت بہت شکریہ سر آپکا میں بس کوشش کر رہا ہوں کہ آپکو یا کمپنی میں کسی کو بھی مجھ سے شکایت نہ ہو یا آپکو اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو"...

"میں نے آپکا الگ روم ریڈی کروا دیا ہے کل سے آپ وہی بیٹھیں گے" امان نے اُسے بتایا...

"تھینک یو سر" ابو بکر کے چہرے پر رقم خوشی امان سے چھپی نہ رہ سکی۔

"بہت بہت مبارک ہو آپکو آپ نے بہت کم عرصے میں اپنی ایک مضبوط جگہ بنالی ہے۔ کمپنی میں ا ہفتے میں اتنے قلیل عرصے میں آپ نے بہت عمدہ کارگردگی دکھائی ہے جس سے متاثر ہو کر میں نے فیصلہ کیا ہے جس پروجیکٹ پر آپ میرے انڈر کام کر رہے تھے وہ میں اب آپکے ہینڈ اوور کرتا ہو آپکو سب کُچھ پتہ تو ہے ہی اِس

پروجیکٹ کے بارے میں مگر جہاں کہی بھی آپکو میری ضرورت پڑے آپ بلا جھجک مجھ سے پوچھ سکتے ہیں..."

"اور میرے خیال میں اِس سے بہترین موقع آپکو خود کی نمایاں جگہ اِس کمپنی میں بنانے کا نہیں ملے گا... سو بیسٹ آف لک..."

"تھینک یو سر مجھ پر اتنا بھروسہ کرنے کے لیے میں اپنی بھرپور کوشش کرونگا آپکی اُمیدوں پر پورا اُتروں..."

"آپ نے بلکل ٹھیک کہا یہ میرے لیے ایک بہترین موقع ہے اور پھر سے آپکا بہت شکریہ مجھے یہ موقع فراہم کرنے کے لیے...."

****

آفس سے چھٹی پر ابو بکر اسٹاپ پر کھڑا بس کا انتظار کر رہا تھا...

امان وہی سے اپنے گھر جا رہا تھا تو ابو بکر کو دیکھ کر گاڑی اُسکے پاس لا کر روکی...

"ابو بکر آئیں میں آپکو ڈراپ کر دونگا"

"نو سر تھینک یو آئی کین مینج"

ابو بکر نے نرم لہجے میں کہا...

"آجاؤ یار میں آپکو ڈراپ کر دونگا گرمی ویسے بھی بہت ہے"

امان کے "یار" لفظ نے ابو بکر کی جھجک تھوڑی ختم کی وہ جا کر کار میں بیٹھ گیا...

"آپ کس طرف جائینگے؟"

امان نے اُس سے پوچھا...

ابو بکر نے اسے اپنی مطلوبہ جگہ کا بتایا....

"ارے یہ تو میرے گھر سے ۲ اسٹاپ پہلے ہے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہو گی بلکہ تُم ایسا کرو روز میرے ساتھ ہی آجانا اور واپس بھی مجھے بھی ایک ہمسفر مل جائیگا اور دوست بھی" امان نے مسکراتے ہوئے کہا...

"سر آپکو بلاوجہ زحمت ہو گی"

ابو بکر نے جھجکتے ہوئے کہا...

"زحمت تو نہیں البتہ اگر تُم نے دوبارہ مجھے آپ کہا مانا آفس میں تُم سے سینئر ہو مگر مجھے نہیں لگتا کہ میں عمر میں تُم سے بہت بڑا ہو مجھے تُم کہو یار میں بہت سوچ سمجھ کر دوست بناتا ہوں میری زندگی میں صرف ۲ ہی لوگ تھے شاید اب تک اِس لیے میرے بہن بھائی اگر میں نے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے تو بہت سوچ کر کیونکہ تُم میں مجھے کسی کی جھلک دکھتی ہے"

Copyright by Author

"اب یہ تُم اور منحصر ہے کہ دوستی کا رشتہ بنائے رکھنا چاہتے ہو یا بس آفس کی حد تک؟"

"نہیں میں آپ سے بھلا کیوں دوستی نہیں رکھونگا؟"

"دیکھ اب میں نے نہ منہ توڑ دینا ہے تیرا"...امان مصنوئی خفگی سے بولا...

جبکہ ابو بکر نا سمجھی والے انداز میں اُسے دیکھ رہا تھا...

"میرا مطلب اب تُو مجھے بزرگ یا کوئی بہت معزز شخصیت بنا رہا ہے یہ اعزاز والی باتیں کرکے اور مجھے آپ کہنا بند کر دادا ابا والی فیلنگ آتی" امان نے ہنستے ہوئے کہا....

"اوکے سر"...ابو بکر کو اندازہ ہوا اُس نے کیا بولا دوبارہ جلدی سے بولا پھر...

"وہ میرا مطلب ٹھیک ہے یار امان اب تجھے آپ نہیں بولوں گا" ابو بکر کی رہی سہی جھجک بھی ختم ہو گئی...

امان اُسکی جلد بازی پر ہنس دیا...

"بس یہیں روکے دیں میں یہیں اُتر جاؤنگا" ابو بکر بولا...

"واہ بھائی بڑے ہی احسان فراموش ہو گھر تک نہیں دکھا رہے نہ چائے پانی ایسے ہوتے ہیں دوست"

"ایسی کوئی بات نہیں بس یار جہاں میں رہتا ہوں وہاں گاڑی نہیں جاسکتی اسی لیے میں نے یہی رکوالی"

ابوبکر شرمندہ ہوتے ہوئے بولا...

"کوئی نہیں انسان تو جاسکتے ہیں نہ؟"

امان ہنستے ہوئے بولا پھر کار سائیڈ پر کر کے لاک کر دی اور ابوبکر کے ساتھ چل دیا....

"ارے یار گھر کو تو بہت اچھا رکھا ہوا مجھے لگا تھا بکھرا بکھرا ہو گا۔۔۔"

امان نے گھر کی صفائی اور نفاست کو دیکھتے ہوئے کہا...

"اکیلے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں نہ انسان گندے حال میں پڑا رہے"

ابوبکر نے پانی کا گلاس امان کو تھماتے ہوئے کہا...

"تمہاری انہی عادتوں نے تو مجھے متاثر کیا"

امان نے مسکراتے ہوئے کہا....

ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کے طیات کی کال آگئی...

"السلام علیکم بھائی!..."

کہاں ہیں آپ؟ابھی تک کیوں نہیں آئے؟بھائی آپ ایک گھنٹے پہلے گھر آجاتے ہیں اسلئے مجھے فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔"

"آرہا ہو گڑیا بس ایک دوست کی طرف آگیا تھا"

"ٹھیک ہے بھائی آپ جلدی آجائیں....اللہ حافظ"

"اچھا یار اب میں چلتا ہوں میری گڑیا انتظار کر رہی ہے میرا"

امان نے اٹھتے ہوئے کہا...

"اور تم کبھی آؤ نہ میرے گھر میرے بہن بھائی میرے پہلے دوست سے مل کر بہت خوش ہوں گے"

امان نے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی جو اُس نے مسکرا کر قبول کر لی...

✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶✶

"کیا بول رہے تھے بھائی؟"

ایان بھی جو پریشان تھا طیات سے امان کی بابت پوچھنے لگا....

"کہہ رہے ہیں کسی دوست کی طرف ہیں آرہے ہیں بس"

طیات کہہ کر کچن میں چلی گئی...

ایان پیچھے پیچھے آگیا اور سلیپ لیے چڑھ کر بیٹھ گیا...

"ایان کے بچے نیچے اتر...."

ایان نظرانداز کرتے ہوئے بولا...

"ویسے یہ سانحہ کب ہوا؟"

ایان نے حیرانگی سے پوچھا...

"کیا مطلب؟"

طیات کو کُچھ سمجھ نہیں آیا...

"مطلب بھائی اور دوست کتنا عجیب لگتا ہے سُننے میں"

"ایان دیکھو اب تُم زیادتی کررہے ہو مانا بھائی تھوڑے سخت ہیں مگر ہیں تو بہت اچھے اور بھائی نے پہلی بار کسی کو میرا دوست کہہ کر متعارف کروایا ہے کُچھ تو دیکھ کر ہی دوست بنایا ہوگا نہ"

طیات کو امان کے یہ بات سخت ناگوار گزری تھی...

"مجھے تو اس دوست پر ترس آرہا ہے"

ایان نے قدرے افسوس سے کہا...

"شرم کرو بڑے ہیں تُم سے ایان بھائی اور میں نے تمہیں یہ تو نہیں سکھایا"

طیات غصّے سے بولی...

ایان طیات کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا اُسکے گلے میں بانہیں ڈال کر بولا...

"آپی یار مذاق کر رہا ہوں آپ اتنا سیریس مت ہو نہ لو میں معافی مانگتا ہوں"

"کون کس سے معافی مانگ رہا ہے؟"

امان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا...

طیات نے ایان کو خود سے الگ کیا اور بولی...

"بھائی یہ آپکے دوست پر افسوس کر رہا ہے"

طیات نے اُسے پھنسا دیا۔

"کیوں؟"

"وہ کُچھ نہیں بھائی آپی ایسے ہی بول رہی ہیں آپی میرے ساتھ آو آپ مجھے ہیلپ چاہیے"

ایان خطرے کے پیش نظر طیات کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے گیا....

****

وہ ایک بہت بڑا ہال تھا ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں جمع تھے ایک بابرکت محفل کا اہتمام کیا گیا تھا معمول کی طرح اُس جگہ کی فضا میں الگ ہی سکون تھا پاکیزگی مگر کسی کے لیے وہاں آنا بھی موت جیسا تھا اور نہ آنا بھی موت جیسا...

Copyright by Author

ہال میں لگے اسپیکر میں گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز گونجی...

السلام علیکم...

با آواز بلند جواب آیا...

وعلیکم سلام..

آج کا ہمارا موضوع ہے موت کے بعد کی زندگی قبر کی زندگی قرآن وسنت کی روشنی میں بیان گئی بعد موت کی زندگی.... منکر اور نکیر کون کیا کام ہے انکا کب آئینگے کیوں آئینگے کہا آئینگے کس لیے آئینگے بہت سوال ہوتے ہے ذہن میں ہمارے، میں یہ نہیں کہہ رہا میرے بتادینے سے سب کے سوال ختم ہو جائیں گے۔

نہیں۔

انسان کے سوال کبھی ختم نہیں ہوتے اُسکا ذہن آگے سے آگے کی سوچتا ہے مگر شاید کُچھ سوالوں کے جواب آپ لوگوں کو آج مل جائیں....

"میرا بھی ایک سوال آخر ہمت کرکے اُس نے بھی ایک سوال کیا اُس نے سوال سنایا اپنا سارے لوگوں کی نظر اُسکی طرف اُٹھ گئی حال میں خاموشی چھا گئی خاموشی طویل".....

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶

"پاپا طیات آنٹی سے ہم دوبارہ کب ملنے جائیں گے؟؟"

ریحان نے جازم سے پوچھا....

"بیٹا آپ طیات آنٹی سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟"

جازم ریحان کے منہ سے طیات کا نام سن کر کافی حیران ہوا تھا کیونکہ ریحان ہر ایک کے ساتھ گھلنے مِلنے والا بچہ نہیں تھا وہ بہت کم ہی کسی سے مانوس ہوتا تھا۔

ایسے میں اُسکے منہ سے طیات کا نام سن کر جازم کا حیران ہونا فطری تھا...

"پاپا وہ بہت اچھی ہیں اور میری دوست بھی بن گئی ہیں آپ بتائیں نہ ہم اُن سے کب ملیں گے دوبارہ مجھے اُن کے ساتھ کھیلنا ہے اُن سے باتیں کرنی ہیں..."

ریحان اُس کے پاس بیٹھا ہوا تھا جازم آہستہ آہستہ اُسکے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"جلدی ہی چلیں گے بیٹا چلو ابھی آپ اچھے بچوں کی طرح سو جاؤ..."

ریحان نے اُسکے گال پر پیار کیا اور اُس سے لپٹ کر سو گیا...

جازم محبت بھری نظروں سے اپنی کُل حیات کا چہرہ تکنے لگا جِس کے چہرے پر آج الگ ہی خوشی تھی...

بچے بھی کتنے معصوم ہوتے ہے جازم نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا اور لائٹ آف کر کے اُس نے بھی آنکھیں موند لیں...

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

"ایان بات سنو تُم جا تو رہے ہو پر آدھے گھنٹے میں مجھے گھر میں ملنے چاہیئے تُم ورنہ میں بھائی کو بتا دونگی اور یہ تمہارا کون سا دوست ہے جسکو میں نے آج تک نہیں دیکھا ویسے تو تمہارے سارے دوست یہیں آوارہ گردی کر رہے ہوتے ہیں...."

طیات نے ایان کو کریدا...

"آپی اب ضروری تو نہیں نہ کہ آپ میرے ہر دوست سے ملی ہوئی ہو اچھا میں چلتا ہوں اور پکّا بھائی کے آنے سے پہلے آجاؤں گا ابھی ویسے بھی ۹ ہی بجے ہیں بھائی ۱۰ سے پہلے نہیں آئینگے..."

ایان نے گیٹ کی طرف دوڑ لگادی...

طیات نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔

"بھائی ۱۰ بجے آئے یا ۱۲ تُم آدھے گھنٹے میں واپس آجانا شرافت سے...."

ایان ان سنی کرتا باہر نکل گیا....

"ابے یار کہاں رہ گیا تھا پتہ ہے کب سے انتظار کر رہے ہیں... ایان کے دوست فراز نے اس سے کہا..."

"یار آپی نے لیکچر دینے روک لیا ورنہ کب کا آجاتا ابھی بھی حکم جاری کیا ہے آدھے گھنٹے کے اندر گھر آجاؤ ورنہ بھائی کو بتا دیں گی...."

"ایک تو پتہ نہیں کیوں تیرے گھر والے تجھے بچہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں..."

فراز نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا جو ایان کو تھوڑا ناگوار گزرا....

"اچھا چل نہ جلدی پھر گھر بھی واپس جانا ہے۔۔"

وہ لوگ چلتے چلتے ایک پان کے کیبن کے پاس آئے اور وہاں سے فراز نے دو سگریٹ لیں جسے دونوں نے باری باری سلگائی....

فراز نے پھر سے بولنا شروع کیا...

"تو منع کر دے نہ ایک بار بول دے کے میرے معاملات میں نہ بولا کرو کون سا تیرے امی ابو ہیں بھائی بہن کی کون سُنتا ہے؟ اپنی زندگی اپنی مرضی سے جی..."

فراز کا لہجہ ہنوز مذاق اُڑانے والا تھا...

ایان نے دوسری سگریٹ کو ہونٹوں سے لگایا ہی تھا کہ ہوا میں تحلیل ہوتے دھوئیں کے پار اُبھرتے چہرے کو دیکھ کر اُس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی.... اُس نے جلدی سے سگریٹ نیچے پھینکی امان نے شعلہ بار آنکھوں سے اُس کی تمام کارروائی کو

دیکھا اور غصے میں اُس کے تھوڑا اور قریب ہوا اور ایک کے بعد ایک دو تھپڑ لگائے وہ تو شاید اور لگاتا اگر ابو بکر نے اسے پکڑا نہیں ہوتا...

"کیا کر رہے ہو پاگل تو نہیں ہو گئے مارو گے کیا اس طرح بچہ اور باغی ہو گا.."

ابو بکر نے ایان کو اپنی پیچھے کر کے امان کی نظروں سے ہٹانے کی کوشش کی..

"دوست کے سامنے ذلت اور اہانت کے احساس سے ایان بھڑک اٹھا آپ کیوں مجھ پر اتنی پابندیاں لگاتے ہیں بھائی آپ مجھے میری زندگی میرے طریقے سے جینے کیوں نہیں دیتے؟..."

وُہ حد درجہ بد تمیزی پر اُتر آیا تھا....

امان کو ایان سے اِس قدر بد تمیزی کی اُمید نہیں تھی...

اُسے ایک بہت بڑا دھچکا لگا تھا....

ابو بکر مسلسل روک رہا تھا امان کو....

"ابو بکر تُم ہٹ جاؤ آگے سے اِس بے غیرت کو میں بتاتا ہوں ابھی اور یہ بچہ نہیں رہا ابھی دیکھا نہیں تُم نے کیا کر رہا تھا..اِسکی زندگی اِسکی مرضی بہت بڑا ہو گیا ہے باپ کی جگہ ہو میں اس کے کتنی بد تمیزی کر رہا ہے۔۔۔

امان غصے میں ابو بکر کو دھکے دے رہا تا کہ ایان کو جالے پر ابو بکر بھی جواباً امان کو بار بار پیچھے دھکیل رہا تھا..

بلا آخر امان تھک ہار کر ساتھ بنے ستون پر بیٹھ گیا اور اپنا سر تھام لیا....

ایان نے امان کی اِس طرح کبھی نہیں دیکھا تھا اُسے احساسِ شرمندگی نے آ گھیر ا

ایان نے ابو بکر کے آنکھ کے اشارے کو سمجھتے ہوئے تھوڑا آگے بڑھا...

"بھائی مجھے معاف کر دیں میں آئندہ نہیں کرونگا..

ایان اپنی بات پوری بھی نہیں کر پایا تھا...

امان نے اُسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا.....

اس بار امان کی آنکھوں میں غصّہ نہیں نمی تھی شکست خوری تھی برسوں کی تھکن ناکامی تھی....

ایان بھی آگے کُچھ بولنے سے باز رہا...

ابو بکر کو اپنا آپ اِس وقت وہاں غیر ضروری لگا تو امان کو تھپکی دے کر چلا گیا...

اُسکے جانے کے بعد امان پھر بھی چُپ رہا اُٹھ کر گاڑی میں بیٹھ گیا...

ایان بھی ڈرتے ڈرتے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا....

Copyright by Author

پورے راستے اِن دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی...نہ امان نے اُس پر غصّہ کیا...

ایک عجیب سی شکست سے دوچار تھا امان اُسکے اعصابوں پر بوجھ بڑھ گیا تھا....

طیات نے جب دونوں کو ایک ساتھ آتے ہوئے دیکھا تو اُسکے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا....

"طیات تُم میرے کمرے میں آؤ مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

امان کا لہجہ ایک دم سپاٹ تھا طیات اندازہ نہیں لگا پائی...

"کیا ہوا ہے اور بھائی کو کیا ہو گیا ہے طیات نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

ایان کچھ بھی بول ہی نہیں پایا اُسکی نظریں نیچے تھیں...

اپنی مطابق تو اُس نے کُچھ غلط نہیں کیا تھا پھر کیوں اُسکا سر جھکا ہوا تھا...اِس بات کو ایان خود نہیں سمجھ سکا...

طیات ایان سے جواب نہ ملنے پر امان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی...

"بھائی میں اندر آجاؤں"

طیات کو کبھی اُسکے کمرے میں جانے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پڑی تھی مگر

آج سب الگ تھا امان کا انداز الگ تھا ایان کی شرمندگی مختلف تھی....

ایسا نہیں تھا کہ امان پہلی بار ایان پر غصّہ ہوا تھا مگر آج سب مختلف تھا.... طیات کو کُچھ

کھٹکا ہوا...

"آجاؤ"

لہجہ ہنوز سپاٹ کسی بھی جذبے سے عاری...

"طیات ایک بات سچ بتاؤ گی بلکل"

امان کا لہجہ لمحوں میں بھیگا...

"بھائی بات کیا ہوئی ہے کُچھ تو بولیں"

طیات نے فکر مندی سے پوچھا....

"تُم یہ بتاؤ کیا میں تُم لوگوں پر پابندیاں لگاتا ہوں تم لوگوں کی زندگیوں میں دخل

اندازی کرتا ہوں..."

امان کی آنکھوں میں پہلی بار اُس نے آنسو دیکھے..

"بھائی کیا ہو گیا ہے آپکو بھائی کچھ تو بتائیں میرا دِل بیٹھا جارہا ہے بھائی"

طیات حواس باختہ ہوگئی تھی امان کی حالت دیکھ کر....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میں تُم لوگوں کو نہیں سنبھال سکا میں تُم لوگوں کی تربیت نہیں کر سکا صحیح تُم لوگوں پر اپنی مرضی تھوپی ہے مجھے معاف کر دو۔۔۔۔

لوگ ٹھیک ہی کہتے نا میرے آگے پیچھے کوئی ہے نہ تم دونوں کے میں نے تو ہر ممکن کوشش کی باپ بننے کی مگر نہیں بن سکا میں ہم سب یتیم ہیں یہی سچائی ہے... امان کے دل پر لگی ایک اور ٹھیس نے اُسّے مزید اذیت سے دوچار کیا ایک ہی تو اپنے لیے خواہش تھی اُسکی نمرہ کا حصول مگر نواز صاحب کے الفاظوں نے اسے بہت اُداس کیا تھا آج ایان کے منہ سے وہی الفاظ سن کر اُسکے ہونٹوں سے بھی وہی شکوہ پھسل گیا... ایان کے جملے میں لفظوں کی کُچھ ہیر پھیر تو تھی مگر تاثر وہی تھا....

امان نے سچ میں اُس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے...."

"طیات کی روح تڑپ کر رہ گئی.... بھائی آپ کیا کر رہے ہیں بھائی طیات نے اُسکے بندھے ہاتھوں کو تھام کر اپنی سر پر رکھ دیا بھائی یہ ہاتھ یہاں اچھے لگتے ہے مجھے گنہگار مت کریں آپ میرے باپ کی جگہ ہیں بھلا کوئی باپ اپنی بیٹی کے سامنے یوں ہاتھ جوڑتا ہے"...

اپنائیت اِس قدر اپنائیت جو زخم ایان کے الفاظوں سے اُسکے دِل پے لگے تھے طیات کے لفظوں نے اُس پر مرہم کا کام کیا...

Copyright by Author

امان نے بے اختیار طیات کو اپنے سینے سے لگا لیا.....

طیات کو کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے اُسکے بھائی کو آج کیا ہوا تھا مگر اِس وقت اُسے صرف اُسکی ہمت بننا تھا...

"بھائی پانی پیئیں"...

طیات نے جگ گلاس میں انڈیل کر پانی کا گلاس امان کو تھمایا...

"اب آپ بتائیں کیا بات ہوئی ہے؟"

امان نے ایک نظر طیات کو دیکھا اور دوسری نظر دروازے کے پاس کھڑے ایان کو...

"اندر آجاؤ"

امان نے قدرے نرم لہجے میں کہا...

ایان سر جھکائے اندر آگیا اور مجرموں کی طرح نظرے جھکائے کھڑا ہو گیا...

"کب سے پی رہے ہو؟"

لہجہ نرم رکھتے رکھتے غصّہ جھلک ہی گیا...

ایان سے کوئی جواب نہیں بن پایا...

"کیا تُم نے مجھے کبھی سگریٹ پیتے ہوئے دیکھا تمہیں کہا سے یہ لت لگی..."

مانو طیات کے پیروں تلے زمین ہی کھسک گئی ایان میں اُسکی جان تھی وہ اُسکے خلاف

کُچھ نہیں سُن سکتی تھی مگر جواب اُس نے سنا وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی...

"کیا بول رہے ہیں بھائی ایان؟؟

بولو

کیا تُم سچ میں سگریٹ پی رہے تھے؟"

خاموشی...

"میں نے کچھ پوچھا ہے ایان کیا تُم سگریٹ پی رہے تھے طیات نے اُسے جھنجوڑ کر

پوچھا"

ایان نے ناچارہ سر ہلایا....

طیات کو شدید دھچکا لگا غصّے میں ایان کو ایک ہی ساعت میں کئی تھپڑ لگائے ایان نے

کوئی مزاحمت نہیں کی وہ چُپ رہا بلکل..

"بہت شوق ہے نہ اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینے کا ہماری احتیاط تمہیں پابندیاں لگتی

ہے ٹھیک ہے آج کے بعد جو تمہارے دِل میں آئے کرنا پر تمہیں قسم ہے مجھ سے

آئندہ بات مت کرنا بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے تُم...."

"آپی میری بات سنیں آپی مجھے معاف کر دیں آپی میں آئندہ نہیں کرونگا مجھے معاف کر دیں۔۔"

ایان طیات کی ناراضگی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا تھا کسی بھی صورت نہیں...

مگر طیات نے اُسکی ایک نہ سنی اور کمرے سے باہر چلی گئی...

ایان بری طرح رونے لگا....

ایان سب سے چھوٹا تھا امان اور طیات کی جان بستی تھی اُس میں اُسے اس طرح روتا دیکھ امان اُٹھ کر اُسکے پاس آیا اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا....

"زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکے گی تُم سے..."

ایان فوراً امان کے گلے لگ گیا...

"بھائی مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کے ساتھ بہت بدتمیزی کی ہے میں آئندہ کبھی نہیں پیوں گا سگریٹ بھائی مجھے معاف کر دیں پلیز..."

روتے روتے اُسکی ہچکیاں بندھ گئی...

"بس چُپ ہو جاؤ بس..."

امان اُسے کے سر پر ہاتھ پھیرتا رہا۔۔

****

راحیل کارڈرائیو کر رہا تھا اسے سڑک پر ایک شناسا چہرہ دِکھا راحیل کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی....

اُس نے کار لے جا کر اُسکے پاس روکی اور شیشہ نیچے کر کے بولا...

"Please come I'll drop you"

طیات اُسکی شکل ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی...

اُس نے سخت ناگواری اور نخوت سے منہ پھیرا اور خود کو چادر میں مزید لپیٹا اور آگے بڑھ گئی....

راحیل نے گاڑی اُسکے پیچھے لگا دی...

طیات اِس ناگہانی آفت پر جھنجھلا گئی....

راحیل اُسکی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہو رہا تھا....

طیات نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پتھر اٹھا کر اُسکی گاڑی پر اچھال دیا...

جو راحیل کی بلٹ پروف گاڑی پر پُھول بن کر چھو کر گر گیا....

طیات نے اپنی رفتار تیز کر دی...

اتنے میں ایک گاڑی آ کر اُسکے پاس رکی گاڑی میں سے نکلنے والے شخص کو دیکھ کر طیات کو کُچھ ڈھارس ہوئی....

"آپ ٹھیک تو ہیں"

جازم نے گاڑی سے اُتر کر اُس سے پوچھا...

"جی میں ٹھیک ہوں یونیورسٹی سے گھر جا رہی تھی بس طیات نے خود کو نارمل کیا"

جازم کو دیکھ کر راحیل نے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا اور گاڑی موڑلی کالے شیشوں کی وجہ سے راحیل کو جازم دیکھ نہیں سکا...

"اگر آپ چاہیں تو میں آپکو ڈراپ کر سکتا ہوں؟"

جازم نے گاڑی کا دروازہ کھول کر پیش کش کی...

کوئی اور وقت ہوتا تو طیات کبھی گاڑی میں نہ بیٹھتی مگر اِس وقت اُس نے اسی میں عافیت جانی بنا انکار کے پیچھے کا دروازہ جو کھلا ہوا تھا اندر جا کر بیٹھ گئی....

آگے بیٹھا ریحان اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوا جازم نے اُسے اٹھا کر پیچھے بٹھا دیا....

طیات کے ساتھ وہ باتوں میں مصروف ہو گیا وہ بھی اُس سے باتیں کرنے میں مشغول ہو گئی یہ تسلسل گاڑی کے بریک لگنے سے ٹوٹا.....

طیات نے ریحان کو پیار کیا اور گاڑی سے اُتر گئی...

"تھینک یو"

Copyright by Author

"کوئی بات نہیں آپ مجھے شرمندہ نہ کریں... میں تو خوش ہوں کیونکہ ریحان آپکے ساتھ دو ملاقاتوں میں ہی کافی حد تک مانوس ہو گیا ہے مجھ سے روز بولتا تھا طیات آنٹی سے ملنا ہے"...

جازم نے مسکراتے ہوئے کہا...

"تو آپ لے آتے نہ ریحان کو بہت پیارا ہے یہ تو"

"آپکو زحمت ہو گی"

"بلکُل بھی نہیں آپ آئیں کسی دن ہمارے گھر ریحان کو لے کر"

طیات نے خوش دلی سے کہا.....

"اچھا اب میں چلتی ہو اللہ حافظ"

طیات اپنے گیٹ کی طرف بڑھ گئی....

دروازہ بجانے پر ایان نے گیٹ کھولا طیات اسے دیکھ کر نظر انداز کرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..

"آپی! کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں؟"...

ایان نے جھجکتے ہوئے پوچھا...

طیات نے کوئی جواب نہیں دیا....

Copyright by Author

"آپی مجھے آخری بار معاف کردیں بس میں آپکی قسم آئندہ کبھی دیکھوں گا بھی نہیں اُس طرف آپی بس آخری بار مجھے معاف کردیجیئے میں آپکی ناراضگی کبھی برداشت نہیں کر سکتا"....

ایان نے اُسکی گود میں سر رکھ دیا...

طیات کی ساری ناراضگی پل بھر میں موم ہو گئی....

"ایان تُم نہیں جانتے بھائی کو کتنی تکلیف پہنچی ہے تمہاری باتوں سے کل میں نے پہلی بار اُنہیں روتے ہوئے دیکھا ہے غصّہ مجھے بھی تُم پر بہت آیا مگر دیکھو بھائی رات کو ہی تم سے مان گئے کیونکہ ہم دونوں کی جان تُم میں ہے اگر تُم کسی غلط حرکتوں میں پڑو گے تو ہم پر کیا گزرے گی"

"آپی میں کبھی نہیں کرونگا بس آپ اور بھائی مجھ سے ناراض نہ ہوا کریں میں برداشت نہیں کر سکتا" ایان نے بچوں کی طرح کہا...

"اچھا چلو شاباش مجھے باہر سے سامان لا کر دو آج تمہاری پسند کی بھنڈی بناتی ہو."

"ہائے میری آپی بھنڈی ابھی سے منہ میں پانی آگیا میں ابھی لے کر آتا ہوں۔"

وُہ فوراً پیسے لے کر باہر چلا گیا۔

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱

"تُم باہر کیوں کھڑے ہو رہے ہو یار اندر آجاؤ تمہارا اپنا گھر ہے" امان نے ابو بکر سے کہا...

"نہیں یار تم جاؤ فائل لے آؤ میں یہیں ٹھیک ہوں"

"اندر چل کر بیٹھو چلو امان نے حکم صادر کر کے اسکو اپنے ساتھ اندر دھکیلا اور ڈرائینگ روم میں بٹھا کر اپنے روم میں فائل لینے چلا گیا....

ابو بکر خوبصورتی سے سجے کمرے کو دیکھ رہا تھا....

اتنے میں قدموں کی چاپ سنائی دی....

"ابو بکر ڈرائینگ روم میں بیٹھا ہوا تھا امان کسی کام سے اپنے کمرے میں گیا تھا....

دروازے پر لٹک رہے ہلکے پردے میں سے اسے ایک لڑکی کا وجود اُبھرتا اور قریب آتا دکھا۔

اُس نے فوراً اپنی نظریں نیچے کر لیں۔

طیات نے اندر آکر سب سے پہلے سلام کیا

جس کا جواب ابو بکر نے سر نیچے کر کے ہی دیا۔۔

پھر چائے کی ٹرے اور دیگر لوازمات ٹیبل پر رکھے اور امان کا پوچھا۔

"امان اپنے کمرے میں گیا ہے کسی کام سے"

اُس نے ہنوز سر جھکائے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے.."طیات بھی واپس جانے کے لیے مڑ گئی...

ابھی طیات دروازے کے پاس پہنچی ہی تھی کچھ کہنے دوبارہ پلٹی اُسی وقت ابو بکر نے اپنا سر اٹھایا...

دونوں کو نظریں ایک ساتھ ملیں ابو بکر چند لمحوں کے لیے مبہوت ہو کر رہ گیا وہ مُکمل حسن تھی سادگی میں نور نظر اگر پہلی نظر کی محبت کسی جذبے کا نام ہے تو شاید ابو بکر پر وہ غالب آ گیا تھا۔

ابو بکر کے دِل کو اچانک کُچھ ہوا۔

اُس نے اپنی نظریں نیچے کر لیں طیات بھی فوراً وہاں سے چلی گئی اپنی بات کہے بغیر....

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

"زنا بالجبر"

یہ الفاظ اُسکی کانوں میں سیسے کی مانند پگھل کر گرے تھے....

اُسکی آنکھوں کے آگے ایک منظر فلم کی طرح چل رہا تھا...

آوازیں گونج رہی تھیں....

"کسی بھی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کرنا..زنا چاہے مرضی سے کیا جائے یا زبردستی سے حرام ہے فرق اتنا ہے زنا بلرضا میں دونوں گنہگار ہوں گے اور زنا بالجبر میں ایک"

"زنا کیا ہے؟"

اُس نے اُٹھنے کی ناکام کوشش کی اور پھر زمین بوس ہو گیا۳سال پرانا منظر پورے آب و تاب سے اُسکی آنکھوں کے سامنے دوبارہ زندہ ہو گیا تھا ایک معصوم کی دِل دہلا دینے والی چیخ اُسکا جسم تڑپنے لگا اُسکی آنکھیں بند ہو گئیں گویا ابدی نیند نے آلیا مگر نہیں وقتی سکون تھا.....

اُسکی سزا کی شروعات تھی یہ تو....

"حیا نہیں ہے کسی کی بھی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی رہے تیری بے داغ"

****

ابو بکر اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا آرام کی غرض سے مگر جو نہی اُس نے اپنی آنکھیں بند کیں ایک چہرہ جس نے پچھلے کتنے دنوں سے اُسکا چین چھینا ہوا تھا دوبارہ اِسکی نظروں کے سامنے آ گیا اسے نہیں سمجھ آرہا تھا کے یہ سب کیا ہو رہا تھا؟...

Copyright by Author

"یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟"

وہ ہمکلام ہوا.....

اپنی سحر انگیز شخصیت کی وجہ سے اُسے ہمیشہ سے صنف مخالف سے توجہ ملی تھی...

مگر اِس بار بات الگ تھی پہلی بار کسی صنف مخالف نے اُسّے اپنی طرف متوجہ کیا تھا....

صرف متوجہ نہیں طیات تو اُسکے دماغ پر سوار ہونے لگی تھی....

"میں کیسے ایسا سوچ سکتا ہوں وہ میرے دوست کی بہن ہے وہ میرے بارے میں کیا سوچے گا کتنا بھروسہ کرتا ہے امان مُجھ پر" ابو بکر نے خود کو ملامت کی....

دوسری طرف دِل نے کہا...

"کُچھ غلط نہیں سوچ رہے پسند کرنے کا حق ہر انسان کو ہے تمہیں بھی وہ پسند آ گئی ہے...

اِس میں کُچھ غلط نہیں"

دِل دماغ کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا...

دماغ دِل کی رائے سے اتفاق نہیں رکھتا تھا..

دونوں اپنی ضد پر قائم تھے...

بے چینی کی وجہ سے نیند اُسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی...

"ہاں میں کُچھ غلط نہیں سوچ رہا کسی کو پسند کرنا کوئی بری بات نہیں"...

ابو بکر نے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کی مگر دل اور دماغ کے بیچ چھڑ چکی جنگ ختم ہونے کو نہیں آ رہی تھی نہ ہی وہ کوئی فیصلہ کر پا رہا تھا....

****

بکس شاپ کے باہر کھڑی وہ اپنی مطلوبہ کتابیں دیکھ رہی تھی...

"السلام علیکم.."

شناسا آواز پر اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جازم ریحان کو گود میں اٹھائے کھڑا تھا اور اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا....

جواباً وہ بھی مسکرائی...

"وعلیکم سلام"

"آپ یہاں کیسے؟"

طیات سے کوئی سوال نہ بن پڑا تو اُس نے بے دھیانی میں پوچھ لیا...

بول کے جب غور کیا تو اپنی حماقت کا احساس ہوا اسے....

جازم اُسکی کیفیت کو سمجھ رہا تھا...

Copyright by Author

وہ میں برگر لینے آیا تھا... جازم نے جان بوجھ کر اُسے چھیڑا...

اُسے شرماتی گھبراتی یہ لڑکی دِل سے اچھی لگی تھی..

"آنٹی میں پاپا کے ساتھ اسٹوری بکس لینے آیا تھا"

ریحان اسکے لیے فرشتہ ثابت ہوا...

اُس نے آگے بڑھ کر ریحان کو پیار کیا....

دکاندار نے اسے بکس کا شاپر دیا... جسے تھام کر وہ بولی...

"اب میں چلتی ہو پھر ملیں گے اور ریحان آپ ہمارے گھر کب آؤ گے ؟"

""آنٹی جلدی آؤں گا پاپا کے ساتھ "

"میں انتظار کرونگی آپکا"

طیات اُسکے گال پر بوسا دیکر جانے لگی..

"طیات میں آپکو گھر چھوڑ دو؟"

جازم نے پیچھے سے پوچھا۔

"نہیں تھینک یو بھائی کے ساتھ آئی ہوں وہ بس آتے ہی ہوں گے مجھے لینے"

"طیات لے لی تُم نے اپنی بکس" امان نے کہا پھر جیسے ہی جازم کو دیکھا بولا...

"ارے جازم آپ یہاں کیسے ؟"

"کیوں بھئی میں یہاں کیوں نہیں آسکتا؟"

اُس نے ہنستے ہوئے کہا..

"نہیں میرا کہنے کا مطلب تھا"

اچھا یہ سب چھوڑو...

"اور سناؤ باقی سب سیٹ ہے" وہ دونوں بلکل دوستوں کی طرح باتیں کررہے تھے

دیکھ کر لگتا نہیں تھا دونوں کے درمیان باس اور ورکر کا رشتہ ہے... امان پھر بھی اسے

آپ کہہ کر ہی مخاطب کررہا تھا...

"جی جازم سب ٹھیک ہے" اچھا اب ہم چلتے ہیں..

امان نے اُس سے ہاتھ ملایا اور وہ واپس گاڑی میں آ گئے"

****

"کیسی ہو طیات"؟

نمرہ نے آج بہت دنوں بعد اُس سے بات کرنے کی کوشش کی...

طیات نے اس دن کے بعد سے نمرہ سے بات چیت ترک کردی تھی..

"ہُن... ٹھیک ہوں"

طیات نے بے مروتی سے جواب دیا...

"یار اس سب میں میری کیا غلطی تھی تُم مجھے کیوں غلط سمجھ رہی ہو یار ہم تو بہت اچھے دوست ہیں ایک بات کی وجہ سے تُم سب کچھ بھول گئی میں نے تو تمھیں اجازت دی تھی نہ گھر آ کر بات کرنے کی اس سے زیادہ کیا کر سکتی تھی میں اب میں کوئی تمہارے بھائی سے محبت تو کرتی نہیں کے اپنے امی ابو کے سامنے جا کر کھڑی ہو جاؤں اور کہوں کہ "شادی کرونگی تو صرف امان حیدر سے ورنہ کنواری مر جاؤں گی"

طیات کو اُسکے خفا انداز پر بے ساختہ ہنسی آ گئی...

"ہنس لو تمھیں کیا مشکل تو میرے لیے ہے نہ ایک طرف امی ابو ایک طرف جان سے پیاری دوست "نمرہ نے اُس کے گلے میں باہنیں ڈالتے ہوئے کہا..

"اچھا اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے چلو گھر چلتے ہیں..."

"نہیں طیات آج تو مجھے عامر اور اُسکی امی کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے وہ لوگ مجھے یونیورسٹی سے پک کر لینگے بلکہ وہ آ گئے..."نمرہ نے ایک طرف اشارہ کیا...

وہاں سے ایک عام شکل و صورت کا نوجوان اُنکی طرف بڑھ رہا تھا..."

جو اچھا خاصا تھا دکھنے میں مگر اُسے عام ہی لگا امان کے مقابلے...

"طیات نے ایک نظر عامر کو دیکھا پھر نمرہ کو جیسے کہہ رہی ہو کیا سوچ کر میرے بھائی کو منع کیا تھا..."

"السلام علیکم"

"وعلیکم سلام"

طیات نے روکھے انداز میں جواب دیا...

"نمرہ یہ آپکی دوست ہے یقیناً طیات ؟..."

"جی میں ہی طیات ہوں"

اُسکا لہجہ اب بھی سرد تھا...

"آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ"

عامر نے خوش دلی سے کہا....

"نہیں شکریہ آپ اپنی منگیتر کو لے کر جائیں میں شاپنگ اپنے بھائی کے ساتھ ہی کرتی ہوں.."

طیات نے جتاتے ہوئے انداز میں نمرہ کو دیکھ کر کہا تو اُس نے پل میں نظریں چرائیں..

"خدا حافظ"

طیات کہہ کر آگے نکل گئی اُس کی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اتنی تلخ کیوں ہو گئی تھی جب کے اِس سب میں عامر کی کوئی غلطی نہیں تھی...

مگر یہ وہی انسان ہے جسے اُسکے بھائی پر ترجیح دی گئی تھی تو اُسکا اِس طرح کا عمل فطری تھا...

ابھی وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی ہی تھی ایک نئی مصیبت اُسکی منتظر تھی...

"یااللہ یہ شخص آخر کیوں میرے پیچھے پڑ گیا ہے"

طیات نے راحیل کی گاڑی کو اور گاڑی کے ساتھ کھڑے راحیل کو دیکھ کر کہا جس کے چہرے پر اسے دیکھ کر مسکراہٹ آگئی تھی..

طیات اُسے دیکھا کر ان دیکھا کرتی آگے نکل گئی...

راحیل نے بھی گاڑی اُس کے پیچھے لگا دی.....

"میری بات سنو" طیات نے اپنی رفتار بڑھا دی...

"دیکھو ایک بار میری بات سن لو"

وہ مسلسل گاڑی سے سر نکالے اُسے بول رہا تھا پھر اُس نے گاڑی طیات کے آگے لا کر روک دی...

اور گاڑی سے اُتر کر اُسکے سامنے آگیا...

"کتنا بھاگو گی طیات حیدر؟"

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر چاہتے کیا ہو تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو میں تمہیں پہلے ہی بتادوں میں ان لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جن سے تمہاری دوستی ہے"

طیات میں غصے سے کہا...

"اُن جیسی نہیں ہو تبھی تو مجھے اچھی لگتی ہو کیوں کے تُم اُنکی طرح میرے پیچھے نہیں پڑی جب کے میں تمہارے پیچھے خود چل کر آیا ہو تمہاری یہ ادا ہی تو مجھے پسند آئی ہے شاید پیار کرنے لگا ہوں تُم سے"

طیات کے تو سر پر لگی تلووں پے بُجھی...

"گھٹیا انسان دفع ہو جاؤ ورنہ شور کر کے سب کو اکٹھا کر لو نگی"

اپنی یہ خواہش بھی پوری کر لوں راحیل نے اُسکی کلائی پکڑ لی...

طیات کو تو پتنگے لگ گئے...

اگلے ہی پل اُسکا ہاتھ گھوما اور راحیل کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا...

"آئندہ کبھی میرے راستے میں آنے کی یا مجھے چھونے کی کوشش کی نہ حشر بگاڑ دونگی تمہارا ذلیل انسان...

تھپڑ کو دیکھ کر آس اس کے لوگ خاموش تماشائی بن کر انکی طرف متوجہ ہوئے...

جب کے ایک پاکستانی کا خون جوش مارا آگے بڑھ کر بولا...

Copyright by Author

"کیا ہوا تنگ کر رہا ہے کیا آپکو"

"دیکھیں نہ بھائی بے غیرت کو لگتا ہے گھر میں ماں بہن نہیں تب ہی دوسروں کی بہنوں کو بیچ بازار روک کر گھٹیا پن دکھا رہا اپنا"

"اُس آدمی نے آگے بڑھ کر راحیل کا گریباں پکڑ لیا کچھ اور لوگوں کی غیرت بھی جاگی"

بڑی مشکل سے اُس نے اپنی جان چھڑائی پھر دوبارہ تھوڑا آگے جا کر پیدل چلتی طیات کے پاس گاڑی روکی...

"تُم نے اچھا نہیں کیا بہت بڑی قیمت چکانی ہوگی تمہیں اُسکی"

"دیکھیں گے..."

طیات نے بے نیازی سے کہا...

طیات نے جاتے جاتے سڑک سے کیچڑ اُٹھا کر اُسکے کپڑوں پر اچھال دیا....

"یہ ہے تمہاری اوقات اور خبردار آئندہ میرا پیچھا کیا ورنہ اب کے بار پتھر سے سر کھول دوں گی تمہارا ذلیل شخص"

راحیل نے ایک نظر اپنے گندے کپڑوں پر اور جاتی طیات کو دیکھا اور غصے سے مُٹھی بھینچ لی.....

****

پاپا...

"جی بیٹا"

"پاپا کیا طیات آنٹی ہمارے ساتھ رہ سکتی ہیں؟"

ریحان نے جازم سے پوچھا...

"کیوں بیٹا میرے ساتھ خوش نہیں ہو" جازم نے اسے چھیڑا...

"پاپا آپ طیات آنٹی کو میری مما بنا دیں میں کبھی آپ سے امی کا نہیں پوچھوں گا"

ریحان نے معصومیت سے کہا...

جازم کو اسکی عمر کی بے نیازی صاف گوئی اور بے فکری پر بے پناہ رشک آیا...

جس سوال کا جواب وہ کب سے ڈھونڈ رہا تھا بلا آخر اسے ایک جھٹکے میں مل گیا...

بیٹا ہم بعد میں بات کریں گے ابھی پاپا کو بہت کام کرنا ہے آپ گیم کھیل لو پاپا کے موبائل پر....

جازم نے ریحان کو اپنا موبائل دیا تو وہ سب بھول کر گیم میں گُم ہو گیا....

"مجھے طیات سے کوئی محبت نہیں؟"

اِس نے خود سے سوال کیا...

تو اندر سے جواب آیا...

"پر جیسی لڑکی مجھے جیون ساتھی کے روپ میں چاہیے طیات ویسی ہی تو ہے سب سے بڑا میرا خدشہ کیا ہے شادی کے حوالے سے...یہی نہ کہ کوئی لڑکی میرے ساتھ ساتھ ریحان کو بھی اپنائے اور طیات بِلکُل ویسی ہی تو ہے... محبت کا کیا ہے شادی کے بعد ہو ہی جائیگی"

"پر وہ مُجھ سے شادی کیونکر کرے گی؟؟" دماغ نے سوال کیا...

"اُس میں کیا خامی ہے جو وہ میرے ساتھ ایک بچے کو بھی اپنائے وہ کیوں ایک بچے کی ذمہ داری لے گی ہنس کر بات کرنا تو ٹھیک ہے مگر یہ عمر بھر کا فیصلہ ہے وہ بھلا میرا انتخاب کیوں کرے گی؟..

دماغ حقیقت پسندی سے سوچ رہا تھا اور دِل...دِل کے سوچنے کا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ یہ معاملہ دل کا نہیں تھا.....

اُس نے پھر سر کو جھٹکا اور کام میں مصروف ہو گیا...

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

"تمہیں تو میں حاصل کر کے ہی رہوں گا آج تک کسی بھی لڑکی کی اتنی ہمت نہیں راحیل آفتاب کو منع کر سکے اور تُم...

تمہارا حصول اب میری ضد بن گئی ہے طیات"

راحیل اکیلے کمرے میں بیٹھا خود سے باتیں کر رہا تھا... سخت غصے سے اُسکا چہرہ لال ہو رہا تھا پورا...

"ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی تُم سے تو سود سمیت بدلہ لونگا میں طیات حیدر"

اُس نے موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کیا...

فون پر بات کرنے کے دوران اُسکے چہرے پر ایک پُر اسرار سی مسکراہٹ آتی جا رہی تھی۔ فون بند کر کے وہ خود سے ہمکلام ہوا۔

"کہاں تک بچو گی اب تو میں تمہیں روز نظر آؤنگا طیات میں اپنی ضد کے لیے کُچھ بھی کر سکتا ہوں تُم میری ضد بن چکی ہو طیات اور میں اپنی ضد ضرور پوری کرتا ہوں..." اُسکی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی....

****

"تمہارے گھر نہیں" ابوبکر نے گھبراتے ہوئے کہا..

"کیوں میرے گھر کیوں نہیں وہاں جن ہے کیا؟" امان نے ہنستے ہوئے کہا...

"نہیں یار بس مجھے اچھا نہیں لگتا ہم لوگ کہیں باہر کھا لیتے ہیں نہ بلاوجہ زحمت کرو گے"

"اوئے ایک اور بار بکواس کی نہ تو لگاؤں گا ایک زحمت ہو گی آیا بڑا... مجھے پتہ ہے ہم لوگ باہر بھی کھا سکتے ہیں پر یار میرا چھوٹا بھائی تُجھ سے ملنے کو بے تاب ہے دیکھنا چاہتا ہے کون مجھے جھیل رہا ہے؟ اس دن کی ملاقات تو کیا ہوئی تھی.. اور تو"

امان نے ناراض ہوتے ہوئے کہا...

"اچھا اب ناراض تو مت ہو یار اب نہیں بولتا تو جہاں بولے گا چلوں گا"

"یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات"

ابو بکر اس بات پر مسکرایا...

"اچھا تو کل رات کو ملتے ہیں کھانے پر میرے گھر پر"

"میں نے جازم کو بھی بلایا ہے"

"ٹھیک ہے اللہ حافظ"

ابو بکر بوجھل قدموں سے اپنے گھر کی طرف چل دیا...

****

"بھائی مجھے کُچھ پیسے چاہیں طیات نے امان سے کہا"

"یہ لو"

امان نے والٹ طیات کے آگے کر دیا...

Copyright by Author

طیات نے کُچھ پیسے نکالے اور والٹ واپس دے دیا...

ساتھ بیٹھے ایان سے برداشت نہ ہوا آخر بول ہی پڑا...

"یہ غلط بات ہے بھائی آپی نے مانگے تو آپ نے پورا کا پورا والٹ اُنکو دے دیا میں مانگو تو

دس سوال

کتنے؟

کیوں؟

ابھی تو دیے تھے...

کرتے کیا ہو اتنے پیسوں کا؟

"اُسکے بولنے کے انداز پر امان اور طیات دونوں کی ہنسی نکل گئی۔"

"ہاں تو پوچھوں گا تو نہ ساری چیزیں تو ہے تمہارے پاس پھر جیب خرچ بھی دیتا ہوں ہر ہفتے جبکہ طیات نہیں لیتی جب ضرورت ہوتی تب ہی بولتی اور ورنہ مجھے دینے میں کوئی مسئلہ نہیں کماتا کس کے لیے ہو تُم دونوں کے لیے تو کرتا ہوں سب"

امان بولتے بولتے کُچھ جذباتی ہو گیا..

"طیات کل رات کو میں نے اپنے دوستوں کو بلایا ہے کھانے پر تو کُچھ اچھا سا بنا لینا"

"ایان کو یکدم دلچسپی ہوئی...

Copyright by Author

"ارے مطلب کل دنیا کا سب سے ہمت والے انسان تشریف لا رہے ہیں؟" ایان کی زبان پھسل گیا...

طیات نے اسے کڑی نظروں سے گھورا گویا یاد دلا رہی ہو بھائی بھی موجود ہیں.؟؟

"کیا مطلب امان نے پوچھا؟..

"کچھ نہیں بھائی میں تو کہہ رہا تھا کل خوش قسمت انسان تشریف لا رہے ہیں آپ کے دوست جو ہیں۔"

ایان نے بات بنانے کی کوشش کی...

"بس رہنے دو جانتا ہوں تمہیں بھی کیا بول رہے تھے"

ایان بغلیں جھانکنے لگا...

ٹھیک ہے بھائی میں بنا دونگی آپ بس اس ایان کو بول دیں سامان ٹائم سے لا دے..

اور ہاں اگلے مہینے اسکے پیپرز ہیں فائنل ذرا دیکھیں اِسکی تیاری...

طیات نے پھر اسے پھنسا دیا اور اُٹھ کھڑی ہوئی....

ایان پڑھائی کی بات پر جھنجھلا گیا..

چلو اٹھو ایان اپنی بکس لے کے آؤ...امان نے کہا...

ناچار اسے اٹھنا پڑا کیونکہ امان کے سامنے بولنے کی ہمت اُسکی نہیں تھی...

اُسے اِس وقت اپنی پیاری آپی پر شدید قسم والا غصّہ آیا...

****

"راحیل میری بات سنو...

راحیل اپنے گھر کے مین گیٹ پر تھا۔۔

اُسے پیچھے سے کسی نے روکا راحیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُسکے چہرے پر ناگواری پھیل گئی...

بولو کیا کام ہے دیکھو اگر تُم نے وہی پرانی باتیں کرنی ہے پیار محبت وعدے تو پلیز تُم غلط دروازے پر کھڑی ہو...

راحیل آخر کیوں تُم مجھ سے دور بھاگتے ہو میرے اندر کیا کمی ہے کیا میں خوبصورت نہیں تمہیں پسند نہیں... مریم نے اُسکے قریب ہوتے ہوئے کہا...

اوہ پلیز یہ ڈرامے بازی میرے سامنے مت کرنا میں اِن میں نہیں آنے والا دوسرے گاہکوں کے ساتھ کرنا شاید وہ آجائیں...

راحیل تُم مجھے غلط سمجھ رہے ہو میں ایسی نہیں ہوں تُم میری بات تو سنو....

کیا سنوں بتاؤ مُجھے کیا سنانا چاہتی ہو؟...

راحیل ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا...

"یہی کے میں تُم سے بہت پیار کرتی ہوں راحیل پلیز مجھے اِس طرح مت ٹھکراؤ مجھے بے مول مت کرو...."

"بے مول "ہاہاہاہا" بے مول" ہاہاہاہا" بے مول" راحیل لفظ کو دہرا کر بار بار ہنسنے لگا...

"پہلے تُم یہ تو بتادو تمہارا کیا مول ہے ایک ایسی لڑکی کا کیا مول جو شادی سے پہلے کسی اور لڑکے کے ساتھ... دیکھو میں تمہیں غلط نہیں کہہ رہا پر تُم بھی سمجھو یہ پیار و یار سب بیکار ہے لائف کو انجوائے کرو....

راحیل نے اپنی جان چھڑانے کی لیے اسے رسانیت سے سمجھانے کی کوشش کی...

پر دھاک کے وہی تین پات...

"میں تُم سے محبت کرتی ہوں بہت"

"میں نے کہا کیا تم سے کے مُجھ سے محبت کرو"

راحیل جھنجھلا کر بولا..

"پر میں تو کرتی ہوں نہ بہت زیادہ بے انتہا کرتی ہوں"

مریم روتے ہوئے بولی...

"تو میں کیا کروں؟"

راحیل نے ہتک آمیز لہجے میں کہا...

"تُم کتنے سنگدل انسان ہو راحیل تمہارے سینے میں دل نہیں کیا؟

"میرا پیچھا چھوڑو اور آئندہ میرا پیچھا مت کرنا سمجھی"

راحیل برباد ہو جاؤ تُم اللہ کرے....

مریم نے بھی ہر بار کی طرح بلا آخر کوششوں سے تنگ آکر کوسنے لگ گئ....

راحیل نے کوفت بھرے انداز میں اسکو دیکھا پھر بولا..

"تمہیں اور کوئی کام نہیں کیا جب دیکھو محبت کا جھنڈا لے کے چلی آتی ہو اور ناکام ہونے پر جاہلوں کی طرح بددعائیں دینے لگ جاتی ہو سب سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرواؤ تُم جاکر.....

وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا...

****

"آپی کل آپ نے غلط کیا بہت ایان نے صحن میں تخت پر بیٹھی طیات کو کہا....

"میں نے کیا کیا بھئی "طیات نے حیرانگی سے اسے دیکھا...

"کیا ضرورت تھی بھائی کو پیپرز کا بتانے کی؟میں پڑھتا تو ہوں آپی بھائی نے کل پورے 4 گھنٹے بیٹھ کر پڑھایا ہے"وہ مسکین صورت بنا کر بولا....

تو اچھا ہے نہ اسی طرح تمہاری تیاری بھی مکمل ہو جائے گی...

آپی میں دل لگا کر پڑھوں گا پر آپ سے کیونکہ وہ پڑھاتے کم چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈانٹتے رہتے ہیں....

اچھا اچھا میرے بچے میں کہہ دونگی بھائی کو اِس شیطان کو میں پڑھاؤں گی...

شُکر اللہ کا.. ایان نے سچ میں چہرے پر ہاتھ پھیرا..

اچھا اب تُم جا کر کولڈ ڈرنک لے آؤ بھائی اور اُنکے دوست آنے والے ہونگے....

ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی...

"لو آگئے تُم جا کر گیٹ کھولو میں چائے کا پانی رکھتی ہوں....

السلام علیکم...

ایان نے گیٹ کھول کر سلام کیا...

وعلیکم سلام...

السلام علیکم انکل...

ریحان نے بھی ایان کو سلام کیا...

وعلیکم سلام بیٹا...

ایان نے اُسکے گال چھو کر کہا...

امان اُنہیں لے کر اندر داخل ہو گیا.....

Copyright by Author

جبکہ ایان طیات کی آواز پر کچن میں آگیا...

یہ لو پیسے اور جا کر کولڈ ڈرنک لے آؤ فوراً....

ایان نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی...

"اندر کمرے سے خوش گپیوں کی آوازیں آ رہی تھی...

"یہ ایان کہاں رہ گیا گلی کے کونے پر دکان ہے....

"میں ہی دے آتی ہوں چائے.."

وہ ٹرے میں چائے اور دیگر لوازمات رکھ کر ڈرائینگ روم میں آگئی....

بھائی چائے...

طیات کی آواز پر ابو بکر اور جازم دونوں کی نظریں اُسکی طرف اٹھیں...

پھر وہ سب کو سلام کر کے ریحان کے پاس آئی..

"کیسا لگا آپکو میرا گھر"

طیات نے اُسے گود میں اٹھا کر باہر لے آئی اور گھر دکھانے لگی...

بہت اچھا ہے آنٹی آپکا گھر..

****

"مجھے تُم سے ایک ضروری بات کرنی ہے امان اگر تُم اجازت دو تو"

کھانے سے فارغ ہو کر جازم نے امان سے کہا...

"ہاں پوچھیں نہ اجازت کیسی؟"

"امان میں طیات سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

ابو بکر کو ایسا لگا اُسکے پیروں تلے کسی نے زمین کھینچ لی... ابھی ابھی تو اُس نے محبت کے اِس احساس کو سمجھنا محسوس کرنا شروع کیا تھا یکدم اُسکی دلچسپی ہر چیز سے ختم ہو گئی اسے ایسا لگا جیسے اُسکا دل کسی نے مُٹھی میں جکڑ لیا ہے..."

"جی... امان نے قدرے حیرانی سے کہا...

"ہاں یار اتنا حیران کیا ہو رہے ہو میں نے کوئی غلط بات کر دی کیا"

کیا طیات کہیں منسوب ہے؟....

"نہیں ایسی بات نہیں ہے بس ایک دم اچانک یہ بات سن کر حیرانی ہوئی مجھے"

امان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا...

"میں تُم سے کوئی فوراً جواب نہیں مانگ رہا تُم اچھی طرح سوچ کر جواب دو اور اگر تمہارے دل میں ریحان کو لے کر کوئی سوال ہے تو تُم جانتے ہو وہ میری مرحوم بہن کا بیٹا ہے شروع سے مجھے ہی پاپا کہتا ہے اور طیات کا انتخاب کرنے کی وجہ ہے ایک یہ کے اُسکی ریحان کے ساتھ بہت اچھی انڈرسٹینڈنگ ہے اور دوسری کے جیسا ساتھی

میں چاہتا ہوں اپنے لیے طیات بِلکُل ویسی ہی ہے اِس لئے میں نے تُم سے شادی کی بات کی اگر تمھیں کوئی اعتراض ہے تو ہم اِس بات کو یہی روکتے ہیں..

تمہارا جو بھی فیصلہ ہوگا میں اُسکی قدر کرونگا۔

"نہیں ایسی بات نہیں کے مجھے کوئی اعتراض ہے میں آپکو بہت سالوں سے جانتا ہو پر مجھے اِس بارے میں طیات سے بھی بات کرنی ہوگی نہ تو اِس لیے میں سوچ کر جواب دونگا آپکو...."

امان نے اطمینان سے کہا...

ابو بکر کو اپنا آپ بلکل بے معنی فضول لگنے لگا اُسکے دل میں ایک درد سا اُٹھ رہا تھا....

نہ جانے کیوں امان کی دوستی کی خاطر بھی وہ خود کو وہاں نہیں روک سکا..

"امان میں چلتا ہوں مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے سوری یار"

ابو بکر نے امان سے کہا...

"کیا ہوا یار سب ٹھیک تو ہے نہ؟" امان نے فکر مندی سے پوچھا'

"ہاں یار سب ٹھیک ہے تو ٹینشن مت لے بس ایک کام یاد آگیا ہے"

ابو بکر نے اندرونی کیفیت چھپا کر کہا...

"اچھا چل ٹھیک ہے۔

پھر کل آفیس میں ملتے ہیں۔

ابو بکر جازم اور امان کو خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا....

جہاں صحن میں ریحان کے ساتھ بیٹھی طیات کو دیکھ کر رک گیا....

"آپ جا رہے ہیں اتنی جلدی....

طیات نے پوچھا...

"جی بس وہ ایک ضروری کام یاد آگیا اِس لیے جانا پڑ رہا"

ابو بکر نے نظرے نیچے کرے ہی جواب دیا....

اور فوراً باہر نکل گیا پتہ نہیں کیوں اُسکا طیات کے سامنے کھڑے رہنا محال ہو رہا تھا...

سڑکوں پر بلا مقصد گھومتا رہا اسے نہیں پتہ چلا کہ اتنی محبت اُسے آخر کیسے ہوگئی آج

جازم اور طیات کی شادی کی بات سن کر اسے پتا چلا تھا کہ طیات کی محبت اُسکے اندر

کہاں تک جڑے پکڑ چکی تھی...

غم کی شدت سے نڈھال وہ سڑک کے ایک کونے پر ہی بیٹھ گیا.. چہرہ اونچا کر کے

آسمان کو دیکھ کر بڑبڑانے لگا...

"زندگی میں آج تک کبھی کُچھ نہیں مانگا میں نے تُجھ سے تو نے جو دیا جیسا دیا میں نے ہمیشہ صبر کر کے تیری مرضی جان کر اپنایا کے میرے لیے ہی بہتر ہے پر مجھے آج نہیں سمجھ آرہا کے میرے لیے کیا بہتر ہے...

اور اِس میں میری کیا بہتری ہو سکتی ہے اِس میں تو میرے لیے عذاب اور درد میں نہیں جانتا میں کیسے اُسے اتنا چاہنے لگا ہو مگر اب کیا کروں چاہ تو بیٹھا ہو نہ میں....

جب وہ میری منزل ہی نہیں تھی، تو مجھے اُس راہ پر چلنے کی روشنی کیوں دکھائی، جب بیچ راہ میں اندھیرے میں آنا تھا، اب تو میں نہ آگے جا سکتا ہوں اور نہ پیچھے میں بھٹک گیا ہو... مجھے راستہ دکھا....

ایک طرف دل کہتا ہے ایک کوشش کروں مگر دماغ دِل کی بات کو حقیر جان کر کہتا ہے کہ کیا موازنہ تمہارا اور جازم کا بھلا طیات یا امان تمہارا انتخاب کیو نکر کریں گے.؟.."

"میں ایک کام کر سکتا ہوں میں یہ جاب چھوڑ کر چلا جاتا ہوں نہ میں یہاں ہو گا نہ ہے مجھے اور تکلیف ہو گی.... کیونکہ اپنی آنکھوں کے یہ سب ہوتے نہیں دیکھ سکتا..

ابو بکر نے فرار کا راستہ ڈھونڈھ لیا....

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

طیات اور ایان بیٹھے اندر باتیں کر رہے تھے...

امان اندر داخل ہوا...

"اور کیا ہو رہا ہے؟

امان نے دوستانہ انداز میں پوچھا...

"کُچھ نہیں بھائی بس یہ ایان نے باتوں میں لگایا ہوا ہے.... اف اللہ لڑکیوں کو بھی مات دے دے یہ گوسسپس کرنے میں۔

طیات نے جان بوجھ کر اسے چڑانے کے لیے کہا...

اور حسب توقع وہ اپنے بارے میں ایسا تبصرہ سن کر تڑپ اٹھا..

"یہ صحیح ہے ہر چیز کا الزام مجھے ہی دے دو آپ لوگ ایان ایسا ایان ویسا"

ایان منہ بناتے ہوئے بولا..

"او ملکہ جذبات زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں چُپ چاپ اِدھر بیٹھ جاؤ مجھے ضروری بات کرنی ہے بلکہ ایسا کروں تُم جاؤ تمہارے متعلق بات نہیں..."

امان نے بھی جان بوجھ کر آخری بات کہی...

"نہیں نہیں میں بھی تو سنو کیا بات ہے وہ تکیہ پکڑ کر بیٹھ گیا" اور ساری توجہ امان کی طرف کرلی...

اُس کے بیٹھنے کے انداز پے دونوں کو ہنسی آگئی....

اب بتاؤ کون ہو الڑ کی"

طیات نے اسے اور چھیڑا...

"اچھا بس اب میری بات سنو....

طیات تُم نے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق مجھے دیا ہے پھر بھی تُم سے پوچھنا چاہتا

ہوں...

تمہیں جازم کیسے لگتے ہیں؟"

طیات کو بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا...

"کیا مطلب بھائی میں کُچھ سمجھی نہیں؟"

"اگر امی ہوتیں تو آج وہ یہ بات تُم سے پوچھتیں پر اب میں پوچھ رہا ہوں...

کیا تُم کسی کو پسند کرتی ہو؟"

طیات کو باتوں کا مطلب ہی سمجھ نہیں آرہا تھا....

"بھائی کیا بول رہے ہیں آپ پلیز صاف صاف بتائیں...

"جازم نے آج تُم سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا ہے"...

اُس لیے میں نے سوچا کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے تمہاری رائے لے لوں آیا تُم کسی کو پسند تو نہیں کرتی اور دیکھو طیات میں صرف تمہارا بھائی ہی نہیں ایک بہترین دوست بھی ہوں اگر ایسی بات ہے تو مجھے بتاؤ تا کہ میں اُس سے مل کر دیکھ سکو کیسا ہے کیا ہے؟

امان نے بلکل دوستانہ انداز میں کہا...

"نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں"

طیات کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے جو بھی تھا آخر اُسکا بھائی تھا شرم آنا لازمی تھا...

"اور جازم کیسے لگتے ہیں تمہیں"

طیات کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے...

"ٹھیک ہے بھائی" اُس نے دبی دبی آواز میں کہا...

"تمہیں ریحان کے حوالے سے اگر کوئی خدشات ہیں تو بتادوں وہ جازم کی مرحومہ بہن کا بیٹا ہے بچپن سے اُسکے ساتھ رہا ہے اِس لیے اُسے ہی پاپا کہتا ہے"

"نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں۔"

"تو میں جازم کو کیا جواب دوں۔"

"بھائی جو آپکو ٹھیک لگے میں فیصلہ کا اختیار آپکو دیتی ہوں۔

مارے شرم کے طیات کُچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی...

"ٹھیک ہے تو میں انہیں ہاں کہہ دیتا ہوں۔"

امان نے طیات کو دیکھتے ہوئے کہا....

اور اُسکے سر پر ہاتھ رکھتا باہر نکل گیا....

"ہرے آپکی شادی ہو گی آپی بہت مزا آئیگا یار"

ایان نے خوشی سے چیخ ماری... جبکہ طیات نے اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کیا...

****

"میں آئی کم اِن سر" امان نے جازم کے کیبن کے باہر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی..

"ارے آؤ نہ امان بیٹھو"

امان سامنے کرسی پر بیٹھ گیا..

"کل آپ نے جو بات کی تھی میں نے اُسکے بارے میں بہت سوچا اور طیات سے بھی پوچھا اور مجھے اور طیات کو اِس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے.... جازم نے خوش ہوتے ہوئے کہا....

"مبارک ہو تمہیں"

جازم بولا...

"آپکو بھی بہت مبارک ہو"

امان نے خوشدلی سے کہا....

"پھر اسی ہفتے منگنی کے رسم کر لیتے ہیں"

جازم نے کہا...

"ٹھیک ہے سر باقی باتیں ہم آفس کے بعد کریں گے"

اوکے....

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

"مگر کیوں تُم یہ جاب کیوں چھوڑنا چاہتے ہو"

امان سخت غصے میں تھا...

"یار کُچھ مسئلہ ہو گیا ہے میں تو یہ شہر بھی چھوڑ کر جا رہا ہوں"

ابو بکر نے نے بات بنائی...

"مطلب تُو نے کبھی مجھے دوست سمجھا ہی نہیں...کوئی مسئلہ ہیں تو مجھے بتا تو سہی دوست کس لیے ہوتے ہے...وہ الگ بات ہے تو نے مجھے کبھی دوست مانا ہی نہیں"

امان اب بھی غصے میں تھا...

"تو بلکل غلط سوچ رہا ہے یار ایسی کوئی بات نہیں میرا ایک ہی ایک تو دوست ہے تو پر سمجھ بات کو اگر میں مسئلہ تجھے بتا سکتا تو ضرور بتاتا پلیز"

ابو بکر اپنے دلعزیز دوست کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا...

"نہیں تُو نے مجھے دوست کبھی نہیں سمجھا تو میں بھی ایک بوس بن کر بات کرتا ہوں..

مسٹر ابو بکر آپ نے جاب جوائن کرنے سے پہلے ایک اگریمینٹ سائن کیا تھا جس کے مطابق آپ دو سال تک خود سے جاب نہیں چھوڑ سکتے بشرطِ کے کمپنی خود آپکو ریلیز نہ کرے"

تو آپ جائیں اور اپنا کام کریں آئندہ ۲ سال تک جاب چھوڑنے کے بارے میں سوچیے گا بھی مت آپ ورنہ ہم کوئی لیگل ایکشن لیں گے...."

"ابو بکر بے ساختہ امان کے گلے لگ گیا... دل میں جو درد جمع تھا ایک دوست کے گلے لگ کر آنسو کی صورت میں بہنے لگا"

امان خود ابو بکر کی اِس حالت پر شدید پریشان ہوا...

"ابو بکر پلیز مجھے بتا کیا ہوا ہے کُچھ تو بتا ہو سکتا ہے کے میں کُچھ مدد کر سکوں تیری؟"

ابو بکر نے فیصلہ کر لیا بتانے کا...

"امان کیا میں اندر آ جاؤ..." جازم نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا...

"آئیں نہ آپ کھڑے کیوں ہیں؟"

میں بس تمہیں یہ کہنے آیا تھا کے تم کل مجھے

طیات کے سائز کی رنگ دے دینا تا کہ میں جیولر کو بننے کے لیے دے دوں"

"ٹھیک ہے میں آپکو دے دونگا"

اچھا اب میں چلتا ہو اللہ حافظ...

اور ابو بکر اِس اتوار میری اور طیات کی انگیجمنٹ ہے آپکو ضرور آنا ہے....

جازم نے کہا...

"ابو بکر کو یوں لگا کسی نے اُسکے دل پر گھونسا مارا"

"مبارک ہو سر"

ابو بکر نے اپنی کیفیت چھپاتے ہوئے کہا...

تھینک یو...

"میں تُجھے بتانے ہی والا تھا کے تم نے ایک اور ٹینشن دے دی تھی"

جازم کے جانے کے بعد امان بولا...

"تو نے اب تک مجھے مسئلہ نہیں بتایا"

"چھوڑ یار کُچھ نہیں بعد میں بتا دونگا یار خیر تجھے بہت بہت مبارک ہو"

ابو بکر نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی اور کامیاب ہو گیا...

"صرف مبارک باد نہیں بہت سے کام ہیں دونوں کو مل کر کرنے ہیں یار"

امان نے کہا....

"بلکل یار دونوں مل کر ہی کرینگے"

ابو بکر بے دلی سے بولا"

****

منگنی بھی سکون سے ہو گئی مگر ابو بکر نے شرکت نہیں کی۔

****

راحیل کو منگنی کا علم ہوا تو وہ اپنے حواسوں سے باہر ہو گیا....

"راحیل آفتاب اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا ایک کال آئی جسے سن کر وہ آپے سے باہر ہو گیا"

"آخر جازم سمجھتا کیا ہے طیات سے شادی کرے گا وہ صرف میری ہے میں بھی دیکھتا ہو کیسے کسی کی ہوتی ہے"

اُس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل گیا....

وہ ریش ڈرائیونگ کرتا جازم کے آفس پہنچا اور طوفان کی طرح اندر داخل ہوا....

"اندر ابو بکر اور امان جازم بھی موجود تھے کہانی کے ۱۲ اہم کرداروں کا آمنا سامنا ایک ساتھ پہلی بار ہوا نہ راحیل جانتا تھا آگے کیا ہونے والا تھا نہ ہی ابو بکر اُنکی زندگیوں میں کیا لکھا جا چکا تھا یہ صرف آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا"

"یہ کیا بدتمیزی ہے راحیل"

جازم نے چیخ کے کہا...

جبکہ امان کے چہرے پر بھی یکدم نفرت پھیل گئی...

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری چیز پر نظر رکھنے کی"

راحیل اُسکا گریبان پکڑ کر بولا..

جازم نے اُسکا دھکا دیا اور بولا دفع ہو جا پتہ نہیں کیا بکواس کر رہا ہے"

"زیادہ معصوم مت بن تو اچھے سے جانتا میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں...

"طیات میری ہے صرف تیری ہمت بھی کیسے ہوئی؟"

ابو بکر حیرانگی کے عالم میں کبھی راحیل کو دیکھتا کبھی امان کو تو کبھی جازم کو....

یہ کیا ماجرا ہے... اُسکے دماغ نے سوال کیا.

"امان نے راحیل کے منہ پر تھپڑ مارا۔

"میری بہن ہے وہ تیری ہمت بھی کیسے ہوئی کتے ایسی بات کرنے کی میں تیری جان لے لونگا۔"

امان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا...

راحیل نے بھی امان کے منہ پر ایک تھپڑ مارا....

"تُم لوگ جانتے نہیں ہو تُم لوگوں نے کس سے دُشمنی مول لی ہے ایک بات تو طے ہے طیات صرف راحیل کی ہے صرف میری کُچھ کر سکتے ہو تو کر لو"

"میں اُسے حاصل کرنے کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتا ہوں یاد رکھنا بات....."

وہ دھمکاتے ہوئے باہر نکل گیا....

****

"آ رہی ہو یار ایان صبر تو کر لو"

طیات نے زور زور سے کھٹکھٹانے پر اپنی دانست کے مطابق ایان کو گھر کا...

جو ہی دروازہ کھلا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی اُسکے چہرے پر ساری دنیا کی نفرت سمٹ آئی....

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی دفع ہو جاؤ"

طیات نے دانت پیستے ہوئے کہا....

"وہ دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی راحیل نے جھٹکے سے پورا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور گیٹ بند کر دیا"

"یہ کیا حرکت ہے نکلو یہاں سے طیات لمحے کو ڈر گئی کیونکہ وہ اکیلی تھی اُس وقت....

"تُم سمجھتی کیا ہو خود کو مجھے نظر انداز کر کے لوگوں کے سامنے ذلیل کر کے مُجھ سے بچ جاؤ گی...راحیل نے اُسکے کندھے سے پکڑ کر خود سے قریب کر لیا...

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری شادی جازم سے ہونے دونگا" بھول ہے تمہاری تُم نے اب تک اصل راحیل آفتاب کو نہیں دیکھا...

میں اب تک تُمہیں عزت سے سمجھا رہا تھا....

یہ مت سمجھنا میں تمہاری محبت میں دیوانہ ہو کر کر رہا ہوں میں تو تمہارا بھرم اور ذات کو توڑنا چاہتا ہو جس کے بل بوتے تُم بار بار میرے سامنے آجاتی ہو....

میں کوئی تُم سے طوفانی محبت عشق نہیں کرتا تُم مجھے پسند ہو بس تُم میری ضد بن چُکی ہو تمہیں اُس شخص کا کبھی بھی نہیں ہونے دونگا سمجھی تُم کیونکہ جو چیز مجھے پسند آجائے نہ یہ تو میں اُسے اپنا بنالیتا ہوں یہ پھر کسی کے قابل نہیں چھوڑتا"....

"طیات نے اُسکی آہنی گرفت سے الگ ہونے کی ناکام کوشش کی...کُچھ سنبھل کر پھر بولی.....

Copyright by Author

Fb/Page/New Era Magazine

تُم جیسے گھٹیا ذلیل مرد اِس کے علاوہ کُچھ کر بھی نہیں سکتے جب پا نہیں سکتے تو چھین ہی سکتے ہو جس طرح ایک کتا ہڈی کے لیے لڑتا ہے...میں کبھی تمہاری نہیں ہو سکتی مرتی مرنا پسند کرونگی میں پر میری بھی ضد بھلے برباد ہو جاؤ دنیا میں تُم آخری مرد بھی رہ جاؤ گے تب بھی میں تُم سے شادی نہیں کرونگی"...

"میں اگر ابھی چاہوں تو کُچھ بھی کر سکتا ہو تمہارے ساتھ کُچھ بھی مطلب کُچھ بھی" مگر میں تمہیں ایک اور موقع دے رہا ہوں آخری موقع اِس کے بعد اپنے نقصان کی ذمہ دار تُم اور تمہارا بھائی خود ہو گا"

راحیل نے اسے دھکا دیا اور چلا گیا..

"طیات پیچ صحن میں بیٹھ کر رونے لگی"

"بھائی کو اب بتانا ہو گا سب اب بات حد سے بڑھ چکی ہے۔

****

"وہ مردہ قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا اور مطلوبہ نشست ملنے پر بیٹھ گیا۔"

آج پھر وہی شخص تھا اور اُسکا بیان مگر اُسے اُنکا بیان یو محسوس ہو تا جیسا اُسے اُسکے گناہ باور کروا رہے ہوں"

اسپیکر میں ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور پھر اگلے آواز دل کو چیرتی اُسکے اندر اُترنے لگی....

"قتل اور اُسکی سزا"

کا قتل پوری دنیا کی تباہی سے بڑا گناہ ہے

اِس سے زیادہ سننے کی اُس میں ہمت نہیں تھی...

قتل....قتل....قتل....

نہیں میں قاتل نہیں میں قاتل نہیں ہوں...

وہ ہزدیانی ایز میں چیخ رہا تھا آس پاس بیٹھے لوگوں کو اُسکی حالت پے رحم آنے لگا وہ اب دیوار سے اپنا سر ٹکرا رہا تھا اپنا جسم نوچ رہا تھا ایک جنونیت سوار ہو گئی تھی اُس پر وہ رو رہا تھا بلک رہا تھا"

مگر کُچھ نہیں کیا جا سکتا تھا....

بس ایک جملہ تھا اُسکی زبان سے رواں...

"نہیں میں قاتل نہیں میں قاتل نہیں ہوں۔

****

ایان بھائی کو کال کرو اتنی رات تک بھائی کبھی باہر نہیں رہے"۔

طیات سخت پریشان تھی...

"بھائی کی نمبر بند آرہا ہے آپی ایان رونے لگا رات کے ۲ بج رہے ہیں ابتک نہیں آئے بھائی"۔

"دروازے پر دستک ہوئی طیات کو لگا امان آگیا مگر امان کے پاس چابی تھی اُسکے دِل میں نجانے کیوں کھٹکا ہوا"۔

"کون ہے"؟

"میں ہو ابو بکر دروازہ کھولیں"۔

طیات نے جھٹ دروازہ کھولا...

"بھائی کہاں ہیں آپ بولتے کیوں نہیں چُپ کیوں کھڑے ہیں؟...

امان کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور وہ ابو بکر نے روتے ہوئے ایان کو گلے لگایا...

اگر پیروں تلے زمین کھسکنے والا محاورہ سچ تھا تو طیات کو اپنے پیروں کے نیچے کی زمین سچ میں سرکتی محسوس ہوئی....

اندر سے کہی آواز آئی کیا ایک بار پھر چھت چھین چکی ہے اسے یکدم جھلستی دھوپ کا احساس ہوا کیا وہ سائبان نہیں اب... اُسکا باپ بھائی اُسکا دوست...

ابو بکر اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا پر اُسکا دماغ ماؤف ہو چکا تھا...

اُسے نہیں پتہ وہ کب ہاسپٹل پہنچی کوریڈور میں گھومتے ہزاروں مریض اُسے دکھے...

اُسکی آنکھوں نے اپنے سائبان کا خون میں سنا وجود دیکھا۔۔

اور وہ بے ہوش ہو گئی...

بے ہوشی میں ایک اور قیامت خیز منظر اُسکی آنکھوں نے قید کیا....

امان کا بے جان چہرہ اور وہ روتی چلی گئی.....

****

سامنے جنازہ رکھا تھا اور وہ گُم سم سی بیٹھی تھی خالی نظروں سے جنازے کو دیکھ رہی تھی....

اندر کچھ مرد آئے امان کو لے کر جانے کے لیے اُس نے بجلی سی تیزی دکھائی اور جا کر جنازے کے سامنے کھڑی ہو گئی...

"نہیں بھائی کو کچھ نہیں ہوا وہ سو رہے ہیں آپ لوگ چلے جاؤ۔۔۔۔جاؤ۔۔۔۔"

وہ دھاڑی...

کسی عورت نے اُسے ہاتھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا....

وہ چیخے جا رہی تھی مگر وہ لوگ امان کو اُٹھا کر لے جا رہے تھے...

"نہیں بھائی کو مت لے کر جاؤ بھائی بھائی"

طیات نے ایک دم چیخ مار کر آنکھ کھول دی....

اُس نے خود کو ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹا پایا...

ارد گرد نظر دوڑائی تو ڈرپ کو دیکھا جو ہلکے ہلکے اُسکے جسم میں داخل ہو رہی تھی...

ابھی وہ گزرے واقعات یاد کر ہی رہی تھی کے اُسکے ساتھ صوفے پر لیٹے ایان کی آنکھ کھل گئی..

"آپی آپ ٹھیک ہو نہ اب"

ایان نے تڑپ کے پوچھا...

"چند لمحے پہلے اُسکی آنکھوں سے گزرے لمحات کی تصدیق کے لیے اُس نے بس کہا تو صرف اتنا..

"ایان...بھائی کہاں ہیں؟"

طیات نے لرزتی آواز میں کہا...

ایان روتے ہوئے اُسکے گلے لگ گیا...

طیات کو کھٹکا ہونے لگا...

وہ ایان کو خود سے الگ کر کے بولی "خدارا ایان بتاؤ بھائی کہاں ہیں کیسے ہیں؟"

Copyright by Author

طیات نے ایان کو جھنجھوڑ کر پوچھا...

"آپی بھائی کو اب تک ہوش نہیں آیا اُنکی حالت بہت سیریس ہے"

"تو یہ سب خواب تھا ایک بہت بہت بھیانک خواب میرا بھائی مجھے چھوڑ کر نہیں گیا وہ جا ہی نہیں سکتا کیسے جائیگا وہ بھی جانتا ہے اُسکے علاوہ ہمارا اِس دُنیا اور کوئی نہیں ہے"

"یا اللہ میرے بھائی کو صحت دے شفا دے اُسکا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھنا"

طیات نے کانپتی آواز میں کہا...

طیات نے ایان کو دوبارہ خود سے لگا لیا...

"کُچھ نہیں ہو گا میری جان بھائی کو کُچھ بھی نہیں ہو گا...بس اللہ سے دعا کرو"

طیات نے ایان کو تسلی دی جبکہ وہ خود ڈری ہوئی تھی اندر سے...

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

"امان کی طبیعت کیسی ہے اب؟"

جازم نے کوریڈور میں بیٹھے ایان سے پوچھا...

"پتہ نہیں جازم بھائی ڈاکٹر کہتے ہیں ٹھیک ہو جائینگے مگر ۳ دن ہو گئے ہیں بھائی کو ہوش نہیں آیا"

ایان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا...

"صبر سے کام لو ایان سب ٹھیک ہو جائے گا... اللہ نے اُسکی زندگی بچائی ہے تو صحت بھی وہی دے گا..."

جازم نے اُسکا کندھا تھپتھپایا...

"طیات کہاں ہے ایان؟"

جازم ۳ دنوں میں تقریباً ۷ بار آچکا تھا مگر طیات اُسکے سامنے نہیں آئی...

"آپی روم میں ہوں گی"

ایان نے مختصر سا جواب دیا...

"اندر آسکتا ہوں"

جازم نے روم کے باہر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی....

طیات نے اُسکی طرف دیکھا پھر بغیر کوئی جواب دیے دوبارہ تسبیح کے دانے گرانا شروع ہو گئی...

"کیسی ہیں آپ؟"

جازم نے اُس سے کچھ دور فاصلے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا...

وہ اب بھی خاموش رہی...

"میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کے امان کو جلد ہی ہوش آجائیگا"

طیات نے اِس بار بھی کوئی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا... کیونکہ یہ الفاظ وہ پچھلے ۳ دنوں میں کتنی بار ڈاکٹرز سے سن چکی تھی...

جازم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اُسے کن الفاظوں میں تسلی دے...

جازم کُچھ دیر یونہی بے مقصد دیواروں کو تکتا رہا پھر جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا...

"دعا کیجئے گا بھائی کے لیے"

جاتا ہوا جازم اُسکی آواز پر چونکا پھر بولا...

"بلکل کرونگا آپ فکر مت کریں امان کو کُچھ نہیں ہوگا وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا... مگر جب وہ اُٹھے گا اور آپکی اور ایان کی ایسی حالت دیکھے گا تو اسکو کتنی تکلیف ہوگی"

اُس نے رسانیت سے سمجھاتے ہوئے کہا...

"بھائی ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ"

طیات نے بچوں کی طرح پوچھا جیسے اگر اُس نے کہہ دیا ٹھیک ہو جائے گے تو امان سچ میں ٹھیک ہو جائے گا...

"اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ سب بہتر کرے گا"

"اُسی کا تو آسرا ہے"

طیات نے روتے ہوئے کہا...

جازم سے وہاں رکا نہیں گیا وہ کمرے سے باہر نکل گیا....

واپس آکر ایان کے پاس بیٹھ گیا...

ایان کی حالت بھی مختلف نہیں تھی گُم سم بلکل چُپ چاپ وہ بھی رو رہا تھا...

فرق بس اتنا تھا وہ بے آواز رو رہا تھا...

"ایان اِس طرح کیسے چلے گا نہ تُم نے ۳ دن سے کُچھ کھایا ہے بس کل جو زبردستی کھلایا تھا ایک سینڈوِچ بس وہی کھایا ہوا ہے تُم دونوں نے اگر اسی طرح کرو گے تو تُم دونوں بھی بیمار پڑ جاؤ گے...طیات نے رو رو کر خود کو ہلکان کیا ہوا ہے.."

جازم نے ایان کو سمجھایا...

"ایان چلو بیٹا کُچھ کھالو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی"

طیات نے ایان کے پاس آکر کہا...

"آپی میرا دل نہیں کر رہا بلکل بھی کُچھ بھی کھانے کا نہ مجھے بھوک ہے"

ایان بار بار کے اصرار پر جھنجھلا گیا...

طیات اُسکے برابر میں آکر بیٹھ گئی...اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی...

"دل یہ بھوک کے لیے نہیں زندہ رہنے کے لیے تو کھانا پڑے گا جان..." طیات نے اُسکے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا...

"آپی مجھے بھائی سے بات کرنی ہے مجھے اُن کی ڈانٹ سُننی ہے بولو نہ اُنکو جا کر میں نے پھر غلطی کی ہے میں پڑھائی نہیں کر رہا آپکو بہت تنگ کر رہا ہوں میں بولو آپ اُن کو وہ اُٹھ جائینگے مجھے ڈانٹنے کے لیے۔۔۔"

ایان طیات کے کندھے سے لگ کر بلک بلک کر رونے لگا....

"بس میری جان بس کُچھ نہیں ہو گا ہمارے بھائی کو بہت مضبوط ہیں وہ یہ چھوٹی موٹی چوٹ اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"

طیات نے اُسے بہلاتے ہوئے کہا...

جازم کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی...

****

"تُم یہاں کیا کرنے آئے ہو"

جازم نے غصے سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"عیادت کے لیے آیا ہوں...اور کافی دنوں سے طیات کو بھی نہیں دیکھا تو سوچا اُسکا بھی دیدار کر لوں گھر گیا تھا مگر تالا لگا ہوا تھا"

راحیل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پھولوں کے بکے اور تپا دینے والی مسکراہٹ سے کہا...

"میں تمھیں آخری بار بول رہا ہو طیات سے دور رہو سمجھے ورنہ"

جازم نے اُسے تنبیہ کی...

"ورنہ کیا کرلوگے"؟

وہ ڈھٹائی سے بولا..

"میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا کرونگا بعد میں بتاؤں گا ابھی تُم یہاں سے دفع ہو جاؤ... یہاں تماشا مت لگاؤ"

"تُم جو بھی کرلوں جازم طیات کو میں تمھارا کبھی نہیں ہونے دو گا اپنے جیتے جی تو ہرگز نہیں ہونے دونگا سمجھے تُم اگر بیچ میں آنے کی کوشش کی تو نتائج کے ذمے دار تُم خود ہوگے"۔

راحیل نے اُنگلی دکھا کر اُسے دھمکی دی...

"ایک اور جنگ ہارنے کے لیے تیار ہو جاؤ جازم"

وہ اُسکا کندھا تھپتھپا کر باہر نکل گیا....

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

امان کی بے ہوشی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا. ڈاکٹرز کے مطابق وہ بلکل ٹھیک تھا....

مگر اُسے ہوش نہیں آرہا تھا کیوں نہیں آرہا تھا یہ بات کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی....

ابو بکر اور جازم کے صبح شام یہی گزرتے تھے جبکہ طیات اور ایان ایک ہفتے سے

ہسپتال میں تھے بس ایان جا کر گھر سے کپڑے لے آیا تھا...

ابو بکر ایان کے پاس گھنٹوں بیٹھا رہتا اسکو تسلی دیتا رہتا مگر اُسکی ہمت نہیں ہوتی تھی

کہ طیات سے بھی بات کرلے....

****

"ایان کہاں ہے؟"

ابو بکر نے ایان کو نہ پا کر بولا...

طیات امان کی طرف سے بہت پریشان تھی وہ سخت ڈپریشن میں تھی اور کسی کے بھی

سوال اُسے سخت پریشان کر رہے تھے...

"پتا نہیں"

طیات کو خود سمجھ نہیں آیا اسکے دو لفظوں میں کیوں اتنی درشتگی آگئی..

ابو بکر لمحے بھر کے لیے بھونچکارہ گیا...

اُس نے ایسی تو کوئی بات نہیں کی تھی...

پھر خود کا وہم سمجھ کر خیال کو جھٹکا...

اُس سے ایک کرسی چھوڑ کر بیٹھ گیا..

طیات کی آنکھیں مسلسل نم تھی...ابو بکر کو اُسکی نم آنکھیں دیکھ کر سخت تکلیف ہوتی تھی وہ اسکو ہمیشہ ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا تھا...اُسکا دل چاہ رہا تھا کہ طیات کے دل کا سارا درد وہ لے لے...بس اُس کی آنکھوں سے آنسو ختم کردے اور وہ کبھی نہ روئے۔

"آپ فکر مت کریں امان کو کچھ نہیں ہو گا"

ابو بکر نے ابھی اتنا ہی کہا تھا طیات پھٹ پڑی...

"مجھے پتا ہے میرے بھائی کو کچھ نہیں ہو گا ہر ایک کو آکر مجھے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے...یہ جملے میں دن میں کوئی دس بار سنتی ہو مگر کیا ہوا اُٹھ گیا میرا بھائی ٹھیک ہو گیا.... نہیں نہ...

پھر کیوں بار بار آکر مجھے تکلیف دیتے ہے سب خدا کا واسطہ ہے دعا کریں مجھے تسلیاں نہ دیں"

وہ غم کی شدت سے نڈھال تقریباً چیختے ہوئے بولی...

آس پاس گزرتے لوگوں نے بھی دیکھا..

ابو بکر کو تسلی کے بدلے میں اتنی ہتک کی ہر گز اُمید نہیں تھی وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے لب بھینچے سُنتا رہا...

طیات نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا اور بیٹھ گئی....

"آپ ٹھیک تو ہیں نہ"

ابو بکر اُسکے کُچھ دیر پہلے کے رویے کو بھول گیا وہ بھلا کیسے اُسکی کسی بات کا بُرا منا سکتا تھا...

"زندہ ہوں"

طیات نے ہنوز سرد لہجہ لیے کہا...

ابو بکر کو دُکھ تو بہت ہوا پھر بنا کُچھ کہے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا...

اُسکے جانے کے بعد طیات کو اپنے رویے کی بد صورتی کا اندازہ ہوا....

****

طیات ابھی ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہی ہوئی تھی ایان بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا...

"آپی بھائی"

طیات نے اُسکی بات کاٹ کر کہا۔۔۔

"کیا ہوا بھائی کو ٹھیک تو ہیں نہ"

Copyright by Author

طیات فکر مندی سے بولی...

"ہاں آپی بھائی ٹھیک ہیں اُنہیں ہوش آگیا ہے"

ایان نے خوش ہو کر کہا..

طیات کو یکدم لگا کسی نے اُسے پھر سے اسی ٹھنڈی چھاؤں میں لا کر کھڑا کر دیا...

وہ فوراً سجدے میں گر گئی...

"اللہ تو نے ہمیں ہمارا سہارا واپس لوٹا دیا ہمیں پھر سے یتیم ہونے سے بچا لیا.... تیرا شُکر کیسے ادا کروں میں نہیں جانتی مگر اتنا ضرور جتنا ہو کے تو کبھی اپنے بندوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا مشکلیں دیتا ہے تو اُن سے لڑنے کا حوصلہ اور ہمت بھی دیتا ہے...تو کبھی اِنسان کو اُسکی برداشت سے زیادہ نہ دُکھ دیتا ہے نہ خوشی...."

طیات سجدے سے اُٹھ کھڑی ہوئی ایان کا ہاتھ پکڑ کر وہ امان کے روم کی طرف بڑھنے لگی...

اُسکے چہرے پر آج پورے ۷ دن بعد پُرانا اعتماد بحال ہوا تھا ورنہ ہر وقت یہی ڈر لگا رہتا تھا کے اب کُچھ ہوا تب کُچھ ہوا...

وہ جب کمرے میں داخل ہوئی اور امان کی کھلی آنکھیں دیکھیں تو اُسکی آنکھوں سے آنسوں چھلک پڑے دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑے بس وہ امان کو تکے جا رہی تھی بنا

پلکیں جھپکائے... اسکو ایسا لگ رہا تھا اگر اُس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو یہ منظر بدل جائے گا...

"گڑیا اُدھر کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ میرے پاس"

اُسکی محویت کو امان کی آواز نے توڑا...

اُس سے اور ضبط نہ ہوا بھاگ کر جا کے خود کو امان کے سینے میں چھپا لیا اور بچوں کی طرح اُس سے لپٹ کر رونے لگی...

"گڑیا میں بلکل ٹھیک ہوں دیکھو تُم رونا بند کرو ورنہ میں بھی رو دونگا"

امان نے اُسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"تُم وہاں کیوں کھڑے ہو؟"

امان نے کُچھ فاصلے پر کھڑے ایان کو دیکھ کر کہا جسکی آنکھوں میں مسلسل نمی تھی جنہیں وہ ہاتھوں کے پوروں سے صاف کر رہا تھا...

"بھائی"..

ایان اُسکے گلے لگ گیا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"بھائی آپ نہیں جانتے ہم لوگوں پر کیا گزری ہے اگر آپ کو کُچھ بھی ہو جاتا تو ہم لوگوں کا کیا ہوتا بہت اذیت میں گزارا ہے پورا ہفتہ ہم دونوں نے کُچھ بھی تو نہیں ہمارے پاس بس آپ کے علاوہ اگر آپکو کُچھ بھی ہو جاتا تو ہم کیا کرتے بھائی"

ایان اور طیات مسلسل اُسکے سینے سے لگے رو رہے تھے امان کی آنکھیں بھی بھر آئی اُس نے دونوں کو اور مضبوطی سے خود سے لگالیا...

کون کہتا ہے اُسکے آگے پیچھے کوئی نہیں امان کے دل میں یکدم تلخی آئی اور اپنے سینے سے لگے دونوں کو دیکھا تو اُسکے چہرے پے اطمینان سکون اور ایک مسکراہٹ آگئی..

میرے بچے میرے دوست میرے بھائی بہن سب یہی تو ہیں میرے ان کے لیے تو میں جیتا ہوں۔۔۔۔

"اچھا بس اب دونوں رونا تو بند کرو اور اُٹھو مُجھ پر سے میں کہیں نہیں جا رہا اب"

امان نے مُسکرا کر کہا.....

"نہیں بھائی مجھے ایسے ہی رہنے دیں مجھے آپکے حصار میں بہت سکون محسوس ہوتا ہے اور جب اِس حصار کی لکیر مٹنے لگی تھیں تب مجھے پتہ چلا آپ ہم دونوں کے لیے کتنا مضبوط سہارا ہوں....

بھائی آپکو پتہ ہے میں نے کبھی بابا کی کمی محسوس ہی نہیں کی کیونکہ وہ تو مُجھ سے کبھی الگ ہوا ہی نہیں بس شکلوں میں تبدیلی آئی تھی شفقت محبت میں نہیں"

طیات نے آنکھوں میں عقیدت عزت محبت احترام لیے امان کو دیکھا...

"تُم دونوں ہمیشہ میرے لیے میرے بچوں کی طرح رہو گے بابا ماما نہیں تو کیا ہوا تُم دونوں کا بھائی ہے.... میری اللہ سے ہمیشہ یہی دعا ہے کہ اگر مجھے کبھی اِس دُنیا سے جانا پڑا تو وہ میرے جانے سے پہلے تُم لوگوں کا کوئی اور سہارا بنا دے کیونکہ دربدر ہونے کی تکلیف بہت اذیت ناک ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتا تُم دونوں کو کبھی اِس تکلیف سے گزرنا پڑے"۔

طیات نے دوبارہ رونا شروع کر دیا پھوٹ پھوٹ کر اُسکے رونے میں تیزی آتی گئی...

"ارے کیا ہوا؟" امان نے گھبرا کر اسے خود سے الگ کر کے پوچھا...

"کُچھ نہیں بھائی بس دل بھر آیا... اور اپنی قسمت اور اچانک رشک سا آنے لگا ہے....

اتنے میں ابو بکر اندر داخل ہوا...

"یار تو نے تو ڈرا ہی دیا تھا بلکل"

ابو بکر نے اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا... ابو بکر اُسکے گلے لگ گیا...

"سب سے پہلے تو یہ بتا تو نے میرے پیچھے میرے بچوں کا خیال تو رکھا تھا نہ"

"بھائی انہوں نے تو میرا اور ایان کا بہت خیال رکھا"

طیات کی زبان سے بے ساختہ نکلا...

ابو بکر کی نظرے بے ساختہ طیات کی طرف اُٹھیں...

اُسی وقت طیات نے بھی اُسکی طرف دیکھا لمحے بھر کو دونوں کی نظریں ملیں دوسرے ہی لمحے طیات نے نظریں چرا لیں...

"اچھا تو آرام کر میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتا ہوں کے گھر کب تک لے جا سکتے ہیں تمہیں"

ابو بکر نے اٹھتے ہوئے کہا...

طیات بھی اُسکے پیچھے پیچھے باہر نکل گئی....

"سُنیے" طیات نے اُس کو روکا...

ابو بکر اُسکی طرف گھوما...

"جی بولیں"

ابو بکر نے نرم لہجے میں کہا... اُسکے انداز میں تلخی یا غصّے کا شائبہ تک نہیں تھا... مگر طیات کو اُسکا نرم لہجہ ہی اُسکی ناراضگی لگی... اور اپنا آپ مجرم....

"میں آپ سے کل کے لیے معافی مانگنا چاہتی ہوں"

طیات نظریں نیچے کر کے بولی...

"کونسی بات کے لیے"

ابو بکر نے سادہ انداز میں کہا...

طیات کو لگا اُس نے اُسے نیچا دکھانے کے لیے یہ کہا....

"کل میں نے آپ کے ساتھ جو بد تمیزی کی تھی اُسکے لیے سوری میں بہت ڈپریسیڈ تھی بس اسی لیے"

"کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں"

اُسکا انداز اب بھی نارمل تھا...

ہوں سراسر بے عزت کر رہے ہیں اور بول رہے سمجھ سکتا ہوں...

طیات نے دل میں سوچا...

"میں تُم سے کبھی ناراض ہو ہی نہیں سکتا پاگل"

ابو بکر نے بھی دل میں سوچا اور اُسکے چہرے پے مسکراہٹ آگئی...

خیالوں کو سر سے جھٹک کر آگے بڑھ گیا....

****

"کیا کہہ رہے ہو"؟

جازم امان کی بات پر چونکا...

جبکہ چائے پیتے ابو بکر کو اچھو کا لگا...

"میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو آپ اتنا چونک رہے ہیں"؟

امان نے سوالیہ نگاہوں سے جازم کو دیکھا...

"میرے کہنے کا مطلب ہے اتنی جلدی یار پہلے تُم پوری طرح ٹھیک تو ہو جاؤ پھر آرام سے اِس بارے میں بات کریں گے"۔

جازم نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا.....

"نہیں آپ مجھے بتایئے آپکو بعد میں بھی تو شادی کرنی ہے نہ تو تھوڑا جلدی کر لیں"

امان نے گویا فیصلہ سنایا...

"امان میں شادی سے کب منع کر رہا ہوں... بس اتنا کہہ رہا ہوں تھوڑا رُک جاؤ تُم ٹھیک ہو جاؤ پہلے طیات بھی یہی چاہے گی"

ابو بکر دم سادھے اُن دونوں کی باتیں سُن رہا تھا... اُسکے دل میں آیا کے وہ منظر عام سے غائب ہو جائے اُسکا دل وہاں سے بھاگ جانے کو چاہا... مگر دوسری بار ایسا کر کے وہ کسی کو شک کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا...

"میں ڈر گیا ہوں جازم اِس ایکسیڈنٹ کے بعد سے میں یہ سوچ کر ہی کانپ جاتا ہوں میرے بعد طیات اور ایان کا کیا ہو گا؟... میں اپنی زندگی میں ہی طیات کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں...

۲ دن پہلے ہاسپٹل میں ایان اور طیات کی حالت دیکھ کر میں بہت ڈر گیا ہوں اور اگر مجھے سچ میں کُچھ ہو جاتا تو.... اور بُرا وقت آتے دیر نہیں لگتی جازم"

امان نے بہت گہرے لہجے میں کہا...

"ٹھیک ہے امان مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پر تُم طیات سے پوچھ لو"

جازم نے رضامندی دے دی...

"طیات کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"

امان نے کہا...

"تو پھر ٹھیک ہے جو تاریخ تُم بولو مجھے منظور ہو گی"

"اگلے ہفتے نکاح کر لیتے ہے"

امان جازم کے ساتھ مل کر باقی معاملات طے کرنے لگا...

ابو بکر کے دِل پر ہاتھ پڑا تکلیف سے اُسکی روح بلبلا اُٹھی تھی.....

بس پورے معاملات میں وہ چُپ چاپ تماشائی بنا بیٹھا رہا...

پھر مردہ قدموں سے اپنے گھر کی طرف چل دیا...

****

سڑکوں پر بے مقصد بائیک کو دوڑاتے ہوئے اُسے پتا ہی نہیں تھا کے وہ کہا جا رہا ہے

بس جس طرف گاڑی کو مڑنے کا رستہ مل جاتا وہ وہی مڑ جاتا....

آخر ایک بند گلی پے آکر اسکو رُکنا پڑا یہ اُس کی منزل نہیں تھی مگر پھر بھی وہ رُک گیا

کیونکہ اِس سے آگے رستہ نہیں تھا...

بلکل اپنی زندگی کی طرح وہ سچائی سے جتنا چاہے دور بھاگ لے مگر ایک جگہ پے آکر

اسّے رُکنا تھا سچائی کا سامنا کرنا تھا...

ابو بکر بائیک سے اُتر کر اُس گلی کے کونے پر بیٹھ گیا...

"کہاتک بھاگو گے سچائی سے"

اُسکے اندر سے آواز آئی...

"جہاں تک بھاگ سکتا ہوں بھاگوں گا جب تک بھاگوں گا جب تک تھک نہ جاؤں"

ابو بکر نے خود ہی کو جواب دیا...

"کہہ کیوں نہیں دیتے اُسکو بتا دو سب تُم عشق کرتے ہو اس سے بتا دو کم سے کم بعد

میں ملال تو نہیں رہیگا کے محبت کرلی کوشش نہیں کی پانے کی"

Copyright by Author

ضمیر مسلسل اُسے ملامت کر رہا تھا دل بھی ضمیر کے حق میں گواہی دے رہا تھا مگر دماغ اسکو حقیقت دکھا رہا تھا..

"تُم اُس سے پیار کرتے ہو وہ نہیں بھلے وہ جازم سے بھی پیار نہیں کرتی مگر یہ شادی طے ہو چکی ہے اور وہ کیونکر بھلا تم سے شادی کرو گے تمہارا اور جازم کا کیا مقابلہ وہ بھلا کیوں تمہارا انتخاب کرے گی... اگر امان سے بھی بات کی تُم نے تو وہ جازم کو چھوڑ کر بھلا طیات کا ہاتھ کیوں تمہارے ہاتھ میں دے گا....

صرف اِس لیے کے ابو بکر ریاض اُسکی بہن کو پسند کرتا ہے یا پھر ابو بکر ریاض اُسکا بہترین دوست ہے... وہ کوئی چیز نہیں ہے اُسکی بہن کی زندگی ہے اور ہر بھائی اپنی بہن کے لیے خوب سے خوب تر ڈھونڈتا ہے... اور جازم میں کیا خرابی ہے"

دماغ نے ایک کے بعد تلخ حقیقتیں اُسکے سامنے کی...

ابو بکر نے بلا آخر گھر جانے کا فیصلہ کیا اور گھر کی جانب چل پڑا....

****

"طیات میں نے تُم سے بغیر پوچھے تمہاری زندگی کا بہت بڑا فیصلہ کر لیا ہے"

امان نے اپنے پاس بیٹھی طیات کو دیکھتے ہوئے کہا...

جب کے ایان نے اپنی نسوانی عادت سے مجبور ہو کر اپنی ساری توجہ کتابوں سے ہٹا کر

اُن دونوں کی طرف مرکوز کرلیں.....

"کیسا فیصلہ بھائی"؟؟

طیات نے سادہ انداز میں اسے دوائی دیتے ہوئے کہا...

"میں نے اگلے ہفتے تمہارا اے نکاح کی تاریخ رکھ دی ہے"

اب کی بار چونکنے کی باری اُسکی تھی...

مگر اُس نے امان پر ظاہر نہیں کیا........

"ٹھیک ہے بھائی"

طیات نے بلکل نارمل انداز میں کہا...

ایان کبھی امان کو دیکھتا کبھی طیات کو اُسکو تو ایک دلچسپی مل گئ...

"طیات تمہیں کوئی اعتراض نہیں میں نے تُم سے بغیر پوچھے تمہاری..."

طیات نے اُسے بیچ میں روکا...

"بھائی مجھے آپ کے کسی بھی فیصلے پر کبھی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ میرے

لیے مُجھ سے بھی بہتر سوچ سکتے ہیں...اور شادی ادن بعد ہوا ہفتے بعد ہوا سال بعد

ہونی تو ہے نہ بھائی تو بھلا مجھے کیوں اعتراض ہو گا..."

Copyright by Author

طیات نے رسانیت سے جواب دیا..؟

امان کو اُسکے انداز پے حیرانی بھی ہوئی اور خوشی بھی...

"خوش رہو ہمیشہ تمہیں زندگی میں ڈھیروں خوشیاں ملیں"

امان نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر دل سے دعا دی....

"ہرے"

ایان با قاعدہ چیخا...

"آپی ایک بس ایک ہفتہ مجھے تو ابھی سے خوشی ہو رہی ہمارے گھر کی پہلی شادی مجھے تو کب سے انتظار تھا"

ایان خوشی سے بولا...

"ہاں تُم تو چاہتے ہی ہو کے میں چلی جاؤں یہاں سے..."

طیات نے مصنوعی خفگی سے کہا...

"نہیں آپی میں ایسا بلکل نہیں چاہتا...بلکہ آپکے جانے میں میرا سراسر نقصان ہے... آپ خود ہی سوچو مجھے روز روز بھائی کی ڈانٹ سے کون بچائے گا؟"

ایان نے محبت سے اُسکی گلے میں بانہیں ڈال کر کہا....

طیات اُسکی اِس بات پر ہنس دی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

جبکہ اماں نے طیات کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دائمی ہونے کی دعا کی....

****

"ایان میرے ساتھ مارکیٹ چلنا مجھے کچھ سامان لینا ہے"

"آپی مجھے میچ کھیلنے جانا ہے...."

ایان نے منہ بناتے ہوئے کہا...

طیات کو اکیلے کہیں بھی جانے میں ڈر لگنے لگا تھا...کیونکہ اُسے مسلسل کوئی فالو کر رہا تھا یہ بات طیات نے نوٹ کی تھی....

مگر یہ بات گھر میں بتا کر کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی...

"ٹھیک ہے میں اکیلے ہی جا رہی ہوں بھائی کو آنے دو شکایت کرونگی"

طیات نے اُسے ڈرایا...

"اچھا ٹھیک ہے چلتا ہوں"

ایان نے منہ بسور کر کہا....

ایان ایان....

کسی نے باہر سے آواز لگائی...

"آپی میرے دوست مجھے بلانے آگئے....میں منع کر کے آتا ہوں"

ایان دروازے کی طرف بڑھ گیا...

"تُم جاؤ"

"پر آپی پھر آپ..."

"کوئی بات نہیں میں رات میں بھائی کے ساتھ لے کر چلی جاؤ گی..."

"پر آپی"

ایان کو اب نئی فکر ستانے لگی...

"بھائی کو نہیں بتاؤں گی تمہارے کھیلنے جانے کا"

طیات نے اُس کی مشکل آسان کی....

"آپی آپ بہت اچھی ہو...."

ایان خوش ہو کر بولا....

"اچھا اچھا اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں"

طیات نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا....

باہر سے پھر آواز آئی...

"اچھا آپی میں چلتا ہوں شام تک گھر آجاؤں گا بھائی کے آنے سے پہلے"

کہتا ہوا ایان باہر نکل گیا....

طیات اُٹھ کر کچن میں آگئی....

دوپہر کے کھانے کی تیاری کرنے کے لیے...

"ارے تیل تو ختم ہوگیا ہے لے کر آنا پڑے گا"

اکیلے باہر جانے کے خیال سے ہی اُسے کوفت ہونے لگی...

ناچارا اُس نے چادر لی اور تالا لگا کر چل دی....

ابھی وہ دوکان سے سامان لے کر باہر نکلی ہی تھی ایک گاڑی اُسکے بلکل پاس آکر رکی...

طیات اُس گاڑی کو لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی...

راحیل گاڑی سے اُتر کر اپنی مکروہ مسکراہٹ لیے اُسکے پاس آکر رکا...

"آخر نکل ہی آئی تُم باہر"

راحیل نے اسکو مکمل اپنی نظروں کے حصار میں لیے کہا...

تُم... تمہاری ہمت کیسے ہوئی....

طیات اسکو دیکھ کر چراغ پا ہوگئی....

"ہاں میں"

راحیل اُسکے اور قریب ہوا...

"دیکھو پھر آ گیا تمہارے سامنے تُم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتی"

راحیل نے اسے کندھے سے پکڑ کر دبوچا...

"تُم چاہتے کیا ہوں کیوں اپنی منحوس شکل لے کر بار بار میرے راستے میں آ جاتے ہو...."

طیات میں نے نفرت بھرے انداز میں کہا...

"تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں بس اور جب تک نہیں مل جاتی بار بار اسی طرح تمہارے رستے میں آتا رہو گا"

طیات نے خود کو جھٹکے سے چھڑایا...

"بار بار آؤ گے اور منہ کی کھا کر جاؤ گے تمہاری حسرت رہے گی کہ مجھے حاصل کر لو راحیل...

ویسے کیسا لگتا ہے تمہیں روز روز مُجھ سے ذلیل ہو کر... خود پے لعنت دینے کا دِل نہیں کرتا بار بار منہ اُٹھا کر چلے آتے ہوں..

غیرت ہے یا اُسے بیچ کر بھی کسی کی رات خرید لی"

طیات ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر تمسخرانہ انداز میں بولی...

"تُم خود کو کوئی حسن کی دیوی سمجھتی ہو...

Copyright by Author

ہو کیا تُم ایک معمولی سے لڑکی صرف ایک معمولی سے لڑکی.. تمہارے جیسی ہزاروں لڑکیاں میرے آگے پیچھے گھومتی ہیں دن رات"

راحیل نے اسکو شعلہ بار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا...

"تمہیں دُکھ کس بات کا ہے اِس بات کا ایک عام لڑکی تمہیں منہ نہیں لگا رہی یا پھر اِس بات کا تمہاری پرسنالٹی مُجھ پر اثر انداز نہیں ہوئی...

میں تمہاری اُن باقی لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو تمہارے آگے پیچھے بھاگتی ہیں...

اور اِس بات کا منہ بولتا ثبوت خود تُم ہو جو میرے پیچھے پیچھے چلے آتے ہو"

طیات نے سیدھا اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا...

"دیکھو تمہاری بھلائی اسی میں ہے سیدھے طریقے سے میری بات مان لو ورنہ اب جو میں کروں گا اُسکی ذمے دار تُم خود ہو گی"

راحیل نے اُسے دھمکایا...

"تمہارے پاس کوئی اور کام نہیں ہوتا کیا جب دیکھو گاڑی لے کر چل پڑتے ہو..."

طیات نے اُسکا مذاق اڑایا..

"اب ہٹو میرے رستے سے"

"نہیں ہٹتا"

راحیل بھی جم گیا....

تب ہی کسی کے ہارن کی آواز سنائی دی....

طیات نے مڑ کر دیکھا تو ابو بکر بائیک پر تھا...

اب وہ اُتر کر اُسکی طرف آیا اور غصے سے راحیل کی طرف بڑھا....

طیات نے عین موقع پر ابو بکر کا ہاتھ پکڑا....

ابو بکر بھی رُک گیا....

"اس جیسے گھٹیا انسان کے منہ لگ کر اپنا منہ ہی گندہ کرنا ہے"

طیات کی بھی کُچھ ہمت بحال ہوئی...

"میں تُجھے آخری بار وارن کر رہا ہوں.... آئندہ کبھی طیات کے رستے میں آنے کی کوشش بھی کی تو"

ابو بکر نے اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارننگ دی....

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کون کس کے رستے میں آتا ہے"

راحیل نے معنی خیز لہجے میں کہا....

پھر گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا....

"آپ کو میں رکشہ کرا دیتا ہو"

ابو بکر نے طیات کو دیکھتے ہوئے کہا...

نہیں گھر بہت قریب ہے میں چلی جاؤں گی...

ابو بکر نے اُسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے رکشہ روک لیا.....

طیات کو نا چاہتے ہوئے بھی بیٹھنا پڑا....

ابو بکر سارے راستے رکشے کے ساتھ ساتھ رہا....

طیات گھر کے سامنے اُتری...

"آپکا بہت شکریہ"

طیات نے دِل سے کہا...

"پانی مل سکتا ہے"

ابو بکر نے کہا...

"بلکل"

طیات نے اُسکے اندر آنے کے لیے رستہ چھوڑ دیا..

میں آفس کے کسی کام سے باہر آیا تھا تو آپکو دیکھا...

"آپکو اکیلے باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے تھا"

ابو بکر کو بھی نہیں پتہ چلا یکدم اُسکے انداز میں تبدیلی کیوں آئی....

طیات چُپ رہی....

ابو بکر کو لمحہ لگا فیصلہ کرنے میں....

"مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے طیات"

ابو بکر نے سنجیدگی سے کہا...

"جی بولیں"

طیات نا سمجھی والے انداز میں بولی...

ابو بکر نے خود کو تیار کیا بولنے کے لیے...

"طیات میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں"

ابو بکر نے بنا کوئی لمبی تمہید باندھے کہہ دیا...

"میں نہیں جانتا کیسے پر جب سے آپکو دیکھا...."

طیات کو نہیں سمجھ آیا وہ کیا کہے..

ناجانے کیوں اگلے ہی لمحے اُسکا ہاتھ اٹھا اور ابو بکر کے چہرے کے ساتھ ساتھ دل پر نشان چھوڑ گیا...

چہرے کا نشان تو مندمل ہو جائے گا... مگر طیات کا ہاتھ اُسکی روح پر پڑا تھا...

جذبوں کے اظہار کے بدلے اتنی ہتک اُس نے تو سوچا بھی نہیں تھا....

Copyright by Author

"چلے جائیں یہاں سے.... اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں مزید کُچھ اور نہ کہوں یا کروں تو چلے جائیں فوراً یہاں سے"

طیات دھاڑی....

اُسکی نہیں سمجھ آرہا تھے یہ کہاں کا غصّہ تھا...

بس وہ اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی...

ابو بکر پھر وہاں ایک لمحہ نہیں رُکا اور اپنے ٹوٹے دل کے ٹکڑے سمیٹے چل دیا...

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱

اُس نے اپنے سامنے بیٹھے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور پھر ساتھ بیٹھے شخص کو..

یہ اُسکی زندگی کا پہلا بیان تھا جو اتنے سارے لوگوں کے ہجوم کے سامنے دے رہا تھا.....

اُس نے ایک گلاس پانی حلق میں انڈیلا اور ایک گہری سانس لے کر بولنا بھ شروع کرا....

"السلام علیکم....

آج کی اِس محفل میں آپ سب کی تشریف آوری کا بہت شکریہ...

آج کا موضوع ہے "تکبر"

جی ہاں تکبر....

تکبر کیا ہے...؟

انسانی رویوں میں سے ایک رویہ جو خدا کو بلکل نہیں پسند....

سورہ النساء میں ارشاد ربانی ہے کہ بیشک خدا تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جب بھی کسی ذی روح نے تکبر اور رعونت کو اپنایا قادر مطلق نے اسے نشان عبرت بنا دیا۔

سُننے والا نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ اُسکی زندگی کا پہلا بیان تھا اتنی تاثیر پورے مجمع میں سکوت طاری تھا مکمل سکوت.....

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱✶

"کیا میں نے صحیح کیا؟"

ابو بکر چلا گیا تھا طیات خود سے مخاطب ہوئی....

اُس نے ایسی تو کوئی بات یہ حرکت نہیں کی جس پر مُجھے اتنا غصّہ آگیا کہ میں نے...

طیات نے افسردگی سے سوچا...

"کیوں مجھے اُس پر اتنا غصّہ آیا مجھے یہی ہاتھ اُس گھٹیا کو مارنا چاہیے تھا تب کیوں نہیں اُٹھا میرا ہاتھ جب کے مارنا تو مجھے اُس کو چاہیئے تھا...

ایک انسان نے بے شرمی سے پورے جہان کے سامنے بیچ سڑک پر مجھے رُسوا کرنے کی کوشش کی... اور جس نے مجھے رُسوا ہونے سے بچایا میں نے اُسے ہی.... جذبوں کے بیہودہ اور واہیات اظہار پر میرا ہاتھ کیوں نہیں اُٹھا.... پاکیزہ اظہار پر مجھے کیوں اتنا بُرا لگا..."

طیات مسلسل خود کو ملامت کر رہی تھی....

"میں کیا کروں کیا نہ کروں کس کے ساتھ کیسا رویہ رکھوں؟ مجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا بہت عزت بہت احترام ایک فاصلے کے ساتھ اُس نے مُجھ سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا... اُسکی طرح میرا تماشا نہیں بنایا.... میرے مالک یہ مُجھ سے کیا ہو گیا؟"

طیات کا ذہن ماؤف ہوتا جا رہا تھا....

تھکے قدموں سے چل کر تخت پر بیٹھ گئی...

****

"بھائی طیات آپی کی مہندی دو دن بعد ہے پر یہ تو ابھی سے اُداس ہو کر بیٹھی ہوئی ہیں"

ایان نے کھوئی کھوئی سی بیٹھی طیات کی طرف امان کی توجہ دلائی...

طیات ہنوز پلیٹ میں لیے چاول کو آگے پیچھے کر رہی تھی...اُس نے ایان کی بات نہیں سنی..

امان نے بھی محسوس کیا...

"طیات..."

"جی بھائی"

طیات حال میں لوٹ آئی...

"کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

"نہیں بھائی کُچھ نہیں ہوا پر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ایسا؟"

طیات نے نظریں چرائیں...

"بھائی مُجھے لگتا ہے آپی کو ہم سے دور جانے کا دُکھ ہو رہا ہے۔"

ایان نے اپنی دانست کے مطابق کہا...

طیات کو یہی راہِ فرار لگی...

"ارے تو اِس میں اُداس ہونے والی کیا بات ہے..."

امان نے آگے بڑھ کر طیات کو خود سے لگا لیا...

ایک مضبوط اور پُر سکون آغوش ملتے ہی طیات کے آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہو گئے...

"دیکھا بھائی میں ٹھیک کہہ رہا تھا۔"

ایان نے اپنا اندازے کی تصدیق ہونے پر خوش ہوتے ہوئے کہا...

"تُم تو اپنے تبصرے بند کرو"

امان نے ایان کو گھر کا...

طیات نے اب ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع کر دیا...

"جاؤ جا کر پانی لے کر آؤ"

ایان فوراً پانی لے کر آیا...

امان نے طیات کو دونوں ہاتھوں سے کندھے سے تھام کے سیدھا کیا اور اُسکی تھوڑی سے اوپر کر کے بولا...

"دیکھو تُم نے میری گڑیا کا کیا حال کر دیا ہے... اتنی پیاری ہے وہ تو تُم نے اُسے کا کیا حال کر دیا؟"

امان نے اُسے بہلاتے ہوئے کہا...

"بھائی مجھے کُچھ بتانا ہے آپ کو"

وہ ہتھیلی کی پُشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی...

"ہاں بولو میں سُن رہا ہوں"

امان نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا....

طیات نے راحیل کے متعلق ساری بات امان کو بتا دی... بس ابو بکر اور اُسکے درمیان ہونے والی بات کو سینسر کر دیا...

"حد کرتی ہو طیات اتنا سب ہو گیا اُس گھٹیا انسان نے اتنی بار تمہیں تنگ کیا حتیٰ کہ وہ گھر تک آگیا تم نے مجھے بتانا تک ضروری نہیں سمجھا"

امان نے غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہا....

"بھائی میں اِسی لیے آپکو نہیں بتا رہی تھی آپ کی طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے اوپر سے ایک اور ٹینشن دے کر میں آپکو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی"

طیات امان کے سخت تیور دیکھ کر گھبرا کر بولی...

"طبیعت خراب تھی مرا نہیں ہوں میں تُم نے کیا سوچ کر مُجھے نہیں بتایا خود کو کوئی تیس مار خاں سمجھتی ہو سب اکیلے کر لو گی"

امان کا غصّہ ساتویں آسمان پر تھا....

اتنی سنگین حالت میں بھی امان کے "تیس مار خاں" بولنے پر ایان کی ہنسی نکل گئی....

امان نے خونخوار نظروں سے اُسے دیکھا... ایان کی تو اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا....

"بھائی میں نے بس....."

"تُم تو کُچھ نہ بولو تو اچھا ہے....اِس سے تو اچھا تھا تُم میرے مرنے کی دعائیں کرتی... جب میرے ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں مجھے کسی بات کا علم نہیں... دعا کرتی نہ مر جاؤں پھر جو دل میں آتا کرتی"

امان نے طیات کو چوٹ کی....

"بھائی کیا بول رہے ہیں آپ... بھائی میں نے بس آپکی پریشانی کی وجہ سے نہیں بتایا تھا....

آپ پلیز اِس طرح کی باتیں مت کریں بھائی"

طیات میں تڑپ کر کہا....

"ابھی تو مجھے بہت خوشی ہو رہی نہ جیسے اب پریشان نہیں ہو رہا ہوں میں.... دیکھو طیات کُچھ چھپا ہوا نہیں ہے ہم تینوں ہی ایک دوسرے کی طاقت اور کمزوری ہیں اگر ہم میں سے کسی ایک کو کوئی مشکل ہو گی تو اُسکا اثر باقی دونوں پر بھی پڑے گا.. باپ کی جگہ کہتی ہو مجھے اگر سمجھتی نہ تو اتنی بڑی بات نہیں چھپاتی...."

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

امان نے اپنا لہجہ کافی حد تک نارمل کرتے ہوئے کہا....

طیات چُپ رہی....

"گڑیا تُم نہیں جانتی وہ شخص کتنا ذلیل انسان ہے وہ کُچھ بھی کر سکتا تھا....

اگر تمہیں کُچھ بھی ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا"

امان نے رنجیدہ ہو کر کہا...

"بھائی وہ کتا میرا کُچھ نہیں بگاڑ سکتا میں کمزور نہیں ہوں جو اُسکے ہاتھوں آ جاؤں گی"

طیات نے فخر سے کہا...

"اور تُمہارا کھیلنے جانا ضروری تھا کہا بھی ہے گھر پر رہا کرو مگر تُم نے دونوں نے تو جیسے

ٹھان رکھی ہے میری تو کوئی بات ماننی نہیں ہے"

امان نے اب کی بار ایان کو آڑے ہاتھوں لیا...

"بھائی مم وہ"

ایان کی گھگی بندھ گئی...

"آئندہ فضول تُم مجھے کہیں بھی باہر دکھے تو مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا اور تُم بھی سُن لو

آئندہ مُجھ سے کوئی بات چھپانے کا ارادہ ہو تو ذرا جا کر میری فاتحہ پڑھ آنا"

امان نے اُنگلی اُٹھا کر دونوں کو دھمکایا....

دونوں کے سر روبوٹ کی مانند اثبات میں ہلے....

****

"کیوں آخر کیوں میں نے اپنی محبت کا بھرم توڑ دیا جب تک میں نے اظہار نہیں کیا تھا یہ محبت میرے لیے میری زندگی کی اب تک سب سے حسین یاد تھی اظہار کر کے میں نے اِس میں حسین کے ساتھ ساتھ بدترین یاد بھی بنا دیا...میں نے کھو دیا اپنی محبت کا بھرم اپنی ہی نظروں میں گر گیا ہوں....

کیا سوچتی ہو گی وہ میرے بارے میں...

امان کو بھی بتا دیا ہو گا وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں محبت کو تو ہار گیا ہوں دوست بھی ہار جاؤں گا میں"

ابو بکر مسلسل خود کو بیٹھا ملامت کر رہا تھا....

"میں نے ایسی کوئی خواہش تو نہیں کی بس محبت ہی کی ہے پھر اتنی ہتک اتنی تکلیف کیوں میرے حصّے میں آئی نہ تو میں نے بیچ سڑک اُسکا ہاتھ پکڑا نہ اُسے روکا پھر میرے ساتھ کیوں... طیات مجھے تمہارے تھپڑ کا اتنا دُکھ کبھی نہیں ہوتا اگر یہ صرف میری ظاہری شکل کو اثر انداز کرتا مگر تُم نے میرے اندر توڑ پھوڑ کر دی ہے مُجھے بے سکون اور گنہگار کر دیا خود کی نظروں میں....."

ابو بکر سخت پریشان تھا...

"میں تمہیں نہیں بھول سکتا تھا طیات... کبھی بھی نہیں....

" جسے پا نہیں سکتے اسے سوچ کر ہی خوش ہونا عشق ہے-----

ابو بکر نے تاسف سے سوچا----

ہاں میں تم سے عشق کرتا ہوں طیات----میرے اختیار میں نہیں ہے----

تمہیں دیکھ کر تمہیں سوچ کر مسکرانا------

اور تمہیں یاد کر کے رونا------

اس کی آنکھوں میں پھر سے نمی اُتر آئی۔

****

ایک انسانی رویے نے دوسرے انسان کی ذات پر گہرا اثر چھوڑا تھا غلط نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو غلط سمجھنا کیا یہ ظُلم کی انتہا نہیں نہ اُس نے کُچھ غلط کہا تھا نہ کُچھ غلط کیا..

محبت کے اظہار کے بھی کئی طریقے ہوتے ہیں جو دلوں پر عُمر بھر کے لیے نشان چھوڑ جاتے ہیں جن کا اثر زائل ہونے تک انسان مزید ٹوٹ جاتا ہے.....ایک طریقہ وہ تھا جو راحیل نے اپنایا ایک طریقہ وہ جو ابو بکر نے اپنایا کس کے جذبات میں کتنی صداقت ہے یہ بھی اظہار کرنے کے طریقے سے واضح رہا۔

Copyright by Author

جو محبت انسان کی رسوائی کا باعث بنے اُسے محبت نہیں کہتے وہ محض ایک وقتی وبال ہوتا ہے.... کیونکہ آپکو چاہنے والا کبھی بھی آپکی رسوائی کا سبب نہیں بنتا.... اور جو محبت اِنسان کو رسوائی سے بچانے کا سبب بنے وہ وقتی نہیں دائمی جذبات ہوتے ہے ہیں... جب انہی جذبات کی تذلیل کر دی جائے مجروح کر دیا جائے تو اِنسان کی شخصیت پر کیسا اثر اتا ہے؟ اس بات کہ بخوبی اندازہ ابو بکر کی حالت سے آپ سب لگا سکتے ہیں...

اب رویے محض محبت کے معاملے میں انسان کو نہیں توڑتے رویے تو ہر روز کسی نہ کسی طرح آپکو جوڑتے ہیں توڑتے ہیں مثبت ہوں یہ منفی منحصر ہم پر کرتا ہے ہم اُسکو کس طرح لیتے ہے جس طرح اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے اُسی طرح ہے رویے میں آپ کے لیے ایک سیکھ ہوتی ہے اگر سیکھنا چاہیں تو....

****

"ابو بکر مجھے تم سے بات کرنی ہے"

امان نے اپنے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے اُسے روکا...

ابو بکر نے کسی اور خیال کے تحت اپنی آنکھیں نیچے کر لیں گویا کوئی گناہ کر دیا ہو اُس نے...

Copyright by Author

"میرے ساتھ آؤ"

امان نے کہا ابو بکر نے بھی اُسکے پیچھے چلنا شروع کر دیا....

امان جا کر چیئر پر بیٹھ گیا اُسکا چہرہ بِلکُل سپاٹ تھا ابو بکر کُچھ بھی اندازہ لگانے میں نہ کام رہا...

"مُجھے کیوں نہیں بتایا تم نے؟"

امان نے اُس سے سوال کیا...

ابو بکر نے اُسکے چہرے پر ناراضگی نفرت تلاش کرنی چاہی مگر امان کا چہرہ سے اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا...

"امان مُجھے معاف کر دو میں نے بس اِس لیے نہیں بتایا کے تم...."

"کہ میں پریشان ہو جاؤں گا"

امان نے اُسکی بات کو کاٹ کر کہا....

اب اُس کے چہرے پر غصّہ صاف نمایاں تھا...

"تُم سب لوگوں کو کیوں لگتا ہے کے مُجھے کُچھ نہیں بتاؤ گے تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے؟؟؟؟...."

وہ ذلیل شخص میری بہن کو بیچ راستے روکتا ہے میرے گھر تک آ پہنچا نہ طیات نے مُجھے کُچھ بتایا نہ تُم نے"

امان نے افسردگی سے کہا....

"اِس کا مطلب طیات نے امان کو نہیں بتایا" ابو بکر شرمندگی کی کھودی ہوئی خود کی قبر سے باہر آیا...

"امان میں نے دیکھ لیا تھا اُس کو میں نے تمہیں بتا کر اور پریشان نہیں کرنا چاہتا بس اسی لیے نہیں بتایا"

"میں کیسے پریشان نہ ہوں یار تُم نہیں جانتے وہ کیسا ہے مُجھے طیات کی فکر ہونے لگی ہے بس اُسکی شادی خیریت سے ہو جائے"

امان نے فکرمندی سے کہا...

"اور ہاں میں آفس سے 3 دن کی چھٹی کر رہا ہوں اور تُم بھی کر رہے ہو میرے ساتھ تمہیں ہی سارے انتظامات کروانے ہے آج گھر پے مہندی کا چھوٹا سا فنکشن رکھا ہے.... ویسے تو یہ سب کام عورتوں کے ہیں مگر اب سب مُجھے ہی کرنا ہو گا"

ابو بکر اُسے منع نہیں کر سکتا تھا نہ اُس میں ہمت طیات کو کسی اور کا ہوتا دیکھنا پر نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے حامی بھرنی پڑی...

"تو تُم دور جاتی جارہی ہو مُجھ سے ہمیشہ کے لیے.. تُم قریب تو میرے کبھی تھی ہی نہیں مگر تُم جِس کی بھی ہو جاؤ جہاں بھی رہو ہمیشہ تمہاری خوشیوں کے لیے ہی دعا کروں گا"

ابو بکر نے رنجیدگی سے سوچا....

****

"ماریہ.......میری بات تو سنو یار ماریہ"

احد اُسکے پیچھے بھاگتا جارہا تھا پر وہ بھی بلا کی تیزی سے بھاگ رہی تھی.....

"بچو! میں تمہارے ہاتھ نہیں آنے والی"

ماریہ نے انگوٹھا دکھا کر اُسے چڑایا.....

بھاگتے بھاگتے وہ کسی سے ٹکرائی سر اُٹھا کر دیکھا تو اُسکی بولتی ہی بند ہو گئی....

"سوری سر"

ماریہ فوراً مودب انداز میں بولی...

"یہ کوئی اسکول کا پلے گراؤنڈ نہیں ہے...جہاں آپ لوگ بچوں کی طرح چور سپاہی کھیلتے پھر رہے ہے یونیورسٹی میں آگئے ہیں آپ لوگ بچپنا ابھی تک نہیں گیا آپ لوگوں کا؟"

Copyright by Author

ادھیڑ عمر کے مگر ویل ڈریس اور چارمنگ پرسنالٹی کے مالک سر ابتسام نے ماتھے پر تیوریاں ڈال کر دونوں کو گھورا...

"سوری سر"

اب کی بار احد بولا....

"احد....پڑھائی سے تو تمہارا کوئی تعلق ہے نہیں ۲ سال سے اٹکے ہوئے ہے اگر یہاں آکر بھی یہی دھینگا مشتی کرنی تھی تو ایسے کرتے پلے گروپ میں بھی اسی طرح اٹکے رہتے یونیورسٹی آکر احسان عظیم کرنے کی ضرورت کیا تھی"

سر ابتسام نے اب تاک کر احد کو نشانہ بنایا...

احد اِس بار کچھ نہیں بول سکا...

"آئندہ اِس طرح کھیل کود کرتے نہ ملیں آپ دونوں ورنہ....؟؟"

اور اُنکی ورنہ کا خطرناک مطلب سمجھتے ہوئے دونوں نے کلاسز کی طرف دوڑ لگا دی....

"ہر بار تمہاری وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑتی ہے۔"

احد نے ساتھ چلتے چلتے کہا....

"میں نے کیا کیا؟....تُم ہی نے پہلے میرا نام بگاڑا تھا..تو کیسے بخش دیتی تمہیں میں"

ماریہ نے بیک وقت خفگی اور معصومیت سے کہا...

"ارے بہنا... تُم اتنا برا کیوں مانتی ہو میں تو پیار سے بولتا ہوں نہ تمہیں "مانو بلی"۔"

احد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا...

"دیکھو میں آخری بار بول رہی ہوں اب مجھے مانو بلی مت بولنا ورنہ ابو سے کٹ لگوا دینی ہے میں نے تمہاری"

ماریہ نے اُسے دھمکایا...

"اچھا اچھا اب کلاس میں چلو کہی وہ ہٹلر پھر نہ آجائے....."

****

"اُس دو ٹکے کے انسان کی ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے سے اُسے لے کر جانے کی...."

راحیل نے اپنے کمرے کا دروازہ دھڑ سے بند کیا....

"بس بہت ہوا یہ کھیل بہت عزت سے بات کر لی تُم سے میں نے طیات پر اب اور نہیں میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے میں تمہیں ہر قیمت ہر حالت میں حاصل کروں گا...."

راحیل نے شدید غصے میں کہا....

"میں نے جو کہا تھا اب کر کے دکھاؤں گا.... تمہیں کسی کے قابل نہیں چھوڑوں گا... تمہارا وہ حال کروں گا جو تُم نے اپنے برے سے برے خواب میں بھی نہیں سوچا ہو گا طیات حیدر...."

راحیل کے چہرے پر ایک مکروہ سی مسکراہٹ آکر ٹھہر گئی...

****

"راحیل بس کر دے یار بس وہ لڑکی تیرے ہاتھ نہیں آنی"

عمر نے راحیل کو سمجھانا چاہا....

"تو شاید بھول رہا ہے....وہ میری ضد ہے اور میں اپنی ضد کا کتنا پکّا ہو....اُسے ہر قیمت پر حاصل کر کے رہو گا میں... نہیں چاہتا تھا کہ بات اتنی آگے بڑھے مگر اُس نے ہی مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کیا ہے...."

"کیا ہو جاتا اگر سیدھی سے مان جاتی وہ"

عمر نے کہا...

"تُجھے کیا لگتا ہے اگر وہ سیدھے طریقے سے مان جاتی تو راحیل اُسکے پیچھے پڑ تا.... آسانی سے مِل جانے میں اور شکار کر کے کھانے میں کیا فرق رہ جاتا....اِس سے اچھا میں اِس بار میں کھڑی کسی بھی لڑکی سے انجوائے ہی کر تا رہتا..."

Copyright by Author

راحیل نے مسکراتے ہوئے کہا...

"یہ بھی ہے"

عمر نے کاندھے اُچکائے....

"پر اب تو کرے گا کیا؟"

عمر نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

راحیل کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ آئی...

جسے عُمر نے سمجھتے ہوئے کہا...

"بڑا کمینہ ہے تو"

"یہ بتا کب کرنا ہے؟"

"عین شادی والے دن اُن سب کی بھی تو پتا چلے کے کس سے دشمنی مول لی ہے....

خاص کر اُس جازم کو اُسے بھی تو پتا چلے راحیل کی چیز پر قابض ہونے کی کیا سزا ہے"

راحیل نے سخت غصے کے عالم میں کہا....

****

گھر میں رونق لگی ہوئی تھی پورے گھر میں مہندی کی سوندھی سوندھی خوشبو پھیلی ہوئی تھی کشادہ صحن اِس وقت کسی چھوٹے سے خوبصورت حال کا منظر پیش کر رہا تھا...

لڑکیاں ڈھول لے کر بیٹھی باری باری گانے گا رہی تھی ہنسی پورے گھر میں گونج رہی تھی....

"طیات مجھے بہت خوشی ہوئی تم نے مجھے بھی بلایا ورنہ مجھے تو لگا تھا تم اب تک ناراض ہو مُجھ سے اُس دن یونیورسٹی میں بھی عامر کو دیکھ کر تُم نے جو..."

نمرہ نے ڈرتے ڈرتے اُس سے کہا....

"نمرہ اگر تمہیں پُرانی باتیں کرنی ہیں تو پلیز چلی جاؤ یہاں سے ویسے بھی میں تُو تمہیں بلانا بھی نہیں چاہتی تھی... کیونکہ تمہاری تو شان کے خلاف ہے نہ کسی ایسے اِنسان کے ساتھ تعلقات رکھنا" جس کے نہ آگے کوئی نہ پیچھے کوئی"...

طیات نے طنز کے تیر چلاتے ہوئے کہا....

"مُجھے کیوں سزا دے رہی ہو تُم"

نمرہ کو بھی غصّہ آیا...

Copyright by Author

"اچھا چھوڑو مُجھے آج کوئی فضول بات نہیں کرنی... یہ باتیں تُم چھوڑو میرے بالوں میں ذرا یہ گجرے تو لگا دو"

طیات نے ماحول کی تلخی ختم کی...

"پیاس لگ رہی ہے"

طیات نے کہا۔

"اچھا تُم یہی بیٹھو میں پانی لے کر آتی ہوں"

نمرہ پانی لینے باہر کی طرف نکلی وہ اپنی ہی دھن میں چل رہی تھی سپیڈ بریکر امان کا کشادہ سینہ بنا وہ دونوں بری طرح ایک دوسرے سے ٹکرائے....

"اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے... آنکھیں ہے یہ بٹن"

نمرہ نے بغیر دیکھے بولنا شروع کر دیا اور اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی...

امان اُسے مکمل اپنی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا... دودھ کی مانند سفید شلوار قمیض میں رنگ برنگی چنّی ڈالے برائے نام میک اپ کانوں میں لٹکتے چھوٹے چھوٹے سے جھمکے اور چوٹی کی شکل دیے ہوئے بال ہاتھوں میں پہنے گجروں کی خوشبو سے امان پر ایک الگ ہی کیفیت طاری کر رہی تھی....

سادگی میں بھی امان کے دل کا چین چھین رہی تھی....

Copyright by Author

"آپ"....

نمرہ کو اب اپنے کہے الفاظ یاد آنے لگے..."اندھا"

"دیکھ تو لیتی پھر بکتی"

نمرہ نے دل ہی دل میں کہا...

سفید کلر کے سادہ سے شلوار قمیض میں بھی امان بہت وجیہہ لگ رہا تھا...

"سوری"

نمرہ بس اتنا کہہ کر کھسک گئی...

امان اب بھی اُسکی شخصیت کے سحر میں تھا...

یکدم اُسے کچھ یاد آیا اور اُسکے حلق تک کڑواہٹ گھل گئی....

"طیات باہر چلو رسم کرنے کے لئے جازم کے گھر سے اُسکی خالہ آئی ہیں اور اُنکے ساتھ ۴۵ یا لڑکیاں بھی آئی ہیں..."

نمرہ اُسے باہر سجے ہوئے جھولے پر لے آئی...

باری باری آکر سب نے رسم کی...

جازم کی خالہ ساتھ ہی لوگوں سے اُسکا تعارف بھی کروا رہی تھی"

"طیات بیٹا یہ ہے میری بیٹی ماریہ"

ناظمہ خاتون نے ایک پیاری سے لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا....

"السلام علیکم بھابی"

ماریہ بڑی بے تکلفی سے اُسکے برابر میں آکر بیٹھ گئی...

"وعلیکم سلام"

طیات نے جواب دیا.....

"آپ تو بِلکل وہ کیا کہتے ہے چاند کا ٹکڑا الگ رہی ہیں" ماریہ شوخی سے بولی...

"اچھا" طیات ہنس دی...

ماریہ بِلکُل بہت پُرانی دوستوں کی طرح اُس سے باتیں کر رہی تھی....

طیات کو یہ نٹ کھٹ سی لڑکی بہت اچھی لگی....

ابو بکر کونے پر کھڑا امان سے کسی مسئلے پے بات کر رہا تھا....

"ویسے یہ دونوں ہینڈ سم لڑکے کون ہے"

ماریہ نے اُن دونوں کی طرف اِشارہ کرکے کہا تھا...

"وہ میرے بھائی ہیں اور اُنکے دوست ہیں" ابو بکر "۔"

"ہائے اللہ بھابی مُجھے تو سمجھ نہیں آرہا"

ماریہ گومگو کی کیفیت میں بولی...

"کیا سمجھ نہیں آرہا"

"یہی کے کسی کو تاڑوں دونوں ہی اتنے ہینڈ سم ہے"

ماریہ ٹھنڈی آہ بھر کے بولی.....

طیات کی بے ساختہ ہنسی نکل گئی...

جب کے امان کے بارے میں نمرہ کو ایسی بات ناگوار گزری...پتہ نہیں کیوں مگر اسے بُرا لگا تھا...

"ویسے وہ چشمش زیادہ کیوٹ ہے"

ماریہ ابو بکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی....

طیات نے پہلی بار ابو بکر کی شخصیت کے مستقل حصے اُس کے گلاسز کو غور سے دیکھا....

بلاشبہ گلاسز اُس پر بہت جچتے تھے گلاسز...

جبکہ نمرہ نے اُس دل پھینک لڑکی کا دھیان امان کی طرف سے ہٹنے پر سکون کا سانس لیا...

ابو بکر نے ایک نظر طیات کو دیکھا...

چہرے پر سنجیدگی تھی یہ پتہ نہیں کیا تھا ایسا جس کو طیات نہیں سمجھ پائی....

ابو بکر کے دل میں نئے سرے سے درد اُٹھا تھا...

حسرت بھری نظروں سے دیکھتا وہ امان کے ساتھ باہر چلا گیا دوبارہ....

نمرہ طیات کی ماریہ سے ایک ہی ملاقات میں اچھی دوستی ہو گئی...اِس کا وجہ ماریہ کی بے تکلفی زندہ دلی اور ملنساری تھی....

****

"طیات تُم کل چلی جاؤ گی یہ گھر تو بِلکُل سونا ہو جائے گا"

امان نے طیات کے پاس بیٹھے ہوئے کہا....

"تو مت جانے دیں بھائی مُجھے میں بھی آپکو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی"

طیات نے جذباتی ہو کر کہا...

"اب ایسا بھی نہیں کہہ رہا میں ایک نہ ایک دن تو تمہیں جانا ہو گا"

امان نے محبت بھرے لہجے میں کہا....

"لڑکیوں کو کیوں جانا پڑتا ہے لڑکوں کو بولیں نہ گھر چھوڑ آئیں اپنا ہم کیوں اپنا گھر اپنے رشتے چھوڑے"

طیات جھنجھلا کر بولی...

جبکہ امان کو اُس کی جھنجلاہٹ پر بے ساختہ پیار آیا....

"یہ ایان کہا ہے؟"

"کسی نے مجھے یاد کیا"

امان کے بولتے ہی ایان جن کی طرح سامنے آیا.....

"آج پھر لوڈو کھیلیں"

امان نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا....

"بھائی"

طیات بس اتنا کہہ کر رونے لگ گئی....

"گڑیا...آپی"

امان ایان دونوں گھبرا گئے....

طیات امان کے گلے لگ کر رونے لگی....

امان نے بھی اُسے روکا نہیں آج کیونکہ دُکھی تو وہ بھی تھا...

امان نے ایان کو بھی ساتھ لگا لیا...

"اچھا....بس اب رونا بند کرو"

امان نے اُسکے آنسو صاف کیے.....

طیات بھی اپنا دل ہلکا کر چکی تھی....

آیان لوڈو لے آیا...

"بس میری بہن کے نصیب اچھے کرنا"

امان نے دل میں اللہ سے دعا کی....

****

قدرتی طور پر بہن بھائی کے درمیان ذہنی ہم آہنگی اور پیار پایا جاتا ہے۔(ذہنی ہم آہنگی کا تعلق کسی حد تک عمروں کے فرق سے بھی ہے)ماں باپ کے بعد اگر کوئی محبت اور خوبصورتی بھرا رشتہ ہے تو وہ ہے بہن بھائی کا۔لیکن محبت کو مجسم دیکھنا ہو تو ایک بہن کی آنکھوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔بھائی کے لہجے سے سمجھی جا سکتی ہے۔

یہ دونوں ایک دوسرے کے سب سے اچھے محرم راز ہوتے ہیں بہترین دوست ہوتے ہیں۔ غم گسار ہوتے ہیں جان نثار ہوتے ہیں ان کا رشتہ محبت کا تو ہے ہی کبھی لڑائی کا کبھی دوستی کا تو کبھی روٹھنے کا اور منانے کا بھی ہے۔

بہنیں تو بھائیوں کے لیے قربانیاں دیتی ہی ہیں۔بھائی بھی اپنی زندگی تک قربان کر دیتے ہیں۔

بھائی بہنوں کو تنگ کر کے اپنی محبت جتاتے ہیں۔

کبھی گڑیا چرا لی چوٹی پکڑ کر کھینچ لی اپنے جیب خرچ سے بازار سے کھانے کی کوئی چیز لا کر دے دی چھوٹی موٹی فرمائش پوری کر دی۔ کہانیوں والی کتاب لا دی۔

بہنوں کی محبت کا انداز بڑا انوکھا ہوتا ہے۔ وہ بھائیوں کو والدین کی ڈانٹ سے بچانے کے لیے ڈھال بنتی ہیں۔

بھائیوں کے رازوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی فرمائشیں کرتی ہیں۔ بھائیوں کی بکھری چیزوں کو ترتیب سے رکھتی ہیں۔ بڑی محنت سے محبت سے ان کی پسند کے کھانے پکاتی ہیں۔

بہن بھائی آپس میں اپنے مسائل کے ساتھ ساتھ بہت سے چیزیں بانٹ لیتے ہیں۔

اور انہی چیزوں پر لڑائی بھی کرتے رہتے ہیں۔ روٹھتے رہتے ہیں۔

خود ہی مان جاتے ہیں۔

بہنوں کو گڑیوں سے محبت ہوتی ہے۔

بھائیوں کی گڑیا تو اس کی بہن ہی ہوتی ہے۔ بھائی اپنی گڑیا کو دل میں بسا کے رکھتے ہیں

۔ اسے دکھ آئے تو تڑپ جاتے ہیں۔

پھر وقت کا چکر ان کو بڑا کر دیتا ہے۔

بچپن سے جوانی آتی ہے تو بہنوں سے محبت غیرت بن جاتی ہے۔

اس کا تحفظ ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بھائی نوکری کے چکر میں لگ جاتے ہیں۔ بہنوں کی شادی ہو جاتی ہے۔

دونوں کے درمیان ملاقات کم ہو جاتی ہے۔ دونوں کو نئے ساتھی مل جاتے ہیں۔

بچے ہوئے تو ان میں مگن ہو گئے۔

بہنیں تو بھائیوں کے لیے دعاؤں کی ایسی پاکیزہ کتاب ہوتی ہیں۔

میری اچھی۔۔۔ میری دلاری۔۔۔ میری پیاری بہن

کیا بتاؤں کہ تم میرے لئے کیا ہو

تم دعاؤں کی ایسی پاکیزہ کتاب ہو

جس کو پڑھنے سے غم جاتے ہیں اور دل بہلتے ہیں

تسلی کی زنبیل کھلتی ہے امیدوں کے چراغ جلتے ہیں.....

****

رویوں کی بُنیاد پر عمل جنم لیتے ہیں مثبت ہوں یا منفی رویہ اُس کا عکس آپکی سوچ میں صاف دکھ جاتا ہے....

انسانی ذہن پر ہر لمحہ سوچوں کا بہت زیادہ غلبہ رہتا ہے۔

یوں کہنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا ہر زاویہ اس کی ذہنی سوچ سے ہی جنم لیتا ہے۔

اسی سوچ و فکر سے انسانی جذبات کی پرداخت ہوتی ہے اور ان جذبات کی بنیاد پر ہی انسان کا ہر عمل ہمارے سامنے آتا ہے۔ ذہن کا زاویۂ فکر دو قسم کا ہوتا ہے، ایک منفی اور دوسرا مثبت۔

مثبت سوچ ہمیشہ انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ منفی سوچ ناکامی اور نامرادی کی طرف دھکیلتی ہے اور زندگی کی چمک دمک کو تاریکی کی سیاہیوں میں بدل دیتی ہے۔ یہ سب صرف سوچوں کا ہی کھیل دکھائی دیتا ہے۔

انسان کے ذہن میں خیالات کا پیدا ہونا قدرتی رجحان ہے مگر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانا تو انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مثبت سوچ ہی کسی فرد کی شخصیت کو ابھارنے اور سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ مثبت سوچ کامیابی کی وہ سیڑھی ہے جس پر قدم رکھنے والا انسان کامیابی کی منزل پا لیتا ہے کیونکہ انسان کا ہر عمل، اس کی حرکات و سکنات ذہنی سوچوں کے زیر اثر ہی ہوتی ہیں یعنی منفی یا مثبت خیالات کے ذریعے ہی انسان سے مختلف عمل سرزد ہوتے ہیں۔

مثبت سوچ سے انسان کے اندر مثبت رویہ پیدا ہوتا ہے۔

****

"احد بات سنو"

ماریہ نے اُسے روکا..

"کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"

احد باقاعدہ اُسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولا....

"نہیں بخار تو نہیں ہے.... تمہیں کہیں کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟.... نہیں میرے کہنے کا مطلب ہے اتنی عزت سے کیوں بات کی جا رہی ہے؟"

احد کو اب تشویش ہونے لگی..

"ایک تو تُم جیسو کو نہ عزت کی زبان سمجھ نہیں آتی آخر ہو نہ لاتو کے بھوت"

ماریہ بھی بنا کسی لگی لپٹی کے بغیر بولی...

"ہاں اب ٹھیک ہے"

احد نے جیسے سکون کا سانس لیا....

"مجھے پارلر تک چھوڑ دو ڈرائیور نہیں ہے"

"ڈرائیور نہیں ہے تو کیا میں تمہارا نوکر ہو.... مُجھے اور بھی بہت سے کام ہیں.... اور ویسے بھی جتنا بھی تھوپ لو لگنا تُم نے بندریا ہی ہے تو بہتر ہے ہم سب پر رحم کرو"

ماریہ کے سر پر لگی تلووں پے بجھی...

مگر وہ ضبط کر گئی....

"بھائی نہیں ہو میرے پیارے"

ماریہ اب مکھن بازی پر اُتر آئی...

"نہیں مطلب نہیں" احد تھوڑا اکڑ کر بولا....

"ابھی دیتی ہو اوقات بہت بھاؤ دکھا رہے ہو....ابو ابو" ماریہ اپنے ابو کو آواز دینے لگی...

جب کے احد ہڑ بڑا کر کھڑا ہوا اور بولا "چلو مرو"

"میں کیوں مرنے لگی مرے میرے دشمن"

ماریہ ادا سے بولی....

"ابھی تو بڑی تمیز سے بات کر رہی تھی"

احد خفگی سے کہا...

"وہ کیا ہے نہ مُشکِل وقت میں احد کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے....حالانکہ تُم تو قدرتی بنے بنائے ہو"

ماریہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی...

کُچھ ہی لمحوں میں احد کو اندازہ ہوا کے وہ کیا بول کر گئی....

"ماریہ کی بچی"

احد اُس کے پیچھے بھاگا...

ماریہ نے اپنی رفتار اور تیز کر دی.....

****

"طیات تُم رکو میں پرس لے کر آئی" پارلر سے نکلتی نمرہ نے کہا...

طیات لال رنگ کے خوبصورت جوڑے میں اور بھی حسین لگ رہی تھی آج وہ سچ میں گڑیا لگ رہی تھی....

اپنا لہنگا سنبھالتی وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی....

ایک ہائی روف اُسکے پاس آکر رکی....

طیات کو اُسکی چھٹی حس کسی خطرے کا نشان دے رہی تھی اُس نے جلدی سے گاڑی میں بیٹھنا چاہا مگر جب تک دو آدمی اُتر کر اُسکی طرف آئے....

ایک نے اُسے ہائی روف کے اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا....

"چھوڑو مجھے"

ابھی وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی کسی نے اُسکے منہ پر کچھ رکھا اور وہ اپنے ہوش کھو بیٹھی.....

اُسکی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک کمرے میں پایا....

اُس نے پچھلے گزرے لمحوں کو یاد کرنے کی کوشش کی تو وہ کسی فلم کی طرح اُسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے...

ہوش بحال ہوتے ہی اُس نے دروازہ تلاش کرنا شروع کیا مگر دروازہ بند تھا....

طیات میں دروازہ پیٹنا شروع کر دیا....

اچانک ہی دروازہ کھلا اور وہ دندناتا ہوا اندر داخل ہوا....

"تُم مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو....بولو؟"

طیات اُس کا گریبان پکڑ کر بولی....

"ریلیکس...سوئیٹ ہارٹ"

راحیل نے اُسے چھونے کی کوشش کی طیات نے اُسے پیچھے دھکیلا.....

راحیل کو اور طیش آیا...

"بس بہت ہوا میں نے تمہیں کِتنی بار عزت سے کہا کہ میری بات مان لو مگر تُم نہیں مانی اب جو بھی ہو گا اُس کی ذمے دار صرف اور صرف تُم ہو گی"

راحیل نے طیات کو خود سے اور قریب کیا....

"دور رہو مُجھ سے دور رہو"....طیات نے اُسے ایک کے بعد ایک تھپڑ مارے.....

تمہارے پیر پڑتی ہو مت کرو ایسا تمہیں خدا کا واسطہ ہے"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

طیات واقعی اُس کے قدموں میں گر گئی....

"راحیل نے اُسے بالوں سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دیا طیات کا سر بیڈ کے کونے سے بری طرح ٹکرایا.... خون رسنا شروع ہو گیا..

راحیل اُس پر جُھکا طیات مُسلسل خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی..

راحیل نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑ لیا کلائیوں میں پہنی چوڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر نسوں میں اُتر گئیں خون کی لکیریں بہہ رہی تھی....

ہاتھ لہولہان ہو گئے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا...

وہ چیختی جا رہی تھی مگر اُس پر کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا وہ اُسکی روح کو لہولہان کرنے میں جو مصروف تھا اُس پر ایک جنون طاری ہو چکا تھا نہ اُسے کُچھ سنائی دے رہا تھا نہ دکھائی.... طیات کی دِل دہلا دینے والی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی.... راحیل نے اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر آخری احتجاج کا حق بھی چھین لیا....."

عروسی جوڑا جیتے جی اُسکی آبرو اُسکے مان اُسکے غرور اُسکی انا کا کفن بن چُکا تھا...

وہ توڑ چُکا تھا اُسکی ذات کو سینکڑوں ٹکڑوں میں.......

طیات کی مردہ روح اور جیتا جسم ہولے ہولے سسک رہا تھا تڑپ رہا تھا.....

اُٹھ کر دروازہ کھول کر باہر آ گیا.....

اسکو باہر آتا دیکھ اب عُمر کمرے کی طرف بڑھا....

طیات نے ایک اور قیامت کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا....

راحیل کو یکدم کُچھ ہوا...

عمر ابھی دروازہ بند کر ہی رہا تھا....

راحیل نے لات مار کر دروازہ پورا کھول دیا....

"یہ کیا کر رہا ہے تو..."

عمر غصے سے بولا....

"سوچنا بھی مت یہ صرف راحیل کی ہے اسے میرے علاوہ کوئی اور نہیں چھو سکتا

....یہ کوئی عام لڑکی نہیں یہ راحیل آفتاب کی ہے صرف میری ہے..."

راحیل نے براہ راست عمر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا.....

"ابے کیا کہہ رہا ہے؟"

عمر دوبارہ طیات کی طرف بڑھا....

راحیل نے اُسے زور کا دھکا دیا.....

"بات سمجھ نہیں آئی تُجھے میں نے کہا نہ دور رہ یہ صرف میری ہے"

راحیل سخت غصے میں اُسے کہا.....

طیات اپنے قتل ہوئے وجود کے ساتھ ذہن میں ایک ہی سوال لیے تھی اُسکے قاتل

ایک ہو گا یہ دو....

عمر باہر نکل گیا....

راحیل نے ایک نظر طیات کو دیکھا اور چل کر اُس کی طرف آیا طیات کی آنکھوں میں

کُچھ تھا جس کی وہ تاب نہ لا سکا....

نظریں پھیر لیں....

****

دوسری طرف گھر میں کہرام مچا ہوا تھا......

طیات کو ہر جگہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر طیات کا کُچھ پتا نہیں چل رہا

تھا شام رات میں ڈھل چکی تھی رات آدھی رات میں آہستہ آہستہ لوگ بھی اپنے

پسندیدہ مشغلہ باتیں بنانے سے اُکتا کر گھروں کو چلے گئے.....

امان جازم اُسے ہر جگہ ڈھونڈھ چُکے تھے ابو بکر کی تو سانسیں اٹکی ہوئی تھی....ہر

گزرتا لمحہ اُس کو تکلیف میں اضافہ کر رہا تھا....

"یہ ضرور اُس راحیل کا کام ہے اُس کے علاوہ کوئی کر بھی نہیں سکتا"

جازم سخت غصّے میں بولا....

"پتا نہیں کہاں ہوگی میری گڑیا"

امان کی حالت غیر ہورہی تھی....

ابو بکر اب تک گھر نہیں آیا تھا....

"میں اے سی پی بات کرتا ہوں وہ میرے بہت اچھے دوست ہیں وہ یقیناً ہماری مدد کریں گے...."

جازم کہہ کر باہر نکل گیا....

امان کا دماغ مکمل ماؤف ہوچکا تھا.....

اُس کے دماغ میں بس یہی تھا کہ طیات کہاں ہوگی....؟

رات کے کسی پہر باہر گاڑی رُکنے کی آواز آئی اور کچھ گرنے کی ایان نے فوراً جاکر دروازہ کھولا تو طیات کا بے ہوش وجود چوکھٹ پر پڑا تھا....

طیات کی ایسی حالت دیکھ کر امان کو اپنے پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی....

طیات کو ہوش میں لایا گیا...

اُس وقت صرف ایان اور امان ہی تھے گھر میں....

طیات نے جیسے ہی امان کو دیکھا اُسکی چُپ ٹوٹ گئی اُس نے امان میں سینے میں خود کو چھپالیا اور بلند آواز رونے لگی.... طیات نے ایک لفظ نہیں کہا نہ امان نے اسے کریدا....

جو زخم اُسکی ذات پے لگے تھے وہ کسی بھی مرہم سے بھر نہیں سکتے تھے... امان نے اُسے اور مضبوطی سے بھینچ کیا... اُسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے.."

امان نے بہت مشکل سے اُسے چُپ کرایا دوائی دی تاکہ اُسے آرام آجائے سکون پالے کُچھ وقت کے لیے اِس اذیت سے....

****

"مجھے معاف کرنا امان میں جانتا ہوں جو ہوا غلط ہوا ہے بلکہ بہت غلط مجھے تُم سے اور طیات سے ہمدردی ہے مگر میں یہ شادی نہیں کر سکتا مجھے معاف کردو"

امان نے جازم کو ساری بات بتادی اُسکا جواب اُسکی توقع کے مطابق تھا....

جازم کہہ کر باہر چلا گیا...

دروازے کے ساتھ کھڑی طیات نے سوالیہ نگاہ اُسکی طرف اٹھائی...

مگر جازم کے پاس اُسکے کسی سوال کا جواب نہیں تھا یہ اُس میں ہمت نہیں تھی....

امان دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا....

ابو بکر پر سکتا طاری تھا طیات کی آنکھ سے گرتا ہر آنسو اُس کے دل پر گر رہا تھا.....

طیات کو نہیں پتا تھا اُسکی آنکھوں میں آنسو کیوں آئے تھے....

اپنے بھائی کا جھکا سر دیکھ کر...

دھتکارے جانے کی ذلت کی وجہ سے....

یا پھر...

اِس سے آگے سوچنے کی وہ ہمت نہیں کر پائی....وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی.....

آنسو بہتے رہے.....

امان نے فوراً خود کو سنبھالا اور طیات کو اٹھایا مگر طیات پھر اُسکی سینے میں ڈھ گئی...

****

"میں اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا... کبھی بھی مگر اِس وقت وہ کس قدر تکلیف میں ہے اِس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا میں"

ابو بکر نے تڑپ کر سوچا...

ابو بکر کو لمحہ لگا فیصلہ کرنے میں...

Copyright by Author

"میں اُسے ہر خوشی دے سکتا ہوں اتنی محبت دوں گا میں اُسے کے وہ اپنے سارے دُکھ درد بھول جائے گی...میں اُس کے زخموں اور اپنی محبت کا مرہم رکھو گا"

ابو بکر نے فیصلہ کر لیا...

*****...

"امان اگر تمھیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں طیات سے نکاح کرنا چاہتا ہوں"

ابو بکر نے امان کو حیران کر دیا....

"کیا...."

"ہاں کیونکہ میں جانتا ہو جو ہوا ہے اُس میں طیات کی کوئی غلطی نہیں ہے تو پھر وہ سزا کیوں بھگتے؟"

"مجھے اعتراض نہیں میں پھر بھی طیات سے پوچھوں گا کیونکہ میری بہن مجھ پر بوجھ نہیں ہے....میں کوئی بھی فیصلہ اُسکی مرضی کے بغیر نہیں کروں گا....

****

طیات نے نکاح کے لیے ہاں کر دی اُسکی نظر میں ابو بکر کی عزت بہت بڑھ گئی تھی....

"وہ سچی محبت کرتا ہے مُجھ سے ورنہ کوئی بھی مرد مُجھ جیسی لڑکی سے شادی کیوں کرے گا؟"

طیات نے سے سوچا....

پھر اُس کو ابو بکر کے ساتھ کیے گئے رویے پر سخت رنجیدگی ہوئی....

دوسری طرف ابو بکر کو اپنی محبت کی منزل صاف دکھائی دے رہی تھی....

کمرے میں بس ۷ افراد تھے....

مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا....

عین اُس وقت اُن لوگوں پر طیات کی ذات پر ستم کرنے والا ستم گر اندر داخل ہوا....

"تو ایک دفعہ دیکھ چُکا ہے مُجھ سے میری چیز کو چھیننے کا انجام پھر بھی"

راحیل نے ابو بکر کو گریبان سے پکڑا....

"تمہاری ہمت بھی ہوئی کیسے یہاں آنے کی؟"

ابو بکر نے بھی اُسکا گریبان پکڑ لیا....

"اپنی بکواس بند کر سوچ بھی کیسے لیا میری چیز پر اپنا حق جتانے کا..."

"شادی ہو گی آج مگر مُجھ سے..."

اُس جھٹکے سے گریبان چھوڑتے ہوئے کہا

"طیات تُم سے کبھی نکاح نہیں کرے گی"

ابو بکر نخوت سے بولا..

"کون روکے گا مُجھے تو تیری اوقات کیا ہے"

راحیل حقارت سے بولا....

ابو بکر نے راحیل کو دھکا دیا....

راحیل نے اسے پلٹ کر مارا....

راحیل نے بندوق نکالی اور ابو بکر پر تان دی... ابو بکر بنا کسی خوف کے اُسکے سامنے ڈٹ گیا....

"طیات کی شادی تُم سے نہیں ہو گی.."

راحیل نے گولی چلا دی جو ابو بکر کے سیدھا کندھے پر لگی سینے سے بہت قریب....

وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا....

راحیل دوسری گولی چلانے ہی والا تھا طیات نے اُسے روک دیا...

"رُک جاؤ میں تیار ہوں."

طیات نے بھی ہار مانتے ہوئے کہا...

"نہیں"

Copyright by Author

ابو بکر کے منہ سے درد بھری چیخ نکلی...

"طیات تُم ایسا کُچھ نہیں کرو گی"

امان نے اُسے روکا...

"نہیں بھائی یہی ٹھیک ہے اچھا ہے میری عزت کو ملیا میٹ کر دینے والا ہی مُجھے اپنی عزت بنا رہا ہے...اور میں اپنی نا کی قیمت کسی کی جان کے بدلے نہیں چکانا چاہتی"

طیات نے روتے ہوئے کہا....

راحیل نے آنکھ کے اشارے سے اپنے ساتھ آئے لوگوں کو امان ایان کو پکڑنے کا کہا....

راحیل کے بندوں نے امان اور ایان کو پکڑ لیا....

شروع ہو جا...

راحیل نے مولوی کے سر پر بندوق رکھتے ہوئے کہا...

"طیات حیدر بنتِ حیدر احمد آپکا نکاح راحیل آفتاب ولد آفتاب سلمان کے ساتھ باوسط ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟...

طیات نے ایک نظر ابو بکر کو دیکھا جو خون سے لت پت تھا...

بے بس کھڑے اپنے دونوں بھائیوں کو....

"نہیں طیات"

امان خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا....

طیات نے آنکھیں بند کر کے بھینچ کر کھولیں...

"قبول ہے"

طیات کے لہجے میں کرب ہی کرب تھا....

"طیات حیدر بنتِ حیدر احمد آپکا نکاح راحیل آفتاب ولد آفتاب سلمان کے ساتھ با

اوست ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟..."

"قبول ہے"

"طیات حیدر بنتِ حیدر احمد آپکا نکاح راحیل آفتاب ولد آفتاب سلمان کے ساتھ با

اوست ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟..."

"قبول ہے"

اپنی محبت کو ہارتا دیکھ ابو بکر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں...

شاید ہمیشہ کے لیے....

"آپکا نکاح طیات حیدر بنتِ حیدر احمد

با اواست ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"

اُسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی...

اُس نے باری باری کمرے میں موجود لوگوں پر نظر دوڑائی اور ایک ایک نظر خون میں لت پت پڑے ابو بکر کے بے جان مردہ جسم پر....

"قبول ہے...."

"آپکا نکاح طیات حیدر بنتِ حیدر احمد بااواست ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"

قبول ہے...

"آپکا نکاح طیات حیدر بنتِ حیدر احمد بااواست ۵ لاکھ روپے حق مہر طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"

قبول ہے.....

راحیل کو مبارک بعد دینے والا کوئی نہیں تھا...

وہ اُٹھا اور سب کے سامنے بڑی بے باکی سے طیات کے رخسار پر اپنی فتح کی پہلی مہر لگا کر اسے دھکا دے کر چل دیا....

دروازے تک پہنچا ہی تھا طیات کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور گیٹ عبور کر گیا....

✶✱✶✱✶✱✶✱

وہ عروسی لباس میں دلہن بنی بیٹھی تھی...

وہ بیٹھی ضرور تھی پر اُسے کسی کا انتظار نہیں تھا...

ہوتا بھی کیوں اور وہ آتا بھی کیوں اپنا مقصد تو وہ پورا کر چکا تھا....

وہ اُٹھ کر شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی ایک نظر اپنے سجے دھجے سراپے پر ڈالی

دوسرے ہی لمحے دوپٹہ کھینچ لیا....

کبھی آئینے کو دیکھتی کبھی سامنے دیوار پر لگی تصویر کو اُسکو اپنا سجا روپ اور سامنے لگی شخص کی تصویر دیکھ کر کسی کا خون میں ستا وجود یاد آجاتا....

"کیا غلطی تھی؟ کیا غلطی تھی اُسکی؟

یہی کے اُس نے مُجھ سے محبت کی....

محبت کی اتنی بڑی سزا"

اُس نے گلدان اُٹھا کر شیشے پر دے مارا.... شیشہ زوردہ آواز سے ٹوٹ کر زمین بوس ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے بکھرا بکھرا....

"بلکل میری زندگی کی طرح یہ بھی ٹوٹ گیا...."

اُس نے صدمے کی حالت میں کہا....

****

کتاب کھولے وہ جو جو پڑھ رہا تھا اُسکے چہرے کے رنگ بدلتے جا رہے تھے....

میدان حشر دُنیا کے ہر مسلمان کا اِس ایک مقام پر ایمان یعنی آخرت پر ایمان یقیناً ہے جب ہی تو وہ مسلمان ہے... سب ہی جانتے ہیں میدان حشر کیا مقام ہے یہ کہاں ہے؟....

ایک دن ایسا آئیگا جب یہ خوبصورت سی دُنیا جی بلکل یہ خوبصورت دُنیا جی بلکل یہی دنیا جی ہاں یہی جس پر آپ لیٹے بیٹھے یہ کھڑے ہیں یہ پوری دُنیا میدان حشر بن جائیگی... اور ڈرو اُس دن سے....

میدان حشر کی زمین ایسی ہموار ہو گی کہ اس کنارے پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے اور اس دن زمین تانبے کی ہو گی۔

اُسے اپنے نیچے موجود زمین یکدم تانبے کی لگنے لگی اور فل سپیڈ میں چل رہے اے سی کے باوجود اُسے لگا سورج اُسکے سر پر آ پہنچا ہے...

کتاب کو بند کر کے وہ باہر کی طرف بھاگا دیوانہ وار بہت تیز بارش ہو رہی تھی طوفانی بارش مگر وہ بھاگے جا رہا تھا.....

****

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'دوسرا باب'

"محبت اور عشق"

محبت بھی کس قدر عجیب شے ہے احساس ہے طاقت ہے کمزوری یہ ایک جذبہ بیک وقت آپکا سب کُچھ ہوتا ہے کُل اثاثہ...

نہ ہو تو سیکنڈ کے ہزاروں حصہ جسے ہم گن بھی نہیں سکتے ہم اُس لمحے کو بھی محسوس کرنے لگتے ہیں کرب کو قریب سے جاننے لگتے ہیں...

محبت اور عشق کو اکثر لوگ ایک ہی سمجھتے ہیں اکثر لوگ ان دو جذبوں کے بھنور میں اپنی زندگی کھو دیتے ہیں مگر سمجھ نہیں پاتے آخر وہ محبت تھی یا عشق...

محبت ایک لطیف جذبے کا نام ہے۔

یہ انہی سے جلدی کی جاسکتی ہے جن کے اندر لطافت کو جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

روح کا آفاقی تعلق جو ازل سے ہے اور وقت مقررہ پر اپنے محبوب سے جڑ جاتا ہے۔

دل کا رشتہ جس میں محبوب کو دل کی آنکھ سے دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ اور دل سے اس کی آنکھ کے اشارے کو سمجھ کر اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

محبت کو اگر حقیقی محبت کے حوالے سے دیکھا جائے تو اللہ پہلے خود ہم سے محبت کرتا ہے۔ جو وہ ازل سے کرتا آرہا ہے۔ لیکن ہم اسے اب محبت کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ ہم اللہ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ہمارا کوئی بھی عمل اللہ سے محبت کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ ہم موت سے ڈرتے ہیں تو ہمارا یہ خوف اور ڈر ہماری اس کمزور محبت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم اپنے محبوب کے پاس جانے سے ڈرتے ہیں۔ موت سے ڈر ہماری اصل اوقات کو سامنے لے آتا ہے۔

عشق کسی کو پانے کی چاہ میں کسی کا ہو جانے کا نام ہے۔ عشق نام ہے جھک جانے کا... مان لینے کا... ہاتھ اٹھائے جانے کا... اور حق ناحق سے بالاتر ہو کر... سب برداشت کرنے جانے کا۔ جو ایسے کرتا گیا اور جب تک کرتا گیا... تو اس کا عشق چلتا گیا اور بڑھتا گیا۔ اب ہر ایک کی اپنی مرضی اور شوق ہے کہ وہ کتنا عشق بڑھانا اور چلانا چاہے اتنا ہی وہ یہ سب کرتا جائے گا۔

عشق کا رنگ جدا...روپ بھی جدا...طرز بھی جدا...ادا بھی جدا ہے۔بس عشق کا تقاضا ہے کہ مان لینا...جھک جانا...ہاتھ اٹھالینا...حق ناحق...بناء شکوے شکایت..یہی ہے عشق کا تقاضا۔عشق ہمیشہ سے حاصل کی خواہش سے لاحاصل کی سمت بڑھتے رہنے کے سفر کا نام ہے۔عشق کبھی بھی مرتا نہیں۔زندگی کا سفر ختم ہو کے بندہ مر جاتا ہے پر اس کا عشق چلتا رہتا ہے اور یہ ہمیشہ چلے گا۔

****

"ابو بکر ابو بکر آنکھیں کھولو"

امان نے راحیل کے طیات کو لے جانے کے بعد نیم بے ہوش پڑے ابو بکر کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ایان گاڑی نکالو"

امان نے ایان کو گاڑی نکالنے کا کہا اور اس نے ابو بکر کو اٹھانے کی سعی جاری رکھیں....

امان نے ابو بکر کی نبض چیک کی نبض چل رہی تھی مگر بہت آہستہ آہستہ...

ابو بکر کی آنکھوں کے سامنے طیات کا سجاد ھجا سراپا تھا وہ وجود اس کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا...کرب ہی کرب تھا اُسکے ہر انداز میں....

وہ زندگی سے دور ہو چکا تھا دُنیا سے جا چکا تھا اپنی سوچ کے مطابق... مگر نہیں سانسوں کی ڈورا ابھی بھی جڑی ہوئی تھی۔ ابو بکر اپنی ابدی نیند کو گلے لگانے کے پر تول رہا تھا. آخری منظر جو اُسکی آنکھوں میں تھا اپنی جانِ دشمن کا خوبصورت سراپا. پھر کیا ہوا تھا. اِس سے آگے اُسے سوچنے کی مہلت ہی نہیں ملی بے ہوشی نے مُکمل طور پر اُسے کُچھ وقت کے لیے پُرسکون کر دیا۔

*****

طیات کانچ کے ٹکڑوں کے گرد بیٹھی تھی خود بھی کسی ٹوٹی ہوئی شے کی مانند۔ اُس نے اب اپنے زیور اُتار کر پھینکنا شروع کر دیے کانچ کی چوڑیوں نے ٹوٹ کر الگ رنگ کے کانچوں کا مزید اضافہ کر دیا۔ اُس نے دوبارہ نظر اُٹھا کر کمرے پر نظر دوڑائی مگر منظر وہی تھا وہ برباد ہو چکی تھی آج اُس شخص کی بیوی بن کر اُسکی خواب گاہ میں لا پھینکی گئی تھی۔ اپنے میڈلز میں اسے ایک اور جیت کا تمغہ بنا کر لانے والا وہ شخص غائب تھا...

باہر قدموں کی آواز سنائی دی..

طیات نے ہاتھ کانچ کے ٹکڑوں پر زور سے رکھ دیے...

دروازہ کھول کر ہونٹوں پر کوئی معرکہ سر کر لینے کی مسکراہٹ خوشی لیے وہ اندر داخل ہوا۔ راحیل نے ایک نظر زمین پر بیٹھی طیات کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے اُسکی نظر اُسکے ہاتھ سے بہتے خون اور ہاتھ کے نیچے پڑے کانچ پر پڑی۔ وہ اُسکی طرف آ کر بولا....

"خودکشی کرنے کا ارادہ ہے کیا؟"

وہ سادہ لہجے میں بولا....

"اگر خودکشی ہی کرنی ہوتی نہ تو اُس دن ہی کر لیتی جب تُم نے.."

طیات نے دانستہ اپنی بات ادھوری چھوڑی....

طیات باتھ رُوم میں چلی گئی..

طیات کو وہ کسی صورت برداشت نہیں تھا مگر اب وہ اُسکے ساتھ جس بندھن میں بندھ چُکی تھی اسے روز دیکھنا ایک کمرے میں رہنا یہ خیال ہی اُسکے لیے سوہانِ روح تھا۔ کُچھ دیر بے مقصد شیشے کے سامنے کھڑے رہنے کے بعد منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔ مگر پانی کی بوندیں بھی اُسکے جسم پر آگ کے انگاروں کی طرح گر رہی تھیں۔

آدھا گھنٹہ اندر رہنے کے بعد اُسکے اندر سے کہی سے آواز آئی "کب تک چھپ سکو گی یہ کوئی چند گھنٹے یا چند دنوں کی بات نہیں ہے یہ تعلق عمر بھر کا ہے۔"

طیات نے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور چہرہ صاف کر کے باہر آگئی۔ راحیل کمرے میں نہیں تھا۔ اس نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔

طیات بیڈ پر آکر بیٹھ گئی... اُسکا دھیان بار بار ابو بکر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ نہ اُس کے پاس فون تھا۔ نہ کمرے میں ptcl تھا۔

"میں اب کیا کروں گی؟"

وہ خود سے مخاطب ہوئی....

"میں یہاں اِس کے ساتھ آ تو گئی ہوں مگر کیا میں اسکے ساتھ یہاں آئیڈیل کپل کی طرح رہ پاؤں گی؟"

طیات نے بے ساختہ جھر جھری لی..

آگے کے بارے میں سوچنے کے لیے اُسے آرام کی سخت ضرورت تھی۔ اُس نے تکیے پر سر رکھ دیا مگر نیند اُس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

"کہاں سے شروعات ہوئی تھی کہاں آگئی ہوں میں؟ یہ سچ ہے نہ جازم نہ ابو بکر دونوں میں سے کسی کے ساتھ میری جذباتی وابستگی نہیں تھی۔ مگر میری قسمت میں یہ سب ہونا کیوں لکھا تو نے..."

وہ اب اپنے رب سے شکوہ کر رہی تھی...

جس شخص کو دیکھ کر میرے روم روم میں زہر اُتر آتا ہے تو نے اُسے میرا محرم بنا دیا...کیسے گزاروں گی میں ساری زندگی اُس کے ساتھ"

طیات کی آنکھوں میں نمی آگئی....

"جس شخص کو دیکھ کر مجھے سخت نفرت محسوس ہوتی ہے...کس طرح رہو گی میں"

انہی جذباتوں سے چور اُسے پتہ بھی نہیں چلا کب وہ نیند کی وادیوں میں اُتر گئی...

✶✱✶✱✶✱✶

تُم کیوں منہ بنائے بیٹھی ہو"

احد نے اُسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا....

"تُم اچھے سے جانتے ہو وجہ پھر بھی پوچھ رہے ہو"

ماریہ نے دُکھ بھرے انداز میں کہا...

"طیات کے ساتھ بہت برا ہوا.... کتنی معصوم ہے وہ تو مگر اب کیا حالت ہو رہی ہو گی

اُن کی....

میں تو اُن سے پہلی بار ملی تھی مگر مُجھے لگا ہی نہیں کے میں پہلی بار مِل رہی ہو مُجھے لگا میں

اُنہیں بہت وقت سے جانتی ہو....

مجھے تو سوچ کر بھی تکلیف ہو رہی ہے احد جو اُن کے ساتھ ہوا ہے وہ کس قدر تکلیف

اور اذیت میں ہوں گی...."

وہ ہمدردانہ انداز میں بولی...

"احد کیا ہو جاتا اگر جازم بھائی اُن سے شادی کر لیتے....

اِن سب میں اُن کی کیا غلطی تھی..

مجھے جازم بھائی سے اِس قدر کم ظرفی کی اُمید ہر گز نہیں تھی"

ماریہ کے لہجے میں درشتگی در آئی...

"ماریہ....

پلیز یہ کوئی ٹی وی فلم یا کہانی نہیں ہے پریکٹیکل لائف ہے اور جس رویے کی تُم بات

کر رہی ہو وہ سب کہانیوں میں ہی اچھے لگتے ہیں...

جازم بھائی کسی بھی فلم کے ہیرو یا ناول کا کوئی کردار نہیں ہیں جس میں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہوں برائیوں سے بلکل پاک....

جازم بھائی بھی ایک اِنسان ہیں اسی سوسائٹی کے ایک مرد کُچھ نام نہاد لوگوں کے بنائے گئے اصولوں پہ معاشرے کی طے کردہ حدود میں رہتے ہیں اور اُن اصولوں پر عمل کر کے ہی وہ سوسائٹی میں موو کر سکتے ہیں....

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ جازم بھائی نے ٹھیک کیا میں بلکل بھی اُنکے اِس قدم کی حمایت نہیں کر رہا.... مگر میں اُنکے اس عمل کو فطری ہی کہوں گا....

سب چھوڑو تُم یہ بتاؤ... "اگر جازم بھائی کی جگہ میں ہوتا کیا تب بھی تمہارے خیالات یہی ہوتے...."

احد اُسے زندگی کی تلخ حقیقت دکھا رہا تھا....

وہ زندگی کی تلخ حقیقت سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی مگر احد نے اسے دنیا کی سچائی سے روشناس کرایا...

"کوئی بھی انسان فرشتہ نہیں ہوتا جازم بھائی خود ایک عام انسان ہی ہیں بالکل ہماری طرح۔ اگر ہم لوگوں میں صبر برداشت درگزر کا مادہ ہو تو ہم لوگوں میں اور فرشتوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟"

"تُم ٹھیک کہتے ہو احد مگر طیات کے ساتھ بہت بُرا ہوا"

ماریہ اپنے موقف سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھی.....

"غلط تو تب ہوتا نہ جب وہ لڑکا طیات کو اسی طرح چھوڑ دیتا...اگر اُس نے عزت کی چادر اُسکے سر سے چھینی تو اپنے نام کی عزت بھی تو اُسے دی ہے"

احد بڑے مطمئن انداز بولا....

جبکہ ماریہ کو احد کی یہ بات سخت ناگوار گزری...

"کتنا آسان ہے تُم لڑکوں کے لئے....مطلب کوئی ندامت نہیں کُچھ نہیں لڑکی کی اپنی کوئی مرضی نہیں اُسکی کیا خواہش ہے کوئی یہ کیوں نہیں جاننے کی کوشش نہیں کرتا"

ماریہ نے اُسے کڑے تیوریوں سے گھورتے ہوئے کہا....

"توبہ ہے ویسے....ماریہ جانِ چھوڑو میرے تُم کو منہ لگالیا تو لٹک ہی جاتی ہو"

احد نے بات کا موضوع بدلنے کی کوشش کی....

"ہنہ....آئے بڑے تُم سے بات کرتی میری جوتی اور تمیز سے بات کیا کرو مُجھ سے پورے ۳۰منٹ بڑی ہوں تُم سے...."

ماریہ نے اُسکو چھیڑتے ہوئے کہا...

"ہاں تُم نے پتہ نہیں کون سا احسان کر لیا ۳ منٹ پہلے آ کر عذاب ہی اُترنا تھا زمین پر 3۳ منٹ بعد اُتر جاتا۔ کم از کم مُجھ جیسے نیک شریف پیارے معصوم ہینڈ سم اسمارٹ لڑکے کے ساتھ دُنیا میں آتے ہوئے تمہیں شرم کرنی چاہیے تھی..."

احد بھی فورم میں آ گیا....

"توبہ توبہ کرو احد، تمہیں پتہ ہے نہ اللہ کو جھوٹ ذرا بھی نہیں پسند اور تُم تو سفید جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہاری بولی گئی ایک بھی صفات مُجھے تو نہیں دکھتی....ہاں پر تُم رج کر کمینے اور نکمے ضرور ہو"

نکمے لفظ پر احد ہتھے سے اُکھڑ گیا....

" نکمی ہو تُم.... سمجھی دن بھر بیٹھی بس ٹھوستی رہتی ہو بکرے کی طرح جگالی کرنے کی عادت تمہیں ہے اور مُجھے نکما بولتی ہو"

احد بھی کٹنی عورتوں کی طرح لڑنے آ گیا....

"بی بی دور رہو مُجھ سے....ایک تو پتا نہیں تمہاری یہ بوا دادی چاچی محلے کی عورتوں کی طرح لڑنے کی عادت پتہ نہیں کب جائیگی"

ماریہ نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا....

احد تپ گیا....

"آئندہ مُجھے یہ الفاظ مت کہنا منہ نوچ لوں گا تمہارا میں"

سخت جل کر گویا ہوا....

"کیا کروں میرے بھائی......

سارے لچھن تو وہی ہیں دیکھو ابھی بھی جاہل لڑاکا عورتوں کی طرح بول رہے ہو...."

ماریہ نے دوبارہ اُسے چڑایا...

"ماریہ کی بچی"

وہ اُسکی طرف لپکا....

جب کے اُسکی متوقع اقدام کے پیش نظر وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی....

****

"ڈاکٹر اب کیسی طبیعت ہے ابو بکر کی"

امان نے ڈاکٹر سے پوچھا....

"ہم نے آپریشن کر کے بلٹ نکال لی ہے مگر ابھی بھی وہ مُکمل طور پر خطرے سے باہر نہیں ہیں آپ دعا کریں"

ڈاکٹر اپنی روایتی تسلی دے کر چلا گیا....

امان گرنے کے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا....

"بھائی سنبھالیں خود کو"

ایان نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا....

"کیا سنبھالوں، کیا سنواروں میں، سب ٹوٹ گیا ہے، ختم ہو گیا ہے، جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا....

طیات آج اُس گھٹیا ذلیل انسان کے ساتھ ہے جس کے منہ سے میں اپنی بہن کا نام سننا بھی برداشت نہیں کر سکتا.... آج میری گڑیا اُس کی بیوی بن گئی ہے اور میں کُچھ نہیں کر سکا میں کس قدر بے بس ہو گیا تھا"

امان صدمے کی حالت میں پھٹ پڑا....

"بھائی پلیز خود کو سنبھالیں اگر آپ ہی ہمت ہار جائینگے تو ہم کیسے آپی کو واپس لائیں گے"

ایان نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے ہمت دی...

"ہاں میں اپنی بہن کو اُس منحوس اِنسان کے پاس سے واپس لے کر آؤں گا... اپنی بہن کو اُس گھٹیا انسان کے ساتھ ہر گز نہیں رہنے دوں گا"

امان نے بھی فیصلہ کر لیا....

Copyright by Author

"ابو بکر ٹھیک ہو جائے بس اللہ کرے اگر اُسے کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی بھی معاف نہیں کر پاؤں گا... ہماری وجہ سے اُسے اتنا سب کچھ بھگتنا پڑ رہا ہے..."

امان نے رنجیدہ ہو کر سوچا.... کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا ابو بکر صرف اُسکی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی محبت کے خاطر یہ سب کر گزرا تھا....

****

"کیا تُم نے شادی کر لی؟....کب اور کس سے کی؟"

عمر نے بے یقینی کے عالم میں اُسکی طرف دیکھتے ہوئے ایک کے بعد ایک سوال کیے...

"ہاں کر لی.. آج کی ہے اور طیات سے کی ہے"

اُس نے بھی کسی روبوٹ کی طرح بس اتنا ہی کہا جتنا پوچھا گیا تھا....

"اب یہ طیات کون ہے؟"

عُمر نے اُلجھ کر پوچھا....

"وہی اُس رات والی جس کے لیے تو نے مجھے۔۔۔"

"ہاں وہی"

راحیل نے اُسکی بات کاٹ کر کہا......

"پر تو"

"مُجھے اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی...."

راحیل نے دوبارہ اُسکی بات کاٹی...

"پر کیوں مُجھے جاننا ہے یار تُجھ جیسے بندے نے؟"

"میں کہہ رہا ہو نہ مُجھے اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی"

راحیل نے مسلسل تیسری بار اُسکو بیچ میں ٹوکا۔۔۔

"ٹھیک ہے جیسے تیری مرضی"

پھر عمر بھی فوراً مان گیا۔۔

"ویسے مریم آئی تھی کُچھ دیر پہلے، تیرے آنے سے بہت انتظار کر کے گئی ہے۔ محبت کرتی ہے تُجھ سے"

عمر شوخ انداز میں بولا....

"ایک تو پتا نہیں یہ میرا پیچھا کب چھوڑے گی کسی آسیب کی طرح چپک گئی ہے"

راحیل نے سخت بے زاری سے کہا....

"مل لے یار ایک بار پھر..... تیرا کیا جا رہا ہے"

"راحیل آفتاب کسی سے بھی دوبارہ نہیں ملتا ایک ہی مقصد کے لیے"

راحیل نے جیسے اُسے باور کرایا...

"پھر اُسکا کیا جسے اپنی بیوی بنا کر لے آیا ہے تو... تیرا مقصد تو پورا ہو چکا ہے نہ اُس سے یہاں ایک لڑکی سے دوبارہ ملنا اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اور وہاں جو دوسری لڑکی کو وہی مقصد پورا کر کے جو تو اُسے بیوی بنا چُکا اُس کا کی؟"

عُمر گھوم پھر کے دوبارہ اُسی بات پر آ گیا....

راحیل اِس بات پر لاجواب ہو گیا....

اُسے خود نہیں پتہ تھا آخر کیوں اُس نے ایسا کیوں کیا تھا...

وہ کبھی بھی زبردستی کا قائل نہیں تھا پھر کیا تھا اُس میں جو وہ یہ سب کرنے پر مجبور ہو گیا.... اور اگر اُسکا مقصد صرف طیات کی قربت تھی تو وہ تو حاصل کر چُکا تھا.... تو کیوں نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی اور کی ہو جائے۔ راحیل نے اپنے دماغ میں اُٹھتے سوالوں کو جھٹکا۔

"یہی فرق ہے اِن لڑکیوں میں اور طیات میں کہ یہ یہاں ہے اور وہ وہاں میرے گھر میں ہے۔ یہ یہاں سب لوگوں کی آسائشوں عیش کا سامان کرتی ہی جبکہ وہ صرف میری ہو کر وہاں ہے"

راحیل مسکرا کر سامنے کھڑی سگنل دیتی لڑکی کی طرف مُسکرا کر دیکھتا ہوا بولا۔۔

"اوہ تیرے کہنے کا مطلب مستقل مزاجی بھی آگئی ہے تیرے اندر..ایک شاہکار گھر میں بھی چھپا رکھا ہے جس پر ٹیگ لگا دیا ہے تُو نے بس راحیل آفتاب کا"

عمر نے اپنی سوچ کے مُطابق کہا...

"بلکل"

"ہائے ڈارلنگ"

وہ لڑکی راحیل کے برابر بیٹھتے ہوئے بولی....

"ہائے"..

"آئی وانٹ ٹو اسپنڈ سم"

شہ....

راحیل نے اُسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا..

ساتھ ہی وہ لڑکی کو لے کر کھڑا ہو گیا....

"ابے کہاں جارہا ہے"

"گھر جارہا ہوں اور کہاں"

راحیل نے سادہ انداز میں کہا......

"پر گھر میں تو وہ"

"تو کیا"

راحیل نے ہنوز سادہ انداز میں کہا....

عمر کو اُسکی لاپرواہی پر رشک آیا....

"کُچھ نہیں"

اُس نے بھی شانے اُچکاے....

راحیل لڑکی کمر میں ہاتھ ڈالے چل دیا....

****

طیات کی نیند کسی چیز کے گرنے کی آواز سُن کر کھلی...

ابھی وہ کچی نیند سے بیدار ہوئی تھی آنکھیں کھولیں تو کُچھ لمحے اُس ماحول کو سمجھنے میں سرک گئے....

جیسے ہی ہوش بحال ہوئے گزرے لمحے یاد آئے اُس نے پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی مگر وہاں سب ٹھیک تھا....

وہ بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی دوپٹہ شانوں پر اچھی طرح ڈالا....

وہ واشروم تک آئی...

دو بار دروازہ بجایا مگر کوئی جواب نہیں آیا اُس نے دروازہ کھولا تو وہ کھلا ہوا تھا اندر کوئی نہیں تھا.....

اب وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی ساتھ دو کمرے اور تھے...

طیات کو دوبارہ کوئی آواز سنائی دی....

وہ ڈر گئی...

آہستہ آہستہ چلتی دروازے تک آئی...

اُس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا..

اندر کے منظر کو دیکھ کر اُسکی آنکھیں بے اختیار نیچے ہو گئیں.....

راحیل اور کوئی لڑکی قابل اعتراض حالت میں تھے....

طیات نے پھر نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور دروازہ بنا بند کیے جس کمرے سے نکلی تھی وہیں بھاگی....

"کس قدر گھٹیا گندہ اور واہیات اِنسان ہے"

طیات کو سخت غصّہ آیا....

"اپنے گھر کو اِس نے کیا بنا رکھا ہے"

اُسے سخت غصّہ آ رہا تھا...

Copyright by Author

راحیل نے جیسے ہی طیات کو دروازے پر دیکھا نجانے کیوں اُس کا دل ہر چیز سے اُٹھ گیا...

وہ اب شرٹ پہن رہا تھا....

جبکہ وہ لڑکی حیرانی سے کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی....

"واٹ آر یو ڈوئنگ؟"

(کیا کر رہے ہو؟)

"نو تھینگ یو مے لیو۔"

(کُچھ نہیں تُم جاؤ۔)

راحیل نے آخری بٹن لگاتے ہوئے کہا...

"بٹ ڈیر ہم تو"

وہ لڑکی راحیل کے قدرے قریب ہو کر بولی....

"میں نے کہا نہ تم جاؤ اور یہ لو جتنے چاہیے نکال لو"

راحیل نے اُسے شانوں سے پکڑ کر خود سے الگ کیا..اور اپنا والٹ اُسکے سامنے پھینک کر دروازے سے باہر نکل گیا....

لڑکی نے فوراً والٹ اٹھایا اور اپنی قیمت کا حساب لگانے لگی....

✶✱✶✱✶✱✶

قدموں کو آتی آواز کی وجہ سے اُس نے کمبل میں خود کو پوری طرح چھپالیا....

راحیل دروازہ کھول کر اندر آیا....

طیات نے کوئی ردِ عمل نہیں کیا....

وہ کُچھ دیر کھڑا اُسے یونہی بے مقصد گھورتا رہا....

وہ اُسکی نظروں کو حدت اندر بھی محسوس کر سکتی تھی...

راحیل کپڑے بدلنے چلا گیا....

طیات نے پھر اپنی رکی سانس بحال کی.....

وہ کپڑے بدل کر آیا تو جب تک طیات بیڈ سے اُٹھ کر صوفے پر لیٹ گئی..

"بات سنو"

راحیل نے اس سے بات کرنی چاہی....

طیات بھی زیادہ دیر سونے کا ناٹک نہیں کر سکی اور نفرت سے منہ دوسری طرف کر لیا...

راحیل بھی پھر آگے نہ بڑھا بیڈ پر آ کر لیٹ گیا...

یوں اُس طرح ہوئی اُن دونوں کی شادی کی پہلی رات...

✶✶✶✶✶✶

وہاں معمول کا درس چل رہا تھا پر نہ جانے کیوں اُسے لگ رہا تھا کے پوری دنیا اسکو اُسکے کیے گئے گناہ باور کروا رہی تھی چور اُسکے دل میں جو تھا۔ وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر اُسکے قدم نہیں اٹھ پا رہے تھے وہ منجمند ہو گے تھے جسم ہلنے سے انکاری تھا اُسکو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اُس پر سینکڑوں کیڑے رینگ رہے ہیں اُسکی سماعتوں میں دوبارہ آواز گونجی....

زنا کیا ہے؟

ایک آواز ٹکرائی اُسکی سماعتوں سے....

"اِنتظار کرو تم اپنی بربادی کا جشن مناؤ خدا کی رحمت سے آزادی کا تمہاری رسی بہت جلد کھینچی جائیگی انتظار کرو بد دعا ہے میری دل سے نکلی ہے عرش کو ہلا دیگی....."

"کیا میں غلط ہوں" اُس کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی....

"ثور پھونکی جا چکی ہے"

دوبارہ آواز آئی کہیں اندر سے....

اُس سے زیادہ وہاں نہیں رُک سکا....وہ بھول گیا کس کام کے لیے آیا تھا....اُسے کُچھ یاد نہیں رہا وہ ابھی ہال سے باہر نکلا ہی تھا پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے اُسکی نظر گاڑی سے اُترتی ایک چہرے کی طرف گئی گویا کیا آج شروعات تھی اُسکی تباہی کی....

اُس نے فوراً اپنا منہ پھیر لیا۔ مگر چہرہ اُس سے چھپ نہیں سکا۔ سامنے کھڑا وجود لمحے کو بے کل ہوا پھر اُسکے چہرے پر کرب کا ایک سایہ لہرا کر گزر گیا۔ اُس پر ترحم بھری نگاہ ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔

گاڑی کے گیٹ کے پاس کھڑے اُسکے قدم لڑکھڑائے۔ گاڑی میں بیٹھ کر اُس نے گاڑی فل سپیڈ میں ہائی وے پر دوڑادی۔

"برباد ہو گے تم"

آوازیں اُسکے کہیں اندر سے آ رہی تھی....

"وہ پاکباز ہے تُم گنہگار ہو"

ضمیر نے ملامت کی۔۔

اُس نے سپیڈ مزید بڑھادی۔۔۔

سامنے سے آتا ٹرک اُسے نہیں دکھا....اُس نے گاڑی سائیڈ سے نکالنی چاہی۔۔۔

گاڑی اپنا توازن قائم نہیں کر سکی بری طرح ایک پول سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

"ابھی تو شروعات ہے"

دوبارہ کسی نے اسے جھنجھوڑا۔۔

آخری منظر جو اُسکی آنکھوں کے سامنے آیا وہ تھا ایک سجا ہوا نہایت خوبصورت وجود جسکی ساری حشر سامانیاں اُس کے لیے تھیں۔۔۔

مگر....

مہلت نہیں دی....

گردن ایک طرف لڑھک گئی....

✶✷✶✷✶✷✶

ابو بکر خالی نظروں سے کمرے کو دیکھ رہا تھا....

اُسے ۳ دن بعد ہوش آیا تھا...

مگر اُس نے اپنے منہ پر بلکل چُپ لگالی تھی...

"یہ لیں بھائی آپ کُچھ کھالیں پھر آپکو دوائی بھی لینی ہے"

ایان نے کٹے ہوئے فروٹ کی پلیٹ اُس کے آگے کی...

ابو بکر نے ایک نظر ایان کو دیکھا اور پھر سے نظر ایک غیر مرئی نقطے پر ٹکادی....

ایان نے اُس کو ترحم بھری نظروں سے دیکھا....

امان سب دیکھ رہا تھا اُس نے آگے بڑھ کر زبردستی جوس کا گلاس اُسکے منہ سے لگا دیا۔ ابو بکر نے بے بسی سے اُسکی طرف دیکھا پھر اُس سے لپٹ گیا۔ امان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں رو رہا تھا مگر اُس وقت اُس نے صرف ابو بکر کو تسلی دی۔

****

طیات کو نیند نہیں آرہی تھی وہ اُٹھ کر چھت پر آگئی۔ خالی نظروں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ شادی کو ۳ دن ہو چکے تھے مگر نہ تو راحیل نے اُس سے دوبارہ بات کرنے کی کوشش کی نہ ہی طیات نے اُس سے بات کرنے کی کوشش کی۔ راحیل اُسے کمرے میں نہ پا کر تھوڑا پریشان ہوا پتہ نہیں کیوں پر وہ ہوا تھا۔ کمرے سے ٹیریس کی طرف کھلتا دروازہ کُھلا ہوا تھا غیر اِرادی طور پر وہ اُس دروازے پر آیا تو سامنے کھڑی طیات کو دیکھ کر اُسے تسلی ہوئی۔ وہ چُپ چاپ اُسکے بغل میں آکر کھڑا ہو گیا۔

طیات نے اپنے دونوں ہاتھ ریلنگ پر ٹکائے ہوئے تھے۔ عجیب سی خاموشی تھی دونوں کی بیچ ۳ دن سے نہ کوئی تلخ کلامی تو نہ ہی کوئی خوشگوار گفتگو۔ راحیل خود بھی اُس سے اجتناب برت رہا تھا۔ راحیل نے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

طیات کسی گہری سوچ میں ڈوبی اُسکے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے سامنے دیکھا وہ اُسکے بہت قریب کھڑا تھا۔ طیات کے چہرے پر خوف اُتر آیا۔ جسے راحیل نے بھی محسوس کیا مگر اُسکی پرواہ کیے بغیر بے اختیار اُسکی طرف بڑھا۔ کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کیا۔

"کیوں ڈرتی ہو مُجھ سے ؟ اب کیوں اب تو مُجھے سارے اختیارات ہیں۔"

راحیل نے اسکا چہرہ چھو کر کہا.....

طیات نے ضبط سے اپنی آنکھیں بھینچ لیں۔ راحیل نے اسے چھوڑ دیا۔ طیات اُسکے حصار سے الگ ہوتے ہی تھوڑا آگے بڑھ گئی۔ جبکہ راحیل نے اپنا منہ دوبارہ دوسری طرف کر لیا۔

"کیوں روکا تھا اپنے دوست کو"

راحیل کے لیے سوال بلکل غیر متوقع تھا۔

طیات نے اُن دونوں کی شادی شدہ زندگی کے ۳ دن بعد راحیل کو مخاطب کیا۔

راحیل کو نہیں پتہ چلا اُسے کیا ہوا اِن چھ لفظوں میں ایسا کُچھ ضرور تھا جس نے اُس جیسے شخص کو بھی جھنجھوڑ دیا۔

"کوئی جواب نہیں؟ راحیل آفتاب تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔ ہونے دیتے نہ ویسے بھی تُم جیسوں کے لیے کیا غیرت؟ جب میری روح کا قتل ہونا ہی تھا تو کیا فرق پڑتا قاتل ایک ہوتے یا دس"

کرب ہی کرب تھا اُسکی آواز میں اُس نے سید ھا راحیل کی غیرت کو چوٹ کی۔

طیات ٹیرس کے بیچ و بیچ بیٹھ گئی دونوں ہاتھوں میں سر کو گرا لیا، راحیل کی آنکھوں اور کانوں میں اُسکا چیخنا، تڑپنا سب گونجنے لگا....

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے؟"

وہ خود ہی سے مخاطب ہوا۔۔۔

طیات نے اُسکی بڑبڑاھٹ سُن لی تھی۔۔۔

"کُچھ نہیں ہوتا تُم جیسوں کو۔۔ بڑی ہی ڈھیٹ ہڈی ہوتے ہیں تُم جیسے لوگ"

طیات نے نخوت سے منہ پھیرا اور کمرے کی طرف چل دی۔۔

رات کے ۳ بجے ٹیرس کے ایک کونے میں کھڑا وہ اِس بات کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا... کہ وہ کیسا ہے؟....

طیات کے لفظ پھر اُسکی سماعتوں میں گونجے..."تُم جیسے لوگ"

راحیل کی غصے کی وجہ سے رگیں تن گئی...

وہ تیز قدم اٹھاتا اُس کے پیچھے گیا....

طیات ابھی کمرے میں آئی ہی تھی راحیل نے اندر آکر اس کو تیزی سے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

"کیسا انسان ہوں میں؟"

راحیل اُسکے چہرے پر جھکا....

طیات نے اُس کو پیچھے دھکیلا....

"تمہیں پتہ ہے ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھرنا کیا ہوتا ہے اُسکی تکلیف کیا ہوتی ہے۔"

راحیل کی گرفت اُس کی کمر پر ڈھیلی پڑی۔

جب جب تُم مجھے سب اختیارات رکھتے ہوئے چھوتے ہو میرے قریب آتے ہو۔ اُس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر آجاتا ہے جب تُم درندگی کی حد کو پہنچے ہوئے مُجھے توڑ ہی نہیں رہے تھے میری کرچیاں کرچیاں کررہے تھے تو وہ وقت تھا میری ذات پر ضرب لگنے کا ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونے کا اور اب ایک کمرے میں ایک بستر پر تمھاری بغل میں سونا مُجھے نئے سرے سے اذیت سے دوچار کرتا ہے۔ مُجھے اپنے شوہر کی قربت سے گھن آتی ہے۔اِس سے بڑی گالی کیا ہوگی تمھارے لیے؟ کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے ہاتھ لگانے سے گھن کھائے۔"

"ایسے انسان ہو تُم راحیل آفتاب ایسے انسان ہو"

طیات نے نفرت سے کہا....

راحیل نے غصے سے بد حال ہوتے ہوئے اُسے دھکا دیا اور خود اُس پر گر گیا۔

طیات نے اِس بار ساری مزاحمت ترک کر دی۔

راحیل اُسکے قریب تھا بہت قریب راحیل نے اپنے گرد دوبارہ وہی آواز سنی۔

"مُجھے اپنے شوہر کی قربت سے گھن آتی ہے۔

اِس سے بڑی گالی کیا ہو گی تمہارے لیے؟

کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے ہاتھ لگانے سے گھن کھائے۔"

راحیل نے ایک نظر طیات کے سہمے ہوئے چہرے پر ڈالی۔راحیل اُس پر سے اُٹھ گیا۔

دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اور صوفے پر جا بیٹھا۔

جبکہ طیات نے اُسکی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔

راحیل خود کو جھنجھوڑنے لگا"کیسا انسان ہے وہ؟"

پھر وہی آواز آئی۔۔

"مُجھے اپنے شوہر کی قربت سے گھن آتی ہے۔۔

اِس سے بڑی گالی کیا ہو گی تمہارے لیے۔۔

ایک بیوی اپنے شوہر کے ہاتھ لگانے سے گھن کھائے۔۔۔"

"ایسے انسان ہو تُم راحیل آفتاب ایسے انسان ہو۔۔"

اُسکے اضطراب میں مزید شدت آگئی۔

****

New Era Magazine
http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'تیسرا باب'

"بادسموم" (گرم ہوا)

جَہَنَّم یا دوزخ وہ مقام ہے جہاں تباہ کار انسان مرنے کے بعد اپنے اعمال کی سزا پائیں گے۔ قرآن پاک میں جہنم یا اس کے مختلف طبقات کو مد نظر رکھتے ہوئے جہنم کے علاوہ دیگر متعدد اسماء جیسے جَحِیم، سَقَر اور سَعیر کا بھی استعمال ہوا ہے اور اکثر مقامات پر اسے صرف النار (آگ) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نہ صرف قرآن و حدیث میں وسیع بنیاد پر جہنم کا تذکرہ ہوا ہے بلکہ علم کلام، فلسفہ اور عرفان جیسے عقلی علوم میں بھی اس سے متعلق بحث کی گئی ہے۔ دُنیا کی آگ تو باد سموم کی طرح ہے ایک ہلکا سا جھونکا بِلکُل ہلکا، گرم ہوا۔۔۔۔

ہمیں کس قدر تکلیف دیتی ہے کہتے پھرتے ہیں کس قدر گرمی ہے کتنی گرم ہوا چل رہی ہے ہم لوگوں سے یہ ہوا کے تھپیڑے برداشت نہیں ہوتے، جو جہنم کی آگ کے بھاپ کے سامنے برف کی طرح ہی،ں ایک باد صبا ہے، سرد ترین ہوا ہے، دُنیا کی باد سموم پھر کیوں بھول جاتے ہیں آخرت کو بیشک ہمیں لوٹ کر جانا ہے اُسکی

Copyright by Author

طرف۔۔۔اپنے اصل کی طرف اور ہمارا اصل ہے قیامت کے بعد کی زندگی پھر چاہے جہنم کی ملے یا بہشت کی۔ منحصر اعمالوں پر ہے۔ہمارا اصل وہی ہے۔۔۔

کیوں گھبراتا ہے دُنیا کی باد سموم سے۔۔۔

یہ فضا کچھ بھی نہیں آگے اُس الاؤ نور کے۔۔۔

بیشک اللہ نور ہے ہر ایک کو اعتراف ہے۔۔۔۔

بلاشبہ وہ آگ اُسی کی تخلیق کردہ ہے۔۔۔۔

****

"ابو بکر میں تُم سے بہت شرمندہ ہوں جو کچھ بھی ہوا تمہیں ہماری وجہ سے اتنا سب کُچھ برداشت کرنا پڑا۔"

امان نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

"اِس میں تمہاری کیا غلطی ہے یہ تو اللہ کی مرضی تھی جو ہونا تھا وہ طے تھا کوئی بھی اسے بدل نہیں سکتا تھا۔ مجھے بس اِس بات کا دُکھ رہے گا کہ میں طیات کو اُس گھٹیا اِنسان سے نہیں بچا سکا۔ ہمیشہ یہ ملال رہے گا مُجھے کہ میری ذات طیات کو ایک معصوم کو نہیں بچا پائی۔۔۔"

ابو بکر نے بہت دنوں بعد اپنا چُپ کا روزہ توڑا۔۔۔۔

"میں نے خود کو اتنا بے بس اتنا کمزور کبھی محسوس نہیں کیا میری آنکھوں کے سامنے سب کُچھ ہوا میں کُچھ بھی نہیں کر پایا ابو بکر میں کچھ نہیں کر پایا وہ شخص جس نے میری بہن کی عزت کا مذاق بنا کر رکھ دیا آج وہی اُسکا محرم ہے۔"

امان نے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"امان سوچا تو میں نے بھی نہیں تھا ایسا ہو جائے گا مُجھے اپنی محبت کی منزل آنکھوں کے سامنے دکھ رہی تھی مگر وہ ایک سیراب نکلا دھوکہ۔۔"

ابو بکر نے دِل میں سوچا۔۔۔

"مجھے طیات کو وہاں سے واپس لانا ہے میں اپنی بہن کو اُس جہنم میں نہیں چھوڑ سکتا ابو بکر..."

ابو بکر نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے تسلی دی...

"ان شاء اللہ امان ہم بہت جلد طیات کو وہاں سے لے آئیں گے وہ شخص اِس لائق نہیں کے طیات جیسی لڑکی اُسکو ملے"

"تُم بیٹھو میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتا ہوں کے تُم گھر کب تک جا سکتے ہو"

امان چلا گیا...

"بہت تکلیف دیتے ہیں وہ زخم جو بنا قصور ملے ہوں"

ابو بکر نے لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

جب کہی سے یہ آواز آئی۔۔۔

اُس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔۔

"کیا قصور تھا میرا کیا؟؟ محبت کرنے کی ایسی سزا نہ میں نے کوئی غلط کام کیا اُسکے حصول کے لیے اور جس نے غلط کیا وہ جیت گیا بُرا ہوتے ہوئے بھی وہ جیت گیا میں ہار گیا۔"

"اگر وُہ اِس لائق نہیں ہے تو کیا میں اِس لائق ہوں کہ وہ مُجھے ملے کتنا قریب منزل کی آخری سیڑھی پر سے اُس شخص نے مجھے دھکا دیا ہے کہ میں سیدھا وہاں آ پہنچا ہوں جہاں سے طیات کا سوچنا بھی مجھے گناہ لگتا ہے جو بھی ہی آخر اب وہ اُسکی بیوی ہے۔ میں کیا ہوں کوئی بھی نہیں بس ایک محبت میں ناکام انسان ایک بزدل شخص ہوں میں جو بول تک نہیں سکا اور جب بولا تب۔"

اُس کے اندر توڑ پھوڑ ہو چکی تھی۔ اذیت درد تکلیف انسان کے دل کو توڑ دینے والے سارے جذبات اُس پر غالب آ گئے۔۔۔

"مگر ایک بات طے ہے طیات میں تُم سے محبت کرنا کبھی نہیں چھوڑ سکتا ساری زندگی جب تک سانسیں ہیں محبت کا جو جذبہ ہے وہ ہمیشہ تُم سے ہی وابستہ رہے گا۔ میں نے

کھلی آنکھوں سے تمہارا خواب دیکھا تھا جسکی کوئی تعبیر نہیں ملی مُجھے شاید میری بزدلی کی وجہ سے، شاید نہیں میری بزدلی ہی ہے جس کی سزا میں بھگت رہا ہوں۔"

اُسکے اندر کی بے چینی میں یکدم اضافہ ہوا۔۔۔

"کاش میں امان کو بتا دیتا پہلے ہی کیوں ڈرا میں کیوں؟"

وہ خود کو ملامت کرنے لگا۔۔

خود اذیتی کی انتہا ہوتی ہے غلط نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو غلط سمجھنا اُسی انتہا کی پہلی سیڑھی پر ابو بکر کھڑا تھا۔۔

****

"نمرہ آپ میری بات سُن رہی ہیں نہ؟"

عامر کے پکارنے پر نمرہ کسی گہری سوچ سے باہر آئی۔۔

"جی میں سُن رہی ہوں"

نمرہ سر سے سارے خیالوں کو جھٹک کر اُسکی طرف متوجہ ہوگئی۔

"اچھا تو بتایئے میں نے ابھی کیا کہا آپ سے"

عامر بھی یکدم سنجیدہ ہوا۔۔"

نمرہ اُسکے سوال پر بوکھلا گئی۔

"وہ۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔وہ"

نمرہ اٹک اٹک کر بولی بھی تو ۲ لفظوں سے زیادہ نہیں بول سکی۔۔

"آپ تو بول رہی تھیں کہ آپ میری بات سُن رہی تھیں۔۔۔۔پھر"

عامر نے اُسے کچھ ناراضگی سے کہا۔۔۔

"دیکھیے نمرہ اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں میں جانتا ہوں ہمارے بیچ محبت کا رشتہ نہیں مگر شاید دوستی تو ہو چکی ہے آپ مجھے دوست سمجھ کر ہی بتا دیں مجھے کچھ دنوں سے آپ بہت اُداس اور کھوئی کھوئی سی لگ رہی ہیں۔۔"

عامر نے نہایت دوستانہ انداز میں اُس سے پوچھا۔۔۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں بس رات کو سو نہیں پائی ٹھیک سے اِس لیے آپکو ایسا لگا شاید"

نمرہ نے بہانہ بنایا۔۔۔

"ٹھیک ہے مان لیتا ہوں شدید آپ مجھے بتانا نہیں چاہتیں کوئی بات نہیں"

عامر نے نرمی سے کہا۔۔۔نہ اُسکے انداز میں غصّہ تھا نا ناراضگی نہ اطمینان مگر اُس کی خاطر چُپ ہو گیا تھا۔۔

اُسکے دل میں تو بس فکر مندی تھی اپنی منگیتر کے لیے۔۔۔باقی تو کوئی جذبہ نہیں تھا محبت کا تو قطعی نہیں تھا۔۔

نمرہ نے خود کو سمجھایا۔۔۔

"کچھ آرڈر کریں یا پھر اسی طرح گھر جانا ہے آپ نے آنٹی انکل بھی سوچیں گے کے کتنا کنجوس ہے۔۔۔"

عامر نے بات بدلنے کی خاطر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُس نے سر ہلا دیا۔۔۔

نمرہ نے نظر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا وہ اتنا بھی بُرا نہیں تھا سانولے رنگ میں بے حد کشش تھی اُسکے نقوش بھی اچھے تھے اُسکی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی دائیں جانب پڑتا ایک ڈمپل تھا۔

نمرہ نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکا موازنہ امان سے کرنے لگی تھی بلاشبہ امان کی شخصیت اپنا الگ سحر رکھتی تھی مگر عامر کا ساتھ بھی کسی لڑکی کی لیے باعث فخر ہی تھا۔

مگر وہ خود کو نہیں سمجھا پا رہی تھی۔۔۔امان اُسکے دل میں بس گیا تھا۔۔۔

"کب سے؟؟"

اُس نے خود سے سوال کیا۔۔۔

"جب سے طیات نے اُسکی اور امان کا نام ساتھ لیا تھا"

دماغ نے کڑی جوڑنے کی کوشش کی۔۔

"شاید شروع سے"

دِل بھی کہاں باز رہتا دماغ کی مخالفت میں کود پڑا۔۔۔

اُسکے اندر دھواں بھرنے لگا اُسکے اضطراب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

نمرہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔۔

"بہت دیر ہو گئی ہے پلیز آپ آرڈر نہیں دیں مجھے گھر چھوڑ دیں مُجھے گھر پر کُچھ کام بھی ہے۔"

نمرہ نے اپنا بیگ اُٹھالیا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"آپ نے تو کہا۔۔"

عامر کی بات ادھوری رہ گئی نمرہ جا چکی تھی۔۔۔۔

اُس نے تاسف سے جاتی نمرہ کو ایک نظر دیکھا۔۔۔

پھر والٹ سے پیسے نکال کر سائیڈ پر رکھ کر اُس نے شاپنگ بیگ اٹھائے جو نمرہ چھوڑ گئی تھی۔۔۔

"آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟"

اُس نے بیگز پیچھے سیٹ پر رکھتے ہوئے اُس سے پوچھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں بس آپ جلدی مجھے گھر چھوڑ دیں۔"

نمرہ نے اُسکی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔

"ٹھیک ہے" مختصر سا جواب دے کر اُس نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

گاڑی چلاتے وقت اُس نے کتنی بار اُسکی طرف دیکھا کہ وہ بات کرے کوئی مگر نمرہ

نے اپنا منہ کھڑکی کی طرف کیا ہوا تھا۔۔۔

اُس نے گہری سانس لی۔۔۔۔

اور نظریں دوبارہ سامنے کر لیں۔۔۔

****

"سر آپ سے کوئی مریم مِلنے آئی ہے"

سیکرٹری نے اُسے انٹر کام پر بتایا۔۔۔

"اُنہیں کہہ دو میں ابھی بہت بزی ہوں..وہ ۳۰ فروری کو آئے"

راحیل نے جھنجھلا کر کہا...

"پر سر ۳۰ فروری تو..."

تُم اپنا دماغ مت چلاؤ جتنا کہا ہے وہی کرو۔"

ساتھ ہی اُس نے رسیور پٹخ دیا....

"یہ لڑکی عذاب بن گئی ہے کچھ کرنا ہوگا اِس کا"

راحیل بڑبڑایا۔۔۔

"ایک وہ گھر میں جینا مُشکل کے رکھا ہے اور ایک یہ"

راحیل نے شدید غصے میں ہاتھ میں پکڑی فائل اُٹھا کر پھینک دی۔۔۔

****

طیات اُسکے جانے کے بعد سوئی تھی اُسکی موجودگی میں نیند تو کیا نیند کا خیال بھی اُسے نہیں آتا تھا۔اُس کی آنکھ کھلی تو دوپہر کے ۲ بج رہے۔باہر کُچھ کھٹ پٹ کی آواز پر اُسکی آنکھ کھل گئی۔وہ جو اپنے گھر پر دُنیا سے بے خبر سکون کی نیند سوتی تھی اب ہلکی ہلکی سی آہٹ بھی اُسے خوفزدہ کر دیتی تھی۔اُسے بے اختیار اپنی ا ہفتے پہلے والی زندگی پر رشک آیا۔کس قدر اطمینان سکون تھا اور اب۔۔۔۔بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر وہ صوفے پر سے اُٹھی۔ہاتھوں سے لباس کی شکنیں دور کرنے کی کوشش کی۔کچی نیند سے اُٹھنے کے باعث سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔

وہ نہا کر باہر آگئی،تولیے سے بال پوچھنے کے بعد بال بنانے کی خاطر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی۔

Copyright by Author

ایک نظر اپنے بجھے اور مرجھائے ہوئے چہرے پر ڈالی اور اپنی حالت پر کون کہہ سکتا تھا کہ اُسکی شادی کو صرف ۴ دن ہوئے ہے نہ تو خوشی تھی نہ کوئی تازگی۔ اُسے مہندی کی رات جو کسی اور کے لیے بنائی گئی تھی۔ ایان کی بات یاد آگئی۔۔۔

"ارے واہ کیا بات ہے آپی بہت پیاری لگ رہی ہو آپ"

ایان نے سفید رنگ اور پیلے دوپٹے میں سادہ سی کھڑی طیات کو دیکھ کر کہا۔۔۔

بغیر کسی میک اپ کے اُسکا قدرتی حسن ہی اُسے سب سے الگ بنا رہا تھا۔۔۔

"اور آج"

طیات نے خود کو دوبارہ آئینے میں دیکھا۔۔۔

برش پھینک کر اُٹھ گئی۔۔۔

"جو حقیقت ہے میں اُس سے بھاگ نہیں سکتی چاہ کر بھی میری زندگی کی سچائی وہ شخص ہے جس سے میں نفرت کرتی ہوں راحیل تُم نے جو میرے ساتھ کیا اُسکی تکلیف صرف میں محسوس کر سکتی ہوں مُجھ سے شادی کر کے تُم نے دُنیا کے سامنے خود کو تو ہیرو بنا دیا۔

مرد چاہے عورت کو برباد کر دے مگر اُسے کہنے والا کوئی نہیں ہوتا کچھ بھی کرے ہم تو جاگیر ہوتے ہیں اِن کی کوئی خواہش نہیں ہوتی ہماری۔۔۔۔

ایک نکاح کر کے تُم نے خود کو افضل بنالیا پر میرا کیا میرے ساتھ لگے الزام ساری عمر نہیں دھلیں گے۔ دُنیا مجھے ہمیشہ ایک بد کردار لڑکی ہی سمجھے گی جو شادی سے پہلے"

اُسکی رگوں میں درد کی ایک لہر دوڑ گئی اُس منظر کو یاد کر کے۔

رُخسار پر آئے موتیوں کو لڑی کو بے دردی سے توڑ کر اُس نے اپنے چہرے پر دوبارہ ہاتھ پھیرا۔ دوپٹہ ٹھیک سے سر پر ٹکا کر وہ باہر نکل آئی۔ نیچے ہال میں کھڑی ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کام کرنے والوں میں تقریباً ساری لڑکیاں تھیں وہ بھی خوبصورت۔۔۔

طیات نے ایک نظر اُن لڑکیوں کو دیکھا اور پھر اپنی حالت کا اندازہ ہوا اُوہ سب بلیک وائٹ کلر کا یونیفارم پہنے ہوئے تھیں۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ کچن میں آگئی۔

سر درد دور کرنے کے لیے اُس نے چائے چڑھادی۔

وہ خالی آنکھوں سے خلا میں کچھ تلاش کرنے لگی۔

اُبل کر گرنے والی چائے کے چھینٹے اُسے دوبارہ کہیں دور سے کھینچ کر واپس لے آئے۔

✶✱✶✱✶✱✶✱✶✱

"نائلہ یہ تو وہی چشمش ہے"

ماریہ نے سٹور سے باہر نکلتے ہوئے ابو بکر کو دیکھ کر کہا..

"کون چشمش؟"

نائلہ نہ سمجھ آنے والے انداز میں بولی....

"ارے ہاں تم کیسے جانتی ہو گی تم تھوڑی تھی مہندی میں"

ماریہ کو یاد آیا۔۔

"ویسے کون ہے یہ؟"

نائلہ معنی خیز انداز میں بولی۔۔

"یہ تُم اِس طرح کیوں دیکھ رہی ہو مجھے"

ماریہ کو نائلہ انداز پر کُچھ عجیب سا ہوا۔۔

"اچھا چلو چھوڑو مِل تو جا کر اس سے اگر تُم جانتی ہو کے وہ کون ہے؟"

نائلہ مزید شرارتی انداز میں بولی۔۔

"نہیں میں جانتی نہیں نہ کبھی بات ہوئی بس ایک دفعہ دیکھا تھا کسی کی شادی میں"

ماریہ نے فوراً بات بنائی۔۔

"ہاں تبھی تو اُسکی شکل اب تک یاد ہے تمہیں"

"تُم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے"

ماریہ نے رکشے میں بیٹھتے ابو بکر کو دیکھا اُسکے ہاتھ پر بندھا بینڈ بھی دیکھا جو گردن کے پیچھے سے لے کر نیچے ہاتھ کی کہنے تک آرہا تھا۔

"اسے کیا ہوا؟"

ماریہ بے ساختہ بولی جسے نائلہ نے بھی سُن لیا۔۔۔

"اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو پوچھ لیتی جا کر"

"بکواس کم کیا کرو نائلہ چلو مرو اب گھر چلو"

ماریہ نے کچھ غصے سے کہا۔۔

"ہائے... میری دوست گئی"

نائلہ بھی کہاں پیچھے رہتی۔۔۔

"نائلہ کی بچی"

ماریہ نے اُسکے پاؤں پر زور سے اپنا پیر مارا۔۔

"اُف... مُجھ سے کس بات کا بدلہ لے رہی ہو"

پیر کو سہلاتی نائلہ نے اُسے غصے سے دیکھ کر کہا...

"اب گھر چلو یہاں ناٹک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں"

"ایک تو اتنا بھاری پاؤں مار دیا اوپر سے بولتی ہو میں ناٹک کرتی ہوں"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"دفع ہو تم بیٹھی رہو اپنی ٹانگ کو لے کر میں تو جا رہی ہوں"

ماریہ رکشہ روک کر بولی....

"اچھا مجھے سہارا تو دو...."

"ہنہ....ڈرامے دیکھو"

ماریہ ہنس کر بولی..

رکشے میں بیٹھ کر بھی نجانے کیوں اُسکا دھیان غیر ارادی طور پر ابو بکر کی طرف گیا۔

اُس نے سر کو جھٹکا اور پھر نائلہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

****

"ابو بکر میں نے تمہیں کہا تھا باہر جانے کی ضرورت نہیں پھر تم کیوں گئے باہر؟"

امان اب اُسکے سر پر کھڑا گرج رہا تھا۔

"یار میڈیسن لینے گیا تھا بس"

"تو ایان کو بول دیتے وہ لا دیتا تم کیوں باہر گئے؟"

امان نے غصے سے کہا۔۔

"یار ایک تو ویسے بھی میں تمہارے اصرار پر تمہارے ساتھ رہ رہا ہوں جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتا... پھر ایان کو بولنا مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تم لوگوں کو پریشان کروں۔"

"تُم غیروں والی بات کیوں کر رہے ہو.."

امان کو اُسکی بات سے تکلیف ہوئی تھی..

"نہیں امان ایسی بات نہیں بس میں نے سوچا"

"تُم سوچا مت کرو.. آرام کرو تم ابھی مُکمل ٹھیک نہیں ہوئے ہو"

امان اب کی بار تھوڑا ڈانٹ کر بولا تو ابو بکر نے مزید کُچھ بولنے سے خود کو باز رکھا...

******

"راحیل ابھی اپنے آفس سے نکلا ہی تھا اُسکا سامنا مریم سے ہو گیا...

اُسے دیکھ کر راحیل کو سخت کوفت ہوئی...

اسے دیکھ کر بھی اندیکھا کرتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا..

وہ پیچھے پیچھے اُسکے ساتھ آئی پارکنگ تک....

"تُم ایسا کیسے کر سکتے ہو"

اُس نے راحیل کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے اپنی طرف موڑا...

"یہ کیا حرکت ہے"

راحیل نے غصے سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور مُکمل اُسکی طرف متوجہ ہو گیا...

"تُم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟"

"کیا کیا میں نے تمہارے ساتھ"

وہ جتنی مشتعل تھی راحیل اب اتنا ہی پر سکون تھا...

"تُم شادی کیسے کر سکتے ہو؟"

"کیوں میں شادی کیوں نہیں کر سکتا؟"

اُس نے جواب کے بدلے سوال کیا...

"میں تُم سے محبت کرتی ہوں تمہیں کیوں نہیں دکھتا یہ؟"

وہ اسکے تھوڑا اور قریب ہوئی...

"مگر میں تمہیں آج تیسری مرتبہ بتا رہا ہوں میں تُم سے محبت نہیں کرتا...نہ میں نے تُم سے کوئی وعدے کیے کیوں پیچھے پڑ گئی ہو تم؟"

جھنجھلاہٹ بیزاری کوفت غصّہ اُسکے انداز میں بیک وقت سب تھا..

"آخر کیا ہے اُس لڑکی میں ایسا جو مُجھ میں نہیں ہے کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟"

راحیل نے تقریباً سینے تک پہنچ چکی لڑکی کو دیکھا بے ساختہ اُسکے منہ سے نکلا...

"وہ یہ سب نہیں کرتی اسی لیے وہ وہاں ہے تُم یہاں"

اُسے اپنی ہی آواز انجانی لگی....

"دو دن بعد ریسیپشن ہے تُم آکر اسے دیکھنے کی حسرت پوری کر لینا"

راحیل یہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا...

"تو آخر تمہیں بھی محبت ہو ہی گئی..."

مریم نے زور سے کہا...

جبکہ راحیل نے استہزائیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر کہا....

"محبت نہیں بس وقت گزاری ہے انسان کو کبھی کبھی مستقل مزاجی بھی ہو جانا چاہیے اور مُجھ میں یہ مستقل مزاجی اسے دیکھ کر آئی ورنہ باقی جتنی لڑکیوں سے میں ملا ہوں مُجھے فرق نہیں پڑتا کے وہ میرے بعد کسی سے بھی ملیں جبکہ اُسے میں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ صرف اور صرف میری ملکیت ہے راحیل آفتاب کی۔ محبت بِلکُل بھی نہیں اُسکی حیثیت میری زندگی میں بلکل ایسی چیز جیسی ہے جسکی مُجھے خاص ضرورت بھی نہیں پر مجھے وہ کسی اور کے ساتھ کسی اور کے پاس برداشت بھی نہیں ہے۔"

اُس نے ایک طویل جواب دیا اُسکے مختصر سوال کا....

گاڑی اُس نے سائیڈ سے نکال لی...

جبکہ مریم کے اندر طیات کو دیکھنے کی خواہش جاگی....

✶✱✶✱✶✱✶✱

پورادن بے مقصد گھر میں گھومنے کے بعد وہ باہر گارڈن میں آکر بیٹھ گئی....

اُس نے کُرسی پر سر ٹکادیااور تازہ سانسیں اپنے اندر اتارنے لگی۔

"چھوڑدو مُجھے.... چھوڑدو"

وہی منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے دوبارہ آگیا...

اُس نے فوراًاپنی آنکھیں کھول دیں تھیں...

تازہ فضامیں یکدم گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔یہ گھٹن اُسکے اندر کی تھی۔

"کب آخر کب میری جان چھوٹے گی اِس سب سے جب بھی آنکھیں بند کرتی ہوں

وہی منظر وہی سب کُچھ میری آنکھوں کے سامنے زندہ ہوجاتاہے،وہ منظر جہاں

میری موت ہوئی تھی۔۔۔"

طیات کی آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا...

"کہیں بھی سکون نہیں کہیں بھی چین نہیں ہے میں دُنیاکے کسی بھی کونے میں چلی

جاؤں یہ ایک ایساسچ ہے جو میری ذات سے جڑاہے جسے میں چاہ کر بھی خود سے کبھی

الگ نہیں کر سکتی۔۔۔اِس کا سیدھا تعلق میری روح سے ہے تو یہ درد تو مرنے کے بعد بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔کیونکہ موت تو ہمارا تعلق جسم اور دُنیا سے ختم کرتی ہے روح سے تو تعلق اور مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ جب تک زندہ ہوتے ہیں کُچھ چوٹیں جسم پر لگ جاتی ہیں روح تک نہیں پہنچ پاتیں اور کُچھ صرف جسم پر نہیں بلکہ بے حد بے باکی سے دندناتی ہوئی روح پر جا لگتی ہیں کبھی نہ ٹھیک ہونے کے لئے ہمیشہ اذیت دینے کے لیے.."

اُس نے بھی اذیت سے سوچا....

گاڑی کے ہارن کی آواز پر اُس نے اُس طرف دیکھا....

جہاں وہ کھڑا تھا۔۔۔اذیت دہندہ۔۔۔

پتا نہیں کیوں اِس بار اُسے دیکھ کر طیات نے منہ نہیں پھیرا بلکہ نظروں کو اُس پر ٹھہرا کر اُسے دیکھنے لگی...

وہ اُسکی نظروں سے بے خبر اُسکی موجودگی سے بے خبر داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ طیات کی نظروں نے اُسکا نظروں سے اوجھل ہو جانے تک تعاقب کیا....

******

"لائیں میں رکھ دیتی ہوں"

اُس نے کوٹ ہاتھ سے لے کر ایک طرف رکھ دیا....

مقابل شخص کے چہرے پر مسکراہٹ آئی....

"آپ کیوں کرتی ہیں یہ سب اِن سب کاموں کے لیے ملازم ہیں..."

اُس نے شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول کر ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کی....

اور صوفے پر بیٹھ گیا....

وُہ اب اُسکے جوتے اُتارنے کے لیے جھکی....

اُس نے اپنے پیر فوراً پیچھے کیے....

"کیا کر رہی ہیں آپ؟ پلیز خود کو مت اذیت دیں..."

اُس نے کندھوں سے تھام کر اُسے اٹھایا...

"آپ یہ سب کیوں کرتی ہیں؟"

"یہ سب کرنا میرا فرض ہے اور...."

"میں اِس کی بات نہیں کر رہا آپ جانتی ہیں میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں"

وہ اُسکی بات کاٹ کر بولا..

سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی پر کُچھ اثر نہ ہوا...

اب وہ اُٹھ کر اُسکے لیے وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگی...

"آپ نہالیں میں جب تک آپکے لیے چائے لاتی ہوں"

وہ کپڑے نکال کر باتھ روم میں رکھ آئی...

"میری بات سنیں...."

وہ اُسکی کلائی تھام کر بولا....

"جب کی اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش شروع ہو گئی"

"آپ روئیں تو مت آپ جانتی ہیں مجھے آپ کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں"

وہ اپنی اُنگلی سے موتی چن کر بولا....

اتنی محبت اتنی شدت پر اُسکا دِل بھر آیا...

اُس نے بنا کُچھ کہے اُسکے کشادہ سینے میں خود کو چھپالیا...

اُس نے بھی اپنے بازو اُسکے گرد حائل کر دیے....

آج کتنے دنوں بعد اُسکی چُپ ٹوٹی تھی...

پورے ۲ سال بعد وہ روئی تھی....

اِن دو سالوں میں خود کو پتھر کا کرلیا تھا مگر آج اتنی محبت پر وہ ہار گئی تھی...

وُہ شخص مسلسل اُسکی دلجوئی میں لگا رہتا تھا....

مگر وہ چپ رہی پرانے کُچھ زخم تھے جواب بھی وقفے وقفے سے ہرے ہوتے تھے...

دونوں میں سے کسی نے بھی کُچھ نہیں بولا....

وہ روئے جارہی تھی جبکہ وہ اُسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا...

وہ اُسکے اِس قدر قریب تھی....وہ اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور خود کو روک نہیں پایا....

اُسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے...

یہ حرکت اُسکے لیے غیر متوقع تھی... قابل اعتراض نہیں...

اُس نے ایک نظر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اور اُسے بے اختیار نجانے کیوں اُس سے ہوئی پہلی تلخ ملاقات یاد آگئی....

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟ میں ہی ہوں آپکا شوہر؟"

اُس نے دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا...

اُس کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے....

ابھی وہ ایک دوسرے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ...

ایک عورت گھبرائی ہوئی اندر داخل ہوئی....

Copyright by Author

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نہ"

وہ انہیں اِس قدر گھبرایا ہوا دیکھ کر روایتی شرمانا بھول گئی...

"وہ انہیں"

اُس نے کسی کا نام لیا..

"کیا ہوا اُس کو"

دونوں ایک ساتھ بولے...

جبکہ اُسکا دل بیٹھنے لگا...

اِس سے آگے سُن کے اُسے اپنا وجود منوں بھاری محسوس ہونے لگا...

جلن ہونے لگی تھی...

بڑی بے رحمی سے اُسکی روح جھلسنے لگی تھی....

٭٭٭

"۲ دن بعد ریسپشن ہے یہ لو پیسے اور جا کر کُچھ لے آؤ اپنے لیے"

راحیل نے چند ہزار کے نوٹ اُسکی طرف کیے...

طیات نے پہلے بے حد حیرانی سے اُسکے الفاظ سُنے پھر حیرانی سے اُسکا چہرہ دیکھنے لگی....

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟"

راحیل کو اُسکا انداز عجیب لگا....

"تُم سے نکاح کرنا میری مجبوری تھی پر یہ سب کرنا میری مجبوری نہیں ہے یہ سب کُچھ وہاں اچھا لگتا ہے جہاں شادی ہوتی ہے تُم تو اُٹھا کر لائے ہو مُجھے بندوق کی نوک پر"

وہ طنز کیے بغیر نہیں رہ سکی....

"تمہیں بھلے نہ ہو پر مُجھے ہے ضرورت سمجھی تُم سے جتنا کہا ہے نہ بس وہ کرو اپنا دماغ مت چلاؤ سمجھ گئی"

وہ اُسکے ہاتھ پر اپنی اُنگلی پھیرتا ہوا بولا...

طیات نے فوراً اپنا ہاتھ ہٹایا...

"تُم سے ہزار بار کہا ہے مُجھے ہاتھ مت لگایا کرو...اگر آئندہ ہاتھ لگایا نہ تو"

اُس نے تنبیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا..

"تُم شاید بھول رہی ہو پہلے بھی تمہیں ہاتھ لگانے کا حق صرف مُجھے تھا اور اب بھی تُم مُجھ سے بچ نہیں سکتی مُجھ سے۔۔میں دوبارہ کہہ رہا ہوں تُم صرف اور صرف میری ہو۔تو اپنی فالتو کی ضد چھوڑ دو میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں"

راحیل نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے کہا....

وہ تھوڑا سا استہزائیہ ہنسی...

Copyright by Author

پھر بولی...

"یہ بات مُجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے تُم زور زبردستی کے کتنے خلاف ہو"

اُسکے الفاظ اُسے لوٹا کر وہ صوفے پر جا کر لیٹ گئی اور چادر منہ تک اوڑھ لی....

****

"السلام علیکم"

عامر نے سلام کیا....

جب کہ وہ چُپ رہی...

"شاید آپ بہت پریشان ہیں کسی بات پر مگر سلام کا جواب دینے میں تو کوئی قباحت نہیں"

وہ بڑی نرمی سے بولا....

"وعلیکم سلام"

نمرہ نے لٹھ مار جواب دیا...

"کیا بات ہے اتنا غصّہ کس بات پر آ رہا آپکو کُچھ ہوا ہے کیا"

عامر نے اب بھی اُسکے رویے کی تلخی کو نظر انداز کر کے اُس میں بھی فکر ڈھونڈ لی...

"نہیں کُچھ نہیں ہوا...بس میری کُچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے شاید"

نمرہ قدرے سنبھل کر بولی اِس بار....

"خیریت کیا ہوا آپکو... چلیں ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"

وہ پریشانی سے بولا..

"میں نے کہا نہ میں ٹھیک ہوں... آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے.. ویسے کیسے آنا ہوا آپکا؟"

اب وہ غصّے میں بولی....

"ارے آپ غصّہ تو مت ہوں میں نے بس پوچھ لیا... میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا ملتا چلوں...

مجھے لگتا ہے آپکو میرا آنا بُرا لگا؟"

وہ شرمندگی سے بولا...

اُس نے جواب دیے بغیر پہلو بدل لیا... سامنے رکھے گلدان کو تکنے لگی....

اس نے بطور اُسے دیکھا... اُسے سوال کرنے میں مزید آسانی ہوگئی....

"نمرہ آپ اِس رشتے سے خوش تو ہیں نہ؟ میرا مطلب ہے یہ آپ کی مرضی سے تو ہوا ہے نہ؟"

وہ اُسکے چہرے کے تاثرات کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا...

"آپ ایسا کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

نمرہ اِس سوال پر گڑبڑا گئی...

"کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں جب سے ہماری بات طے ہوئی اور ہم جتنی بار بھی ملے ہیں میں نے کبھی آپکے چہرے پر خوشی نہیں دیکھی ہر بار میں نے اپنا وہم سمجھ کر ٹالا مگر میں پچھلی کُچھ ملاقاتوں میں واضح طور پر محسوس کر رہا ہوں آپکا کھینچا کھینچا سا انداز سرد رویہ بے مروتی"

وُہ صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے اُسے احساس دلا رہا تھا....

نمرہ کی آواز اٹک گئی وہ کُچھ نہ بول سکی...

"اگر ایسا کُچھ بھی ہے یا آپ کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہے یا پھر آپکی پسند کے بغیر یہ رشتہ ہوا ہے تو آپ مُجھے بتا سکتی ہیں... میرے خیال سے میں اتنے دنوں میں آپکا دوست تو بن ہی گیا ہوں۔"

وہ رسانیت سے بولا....

نمرہ اب بھی خاموش سر جھکائے بیٹھی رہی....

زمین کو تکنے لگی...

اُسکو خاموش بیٹھا دیکھ کر وہ دوبارہ بولا...

"اگر آپ کسی.."

وہ بولتے بولتے رُکا اور نمرہ کے چہرے پر نظر جمالی...

"اگر آپ کسی اور کو پسند کرتی ہیں تو مجھے بتادیں میں اِس رشتے سے انکار کردوں گا"

نمرہ کا چہرہ فق ہوگیا....

اُس نے نمرہ کی فق ہوتی رنگت کو دیکھا اور اُسکو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا...

"آپ فکر مت کریں۔ آپ پر کوئی بات نہیں آئیگی میں اپنی طرف سے انکار کردوں گا۔"

نرم شائستہ انداز میں اب بھی کوئی کمی نہیں آئی تھی...

"میں نے کب کہاں کے میں"

نمرہ نے کمزور سا احتجاج کرنا چاہا....

"میں سمجھ سکتا ہوں آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے....

اور ویسے بھی آپ کُچھ غلط خواہش بھی نہیں کررہیں پر پتا نہیں کیوں آپکے گھر والے زبردستی کررہے ہیں آپکے ساتھ میں اِس معاملے میں آپکی مدد ضرور کرتا مگر انکار کرنے کے بعد انکل آنٹی کو آپکی پسند کی شادی کے لیے راضی کرنے کی کوشش سے سوال آپ پر اُٹھے گے۔۔ کہ آپ نے کہا ہوگا مجھے اور یہ میں نہیں چاہتا۔"

نمرہ اُس کے آخری الفاظوں پر چونک کر اُسے دیکھنے لگی...

اُن عقابی نظروں میں کُچھ تاثر تھا جسے نمرہ ایک نظر میں سمجھ گئی اور نظریں چرّا لیں۔

نمرہ بنا کُچھ کہے چلی گئی...

جبکہ عامر کے چہرے پر تاسف بھری مسکراہٹ آئی...

آنکھیں بند کیں اور گہری سانس اندر اُتاری....

اُٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گیا...

****

اُسکی آنکھ صبح فجر کے وقت کھل گئی تھی....

پچھلے کئی دنوں سے اُسکی نماز قضاء ہو رہی تھی یا پھر وہ خود بھی کوشش نہیں کرتی تھی...

کوشش ہی انسان کو کامیاب کرتی ہے۔۔۔

اُس نے کسلمندی سے آنکھیں مسلیں اور کانوں میں آتی اذان کی آواز پر مُکمل طور پر اُٹھ کھڑی ہوئی...

ایک نظر سوتے وجود پر ڈالی جو بے خبر سو رہا تھا...

"اذان کی آواز پر آنکھ انہی کی کھلتی ہے جسے اللہ اپنی عبادت کرتا دیکھنا چاہتا ہے...

جیسے وہ آج چاہتا ہے میں پڑھوں پچھلی نمازیں میں نے نہیں چھوڑیں اللہ نے نہیں چاہا مُجھے اپنے سامنے کھڑا کرنا..."

اُس نے دل میں سوچا.....

وضو کر کے وہ جائے نماز تلاش کرنے لگی...

پر بھلا کبھی ناپاک جگہ خُدا ملا ہے...

تُو خدا سے رابطے کی شے کہاں سے ملتی....

طیات نے اُس گھر کو ناپاکیزہ جگہ کہا....

"کعبہ کیا یہاں بھی ہی"

آواز کہیں اندر سے آئی۔۔۔

"کعبہ اپنی سمت میں ہے اِس بات سے بے خبر کہاں کیا ہے وہ شروع سے اپنی سمت میں ہے اور قیامت تک رہے گا"

اُس نے ایک طرف جس طرف کعبہ تھا وہاں ایک صاف چادر بچھالی جائے نماز نہ ملنے کی وجہ سے...

دوپٹے کو چہرے کے گرد لپیٹا اور نیت باندھنے کھڑی ہو گئی...

Copyright by Author

سلام پھیرنے کے بعد اُس نے ایک نظر دوبارہ بیڈ کی طرف اٹھائی اُس نے کروٹ لی تھی... مگر بے خبری اپنی جگہ تھی....

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے...

"اے اللہ دُنیا کے تمام لوگوں کی مُشکلیں دور فرما...

اُن کی پریشانیاں دور فرما...

بیماروں کو صحت عطا فرما..

تنگ دستوں کی تنگ دستی دور فرما...

بے روزگاروں کو حلال روٹی عطا فرما...

بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لا...

ہر ماں کی گود کو بھر رکھ...

تمام مومن مرد، مومن عورتوں، مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بخش دے.

اگر چہ میں بہت گُنہگار ہو پر میں یہ بھی جانتی ہوں تیری رحمت تیرے غضب پر غالب ہے۔

یا اللہ مجھے راہِ حق دکھادے اور اُس پر چلنے کی توفیق عطا فرما...

مُجھے باطل راستہ بھی دکھادے اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما...

جس اِنسان کے ساتھ تُو نے میرا جوڑ بنایا ہے....

اُسے راہِ راست پر لا"

اُسکی کتنے دنوں کی اُلجھن آج سلجھ گئی تھی وہ کیا چاہتی تھی اُسکے خدا نے اُسکے لیے کیا

چنا تھا اُسکے سامنے تھا گرہیں کھلنے لگی تھیں...

دماغ دل دونوں اتفاق رکھتے تھے...

وُہ نفرت یکدم ہی کہی چلی گئی تھی....

وہ اپنے رب کے سامنے تھی وُہ ذاتِ اقدس اُسکے دماغ پر پڑی گرہیں کھول رہا تھا.....

"میرے بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا...

مُجھے تو اپنی نعمتوں پر شکر گزاری کی توفیق عطا فرما...

تُجھ سے اپنے سارے گناہوں اور سیاہ کاریوں کی معافی کی طلب گار ہو مُجھے معاف فرما

دے...

ہم سب کے لیے ایمان کو محبوب بنا دے...فتنوں سے بچنے کے لیے ہمیں اسلام کی

حالت میں زندہ رکھ اور موت عطا فرما...

تیری رحمت کے ساتھ تیری معافی کی طلب گار"

آمین...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ہاتھ کو منہ پر پھیرا اور پھر چادر سمیٹ کر کھڑی ہو گئی.....

ایک طائرانہ نگاہ دوبارہ سامنے ڈالی اِس بار اُسکے دِل کو عجیب احساس ہوا نفرت کا نہیں کُچھ ایسا جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی... نماز میں اُس نے اپنے رب سے راہ مانگی تھی اُس نے راہ دکھا دی تھی....

وہ خود بخود چلتی اُسکی طرف آئی اور ساتھ بیٹھ گئی وہ اب بھی سو رہا تھا ایک ہاتھ کو گردن کی نیچے رکھے دوسرے ہاتھ میں تکیہ پکڑے...

اُسکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی...

اُس نے آہستہ سے ہاتھ میں پکڑا تکیہ سر کے نیچے رکھا اور ہاتھ سینے پر...

وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے اُسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر اُسکا دل چاہ رہا تھا یہ سب کرنے کے لیے وہ تو اُس شخص سے نفرت کرتی ہے...اُس نے اپنے دل کو ٹٹولا کوئی احساس نہیں کوئی جذبہ محسوس نہیں ہوا سوائے نفرت کے پھر یہ سب کیوں؟؟؟

اُسکے اندر بے چینی بڑھ گئی...

اُس نے ایک بھرپور نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی دِماغ پہلا آنے والا خیال کُچھ یوں آیا...

"سوتے ہوئے ہی اچھا لگتا ہے بلکہ بہت اچھا لگتا ہے مگر جب اُٹھتا ہے تو ذلیل اور کمینہ بن جاتا ہے۔"

Copyright by Author

اپنے خیال پر خود ہی مُسکرا دی...

بے اختیار سر کو جھٹکا گویا اِن سب سوچوں سے آزادی چاہ رہی ہو...

"ایک سچ یہ بھی ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکوں گی جو تُم نے میرے ساتھ کیا ہے"

اُسکی سوچوں میں پھر تلخی آ گئی....

پھر نخوت سے پہلو بدلا اور کمرے سے باہر نکل گئی...

باہر آ کر بھی اُسکے اضطراب میں کمی نہیں آئی وہ مضطرب ادھر اُدھر گھومتی رہی...

پھر چائے بنانے کے لئے کچن کی طرف چل دی...

چائے بنا کر اُسکا ارادہ گارڈن کی طرف جانے کا تھا مگر ایک حال میں سے گزرتی کونے پر بنے ایک کمرے کو دیکھ کر وہ رُک گئی...

چونکنے کی وجہ کمرہ نہیں اُس پر لگا تالا تھا...

اُس نے اب تک اِس گھر میں کسی بھی کمرے کے دروازے پر تالا لگا نہیں دیکھا تھا...

چائے کے کپ کو ٹیبل پر رکھ کر اُسکے قدم بے اختیار کمرے کی جانب اُٹھ گئے...

دروازے تک پہنچ کر اُس نے دیکھا وہ کوئی عام تالا نہیں تھا وہ ایک کوڈ سے ہی کھلنے والا تالا تھا...

اگر چابی سے کھل سکتا تو وہ بھی کوشش کر لیتی...

مایوس ہو کر اور اپنے اندر تجسس لیے جیسے ہی وہ پیچھے مڑی کسی سخت چیز سے ٹکرائی

اُس نے اپنا سر مسلہ جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے کھڑے اِنسان کو دیکھ کر اُسکی ہوا

خُشک ہو گئی....

"یہاں کیا کر رہی ہوں"

وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا......

"بس ایسے ہی میں تو"

اُسکی زبان اُسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی...

"تمہیں جہاں بھی گھومنا ہی گھومتی پھر و آئندہ مُجھے اِس کمرے کی طرف نظر آئی تو

اپنی حالت کی ذمے دار صرف تُم خود ہو گی...."

راحیل نے اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کیا۔۔۔

طیات حیرت سے اُسے دیکھنے لگی...

"اب کھڑی دیکھ کیا رہی ہوں... دفع ہو یہاں سے اُس نے باقاعدہ کندھے سے پکڑ کر

اُسے دھکا دیا اگر دیوار کا سہارا نہیں ہوتا تو وہ اوندھے منہ کے بل زمین پر گرتی...

"میں پہلی اور آخری بار بول رہا ہوں اِس حصے کے ۱۰ میٹر کے دائرے میں بھی تُم مجھے دِکھی تو مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا کیونکہ کوئی جب بھی اسکے قریب آئے گا مُجھے پتا چل جائے گا۔تو دور رہنا ۱۰۰ قدم دور سمجھ گئی"

راحیل نے شعلہ بار آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا....

پھر واپس سیڑھیوں کی طرف چلا گیا...

طیات کبھی جاتے راحیل کو دیکھتی کبھی کمرے کے دروازے کو....

✱✶✱✶✱✶✱

"کیا بات ہے بیٹا پچھلے ا ہفتے سے میں تُجھے دیکھ رہا ہوں روز یہاں آکر بیٹھتا ہے بے چین ہوتا ہے روتا ہے پھر چلا جاتا ہے؟"

سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے....

"پریشان ہے؟مایوس ہے؟"

اب کی بار اُسکی آنکھوں کی پتلیوں میں حرکت ہوئی ہونٹ بولنے کے لئے کپکپانے لگے...

"مایوسی کفر ہے..."

(ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ)

"جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا"

اُسکے ساکت وجود میں دوبارہ جنبش ہوئی...

وہ اُنہیں سنتے رہنا چاہتا تھا اور وہ وہی کر رہا تھا....

****

آدھی رات کو وُہ گھر چھوڑ کر نکلی تھی زندگی میں پہلی بار اتنی ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کیا تھا اُس نے کے رات کے ۲ بجے اکیلی گھر سے نکلی تھی...

کسی نے اُسے روکا بھی نہیں تھا روکتا بھی کون اور کیوں؟....

جس گھر میں عزت ہی نہیں تھی وہاں رُکنے کا اُسکے پاس کوئی جواز بھی باقی نہ تھا؟...

وُہ اُس وقت ایک پوش علاقے سے گزر رہی تھی جہاں تو دن کے وقت بھی سناٹا ہوتا تھا۔۔

اسٹریٹ لائٹ کی روشنی دور تک اُسے رستہ دکھا رہی تھی مگر اس نے طے نہیں کیا تھا اُسے کہا جانا ہے دکھنے والے راستے نکلنے کو بہت جگہ نکلتے تھے مگر اُسے کہاں جانا تھا یہ ابھی اُسے خود بھی نہیں پتہ تھا۔

"زندگی اِس طرح بھی بدلتی ہے.."

اُس نے دُکھ سے سوچا....

کبھی خوشیوں سے جھولی کو بھر دیتی ہے کہ خود پر ہی رشک آنے لگتا ہے تُو کبھی اُس رشک کو اشک بنا دیتی ہے اِس طرح توڑتی ہے پھر جڑنے کا کوئی آسرا ہی نہیں دکھتا....

سوچوں میں غرق وہ آگے بڑھ رہی تھی....

دِماغ حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اِس وقت باہر نکلنے پر اُسے ملامت کر رہا تھا...

دِل ایک لمحہ بھی وہاں رُکنے پر ساتھ نہیں دے رہا تھا...

دِماغ اور دِل انسان کی زندگی میں کس قدر اہمیت رکھتے ہے مگر ۹۰ فیصد اختلاف رکھتے ہیں یہی اختلاف اِنسان کو اُلجھن کا شکار کرتے ہے... دِماغ کی ازل سے دُشمنی رہی ہے دل سے جبکہ دِل یہ تو معصوم ہو تا ہے مگر اختلاف رکھتا ہے اڑ جاتا ہے ڈٹ جاتا ہے...

اُسکے دماغ پر ہتھوڑے برس رہے تھے....

اُسکے ذہن میں بس ایک ہی سوال تھا...

"اتنی بے اعتباری"

اپنے عشق کے منہ سے نکلے الفاظ اُس کے روح کو سلگھا رہے تھے...

آبلے وجود پر نہیں دل پر نکلے تھے....

کیونکہ آگ تو اندر لگی تھی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

کہاں لگی تھی اُس نے تلاشنا چاہا...

اُسکو پورا وجود ہی زندان میں کھڑا محسوس ہوا....

یکدم لگنے والے بریکس کی آواز اُسے سوچوں میں غرق ذہن کو حقیقت میں لے آئی...

اُس نے اپنی پیچھے مڑ کر دیکھا....

۲ نوجوان لڑکے تھے۔۔

آگے والے کی شرٹ کے اوپری تین بٹن کھلے ہوئے تھے...

پیچھے والے کے گلے سے مُختلف چینیں جھانک رہی تھی دونوں نہایت حریص نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے....

رات کے اِس پھر اِس حالت میں ایک لڑکی کے پاس رُکنے والے وہ دونوں اُسے کہیں سے بھی شریف نہیں لگے.....

ابھی وہ بھاگنے کے لیے پر تول ہی رہی تھی کہ وہ بائیک لے کر اُس تک آ گئے....

ابتک کُچھ کہا نہیں گیا تھا مگر وہ عورت تھی مرد کی نظروں کو پہچانتی تھی کم از کم یہ وہ نظریں نہیں جن سے ماؤں بہنوں کو دیکھا جاتا ہے.....

اُن نظروں سے غلاظت ٹپک رہی تھی....

Copyright by Author

اُس نے بھاگنا شروع کر دیا...

دونوں لڑکوں نے زور کا قہقہہ لگایا..

گویا کہہ رہے ہوں آج شکار کا مزا آئیگا...

وہ بائیک لے کر اُسکے پیچھے لگے..

اُسکے سامنے آکر بائیک روکی...

"خُدا کے واسطے مجھے بخش دو مُجھے جانے دو۔"

وہ روتے ہوئے بولی....

وہ لوگ اب بھی کچھ نہیں بولے...

"کہاں جا رہی ہو....ہم چھوڑ دیں"

پہلا جملہ کہا گیا...

یہ کوئی مخلصانہ پیشکش نہیں تھی مخصوص گھٹیا انداز تھا بے غیرت لوگوں کا...

اب کی بار پیچھے والا اُتر کے سامنے آ کھڑا ہوا....

دونوں طرف سے بھاگنے کے رستے بند کر دیے گئے...

"خدارا مُجھے جانے دو"

وُہ ہاتھ جوڑ کر بولی...

دونوں پر کوئی اثر نہیں ہوا...

ایک نے آگے بڑھ کر دوپٹہ پکڑا جبکہ اگلے ہی لمحے ہوا میں اچھال دیا....

"نہیں"

چیخ بلند ہوئی...

مقابل پر اب بھی اثر نہیں ہوا....

وہ چند قدم پیچھے ہوئی دونوں اُسکی طرف بڑھے...

"کیا پھر؟"

اِس سے آگے وہ سوچ نہ سکی...

ایک تیز روشنی سے اُسکی آنکھیں چندھیا گئیں....

****

"کیا کر رہی ہوں؟"

احد نے سبزی کاٹتی ہوئی ماریہ سے جان کر پوچھا....

ماریہ کو غصّہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گئی....

"گھر گھر کھیل رہی ہوں بہن آجاؤ تم بھی اپنی گڑیا لے آؤ"

ماریہ نے بھی ایسا جواب دیا احد کو شدید غصّہ آگیا....

Copyright by Author

"میں تمہیں کہاں سے لڑکی لگتا ہوں جو ہر وقت منہ سے بکتی رہتی ہوں"

"بس اللہ کے کام وہی جانے جسم تو لڑکے کا دے دیا پر اندر روح تمہاری بلکل بوا نصیبن والی ڈال دی ہے طنز کے تیر چلانا تمہارا پسندیدہ مشغلہ"

ماریہ نے سبزی چھوڑ کر دوبدو بیٹھتے ہوئے کہا..

"ہاں جیسے تُم تو بڑی سیدھی ہو اُس دِن کیسے کھی کھی کر رہی تھی جب ابو نے مجھے گاڑی صاف کرنے کا بولا تھا....

تُم بھی تو آکر پوچھ رہی تھی آج کیوں مرچی لگ رہیں تمہیں"

احد کو کُچھ سمجھ نہیں آئی تو یو بول کر اُلٹا اپنی شامت بلالی...

"تو میرے بھائی نما بہن میں تو لڑکی ہوں میں تو بولوں گی پر تُم کیوں لوگوں کو شک کرنے کا موقع دیتے ہو کہ کہیں سچ میں عورتوں والی روح تو نہیں تُم میں"

ماریہ نے مزید مذاق اُڑایا...

احد نے ساتھ رکھا کُشن اُٹھا کر اُسے کھینچ مارا...

"احد کے بچے"

وہ دانت پیس کر بولی....

"فکر مت کروں پھُوپھی بھی بن جاؤں گی تُم بہت جلد پھر کھیلنا احد کے بچوں سے"

Copyright by Author

احد ہنستے ہوئے بولا....

"ویسے احد ایک بات کرنی تھی تُم سے"

وہ ایکدم سنجیدہ ہوئی...

"ہاں بولو"

اُسکا سنجیدہ انداز دیکھ کر وہ بھی سنجیدہ ہوا...

"مُجھے آج وہ چشمش دکھا تھا"

"کون چشمش"

وُہ ناسمجھی والے انداز میں بولا...

"ارے وہی جازم بھائی کی جہاں شادی ہو رہی تو اُنکے بھائی کا دوست"

"اچھا تو"

وہ اُلجھن میں بولا...

"میں نے جب اُسے آج دیکھا تو اُسکے ہاتھ پر بیلٹ لگا ہوا تھا کیا اسے کُچھ ہوا ہے؟"

ماریہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں پوچھ رہی تھی...

"تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی CNN ہوں جسے سب کُچھ پتا ہو گا؟"

احد کو جھنجھلاہٹ ہوئی...

"اور ویسے تُم کیوں پوچھ رہی ہو"

اب کی بار وہ دوستانہ انداز چھوڑ کر روایتی بھائی کے انداز میں بولا...

"کُچھ نہیں بس دیکھا تو پوچھ لیا تُم تو بس"

وہ گھبرائی...

"اور CNN کی تو بات مت کرو تُم تو اس سے بھی آگے کی چیز ہو"

ماریہ نے باتوں کا رُخ بڑی چالاکی سے موڑا...

"بس کبھی غرور نہیں کیا"

اُس نے فرضی کالر جھاڑے....

"ماریہ... دو گھنٹے ہو گئے تُم سے بھنڈی نہیں کاٹی گئی"

کچن سے سلمہ خاتون کی آواز آئی....

"کاٹ تو رہی ہوں امی"

وہ دوبارہ چھری اُٹھا کر بولی...

"تُم کاٹو بھنڈی ٹیڑھے منہ والی"

احد کہہ کر بھاگا....

ماریہ نے پاؤں کی چپل کا نشانہ تاک کر اُسے لگایا.... مگر خطا گیا....

احد اُسکو منہ چڑاتا سیڑھیاں چڑھ گیا...

*****

"بھائی السلام علیکم"

طیات نے آج ۵ دن بعد امان کو کال کی تھی..

لینڈ لائن سے..

"طیات میری جان بیٹا کیسی ہو تُم؟"

امان اُسکی آواز سن کر جذباتی ہو گیا۔۔

"بھائی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو ایان کیسا ہے؟"

وہ روتے ہوئے بولی...

"کیسے ہوں گے تمھارے بغیر...."

دُکھ سے کہا گیا...

"بھائی مُجھے آپکی بہت یاد آتی ہے"

"مجھے بھی بہت یاد آتی ہے تمہاری....پر گڑیا تُم فکر مت کرو میں تمہیں وہاں سے نکال لوں گا تمہیں مُجھ پر بھروسہ ہے نہ"

امان رندھی ہوئی آواز میں بولا...

"خود سے بھی زیادہ"

دوٹوک لہجے میں صاف بات کی..

"بس مُجھ پر بھروسہ رکھو میں تمہیں زیادہ دن اُس خبیث انسان کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا"

"بھائی وہ ابو بکر کیسا ہے؟"

اُس نے اٹکتے ہوئے پوچھا.....

"ہاں اب ٹھیک ہے وُہ"

طیات کو اپنے دل پر سے بوجھ ختم ہوتا محسوس ہوا.....

ابھی وُہ بات کر ہی رہی تھی کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا اُس نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے راحیل کھڑا تھا...

"بھائی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہو"

اُس نے ڈر کے مارے فوراً فون رکھا...

"ابو بکر کی فِکر بہت ہے تمہیں..... جبکہ شوہر میں ہوں"

وہ جتاتے انداز میں بولا...

طیات نظر انداز کرتی کمرے میں چلی گئی...

راحیل کو سخت ہتک محسوس ہوئی.....

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو.... کتنا بھاگو گی"

"تم تھکتے نہیں ہو روز ایک ہی جُملہ دوہرا دوہرا کر"

وہ تمسخر آمیز انداز میں بولی....

راحیل نے اُسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا...

وہ پوری اُس پر آ رہی....

"یہ کیا...."

ابھی وہ بات پوری کر بھی نہیں پائی تھی راحیل نے اُسکے رُخسار پر اپنے لب رکھ دیے...

"بے غیرت چھوڑو مجھے... بے شرم وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی.."

"میری مرضی میرے دِل میں جو آئیگا کروں گا میرا حق ہے تم پر"

"مجھے نہ تم سے کوئی مطلب ہے نہ محبت تو برائے مہربانی مُجھ سے دور رہا کرو.... اپنا حق مُجھ پر نہ جتایا کرو"

طیات نے ہاتھ پر ہاتھ باندھے کہا...

طیات کو خود سمجھ نہیں آیا وہ ایسا کیوں بول رہی تھی...

جب کے راحیل کے ماتھے پر بل پڑ گئے....

وہ یہ کہہ کر جانے کے لیے مڑی ہی تھی راحیل اُٹھ کر دوبارہ اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا....

"رہتی تو تُم یہیں اِس گھر میں میرے ساتھ ہو نہ مجھے نہ پہلے کوئی روک پایا تھا اور نہ اب کوئی روک پائے گا....

مُجھے فرق نہیں پڑتا تم میری بیوی ہو یا کُچھ بھی میرے لیے تُم صرف ایک کھلونا ہو جس کے ساتھ میں جب چاہوں کھیل سکتا ہوں اور تُم مجھے روک نہیں سکتی"

راحیل کے الفاظوں سے اُسکا کُچھ لمحے پہلے کا اعتماد لمحے بھر میں دھواں ہوا....

راحیل نے اسکو دیوار کے ساتھ لگا دیا....

طیات نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لیں....

راحیل اب اُسکے چہرہ پر جھکا بالوں کی لٹو کو ہٹا رہا تھا....

طیات نے ادھر اُدھر نظر دوڑائیں ساتھ ہی ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اُٹھا کر اُسکے منہ پر پھینک دیا...

راحیل اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر پیچھے ہٹا...

جبکہ طیات بجلی کی تیزی سے کمرے سے نکل گئی....

راحیل نے غصّے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی.....

"کیوں میں اِس کے سامنے بے بس ہو جاتا ہوں کیوں؟"

اُس نے غصّے سے سوچا....

*****

سب جا چکے تھے بس وہ اکیلا رہ گیا تھا قبرستان میں رات کے ۳ بجے تھے جس وقت لوگ قبرستان کے نام سے بھی خوف کھاتے وہ قبرستان کے بیچوں بیچ ایک تازہ قبر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا... جسے ابھی چند منٹ پہلے لوگ بنا کے گئے تھے...

"میں نے ہر مُمکن کوشش کی تمہیں اذیت دینے کی تکلیف دینے کی اُس خواہش کے حصول کے لیے جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی تمہاری زندگی میں تمہارا سب سے بڑا رقیب میں تھا۔ تمہیں جان سے تک مارنے کی کوشش کی مگر آج مجھے تُم پر بہت غصّہ آرہا ہے نہ تو اب میں نے تمہیں مارنے کی کوشش کی نہ تکلیف دینے کی کیونکہ میں تو خود قدرت کی دی ہوئی سزا کاٹ رہا ہوں۔ مگر آج تمہارے چلے جانے سے مُجھے جو ایک سکون تھا۔ وہ فوت ہو گیا تمہارے وجود کے ساتھ تمہاری ذات کی چھاؤں بھی مٹی تلے چلی گئی... تُم میری زندگی کا سکون لے گئے مُجھے مزید عذاب میں مبتلا کر گئے میری سزا کو تُم نے اور بڑھا دیا۔ جب میں نے مارنا چاہا تب دُنیا کی کوئی طاقت تمہارا کُچھ

Copyright by Author

بگاڑ نہیں سکی۔۔ کیونکہ وہ تمہاری حفاظت کر رہا تھا اور جب میں نے چاہا کہ تمہیں کُچھ نہ ہو تب اُسکی مرضی نہیں تھی۔۔۔۔ واقعی ہماری مرضی سے کُچھ نہیں ہوتا جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے نہ ہم سے کوئی بدل سکتا ہے نہ ٹال سکتا ہے۔۔۔ اُسکے فیصلوں کے نعم وبدل کا اختیار بھی صرف اُسے ہے۔"

اُس کے اندر کا غبار آج پورے ۳ سال بعد کسی کے سامنے نکلا تھا...

کس کے سامنے ؟؟؟

ایک قبر یہ اپنے خُدا کے سامنے....

****

قسط نمبر ۱۱
میدان حشر
"ابتدائے عشق"
www.neweramagazine.com
مصطفیٰ چھیپا

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'چوتھا باب'

"ابتدائے عشق"

وہ احتیاط سے چلتی تقریباً ۲۰ منٹ بعد کمرے میں آگئی....

وُہ اُس وقت سونے کے لیے لیٹ چُکا تھا کپڑے بدل کر طیات نے ایک نظر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اُسکی آنکھیں بند تھیں....وُہ آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا یا سو گیا تھا وہ اندازہ نہیں لگا پائی...بنا آواز کیے وُہ بھی صوفے پر آکر لیٹ گئی....

اُسکے لیٹتے ہی لائٹ بند ہو گئی...

"مطلب وہ جاگ رہا ہے"

طیات نے خود سے کہا...

"تُم اِدھر آکر سوتی ہو یا میں اُٹھا کر لاؤں؟...اور اگر میں آیا تو تُم سوچ لو"

اندھیرے میں راحیل کی آواز گونجی....

غصّہ تھا دھمکی تھی یا پھر مخصوص بُلاوا تھا...

طیات کو آواز سے کُچھ اندازہ نہیں ہوا....

مگر فل سپیڈ میں چلتے اے سی کے باوجود اُسکی پیشانی عرق آلود ہو گئی....

وُہ اُٹھ کر بیٹھ گئی....

"میں آخری بار بول رہا ہوں تم آرہی ہو یا نہیں؟"

راحیل کی آواز میں اِس بار غصے کا تاثر تھا جسے وُہ پہچان گئی...

طیات کے مسلسل انکار سے اُسکی انا کی مردانگی کو ٹھیس لگی تھی....

جبکہ طیات سُن کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی بیٹھے بیٹھے خود کو گٹھری کی طرح

سمیٹ لیا.....

کُچھ گرنے کے آواز آئی...

شاید اُس نے اندھیرے میں سائڈ لیمپ جلانا چاہا ہو گا...

وُہ مزید سکڑ گئی...

راحیل نے بتی جلادی...

کھٹ کی آواز کیساتھ کمرہ روشنی میں نہا گیا...

اسکی اندھیرے کی عادی آنکھیں یکدم روشنی کے باعث چندھیا سی گئی تھیں۔

اسنے زور سے آنکھیں میچ لیں۔

راحیل اُٹھ کر اُس تک آیا۔

قدموں کے آواز اپنی طرف بڑھتی سُن کر اُس نے آنکھیں کھول دیں۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اُسکی آنکھوں کے سامنے پھر سے اُس رات کا منظر گھوم گیا تھا۔

وہ ڈر کے مارے صوفے پر ہی پیچھے کی جانب کھسکنے لگی۔۔

راحیل نے کُچھ حیرانی سے اُسکی اِس حرکت کو دیکھا، طیات کے چہرے پر وحشت تھی۔

وہ مناسب قدم اٹھاتا اب اُسکے سر پر آچکا تھا طیات نے چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھا اُسے آج بھی راحیل کسی موت کے فرشتے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

مارے بے بسی کے اُس نے اپنے لب کُچل ڈالے۔

وُہ اُسکے برابر بیٹھ گیا۔

طیات صوفے کے کونے سے جا لگی۔

"نہیں آج پھر نہیں اللہ میں نے تیری رضا کو مانا ہے مگر میں یہ نہیں کر سکتی میں نہیں کر سکتی میری آنکھوں کے سامنے سے وُہ منظر نہیں جاتا... مُجھے ابھی اِس امتحان میں نہ ڈال"

وہ دل ہی دل میں گڑگڑا کر دعا کرنے لگی....

راحیل نے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا...

اسکے بھاری ہاتھوں کا کھردرا سا لمس اسکے وجود میں ایک سنسنی دوڑا گیا۔

اس نے گھنی پلکوں کی جھالر اُٹھا کے سہمی نظروں سے اُسکی طرف دیکھا..

خوف سے ٹھنڈے پڑتے جسم پر راحیل کا ہاتھوں کا لمس اُسے انگارہ محسوس ہوا....

راحیل نے مزید کوئی پیش رفت نہ کی وُہ آنکھوں میں حیرت لیے اُسکے چہرہ کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا....

طیات اب تک کُچھ نہ بولی....

"اب فائدہ ہی ہے کیا بولنے کا۔۔"

طیات نے دُکھ بھرے انداز میں سوچا...

راحیل اُسکے تھوڑا اور قریب ہوا...

طیات کے چہرہ پر ایک سایہ لہرا کر گزر گیا کرب، تکلیف، اذیت کیا نہیں تھا اسکی سہمی ہوئی آنکھوں میں۔۔

راحیل کو اسکے وجود میں اک عجیب سی بے چینی کا احساس ہوا تو سرعت سے اُس نے اپنا ہاتھ طیات کے ہاتھ سے اٹھایا اور صوفے سے اٹھ گیا اس کے چہرے پر بے بسی آگئی جیسے کوئی پیاسا سمندر کے کنارے پہنچ کر بھی تشنہ کام ہی رہ جائے۔۔

وُہ دروازہ دھڑام سے بند کر کے چلا گیا....

Copyright by Author

طیات نے حیرانگی سے اُسکی پُشت کو دیکھا...

پھر اپنا رُکا ہوا سانس بحال کیا....

"اللہ تیرا شُکر"

طیات نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا..

"میں کیا کروں مُجھے کیوں سمجھ نہیں آتا ایک طرف میں تیری مرضی کو مانتی تو دوسری طرف جب جب یہ انسان میرے قریب آتا ہے مُجھے کیوں خوف آنے لگتا ہے میں کیوں ڈر جاتی ہوں۔ صحیح تو کہتا ہے وہ میں کب تک کہاتک بچ سکتی ہوں وہ ایک مرد ہے مضبوط اور بااختیار مرد میں کب تک اُسے روک سکتی ہوں۔ میں ساری زندگی تو اسے خود سے اِس طرح دور نہیں رکھ سکتی۔"

طیات نے اپنی آنکھیں زور سے بھینچ لیں...

کمرے سے باہر آکر وہ سخت غصے میں تھا.....

کُچھ رات پہلے کی ایک آواز دوبارہ اُسکی سماعتوں میں گونجی...

"تمہیں پتہ ہے ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھرنا کیا ہوتا ہے اُسکی تکلیف کیا ہوتی ہے...."

راحیل کے آنکھوں کے سامنے طیات کا سہا ہوا وجود آگیا...

پھر کہیں سے دوبارہ آواز آئی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"جب جب تُم مجھے سب اختیارات رکھتے ہوئے چھوتے ہو میرے قریب آتے ہو...

اُس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر آجاتا ہے جب تُم درندگی کی حد کو پہنچے

ہوئے مُجھے توڑ ہی نہیں رہے تھے میری کرچیاں کرچیاں کر رہے تھے تو وہ وقت تھا

میری ذات پر ضرب لگنے کا ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونے کا اور اب ایک کمرے میں ایک

بستر پر تمہارے بغل میں سونا مُجھے نئے سرے سے اذیت سے دوچار کرتا ہے...."

"ہاں تمہارے بغل میں سونا اُسے اذیت دیتا ہے"

ضمیر کی آواز آئی...

"مُجھے اپنے شوہر کی قربت سے گھن آتی ہے...

اِس سے بڑی گالی کیا ہوگی تمہارے لیے....

ایک بیوی اپنے شوہر کے ہاتھ لگانے سے گھن کھائے....."

راحیل کو اپنے ہاتھوں پر کسی کے کانپتے ہاتھوں کی لرزش محسوس ہوئی....

"ہاں وُہ تُم سے گھن کھاتی ہے..."

ضمیر نے پھر ملامت کی..

وہ مردہ ضمیر نہیں تھا اِس بات کا احساس اُسے تب ہوتا جب وہ ضمیر کی آواز کو سُنتا..

"وہ جو بھی ہو اگر اب وُہ میری بیوی ہے وُہ بغیر کسی عذر کے مُجھے اپنے حق سے دور نہیں رکھ سکتی۔"

شیطان نے دِماغ کی سوچوں پر وار کیا...

"ہاں وُہ میری ہے صرف میری اُس پر صرف میرا حق ہے اور میں اپنا حق وصول کرکے رہوں گا"

وُہ کُچھ دیر یونہی کھڑے رہنے کے بعد پورچ میں جاکر گاڑی میں بیٹھ کر باہر چلا گیا....

****

"کیا بول رہے ہو تم"

نزہت بیگم نے حیرانی سے عامر کو دیکھتے ہوئے کہا...

"امی... آپ اتنا حیران کیوں ہو رہی ہیں میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا؟"

عامر رسان سے بولا...

"تُم جانتے ہو تُم کیا بول رہے ہو؟"

اوپر سے مُجھ سے یہ توقع رکھتے ہو کے میں حیران بھی نہ ہوں؟"

نزہت بیگم اُسے گھورتے ہوئے بولیں...

”میں یہ رشتہ بہت عزت کے ساتھ یہی ختم کرنا چاہتا ہوں...امی مجھے نہیں لگتا کہ ہم دونوں آگے چل پائیں گے اور جس رشتے میں زرا بھی شک ہو اسے آگے بڑھانے سے بہتر ہے کہ میں یہی بہت احترام سے ختم کر دوں... کیا فائدہ اگر آگے جا کر یہ سب ہی زندگی دونوں کی متاثر ہو گی...اور بس منگنی ہوئی ہے کوئی نکاح نہیں ہوا"

عامر نے تفصیلی جواب دیا....

"میں نواز صاحب کو کیا بولوں گی کیوں ختم کر دیا توڑ رہے ہے رشتہ...اُنکو کیا بتاؤں کے میرے صاحبزادے کو منگنی ہو جانے کے ۲ مہینے بعد اور شادی سے کچھ مہینے پہلے یہ خیال آیا ہے کہ اُنکی بیٹی اُسکے مطابق نہیں.....کسی کی بیٹی کی عزت کا تماشا کیوں لگا رہے ہو میں کیا منہ دکھاؤں گی اُس باپ کو"

وہ افسردگی سے بولیں۔۔۔

"امی سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے آپکی وجہ سے اِس رشتہ پر آمادگی ظاہر کی تھی...پر مجھے لگتا ہے کہ آگے اِس رشتے کا کوئی مستقبل نہیں ہے...اگر آگے جا کر یہ سب ہوا تو وہ اب سے زیادہ تکلیف دہ ہو گا“

عامر یہ کہہ کہ اُٹھ کر چلا گیا.....

جبکہ نزہت بیگم نے اپنا سر پکڑ لیا...

Copyright by Author

"یااللہ اِس لڑکے نے مجھے کس مُشکِل میں ڈال دیا ہے میں کیا کہوں گی نواز صاحب سے"

وہ خود سے ہی ہمکلام ہوئیں...

✱✱✱✱✱✱

وہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ سوئی نہیں تھی...

قرآن پڑھتی تھی مگر یہاں وُہ بھی نہیں تھا...

راحیل بے خبر سورہا تھا....

رات کو وُہ کب واپس آیا پتا تو تھا اُسے مگر وہ یوں لیٹی رہی جیسے سو رہی ہو....

"یہ روز رات کو کہا جاتا ہے؟؟"

طیات نے خود سے سوال کیا....

وہ پھر سوتے ہوئے راحیل کے برابر آکر بیٹھ گئی بے مقصد اُسے دیکھنے لگی....

پچھلی صبح کی کاروائی دوبارہ کر رہی تھی بلا مقصد اُسے دیکھ کر اپنے ہی خیالوں پر مسکرانا اُسکے قریب آنے پر ڈر جانا....

وہ بے مقصد ہی اُسکی چہرے پر بکھرے بالوں کو سنوارنے لگی....

اُسکے وجود سے اُٹھتی خوشبو طیات کے نتھنوں سے ٹکرائی...

اُسے کوئی خوشگوار احساس نہیں ہوا...

کیونکہ اُسکے پاس سے کسی لیڈیز کلون کی خوشبو آ رہی تھی...

"تو کیا رات راحیل؟"

سوچ ہی اُسے ہراساں کرنے لگی...

"مُجھے کیوں فکر ہو رہی ہے؟"

طیات نے خود سے کہا...

"تمہارا شوہر کسی اور عورت کے ساتھ تھا رات بھر تمہیں اِس لیے فکر ہو رہی ہے"

اندر کسی کونے سے آواز آئی....

"میں اگر اللہ کی مرضی کو مان چُکی ہو تو کیوں دور بھاگ رہی ہوں میرے دِل میں کیوں کوئی احساس کوئی جذبہ نہیں ہے تمہارے لیے"

وہ زیرِ لب بولی...

اُسکو اپنی ہی آواز انجانی لگی...

"اگر میرے دل میں اِس کے لیے کوئی احساس نہیں تو مُجھے کیوں فکر ہو رہی یہ رات بھر کس کے ساتھ تھا اگر میرے دل میں کوئی جذبہ نہیں تو میں یہاں اسکے برابر میں کیوں بیٹھی ہوں کیوں یہ سب کر رہی ہو....

نہیں میرے دِل میں تمہارے لئے کوئی احساس کوئی جذبہ نہیں کبھی ہو بھی نہیں سکتا"

اُس نے اپنی بدلتی کیفیت کو محسوس کر کے خود کو باور کروایا....

"مگر یہ کس کے ساتھ تھارات بھر"

دل دماغ دونوں پھر وہی آر کے....

اُس نے ایک گہری سانس خارج کی اور اُسکے پاس سے اُٹھ گئی....

شال اپنے گرد لپیٹ کر وُہ لان میں آگئی....

نم اور ٹھنڈی گھاس پر ننگے پاؤں چلنا اُسے بہت اچھا لگ رہا تھا اُسکے اندر سکون اُتر رہا تھا کُچھ دیر پہلے کی اضطرابی کیفیت میں کمی آئی تھی...

"وُہ باہر سکون تلاش کرنے میری وجہ سے جاتا ہے..."

"کیا سچ میں میری وجہ سے جاتا ہے"

اُس کے دل میں سوال آیا....

"ہاں وُہ مرد ہے کب تک میری بے رُخی برداشت کرے گا....

اور وُہ بھی ایسا مرد کے اختیار نا ہوتے ہوئے بھی نہیں رُکا اب تو وُہ با اختیار ہے جائز رشتہ میں ہے منسلک میرے ساتھ...

میں کب تک اُسے اس کے حق سے محروم رکھ پاؤں گی...

کیا میں خود دور رہ پاؤں گی دور اُس سے میں اپنی اس بدلتی کیفیت کو کیا نام دوں میں

اُس سے چاہ کر بھی اب نفرت برقرار نہیں رکھ پا رہی.....

تو کیا میں اُس سے محبت کرنے لگی ہوں؟"

تنہائی میں اور ترو تازہ ماحول کی وجہ سے اُسکے دِماغ پر پڑی گرہیں اب کھلنے لگی تھیں۔

بہت سے نئے سوالوں نے جنم لیا تھا مگر جواب ہوتے ہوئے بھی وہ اُن سے منہ موڑ لینا چاہتی تھی.....

"ہم لڑکیاں بھی کتنی عجیب ہوتی ہیں....

بلکہ نہیں یہ معاملہ کسی جنس سے نہیں اسکا تعلق تو خدا کے کھیل سے ہے...

میری ذات کو میرے مان میرے اعتماد کو جس شخص کے ہاتھوں توڑا اُسی کی محبت

میرے دل میں قطرہ قطرہ داخل کر رہا ہے یہ تیرا کیسا انصاف کیسا کھیل ہے خُدا اُس

شخص کے لیے تو کوئی سزا ہی نہیں رکھی تُو نے وہ شخص میرے دِل اور دِماغ میں میری

روح میں اُترتا جا رہا ہے"

اُس نے اپنے ہونٹوں پر ایک دردناک مسکان سجائے آسمان کی طرف دیکھا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"تو کیا ظالم کے لیے کوئی سزا نہیں تیری عدالت میں مظلوم پر یہ ظُلم ہی ہے کہ ستم گر سے ہی محبت ہو رہی اُسے....

اور اِس محبت کو میرے دِل میں ڈالنے والا بھی تُو ہی ہے....

تُو کیا میں تیرے انصاف سے بھی مایوس ہو جاؤں؟"

طیات نے دِل میں ہی خدا سے سوال کیا کیونکہ وُہ تو ہر ایک دِل میں رہتا ہے ہر ایک کے اندر ہوتا ہے بس سچے دِل سے یاد کرنے آنکھیں بند کر کے پکارنے کی دیر ہے وُہ سب دیکھ رہا ہے یہ سب اُسی کا تحریر کردہ ہے وہ ازل ابد تک کا سب کُچھ جانتا ہے...

ہر انسان کی شے رگ سے بھی زیادہ قریب...

"نہیں تیری محبت ذات سے ہی اگر میں مایوس ہو گئی تو میں کہاں جاؤں گی اِس دُنیا میں کیونکہ جسکا تُجھ پر ہی بھروسہ نہ رہے دُنیا کا کیا بھروسہ کرے گا اور وُہ بھی اُس دُنیا کا جس کو بنانے والا بھی تو ہی ہے تیری ذات سے تو کبھی مایوس میں ہو ہی نہیں سکتی ہر بندے سے تُجھے اُلفت ہے ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے تو میرا بہتر ہی سوچا ہو گا تو نے...

میں آج خود سے وعدہ کرتی ہوں کوشش کرونگی جو ہوا اُسے نظر انداز کرنے کی کیونکہ بھولنا میرے اختیار میں نہیں کیونکہ میری یاداشت سے وُہ کبھی مٹ نہیں

سکتا.... مگر میں تیری مرضی کو مان چکی ہوں اور میں اِس پر عمل کروں گی تُجھے شکایت کا موقع نہیں دونگی میں... وُہ جیسا بھی ہے میرا محرم ہے وُہ اور میں کبھی یہ نہیں چاہوں گی کے اسے اُسکے حق سے محروم رکھ کر تیرے آگے گناہ گار ہو جاؤں۔ تو نے ہی میرے دل میں اتنی وسعت پیدا کی ہے میرے دِل میں اُسکے لیے نرم گوشہ پیدا کیا ہے۔ آگے کے مرحلوں میں بھی میرے لیے آسانیاں پیدا کرنا"

طیات نے پر سکون ہو کر دعا کی....

آنکھیں بند کر لیں...

دوبارہ آنکھ سورج کی کُچھ گرم کرنوں سے کھلی....

"میں سو کیسے گئی یہاں بیٹھے بیٹھے ہی؟"

اُس نے خود سے ہی سوال کیا...

"جو سوال راتوں کے نیند اور سکون برباد کر دیتے ہیں اُنکے جواب مِل جانے پر سکون کی ہی نیند آتی ہے..."

خود ہی جواب دیا اُس نے...

وہ اندر کی جانب بڑھنے لگی گاڑی پورچ میں ہی تھی...

"مطلب وہ ابھی تک سو رہا ہے"

ہال میں آکر سب سے پہلے اُس نے وال کلاک کی طرف نظر دوڑائی تو چھوٹا کانٹا اور بڑا کانٹا بھائی چارے کا ثبوت دیتے ایک ساتھ پائے گئے...

"دن کے بارہ بج گئے اتنی بے خبر نیند تو میں کبھی وہاں بھی نہیں سوئی"

اُس نے حیرت سے سوچا....

کمرے میں آئی تو راحیل بیڈ پر نہیں تھا...

اُس نے اِرد گرد نظر دوڑائی ہی تھی باتھ روم سے پانی کی آواز آنے لگی...

وُہ کمرے کی حالت دُرست کرنے لگی...

سب سے پہلے بیڈ کی شکن آلود چادر کو دُرست کرنے لگی پھر کمبل کو تہہ کرکے تھوڑا نیچا رکھ دیا...

تکیے جو من موجی اِنسان کی بانہوں میں مڑ کر غلاف بھی تھوڑے بہت نیچے سرک گئے تھے...

ٹھیک کرکے واپس رکھے...

اور طائرانہ نظر کمرے پر ڈالی آج شادی کے ا ہفتے بعد وُہ مُکمل طور پر اپنی نئی اور مستقل خواب گاہ کو دیکھ رہی تھی...

بلاشبہ کمرہ بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا رہنے والے نے اپنی پسند کے مطابق ہی سجایا تھا اپنی ہی طرح بے حد زبردست وُہ اُس وقت صرف اُسکی ذات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوچ رہی تھی عمل کو نہیں...

"عمل سے تو ایک نمبر کا ذلیل اِنسان ہے"

خیالوں میں کھوئی ہوئی ہی تھی ناب گھومنے کی آواز سے حال میں لوٹ آئی....

اُسکی نظریں غیر ارادی طور پر دروازے کی طرف گئیں تو باتھ روم سے باہر نکلتے اُس ٦ فٹ کے اِنسان کو دیکھ کر اُسکا دِل آج پہلی بار کسی نئ انداز سے دھڑکا تھا...

"تو کیا یہ میری تُم سے عشق کے سفر کی ابتداء ہے؟"

اُس نے بلا جھجک اُسے دیکھتے ہوئے سوچا....

وُہ اُسکی موجودگی سے بے خبر تولیے سے بال رگڑتا باہر آرہا تھا...

اپنے اوپر نظروں کی حدت محسوس کرکے سامنے دیکھا تو وُہ سامنے کھڑی تھی...

اُسے ہی دیکھ رہی تھی...

اُسکے چہرے اور یکدم غصے کے تاثرات اُبھر آئے...

طیات اب نظریں ہٹا کر اُسکی وارڈراب سے کپڑے نکالنے لگی...

اپنے فیصلے پر عمل کرنے کی شروعات اُس نے یہی سے شروع کی....

ابھی طیات کپڑے نکال کر مڑی ہی تھی تو وہ کسی آفت کی طرح اُسکے سر پر کھڑا تھا...

"کیا کر رہی ہو؟"

درشتگی سے پوچھا گیا...

"تمہارے... ک کپ.. کپڑے نکال رہی تھی"

وُہ اٹک کر بولی...

"میں نے کہاں تُم سے؟"

دوبارہ درشتگی سے سوال ہوا....

اُس سے کوئی جواب نہیں بن پڑا...

"اور تمہیں کیوں لگا کہ میں تمہارے نکالے ہوئے کپڑے ہی پہنوں گا"

"وہ...وُہ..."

اب وہ سوالوں سے پریشان ہو رہی تھی اور خود کو ملامت کر رہی تھی کیوں بھلا کرنے کا سوچا...

وہ سائیڈ سے نکل کر جانے لگی...

اُس نے پھرتی سے اُسکی نازک کلائی پکڑ لی...

طیات نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا...

"آئندہ میری کسی چیز میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھ گئی ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا.."

وُہ اُسکی نازک کلائی کو سختی سے دباتے ہوئے بولا...

ضبط سے مخالف کا چہرہ سرخ ہونے لگا...

پھر شاید خود ہی اُسے احساس ہوا اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا..

وہ اپنی لال ہوئی کلائی کو سہلاتے ہوئے مڑی...

پھر کُچھ یاد آنے پر دوبارہ مڑی...

"مُجھے کُچھ پیسے چاہیے"

وُہ اُسکی طرف دیکھے بغیر بولی...

شرٹ کی بٹن کرتے راحیل کو کُچھ حیرت ہوئی...

پھر بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے والٹ اُٹھا کر اُسکی طرف بڑھا دیا...

طیات نے صرف ۱۰۰۰ کا نوٹ نکال کر اُسے واپس کر دیا...

"وُہ مُجھے جائے نماز اور قرآن پاک لینا تھا"

اُس نے وجہ بتانی چاہی اور شاید شرم بھی دلانے کی کوشش کی کہ ایک مسلمان ہو کر اُسکے گھر میں وہ چیزیں ہی نہیں جو گھر میں رہنے والوں کے مذہب کا پتا دیتی تھیں...

Copyright by Author

"میں نے تُم سے وضاحت نہیں مانگی"

راحیل نے اُسے دوبارہ دھتکارا....

"اور ہاں آج رات کے لیے اپنی اِس شکل کو ٹھیک کر لینا اگر تمہیں یاد نہ ہو تو بتا دوں آج ریسیپشن ہے"

راحیل نے اُسے سچ میں یاد دلایا وُہ بھول ہی گئی تھی....

"تمہارے کپڑے آجائیں گے شام تک تو جہاں بھی جا رہی ہو واپس جلدی آجانا... وہ مجھے تمہاری وجہ سے اگر ذرا سی بھی مُشکل ہوئی تو تُم سوچ لینا میں کیا کر سکتا ہوں"

اُس نے دھمکی دی...

وُہ کس مُشکِل کی بات کر رہا تھا وہ سمجھ نہ سکی....

******

"اُفوا حد کرتے ہو تُم بھی ایک شرٹ لینے میں ۱۰ گھنٹے لگا رہے ہو تم سے بہت جلدی میں نے اپنی ڈریسز لے لیں..."

ماریہ اُسکی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر شرٹس کو لگا لگا کر دیکھنے کی حرکت سے آکر چڑ کر بولی...

"ہاں ا گھنٹے کو تُم جلدی بولتی ہو میرے دس منٹ کو تُم ۱۰ گھنٹے گناتی ہو"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

احد اُسکی باتوں کا اثر لیے بغیر دوسری شرٹ کو اٹھاتا ہوا بولا....

میں جا رہی ہوں گاڑی میں جب تمہیں اِن سب سے فرصت مل جائے تو آجانا....

وُہ یہ کہہ کر شاپ سے باہر نکل گئی....

احد کی حرکتوں پر کڑتّی وہ بنا آگے دیکھے بڑھ رہی تھی کے بری طرح کسی سے ٹکرائی...

حسبِ عادت غلطی خود کے ہوتے ہوئے بھی سامنے والے کو سنانے کے لیے سر اُٹھایا ہی تھا...

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر آواز نکل ہی نہیں پائی...

"سوری میں نے دیکھا ہی نہیں۔۔۔"

ابو بکر اسکو پہنچانے بغیر بولا...

وہ پہچانتا بھی کیسے اُن دونوں کا باقاعدہ کوئی تعارف بھی نہیں ہوا تھا...

"آپ"

وہ صرف اتنا ہی بول سکی...

ابو بکر معذرت کرتا آگے بڑھ گیا...

"کیا اِس نے مجھے پہچانا ہی نہیں"

"ابو بکر"

وہ بے اختیار پُکار بیٹھی...

ابو بکر واپس مڑا...

"آپ نے مُجھے پہچانا نہیں"

ماریہ نے آنکھوں میں آس لیے پوچھا...

"نہیں"

ابو بکر اپنی مخصوص کم گوئی سے کام لیتے ہوئے مختصر سا جواب دیا....

"ہنہ...مجھے جیسے پتہ نہیں ہے کیوں نہیں پہچان رہے"

ماریہ نے دل میں ہی خود کو تسلی دی...

"میں جازم بھائی کی کزن اُنکی خالہ کی بیٹی"

ماریہ کو جازم کے حوالے سے خود کو تعارف کرواتے ہوئے سبکی ہوئی کیونکہ یہ تعارف کوئی خوشگوار تو نہیں تھا....

جسکا اندازہ اُسے ابو بکر کے بدلتے زاویے کو دیکھ کر ہو گیا...

"اوہ اچھا...سوری میں نے پہچانا نہیں"

ابو بکر کے زخم دوبارہ ہرے ہو گئے...

جازم کے انکار سے طیات کے راحیل کے لیے اِقرار تک کے سارے منظر دوبارہ آ گئے....

"آپکا ہاتھ کیسا ہے اب"

ماریہ بات کرنے خاطر بولی....

جبکہ ابو بکر نے سوالیہ نگاہ سے اُسے دیکھا....

"وہ میں نے آپکو کُچھ دن پہلے ایک اسٹور سے نکلتے دیکھا تھا جب آپکے ہاتھ پر بینڈ لگا ہوا تھا اور دیکھیں ابھی بھی تو لگا ہوا بس اسی لیے پوچھ لیا"

ماریہ نے فوراً وضاحت پیش کی...

"جی اب ٹھیک ہے"

"اُف گورنمنٹ کیا اسکے کُچھ زیادہ الفاظ بولنے پر ٹیکس لگاتی ہے جو اتنا کم بول رہا ہے"

ماریہ نے جھنجلا کر سوچا....

"آپ کیا شروع سے ہی ایسے ہے یا تازہ تازہ مُجھے دیکھ کر ایسے بنے ہیں؟"

وہ پوچھ بیٹھی...

ابو بکر کو اُسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا....

وُہ سمجھنا بھی نہیں چاہتا تھا...وُہ تو جانا چاہتا تھا مگر مروت آڑے آ گئی....

"میرے نہ بولنے کی وجہ سے تو میں اِس حال میں ہو"

دوبارہ درد اُٹھا....

"قسم سے مُجھے لگتا ہے سیکھا ہوا یہ رٹا یا ہوا ہے یہ فیڈ کیا ہوا ہے کے زیادہ بول دے گا تو کوئی وائرس آ جائے گا"

وہ زیرِ لب بولی....

"کُچھ کہا آپ نے؟"

"نہیں میں نے تو کُچھ نہیں کہا"

وہ گڑبڑا کر بولی...

"اللہ کیا یہ من پڑھ لیتا ہے۔ کہیں جادو وادو تو نہیں کرتا ویسے دکھنے میں تو شریف لگتا ہے۔ ویسے چشمش لوگ صرف دکھنے میں ہی سیدھے لگتے ہیں ورنہ بہت تیز ہوتے ہیں آخر کو چار چار آنکھیں جو رکھتے ہے۔"

وہ سوال اور جواب خود ہی کو دینے لگی...

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں بس کسی کام سے آیا تھا ہو گیا"۔

ابو بکر نے خود ہی جان چھڑائی...

"اللہ حافظ"

ماریہ بھی کہہ کر جانے لگی....

"طیات"

ماریہ ابھی کُچھ قدم ہی بڑھی تھی شاپ سے نکلتی طیات کو دیکھ کر اُس نے آواز لگائی...

واپس جاتا ابو بکر وہ ایک نام سن کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا....

آواز پر طیات نے آنے والی سمت کی طرف دیکھا تو ماریہ کو دیکھ کر اُس کو بھی اپنے ساتھ ہوئی ہر چیز دوبارہ یاد آگئی...

حالانکہ اِس سب میں اُسکی کوئی غلطی نہیں تھی مگر اُسکی ذات کا تعلق اور تعارف کی وجہ وہ شخص تھا جس کو طیات تو بھول نہیں سکتی تھی....

وُہ زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لائے ماریہ کے پاس آگئی...

"السلام علیکم"

ماریہ نے سلام کیا...

"وعلیکم سلام"

طیات نے جواب دیا....

ابو بکر کی پُشت ان دونوں کی طرف تھی اِس لیے

طیات اُسے اب تک دیکھ نہیں سکی....

"کیسی ہو آپ؟"

"ٹھیک ہوں تُم کیسی ہو؟"

طیات عام انداز میں بولی...

"مُجھے بہت دُکھ ہوا جو آپ کے ساتھ ہوا اُسے سُن کر"

ماریہ ہمدردی سے بولی....

طیات کے دِل میں کسی نے نشتر اُتار دیا...

وہ چُپ رہی جبکہ اب ابوبکر نے اپنے منہ اُن دونوں کی جانب موڑا....

طیات نے جیسے ہی ابوبکر کو دیکھا اُسکی نظر ہاتھ پر بندھے بینڈ پر گئی وُہ شرمندگی کے سمندر میں پھر سے غرق ہوگئی...

"السلام علیکم.... کیسی ہیں آپ؟"

ابوبکر قدم اٹھاکر کُچھ قریب آیا....

"وعلیکم سلام... آپکا زخم کیسا ہے اب؟..."

طیات نے بغیر نظر ملائے پوچھا....

"کون سے زخم کی بات کررہی ہیں آپ؟"

ابو بکر پوچھ بیٹھا...

"ابے الو کے پٹھے ہاتھ کے زخم کی ہی بات کر رہی ہیں آنکھ میں تو زخم نہیں ہے نہ جہاں کا دکھ رہا وہی کا پوچھ رہی ہے نہ؟ ویسے تو کُچھ بولتا نہیں اب بول رہا ہے تو اُلٹے سیدھے سوال پوچھ رہا...."

ماریہ نے دل ہی میں اُسے سرزنش کی...

طیات نے ابو بکر کے سوال پر اُسکی طرف دیکھا تو سوال کا مطلب صاف تھا....

"کون سے زخم جسم پے لگے یہ روح کے"

وہ یہ اندازہ کبھی نہیں لگا پاتی اگر ابو بکر کے احساسات سے باخبر نہ ہوتی....

"آپکے ہاتھ کے زخم کا پوچھ رہی ہوں"

طیات نے نظریں چرائی...

"ہاں ٹھیک ہے اب یہ تو وقتی گھاؤ ہے مندمل ہو ہے جائے گا مگر وہ گھاؤ نہیں"

ابو بکر نے قصداً بات ادھُوری چھوڑی...

طیات کا دل کیا وُہ غائب ہو جائے بس....

"کتنا فضول بولتا ہے یہ کہیں یہ ڈاکٹر تو نہیں تب ہی تو کب سے زخموں کی بات کر رہا ہے کب سے.."

ماریہ جو اُسکے نہ بولنے پر کڑ رہی تھی اب بولنے پر چڑ رہی تھی...

"اچھا ماریہ میں چلتی ہوں مجھے گھر جلدی جانا ہے ابھی بھائی سے بھی ملنے جاؤں گی میں پھر رات میں ولیمہ بھی ہے دیر ہو گئی تو راحیل غصّہ ہوں گے ورنہ"

طیات نے دانستہ طور پر ابو بکر کو دیکھ کر کہا...

ابو بکر کے چہرے پر ایک تکلیف دہ مسکراہٹ آگئی....

طیات دونوں کو خُدا حافظ کہہ کر چلی گئی....

وُہ اِس بات سے بے خبر تھی اُس سے کُچھ ہی فاصلے پر کھڑے ایک اور شخص کی نظروں نے اُسکا دور تک پیچھا کیا تھا....

طیات کے جاتے ہی ابو بکر بھی چلا گیا....

"ویسے تو بڑے باتیں کر رہا تھا چشمش میرے وقت میں گلو لگ جاتی نہ بس ہوں ہاں کرتا۔ جیسا کہ میں نہیں جانتی مجھ سے کیوں بات نہیں کر رہا تھا ٹھیک سے۔"

ماریہ نے اپنی طرف سے ہی نتیجہ اخذ کرکے خود کو تسلی دی۔

****

"تُم میری بات نہیں مانو گی؟"

امان غصّے سے بولا...

"بھائی میں آپ سب کو اور مُشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی..."

طیات رسان سے بولی....

"میں نے کہہ دیا نہ کہ تُم اب واپس نہیں جاؤ گی مطلب نہیں جاؤ گی"

امان قطعی لہجے میں بولا......

"بھائی بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپی آپ اب کہیں نہیں جاؤ گی"

ایان نے بھی امان کی تائید کی....

"بھائی پلیز مجھے جانے دیں میں حقیقت کو مان چکی ہوں میں حقیقت میں زندگی گزارنا چاہتی ہوں جانتی ہوں تھوڑی مُشکِل ہو گی مگر اب میں اِس رشتے کو مان چکی ہوں اور پورے صدق سے اِس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوں بھائی جن حالات میں بھی یہ رشتہ جڑا ہے وُہ سب بُھول کر یہ دیکھیں کے یہ رشتہ ہو گیا ہے اور سچائی بھی یہی ہے کہ میں راحیل آفتاب کی بیوی ہوں اور کم از کم کوئی بھی بھائی اپنی بہن کے اوپر طلاق کا دھبہ تو لگانا نہیں چاہے گا۔"

طیات نے شائستہ لہجے میں اپنی بات مُکمل کی...

"پر گڑیا وُہ شخص..."

"بھائی بس آپ یہ سوچ لیں کہ یہ میری خوشی ہے آپ میری خوشی کی خاطر سب بھُلا کر حقیقت کو مان لیں..."

طیات امان کی بات کاٹ کر بولی....

"تُم خوش ہو مُجھے سچ بتاؤ"

امان بھی اب نارمل انداز میں بولا...

"بھائی خوشی کا تو پتہ نہیں مگر اللہ کی مرضی مان کر میں مطمئن ضرور ہوں"

"میری دعا یہی ہے بس تُم خوش رہو اِس سے زیادہ کیا چاہیئے مجھے"

امان اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا....

"بھائی میں بس چلتی ہوں اب جلدی پہنچنا ہے بھائی آپ بھی آیئے گا نہ یہ میری ہی شادی کی ایک تقریب ہے آپ کے بغیر کیسے ہو سکتی ہے؟"

"نہیں میں تمہیں تمہاری خوشی کی خاطر وہاں واپس جانے کی اجازت دے رہا ہوں کیونکہ تُم نے سچ کہاں کوئی بھی باپ اپنی بیٹی کے ساتھ طلاق جیسا گھٹیا لفظ کبھی لگانا نہیں چاہے گا میں بھی ایسا ہرگز نہیں چاہتا کیونکہ یہ لفظ معاشرے میں انسان کی عزت کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے میں نہیں چاہتا تمہیں اور دُکھ یا تکلیف پہنچے۔ مگر میں وہاں نہیں آسکتا کم از کم ابھی تو بِلکُل بھی نہیں۔"

امان اُسے چھوڑنے گاڑی تک آیا....

"بھائی میں دوبارہ آؤں گی...

میری ایک بات مانیں گے آپ؟"

طیات رُک کر بولی...

"ہاں بولو"

"بھائی آپ بھی اب شادی کرلیں گھر کو ہمیشہ ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے.. آپ سمجھ رہے ہیں نہ میں کیا کہہ رہی ہوں"

طیات پُر امید نظروں سے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی....

"میں کوشش کروں گا۔"

امان اُسے ٹالنے کی خاطر بولا....

"اللہ حافظ بھائی"

طیات امان سے دعائیں اور پیار لیتی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی.....

****

"خاتون آپ جانتی بھی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"

نواز صاحب نزہت بیگم کی بات پر سیخ پا ہو کر بولے....

"دیکھیے نواز صاحب میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں مجھے تو خود آپ سے یہ بات کرتے ہوئے بہت شرمندگی ہو رہی ہے پر میں کیا کروں عُمر بھر کے رشتے اگر بغیر مرضی کے جوڑے جائیں تو آگے جا کر بھی اُنہیں ٹوٹنا ہی ہوتا ہے پھر فائدہ ہی کیا اِنہیں جوڑنے کا آپ کو کیا لگتا ہے میں عامر کو زور دے کر شادی کے لیے راضی نہیں کر سکتی تھی۔ مگر میں ایسا اِس لیے نہیں کر رہی کیونکہ ایسے رشتے پائیدار نہیں ہوتے آگے جا کر ایک ایسے پچھتاوے میں جس کا کوئی حاصل نہیں زندگی برباد ہو چکی ہوتی ہے تو بہتر یہی ہے کے ہم ابھی اِس رشتے کو ختم کر دیں۔"

نزہت بیگم نے تفصیلی جواب دیا.....

"آپکا کیا ہے آپ تو لڑکے والے ہیں مگر میں کیا کروں میری بیٹی ہے اور ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں اگر کلامی بات بھی ہو جائے تو ختم ہونے پر لڑکے کے اوپر کوئی اُنگلی نہیں اٹھاتا سارا اِلزام لڑکی کے سر ہی ہوتا ہے اور یہاں تو کوئی رسمی کلام نہیں باقاعدہ دُنیا کے سامنے منگنی ہوئی ہے میں اُن لوگوں کو کیا جواب دوں گا کیا کہہ کر اُنکا منہ بند کروں گا"

نواز صاحب کے لہجے میں شکست خوری در آئی...

Copyright by Author

"میں آپ کی ساری بات سمجھ رہی ہوں بھائی صاحب مگر میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں نمرہ کے لیے بہت اچھا رشتہ ڈھونڈوں گی...."

وہ اپنی جھینپ مِٹانے کی خاطر بولیں....

"بہت شکریہ اور میں اپنی بیٹی کا بھلا بُرا آپ سے بہتر جانتا ہوں..... ہم پر آپ نے پہلے ہی بہت احسان کر دیا ہے اِس سے زیادہ نوازش ہم برداشت نہیں کر سکیں گے"

نواز صاحب تلخ لہجے میں بولے.....

نزہت بیگم آگے کُچھ بولنے کی ہمت نہیں کر سکیں....

"اللہ حافظ"

وُہ کہہ کر چلی گئیں۔۔

"ٹھیک تو کہا تھا طیات نے کیا مِل گیا ایسے خاندان میں رشتہ جوڑ کر جس کے آگے پیچھے بہت لوگ ہیں۔"

اُن کو طیات کی بات یاد آگئی....

****

"احد.... ابھی میں طیات سے ملی تھی"

ماریہ نے احد کو بتایا جو گاڑی چلا رہا تھا....

"اچھا... کیسی تھی وُہ؟"

احد سادہ انداز میں بولا....

"بہت بدل گئی ہے پہلے سے میں اُن سے آج دوسری بار ملی ہوں مگر پہلی ملاقات میں اور آج کی ملاقات دونوں میں بہت فرق ہے"

ماریہ کُچھ سوچ کر بولی....

"مثلاً کیا فرق دیکھا؟"

احد نے سگنل پر گاڑی روکی.....

"پہلے والی خوشی نہیں تھی اُن کے چہرے پر نہ ہی چمک کُچھ مدھم مدھم سا تھا"

"ہاں اُن کے ساتھ جو ہوا ہے شاید اُس وجہ سے"

احد نے کُچھ سوچ کر کہا...

"مگر مجھے ایک بات عجیب بھی لگی"

"کون سی؟"

"اگر وُہ خوش نہیں تو اُسے خوشی سے اپنے ولیمے کا کیوں بتا رہی تھیں"

ماریہ کا ذہن اب ابوبکر کی طرف گیا....

"کس کو"

"ارے چشمش کو"

ماریہ جھنجلا کر بولی....

"چشمش...."

احد نے یاد کرنے کی کوشش کی....

"تُم بھول گئے اُسے"

"میں جانتا ہی کب ہوں اُسے بس شاید تمہارے منہ سے سنا تھا یہ نام"

احد نے ہری بتی کے جگمگانے پر گاڑی چلا دی....

"بڑا گھنہ ہے چشمش مُجھ سے بات نہیں کر رہا تھا کنی کاٹ رہا تھا طیات سے بڑے سکون سے فضول باتیں بھی کر رہا تھا..."

ماریہ منہ بنا کر بولی....

"ہاں تو ہمارا حوالہ اُس کے لیے کوئی خوشگوار تو نہیں نہ... مُجھے تو طیات کی حُسن اخلاقی نے متاثر کیا ہے اُنہوں نے تُم سے بات کیسے کر لی"

احد سچے دل سے بولا....

"ہاں طیات ہے تو بہت اچھی"

ماریہ فوراً بولی....

"اچھا اب دِماغ نہ کھاؤ ڈرائیو کرنے دو تمہاری بک بک سے ایکسیڈنٹ ہو جانا ہمارا"

احد نے اُسے جان بوجھ کر چھیڑا....

"ہنہ.... مرو جا کر"

وُہ کھڑکی کی طرف منہ کر کے بولی.... دِماغ گھوم پھر کے دوبارہ ابو بکر کی بے اعتنائی پر جا اٹکا....

"مُجھے کیوں فکر ہو رہی ہے؟"

خود سے سوال کیا....

"مُجھے کیا میری بلا سے"

دوسرے ہی لمحے خود کو سوچوں سے آزاد کرنے کی کوشش کی....

"وُہ ہنس کر تو بات کر ہی سکتا تھا"

دماغ چور نگی کاٹ کے پھر وہی آ اٹکا.......

****

"کہاں گئی تھی؟"

راحیل نے اُسے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شیشے میں دیکھ کر پوچھا.....

"بتایا تو تھا تمہیں قرآن اور جائے نماز لینے گئی تھی تُم سے پیسے بھی لیے تھے صبح"

وُہ تھوک نگل کر بولی..

"تُم دوپہر ۱:۳۵ کی گئی ہوئی شام ۷ بجے واپس آرہی ہو اتنی دیر تو نہیں لگتی بازار میں"

وُہ اب اُسکی طرف گھوم کے بولا...

طیات کچھ بول نہ سکی..

"مالز میں اپنے بنتے بنتے رہ جانے والے شوہر سے مِلنے گئی تھی مُجھے بتا کر جاتی میں خود چلتا تمہارے ساتھ اُس کو مکمل مارنے پچھلی دفعہ کی گولیوں سے تو وُہ بچ گیا"

اب وُہ بدلے ہوئے انداز میں گویا ہوا....

"نہ نہ نہیں ایسی بات نہیں وُہ ابو بکر مُجھے اتفاق طور پر وہاں مِل گیا بس"

غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی اُسکی زبان لڑکھڑا گئی...

پوچھنے والے کا انداز ہی ایسا تھا....

"ہاں وُہ تمہیں مِل گیا اور تُم اُسے سنانے بیٹھ گئی میرے ظلموں کی داستان..."

راحیل طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا...

"تُم آخر ہو کیا مُجھے سمجھ نہیں آتا ایک طرف یہ ظاہر کرتے ہو تمہیں میری کوئی فکر نہیں بس ضد پوری کی تُم نے اپنی اور اب کسی سے ۲ باتیں کیا کرلیں تمہیں مسئلے آنا شروع ہوگئے"

طیات کو یکدم اس کے سوالوں سے کوفت ہونے لگی....

آگے سے راحیل ۲ قدم چل کر آگے بڑھا وہی طیات اُسے اپنی طرف آتا دیکھ پیچھے چلنے لگی....

طیات کا پیر کسی چیز سے ٹکرایا اگر بروقت وُہ اسے تھام نہ لیتا تو یقیناً وہ زمین بوس ہوتی....

بانہوں کے حلقے میں تھامے ہوئے اُسے خود سے قریب کیا اتنا قریب وُہ اُسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی....

طیات نہ اِس بار گھبرائی نہ ڈری اگر کہی ذرا سی بھی جھجک تھی کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے چہرے کو سپاٹ اور سنجیدہ بنا لیا...

"یہ مت سوچنا اگر میں تُم سے نہیں پوچھتا کیا کیا کہاں گئی کیوں گئی تُو مُجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تُم صرف میری ہو اور یہ بات مُجھے بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بات تُم نے بِلکُل ٹھیک کہی مُجھے تمہاری فِکر بِلکُل بھی نہیں ہے مگر میں اپنی چیز کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہوں۔ مُجھے نہیں برداشت کے تُم میرے علاوہ کسی اور سے ملو بات کرو وُہ بھی اُس ابو بکر سے۔ یہ مت سوچنا میں بے خبر ہوں جس اِنسان سے تُم مِل کر آرہی ہو وُہ تمہارے لیے کیا احساسات رکھتا ہے۔ مُجھ سے کُچھ بھی نہیں چھپ

سکتا۔ آئندہ تُم جہاں بھی جاؤ گی میرے ساتھ جاؤ گی ورنہ تم کہی نہیں جاؤ گی۔ اور یہ بات اپنے دِماغ میں اچھی سے بٹھالو"

وُہ اُسکی کنپٹی پر اُنگلی رکھ کر بولا......

"تمہیں میری جاسوسی کرتے ہو مطلب"

"کہہ سکتی ہو"

وُہ بغیر شرمندہ ہوئے بولا...

"تمہیں مُجھ پر بھروسہ نہیں"

"نہیں"

فوراً جواب آیا...

"کیوں؟"

پھر سوال ہوا..

"مجھے اپنے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں"

وُہ بھی فوراً جواب دے رہا تھا....

"تو کیا تُم مُجھے ساری زندگی گھر میں قید کرکے رکھو گے؟"

"ضرورت پڑی تو یہ بھی کرونگا"

ڈھٹائی سے بولا....

"جاہل انسان"

وُہ آہستہ سے بولی...

راحیل نے اُسکو خود سے الگ کیا....

"مرضی ہے تمہاری گالیاں دو یا کُچھ بھی حقیقت یہی ہے کہ تُم میری ہو..."

راحیل تھا وُہ بھی اپنی تعریف میں کہے گئے الفاظ سُن ہی لیے....

"میں نے تو دل میں بولا تھا اِس نے کیسے سن لیا"

وہ خود سے بولی...

"اب جلدی سے تیار ہو جاؤ"

وُہ حکم دیتا واش روم میں چلا گیا....

"تیار ہو جاؤ....ہنہ"

وہ نخوت سے بولی....

اُس نے وارڈروب کھولی تو سے گرین کلر کا خوبصورت سا لہنگا لٹکا ہوا ملا...

"تُو یہ ہے آج کے لیے...."

وُہ اُٹھا کر چینجنگ روم میں چلی آئی...

جب بدل کر باہر آئی تب بھی وُہ روم میں نہیں تھا....

"مجھے جلدی بول کر خود دیکھو اب تک گھسا ہوا ہے"

وُہ لہنگا سنبھال کر چلتی ہوئی آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی...

خود کو مُکمل دیکھا وُہ سچ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی بغیر کسی بھی میک اپ کے کسی بھی جیولری کے سادگی میں خوبصورتی کی بلاشبہ ثبوت تھی وُہ....

وُہ آئینے کے سامنے بیٹھ گئی...

ایک بکس رکھا ہوا تھا اُس نے کھولا تو اندر سے بے حد خوبصورت نیکلس بر آمد ہوا میچنگ کا ابھی وُہ پہن ہی رہی تھی اُس نے بکس سے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وُہ اُسکے پیچھے کھڑا تھا....

اُس نے فوراً اپنی نظریں نیچے کرلیں....

نظریں نیچے کرنے کی وجہ تھی وہ بغیر شرٹ کے تھا گلے میں تولیہ لٹک رہا تھا جس سے وہ بالوں کو رگڑ رہا تھا....

طیات نے پھر نظر اُٹھا کر نہیں دیکھا وُہ نظریں جھکائے ہی سب پہنتی رہی.....

اُس سے نیکلس کا ہُک نہیں لگ رہا تھا....

وُہ ابھی جدوجہد کر رہی تھی اپنے ہاتھوں پر کسی کا لمس محسوس ہوا....

طیات نے اپنے ہاتھ کھینچ لیے...

رضامندی تھی...

راحیل نے اُسکے بالوں کو ایک طرف کیا اور نیکلس پہنانے لگا....

طیات نے نظر اُٹھا کر آئینے کی طرف دیکھا....

وُہ بڑے انہماک سے نیکلس پہنانے کے بعد اُسے دیکھ رہا تھا....

"کیا سب اسی طرح نہیں ہو سکتا راحیل پیار محبت رضامندی سے"

وُہ دِل میں ہی اُس سے مخاطب ہوئی....

وُہ اب اُسے نیکلس کے ساتھ کے جھمکے پہنا رہا تھا...

لمحے وہی رُک گئے تھے وُہ دونوں کس قدر مُکمل لگ رہے تھے ساتھ...

نئے شادی شدہ جوڑے کی طرح بِلکُل خوش....

"کیا تُو نے میرے لیے اِس قدر حسین زندگی کا اکا چناؤ کیا ہے؟"

طیات رب سے مخاطب ہوئی...

راحیل پھر جھٹکے سے سیدھا ہوا اب وُہ شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا...

خوبصورت سا سحر چند لمحوں کا تھا جو ٹوٹ چُکا تھا...

طیات کو بھی گھبراہٹ ہونے لگی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

جلدی اٹھنے کے چکر میں اُسکا سر پیچھے کھڑے چٹان جیسے شخص کے سینے سے بری طرح ٹکرایا.....

وہ اب پیچھے ہو کر جانے کے لئے پلٹی مگر اُسکے بال راحیل کے گلے میں پہنے ہوئے لاکٹ کی چین میں پھنس گئے....

طیات گھبراہٹ، شرم کے مارے اپنے بالوں کو ہی کھینچنے لگی...

"روکو"

اب وُہ خود اُسکے بال نکال رہا تھا...

طیات دیدزدہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی....

اُسکے چہرے سے ہوتی نظر سینے پر گئی جہاں پھر لاکٹ پے اُس نے غور کیا تو وُہ ایک لفظ A تھا......

"اسکا نام تو R سے آتا ہے پھر A کیوں"

یکدم طیات کا دِل ہر چیز سے اچاٹ ہو کر اُس ایک لفظ پر لگ گیا..اُس نے ایک تیز جھٹکے سے اپنے بال کی لٹ جو اٹکی تھی اُسے کھینچا....

کُچھ بال ٹوٹ کر چین میں ہی رہ گئے....

جبکہ راحیل اُسکی حرکت پر حیران ہو گیا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ لہنگا سنبھال کر کمرے سے نکل گئی....

"یہ A کون ہے راحیل نے یہی لفظ کا کیوں پہنا ہوا ہے اِس شخص کے کتنے راز ہیں کیا ہے کیوں اتنا پُراسرار ہے یہ اسکے گلے میں کیوں تھا کیوں کہیں اُسکی زندگی میں کوئی اور تو نہیں"

اُس نے تڑپ کے سوچا...

"نہیں ایسا ہوتا تو وُہ مُجھ سے کبھی شادی نہیں کرتا اس طرح"

اُس نے خود کو ہی تسلی دی....

"کہیں اِس کا تعلق اُس بند کمرے سے تو نہیں"

اُس نے کڑیاں ملائیں۔۔۔

"کیا راز ہو سکتا ہے اُس کمرے کا اِس A لفظ کا کون تھا راحیل کی زندگی میں ایسا... میرے اور کتنے امتحان ہیں اِس شخص کی سمجھنے کی کوشش میں مزید اُلجھتی جاتی ہوں میں کیا کروں میرے خُدا کس قدر پُراسرار اِنسان ہے کتنے چہرے ہیں کتنے راز کتنی تہوں کے نیچے ہو تُم راحیل آفتاب کب میں تمہارے باطن تک پہنچ پاؤں گی؟

تمھارے ظاہر کے کھلتے پردے روز مُجھے اذیت دیتے ہیں...

کتنی لمبی مسافت کرنی ہوگی مجھے تم تک پہنچنے کے لیے...

Copyright by Author

ڈرنے لگی ہوں میں تمہارا کون سا روپ زیادہ خطرناک ہے یہ والا جو فریب ہے یا وہ والا جس سے میں ابتک واقف نہیں ہوں؟"

وُہ اپنا سر تھام کر سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گئی...

"اُٹھو چلنا نہیں ہے"

طیات خاموش بیٹھی رہی...

وُہ اُسکے برابر بیٹھ گیا

"ایک مشورہ دیتا ہوں تمہیں مُجھے ڈھونڈنا چھوڑ دو کیونکہ میں تو خود نہیں جانتا میرا اصل کِتنی تہوں کے نیچے ہے مگر میں تمہیں اتنا ضرور بتادوں میرا کوئی بھی روپ تمہارے لیے خوشگوار نہیں ہوگا اپنے اندر کی تلخی کو میں جانتا ہوں اور میں یہ یہ بھی جانتا ہوں کہ میں تُم سے محبت عشق جیسا کوئی احساس وابستہ نہیں رکھتا...

مگر پھر بھی تمہیں تکلیف میں دیکھ کر....."

اُس نے بات ادھوری چھوڑی....

طیات اب کی بار نظر اُٹھا کر اسے دیکھنے لگی...

"یہ کون سا پہلو ہے تمہاری ذات کا کیا یہ تُم اصل ہو یا پھر یہ بھی فریب ہے کس قدر مختلف ہو ابھی تُم حال سے الگ مختلف بلکلِ الگ میرے لیے تمہارا یہ روپ خوشگوار

Copyright by Author

ہے اور میں دعا کرتی ہوں یہ چند سیکنڈ پہلے جو تمہاری ذات کا پہلو میں نے دیکھا وُہ تمہارا اصل ہو۔"

طیات نے دل میں دعا کی....

راحیل کھڑا ہو گیا اب ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا....

"میرا شوہر"

دِل نے کہا....

ایک خوشگوار احساس ہوا اُسے....

طیات نے اُسکے بڑھائے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا راحیل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی....

طیات بے اختیار ہو کر اسکے سینے سے لگ گئی....

کیوں لگی تھی اسی نہیں سمجھ آیا بس اتنا سمجھ آیا یہ وقت ہے جب شاید راحیل اُسکے باعث فخر بنا تھا...

کیوں بنا تھا وُہ یہ بھی نہیں سمجھ سکی....

راحیل نے اُسکے گرد بازو حمائل کرنے چاہے مگر رُک گیا پھر وُہ راحیل جو اِس لمحے تھا واپس کسی تہہ میں جا بیٹھا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کیا ہے؟"

وُہ بے حد بیزاری سے اُسے خود سے الگ کر کے بولا....

"بدل گئے پھر آ گئے فریب کے ساتھ"

طیات نے ٹھنڈی آہ بھر کے سوچا....

"کُچھ نہیں"

طیات نے نظریں چرائیں....

راحیل لمبے قدم اٹھاتا نیچے چلا گیا ہال میں جا کر وُہ رُکا اور ایک جانب دیکھنے لگا...

طیات نے اسکی نظروں کے سمت دیکھا تو وُہ اُسی بند کمرے کو دیکھ رہا تھا....

راحیل نے وہاں سے نظریں ہٹا کر ایک نظر کُچھ دور کھڑی طیات کو دیکھا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا....

"رازوں سے بھرا راحیل"

طیات نے سوچا..

"Mysterious and strange man"

ایک اور نام دیا...

وُہ بھی لمحے کو رُک کے اُس ہند کمرے کو دیکھنے لگی بے اختیار قدم آگے بڑھے پھر کچھ یاد آنے پر پیچھے کھینچ لیے....

تیز تیز چلتی وُہ گھر سے باہر جاتی راہداری عبور کر گئی.....

****

وُہ جا چکی تھی گھر سے زندگی سے ہمیشہ کے لیے....

وُہ خالی الذہن کیفیت میں بیٹھا دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وُہ باہر گئی تھی....

"ہاں مُجھے عشق ہے تُم سے"

ادراک ہوا......

"اب کیوں ہوا" اندر سے آواز آئی...

"میری ذات کے تُم نے بخیے اُکھیڑ دیے ہیں تُم برباد ہوگے کرب سے تڑپتے رہو گے موت سے پہلے موت آئیگی تمہیں قیامت سے پہلے قیامت آئیگی تُم پر یہ پوری دنیا میدان حشر بنے گی تمہارے لیے....

صُور پھونکی جائیگی تُم پر قیامت سے پہلے اِنتظار کرو تم اپنی بربادی کا جشن مناؤ خدا کی رحمت سے آزادی کا تمہاری رسی بہت جلد کھینچی جائیگی انتظار کرو بد دعا ہے میری دل سے نکلی ہے عرش کو ہلا دیگی....."

Copyright by Author

ادراک اور نقصان ایک ہی لمحے میں....

انکشاف اُس وقت ہوا جب وُہ دُنیا سے جا چکی تھی اُسکی زندگی سے پچھتاوا جس کا فائدہ نہیں....

وُہ مردہ قدم اٹھاتا ایک کمرے میں داخل ہوگیا روشنی سے اندھیرے میں اندھیرے سے روشنی یہ سفر کی شروعات تھی اُسکے.....

سفر "میدان حشر" کی....

****

طیات اُسکے بازو کو تھامے آگے بڑھ رہی تھی....

ہال میں موجود ساری نظروں کا مرکوز صرف طیات تھی وُہ راحیل کے ساتھ جو تھی۔
راحیل کے ساتھ کسی لڑکی کا ہونا قطعی حیران کُن نہیں تھا۔ مگر وُہ عام نہیں تھی اُسکی بیوی کی حیثیت سے تھی یہ بات خاص تھی اُسکی۔

"بہت خاص بھی نہیں"

چہ مگوئیاں شروع ہوئیں...

"ہاں بس ٹھیک ہے مگر ایسا کُچھ خاص نہیں"

کسی نے ٹکڑا جوڑا....

جھوٹ بھی کُچھ نہیں تھا بلاشبہ وہاں حسین ترین چہرے تھے طیات اُن چہروں کے سامنے عام تھی مگر راحیل کے ساتھ ازدواجی تعلق اُسے اُن لوگوں کی نظر میں خاص بنا گیا تھا۔ ہر لڑکی کے لباس میں سے بے حیائی دکھ رہی تھی کوئی سلیولیس کپڑے تو کسی نے گہرے گلے کے کوئی ڈوری نما دوپٹہ ٹکائے اندھو میں کانے والی مثال تھا۔ جبکہ وُہ وہاں کے لوگوں کے مطابق چلتی پھرتی کپڑے کی تھان تھی۔۔

"یہ راحیل لایا میرے لیے تو کیا اسے میرے ایسے کپڑے پہننا پسند ہے"

طیات نے نیم عریاں لباس میں کھڑی لڑکیوں کو دیکھ کر سوچا....

اور پھر راحیل کو دیکھا...

اُسکے چہرے پر نجانے کِس بات کا گھمنڈ تھا.....

"ساری لڑکیاں دیکھ رہی ہیں اُسے اِسی بات کا"

طیات نے خود سے سوچا...

"راحیل"

آواز پر راحیل کے ساتھ وُہ بھی پلٹی...

آواز دینے والی ایک لڑکی تھی مگر سب سے الگ بہت الگ بِلکُل مختلف وُہ برقعے میں تھی...

راحیل اُسکا ہاتھ چھوڑ کر اُس لڑکی کی طرف مڑ گیا...

طیات اُسے جاتا دیکھتی رہی....

"اب یہ کون ہے؟"

طیات ہمکلام ہوئی دل میں....

راحیل نے آگے جا کر اُس لڑکی کے شانوں کے گرد بازوں حمائل کیے اور کُچھ کہا...

"برقعے میں رہ کر بھی یہ اِس طرح"

طیات نے راحیل کا ریکارڈ سامنے رکھ کر سوچا اور اُسے اپنی سوچ پر یقین ہو چلا...

"یہاں کیوں آئیں؟"

وُہ تقریباً چیخ کر بولا تھا....

طیات بس یہ ہی سُن سکی کے راحیل نے چہرے پر ناگوار تاثرات لیے اُسے گھورا.....

اور وُہ ہمیشہ کی طرح اُسکی غصیلی آنکھوں کے آگے ہار مانتے ہوئے وہاں سے تھوڑا آگے ہو گئی....

راحیل اُس لڑکی کو ایک کونے میں لے گیا نقاب ہونے کی وجہ سے طیات صرف اُسکی آنکھیں دیکھ پائی بڑی بڑی آنکھیں ہیزل کلر کی رنگ بھی خاصا نکھرا نکھرا تھا مگر اُس وقت آنکھوں کے گرد کا حصہ خاصا لال ہو رہا تھا...

دور جا کر بھی طیات کی نظرے مُسلسل اُن دونوں کی سمت تھی....

وُہ راحیل کے بگڑے تیور دیکھ کر یہی سمجھ پائی وُہ اُس لڑکی کے یہاں آنے پر غصّہ تھا...

"ہیلو بیوٹیفل برائیڈ"

ایک نوجوان اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا...

ناچار طیات کو نظریں اُسکی طرف کرنا پڑی...

"السلام علیکم"

طیات نے ہیلو کے جواب میں سلام کیا...

"وعلیکم سلام"

نوجوان نے کُچھ شرمندہ ہو کر جواب دیا....

"یو آر لوکنگ گورجیس"

اُس لڑکے نے مسکراتے ہوئے کہا...

"شکریہ"

وُہ پھر مختصر سا بولی..

"تعریفیں وصول کرتی رہیں گی؟ ہماری بھی تعریف کر دیں..."

لہجے میں کوئی بدتمیزی نہیں تھی...

طیات ہنس دی...

"آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں بھائی"

طیات نے قصداً جُملے کے آخر میں بھائی جوڑا..

"ہائے...یہ کیا کر دیا آپ نے بیوٹیفل لیڈی اتنے ہینڈ سم لڑکے کو بھائی کہہ دیا میں تو آپکو دوست بنانے آیا تھا"

وُہ اداکاری سے بولا....

"ویسے بھائی بنالیا ہے تو سُن لیں میں بہنوں کو تنگ بہت کرتا ہوں... اور آپکو جھیلنا ہوگا"

وُہ یکدم سنجیدہ ہو کر بولا...

طیات نے مُسکرا کر اُس نٹ کھٹ لڑکے کو دیکھا جو بِلکُل اسے ایان کی یاد دلا گیا....

"ہیلو ہیلو السلام علیکم آداب...محترمہ کہیں آپ نے مُجھے بھائی بنانے کا ارادہ تو نہیں بدل دیا"

وُہ اُسکے مُسکرا کر دیکھنے پر محظوظ ہوتے ہوئے بولا....

"خوش رہو....بِلکُل میرے بھائی ایان کی طرح ہو تُم"

Copyright by Author

طیات نے دعا دی...

"دھت پھر بھائی بنا لیا"

وُہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا..

اُسکے انداز پر طیات کی دوبارہ ہنسی نکل گئی....

"آپ بھی ہنستی رہیں"

وُہ بھی اب کی بار سنجیدگی سے بولا....

"اچھا میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"

وُہ لڑکا بولا....

"ارے نام تو بتانا بھول ہی گیا اپنا آپ کو"

وُہ رُک کر بولا...

"جس ہینڈ سم سے لڑکے کو بھائی بنانے کی آپ نے تازہ تازہ گستاخی کی ہے اِس ناچیز کا نام حماد ہے حماد ذاکر....

نام تو سُنا ہی ہو گا"

وُہ فلمی انداز میں بولا....

"میں بس تھوڑی دیر میں آیا"

یہ کہہ کر وُہ چلا گیا....

طیات نے دوبارہ راحیل کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر اب وُہ وہاں نہیں تھا....

کُچھ قدم چلی ہی تھی کہ سامنے سے پہلے جیسی شان سے چلتا وُہ بر آمد ہوا....

طیات نے بغور جائزہ لیا اُسکا مگر وُہ اپنے دل دماغ کی بات چھپانے میں مہارت رکھتا تھا....

طیات اُسکے سپاٹ چہرے سے کوئی نتیجہ اخذ کر سکی نہ پوچھنے کی ہمت....

"چلو"

بولنے کا انداز بھی ویسا ہی تھا کُچھ مغرور کُچھ ٹھہرا کُچھ سنجیدہ کُچھ پُر اسرار....

"اِس اِنسان کو کبھی سمجھ نہیں پاؤں گی"

اُس نے سوچا....

وُہ لوگ اب اسٹیج پر بیٹھ گئے تھے....

بہت سے لوگ آئے کُچھ کی نظریں حقارت بھری تھیں، کُچھ کی حسرت، کُچھ کی ستائشی، کُچھ کی نفرت بھری، کسی نظر میں بھی اسے احترام نہیں دکھا.....

"اوہ تو آپ ہیں طیات؟"

آواز پر اُس نے چونک کر سامنے دیکھا....

منظر دیکھ کر آنکھ بے اختیار جُھک گئی....

وُہ لڑکی اُسکی طرف جُھکی کہہ رہی تھی گہرے گلے سے جھانکتی بے حیائی نے اُسے ایک لڑکی ہوتے ہوئے بھی نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا....

اب وہ راحیل کو مُبارک باد دے رہی تھی وُہ گلے مِلنے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی طیات سے برداشت نہ ہوا کہ وُہ بے حیا لڑکی اُس کے شوہر کے پاس جائے.....

بیچ میں آکر خود اُسکے گلے لگ گئی...

اُسکی اِس حرکت کو راحیل کے علاوہ سب نے عجیب نظروں سے دیکھا اور مریم جواب طیات کے گلے لگی تھی اُس نے حقارت سے....

"نائس ٹو میٹ یو"

مریم لفظ چبا چبا کر بولی.....

راحیل کے تھوڑا قریب ہوئی اور آہستہ سے بولی.....

"ہنہ....مُجھ سے اچھی پھر بھی نہیں"

راحیل نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اُسکی سرگوشی سنی....

مریم چلی گئی....

جبکہ طیات کا دِل کیا وُہ اُسکا قتل کر دے.....

****

وُہ رات تقریباً ا بجے گھر واپس آئے...

طیات جیولری اُتار رہی تھی جبکہ شرٹ کے بٹن کھولتا راحیل اُسے مسلسل نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا....

وُہ بھی بے خبر نہیں تھی....

مگر آج اُسکی نظروں کی حدت اُسے پریشان نہیں کر رہی تھی....

کُچھ دیر بے مقصد بیٹھا اُسے دیکھتا رہا پھر کپڑے بدلنے چلا گیا....

راحیل کپڑے بدل کر باہر آیا تو وُہ چینج کرنے کے لیے کھڑی تھی...

طیات نے بلیک شلوار قمیض میں ملبوس اُسے دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گئی...

جب وُہ کپڑے بدل کر باہر آئی تو وُہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا....

تہہ کپڑے اُس نے واپس رکھے اور صوفے پر آکر بیٹھ گئی....

اور لیٹے ہوئے اِنسان کو دیکھنے لگی....

اُس نے تکیہ اُٹھایا اور بیڈ کی جانب چل دی یہ اُس کا پہلا قدم تھا راحیل کی طرف اُن کے رشتے میں بہتری کی طرف....

کُچھ ہلچل پر اُس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے سیدھا نظر صوفے پر گئی...

اُسے وہاں ناپا کر وُہ اُٹھ بیٹھا نظر کمرے سے ہوتی جب اپنے بغل میں لیٹی طیات کو دیکھا تو وُہ ٹھٹکا.....

کُچھ بولا نہیں وُہ بھی چُپ چاپ لیٹ گیا اور لائٹ آف کر دی....

طیات اُسکے برابر میں لیٹ تو گئی تھی مگر اندر بے چینی تھی....

"میرے لیے منزلیں آسان کرنا میرے اللہ "

طیات نے دل میں دعا کی....

اپنی کمر پر کُچھ محسوس ہوا سارے حساس بیدار ہوئے وُہ کُچھ نہیں اُسکا لمس تھا اُسکے ہاتھ کا...

طیات بغیر حرکت کے لیٹی رہی...

اب ہاتھ اُسکے بالوں میں چل رہا تھا....

طیات نے اُسکی طرف کروٹ لی....

رضامندی پاکر راحیل نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا وُہ اُسکے ساتھ جا لگی...

طیات نے کُچھ بولے بغیر اُسکے کندھے پر سر ٹکا رکھ دیا....

ڈیمر کی ہلکی روشنی میں طیات نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا تو وہ آنکھیں کھولیں اُسے ہی دیکھ رہا تھا...

شرم یا کسی جذبے کے تحت اُس نے آنکھیں چرائی...

وُہ اب اُسکے چہرے پر جھکا طیات نے اپنی آنکھیں بند کر لیں....

چند لمحے....خاموشی....کوئی لمس محسوس نہیں ہوا....کسی پیش رفت کا احساس نہیں ہوا...پھر خاموشی....

طیات نے آنکھیں کھولی تو وُہ دوبارہ اسی طرح اُسے دیکھ رہا تھا....

کوئی رومانوی کلام نہیں ہوئے کوئی بات نہیں ہوئی نہ کوئی عہد و پیمان نہیں باندھے گئے....

خاموشی تھی صرف دونوں یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ایک طرف حیا کے رنگ تھے دوسری طرف کیا تھا شوخی خوشی ندامت تہوں کے نیچے چھپا وُہ شخص اِس وقت کس روپ میں تھا سپاٹ چہرہ کسی بھی جذبے سے عاری چہرہ وُہ پھر ناکام ہوئی....

نظریں ہٹائی گرفت ڈھیلی ہوئی اور ڈھیلی پھر اُسکی کمر مضبوط ہاتھوں کے حلقے سے آزاد ہو گئیں....

حیرانگی....شدید.....حیرانگی.....

وُہ اب اُس سے دور ہوا کُچھ اور دور بیڈ پر وُہ اُسے پیچھے سرکتا دیکھ رہا تھا....

Copyright by Author

وُہ اُٹھ کر بیٹھ گیا.....

چہرے پر ہاتھ پھیرا.....

اب وُہ بیڈ سے اٹھنے لگا تھا.....

بے اختیار طیات کا ہاتھ اُسکے ہاتھ پر گیا.....

راحیل نے بے بسی سے دیکھا اور پھر نرمی سے ہاتھ ہٹاتا چلا گیا.....

وُہ اب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے کُچھ لمحے پہلے وُہ گیا تھا.....

"نہ میں آج ڈری نہ میں آج روئی نہ روکا پھر کیوں"

طیات کا ذہن بری طرح اُلجھ گیا.....

انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی وہ سرعت سے کھڑکی پر آئی تو چوکیدار صدر دروازہ کھول رہا تھا گاڑی پوری سپیڈ میں سڑک پر جا کر چند لمحوں میں اُسکی نسروں سے گُم ہو گئی.....

"کیا رضا ہے تیری اگر یہ رضا نہیں تیری اگر"

آسمان کی طرف دیکھ سوال کیا.....

"آج رات پھر کہاں گیا ہے یہ کیوں گیا ہے کس کے پاس گیا ہے محرم کو چھوڑ کر کسی نا محرم کی بانہوں میں پناہ لینے"

اُس نے کرب سے سوچا....

"اللہ...ہاں مجھے اپنے رب سے رجوع کرنا چاہئے نماز۔۔۔ نمازِ حاجت ہاں مجھے ضرورت ہے مجھے حاجت ہے میں اپنے رب سے مانگوں گی وُہ ہی مجھے دے گا وُہ ہی میری سُنے گا وُہ راستہ دکھائے گا"

طیات نے دھندلی ہوتی آنکھوں سے آنسوؤں کی دُھند صاف کی اور وضو کر کے دو رکعت نماز حاجت کی نیت کر لی اور نماز پڑھنے لگی....

سلام پھیرنے کے بعد اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے....

"لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللہ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللہ تعالیٰ"

"اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بردبار بُزرگ ہے پاک ہے اللہ"

"رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لله رَبِّ"

"مالک عرش العظیم کا اور سب تعریفیں ہے اللہ ربّ العالمین کے لیے"

"الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ"

"اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت واجب کرنے والے اُمور طلب کرتی ہوں"

Copyright by Author

"مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِیمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلاَمَۃَ"

"اور تیری بخشش کی طلبگار ہوں، اور ہر نیکی کی غنیمت چاہتی ہوں"

"مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لاَ تَدَعْ لِی ذَنْبًا إِلاَّ غَفَرْتَہُ"

"اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتی ہوں، میرے سب گناہ معاف کر دے"

"وَلاَ ھَمًّا إِلاَّ فَرَّجْتَہُ وَلاَ حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا إِلاَّ قَضَیْتَھَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

"اور میرے سارے غم و پریشانیاں دور فرما، اور تیری رضا و خوشنودی کی..

مُجھے راہ دکھا صاف سیدھی روشن میری یہ حاجت پوری فرما اے ارحم الراحمین!"

"اے اللہ! میری زندگی کے ہر نشیب و فراز سے تو واقف ہے کیونکہ یہ سب تیرے

ہی امتحان ہیں... میں نے سب امتحانوں کو خوشی خوشی قبول کیا ہے..

کبھی کوئی شکایت نہیں کی تیری رضا تیری خوشنودی کے لیے میں نے ہر کام کیا ہے...

مگر میں نہیں جانتی مجھ سے آخر ایسی کیا غلطی ہو گئی کیا خطا ہو گئی ہے جسکی مجھے اتنی

اذیت ناک سزا مل رہی ہے... آنسو اُسکے چہرے کو بھگو رہے تھے... کوئی بھی بیوی

اپنے شوہر کے قریب کسی بھی نامحرم عورت کا وجود برداشت نہیں کر سکتی...

مگر مجھے ہر رات اسی اذیت کے ساتھ سونا پڑتا ہے کے آج میرا محرم کس نامحرم کے

پاس ہے.. وُہ آج میرے ساتھ نہیں.... یہ احساس میری روح تک کو چھلنی کر کے

Copyright by Author

رکھ دیتا ہے...میں تو صرف اُسکی ضد تھی شاید جسے اُس نے پوری کر کے ایک کونے میں لا پھینکا...میرے مولا میں اپنی جھولی پھیلا کر تُجھ سے دعا مانگتی ہو میرے شوہر کے دل میں میرے لیے اور صرف میرے لیے محبت پیدا کر دے.... کہیں بہت دیر نہ ہو جائے گناہوں کے اِس سمندر میں وہ سر تک نہ ڈوب جائے...اُسے اِس گرداب سے نکال اُسے نیک راہ دکھا...

طیات کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی...

میں آج تیرے سامنے اِقرار کرتی ہوں میں اپنے شوہر سے بے انتہاء محبت کرتی ہوں میں بہت محبت کرتی ہوراحیل سے.....کب سے میں نہیں جانتی تُو جانتا ہے ڈالنے والا بھی تو ہے....بس اُسے صرف میرا کر دے...میری طرف مائل کر دے.... طیات دعا مانگتے مانگتے سجدے میں گر گئی..."

سجدے میں روتے ہوئے نجانے کب اُس کی آنکھ لگ گئی خُدا نے اُسے سکون دے دیا تھا اپنی رحمت کے سائے میں سلا کر.....

****

وُہ ایک باغ میں کھڑی تھی خوبصورت باغ میں فضا میں پھیلی خوشبو نے ماحول پر ایک سحر طاری کر دیا تھا....

وُہ اُسکے سامنے کھڑی تھی....

اُس نے خود کو کہتے سُنا....

"میں اب بھول جانا چاہتی ہوں کے تُم نے کبھی میرے سر سے عزت کی چادر کھینچی تھی....

میں اُس رات کو بھول جانا چاہتی ہو میں دن کی وہ روشنی یاد رکھنا چاہتی ہوں جب دُنیا کے سامنے تُم نے اپنے نام کی چادر مُجھے پہنائی تھی...

بھول جانا چاہتی ہوں کے ہماری پہلی ملاقات کیسے ہوئی کتنی دردناک ہوئی میں اب اپنی ہر دن ہر رات تمہارا ساتھ چاہتی ہوں...

ذلت رسوائی کے اِس گرداب سے نکلنا چاہتی ہو اپنی یاداشت سے نکال دینا چاہتی ہوں کہ میرا اِس سب میں کیا سود وزیاں ہوا ہے میں حقیت کو اپنانا چاہتی ہوں...

بشرطِ تُم بھی اگر ایسا چاہتے ہو"

اُس نے راحیل کو براہِ راست دیکھتے ہوئے کہا..

اُسکے کانوں میں راحیل کی آواز گونجی....

Copyright by Author

"مُجھے اعتراف ہے طیات میرے دِل میں تمہارے لیے کوئی شوریدہ سری جیسا جذبہ نہیں ہے مگر میرے دِل میں تمہارے لیے وہ احساس ہے جو صرف تمہارے لیے ہے...

پتہ نہیں کیوں ہے مگر بس ہے...

میں اسے محبت یا عشق نہیں کہوں گا مگر ہاں تُم وہ واحد لڑکی ہو اِس کائنات میں جسے میں خود کے علاوہ کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا....

تُم صرف راحیل آفتاب اپنے کمینے ذلیل راحیل کے ساتھ ہی مکمل لگتی ہوں"

طیات نے چہرے پر آئے بالوں کی لٹو کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اُسکی طرف پہلی بار مسکرا کر دیکھا...

اور اُسکے سینے میں خود کو چھپالیا اور ماحول کی خوشبو اندر اُتارنے لگی.....

فجر کی اذان کی آواز سے اُسکی آنکھ کھلی اُس نے کُچھ دیر نظریں چھت پر ٹکا کر یقین کرنا چاہا خواب کیا تھا یہ کہ اب ہے وُہ جو دیکھ چکی کسی کی سانسوں کی تپش ہاتھ پر پا کر ادراک ہوا خواب حقیقت کا....

اُس نے نظریں دائیں جانب کی....

"کیا یہ بھی خواب ہے"

اُس نے سوچا....

"نہیں یہ خواب نہیں مگر اُس سے مُختلف بھی نہیں تھا"

اُس نے سوچا.....

اُسکا سر راحیل کے سینے پر تھا ہاتھ اُسکے ہاتھوں کے نیچے تھے....

"یہ کب آیا"

حساسیت مُکمل بحال ہوتے ہی پہلا سوال آیا....

"میں یہاں کیسے ؟"

دوسرا سوال....

"راحیل نے لٹایا کیا؟"

جواب بھی آیا....

دوبارہ آواز کانوں میں گونجی اذان کے اُس نے احتیاط سے ہاتھ اُسکے ہاتھوں کے نیچے سے نکالے پھر سینے سے سر ہٹایا....

بیٹھ کر اُسے دیکھا....

"میری محبت"

جُملہ ادا ہوا زبان سے....

طیات نے بے اختیار ہو کر اُسکے ماتھے پر بوسا دیا....

وُہ کچھ ہلا پھر کروٹ لے لی....

وضو کرنے چلی گئی...

وضو کر کے باہر آئی اچانک اُسے قے آئی وُہ اندر واپس بھاگی....

تولیہ سے منہ صاف کرتی وہ واپس آئی چند لمحوں بعد واپس بھاگی....

۲ سے ۳ بار ہوا پھر وُہ نڈھال ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی....

کُچھ طمانیت کا احساس ہوا تو دوبارہ وضو کے لیے اُٹھی.....

۲ قدم ہی چلی تھی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اُس نے ٹیبل کا سہارا لینا چاہا مگر بے سود مگر ہاتھ لگنے سے وُہ اور ٹیبل پر رکھا گلدان آواز کے ساتھ زمین بوس ہو گئے۔

****

قسط نمبر ۱۲
مصطفیٰ چھیپا
میدان حشر
"مجذوب"
www.neweramagazine.com

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'پانچواں باب'

"مجذوب"

جذب ہو جانے کا مطلب کسی چیز میں گھل جانا یا پھر کسی کو اپنے اندر ملا لینا....

اِس جذب، برداشت کے بھی کئی مراحل ہوتے ہیں جس طرح ایک کپڑا اور اُس پر گرنے والا پانی یہاں جذب برداشت کا مظاہرہ کپڑا کرتا ہے پانی کو پھیلنے نہیں دیتا اپنے اندر سما لیتا ہے حدوں کا تعین کر دیتا ہے ایک حصار بنا دیتا آپ کو اُس حصار سے باہر نہیں نکلنے دیتا یہی مثال محبت کی ہے محدود حدوں کا تعین کرتے جذبات....

یہ ایک وقت تک رہتے ہیں مدت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا مگر محبت کا جذبہ کبھی دائمی نہیں ہوتا ہو ہی نہیں سکتا محبت کا پرچار کرنے والے لوگوں کی مثال کچھ اِس طرح ہے میرے نزدیک جیسے کھولتا پانی جتنی لو دو گی اُتنا ہی ابلے گا کھولے گا جوش مارے گا اتنا گرم ہو گا کے پاس گزرتے لوگوں کو بھی تپش کا احساس ہوتا ہے جیسے ہمیں کسی گرم دیگچی کے ساتھ کھڑے مگر غور نہیں کیا کسی نے یہ کہ جتنا وسیع برتن ہو کھولتا پانی کھول کھول کر کم ہونا شروع ہو گا بھاپ کی صورت میں مقدار میں کمی ہونا شروع ہو گی

Copyright by Author

اور آخر تک پہنچنے تک پانی کے چند گھونٹ برتن کی دیواروں پر آخری نبرد آزمائی کرتے آخری بلبلے اُس جگہ کبھی اپنے وجود کا پتہ دیتا ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ محبت بھی یوں ہی ہے دائمی نہیں جتنی لو دو گے اتنا ہی جلے گی مگر کم بھی ہو گی۔ جبکہ عشق یہ وُہ جذبہ ہے جس میں کبھی دو طرفہ پیش ورفت کی ضرورت نہیں ہے اکیلے ہی کافی ہے کیونکہ اِس میں سامنے والے سے مثبت منفی کسی بھی رویے کی اُمید لگائے بغیر خاموشی سے اُسکی ذات کو چاہا جاتا ہے اُسی کا خیال ہوتا ہے صلہ ملنے کی کوئی اُمید! نہ رکھتے ہوئے بس چاہے جانا....

مجذوب اسے کہتے ہیں جو کسی جلالی حرف اسم، سمائے صفاتی یا اسمائے ذاتی کے ذکر کی نورانی تجلی میں جذب ہو کر ظاہر حواس سے بیگانہ ہو جائے اِسکی مختصر سا جواب ہے دیوانگی اور عشق میں حاصل ہونے والی دیوانگی سب سے پاک دیوانگی ہے آپ اس دیوانگی کی تھوڑی بہت مقدار سے ضرور گزریں ہوں گے، لیکن یہ سب ہمارے اور آپ کے تجربات ہیں اور یادیں ہیں۔

****

Copyright by Author

اُسکی بات پر آج پہلی بار شاید اُسے غصّہ آیا تھا یہ دل ٹوٹا تھا یہ رنج ہوا تھا کیا ہوا تھا وُہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا ۳سال کا عرصہ ہو چُکا تھا بہت زیادہ نہیں تو بہت کم بھی نہیں وُہ آج بھی اُسے سمجھ نہیں پائی تھی...

اُسکی پشت تھی اُسکی طرف سامنے کھڑی وُہ اُسکے بدلتے تاثرات دِل میں اُٹھتے درد کا اندازہ نہیں لگا پائی ورنہ ۳سال کے عرصے میں وُہ اسے مُکمل تو نہیں کافی حد تک جان چکی تھی مُکمل طور پر نہ جان پانے کی وجہ بھی وُہ خود تھا کبھی خود کو کسی پر عیاں نہ کرنا کبھی دِل کا حال نہ بتانا بس ایک جذبہ تھا جسکا اظہار کرنے سے وُہ کبھی نہیں کتراتا تھا اُس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے سے..

کیا۔۔۔

وُہ اسکی طرف گھوما....

"بیٹھیں"

اُس نے شانوں سے تھام کر کھڑے ساکت وجود کو بیٹھایا....

چند لمحے اُسکے سیاہ اسکارف میں لپیٹے ہوئے

اُسکے پُر نور اور صبیح چہرے کو دیکھتا رہا تاسف سے....

"میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا میں تمام عُمر منتظر رہوں گا آپکا آپکی محبت کا کبھی کوئی زبردستی کوئی زور نہیں دونگا مگر آپ نے خود اپنی مرضی سے میری جانب پیش قدمی کی میں نے اُس کو قبول کیا مگر اُس پیش قدمی میں محبت کا ا فیصد بھی عنصر نہیں ہے ابھی بھی نہیں ہے جانتا ہوں مگر پھر بھی آپکا منتظر ہوں میں....

میں نے انتظار کرنے والوں کو دیکھا ہے اور انتظار کرتے کرتے سو جانے والوں اور مر جانے والوں کو بھی....انتظار میں کانپتے ہاتھوں کو بھی دیکھتا ہے....

منتظر کرنے والوں کے دو وجود ہوتے ہیں ایک وُہ جو مقررہ جگہ پر انتظار کرتا ہے.....

دوسرا وُہ جو جسد خاکی سے جدا ہو کر پذیرائی کے لیے بہت دور نکل جاتا ہے جب انتظار کی گھڑیاں دنوں.... مہینوں... سالوں پر پھیل جاتی ہیں تو جسد خاکی سے جدا ہونے والا وجود کبھی واپس نہیں آتا اور انتظار کرنے والے کا وجود خالی ڈبے کی طرح رہ جاتا ہے.... جسے لوگ خوبصورت سمجھ کر سینت کر رکھ دیتے ہیں...

اور خود سے کبھی جُدا نہیں کرتے یہ خالی ڈبا کئی بار بھرتا ہے... طرح طرح کی چیزیں اپنے اندر سمیٹتا ہے....

لیکن اُس میں "وُہ" لوٹ کر نہیں آتا جو پذیرائی کی خاطر بہت دور نکل جاتا ہے"

وُہ سحر انگیز نرم شریں لہجے میں اُسکے ہاتھوں کو ہاتھ میں لے کر بولا...

وہی شائستہ انداز وہی نرم انداز گفتگو جو اُسکی شخصیت کا خاصہ تھی...

اُس نے ۳ سال کے عرصے میں پہلی بار اُسکے منہ سے شکوہ سُنا تھا واضح وہ بھی نہیں تھا مگر وُہ سمجھ چکی تھی....

"اچھا میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے ویسے بھی بائے روڈ جا رہا ہوں تو پہنچتے پہنچتے صبح ہو جائے گی... اپنا اور حماد کا بہت خیال رکھیے گا...

اُس سے کہئے گا اُسکے بابا جانی اُسکے لیے بہت سارے تحفے اور کھلونے لائیں گے...

بہت سارا پیار دینا میرے بیٹے کو..."

وُہ بیگ کی زپ بند کرتا ہوا بولا...

"ٹھیک"

وُہ مختصر سا بولی...

"اپنے حصے کا پیار تو لے لیجئے"

وُہ اُسکے تھوڑا قریب ہوئی....

وُہ اُسکی سعادت مندی پر مسکرا دیا...

اُسکی روشن پیشانی پر یک طرفہ محبت کی آخری مہر ثبت کر دی...

اُس نے اپنے مہربان کے کشادہ سینے پر اپنا سر رکھ دیا...

Copyright by Author

دروازے پر ناک ہوئی...

ملازم بیگ لینے آیا تھا...

وُہ اُس سے الگ ہوئی....

ایک بیگ ملازم کو دیا اور خود لیپ ٹاپ بیگ گلے میں لٹکا لیا اُسکے شانوں پر بازوں پھیلائے خود سے لگائے باہر آ گیا...

صدر دروازے پر پہنچ کر بازوں اُسکے شانوں سے ہٹا کر چہرہ ہاتھوں کے پیالے تھام لیا

"پریشان مت ہونا آپ مت سوچنا میں نے تو بس ایسے ہی بول دیا تھا"

وُہ اُسکی پریشانی کم کرنے کی خاطر بولا..

ڈھکے چھپے لفظوں میں کیے گئے شکوے سے وُہ بھی بے خبر نہیں تھا...

مگر اُسکی حساس طبیعت سے واقف تھا اور اُسے پریشان کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا...

"ہوں"

اُس نے اثبات میں سر ہلایا...

"اللہ حافظ"

وُہ اب گاڑی میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا..

"پہنچ کر مجھے کال کیجیے گا"

وُہ فکر مندی سے بولی...

"جو حکم آپ کا ہم تو غلام ہیں آپکے"

وُہ سر کو خم دے کر بولا....

دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی....

گاڑی اب گیٹ سے نکل گئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو نظروں سے اوجھل ہونے تک ہاتھ ہلاتے رہے....

نظروں سے اوجھل ہونے پر اُس نے سر گاڑی سے اندر کیا اور پشت سیٹ سے ٹکا دی...

"اِس بار آپ کے واپس آنے تک میں آپکی منتظر رہوں گی..اُس نے گیٹ بند کرتے ہوئے سوچا...

پھر گلے میں لٹک رہے A لفظ کے لاکٹ کو عقیدت سے ہونٹوں سے لگالیا....

پورچ سے ہوتی واپس اندر چل دی......

****

طیات اور گلدان ایک ساتھ زمین پر گرے تھے گلدان ٹوٹنے کی آواز پورے کمرے میں گونجی جس سے اُس بے خبر اِنسان کی جھٹکے سے آنکھ کھلی....

راحیل نے آنکھیں کھول کر سب سے پہلے لیٹے لیٹے دائیں طرف نظر دوڑائی تو طیات کو نہ پا کر وُہ اپنی جگہ پر اُٹھ کر بیٹھ گیا جیسے ہی نگاہ سامنے دوڑائی تو ہوتی ہوئی زمین تک بھی گئی طیات پر نظر پڑتے ہی اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ تیزی سے اُٹھا اور اُس تک آیا....

"طیات"

"طیات اُٹھو کیا ہوا تمہیں"

وُہ اُسکا چہرہ تھپکتے ہوئے ہوش میں لانے کی سعی کرنے لگا....

"طیات...کیا ہو گیا تمہیں"

گہری سے گہری تہہ میں چھپے رہنے والے شخص کا اصل سامنے آیا جسے وُہ دیکھنا چاہتی تھی....مگر ابھی وہ ہوش میں نہیں تھی....

راحیل کے ہر انداز چیخ کر زوردار اعلان کر رہا تھا کے وُہ تکلیف میں ہے اُسے تکلیف میں دیکھ کر....

راحیل نے اُسے بازوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا....

سائڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے گلاس میں انگلیاں ڈبو کر اُسکے چہرے پر ماری کوئی حرکت نہیں ہوئی راحیل نے دوبارہ پانی کے چھینٹے مارے اِس بار طیات کے چہرے میں حرکت ہوئی راحیل کی رگوں میں سکون دوڑ گیا...

دوبارہ پانی کے چھینٹے مارے آنکھوں پے نمی محسوس کر کے اُسکا اندھیرا میں ڈوبا ذہن روشنی کی طرف پلٹا اُس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں....

آنکھیں آہستہ آہستہ کھولتے آنکھوں کے پردے پر سامنے بیٹھے شخص کی تصویر جو دُھندلی تھی اب صاف ہونے لگی تھی.....

"کیا یہ پریشان ہے؟"

مضطرب چہرہ دیکھ کر ذہن میں پہلا سوال اُبھرا....

"ہاں اِسکی چیز جو ہوں مُجھے کُچھ ہوا تو...."

سوچنے کے انداز میں بھی تلخی در آئی.....

طیات نے جلدی سے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی...

"لیٹی رہو"

وُہ کُچھ زور سے بولا ایک تو ویسے ہی وُہ اُسکی بارعب آواز سے تھوڑی ڈرتی تھی اور پھر وقت کی نزاکت بھی ایسی تھی اُسے اُسکی سُننی پڑی وُہ چُپ چاپ لیٹ گئی....

Copyright by Author

راحیل اُسکے قریب ہی بیٹھا تھا....

"کیا ہوا تھا؟"

راحیل نے استفسار کیا...

طیات چُپ رہی پتہ نہیں کیوں اُس کے سامنے اکثر وُہ چپ ہو جاتی تھی وجہ کیا تھی وُہ یہ نہیں سمجھ سکتی تھی...

"میں کُچھ پوچھ رہا ہوں"

راحیل اب کی بار آواز میں غصّہ شامل کر کے بولا...

"پہلے وومٹنگ ہوئی تھی ۳ بار پھر مُجھے چکر آ گئے اُسکے آگے کیا ہوا مجھے نہیں یاد"

وُہ نقاہت زدہ آواز میں بولی.....

"میں نے ڈاکٹر کو فون کر دیا ہے وہ آ رہے ہے تُم لیٹو جب تک"

راحیل سپاٹ انداز میں بولا...

"تُم میرے لیے پریشان ہو"

طیات سے رہا نہیں گیا وُہ پوچھ بیٹھی....

اب کی بار راحیل چُپ رہا اور اُٹھ کر جانے لگا....

طیات نے سرعت سے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا...

"کیوں تھکا رہے ہوں خود کو بھی اور مُجھے بھی کیا ہم نارمل لائف نہیں گزار سکتے؟؟؟

ہم گزار سکتے ہیں راحیل کہی نہ کہی گزار رہے ہیں تمہارا میرے لیے پریشان ہونا مُجھ سے چھپ نہیں سکتا میں ایک لڑکی ہوں اور سے بھی بڑھ کر ایک بیوی ہوں بخوبی جان سکتی ہوں میرا شوہر میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہے وہ میرے لیے پریشان ہے پھر کیوں خود کو اِس طرح اذیت دے رہے ہو مُجھے بھی"

طیات ملتجی انداز میں بولی...

"تُم تو مُجھ سے نفرت کرتی ہو نہ؟"

راحیل نے اُسکے قریب بیٹھ کر پوچھا...نا جانے وہ کیا سننا چاہتا تھا...

"میں اب بھول جانا چاہتی ہوں کے تُم نے کبھی میرے سر سے عزت کی چادر کھینچی تھی....میں اُس رات کو بھول جانا چاہتی ہو میں دن کی وہ روشنی یاد رکھنا چاہتی ہوں جب دُنیا کے سامنے تُم نے اپنے نام کی چادر مُجھے پہنائی تھی... بھول جانا چاہتی ہو کے ہماری پہلی ملاقات کیسے ہوئی کتنی دردناک ہوئی میں اب اپنی ہر دن ہر رات تمہارا ساتھ چاہتی ہوں... ذلت رسوائی کے اِس گرداب سے نکلنا چاہتی ہو اپنی یاداشت سے نکال دینا چاہتی ہو کے میرا اِس سب میں کیا سود و زیاں ہوا ہے میں حقیت کو اپنانا چاہتی ہوں...بشرطِ تُم بھی اگر ایسا چاہتے ہو"

طیات نے راحیل کو براہِ راست دیکھتے ہوئے خواب میں کیے گئے مکالمات پے حقیقت کا ایک طرفہ رنگ دیا...

"مُجھ سے محبت ہو گئی ہے کیا تمہیں" طیات کے لیے سوال غیر متوقع نہیں تھا... مگر خواہش اُسکی تھی کے راحیل بھی وہی سب بولے جو اُس نے خواب میں کہا تھا.... بے اختیار اُسکی گردن ہلی اور محبت کا اظہار کر گئی....

"میں نے تُم سے محبت کی نہ کبھی سوچا تھا ایسا مگر اِنسان کو کب پتا ہوتا ہے موت زندگی کا اسی طرح مُجھے بھی نہیں پتا کب ہوئی مگر جس طرح میں نے کبھی اپنے برے سے برے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں تُم جیسے شخص کی بیوی بنوں گی مگر یہ سب میرے خدا نے لکھا تھا جو ہر صورت ہونا تھا تو آسانیاں بھی وہی پیدا کرتا ہے.... میں نفرت کا جذبہ لے کر تمہارے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی تھی تو دیکھو اُسکی قدرت اُس نے میرا دِل ہی بدل دیا اِس طرح میرے دِل میں شوہر کے لیے محبت پیدا کی مُجھے پتہ بھی نہیں چلا اب یہ محبت اندر تک جڑیں پکڑ چکی ہے جس کی واحد وجہ ہمارے رشتے کی پاکیزگی ہے نکاح کی طاقت ہے میں کیوں اُسکی مرضی پر ایمان نہ لاؤں؟ میرے لیے سب سے بہتر کیا ہے صرف وہی جانتا ہے"

طیات نے چہرہ نیچے کیے ہوئے تفصیل سے نفرت سے محبت تک کے سفر کی داستان اس کے سامنے عیاں کی....

راحیل کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے جنہیں وُہ گردن جھکی ہونے کی وجہ سے دیکھ نہ سکی...

راحیل نے اپنا دوسرا ہاتھ اُسکے ہاتھ پر رکھا اور کچھ کہنا چاہا... مگر عین اسی وقت دروازے پر ناک ہوئی...

دونوں کے بیچ قائم سحر ٹوٹ گیا...

راحیل نے اپنا ہاتھ طیات کے ہاتھ کے نیچے سے کھینچ لیا....

"سر باہر ڈاکٹر آئی ہیں"

ملازم نے بتایا....

"ٹھیک ہے اندر بھیج دو"

راحیل کہتا بیڈ سے اُٹھ گیا...

طیات نے گہری سانس لے کر پہلو بدلا...

کُچھ ہی دیر میں ایک لیڈی ڈاکٹر اندر آئی....

"آپ کُچھ دیر کے لیے باہر چلے جائیں"

Copyright by Author

ڈاکٹر نے راحیل سے کہا...

راحیل باہر چلا گیا...

وُہ نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف کھڑا ہو گیا دماغ ابھی تک طیات کے کہے گئے الفاظوں میں اُلجھا ہوا تھا...

اُسے اپنے اعصابوں پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا....

کُچھ دیر بعد ہی دروازہ دوبارہ کھل گیا...

راحیل اندر چلا گیا...

"سب ٹھیک ہے نہ"

راحیل نے پوچھا...

طیات کی طرف دیکھا تو اُسے عجیب سا کُچھ محسوس ہوا...

"جی آپکی وائف بِلکُل ٹھیک ہیں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ آپ کے لیے خوشخبری ہے آپ کی وائف ایکسپیکٹ کر رہی ہیں"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے بتایا...

راحیل اور طیات کی نظریں لمحے بھر کو ملیں...

طیات نے فوراً نظریں دوسری طرف کر لیں...

"تھینک یو....اب آپ جاسکتی ہیں"

راحیل درشتگی سے ڈاکٹر سے بولا...

اتنی اچھی خبر کے جواب میں ایسا جواب ڈاکٹر کو حیران کر گیا وہ اپنا بیگ لے کر باہر نکل گئی...

"یہ سب کیا ہے؟"

وُہ چیخ کر بولا....

راحیل کا یہ انداز طیات کے لیے بلکل الگ تھا...

"کیا مطلب"

اُس نے ناسمجھی میں پوچھا...

"زیادہ ہوشیار مت بنو تُم اچھے سے جانتی ہو میں کس بارے میں پوچھ رہا ہوں"

وُہ اُسکا بازو دبوچ کر بولا...

"یہ بچہ"

راحیل دونوں لفظوں پر زور دے کر بولا...

راحیل کے اِس سوال سے طیات کے تلووں پر لگی سر پر جا کے بُجھی...

"تُم نہیں جانتے یہ کیا ہے... تُم سے بہتر کون جان جا سکتا ہے اتنی جلدی کیسے بھول گئے تُم"

وُہ تمسخر انداز میں بولی لہجہ غصہ بھی لیے ہوئے تھا...

"یہ اُسی چیز کا ثبوت ہے جس کی وجہ سے میں آج یہاں ہوں اِس رشتے میں تمہارے گھر میں... تُم کیسے بھول سکتے ہو"

"مُجھے یہ بچہ نہیں چاہئے"

راحیل سپاٹ انداز میں بولا...

"تمہارے چاہنے یہ نا چاہنے سے کُچھ نہیں ہو گا اِس بار یہ بات تُم اچھے سے سُن لو اللہ کی مرضی ہے یہ تُم چاہ کر بھی اسے بدل نہیں سکتے"

طیات زہر خند لہجے میں بولی...

"تمہیں ابورشن کروانا ہو گا"

طیات نے تڑپ کر اُسکی طرف دیکھا اگلے ہی لمحہ کمرے میں ایک زوردار آواز گونجی...

راحیل نے غصے میں اُسکی طرف دیکھا....

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مُجھ پر ہاتھ اُٹھانے کی"

راحیل اُسکی کلائی کو بھینچ کر بولا...

طیات کو نہیں پتا چلا اُسکے اندر کہاں سے اتنی طاقت آگئی شاید اپنے اندر آئی اس نئی تبدیلی کی وجہ سے نئے احساس کی وجہ سے خود بخود اُسکے اندر ہمت آئی تھی...

اُس نے ایک جھٹکے سے کلائی اُسکے فولادی ہاتھوں کے شکنجے سے آزاد کرائی اور اسے پیچھے دھکا دیا...

وُہ جو اِس حرکت کے لیے بلکل بھی تیار نہیں تھا توازن برقرار نہیں رکھ سکا زمین پر گر گیا...

طیات سرعت سے بیڈ سے اُٹھی اور گرے ہوئے راحیل کا گریبان اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر بولی....

"تُم کس قدر گروگے راحیل کتنا گروگے مُجھے بتادو تمہارے گرنے کی کوئی حد ہے بھی یا نہیں کوئی تو ایسا کام کروں کچھ تو ایسا کروں اللہ تُم سے خوش ہو بندہ خوش ہو تم سے اتنے گھٹیا الفاظ منہ سے نکالنے سے پہلے موت کیوں نہیں آئی یہ بچہ ہمارا ہے تُم اسی کو مارنے کی بات کر رہے ہو لعنت ہے تُم پر ذلیل انسان"

وہ خونخوار نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی....

"ایک بات اپنے ذہن میں بٹھالو میں اِس بچے کو کُچھ بھی نہیں ہونے دوں گی تمہیں جو کرنا ہے کرلو اب تمہارے سامنے کوئی کمزور سی لڑکی یا ڈری ہوئی بیوی نہیں تمہارا مقابلہ ایک ماں سے ہے"۔

وُہ اُسکے گریبان کو چھوڑ کر واپس جانے کے لیے مڑ گئی...

"تُم بھی نہیں جانتی ہو تمہارا مقابلہ راحیل آفتاب سے ہے"

وہی انداز تھا جو شادی سے پہلے کی ہر ملاقات میں تھا اٹل ضد سے بھرا ہوا....

راحیل اتنا کہہ کر چلا گیا جبکہ طیات سخت ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئی....

"کتنے امتحان ہیں میرے؟ سکون کیوں نہیں ہے میری زندگی میں؟ اتنی بڑی خبر میں خوشی کو محسوس بھی نہیں کرپائی میں پھر ایک عذاب میں ہر بار تیری رضا کو سمجھنے سے قاصر ہوتی جارہی ہوں کیا لکھا ہے کیا سوچا ہے تُو نے میرے لیے صرف مشکلیں عذاب"

وُہ اب شکوہ کررہی تھی....پوچھ رہی تھی اسے کتنی مسافت اور طے کرنی تھی وُہ بے خبر تھی ابھی تو اُسکے سفر کی صرف شروعات ہے بہت لمبی مسافت ہے تھکا دینے والی تنہا سفر کرنا تھا اُسے.....

****

Copyright by Author

"ماریہ.... آج سے انگلش کے نئے سر آئیں گے پڑھانے سر ابتسام ایک مہینے کی چھٹی پر گئے ہیں"

نائلہ نے چپس کھاتی ماریہ کو بتایا.....

"ہمم...پتہ ہے"

ماریہ بے نیازی سے بولی...

"جب پتہ ہے تو چلو بس ۱۰ منٹ رہ گئے ہیں کلاس شروع ہونے میں"

نائلہ بولی...

"چلیں گے پہلے یہ تو ختم کر لوں"

ماریہ چپس کا پیکٹ دکھا کر بولی...

"دن بھر ٹھوستی رہنا تم غلط نہیں کہتا احد تمہیں"

نائلہ اُسے چڑانے کی خاطر بولی...

اور وُہ چڑ بھی گئی...

"افوں ایک تو تم دونوں نے زندگی کو عذاب کر دیا ہے بندہ چین سے کُچھ کھا بھی نہیں سکتا نظر لگا کر بیٹھے ہوتے ہو"

ماریہ بینچ سے اُتر کر جوتی میں پاؤں ڈالتے ہوئے بولی...

"اب چلو"

ماریہ خفگی سے بولی...

وُہ دونوں کلاس میں آکر سب سے آگے بیٹھ گئیں...

احد اُس سے کُچھ پیچھے اپنے کسی دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا....

"السلام علیکم"

آواز کُچھ مانوس سے تھی ماریہ جو ڈیسک کے نیچے جیومیٹری بکس رکھ رہی تھی آواز پر

اوپر دیکھا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اُسکا منہ حیرت کی زیادتی سے کھلا رہ گیا...

جبکہ نائلہ اُسے کہنی مار کر بولی...

"یہ تو وہی چشمش ہے"

نائلہ ابو بکر کی طرف اشارہ کرکے بولی..

"یہ ٹیچر بھی ہے"

ماریہ سر نیچے کیے ہی بڑبڑائی....

"میں اب سے ایک مہینے تک آپ لوگوں کا نیا انگلش ٹیچر ہوں جب تک سر ابتسام

واپس نہیں آجاتے اُمید ہے آپ لوگ میرے ساتھ تعاون کریں گے"

وُہ اپنے مخصوص نرم انداز میں بولا...

Copyright by Author

"یااللہ یہ پڑھائے گا؟"

ماریہ نے بے بسی سے سوچا...

ابو بکر نے بہت جگہ اپلائی کیا تھا جاب کے لیے تو اس کے کسی جاننے والے نے اُسے بتایا تھا کہ یونیورسٹی میں بھی اپلائی کر دے لیکچرار کے لیے اسے سر ابتسام کی چھٹی نے ایک موقع دلا دیا...

ابو بکر نے طائرانہ نگاہ پوری کلاس میں دوڑائی اور آگے بیٹھی ماریہ پر آکر رُک گئی...

کُچھ حیرت بھی ہوئی اُسے دیکھ کر مگر وہ چھپا گیا...

ماریہ کا وہاں بیٹھنا مُشکِل ہونے لگا...

جب کلاس ختم ہوئی تو ماریہ اِس طرح بھاگی جیسے جیل سے آزاد ہوئی ہو...

"ماریہ.... کیا ہو گیا ہے یار طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری کلاس میں بھی تمہارا دھیان نہیں تھا"

نائلہ فکر مندی سے بولی...

"پتا نہیں یار مگر جب جب یہ شخص میرے سامنے آتا ہے پتا نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے میں بِلکُل ڈسٹرب ہو جاتی ہوں"

ماریہ مضطرب ہو کر بولی...

"ماریہ تُم کہیں اِس سے پیار تو"

"بکواس بند کرو اپنی تمہاری تو ہر بات وہی جا کر رکتی ہے"

ماریہ درشتگی سے اُسکی بات کاٹ کر بولی...

"میں گھر جا رہی ہوں باقی کلاسز نہیں لوں گی کُچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں میں"

ماریہ تیزی سے کہتی اُسکے جواب کا انتظار کیے بغیر آگے نکل گئی...

اُسکے کانوں میں نائلہ کے الفاظ گونجنے لگے...

"پیار"

"نہیں ایسا نہیں ہے"

ماریہ نے خود کو ڈپٹا قدموں کی رفتار مزید تیز کر دی..

✳✳✳✳✳✳

وُہ اُسکے سامنے کھڑی تھی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

"دعائیں اِس طرح بھی پوری ہوتی ہیں؟"

اُس نے خود سے پوچھا...

وُہ چل کر اُس تک آیا....

شیاگو کی سڑکوں کو ابھی برف کی تہہ نے ڈھکا ہوا تھا سخت سردی میں اسکو سامنے دیکھ

کر اپنے اندر اُسے سکون کا احساس ہوا...

اُس نے آہستہ سے اُسے پُکارا....

اِس آواز کو وُہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی...

پیچھے پلٹی تو اپنے خیال کی تصدیق ہونے پر اور اندر کرب کی لہر اُٹھنے سے بے اختیار

آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونے لگا تھا....

"تُم"

بس اتنا ہی کہہ سکی...

"مُجھے تُم سے بس ایک بات کہنی ہے بس ایک بار سُن لو"

مُجھے تُم سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرنی....

وہ چہرہ دوسری طرف کر کے بولی...

"تمہیں مجھے غلط سمجھنا ہے سمجھو مجھے بے غیرت بے حیا بے شرم کافر جو کہنا ہے کہو...

میں اُف تک نہیں کرونگا مگر تمہیں خُدا کا واسطہ جس پر تمہارا کامل یقین ہے میری

بات سن لو...."

وُہ ملتجی انداز میں بولا....

"میرے دل پر بوجھ ہے اُسے ختم کرنے دو مُجھے اظہارِ عشق تو کرنے دو"

میرے عشق پر کبھی شک مت کرنا کیوں کے میں نے یہ عشق تُم کو گنوا کر کیا ہے تُم سے جدا ہونے کے بعد اِس حقیقت کے ساتھ کے تم اب مجھے نہیں مل سکتی میں کھو چکا ہوں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے..

اور یقین جانو جو عشق محبت اس بات کی اُمید لگائے بغیر کی جائے کے اسکا کوئی حاصل نہیں تو وہ عشق خالص ہے پاک ہے میں بہت گناہ گار ہوں بہت گناہ گار مگر زندگی میں اگر کوئی چیز میں نے پوری صداقت سے کی ہے سچے دل سے کی ہے تُو وہ میں نے تُم سے محبت کی ہے تمہیں واسطہ ہے اُس ذات کا میرے اس جذبے پر شک کر کے مُجھ سے یہ مان نہیں چھیننا مجھے اپنی ہی نظروں میں اور رُسوا نہیں کرنا...."

یہ کیا انکشاف تھا کیسا خلاصہ تھا جو اُس پر ہوا تھا آج اُسے چیا گو میں گرتی برف اچانک آگ کے گولے لگنے لگے....

اُس نے جلدی سے خود کو دوبارہ نقاب کی آڑ میں کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے آگے بڑھ گئی..

جبکہ وُہ تاسف سے اُسے جاتا دیکھتا رہا...

چیا گو اس دن اُسکے اظہار عشق کا مقام بن گیا تھا...

تو وہی مقبرہ بھی....

****

کیوں آئیں تھیں آپ وہاں؟"

راحیل نرم لہجے میں بولا...

"ہم جس کو ڈھونڈھ رہے تھے اُسکا پتا چل گیا ہے"

لڑکی نے اپنا نقاب کھینچ کر نیچے کیا...

"ہم نہیں آپ..."

"کون ہے وہ"

اُس نے سوال کیا....

"ابو بکر ریاض"

"کیا"

حیرتوں کے پہاڑ اُسکے اوپر ٹوٹے تھے....

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" وہ خود سے بولا...

"ابو بکر"

نام پھر دہرایا...

یہ نام اتفاق ہو سکتا تھا مگر یہ نہیں.

"ابو بکر ریاض"

وُہ زیرلب بولا....

******

"راحیل"

طیات نے اُسے پُکارا...

صبح ہوئی تلخ کلامی کے بعد اِس قدر شائستہ انداز اُسے حیران کر گیا...

طیات نے آرام سے اُس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا...

"مُجھے تُم سے بات کرنی ہے.."

"مگر مُجھے تم سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرنی"

راحیل نے اُسے جھڑک کر آگے کُچھ بھی بولنے سے باز رکھا...

اور کروٹ لے کر لیٹ گیا.....

"مجھے یقین ہے اللہ میرے بچے کو کُچھ بھی نہیں ہونے دے گا دیکھ لینا تُم راحیل تُم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے میرا کبھی بھی"

طیات بھی دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

****

آپ نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

یہ سوال اُسکی لائف کا بہت مشکل سوال ثابت ہوا،

فرض ہے؟، سب لوگوں کے سر اثبات میں ہلے...

بیان دینے والا دوبارہ بولنا شروع ہوا....

شکر ادا کرنے کے لئے؟

خدا ہے ہی اس قابل؟

جہنم کے خوف سے؟

وہ جب بھی اِن کو سنتا تھا اسکو اپنے اندر کی ایک نئی خرابی گناہ دکھائی دیتا تھا....

خوف اُسکے حواسوں پے سوار ہو رہا تھا کیوں کہ اُسکا ظاہر ہو اور باطن مکمل طور پر

گناہوں میں گھرا ہوا تھا بلا آخر خوف خدا اُس پر بھی چھانے لگا تھا.....

****

"ماٹا"
Episode 13
میدانِ حشر
مصطفیٰ چھیپا
www.neweramagazine.com

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'چھٹا باب'

"مامتا"

کتنا عجیب لفظ ہے یہ بھی جب ہونٹوں سے ادا ہوتا ہے تو کسی جانی پہچانی شفقت کے احساس سے تن بدن میں ٹھنڈک بھر دیتا ہے۔سنا ہے مسیحا کے لمس سے مردے زندہ ہو جاتے تھے لیکن ماں کے پیار بھرے لمس سے روح تک سرشار ہو جاتی ہے۔

"مامتا"

یہاں آکر قلم رک جاتا ہے الفاظ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں بلکہ ساتھ نہیں چھوڑتے اپنی وقعت کھو بیٹھتے ہیں...

کیا کہوں کیسے کہوں کس طرح خراج تحسین پیش کروں؟

جب رب کریم نے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہا تو کس سے تشبیہ دی

ماں سے

روایات میں ملتا ہے

رسول اکرمؐ کے زمانے میں ایک اعرابی آپؐ کی زیارت کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں دیکھا کہ ایک کبوتری نے بچے دیئے ہوئے تھے۔

اس نے کبوتری کے بچے اٹھالئے اور دل ہی دل میں یہ سوچا کہ یہ بچے آنحضرتؐ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کروں گا۔

جب کبوتری نے اپنے بچوں کو اسکے پاس دیکھا تو بڑی بے چین ہوئی اور اس کے سر پر چکر کاٹنے لگی۔ اس شخص نے آنحضرتؐ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور آپؐ کی خدمت میں وہ بچے پیش کئے۔ کبوتری نے جیسے ہی اپنے بچوں کو دیکھا تو وہ تیزی سے زمین پر آئی اور اپنے بچوں کے گرد چکر کاٹنے لگی۔ پھر وہ اپنی چونچ میں غذا لے کر آئی اور اپنے بچوں کو کھلا کر اڑ گئی، پھر دوسری دفعہ غذا لے کر آئی اور اپنے بچوں کو کھلانے لگی۔

اس منظر کو دیکھ کر رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:

"تم نے دیکھا کہ ایک کبوتری کو اپنے بچوں سے کتنی محبت ہے؟"

پھر آپؐ نے فرمایا:

”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جس نے مجھے برحق نبی بنا کر معبوث کیا ہے۔"

اللہ اس کی نسبت اپنی مخلوق سے ہزاروں گنا زیادہ محبت کرتا ہے۔

مامتا

اور اسکی گواہی تو خود قرآن عظیم دیتا ہے...

حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قصہ....

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے...

"حضرت ہاجرہ صبر و شکر کے ساتھ بچے سے دل بہلانے لگیں جب تھوڑی سی کھجوریں اور ذرا سا پانی ختم ہو گیا اب اناج کا ایک دانہ پاس ہے نہ پانی کا گھونٹ خود بھی بھوکی پیاسی ہیں اور بچہ بھی بھوک پیاس سے بیتاب ہے یہاں تک کہ اس معصوم نبی زادے کا پھول سا چہرہ کمھلانے لگا اور وہ تڑپنے اور بلکنے لگا ماماتا بھری ماں کبھی اپنی تنہائی اور بے کسی کا خیال کرتی ہے کبھی اپنے ننھے سے اکلوتے بچے کا یہ حال بغور دیکھتی ہے اور سہمی جاتی ہے معلوم ہے کہ کسی انسان کا گزر اس بھیانک جنگل میں نہیں، میلوں تک آبادی کا نام و نشان نہیں کھانا تو کہاں؟ پانی کا ایک قطرہ بھی میسر نہیں آ سکتا آخر اس ننھی سی جان کا یہ ابتر حال نہیں دیکھی جاتی تو اٹھ کر چلی جاتی ہیں اور صفا

Copyright by Author

پہاڑ جو پاس ہی تھا اس پر چڑھ جاتی ہیں اور میدان کی طرف نظر دوڑتی ہیں۔ کہ کوئی آتا جاتا نظر آجائے لیکن نگاہیں مایوسی کے ساتھ چاروں طرف ڈالتی ہیں اور کسی کو بھی نہ دیکھ کر پھر وہاں سے اتر آتی ہیں اور اسی طرح درمیانی تھوڑا سا حصہ دوڑ کر باقی حصہ جلدی جلدی طے کر کے پھر صفا پر چڑھتی ہیں اسی طرح سات مرتبہ کرتی ہیں ہر بار آکر بچہ کو دیکھ جاتی ہیں اس کی حالت ساعت بہ ساعت بگڑتی جارہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں صفا مروہ کی سعی جو حاجی کرتے ہیں اس کی ابتدا یہی سے ساتویں مرتبہ جب حضرت ہاجرہ مروہ پر آتی ہیں تو کچھ آواز کان میں پڑتی ہے آپ خاموش ہو کر احتیاط کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں کہ یہ آواز کیسی؟ آواز پھر آتی ہے اور اس مرتبہ صاف سنائی دیتی ہے تو آپ آواز کی طرف لپک کر آتی ہیں اور اب جہاں زمزم ہے وہاں حضرت جبرائیل کو پاتی ہیں حضرت جبرائیل پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ آپ جواب دیتی ہیں میں ہاجرہ ہوں میں حضرت ابراہیمؑ کے لڑکے کی ماں ہوں فرشتہ پوچھتا ہے ابراہیم تمہیں اس سنسان بیابان میں کسے سونپ گئے ہیں؟ آپ فرماتی ہیں اللہ نے فرمایا پھر تو وہ کافی ہے حضرت ہاجرہ نے فرمایا اے غیبی شخص آواز تو میں نے سن لی کیا کچھ میرا کام بھی نکلے گا؟

Copyright by Author

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی ایڑی زمین پر رگڑی وہیں زمین سے ایک چشمہ پانی کا ابلنے لگا.....

"ماں کتنی ٹھنڈک ہے تیرے نام کے ان حرفوں میں
لب پہ آتے ہی تپتی دھوپ بھی گھنی چھاؤں لگنے لگتی ہے
تیرا سایہ رہے مجھ پر میری زندگی کی آخری حد تک
ماں تجھے اک دن نہ دیکھوں تو زندگی بُری لگنے لگتی ہے
اے میری پیاری ماں تُو کیا جانے تیری دعا میں کیا اثر ہے
اِدھر تو ہاتھ اٹھائے، اُدھر ہر مشکل مجھے آساں لگنے لگتی ہے
ایک تجھے راضی رکھنے سے میرا دامن بھر گیا خوشیوں سے
تیری محبت کے سامنے دنیا کی ہر محبت جھوٹی لگنے لگتی ہے
جو ہو میرے بس میں نثار کر دوں میں جہاں بھر کی نعمتیں
دنیا کی ہر نعمت تیرے رتجگوں سامنے ہیچ لگنے لگتی ہے
ماں تُو کہتی ہے میں تیری ہستی کا مان ہوں، غرور ہوں
یہ سوچ کے مجھے یہ زندگی کچھ اور بھی اچھی لگنے لگتی ہے

****

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کیا کہا تم نے؟"

اُس کی بات پر حیرت سے اُس نے اپنا رُخ موڑا...

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو...

مطلب تُم مردوں نے بس عورتوں کو کھلونا سمجھ رکھا ہے بس کھیلنا جانتے ہو...

من پسند عورت نہ مل سکی تو دوسری کا رُخ کرلیا...

مگر وُہ کوئی لڑکی نہیں صرف وُہ تمہاری منکوحہ ہے نکاح میں ہے وُہ تمہارے نکاح کے

سارے ایجاب و قبول کیے ہے تُم نے زبردستی نہیں کی کسی نے تُم آخر کس طرح

میرے سامنے کھڑے ہو کر تُم یہ بات کر رہے ہو...

مُجھے تُم سے ایسی حرکت کی اُمید ہرگز نہیں تھی بلکل نہیں"

وُہ یاسیت سے بولی...

مخالف جی بھر کے شرمندہ ہو چُکا تھا....

"مگر اُس نے خود مُجھے اجازت دی ہے"

اُس نے آخری کوشش کی...

"لعنت ہے تُم پر پھر تو"

اُس نے ملامت کی....

اُس لڑکی پر کیا گزری ہو گی تُم نے کبھی سوچا تُم مرد سوچ بھی نہیں سکتے کبھی نہیں...

وُہ تُم سے محبت کرتی ہے آخر تمہیں یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی...

تمہاری خوشی کے لیے وُہ یہ تک کرنے کو تیار ہو گئی مگر تمہیں اُس کا احساس نہیں بلکلُ

بھی نہیں"

آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے اب....

اُس نے انگلیوں سے آنکھوں کی کناروں کی دوبارہ خشک کیا..

ایک گہری سانس لے کر بولی...

"چاہے جانے کا احساس کتنا خوبورت احساس ہوتا تم اب تک نہیں جان سکے"

وُہ تاسف سے بولی....

"وُہ تمہیں چاہتی ہے پوری شدت سے اُسکا دِل تمہیں چاہتا ہے اُسکا دِماغ بھی تمہیں سوچتا ہے..... تُم اُسکے اندر بستے ہو اُسکی رگوں میں خون بن کر بہتے ہو اُسکی سانسوں میں تُم بسے ہو اُسکی آنکھوں میں صرف تمہاری تصویر ہے اُسکا چہرہ صرف تمہارے نام سے گُلنار ہوتا ہے... اُسکا دِل تمہاری بے رُخی پر ٹوٹتا ہے اُسکی آنکھیں بھی اب صرف تمہارے لیے نم ہوتی ہیں اُسکے ہونٹوں پے مسکان تمہارے لیے سجتی ہے....

یہ ہے چاہے جانے کا احساس افسوس تُم نہیں سمجھ سکے میں نے دیکھ لیا اُسکی آنکھوں

Copyright by Author

میں یہ سب تُم نہیں دیکھ سکے شوہر ہو اُسکے تُم تو مگر وُہ تُم سے تمہیں نہیں مانگ سکتی مگر وہ میرے پاس آکر مُجھ سے تمہیں مانگ کر گئی ہے اور یہ میرے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے ایک بیوی اپنا شوہر ایک ایسی عورت سے مانگنے آئے جس کا اُسکے شوہر سے کوئی جائز شرعی تعلق نہیں...

مُجھے تُم نے اُسکی نظروں میں بے وقعت کر دیا ہے"...

وُہ افسوس سے بولی....

وُہ اُسے دیکھ رہا تھا....اور اُسکے الفاظوں پر غور کرنے لگا....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

"بھائی آپکو پتا چلا"

ایان نے کتاب پڑھتے امان سے پوچھا....

"کیا"

امان نظریں ہٹائے بغیر بولا....

"بھائی وُہ نمرہ آپی ہے نہ اُنکا جہاں رشتہ ہوا تھا نہ تو لڑکے والوں نے شادی سے مہینے پہلے منع کر دیا"...

نمرہ لفظ اور اُسکے متعلق سنی بات نے امان کی دلچسپی کتاب سے بلکل ہٹا دی....

"تو"

لہجہ نارمل کرتے ہوئے بولا....

"بھائی سچ میں بہت بُرا لگا سُن کر نمرہ آپی تو بہت اچھی ہیں کوئی کیسے اُن کے لیے منع کر سکتا ہے."

ایان افسوس کے ساتھ بولا....

"تُم جا کر اپنی پڑھائی کرو فالتو باتیں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ محلے کی عورتوں کی طرح اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی عادت چھوڑ دو اپنے ایگزامز پر فوکس کرو کل تمھارا پیپر ہے نہ مُجھے دکھاؤ کہاں تک پہنچی تیاری تمھاری"

امان نے باتوں کا رُخ بدلا....

ایان منہ بسورتا اُٹھ گیا....

"نمرہ"

آہستہ سے نام ادا ہوا...

اُسکے دِل میں درد اُٹھا تھا....

"بہت ہی بد قسمت تھا جو تمہیں چھوڑ دیا اُس نے اور مُجھے دیکھو میں تمہیں چاہتا ہو مگر تُم مُجھ سے دور ہو مگر میرے دِل میں تو صرف تمہاری محبت ہے میں کیا کروں خود کو

کیسے سمجھاؤں؟"

دل میں ہی خود سے مخاطب ہوا...

سامنے لہرائے جانے والا ہاتھ اُسے سوچوں کے بھنور سے نکال لایا...

"کیا ہوا کہاں گُم ہو تُم... مُجھے آئے ہوئے بھی 5 منٹ گزر گئے مگر تمہیں تو میرے آنے کا پتا ہی نہیں چلا"

ابو بکر فکر مندی سے بولا...

کُچھ نہیں ہوا یار بس ایسے ہی"

امان نے اُسے ٹالنا چاہا...

"مُجھے دوست بولتا ہے مگر مانتا نہیں ہے تُو ابے دوست ہوتے کس لیے ہیں پریشانی بتا یار مُجھے شاید کوئی حل ڈھونڈ سکے مِل کر"

ابو بکر اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا.....

امان کا دِل اِس قدر مان سے پوچھے جانے پر سب بتانے کو چاہا مگر وُہ چاہ کر بھی نہیں بتا سکا....

"میں وقت آنے پر بتادوں گا یار چھپا نہیں رہا"

امان نے اعتراف کرتے ہوئے سہولت سے اُسے مزید سوالوں سے روکا...

"ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی"

ابو بکر کچھ ناراض ہو کر بولا...

"پلیز یار ابھی نہیں"

امان نے التجا کی....

"اچھا یہ بتائیں لیکچرار صاحب کیسا چل رہا سب"

امان عام سے انداز میں اب اُس سے جاب کی بابت پوچھنے لگا....

"اچھا ہے....تُجھے تو پتہ ہے مُجھے ایکسپیرینس نہیں تھا اِس کا بلکل بھی مگر تُو نے بتایا تو میں گیا اور اللہ کے کرم سے جاب مِل بھی گئی"

"اچھا میں چلتا ہوں یہی سے جا رہا تھا واپس گھر تو تُجھ سے مِلنے بھی آ گیا"

ابو بکر کہہ کر اُٹھ گیا....

"چل ٹھیک ہے ان شاء اللہ میں دیکھ کل یہ پرسوں چکر لگاتا ہوں تیری طرف"

امان مصافحہ کرتے ہوئے بولا....

"اللہ حافظ"

"خدا حافظ"

دونوں نے الوداعی کلمات کہے امان اُسے گیٹ تک چھوڑنے آیا پھر واپس مڑ گیا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

✡✡✡✡✡✡✡✡

اپنے کمرے میں آنکھیں بند کیے لیٹی تھی فون کی رنگ ٹون کی آواز پر اُس نے آنکھیں کھول دیں موبائیل پر چمکتے نام کو دیکھ کر وُہ کُچھ حیران اور پریشان بھی ہوئی..وُہ اُٹھ کر بیٹھ گئی اور چند لمحے ہاتھ میں پکڑے موبائیل پر "عامر کالنگ" کو دیکھتی رہی. فیصلہ کرکے اُس نے کال اٹھانی چاہی مگر جب تک کال بند ہو چکی تھی...

اُس نے دوبارہ موبائیل سائیڈ پر رکھ کر آنکھیں موند لی....

10 منٹ ہی گزرے تھے کے میسج کی رنگ ٹون بجی....

"ون میسج رسیوڈ فروم عامر"

موبائل کی سیاہ اسکرین پر سطریں جگمگانے لگیں....

اُس نے میسج کھولا تو وُہ کُچھ یوں تھا....

"السلام علیکم!

کیسی ہیں آپ؟

کیا ہم اب دوست بھی نہیں؟"

سوال تھا ناراضگی تھی وُہ میسج سے سمجھ نہ پائی....

اُس نے جواب بھیج دیا...

عامر آفس سے نکل ہی رہا تھا جب موبائل پر اُسکا میسج آیا...

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں...بس میری طبیعت ٹھیک نہیں"

میسج پڑھ کر ایک درد بھری مسکراہٹ اُبھری تھی..

اُس نے بھی مختصر جواب ٹیکسٹ کر دیا۔

"ok take care I don't bother you anymore"

نمرہ نے میسج دیکھ کر موبائل سائڈ پر رکھا اور پھر دُنیا سے بے نیاز ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔

****

اُٹھو...

تُم ایسے نہیں جاسکتے میرے بھائی"

وُہ زور زور سے چیختے ہوئی بولی....

"کہاں لے کر جا رہے ہو کہاں"

وُہ جنازے کی ڈولی کو پکڑ کے بولی...

"یہ سو رہا ہے...

یہ سو رہا ہے...

یہ سو رہا ہے"...

وُہ آس پاس کھڑے لوگوں کو دیکھ کر بولی....

۲، ۳ عورتوں نے آگے بڑھ کر اُسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کی....

مگر وُہ سنبھلنے میں نہیں آ رہی تھی....

عورتوں نے اُسے ہاتھوں سے پکڑ لیا....

وُہ خود کو آزاد کروانے کی سعی کرنے لگی....

مرد حضرات جنازہ لے جا چکے تھے....

اُس نے جھٹکے سے خود کو اُن کی گرفت سے آزاد کروایا اور باہر بھاگی....

دو عورتیں اُس کے پیچھے بھاگیں....

راہداری عبور کر کے وُہ صدر دروازے تک آئی جہاں سے وہ لوگ نکل رہے تھے وُہ اب دوبارہ سامنے تن کر کھڑی ہو گئی....

دوپٹہ سے ندراد وُہ اُنکے سامنے کھڑی تھی قمیض گردن تک کی تھی....

آگے کی طرف کھڑے ایک شخص نے ہاتھ پکڑ کر اُسے زبردستی اُسے لینے آئی عورتوں کے ہاتھ کیا....

"نہیں"

اچانک وُہ اُٹھ کر بیٹھ گئی...

پورا وجود عرق آلود تھا سخت سردی میں بھی...

اُس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا....

اپنے حواس بحال کرنے لگی....

ایک نظر دائیں طرف سوتی ننھی جان کو دیکھا....

بے اختیار اُسے اُٹھا کر چومنے لگی بچہ کچی نیند سے اٹھنے کے باعث حلق پھاڑ کر بلند آواز میں رونے لگا....

اُسے آج پرواہ نہیں تھی وُہ اسکے ہر نقش کو اپنے زخمی ہونٹوں سے چوم رہی تھی....

"حماد....میرا حماد میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی"

ساتھ ساتھ بولنے بھی لگی...

آنسوؤں میں روانی آتی گئی.....

✡✡✡✡✡✡✡✡

کل ڈاکٹر کے پاس جانا ہے"

راحیل نے قرآن پڑھتی طیات کو فیصلہ سنانے والے انداز میں بتایا.....

جبکہ وُہ اسکی باتوں کو خاطر میں لائے بغیر قرآن پاک میں محو رہی...

"سُنا تُم نے میں نے کیا کہا؟"

وُہ اب اُسکے سر پر کھڑا ہوا....

طیات نے ایک بھرپور غصے سے بھری نظر سے اُسے دیکھا پھر دوبارہ سر نیچے کر کے قرآنِ پڑھنے لگی....

وُہ اب سامنے بیٹھ کر اُس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا...

اُسکی وہاں موجودگی اور کہی گئی بات کی وجہ سے وُہ یکسوئی سے قرآن نہیں پڑھ پارہی تھی دماغ بھٹک کر بار بار اُسکے الفاظوں پر رُک رہا تھا....

اندر ہلچل ہوچکی تھی....

"کیا یہ شخص یہ بھی کر گزرے گا؟"

خود سے مخاطب ہوئی....

"ہر بار کی طرح کیا اِس بار بھی ہار میرا مقدر ہوگی ....

یہ سب گناہ کرتے ہوئے بھی جیت جائیگا میری ماںتا ہار جائے گی"

قرآن پر نظریں ضرور تھی مخاطب اب رب سے تھی....

اُس نے ایک گہری سانس اندر اُتاری اور مزید قرآن پاک کے بے حرمتی کرنے سے

بچنے کے لئے اُس نے قرآن پاک کو بند کر کے آنکھوں سے لگا کر ہونٹوں سے چومہ

اور ظلدان میں رکھ کر کمرے میں سب سے اونچے اور پاک مقام پر رکھ دیا....

اُس کے سوالوں سے بچنے کے لیے کمرے سے باہر نکل جانا چاہا...

مگر رستے میں ہی اُس نے بے دردی سے اُسکی کلائی پکڑلی....

"تمہارا نوکر نہیں ہوں جو آگے پیچھے گھوموں گا چُپ چاپ یہاں بیٹھو اور میری بات

سنو....

بلکہ سننا کیا ہے تم سُن ہی چکی ہو کل جانا ہے اور اِس قصے کو ختم کرنا ہے"

وُہ کُچھ زور سے اُسکی کلائی دبا کر بولا...

چہرہ ضبط سے سُرخ ہونے لگا...

"اور میں تمہاری فضول کی کوئی بکواس نہیں سنوں گا"

مزید زور دے کر بولا...

"میں ایسا کُچھ نہیں کرونگی.... تم بھی سُن لو میری بات"

اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی...

"میری مرضی کے خلاف تم کُچھ بھی نہیں کر سکتی اپنی ضد ختم کرو اب اور چُپ چاپ

جو کہہ رہا ہوں وُہ کرو تم اچھے سے جانتی ہو میں اپنی بات ہر صورت پوری کرتا ہوں

پھر چاہے جیسے بھی کروں"

اب کی بار وُہ اُسکا شانا دبوچ کر بولا....

"سسی"

درد سے اُسکی کراہ نکلی وُہ تھی تو ایک نازک سی لڑکی ہی چاہے جتنی مرضی خود کو مضبوط بنا لے جسمانی طور پر وُہ اُسکے سامنے کُچھ نہیں تھی....

"راحیل میری ایک بات کا جواب دو گے"

وُہ بڑے مان سے بولی...

وُہ چُپ رہا....

"تُم کیوں نہیں چاہتے کہ یہ بچہ اِس دُنیا میں آئے جبکہ یہ تمہاری بھی اولاد ہے"

راحیل کے چہرے پر ایک سیاہ سایہ لہرا گیا چہرہ تاریک ہو گیا....

اُسکے کانوں میں آوازوں گونجنے لگیں۔۔

ایک منظر اُسکی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگا...

لرزتے ہوئے ہاتھوں کا لمس آج بھی اُسے اپنی گردن پر محسوس ہونے لگا....

طیات نے حیرانی سے اُسکی بدلتی کیفیت کو نوٹ کیا....

راحیل کے ہاتھوں کی پکڑ ڈھیلی پڑنے لگی وُہ شدید حیرانگی کے عالم میں راحیل کو دیکھنے

لگی....

وُہ مکمل طور پر اُسکی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی...

راحیل اب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا...

"راحیل تُم ٹھیک ہو"

وُہ اب اُس کے لیے پریشان ہونے لگی....

راحیل ہنوز سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے آنکھیں نیچے کیے بیٹھا رہا....

"راحیل"

اُس نے اپنا ہاتھ راحیل کے کندھے پر رکھا...

راحیل نے جھٹکے سے اپنا سر اوپر کیا اور شدید غصے سے اُسکی طرف دیکھا پھر ہاتھ کو...

طیات نے ہاتھ ہٹانے میں ہی عافیت جانی...

راحیل نے اب کی بار اُسے حیرانی سے دیکھا...

طیات کُچھ قدم پیچھے ہوئی...

راحیل نے اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا...

"نہیں میں دھوکہ نہیں کھا سکتی اِس بار راحیل ہر بار...

تمہیں ہر ہر بار ایک الگ نظریے سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہوں مگر میں بری طرح

Copyright by Author

ناکام ہوتی ہوں تُم ایک سیر اب ہو بس اِس سے زیادہ کُچھ بھی نہیں ہو نہیں ہو تُم اِس زیادہ کُچھ بھی"

وُہ نفی میں سر کو جنبش دے کر پلٹی...

کمرے میں دوبارہ ہو کا عالم چھا گیا....

وُہ اپنی جگہ بیٹھا رہا...

وُہ جا کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی...

"میں چاہتی ہوں تمہارا ساتھ راحیل مگر اِس طرح نہیں میں مستقل تمہارا ساتھ چاہتی ہو راتوں کو تمہارے آرام کا باعث بن کر نہیں رہنا چاہتی میں اپنا ایک مقام چاہتی ہوں تمہاری زندگی میں تمہاری جنسی تسکین کا سامان نہیں بننا چاہتی"....

وُہ وہی کھڑی ہو کر باہر دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی....

"مُجھے شاید تُم سے کبھی اتنی شکایتیں نہیں ہوتیں کبھی تمہیں کُچھ نہ بولتی میں چُپ رہتی میں خوش رہتی مُجھے اطمینان ہوتا مُجھے سکون میسر ہوتا اگر مُجھے تم سے محبت ہوتی صرف"...

طیات نے اب کی بار بول کر اُسکی طرف دیکھا وُہ اپنی جگہ سے اُٹھ رہا تھا اُس کی ہی طرف آ رہا تھا...

Copyright by Author

"مگر میں تُم سے محبت نہیں کرتی اب میں بغیر تمہاری پیش قدمی کے بغیر بدلے کی اُمید لگائے بغیر تمہیں چاہنے لگی ہوں اسکا مطلب یہی ہے کہ میں محبت کے بھی مقام سے آگے آچُکی ہوں میں تو عشق کے سفر میں بھی بہت مسافت طے کر چکی ہوں میں مجذوب ہو چکی ہو راحیل اپنے یک طرف عشق میں....

میں تُم سے عشق کرنے لگی ہوں جو میں اپنے خُدا سے نہیں کر سکی آج تک یا میں نے خدا سے عشق تو کیا مگر بھرپور شدت سے نہیں....

جبکہ وہاں سے تو مُجھے بن مانگے سب ملتا ہے مگر میں عشق مجازی کی مرید ہوں راحیل اِس لیے ہر دفعہ ہر بار اور ابھی بھی اپنے عشق کا اظہار کر کے تمہارے سامنے اپنی انا کو ختم کر رہی ہوں کیونکہ عشق مجازی ہو یا حقیقی پہلی منزل ہی انا کی قربانی ہوتی ہے"....

طیات نے اپنے بالوں میں کسی کے ہاتھوں لمس محسوس کیا...

اُس نے پلٹ کر نہیں دیکھا وہ جانتی تھی کون تھا...

"تُم صرف خود کو تھکا رہی ہو"

راحیل نے اُسکے شانے پر اپنی تھوڑی رکھ کر کان میں سرگوشی کی...

"میری تھکن بھی صرف تُم سمیٹ سکتے ہو"

اُسکی طرف رُخ کر کے بولی...

Copyright by Author

"میں اپنی ۲۳ سال پُرانی تھکن سے آج تک بھاگ رہا ہوں میں اُسے ختم نہیں کر سکا تمھیں کیا سکون دوں گا؟"

راحیل نے اُسے خود سے لگا لیا...

فضا میں کہیں بھی غصے کا نفرت کا نام و نشان نہیں تھا وُہ پھر اپنے خود ساختہ خول کو توڑ کر باہر آ گیا تھا....

"کیا ہم اِس طرح زندگی نہیں گزار سکتے؟"

طیات نے سوال کیا...

جب کے راحیل مسلسل اُسکے بالوں میں اُنگلیاں پھیر رہا تھا....

"گزار سکتے ہیں اگر تُم میری بات مان لو"

وُہ نرمی سے بولا...

"کونسی بات؟"

طیات کو اُمید نہیں تھی وُہ دوبارہ وہی بات کرے گا...

"یہ بچہ ختم کر دو"

وُہ پھر واپس اُسی بات پر آ گیا...

افسوس ندامت پچھتاوا ایک وقت ہوا طیات کو....

اُسکے حصار سے الگ ہو کر اُسے پیچھے دھکیلا...

"تُم کبھی نہیں سدھر سکتے میں ہر بار غلط سمجھتی ہوں میں بے وقوف ہوں میں پاگل ہوں۔ دُنیا کی سب سے احمق لڑکی ہوں طیات راحیل آفتاب"

وُہ چیخ کر بولی...

"مگر تُم میری بات بھی کان کھول کر سُن لو میں تمہاری یہ خواہش تمہاری گھٹیا ضد کبھی پوری نہیں ہونے دونگی. اپنے بچے کی طرف اُٹھنے والی ہر میلی نظر کو نکال پھینکوں گی پھر چاہے وہ تُم ہی کیوں نہ ہو"

طیات کی آنکھوں میں ایک بار پھر ٹوٹنے کا درد اُتر آیا...

راحیل کُچھ لمحے کھڑا اُسے دیکھتا رہا پھر کمرے سے نکل گیا.....

"میری آزمائش ختم کر دے میرے مالک میں ٹوٹنے لگی ہوں میری روح مرنے لگی ہے مُجھے اِس اذیت سے نکال"

وُہ پھر اُس کے تازہ تازہ دیے گئے زخموں پر آنسو بہانے لگی....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡

وُہ انتہائی ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا جا رہا تھا موسم نے بھی ظُلم ڈھا دیا تھا طوفانی بارش تھی اسٹریٹ لائٹ کی مدھم مدھم سی روشنی میں اُس نے بیچ سڑک میں کسی کو بیٹھا

دیکھا ...

اُس نے کار کو بریکس لگائے...

وُہ جو خاصا سنانے کی خاطر گاڑی سے نکل کر اُس تک آیا تھا مگر بیچ سڑک پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر وُہ سچ میں پتھر کا ہو گیا اپنی جگہ بلکل ساکت منجمد...

"اِس حال میں تو میں نے کبھی بھی نہیں چاہا تھا تمہیں جتنا بڑا رقیب سہی میں تمہارا بے تحاشہ نفرت کرتا ہوں مگر میں نے کبھی بھی یہ نہیں چاہا تھا کے کبھی تمہیں اِس حالت میں دیکھوں"

اُس نے افسوس سے سوچا....

وُہ چھاتا لینے دوبارہ گاڑی کی طرف بھاگا....

ڈیش بورڈ پے رکھا موبائل بج اُٹھا....

"ورلڈ کالنگ"

یہ اُسکی بیوی کی کال تھی...

اُس نے سر اندر کیے ہوئے ہی کال ریسیو کی...

دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز اُبھری...

"لڑکا ہوا ہے"

خوشی سے بتایا گیا...

وُہ اور بھی بہت کُچھ بول رہی تھی مگر موبائل پے گرفت ڈھیلی پڑنے کی وجہ سے وُہ نیچے سیٹ پر گر گیا....

"لڑکا ہوا ہے"

آواز تازہ تھی ابھی بھی گونجی تھی کانوں میں...

وُہ بھاگ کر فوراً اُس تک آیا...

دوسرا شخص نیم بیہوش ہوچکا تھا....

اُس نے اُٹھا کے اُسے گاڑی میں بٹھایا...وُہ اب مُکمل ہوش کھوچکا تھا....

"لڑکا ہوا ہے"

اُسکے کانوں میں دوبارہ اپنی بیوی کی آواز گونجی....

اُس نے ایک افسوس بھری نگاہ اُسکے بے ہوش وجود پر ڈالی اور گاڑی فل اسپیڈ میں ڈال دی....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

"انعم آج تو بہت اچھی لگ رہی ہو کس پر بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے"

نیلم نے بغور اُسکی تیاری کو دیکھتے ہوئے کہا....

"آفتاب سلمان پر اور کس پر...

ویسے سُنا ہے بڑا مغرور ہے مگر میں بھی آخر انعم صابر ہوں گھٹنوں پر نہ لے آئی تو کہنا

اُسکا آفتاب غروب کردو گی"

وُہ اپنے بالوں کو رولرز سے آزاد کرتے ہوئے بولی...

"ہاں ظاہر سی بات ہے حُسن پرست ہے اور تمہارے حُسن کے سامنے کہاں ٹک پائے

گا"

نیلم نے اُسے مزید جوش دلایا....

"ویسے یار پارٹی ۸ بجے شروع ہو جائیگی اور تمہاری تو ابھی تک تیاریاں ہی ختم نہیں

ہوئیں ۷ بج رہے ہیں"

نیلم اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ کر بولی...

"ہم ۸ نہیں ۹ بجے جائینگے اور وُہ بھی صرف ۵ منٹ کے لیے بس پانچ منٹ میں اُسے اپنا

دیوانہ کرلوں گی"

انعم اترا کر بولی...

"بڑی کمینی ہے تو"

وُہ تالی مار کے بولی....

"ایسے لوگوں کی عقل ٹھکانے لانے کے لیے کمینہ بننا پڑتا ہے"

وُہ بیڈ پر بیٹھ کر اب اپنے تراشیدہ ناخنوں پر نیل پالش لگانے لگی...

"ہاہاہا.....آفتاب بیچارے کی خیر نہیں اب تو"

نیلم ہنستے ہوئے بولی...

"مُجھے بے صبری سے انتظار رہے گا ہماری پہلی ملاقات کا آفتاب سلمان"

وُہ دل میں بولی.....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡

"freedom with limitations is no freedom"

So this is your topic for university declamation contest

preparation...

ابو بکر نے تھوڑا زور سے کہا تا کہ آواز سب تک جا سکے...

ماریہ اُسکی باتوں سے بے خبر موبائیل پر کسی کے ساتھ چیٹنگ میں لگی ہوئی تھی...

ابو بکر نے بول کر پوری کلاس پر نظر دوڑائی....

"you Maria stand up"

اُس نے ماریہ کی غیر حاضری محسوس کرتے ہوئے کہا....

ماریہ اِس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی

now tell me what i said 5 mints before"

ماریہ کے فرشتے کو بھی خبر نہیں تھی ابو بکر نے کیا بولا تھا....

اُس نے فوراً اِدھر اُدھر نظریں گھمانا شروع کر دیں مدد کے لیے

"Look at me"

ابو بکر نے آخری سہارا بھی چھینا

"I know you are good looking but i can't look at you sirrrr"

ماریہ کے دِل کی بات اچانک زبان سے نکل گئی....

کلاس میں ہنسنے کی آوازیں گونجنے لگی....

"silence"

ابو بکر نے زور سے کہا....

"Yes tell me"

وُہ دوبارہ ماریہ کی طرف متوجہ ہوا...

"you said how to fly....I think"

ماریہ نے اوٹ پٹانگ جواب دیا...

پوری کلاس ہنس ہنس کر دوہری ہونے لگی....

"where were you lost... I said " freedom with limations is no freedom"

...ابو بکر کُچھ سخت لہجے میں بولا

"بات تو ایک ہی ہوئی نہ سر اڑنا اور آزادی"

...ماریہ ذرا بھی شرمندہ ہوئے بغیر بولی

جبکہ ابو بکر نے مسکراہٹ روکی

"freedom with limitations is no freedom"

I give this topic for university declamation contest preparation...

"if you get time from your mobile so plzz submit this till

Saturday"

"And next time Be active in class"

ابو بکر اب کی بار رسان سے بولا...

"sit down"

"ہنہ....اب اینٹینا لگاوں ایکٹو رہنے کے لیے اتنا ڈرائی ٹاپک اُٹھا کر دے دیا"....

وُہ بڑبڑاتی ہوئی بیٹھ...

"کُچھ کہا آپ نے؟"

ابو بکر نے پوچھا....

"No sir"

"اُفف"....

ماریہ نے دل میں کہا...

"Ok"

"you all may leave now and I am saying again submit your work till Saturday"

"اللہ حافظ"

ابو بکر کہہ کر کلاس سے باہر چلا گیا...

"دکھنے میں ہی شریف ہے ورنہ اصل میں تو بڑا گھنا ہے"

ماریہ بیگ میں بکس رکھتے ہوئے نائلہ سے بولی...

"اور عجیب زبردستی ہے بھئی نہیں لینا کونٹسٹ میں حصہ اپنے نمبر بڑھوانے کے لیے پوری کلاس کو مُشکِل میں ڈال رہا... کہ دکھا سکے کے اِسکی کلاس کا ہر اسٹوڈنٹ"...

"اُفّف ماریہ بعد میں کوس لینا اُسے ابھی کینٹین چلو بڑی بھوک لگ رہی ہیں"

نائلہ سچ میں پیٹ پر ہاتھ رکھ کر مسکین سے صورت بنا کر بولی ماریہ کی بے ساختہ ہنسی نکل گئی....

"چلو"...

وُہ اُسکے ساتھ چل دی....

"ویسے ماریہ ایک بات سچ سچ بتاؤ؟"

نائلہ سنجیدگی سے بولی....

"ہاں بولو"

ماریہ نے بھی سنجیدہ ہو کر ہی پوچھا....

"تُم ابو بکر کو پسند کرنے لگی ہوں نہ؟"

نائلہ اِس طرح بولی جیسے اُسے پورا یقین ہو اِس بات پر بس اُسکے منہ سے سننا چاہتی ہو....

"کیا فالتو باتیں کرتی ہو"

ماریہ نے اُسے ٹالنے چاہا...

"فالتو باتیں نہیں ہے میں بہت دنوں سے تمہیں دیکھ رہی ہوں کچھ تو ہوا ہے تمہیں"

نائلہ قطعیت سے بولی...

"شاید"

ماریہ نے بس اتنا کہہ کر اور ایک مسکراہٹ اُسکی طرف اچھال کر تیز تیز قدم اُٹھا کر چلنا شروع کر دیا....

"ماریہ..ماریہ"

نائلہ پیچھے سے آوازیں دینے لگی...

ماریہ نے رفتار مزید تیز کر دی اب وُہ با قاعدہ بھاگ رہی تھی...

کوریڈور میں پہنچ کر اُس نے ابھی رُخ موڑا ہی تھا....

کسی کے ساتھ اُسکی بری طرح ٹکر ہوئی...

"آہ....اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا کیا....جاہل نہ ہو تو"

بغیر اوپر دیکھے وہ بولتی گئی اپنی کتابیں سمیٹنے لگی....

جبکہ کُچھ فاصلے پر کھڑی نائلہ کو ماریہ انڈر ڈینجر دکھائی دینے لگی....

"کھڑے کیا ہو کتابیں اٹھاؤ "

وُہ حکم دیتے ہوئے کھڑی ہو گئی جب مخالف پر نظر پڑی تو اُسکی حالت خراب ہونے لگی.....

"سر آپ"

ماریہ گھبرا کر بولی...

ابو بکر اب جُھک کر اُسکی بکس اٹھانے لگا....

"آپ رہنے دیجئے سر میں اُٹھالوں گی"

ماریہ نے فوراً کتابیں اٹھائی....

"سوری"

ابو بکر اتنا کہہ کر چلا گیا...

"دن ہی منحوس ہے آج کا صبح صبح اُس نکمے کی شکل دیکھی تھی نہ"

ماریہ اب احد کو بلاوجہ کوسنے لگی....

"ویسے خود کو چار چار آنکھیں ہیں دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے اتنی بری طرح سے لگی ہے"

ماریہ اب اپنا سر سہلانے لگی....

"Double battery single power"

ماریہ بولی...

پھر خود ہی اپنے دیے گئے نام پر گلا پھاڑ کر ہنسنے لگی....

"تمہارا کوئی سکرو ڈھیلا تو نہیں ہو گیا"

نائلہ اب اُسکے پاس آکر بولی...

"پتا نہیں اب چلو کینٹن" ماریہ فوراً سے بولی کیونکہ وُہ اُسے کُچھ بولنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی....

"ہاں چلو"

نائلہ اُسکے ساتھ چل دی...

✡✡✡✡✡✡✡✡

السلام علیکم... بھائی"

"وعلیکم سلام

کیسی ہو تُم اُس دن کے بعد سے تُم آئی نہیں"

امان نے پیار سے کہا...

"بھائی ان شاء اللہ ایک دو دن میں چکر لگاؤں گی میں"

وُہ اپنے اندرونی کیفیت کو چھپاتے ہوئے آرام سے بولی....

"راحیل کیسا ہے اب تمہارے ساتھ"

امان نے اُس سے پوچھا مگر طیات کو لگا کسی نے اُسکی دُکھتی رگ کو چھیڑ دیا...

وُہ امان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی...

یہی تو ہوتی ہے مشرقی عورت کی فطرت سسرال میں اُسکے ساتھ چاہے جو بھی ہو رہا ہو میکے کو اُسکی خبر نہیں لگنے دیتی چھوٹی چھوٹی باتیں تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈال لیتی ہے.....

"بھائی اب پہلے سے تو کافی بہتر ہے"

اُس نے جھوٹ بولا...

"گڑیا مُجھ سے سچ بولنا ہمیشہ اور میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں یہ میری طیات کی آواز نہیں ہے اتنی افسردگی تو کبھی نہیں تھی تمہاری آواز میں کیا ہوا ہے مُجھ سے تو سچ بولو"

امان نے فکرمندی سے پوچھا....

"بھائی سچ میں ایسا کُچھ بھی نہیں ہے پتہ نہیں کیوں آپ کو ایسا لگ رہا ہے شاید گلہ خراب ہونے کی وجہ سے آپکو میری آواز میں فرق محسوس ہوا ہو"

طیات نے آنسو اپنے اندر اُتارے...

"میں جانتا ہوں سب کُچھ ٹھیک نہیں ہے مگر اگر تُم ابھی نہیں بتانا چاہتی ہو تو میں مزید نہیں کریدوں گا"

امان نے اس کے لیے بچنے کی راہ ہموار کی.

"بھائی ایان کیسا ہے اُسکے پیپرز کیسے ہوئے اگر ہے تو میری بات کروا دیجئے"

اُس نے قصداً ایک بیک سوال کر دیے تا کہ امان کا دھیان بٹ جائے....

"بات بدلنے کی کوشش تُم مت کیا کرو گڑیا مُجھ سے تُم چھپا کُچھ نہیں سکتی"

وُہ بھی آخر اُسی کا بھائی تھا کیسے نہ پہچان پاتا....

"بھائی....پلیز"

وُہ مُلتجی ہوئی...

"Ok"

امان نے ہتھیار ڈالے....

"طیات مُجھے تُم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"

سنجیدگی سے کہا گیا...

"جی بھائی بولیں"

"نمرہ کے والد آج آئے تھے اور معافی بھی مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے انہیں میرا رشتہ منظور ہے"

امان نے دھیمے لہجے میں کہا.....

"پر بھائی نمرہ کی شادی تو کہیں اور طے کر دی تھی اُنہوں نے"

طیات کو اُلجھن ہونے لگی...

"ہاں... مگر جس سے شادی ہونے والی تھی اُس نے انکار کر دیا"

امان نے اصل بات بتائی....

طیات نے گہری سانس خارج کی...

"مطلب اب اُنہیں ہمارے یتیم ہونے سے بھی مسئلہ نہیں"

استہزائیہ بولی...

"تُم بتاؤ میں کیا جواب دوں"؟

امان نے اُسکی مرضی جاننی چاہی...

"بھائی انکل کی باتیں ایک طرف مگر میں ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ نمرہ ہی میری بھابی بنے اور سب سے بڑی بات آپ نمرہ کو پسند بھی کرتے ہیں تو آپ ہاں کر دیں بھائی"

طیات خوشی سے بولی...

"میں نے آخر تمہیں کب بولا میں تمہاری دوست کو پسند کرتا ہوں"

امان چڑ کر بولا....

"ہاہاہا...اچھا میرے بھائی ٹھیک نہیں کرتے پسند چلیں میرے لیے میری خوشی کے لیے ہاں کر دیں"

طیات ہنستے ہوئے بولی...

"ٹھیک ہے"

"جلدی شادی کی تاریخ رکھ دیجیے گا آپ بہت دنوں کے لیے آؤں گی میں"...

طیات سرشار لہجے میں بولی....

"بھائی...میری ایک ریکویسٹ ہے آپ سے"

وُہ کچھ رُک کر بولی...

"ہاں بولو نہ اور تمہیں کب سے مُجھ سے ریکویسٹ کرنی پڑی بلا جھجک بولو"

امان رسان سے بولا....

"بھائی آپ راحیل سے بھی ملیے گا... بھائی جو ہو چکا پلیز بھول جائیں صرف اتنا یاد رکھیں کہ وہ اب آپکی گڑیا کا شوہر ہے"

ہے عورت کی طرح اُسے بھی اپنے شوہر کی عزت عزیز تھی...

"طیات"

"بھائی پلیز میرے لیے"

"ٹھیک ہے مگر صرف تمہارے لیے"

وُہ کیسے اپنی گڑیا کی کوئی بات ٹال سکتا تھا....

"اچھا بھائی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں شاید راحیل آگیا ہے"

گاڑی رُکنے کی آواز سُن کر طیات نے کہا...

مگر اتنے میں وُہ اندر داخل ہو گیا...

"اللہ حافظ "بھائی"

اُس نے قصداً بھائی لفظ اور زور دیا....

راحیل کُچھ کہے بغیر روم کی طرف بڑھ گیا...

وُہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی....

"راحیل"

اُس نے اُسے سیڑھیوں پر روکا...

وُہ اُسکی طرف گھوم گیا...

"بولو"

سپاٹ چہرہ لیے بولا...

"میں کُچھ دنوں کے لیے گھر جانا چاہتی ہوں"

"تو یہ سڑک ہے کیا"

دوبارہ سپاٹ انداز میں کہا گیا...

"میں اپنے بھائیوں کے پاس جانا چاہتی ہوں"

طیات نے مزید وضاحت کی....

"کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی"

وُہ درشتگی سے بولا....

"کیوں ضرورت نہیں ہے میں جانا چاہتی ہوں مُجھے اپنے بھائیوں سے ملنا ہے تم کیسے روک سکتے ہو؟"

وُہ اب کی بار غصے سے بولی....

راحیل نے بنا کُچھ کہے سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں...

طیات نے اُسے کندھے سے پکڑ کر روکا...

"تُم ایسا کیسے کر سکتے ہوں"

وُہ بے بسی سے بولی...

"تمہیں جانا ہے چلی جاؤ میں نہیں روکوں گا مگر میری بات تمہیں ماننی ہو گی"

وُہ اب سودے بازی پر اُتر آیا....

"کونسی بات؟"

وُہ ہر بار کی طرح اِس بار بھی دھوکہ کھا گئی....

"تُم جانتی ہوں میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں"

معنی خیز انداز میں کہا گیا....

طیات کو بھی جیسے ہوش آیا....

"میں ہر روز اُمید کرتی ہوں کہ اب تُم بدلو گے آج ٹھیک ہو جاؤ گے مگر نہیں تُم جیسا شخص کبھی نہیں بدل سکتا....لعنت ہے تُم پر خُدا کی بھی اور میری بھی"

زہر خند لہجے میں بولتی وُہ اوپر چڑھنے لگی...

راحیل نے اُسے کندھے سے دبوچ کر پیچھے کیا مگر وُہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی وُہ راحیل کی حرکت کی لیے تیار نہیں تھی....

"راحیل"

وُہ چیخی....

جبکہ راحیل کے خود کے اوسان خطا ہوگئے جتنے میں وُہ کُچھ کرتا وُہ اُسکی گرفت سے دور جاچکی تھی....

اُسکا پیر مڑا اور دو سیڑھیاں نیچے جا گری اور پھر گرتی ہوئی آخری سیڑھی تک.....

"طیات"....

وُہ بھاگتا ہوا نیچے اُسکے پاس پہنچا....

وُہ ہوش کھو چکی تھی.....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

"سنیں"

وُہ رُک کر بولی....

"جی بولیں"

مخالف کا لہجہ ہمیشہ کی طرح محبت لٹاتا تھا....

Copyright by Author

"کل رات کے لیے سوری"

وُہ شرمندہ ہو کر بولی....

"ارے یار اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر سوری بولو گی اب تُم تو کیسے چلے گا"

وُہ رسان سے بولا....

"وُہ چھوٹی بات تو نہیں تھی"

اُس نے دل میں سوچا....

"میرے لیے چھوٹی بات ہی تھی"

وُہ مسکراہٹ دبا کر بولا....

"میں نے تو کُچھ کہا ہی نہیں پھر آپکو کیسے پتا چلا میں نے کیا سوچا"

وُہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی....

"بس آپکی محبت کا اثر ہے"

وُہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولا....

وُہ ہنس دی....

"ایسے ہی ہنستی رہا کریں آپ مجھے ہمیشہ بس یوں مسکراتی ہوئی ہی پسند ہیں آنسو بہاتی بیوی نہیں میری شیرنی بیوی"

وُہ اُس کی ناک دبا کر بولا....

"کیا کرتے ہیں....سب دیکھ رہے ہیں"

وُہ شرما کر بولی...

"ارے محترمہ ہم تو اپنی زوجہ سے تھوڑا رومانس کر رہے ہیں ورنہ یہ تو چیا گو ہے یہاں بیوی ہو یا نہ ہو رومانس ہوتا ہے"

وُہ ایک طرف کھڑے لڑکا لڑکی کی طرف اشارہ کرکے بولا...

"اب چلیں...مُجھے ٹھنڈ لگ رہی ہیں بہت"

وُہ ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے بولی....ہاتھوں میں دستانے بھی پہنے ہوئے تھے....

"ارے تو بتائے نا آپ بھی حد کرتی ہیں"

وُہ اب اپنی جیکٹ اُتارنے لگا...

"آپ کیا پہنیں گے؟....میں ٹھیک ہوں بس ہوٹل چلتے ہیں"

وُہ فکرمندی سے بولی مگر جب تک وُہ جیکٹ اُسکے شانوں پر ڈال چکا تھا....

"آپ پہنیں"

وہ اُتارنے لگی...

"ششی...بس چُپ"

وُہ کچھ روعب سے بولا....

"ٹھنڈ بہت ہو رہی ہے آپ کو بخار ہو جائے گا"

"نہیں ہو گا"

وُہ نرمی سے بولا....

"کیوں نہیں ہو گا"

وُہ اپنی سُرخ ناک مسلتے ہوئے بولی...

"ایسے نہیں ہو گا"

وُہ اُسے خود سے لگا کر بولا....

"ہاہاہا"

وُہ بھی ہنس دی اور اُسکے کندھے سے سر ٹکا کر آگے چلنے لگی.....

✡✡✡✡✡✡

شام کا وقت تھا ٹھنڈی شام ہر طرف سکون تھا

فضا میں ایک عجیب سے خاموشی تھی ایک سکون تھا طمانیت بھرا احساس تھا وُہ چھت پر کھڑی سورج ڈھلنے کا خوبصورت منظر آنکھوں میں قید کر رہی تھی.....

وُہ بند کمرے سے نکل کر چھت کھلی فضا میں سانس لینے آئی تھی بند کمروں میں سب تھا مگر اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی یہ اندر کی گھٹن تھی شاید....

جب شام کا سورج ڈھلنے لگا اور ٹھٹھرتی شام میں سیاہی مائل اندھیرا چھا گیا جب ہوائیں اُسکے چہرے سے ٹکراتی اُسے سکون بخش رہی تھی بالوں کو اُس نے کھلا چھوڑ دیا اُنہیں بھی آزاد کر دیا وُہ ہوا کے رحم و کرم پر تھے بلکل آزاد ہوا کبھی بالوں کو پیچھے کرتی کبھی آگے لا کر چہرہ ڈھانپ دیتی اُسے ہوا کی من موجیاں اچھی لگ رہی تھیں کُچھ دیر پہلے کی گھٹن میں کافی کمی آئی تھی....

بار بار وہ بالوں کو کانوں کے پیچھے اُڑستی....

اب وُہ چھت کے پاس ریلنگ پر آ کھڑی ہوئی....

غیر ارادی طور پر نظروں نے پستی کا طواف کیا تو اُس نے خود پر کسی کی نظریں محسوس کی خیال کی تصدیق کے لیے اُس نے نظر دوڑائیں تو اُسکو دیکھا شخص ابھی بھی بڑے انہماک سے اُسے دیکھ رہا تھا.....

اُس نے اپنا رُخ بدلا اور دوسری طرف جا کر کھڑی ہو گئی.....

✡✡✡✡✡✡✡✡

"ڈاکٹر طیات کیسی ہے اب؟"

راحیل نے پوچھا....

"پہلے سے کافی بہتر ہے"

"پھر کل رات سے اُسے ہوش کیوں نہیں آیا"....

راحیل کُچھ متفکر انداز میں بولا....

"ریلکس....ویکنیس کی وجہ سے ہو جاتا ہے"

ڈاکٹر نے اُسے تسلی دی....

"اور کوشش کیجیے گا جب وُہ ہوش میں آئے تو فلحال جتنا ہو سکے اسٹریس سے دور رکھیے گا (miscarriage)...والی بات چھپانے کی کوشش کیجئے گا...اِس سے اُنہیں مزید اسٹریس ہو گا"

"Ok"

ڈاکٹر چلی گئی....

جب وُہ دوبارہ کمرے میں آیا تو طیات آنکھیں کھول چکی تھی...

اُس نے طیات سے نظریں چرائیں...

"اچھا ہوا تمہیں ہوش آگیا....میں کُچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں پھر تُم کھا کر میڈیسن

Copyright by Author

لے لینا"

وہ نظریں ملائے بغیر بولا...

"میرا بچہ"

طیات نے زخمی نگاہ اُس پر ڈالی...

"میں آتا ہوں کُچھ لے کر"

وہ اُٹھ کر جانے لگا....

"مُجھے بتاؤ میرا بچہ ٹھیک ہے نہ"

وہ اب روتے ہوئے بولی....

"طیات آرام کرو ہم اِس بارے میں بعد میں بات کریں گے"

وہ اُسے بٹھا کر چلا گیا....

کُچھ دیر بعد فروٹس کی ٹرے لے کر آیا...

"بتاتے کیوں نہیں میرا بچہ زندہ ہے یا مار دیا تُم نے"

وہ دھاڑی...

"یہ لو تُم یہ کھاؤ"

وہ سیب کی کٹی ہوئی قاش اُسکی طرف بڑھا کر بولا....

"نہیں کھانا مجھے.... میرا بچہ کیسا ہے یہ بتاؤ تم مجھے اُسکی دھڑکن محسوس نہیں ہو رہی مجھے اُسکا احساس نہیں ہو رہا خالی خالی لگ رہا ہے... خُدا کے واسطے بتا دو راحیل"

وہ ہاتھ جوڑ کر بولی....

"نہیں رہا بچہ"

وُہ سپاٹ انداز میں بول کر اُٹھ گیا...

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا بچہ.... اللہ ایسا نہیں کر سکتا میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا... نہیں کر سکتا"

وُہ ہزدیانی آواز میں چیختے ہوئے بولی....

"تُم نے مارا ہے میرے بچے کو تُم چاہتے ہی نہیں تھے وُہ اس دُنیا میں آئے قاتل ہو تُم"

وُہ اُسکا گریبان پکڑ کر بولی...

"طیات.... ہوش کرو وُہ ایک ایکسیڈنٹ تھا"

راحیل نرمی سے بولا....

"اللہ نے تمہاری ناشکری کی سزا دی ہے میرا بچہ.... میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی راحیل"

وُہ گریبان کو اور زور سے پکڑ کر بولی.....

طیات نے ٹرے میں رکھی چھُری اٹھالی....

"میں قتل کردوں گی تمہارا"

وُہ راحیل کی طرف بڑھی....

"طیات ہوش میں آوُہ حادثہ تھا صرف طیات"

راحیل نے اُسے روکنے کی کوشش کی...

طیات نے اُسے دھکا دیا....

"محبت کا جو جذبہ میرے دل میں پنپنے لگا تھا نہ اُسے تُم نے اپنے ہاتھوں سے ختم کے ڈالا ہے راحیل..

میں تمہیں جیتے جی تو کیا مر کر بھی معاف نہیں کرونگی خُدا سے اپنی تمام نیکیوں کے بدلے ایک قتل کی اجازت چاہتی ہوں بس یقین کروں جس دن میرے خدا نے یہ اجازت دی ایک لمحہ ضائع نہیں کرونگی تمہارا قتل کرنے میں"

وُہ راحیل کی شہ رگ پر چھری رک کر آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت لیے بولی...

"میں اب تم سے کُچھ نہیں کہوں گی.....

میرے اندر ہمت نہیں ہے اب اور امتحانوں کی...

تُم سے حساب وُہ لے گا تیار رہو وُہ ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے بندے کو اور آج تُم

Copyright by Author

نے اُس کے بندوں میں سے ایک ماں کو للکارا ہے...

میں چپ رہوں گی بلکل چُپ یہی تمہاری موت ہو گی کیونکہ جب تکلیف روح میں اُتر جائے تو الفاظ اُسکا مداوا کرنے سے قاصر ہو جاتے ہے تمہاری بھی کوئی جھوٹی صفائی تمہیں بے گناہ ثابت نہیں کر سکتیں.... تُم قاتل ہو.....

تُم نے مار ڈالا میرے بچے کو.....

یاد رکھنا..

یاد رکھنا"

طیات نے چھُری اُسکی گردن سے ہٹا کر اپنی کلائی پر رگڑ ڈالی.....

اُس نے بہت گہرا کاٹا تھا خون تیزی سے بہنے لگا.....

"یہ کیا کیا تُم نے پاگل ہو گئی ہو تم"

راحیل نے اُسکی کلائی کو زور سے پکڑا جہاں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا.....

"تُم مر جاؤ راحیل"

وُہ اتنا ہی کہہ سکی تھی بمشکل اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا....

آخری احساس اُسے راحیل کے مضبوط ہاتھوں میں ہونے اور تیز چلنے کا ہوا......

****

"مما مما "

ہم پاپا کے پاس واپس کب جائیں گے ؟...

۳سال کا معصوم بچہ اُسکی گود میں بیٹھ کر بولا....

وُہ چُپ چاپ بیٹھی رہی...

"مما بتایئے نہ؟"

وُہ دوبارہ بولا...

" کبھی نہیں شاید"

کھوئے کھوئے انداز میں اُس نے کہا...

"مما.... آپ پاپا سے ناراض ہو"

اُس نے معصومیت سے پوچھا...

جبکہ وُہ اُسکے اتنی کم عُمر میں بِلکُل صحیح اندازہ لگانے پر لمحے بھر کو حیران رہ گئی...

"آپکو کیسے پتا مما ناراض ہیں پاپا سے"

وُہ پیار سے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی...

"نانو کے گھر آئے اتنے دن ہوگئے ہیں نہ پاپا آئے نہ بھائی اور نہ آپی کو بھیجا"

وُہ اب منہ پھولا کر بولا...

"بھائی اور آپی بھی آجائیں گے"

وُہ اُسے بہلانے کی خاطر بولی جبکہ حقیقت کیا تھا یہ صرف وُہ ہی جانتی تھی...

"آجاؤ میرے بچے میرے پاس سو جاؤ"

وُہ اُسکا سر تکیے پر رکھتے ہوئے خود بھی اُس کے ساتھ لیٹ گئی....

کُچھ دیر بعد ہی وُہ سو گیا...

وُہ اب چھت کو تکنے لگی...

کانوں میں ہلکی سی آواز آئی اذان کی غالبِا مسجد کُچھ دور تھی یا شاید وُہ آج پہلی بار محسوس کر رہی تھی کے کانچ کے خوبصورت محل کی اونچی دیواروں کو مزید خوبصورت اور محفوظ بنانے کی وجہ سے وُہ اپنے رب سے دور ہو چکی تھی کمرے میں ہر طرف ساؤنڈ پروف شیشے لگے تھے مگر آج اذان کی آواز اُنکی چیرتی سیدھا دِل میں اُترتی محسوس ہونے لگی....

"بے شک نماز ہی بہترین ساتھی ہے، دُنیا سے قبر تک، قبر سے حشر تک اور حشر سے جنت تک"

وُہ زیرِ لب بڑبڑائی...

اُٹھ کر پاؤں چپلوں میں ڈال کر باتھروم کی طرف چل دی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

✡✡✡✡✡✡✡

فائیو اسٹار ہوٹل کے سامنے ایک بہت بڑی سے گاڑی آکر رُکی پیچھے پیچھے دو تین اور گاڑیاں بھی آکر رُکیں۔۔

ایک گاڑی میں سے سیکورٹی یونیفارم پہنے سات لوگ اُتر کر اُس عالیشان گاڑی کے گرد گھیر اڈال کر کھڑے ہوگئے ایک نے گاڑی کا دروازہ کھولا اُس میں سے بھی تین سیکورٹی گارڈز نکلے حصار مزید تنگ کر دیا گیا گاڑی کے گرد...

گاڑی سے اب ایک انتہائی سحر انگیز پرسنالٹی کا مالک شاندار مرد باہر نکلا سارے سیکورٹی گارڈز اب ایک گولہ بنا کر اُسے ہوٹل کے اندر لے جانے لگے...

اُس وقت الیکٹرونک میڈیا اتنی عام نہیں ہوئی تھی مگر صحافت عروج پر تھی اخباروں والے اور ایک سرکاری چینل پی ٹی وی کے چند نیوز رپورٹر اِس ایونٹ کو کور کرنے کے لیے موجود تھے....

آفتاب سلمان ایک سیاست دان تھے آج اُنہیں کسی حلقے کی صدارت کے اختیارات حاصل ہوئے تھے اسی خوشی میں اُنہوں نے یہ پارٹی دی تھی پیسے کی ریل پیل شروع سے ہی تھی۔ یا یوں کہیں رشوت کے پیسوں بلیک منی ویسے بھی پاکستان کی سیاست حرام حلال کا فرق توازل سے ہی نہیں جانتی جس جس نے بھی ملک پر حکمرانی کی بس

اپنے گھر دولتوں کے انبار کھڑے کیے اور عالیشان عمارتیں تعمیر کیں اُن پیسوں سے جو عوام پر خرچ کرنے کے لیے تھے دُنیا میں عیش و عشرت کا سامان کرنے کی تگ و دو میں جہنم کی آگ کا ایندھن بناتے رہے...

دورِ حاضر ہو یا ماضی سیاست کسی نے بھی جمہوریت کے اصل مطلب کو فالو نہیں کیا...

"عام طور سے جمہوریت کی ڈیفینیشن کُچھ یوں ہے...

" Democracy is a government, of the people, by the people, for the people"

حکمرانوں نے اِس مطلب کو کہی گم ہی کر دیا ہے اُنہیں تو خود بھی نہیں پتا ہو گا کہ جمہوریت کا اصل مطلب کیا ہے وہ تو اِس بات کا فالو کر رہے ہیں

" Democracy is a government, of the leaders, by the leaders, for the leaders"

اِسی پر عمل کرتے ہوئے بس خود کو اور اپنی ذات سے جُڑے لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں اور عوام کو پستی میں دھکیلے جا رہے ہیں....

آفتاب سلمان گارڈز کی نگرانی میں ہوٹل میں داخل ہو گئے اور باقی ساتھی دوستوں سے محو گفتگو ہو گئے....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"نیلم بس ٹھیک دو منٹ بعد ہم اندر جائیں گے بلکہ تُم یہی کار میں بیٹھو میں جا کر آتی ہوں بس ۵ منٹ میں"

انعم نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا....

"ایک دو منٹ سے کیا فرق پڑتا ہے ابھی چلی جاؤ"

نیلم جھنجھلا کر بولی....

"بہت فرق پڑتا ہے میری جان"

وُہ ایک ادا سے بولی....

"اچھا اب میں جا رہی ہوں اور تُم باہر تیار رہنا میں ٹھیک پانچ منٹ بعد باہر آؤں گی"

کہہ کر وُہ گاڑی سے نکل گئی...

"ہیلو کہاں جانا ہے آپکو"

گارڈز نے اُسے روکتے ہوئے پوچھا...

"انعم صابر کو روکو گے اب تُم "ہو دا ہیل آر یو"

وُہ کچھ چیخ کر بولی...

گارڈ اُسکی آواز سے زیادہ انعم صابر بولے جانے پر گڑبڑایا....

"سوری میم"

"اب ہٹو آگے سے"

وُہ اُسے پیچھے دھکا دے کر اندر چلی گئی...

اِس طرح کی پارٹیز اُس کے لیے نئی بِلکُل بھی نہیں تھی وُہ اکثر آتی جاتی رہتی تھی مگر آج یہاں آنے کا مقصد الگ تھا...

اُسکی نظروں نے مطلوبہ شخص کو تلاش کرنا شروع کر دیا اُسے آفتاب سلمان کو پہچاننے میں ذرا بھی مُشکِل نہیں ہوئی وُہ اُسکی تصویریں اکثر اخباروں میں دیکھتی رہی تھی مگر آج حقیقت میں اسے سامنے کھڑا دیکھ کر لمحے بھر کو وُہ بھی دم بخود رہ گئی...

چہرے پر نظر پڑتے ہی پہلا احساس اُسے کُچھ یوں ہوا

"مغرور ریزروڈ اور بے حد وجیہہ"

وُہ جان کر اب اُسکے سامنے سے گزری تھی...

آفتاب سلمان نے بھی اُسی لمحے سامنے کھڑی اُس لڑکی کو دیکھا...

بڑی بڑی ہیزل کلر کی خوبصورت آنکھیں سنہری رنگت کے کرل بال جو کمر سے کچھ نیچے کو آتے تھے سلیولیس شرٹ اور ٹخنوں سے بھی اوپر آتا تنگ ٹراؤزر دوپٹہ سے ندرادگلہ بلاشبہ پہلی نظر میں ہی وُہ لڑکی آفتاب کو بہت اچھی لگی..

کیونکہ وُہ اپنی خوبصورتی سب کو دکھا رہی تھی...

Copyright by Author

وُہ بھی اپنے قول کی پکی ٹھیک پانچ منٹ ہوتے ہی وُہ باہر کی طرف چل دی...

غیر ارادی طور پر خود بخود آفتاب کے قدم اُسکی طرف اٹھیں.

مگر وُہ جا چکی تھی...

آفتاب نے اپنے قدم واپس کھینچ لیے...

"تُم بڑی پکی ہو پانچ منٹ بولا تو پانچ منٹ میں ہی واپس آگئی"

نیلم نے اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر کہا...

"یار کُچھ دیر رُک جاتی وُہ بندہ کُچھ بات ہی کر لیتا تُم سے"

"رُکنا ہی تو نہیں تھا رُک کر اپنی اہمیت تھوڑی کھونی تھی مردوں کو کبھی بھی آسانی سے ملنے والی چیزیں پھنسا نہیں سکتی اور اُس ایرج کے چیلنج کو پورا میں کر کے دکھاؤں گی اِس آفتاب سلمان کو اپنی محبت میں دیوانہ کر دوں گی....

میں چاہتی ہو وُہ خود مجھے ڈھونڈے میں کیوں رکوں اُس کے لیے"

انعم گھمنڈ کے عروج پر تھی...

"یو بچ"

نیلم قہقہہ لگاتے ہوئے بولی...

"یس آئی ایم"

انعم نے پورے وثوق سے اُسکی طنزیہ تعریف کو وصول کیا....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

"ایان سنائی نہیں دے رہا کب سے دروازہ بج رہا ہے"

امان نے ایان کو دیکھ کر کہا...

اُسکے کانوں میں لگے ہینڈ فری کو دیکھ کر امان کو شدید غصّہ آگیا...

دروازے پر پھر دستک ہوئی...

اُس نے ابھی کُچھ بھی بولنے سے خود کو باز رکھا اور اُسکے کانوں سے ہینڈ فری کھینچ کر دروازہ کھولنے چلا گیا..

ایان کو پھر اپنی حماقت کا احساس ہوا...

امان نے دروازہ کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسے حیرانگی کا شدید جھٹکا لگا...

"نواز صاحب آپ یہاں؟"

امان کو کُچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے....

"مُجھے آپ سے کُچھ بات کرنی ہے کیا میں اندر آسکتا ہوں"

نواز صاحب نے کُچھ جھجکتے ہوئے پوچھا...

ایک دل کیا کہ منع کر دے مگر وُہ بد تمیز نہیں تھا گھر آئے اِنسان کے ساتھ بد سلوکی کرتا...

اُس نے ہٹ کے رستہ دیا...

نواز صاحب اندر داخل ہو گئے....

وُہ اُنہیں لے کر ڈرائنگ روم میں چلا گیا...

ایان نے بھی اُنہیں اندر آتے دیکھ لیا نا سمجھی والے انداز میں اُس نے امان کو طرف دیکھا تو اُس نے بھی شانے اُچکائے...

ایان پانی لے کر اندر آیا....

"جی نواز صاحب آپکو کیا بات کرنی ہے"

امان رسان سے بولا....

نواز صاحب نے ایک گہری سانس لے کر خود کو بولنے کے لیے تیار کیا پانی کا گلاس واپس ٹرے میں رکھ کر امان کی طرف متوجہ ہوئے...

"سب سے پہلے میں آپ سے اُس دن طیات اور ایان کے ساتھ کیے گئے سلوک پر معذرت چاہتا ہوں"

ٹھہر ٹھہر کر نرمی سے وُہ بولے لہجہ حقیقی ندامت لیے ہوئے تھا...

"جی ہم تو وہ بات بھول بھی چُکے ہیں آپ بڑے ہیں آپکی باتوں کا بُرا مان کر ناراضگی تھوڑی رکھیں گے"

امان نے تسلی بخش انداز میں کہا....

"میں آج اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں"

جھجھک شرمندگی اب بھی تھی...

"کس بارے میں؟"

امان نے پوچھا...

جو بات نواز صاحب بولنے آئے تھے وُہ اُنکے لیے دُنیا کا سب سے مُشکل کام تھا آواز حلق میں ہی اٹکنے لگی...

"اُس دن طیات آپکا رشتہ لے کر آئی تھی نمرہ کے لیے"

نواز صاحب بولتے بولتے رُکے...

"جی آئے تھے"

امان نے مزید بولنے میں ہمت دی...

"مجھے یہ رشتہ منظور ہے اگر آپ ابھی بھی چاہتے ہیں یہ رشتہ جوڑنا"

اُنہیں اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی بلکل مدھم...

ایک لڑکی کا باپ ہو کر خود سے یہ بات کرنا اُن کے لیے آسان نہیں تھا...

اُسے خوشی ہوئی تھی غصّہ آیا تھا یا افسوس امان سمجھ نہیں سکا اِسی وجہ سے اُس نے فوراً کوئی جواب نہیں دیا...

نواز صاحب پُر امید نظروں سے اُسے دیکھنے لگے...

"میں جانتا ہوں آپ کیا سوچ رہے ہیں مگر"...

نواز صاحب نے خود سے صفائی پیش کرنی چاہی...

مگر امان نے نرمی سے اُنکی بات بیچ میں کاٹی...

"نواز صاحب جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا نہیں ہے بلکل بھی بس مجھے آپ کچھ وقت دیں میں آپکو ایک دو دن میں جواب دونگا"

سب اتنی جلدی ہو رہا تھا امان کے لیے یقین کرنا کافی مُشکِل تھا...

"بلکل آپ سوچنے کا وقت لیجئے"

نواز صاحب نے اپنی جھینپ چھپانے کی خاطر امان کی دکھائی گئی مدھم سی رضامندی پر اکتفا کر کے بخوشی اجازت دی...

"شکریہ"

امان نے خود کو کہتے سُنا......

پھر کُچھ دیر باتیں کرنے کے بعد نواز صاحب ایک اُمید لیے واپس گھر آگئے...

امان نے طیات سے بات کرنے کے لیے موبائل پے اُس نمبر پر کال ملائی جس سے طیات بات کرتی تھی....

✡✡✡✡✡✡✡✡✡

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

ساتواں باب

انتہائے ضبط"

ضبط برداشت صبر اللہ کے پسندیدہ ترین عمل ہیں اسلام لفظ خود اِس بات کی گواہی دیتا ہے...

اِنسان کیلئے ذاتی سطح پر دکھوں اور غم و غصے کے عجیب و غریب اسباب اور سلسلے موجود ہیں تاہم اپنے اندر قوت برداشت پیدا کرنے کیلئے بھی آپکو قوت برداشت ہی کا مظاہرہ کرنا پڑے گا عدم برداشت کسی مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ سے مسائل و مصائب کا حجم مزید بڑھ جاتا ہے۔بے شک عام روزمرہ زندگی میں ذاتی سطح پر آپ کی قوت برداشت کا سب سے بڑا اور کڑا امتحان اس وقت ہوتا ہے جب آپ کو نیکی کے جواب میں مدمقابل کی بلاجواز اذیت یا باقاعدہ بدی برداشت کرنی پڑتی ہے لیکن اگر اس سلسلے میں صرف ایک بات یاد رکھی جائے کہ آپ کسی کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں وہ آپ کے کھاتے میں جائے گا اور جو مدمقابل کا عمل ہوگا وہ اس کے حساب میں درج ہوگا اور یہی منصف اکمل کا وعدہ بھی ہے کہ دو اشخاص کے اعمال

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

کو ہرگز آپس میں گڈ مڈ نہیں کیا جائے گا تو آپ کا بد سلوکی کا دکھ برداشت کرنے کا رنج آدھا رہ جائے گا اس سلسلے میں دوسری بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی چیز، کوئی بھی جذبہ، کوئی بھی احساس بے سود نہیں بنایا گیا سب کی اپنی اپنی جگہ افادیت ہوتی ہے، اپنا اپنا ضرر ہوتا ہے کوئی نہ کوئی رمز پوشیدہ ہوتی ہے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ اور مٹی تک کو بھی کام کی چیزیں گنا جاتا ہے بعینہ بدی بھی معاشرے کا کوڑا کرکٹ سہی لیکن وہ بھی اس کا ناگزیر حصہ ہے اگر بدی نہ ہوتی تو نیکی کے وجود پر کس کو اعتبار آتا؟

اندھیرا نہ ہوتا تو روشنی کو روشنی اور اندھیرے کو اندھیرا کون کہتا بلکہ ہو سکتا تھا لاعلمی کے اندھیرے کی وجہ سے ہم اندھیرے ہی کو روشنی سمجھتے کیونکہ روشنی کے بعد ہی اندھیرے کو اندھیرا اور اندھیرے کی وجہ سے روشنی کو روشنی سمجھا گیا۔

ہمیں زندگی میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے اللہ ہمیں امتحان مشکلیں پریشانیاں کبھی بھی برداشت سے زیادہ نہیں دیتا اور جتنی دیتا ہیں اُسے برداشت کرنے کا حوصلہ بھی دیتا ہے اکثر ایسے مقام آتے ہیں زندگی میں جب ہمیں لگتا ہے یہ دُکھ پریشانی ہماری ضبط کی حدوں کو توڑ رہی ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوتا اگر وہ پریشانی ہم پر آئی ہے تو اتنا

جان لیں وُہ برداشت کی جاسکتی بلکل برداشت کی جاسکتی ہے تبھی تو اللہ نے ہمیں اُس آزمائش میں ڈالا ہے.......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نیلم وُہ دیکھ وُہ آفتاب ہی ہیں نہ"

انعم نے چند ٹیبلز کے فاصلے پر بیٹھے ایک شخص کو دیکھا کر کہا اُسکا پورا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا اِس لیے انعم ٹھیک اندازہ نہیں لگا پائی...

"ہاں لگ تو وہی رہا مگر محترم سائڈ پوز دیے بیٹھے ہیں ٹھیک سے چہرہ نہیں دکھ رہا"

نیلم بھی گومگو کی کیفیت میں بولی....

وُہ دونوں اِس وقت اسلام آباد کے سب سے پوش ترین علاقے کے اُس وقت کے فائیو اسٹار ہوٹل میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے کے انعم کی نظر کُچھ فاصلے پر محو گفتگو آفتاب پر پڑ گئی...

"اب کیا کرنا ہے؟"

نیلم انعم کو دیکھ کر بولی...

"کیا کرنا ہے مطلب؟؟میں کیا کرونگی پلیز یہ مت کہنے کے میں اُسے جا کر ہمارے ساتھ لنچ کرنے کے لیے انوائیٹ کروں"

انعم نے اُسکے سوال کا جواب کُچھ غصے سے دیا...

"افوہ...میں نے ایسا کب کہا یار میرے کہنے کا مطلب ہے یہ دیکھنے چھپنے کا سلسلہ کب تک چلے گا اِس سے آگے بھی بڑھو یہ تمہیں اُس رات پارٹی کے بعد سے کوئی چوتھی دفعہ ٹکرایا ہے اور بیچارہ دیکھتا رہتا ہے مگر محترمہ کا مزاج ہی نہیں ملتے...انعم پارٹی کو بھی مہینہ ہو گیا ہے"

نیلم نے اُسے اچھا خاصا لیکچر سُنا ڈالا.....

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے خود سے پہل کروں؟؟؟

اور اگر تُم ایسا سوچ بھی رہی ہو تو وُہ بھول ہے تمہاری سراسر میں کبھی پہل نہیں کرونگی تُم نے مُجھے کیا کوئی سطحی لڑکی سمجھ رکھا ہے یہ میں کوئی اُس کی محبت میں پاگل ہوئی جا رہی ہوں جو جا کر اپنی ویلیو ختم کر دوں....

نیلم ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا مردوں کی فطرت ہے عورت مرد سے جتنی دور رہے مرد کے لیے بہت پُرکشش ہوتی ہے خواہ وہ عام ہی کیوں نہ ہو مرد کی وُہ عورت ہمیشہ ایک Task لگتی ہے وُہ عورت اُسے اُن سب عورتوں سے اچھی لگتی ہے جو اسے

(available) میسر ہو بھلے پھر حاصل عورت حور ہی کیوں نہ ہو مرد کے دِل سے بلکل اِس طرح اُترتی ہے جیسے ہاتھوں سے پانی...

پانی زیادہ دیر ہاتھوں پر ٹھہرتا نہیں ٹھہر ہی نہیں سکتا یہ پانی کی فطرت ہے...اور یہی مردوں کی فطرت ہے وہ یکسوئی سے کوئی کام نہیں کر سکتا خاص طور پر جب معاملہ عورت کا ہو....؟

جس طرح سمندر صرف دیکھنے میں اچھا لگتا ہے جب ہم اُسکے قریب جاتے ہیں نہ تو وُہ پُرکشش سمندر ہی ہمیں عام سا لگنے لگتا ہے اور ساحل پر کھڑے ہو کر دور سمندر میں تیرتی کشتیاں ہمیں Attract کرنا شروع کر دیتی ہیں پتہ ہے کیوں؟؟

کیونکہ وُہ ہماری پہنچ سے دور ہوتی ہیں"

الغم نے اچھا خاصا فلسفہ جھاڑا....

"الغم اُسکے ساتھی دوست چلے گئے ہیں"

نیلم نے مزید کُچھ سننے سے بچنے کے لیے اُسکی توجہ واپس آفتاب کی جانب مبذول کروائی......

"ہاں تو جانے دو...."I just don't care"....

اُس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے.

Copyright by Author

"کیسی ہو تُم ایک طرف تمہیں ایرج کا چیلنج بھی پورا کرنا ہی پھر اوپر سے تمہارے نخرے..

میرے خیال میں تمہیں وُہ چیلنج اکسیپٹ کرنا ہی نہیں چاہیے تھا کیونکہ تُم پورا نہیں کر سکتی"

نیلم نے اُسکا مذاق اُڑایا...

"میں جیسی بھی ہوں اُس ارتیج کی طرح بِلکُل نہیں کے پیچھے پڑ جاؤں کسی کے میں کسی کے پیچھے نہیں جاتی لوگ خود انعم صابر کے پیچھے پیچھے آتے ہیں اور یہی میں تمہیں کر کے دکھاؤں گی"....

وُہ اترا کر بولی...

"ارے یہ تو ہماری طرف ہی آ رہا ہے"

نیلم نے آفتاب کے قدم اُنکی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا...

"تو آنے دے اِس میں اتنا ایکسائٹڈ ہونے والی کیا بات ہے"

انعم کی لاپرواہی عروج پر تھی...

"ہیلو بیوٹیفل لیڈیز"

آفتاب نے اُنکی ٹیبل کے پاس رُک کے ہاتھ جیبوں میں ڈالے کُچھ اکڑ کر اور دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ کہا....

"hi..How are you?"

نیلم نے انتہائی خوش دلی سے بے اختیار کہا...

انعم نے ٹیبل کے نیچے سے اُس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا....

"آہ"...

نیلم کی کراہ نکلی...

”hi"

انعم نے بہت روکھا سا جواب دیا...

"I think I disturb both of you"

انعم کے انداز پر وُہ کُچھ شرمندہ ہو کر بولا....

"No...it's..."

انعم نے نیلم کو دوبارہ خوراک دی جس سے اُسکی بات ادھوری رہ گئی...

"Not at all"

اب کی بار انعم نارمل انداز میں بولی...

"چلو نیلم لیٹس گو"

وُہ اب اُٹھ کر جانے لگی....

"تُم بار بار میرا پیر کیوں شہید کرنے پر تُلی ہوئی تھی"

کار میں بیٹھ کر نیلم اپنا پیر سہلاتے ہوئے بولی...

"کیونکہ تمہاری چونچ نہ بغیر خوراک کے بند نہیں ہوتی"

انعم غصے سے بولی....

"میں نے کیا کیا"

وُہ معصومیت سے بولی....

"واری جاؤں اِس معصومیت پے.... نہیں تُم نے کہاں کُچھ کیا میں ہی صدقے واری جا رہی تھی بچھی جا رہی تھی اُس کے سامنے"

انعم کُچھ زور سے بولی...

"ہاں تو کیا ہر بندہ تمہاری طرح بے مروت ہو جائے خود چل کر آیا تھا جواب بھی نہ دیتی کیا"

نیلم نے اپنی طرف سے ایک مضبوط وجہ اُسے دی...

"ہاں ہاں جیسے مُجھے تو پتا ہی نہیں کچھ"

انعم نے اُسکی وجہ کو انتہائی آرام سے واپس لوٹائی...

"اچھا یہ سب چھوڑ گھر چلتے ہیں"

انعم نے بات ختم کی....

"ہنہ"...

نیلم نے اپنا منہ دوسری طرف کرلیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آفتاب"

ایاز نے کمرے کی طرف بڑھتے آفتاب کو روکا...

"تُم یہاں کیا کر رہے ہوں؟"

آفتاب کا کُچھ دیر پہلے کا خوشگوار موڈ یکدم بدلا...

"کیا کر رہے ہو سے مطلب تُم شاید بھول رہے ہو یہ میرا بھی گھر ہے"

ایاز اب اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا...

"یہ میرا گھر ہے تمہارا نہیں"

وُہ کُچھ زور سے بولا....

"تمہارے کہنے سے کیا ہوتا ہے میرے دوست رہیں گے تو ہم... آگے تو تُو جانتا ہے"

ایاز مسکراتے ہوئے بولا...

"دفع ہو جا"

آفتاب آگے بڑھ گیا...

"ابے یار اب تو معاف کر دے نہ اچھا چل سوری"

ایاز نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا...

"بھول جا بیٹا... میرے لیے اتنا بڑا دن تھا اور موصوف پارٹی میں ہی نہیں آئے"

وُہ خفگی سے بولا...

"یار پاپا کی وجہ سے چیا گو جانا پڑ گیا ورنہ تُو خود بتا میں مس کر سکتا تھا کیا؟"

وُہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹا....

"دیکھ آتے ہی کمرے کا حشر کرنا شروع کر دیا تو نے"

آفتاب نے افسوس بھری نگاہ سے اپنے شکن آلود بستر کو دیکھا جبکہ ایاز اب تکیوں کو

اٹھا کر ایک ہاتھ کے نیچے اور ایک سر کے نیچے رکھ رہا تھا.....

"یار تُجھے دیکھ کر کون کہے گا کہ تُو ایک بہت بڑا سیاست دان ہے جبکہ در حقیقت تو

ایک سلیقہ مند عورت ہے جسے ذرا بھی گندگی پسند نہیں... تُجھے سیاست دان کے

بجائے صاف صفائی کے کسی ادارے میں ہونا چاہیے تھا"

ایاز نے ہنستے ہوئے کہا...

"یہ بتا سب سے مل کر آیا آنٹی وغیرہ سے دو سال بعد تو گیا تھا سب بہت خوش ہونگے"

آفتاب نے بڑے اشتیاق سے پوچھا...

"ہاں سب خوش تھے"

ایاز نے نارمل انداز میں کہا...

مگر وہ جانتا تھا آفتاب کے اتنے شوق سے پوچھے جانے والے سوال کے پیچھے چھپی محرومی کو.....

"اچھا تُجھے ایک بات بتانی ہے"

آفتاب نے بھی جان کر موضوع بدلا...

"ہاں تو بتانہ" ایاز نے کروٹ لیتے ہوئے کہا...

مُجھے ایک لڑکی پسند آئی ہے"

آفتاب نے بغیر کوئی لمبی تمہید باندھے کہا...

ایاز کو 440 والٹ کا جھٹکا لگا وہ اپنی جگہ سے فوراً اُٹھ بیٹھا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کیا کہا تُو نے"

ایاز کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا...

"میں اپنی بات دوہراتا نہیں"

آفتاب نے بھی اُسکی حیرانگی کو نوٹ کرتے ہوئے شوخی سے کہا اور جگ سے گلاس میں پانی ڈالنے لگا...

"ابے اِس کو رکھ مُجھے بتا یہ حادثہ کب ہوا"

وُہ اُسکے ہاتھ سے گلاس لے کر رکھتے ہوئے بولا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا.....

"پارٹی والی رات کو"

آفتاب نے اطمینان سے جواب دیا...

جبکہ ایاز کو چین نہ آرہا تھا...

"کون ہے؟ کہاں سے ہے؟ مطلب کیسی ہے؟

ایاز نے ایک ہی سانس میں بہت سارے سوال کر ڈالے...

"تھم جا بھائی سب بتاتا ہوں"

آفتاب اب اُسے اپنی اور انعم کی متعلق بتانے لگا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ کیا کیا تُم نے پاگل ہو گئی ہو تم"

راحیل نے اُسکی کلائی کو زور سے پکڑا جہاں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا....

"تُم مر جاؤ راحیل"

وُہ بمشکل اتنا ہی کہہ سکی تھی اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا....

"طیات طیات"

وُہ اُسکا سر اپنے گھٹنے پر رکھ کر چہرہ تھپتھپانے لگا...

طیات کو آخری احساس کسی مضبوط ہاتھوں میں ہونے اور تیز چلنے کا ہوا....

پھر وُہ مُکمل ہوش کھو بیٹھی....

وُہ تیزی سے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا...

طیات کو برابر سیٹ پر بٹھا کر ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرنے لگا دوسرے ہاتھ سے اب بھی مضبوطی سے اُسکی کلائی کو جکڑ رکھا تھا...

"میں تمھیں کُچھ نہیں ہونے دونگا"

راحیل نے پورے راستے بس خود کو یہی باور کرایا تھا....وُہ یہی ایک جملہ دہرا رہا تھا

کوئی اُسے دیکھتا تو پاگل سمجھتا، خود سے باتیں کرنے والا پاگل اِنسان...

ہاسپٹل کی حدود میں گاڑی داخل ہوتے اس نے طویل ڈرائیو وے کے بیچ میں ہی

گاڑی روک دی اور اُسے بانہوں میں اٹھائے ہوئے دیوانہ وار اندر کی طرف بھاگا...

"ڈاکٹر...ڈاکٹر"

وُہ چلانے لگا...

دو کمپاؤنڈر پھرتی سے اسٹریچر کھینچ لائے. راحیل نے اُسے اسٹریچر پر لٹا دیا.

اتنے میں ڈاکٹر بھی آ گیا...

"سوسائیڈ کرنے کی کوشش کی ہے کیا؟" ڈاکٹر کے بے تکے سوال پر راحیل کو شدید غصّہ آیا.

"منہ مت چلا ہاتھ چلا مُجھے میری بیوی ٹھیک چاہئے سمجھا ورنہ تیرے لیے اچھا نہیں ہو گا" وُہ ڈاکٹر کا گریبان پکڑ ہذیانی انداز میں بولا.

"ایمرجنسی میں لے کر جاؤ اِنہیں جلدی"

ڈاکٹر نے وارڈ بوائے کو ہدایت دی تو راحیل نے اسکا گریبان چھوڑ دیا....

ڈاکٹر، طیات کو لے کر تیزی سے ایمرجنسی کی طرف جانے لگا راحیل وہی کھڑا رہ گیا.

اضطرابی کیفیت میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا....

اندر بیقراری بڑھ چکی تھی ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑا وُہ اپنی اصل شخصیت لیے ہوا تھا آئینے کی طرح صاف، جس کی آنکھوں سے اسکے دل تک جھانکا جا سکتا تھا۔ وہ

راحیل جسے طیات دیکھنا چاہتی تھی مگر آج وُہ ہی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی۔اُس حالت میں راحیل کو دیکھ کر پہلی نظر میں کسی کو بھی یہی گمان ہوتا کہ وہ ایک محبت کرنے والا شوہر ہے جو اپنی بیوی کی تکلیف پر مضطرب ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں تھا راحیل کے اندر کیا تھا وُہ جانتا تھا اُسکے اندر کیا جذبات تھے اپنی بیوی کے لیے۔۔۔

اُسے طیات صرف اپنے ساتھ چاہیے تھی اُسے طیات کی فکر تھی اُسے طیات کے دور جانے کے خیال سے ڈر لگتا تھا" مگر محبت "کیا اُسے طیات سے محبت بھی تھی؟ یا نہیں، ہے یا نہیں، ہوگی یا نہیں....

اندر کے ٹھہرے ہوئے سمندر میں ہلچل ہو چکی تھی مگر محبت کیا یہ محبت کی شروعات تھی ہاں یا ناں بہتر وُہ ہی جانتا تھا اور وُہ اپنے جذبات کو چھپانے میں کمال کی مہارت رکھتا تھا....

"آپ کا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے؟" کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے آکر پوچھا...

"نہیں میرا بلڈ گروپ بی پوزیٹو ہے" راحیل نے فوراً جواب دیا....

"پیشنٹ کے کوئی First degree relatives موجود ہیں یہاں۔"

"میرا خون لے لو مگر اُسے کچھ نہیں ہونا چاہیے"

راحیل ڈاکٹر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا....

"دیکھیے آپکا بلڈ گروپ اُنکے بلڈ گروپ سے میچ نہیں کرتا آپ پلیز پیشنٹ کے بھائی بہن یاماں باپ میں سے کسی کو بلوائیں، اُو نیگیٹیو بلڈ بہت نایاب بلڈ گروپ ہے ہم نے بلڈ بینکس سے کانٹیکٹ کیاہے مگر وہاں بھی نہیں ہے ہمارے پاس ابھی یہ بلڈ گروپ اویلیبل نہیں ہے اور پیشنٹ کی حالت بگڑتی جارہی ہے پلیز آپ کسی ایسے شخص کو بلائیں جن کا پیشنٹ کے ساتھ خونی رشتہ ہو۔" ڈاکٹر نے اپنے مخصوص پروفیشنل انداز میں کہا۔

"ڈاکٹر پیشنٹ کی حالت مزید بگڑتی جارہی ہے" تبھی نرس نے باہر آکر بتایا...

"پلیز آپ کریں جو میں نے کہاہے آپ کو.." یہ کہہ کر وُہ دوبارہ ایمرجنسی روم کی طرف بڑھ گئے...

راحیل لمحہ ضائع کیے بغیر اب امان کو کال ملانے لگا تھا۔۔

✶✶✶✶✶✶✶

رنگ ٹون بجنے کی آواز پر اُس نے اپنی آنکھیں کھولی لیٹے لیٹے ہی اُس نے سائیڈ ٹیبل پر بج رہے موبائیل کو اٹھایا اور اسکرین آنکھوں کے سامنے کی مندی مندی آنکھوں سے امان نے دیکھا نمبر شناسا نہیں تھا....

بج بج کر بند ہو گیا...

امان نے موبائیل دوبارہ سائیڈ پر رکھا اور کروٹ لے لی...

کُچھ ہی لمحوں بعد موبائیل دوبارہ بجنے لگا...

امان اب مُکمل طور پر اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کال ریسیو کر کے کان سے لگا لیا..

"جی کون"

دوسری طرف سے راحیل کی کُچھ گھبرائی ہوئی آواز اُبھری....

"میں راحیل بول رہا ہوں ابھی کُچھ بھی مت پوچھنا میں تمہیں سب بتاؤں گا بس ہاسپٹل آ جاؤ"

راحیل لفظ پر امان کی رہی سہی نیند بھی بھک سے اُڑ گئی....

"ہاسپٹل مگر کیا ہوا ہے طیات تو ٹھیک ہے نا"

امان کا دھیان فوراً اُسکی طرف گیا....

"طیات اور تمہارا بلڈ گروپ سیم ہے کیا؟"

راحیل نے اُسکی بات کو نظر انداز کیا....

"ہوا کیا ہے میری بہن کو کُچھ تو بتاؤ"

امان نے دراز سے گاڑی کی چابی نکالی....

Copyright by Author

"تُم اتنا بتاؤ تمہارا اور طیات کا بلڈ گروپ سیم ہے"

راحیل مسلسل ایک ہی سوال پوچھ رہا تھا....

"نہیں....ایان اور طیات کا بلڈ گروپ سیم ہے"

"تو اُسے فوراً لے کر آؤ بس تمہیں اتنا بتا سکتا ہوں طیات کی جان خطرے میں ہے تُم جلد از جلد انڈس ہاسپٹل پہنچو"...

کہہ کر راحیل نے رابطہ منقطع کر دیا....

امان نے فوراً ایان کو لیا اور گاڑی فل اسپیڈ میں سڑک پر دوڑا دی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ سیڑھیوں سے اوپر چڑھتا وہی پر رُک گیا قدم اب ہلنے سے بلکل انکاری تھے اوپر سے آتی آواز نے اسے سحر میں نہیں جکڑا تھا بلکہ کسی نے اُسکے دِل کو مُٹھی میں قید کیا تھا یہ آواز تو وُہ کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا تھا اِس آواز کے بارے میں وُہ کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا تھا یہ آواز تو اُسکی سماعتوں میں ہر وقت گونجتی تھی یہی وُہ آواز جو ذرا سے اونچی ہو کر اُسکی زندگی کا رُخ موڑ چکی تھی....

وُہ واپس سیڑھیوں پر اُلٹے قدم اُترنے لگا تھا...

آواز اُسکا پیچھا کیے جارہی تھی وہ مدھم سے آواز اب یکدم اُسے پورے گھر میں آتی اپنے ارد گرد ہی محسوس ہونے لگی تھی....

"خاموشی ایسے میں بنتی ہے پھر اظہار کا ذریعہ نگاہوں ہی نگاہوں میں ہزاروں باتیں ہوتی ہیں اِنہیں رنگینیوں میں پھر کچھ ایسے موڑ آتے ہیں محبت کا حسین موسم اچانک رنگ بدلتا ہے دلوں میں میل آتا ہے

تعلق ٹوٹ جاتا ہے تعلق ٹوٹ جانے سے کسی کے روٹھ جانے سے محبت چھوٹ جانے سے کوئی دل ٹوٹ جانے سے مجھے معلوم ہے جاناں!

کسی کے ذکر سے پلکیں اچانک بھیگ جاتی ہیں

کسی قلبِ حزیں میں پھر اچانک درد کی

اک ٹیس اٹھتی ہے کسی کا قلب بن آواز روتا ہے

کوئی پھر ماہیٔ بے آب کی صورت تڑپتا ہے، سسکتا ہے، بلکتا ہے"

اُسکا دِل دوبارہ سسک اُٹھا اُسکا وجود تڑپنے لگا تھا...."محبت کا حسین موسم اچانک رنگ بدلتا ہے" اُسکی کانوں میں یہی آواز گونجنے لگی تھی مگر آواز کی نوعیت الگ تھی.....

"پہلی ٹور پھونکی جاچکی ہے راحیل بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کرچکی ہے۔

Copyright by Author

تُم کانپ رہے ہو ابھی سے ابھی تو دو ثور باقی ہیں تُم تو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا... ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے....

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

تمہاری خودسری...

تمہارے گھمنڈ غرور....

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں...

کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے اوروں پر کیا گزرتی ہے"

تکلیف درد اذیت سے بھری آواز اُسے اپنی رگوں میں دوبارہ اُترتی محسوس ہونے لگی۔ ۳سال پہلے کی رات کا منظر اُسکی زندگی کی "بھیانک ترین رات" کا منظر پھر سے آنکھوں کے سامنے زندہ ہو گیا تھا....

شیریں آواز ابھی بھی آ رہی تھی آواز میں چھپے کرب کو وُہ محسوس کر سکتا تھا...

Copyright by Author

" کبھی یہ سسکیاں، آہوں کی صورت دھار لیتی ہیں کبھی بن موسمی برسات ہوتی ہے

کبھی راتوں کی تنہائی ڈراتی ہے فراق کے دن

گرچہ کرب آمیز ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ

ہر اک گھاؤ بالآخر بھر ہی جاتا ہے سنا ہے وقت مرہم ہے سبھی غم بھول جاتے ہیں"

الفاظ زندگی کی حقیقت تھے اُسکی مکمل زندگی کی ترجمانی کر رہے تھے....

وُہ مردہ قدموں سے نیچے اُتر گیا....

"پاپا"

مانوس آواز پر اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی تھی.....

وُہ اب اُسکی طرف بڑھنے لگا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماریہ سونے کے لیے لیٹی تھی مگر نیند اُسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی اُسکا ذہن کہیں اور ہی اُلجھا ہوا تھا نائلہ کے کہے گئے الفاظوں میں اپنی بدلتی کیفیت پر اب وُہ تنہائی میں غور کرنے لگی....

"نہیں میں کسی سے محبت کیسے کر سکتی ہوں.... یہ تو دُنیا کا سب خطرناک کام ہے اور

Copyright by Author

انتہائی فضول میں محبت نہیں کر سکتی"

وُہ خود کو یاد کروا رہی تھی....

"اگر محبت نہیں تو نائلہ کے سوال اور جواب "شاید" کے بجائے "نہیں" ہونا چاہیئے تھا"...

اُسے اپنے اندر سے آواز آتی محسوس ہوئی....

"نہیں ایسا نہیں ہے"

ماریہ اب اُٹھ کر بیٹھ گئی...

"ایسا کیوں نہیں ہو سکتا مجھے کیوں محبت نہیں ہو سکتی"

وُہ اب خود سے ہی سوال کرنے لگی....

وُہ اپنی کیفیت کو کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی یہ دینا نہیں چاہتی شاید حقیقت کو ماننے میں جھجک رہی تھی مگر محبت نہیں جھجکتی وُہ تو بہت دھڑلے سے دِل میں اُترتی ہے اور دل کی پُر سکون زمین پر ہلچل کر دیتی ہے...

اُس نے اپنے خیالات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے ایک کتاب اُٹھا لی اُس کو پڑھنے بیٹھ گئی...

'محبت تو ہو ہی جاتی ہے"

صفحے پلٹتے پلٹتے نظر اُسکی اس ایک لفظ پر جا رکی

"اففف کیا اِن لوگوں کو پیار محبت کے علاوہ نہیں ملتا کُچھ لکھنے کے لیے"

وُہ بیچارے لکھاریوں کو بولنے لگی اب...

اُس نے صفحہ پلٹنا چاہا مگر وُہ خود کو روک نہ سکی چاہے ان چاہے دل سے بے دلی سے یہ مجبوراً وُہ آگے پڑھنے لگی....

محبت کا حسین جذبہ کسی انجان لمحے میں کسی معصوم سے دل میں جو چپکے سے پنپتا ہے لطیف و صندلیں احساس سے معمور وہ دل پھر کسی نوخیز غنچے کی طرح کچھ یوں کھِل اٹھتا ہے کہ رنگ و نور سے دل کے افق پر قوس بنتی ہے قزح کے رنگ مل کر پھر عجب منظر بناتے ہیں محبت کا جہاں اتنا حسین معلوم ہوتا ہے زمیں تا آسماں زیرِ نگیں معلوم ہوتا ہے معطر ہو کہ خوشبو سے یہ دل پھر جھوم اٹھتا ہے کسی کی یاد چپکے سے درِ دل پر جو دستک دینے آتی ہے اچانک پھر لبوں پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے"

اُس کے چہرے پے بھی مسکراہٹ دوڑ گئی....

مزید پڑھنے لگی...

"کسی کے ذکر سے دل کے طرب خانے سے کچھ آواز اٹھتی ہے عجب سا اک حسین

نغمہ فضا میں گونج اٹھتا ہے کسی انجان سی لے میں

کچھ ایسے ساز بجتے ہیں زمین و آسماں مل کر

پھر ان پر رقص کرتے ہیں وصالِ یار کے موسم

میں ایسے پل بھی آتے ہیں زباں خاموش رہتی ہے تلاطم دل میں اٹھتا ہے"

اُسکے دل نے پہلی بار کسی اور کے لیے دھڑکنے سیکھا تھا...

"چشمش سے محبت ہے مُجھے"

وُہ اب یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی سمجھنی کے لیے دِل دِماغ دونوں کے

سارے حساسیت بیدار کرکے وُہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی...

"پھر اس لمحے میں لفظ اپنے معانی بھول جاتے ہیں بہت تکلیف ہوتی ہے مگر یہ بھی

حقیقت ہے کوئی مر تو نہیں جاتا!!! غمِ ہجراں بہت تکلیف دیتا ہے اچانک رات کو اٹھ

کر کسی کو یاد کرکے دل کی دھڑکن رک سی جاتی ہے"

محبت یا شدید محبت کب ہوئی مجھے کیوں محسوس نہیں ہوئی یہ اپنے اندر آج عیاں ہو رہا

ہے مُجھ پر یہ سب ہاں میں رات کو اُٹھ کر اُسے یاد کر رہی ہوں میرے لبوں پے

مسکان آتی ہے اُسکے نام پر "ابو بکر" ادراک کے لمحے میں اُسکی آنکھوں کے گوشے

بھیگنے لگے تھے....

"ہاں "ماریہ صدیق" کو ابو بکر ریاض سے محبت ہے..."ماریہ ابو بکر صدیق" یہ نام پورا ہے کتنا پاکیزہ کتنا خوبصورت لگتا ہے ایک ساتھ جیسے خود "ثانی اثنین" ہمیں دعائیں دے رہے ہوں جیسے"

دِماغ پے پڑی گرہیں کھل چکی تھیں اعصابوں پر جو بوجھ تھا اُس میں کمی آئی تھی....

اب خوشدلی سے اختتام پڑھنے لگی....

"اُمنگیں جاگ اُٹھتی ہیں بہاریں لوٹ آتی ہیں پرانے زخم بھرتے ہیں نئے جذبے پنپتے ہیں

انہیں زخموں سے آخر پھر نئے بوٹے کھل اُٹھتے ہیں جنم لیتی ہے پھر سے داستانِ نو محبت کی

نسیمِ صبح اک دن پھر حسیں پیغام لاتی ہے

محبت کے اسیروں کو محبت ہو ہی جاتی ہے

محبت ہو ہی جاتی ہے"!!!!

"محبت ہو ہی جاتی ہے مُجھے بھی تو ہو گئی شدت اور گہرائی کا ادراک ہوا تو وُہ خود پر یقین نہیں آرہا کہ میں بھی کر سکتی ہوں محبت وُہ بھی ایسی"

وُہ زیرِ لب بولی....

اُس نے کتاب ایک طرف رکھی اور لیٹ گئی جس کتاب سے اُسے اُلجھن ہو رہی تھی اب اچھی لگنے لگی تھی.....

کبھی کبھی کتابیں بھی آپکو وُہ چیز دکھا دیتی ہیں منوا لیتی ہیں جس سے اِنسان دور بھاگنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کتاب میں لکھے ہوئے ہر الفاظ پھر پڑھنے والے کو اپنی زندگی لگنے لگتے ہے وُہ کہی نہ کہی خود کو اُس سے جوڑنے لگتا ہے یہی چیز کئی بار جانے انجانے دِماغ پر پڑی گرہیں کھولنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں....

کسی نے صحیح ہی کہا ہے کتابیں اِنسان کی بہترین دوست ہیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا تمہیں مُجھ سے اب بھی محبت نہیں ہوئی

میں نے تو تمہیں چاہنے میں کوئی کسر نہیں رکھی پوری شدت سے چاہا ہے میں نے تمہیں مگر تُم اب تک مُجھ سے محبت نہیں کر سکے"

وُہ مایوسی سے بولی....

"آئی لو یو"

وُہ مخصوص دھیمے لہجے میں اُسکے شکوے شکایت کے جواب میں بولا...

مقابل کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آگئی...

"مجھے تمہاری چاہت چاہیئے تمہاری محبت یہ کھوکھلے تین الفاظ نہیں مجھے تمہاری چاہت اور محبت کا احساس چاہیئے"

وُہ مُلتجی ہوئی....

اُس نے آگے بڑھ کر اُسے خود سے لگالیا....

"تُم ہی بولتی ہو جھوٹ نہ بولوں اور اِس معاملے میں تو بِلکُل بھی نہیں تو پھر جب تم میرا جواب جانتی ہوں تو کیوں ہر بار یہی سوال کر کے خود کو اذیت دیتی ہو تُم جانتی میں جھوٹ نہیں بولتا... کم از کم تُم سے تو بلکل بھی نہیں بولتا میں بول ہی نہیں سکتا کیونکہ تُم مجھے مُجھ سے بہتر جانتی ہو میں اعتراف کرتا ہوں اِس بات کا تُم میری زندگی میں ایک ان چاہی چیز کی طرح آئی ہو مگر حقیقت یہی ہے تُم میری بیوی ہو میں تمہاری عزت کرتا ہوں مُجھے تمہاری ضرورت ہے تُم میرے گھر کو مکمل کرتی ہو مگر"...

وُہ کہتے کہتے رُکا....

"محبت ہمیشہ پہلی ہوتی ہے۔۔لوگوں کا کہنا ہے یہ بار بار بھی ہو سکتی ہے شاید یہ سچ بھی ہے جیسے شاید مجھے تُم سے بھی ہو گئی...

آہ ہم مردوں کو محبت کِتنی آسانی سے کسی سے بھی ہو جاتی ہے مگر میرا ماننا ہے محبت ایک بار ہی ہوتی ہے

اور اگر کوئی کہے کہ اسے دوسری دفعہ محبت ہوئی۔۔

تو ہو سکتا ہے اسے پہلی دفعہ محبت ہوئی ہی نہ ہو۔ یا اُسے دوسری بار اپنے جذباتوں کو سمجھنے میں ناکامی ہوئی ہوں...

مُجھے پہلی محبت کے بارے میں یقین ہے وُہ ہی سچی محبت تھی مگر تمہارے لیے جو محسوس ہوتا ہے اُسے کوئی نام نہیں دے پا رہا ہوں میں...

انسان کے کورے دل پر ایک بار جو نام نقش ہوتا ہے۔۔۔

وہ تا عمر رہتا ہے۔۔۔

ہم پہلی محبت کو بھلانے کے لئے بہت ساری محبتیں کرتے ہیں۔۔

شاید یہ جسے میں تُم سے محبت کا نام دے رہا ہوں تو یہ کسی کو بھلانے کی خاطر کی جانے والی محبت ہے.؟؟

لیکن پہلی محبت کہیں نہ کہیں میرے دل میں موجود ہے۔۔

دل کے کسی کونے میں پنپ رہی ہے۔۔

ہاں بس ایک فرق اتنا آیا ہے کہ۔۔

مجھے پانے کی چاہ نہیں رہی۔۔

نہ ہی اسے کھونے کا ڈر۔۔

کیونکہ کھو تو میں نے اُسے بہت پہلے دیا تھا بلکہ میں تو اُسے حاصل ہی نہیں کر پایا تھا...

حاصل اور لا حاصل سے بے نیاز ہو گیا ہوں میں۔

شاید یہ بے نیازی ہی مجھے تمہاری طرف مائل کر رہی ہے"

وُہ چُپ چاپ اُسکے سینے سے لگی بے آواز روتے ہوئے اپنے شوہر کے منہ سے کسی اور عورت کے لیے اظہار محبت سُن رہی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بی بی جی یہ کوئی دے کر گیا ہے بولا تھا میڈم کے ہاتھ میں ہی دینا"

چوکیدار نے بُکے اور کُچھ تحفے اور چاکلیٹس اُسکے سامنے کیے....

"کون دے کر گیا ہے"

انعم نے حیرت سے چیزیں لے کر نیچے رکھتے ہوئے پوچھا..

"وُہ جی میں تو اُسے نہیں جانتا کوئی لڑکا آیا تھا اور خاص ہدایت کی تھی کے صرف آپکے ہی ہاتھ میں دوں"

"ٹھیک ہے تُم جاؤ اور آئندہ سے ایسی ہی کوئی بھی کُچھ دے کر جائے تو منہ اُٹھا کر میرے پاس مت لے آنا"....

وُہ سخت لہجے میں بولی....

وُہ چیزوں کو اُلٹ پلٹ کر اب ڈھونڈنے لگی کہیں سے بھیجنے والے کا کُچھ پتہ چل جائے

آخر اسے بُکے پر ایک چھوٹا سا کارڈ مِل گیا جو چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ میں آفتاب سلمان کی طرف سے ہوں....

"تو تُم پھنس ہی گئے آفتاب"

انعم نے خود سے کہا....

"اور ایسا ہو بھی کیسے سکتا ہے جس چیز پر میری نظر ہو وُہ مُجھے نظر انداز کر دے"

گھمنڈ سے چور لہجے میں بولی....

وُہ باقی چیزیں دیکھنے لگی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آفتاب تو مجھے آخر کب ملوائے گا میری ہونے والی بھابھی سے"

ایاز نے کیبن میں داخل ہو کر کُرسی کھینچ کے بیٹھتے ہوئے کہا....

"تُجھے کیا جلدی ہے مِلنے کی ملوا دینگے وقت آنے پر"

وُہ ہنستے ہوئے بولا...

"اور یہ وقت کب آئیگا"

ایاز خفگی سے بولا...

"بہت جلد ان شاء اللہ آج میں نے پہل تو کر دی ہے اُسکے گھر کُچھ تحفے اور چیزیں بھیجیں ہیں میں جانتا ہوں یہ سب اُسکے لیے کوئی خاص بات نہیں ہو گی مگر مُجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ میں آخر کروں کیا کس طرح شروعات کروں تو میں نے بھی انتہائی روایتی انداز اپنایا"

آفتاب نے جلدی جلدی اسے سب بتا دیا کیونکہ وُہ اُس سے کوئی بات چھپا سکتا ہی نہیں تھا...

"مُجھے بھی بہت انتظار ہے اُس لڑکی سے ملنے کا جسے تُجھ جیسے اِنسان نے پسند کیا ہے"

وُہ کچھ شوخی سے بولا...

"کیا مطلب میرے جیسا اِنسان"

آفتاب مصنوئی ناراضگی سے بولا.....

"تیرے جیسا مطلب رُک سوچ کر بتاتا ہوں"

وہ سوچ میں سوچنے کی اداکاری کرنے لگا....

"رُک جا کمینے"

وُہ اب کمپیوٹر چھوڑ کے اُسکی طرف بڑھا ایاز بھی اسی وقت اُٹھ کر گلاس ڈور کھول کر تیزی سے کمرے کے باہر بھاگ گیا....

"Idiot"

آفتاب محبت بھرے لہجے میں اُسکے جانے کے بعد بولا....

وُہ دوبارہ آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا...

دِماغ پھر گھوم کے انعم کی طرف جا رُکا تھا وُہ چاہ کر بھی خود کو انعم کے متعلق سوچنے سے روک نہیں پا رہا تھا....

وُہ "Future" سے بے خبر "present" میں "Future" کی پلاننگ کرنے لگا تھا اور اچھا ہی ہوتا ہے ہمیں نہیں پتا ہوتا ہمارے ساتھ "Future" میں کیا ہونے والا اگر اِنسان کو یہ سب پتہ چلنا شروع ہو جائے تو اِنسان لمحے کے لیے بھی خوش نہیں ہو سکتا وُہ آگے آنے والی پریشانیوں سے چھٹکارے کی تدبیریں کرنے لگ جائے گا یہ پھر آگے ملنے والی خوشی کو وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جائے گا بشر کسی بھی حال میں خوش نہیں رہ سکتا یہ فطرت اُس کی عطا کردہ نہیں ہے یہ انسان کی خود ساختہ پیدا کی گئی ہے کیونکہ اگر اللہ نے ہر اِنسان کی فطرت ایسی ہی بنائی ہوتی تو وہ لوگ کون ہوتے ہیں جو ہر حال میں خوش رہنا جانتے ہیں اللہ کی رضا کو مانتے ہیں اُسے راضی رکھنے کی کوششیں کرتے ہیں....

بے شک اللہ کے ہر کام میں مصلحت اور اشرف المخلوقات کے لیے بہتری ہے کیونکہ

کُچھ چیزوں کا مزہ اُنکے ڈھکے چھپے ہونے پر ہی ہوتا ہے ہم آگے ہونے والی چیزوں سے بے خبر جو ہو رہا اُسکا لُطف لے سکتے ہیں....

بے شک غیب کا علم صرف اُسی کو ہے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"راحیل کیا ہوا ہے طیات کو"

امان نے اُس تک پہنچتے ہی پہلا سوال کیا....

"ایان کہاں ہے؟"

وُہ دوبارہ اُسکی بات کو نظر انداز کر کے بولا...

"جی راحیل بھائی"

ایان نے پیچھے سے آتے ہوئے کہا...

"تُم جلدی ڈاکٹر کے پاس"...

ابھی وُہ بول ہی رہا تھا ڈاکٹر اندر سے نکل کر باہر آیا....

"ڈاکٹر یہ طیات کا بھائی ہے اِس کا اور طیات کا بلڈ گروپ سیم ہے"

راحیل نے فوراً کہا....

"ٹھیک ہے آپ جلدی آئیں میرے ساتھ "

ایان ڈاکٹر کے ساتھ چلا گیا....

روم کے باہر اب صرف امان اور راحیل تھے....

"مُجھے سچ سچ بتاؤ تُم نے کیا کیاِ ہے میری بہن کے ساتھ "

امان دانت چبا کر بولا....

راحیل نے ایک نظر اُسکی طرف ڈالی اور پھر ایک نظر روم کی طرف بنا کُچھ کہے وُہ وہاں سے چلا گیا....امان وہاں کھڑا اپنی گڑیا کی زندگی کی دعائیں مانگنے لگا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل کافی دیر بعد واپس لوٹا مگر اِس بار کمرے کے باہر کسی کو نہیں پایا اُسے حیرت ہوئی۔ اچانک کمرے سے ایک وارڈ بائے اسٹریچر کو گھسیٹتے ہوئے باہر لانے لگے....

چہرہ تک چادر ڈلی ہوئی تھی اسے کُچھ ہوا....

ڈاکٹر بھی باہر آگیا اتنی دیر میں..

"ڈاکٹر"

وُہ بمشکل خشک حلق کے ساتھ اتنا ہی کہہ سکا...

" we are extremely sorry we try our best but she is no more"

ڈاکٹر نے دوبارہ اپنے مخصوص پروفیشنل بے رحمانہ انداز میں کہا...

"نہیں"

بے یقینی کے عالم میں وُہ اتنا ہی کہہ سکا دو قدم پیچھے ہٹا....

"نہیں"

راحیل ہذیانی انداز میں چیخا....

پیروں تلے زمین کھسکنا یا آسمان سر پر گرنا راحیل کی حالت بلکل ایسی ہی تھی..

"وُہ دور جا چکی ہے میری زندگی سے اِس دُنیا سے"

تلخ حقیقت سے دِل کو روشناس کروایا...

اسٹریچر دوبارہ چلنے لگا تھا آواز اور دور جاتی طیات کا دِل میں درد محسوس ہونے لگا....

پاؤں لڑکھڑا گئے وُہ زمین پر گر گیا....

وُہ مردہ قدم اٹھاتا اُس کمرے میں داخل ہو گیا جہاں سے وہ لائی گئی تھی روشنی سے اندھیرے میں اندھیرے سے روشنی یہ سفر کی شروعات تھی اُسکے.....

کمرے کی دہلیز پر پہنچ کر اُس نے قدم روک لیے.....

✶✶✶✶✶✶✶

وُہ تیزی سے قدم اٹھاتی کلاس روم سے باہر نکل رہی تھی روز کی طرح اُسکا یہی معمول تھا کلاس ختم ہوتے ہی وُہ اِسی طرح فوراً باہر نکلتی تھی کوئی روک نہ لے کوئی کُچھ پوچھ نہ لے کوئی اُسکی آواز نہ سُن لے....

کوئی اُسکی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا اور دیکھتا بھی کون جہاں چست کپڑے پہنی لڑکیاں تھیں وہاں بھلا کیونکر کوئی اُسے دیکھتا اور یہی اُس کے لیے راہ فرار اور نجات ہوتی تھی....

"السلام علیکم"

"وعلیکم سلام"

سلام کا جواب اُس نے بغیر دیکھے ہی دیا بے اختیار لبوں سے نکلا....

جب سامنے نظر پڑی تو اُس نے فوراً اپنی نظریں نیچے کیں اور دوبارہ تیزی سے چلنے لگی....

"محترمہ مُجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے پلیز میری بات سُن لیجئے"

وُہ اُسی رفتار سے اُسکے پیچھے چلنے لگا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وُہ اُس تک آ پہنچا....

Copyright by Author

"دیکھیے میرا فی الحال میرا olympics میں دوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے برائے مہربانی رُک کر میری بات سُن لیں میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں" وُہ ہانپتے ہوئے بولا....

وُہ اپنی رفتار مزید کرنے کی کوشش میں اب تقریباً بھاگنے والے انداز میں چل رہی تھی....وُہ دونوں یونیورسٹی کے گیٹ تک آ گئے تھے....اُس نے فوراً ہاتھ کے اشارے سے آگے بھاگ کر رکشہ روکا اور بغیر کُچھ بھی طے کیا بیٹھ گئی اور فوراً چلنے کا حکم دے دیا....

"ارے نام تو سُن لیں اور اپنا نام بھی بتا دیں...." رکشہ اسٹارٹ نہیں ہو رہا تھا اُسکی اُلجھن بڑھتی جا رہی تھی....

"ویسے میرا نام حماد ہے حماد ذاکر نام تو سُنا ہی ہو گا"

اُس نے اپنے مخصوص فلمی انداز میں تعارف کروایا....

رکشہ سے ٹیک لگا کر وُہ کھڑا ہو گیا...

نقاب کے پیچھے سے دکھتی واحد اُسکی آنکھیں تھی جن میں نمی اُترنے لگی تھی....

حماد رکشہ سے ہٹ گیا بنا کُچھ کہے پھر ارد گرد کے ماحول کا اندازہ ہوا تو اُسے آنکھوں میں نمی اور تیز بھاگنے کی وجہ سمجھ آئی یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑے تقریباً سب ہی

لوگ اور گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگ عجیب نظروں سے اُن دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے....

"sorry"

ہلکی سی سرگوشی کے ساتھ وُہ مزید ۳ قدم پیچھے ہٹا....

اتنے میں رکشہ اسٹارٹ ہونے کی آواز بھرپور شور میں مدھم سی گونجی....رکشہ آگے بڑھ گیا پیچھے کالا دھواں چھوڑتے ہوئے وُہ وہی کھڑا دور اور دور جاتے رکشے کو دیکھتا رہا نظروں سے اوجھل ہونے تک....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُس نے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے برقعے سے ڈھکے وجود پر نظر ڈالی ڈھیلا ڈھالا برقع تھا تھان کی طرح چاروں گرد لپیٹا ہوا تھا

کہی سے بھی جسم کے کسی خدوخال کے نمایاں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر وُہ آج مطمئن نہیں تھی....

"یہ مُجھے چھپانے میں ناکام ہے یہ بیکار ہے یہ میرے جسم کو چھپانے میں کارگر ثابت نہیں ہوا اگر ہوتا تو وُہ مُجھے کبھی نہ روکتا کبھی بھی مُجھ سے بات کرنے کی کوشش نہیں

کرتا"...

اُس نے نقاب کو کھینچ کر نیچے کیا....

چہرہ زمین کی جانب کیے رہی آنکھوں میں لبالب پانی بھر آیا جو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلنے کے لیے نبرد آزما تھے قطرے اب نیچے سیمنٹ کے فرش پر گر رہے تھے...

"نہیں میں بد کردار نہیں ہوں میں نہیں ہوں بد کردار"...

وُہ روتے ہوئے بولی....

"غیر مرد نے مُجھے بیچ بازار میں روکا ہے میں کیسے بد کردار نہیں میں ایک بد کردار عورت ہوں مُجھے غیر مرد روکتے ہیں"

کوئی گھاؤ پھر سے ہرا ہوا تھا....

"مُجھے محرم کے ہوتے ہوئے بھی اُنکی کی حفاظت میسر نہیں میں چاہ کر بھی وہاں نہیں جاسکتی اونچے اونچے مکانوں میں رہنے سے تکبر آجاتا ہے تکبر آجائے تو اللہ کا ڈر ختم ہو جاتا اللہ کا ڈر ختم ہو جائے تو اِنسان گناہوں کے دلدل میں گہرے سے گہرا گھر جاتا ہے میں ویسے ہی گناہ گار ہوں اور نہیں ہونا چاہتی میں"

وُہ خود اذیتی کی انتہاء پر تھی....

"میں اقراء آفتاب میرے محرم راحیل آفتاب ابو بکر ریاض یا پھر ابو بکر"....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

مزید وُہ کُچھ نہ سوچ سکی کیونکہ ابو بکر کے نام سے ذہن میں اُبھرنے والی تصویر نے اُسے مزید مضطرب کردیا.....

"ایک باخبر ہوتے ہوئے بھی بے خبر بنا ہوا ہے اور ایک کو تو شاید یاد بھی نہیں ہوگا کہ کوئی کوئی اقراء ہے جس کا اُس سے کوئی رشتہ بھی ہے"

وُہ کرب سے بولی....

ڈرتے ڈرتے چہرہ اوپر کیا آئینے کے سامنے

بلکل صاف تھا آئینہ نہ اُس پر کوئی گرد تھی نہ اُسکے چہرے پر دونوں صاف تھے آئینہ اب اُسے اُسکی خوبصورتی دکھا رہا تھا..جو ہمیشہ سات پردوں میں چھپی رہتی تھی....

اقراء نے دوپٹہ بھی اُتار دیا جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے بال کھل کر شانوں پر پھیل گئے سیاہ ریشمی گھنے کمر سے نیچے تک آتے بال.....

ہیزل رنگ کی خوبصورت آنکھیں صرف وہی ایک حصہ تھا جسم سے جڑا جو برقعے نقاب کے باوجود نمایاں تھے ستواں ناک باریک ہونٹ جنہیں کُچل کر وُہ زخمی کر چکی تھی....

چہرہ کی رنگت نہ بہت زیادہ صاف تھی نا ہی سانولی وُہ بہت صاف رنگت اور صاف

رنگت کے درمیان کا رنگ لیے ہوئے تھی جو اُس پر بہت کھلتا تھا....

متناسب جسم نہ فربا نا بِلکُل ہی ہوا کا جھونکا...

"تمہیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں"

۲۲ سال پہلے کے یہ الفاظ آج بھی اُسکے کانوں میں گونج رہے تھے....

"تُم ایک بدکردار عورت ہو"

ایک اور آواز گونجی...

"مُجھ سے گناہ ہوا ہے مگر مُجھے معاف کر دو میں نے خیانت کی ہے خدارا مُجھے معاف کر دو میں خُدا کے بعد سب سے بڑی تمہاری گنہگار ہوں مُجھے معاف کر دو مُجھے معاف کر دو"

آوازیں دوبارہ زندہ ہو رہی تھی...

لرزتے ہاتھوں کا آخری لمس آج بھی اُسے اپنی گردن پر محسوس ہوتا تھا....

چہرے سے ہوتی نظر گردن پر جا ٹھہری جہاں سے باریک سنہری زنجیر جھانک رہی تھی جس کے اختتام پر ایک لفظ "A" معمہ بنا ہوا تھا....

"آہ ابو بکر"

اُس نے گہری سانس لیتے ہوئے افسوس سے کہا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"انعم مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے"

آفتاب نے گاڑی کی طرف بڑھتی انعم سے کہا....

"جی بولیں"

وُہ نہ چاہتے ہوئے بھی آج رُک ہی گئی....

نیلم کو آنکھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا اور خود ہاتھ سینے پر باندھے اُسکی طرف متوجہ ہوئی...

"اب بولیں بھی.... کیا وجہ ہے جو آپ نے اِس طرح مجھے روکا"...

وُہ کڑے تیوریوں سے اُسے گھورتے ہوئے بولی...

"معذرت چاہتا ہوں آپکو اِس طرح روکا مگر میں آپ سے کُچھ کہنا چاہتا ہوں"

وُہ تھوڑا سے جحل ہو کر بولا...

"تو بولیں نہ اتنا دیر سے کھڑا کر کے رکھا ہے آپ نے بول کُچھ نہیں رہے"

وُہ کُچھ جھنجلا کر بولی....

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں"

آفتاب نے بلا آخر بول دیا...

"اوہ اچھا تو پھر"

وُہ اُسکی بات کا جواب میں قدرے اطمینان سے بولی اُسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آگئی تھی....

جبکہ اتنی بڑی بات کے جواب میں اتنے ٹھنڈے عمل کی آفتاب کو ہر گز توقع نہیں تھی...

"تو یہ کے آپ کو اِس بات سے کوئی اعتراض نہیں"

وُہ قدرے سنبھل کر بولا...

"آپکو کیا لگتا ہے بیچ سڑک میں کھڑے ہو کر آپ کسی بھی لڑکی کو پرپوز کریں گے تو اُس لڑکی کا ردِ عمل کیا ہونا چاہیے"

وُہ پہلی بار مسکراتے ہوئے بولی...

"غصے میں اُسے سامنے والے کو دو تین لگا دینے چاہئے"

وُہ کچھ اُلجھا اُلجھا ہوا بولا...

"تو مُجھے لگتا ہے آپکو میرے جواب سے زیادہ اپنے رخساروں کی فِکر ہونی چاہیے یہ باتیں ایسی نہیں کی جاتی"

وُہ معنی خیز بات کہہ کر پلٹ گئی...

وُہ اِسی کشمکش میں تھا وُہ کیا کہہ کر گئی تھی....

بے اختیار اُسکے ہاتھ اپنے گالوں پر گئے....

بات کا مطلب سمجھ آنے پر وُہ اُسکی شخصیت سے مزید متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا....

وُہ ظاہر دیکھ کر مرعوب ہونے والوں میں سے تھا وُہ انعم کا باطن نہیں جانتا تھا...

کیونکہ کسی نے صحیح ہی کہہ ہے ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی...اور انعم صابر تو بِلکُل بھی نہیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کی دہلیز پر پہنچ کر اُس نے قدم روک لیے....

نظریں دروازے کی طرف اُٹھنے کی دیر تھی اُسکے اندر گویا کسی نے نئی روح پھونک دی ہو وہ غائب دماغی کی انتہا کو پہنچا ایک غلط کمرے کے باہر کھڑا اجنبی کی موت پر زندہ اِنسان کے لیے آنسو بہانے والا وُہ اپنی مثال آپ تھا....

"راحیل"

آواز پر چونک کر اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو امان کھڑا تھا...

"کیا ہوا"؟

امان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"طیات کیسی ہے"؟

وُہ ہر بار کی طرح سامنے والے کی بات سن کر ان سنی کرتا ہوا اپنے مطلب کی بات پوچھنے لگا....

"خون چڑھا رہے ہیں ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کے اب طیات کی کنڈیشن بہتر ہے"

امان نے اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....

"ہوں"

راحیل نے ہنکارا ابھرا....

"تُم مُجھے اب بتاؤ گے آخر ایسا کیا ہوا جو طیات نے خودکشی کرنے کی کوشش کی"

امان کافی ضبط سے بولا اگر موجودہ جگہ کا خیال نہ ہوتا تو امان یقیناً اُسکے گریبان تک پہنچ چکا ہوتا کیونکہ ڈاکٹر سے وُہ طیات کے متعلق پوچھ چُکا تھا....

راحیل آگے بڑھ گیا...

امان بھی اُسکے ساتھ چلنے لگا....

وُہ دونوں طیات کے روم کے باہر آکر کھڑے ہو گئے...

ایان بھی باہر ہی بیٹھ گیا تھا وہ خون دے آیا تھا.....

"تم مُجھے کیوں نہیں بتا رہے ہے آخر ایسا کیا ہوا جو میری بہن نے اتنا بڑا قدم اٹھایا"

امان مٹھیاں بھینچ کر بولا....

"کیونکہ تمہاری بہن اول درجے کی پاگل ہے"

راحیل نے وُہ کہا جو وُہ طیات کو کہنا چاہتا تھا....

"کیا مطلب؟"

امان نا سمجھی والے انداز میں بولا....

راحیل نے اُسے ساری بات بتا دی مگر مکمل نہیں وُہ کُچھ باتیں سنسر کر گیا جس میں "ابارشن" والی بات بھی تھی....

"یا اللہ"

امان کو شدید دھچکا لگا تھا....

"اتنا کچھ ہو گیا اور گڑیا تُم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا ۳ دن پہلے ہی تو ہماری بات ہوئی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

تھی اتنا پرایا کر دیا مُجھے"

امان نے دِل میں سوچا....

امان نے راحیل کے کندھے پر تسلی دینے والے انداز میں ہاتھ رکھا....

کیونکہ راحیل نے جو باتیں سنسر کی تھی اُسکی وجہ سے کسی کو بھی طیات اور راحیل

دونوں سے ہمدردی ہوتی بچہ کھونے کی....

"پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے"

ڈاکٹر نے آکر اُنہیں خوشخبری سنائی...

"Thank God"

راحیل کے منہ سے بے اختیار نکلا...مگر اُسے اپنی آواز ہی اجنبی لگی کیونکہ وُہ جانے

انجانے رب کو یاد کر چکا تھا شکریہ ادا کر چُکا تھا....

"کیا ہم مِل سکتے ہیں آپی سے"؟

ایان فوراً بولا...

"جی اب آپ مِل سکتے ہیں مگر زیادہ دیر نہیں کیونکہ پیشنٹ کو آرام کی ضرورت ہے"

"جی ڈاکٹر ہم خیال رکھیں گے"

امان بولا...

"تھینک یو سو مچ ڈاکٹر"

راحیل نے پہلی بار اگر کسی کو شکریہ کہا تو وہ انڈس ہاسپٹل کے ایک معمولی سے ڈاکٹر محمد حمید شاہد کو اُس شخص کو پہلا شکریہ حاصل ہوا تھا راحیل کے تشکّر بھرے لہجے میں کُچھ تو ایسا تھا کہ امان رُک کر اسے دیکھنے لگا.....

امان نے ڈاکٹر کے جانے کے بعد ایک نظر راحیل کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو ساتھ چلنے کے لیے...

راحیل کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر ایان کے ہمراہ روم میں داخل ہو گیا....

طیات پر پہلی نظر پڑتے ہی امان کو یوں محسوس ہوا جیسے اُسکا دِل کسی نے مُٹھی میں قید کر کے زور سے بھینچ دیا ہو....

نقاہت زدہ چہرہ اُسکی رنگت بھی پیلی پڑ چکی تھی ..

آنکھیں کے گرد سیاہ حلقے نجانے کب سے جگہ بنا چکے تھے آنکھیں مُسلسل چھت پر خلا میں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکی ہوئی تھی...

وُہ نجانے کیا دیکھ رہی تھی خلا میں کونسی نہ نظر آنے والی چیز کو اب وُہ دیکھنے لگی تھی بڑے انہماک سے......

اسے ایان اور امان کے اندر آنے تک کی خبر نہ ہوئی....

Copyright by Author

"گڑیا"

امان نے محبت بھرے انداز میں اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا...

نظریں کا رُخ اب اُسکی طرف کی...

آنکھوں میں کرب اُتر آیا آنکھوں کے گوشہ چشم اب بھیگنے لگے تھے...

وُہ بنا بولے بس اُسے دیکھے جا رہی تھی آنسو گرنے لگے تھے...

امان مسلسل اُسکے سر میں ہاتھ پھیر رہا تھا وُہ اسے روتے ہوا کبھی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا

اُسکی کمزوری تھے طیات کے آنسو جس کو وُہ اپنی اولاد کی طرح چاہتا تھا...

"بھائی"

وُہ بھیگی ہوئی آواز میں اُٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی...

امان نے فوراً آگے بڑھ کے اسے تھامانہ ہوتا تو وُہ دوسری طرف سے گر جاتی...

دُنیا میں سب سے بہترین سہارا وہی تو تھا اُسکا....

"بھائی"

اب کی بار وُہ اُسکے سینے سے لگ گئی....

اُسے آج بھی سب سے زیادہ پُر سکون سب سے زیادہ سکون بخش چھاؤں اپنے بھائی کا

وجود ہی لگا جس کی حصار میں آکر وہ دُنیا کی تپش سے بچ پاتی تھی....

Copyright by Author

وُہ رو رہی تھی پہلے آہستہ پھر تھوڑی تیز آواز دھیرے دھیرے رونے میں تیزی آتی گئی...

"آپی"

ایان سے بھی نہیں دیکھا گیا وُہ طیات کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنی طرف کیا

طیات نے اُسکے سینے میں خود کو چھپا لیا اب وُہ بلکنے لگی تھی...

"آپی پلیز روئیں مت پلیز آپی"

ایان اُسکے چہرے پر ہاتھ پھیر کر آنسو صاف کرتے ہوئے بولا...

طیات نے شادی کے بعد سے اتنی چاہت اتنی فکر مندی کہاں دیکھی تھی وُہ بھوکی تھی

اُسے آج اپنے بھائیوں کی بے لوث محبت سے سیر اب ہونے کا موقع ملا تھا وُہ اب امان کے سینے میں خود کو دوبارہ چھپا لیا....

"بھائی میرا بچہ بھائی وُہ نہیں رہا"

وُہ بری طرح رونے لگی...

اپنے جسم کے حصے کو کھونے کا دُکھ اُنکے سامنے نکلا جن کے وجود کا وُہ حصہ تھی....

"طیات بس میرے بچے بس"

امان بھی اسے اپنے ساتھ لگائے روتے ہوئے بولا....

"بھائی میں تو اُسے ٹھیک سے محسوس بھی نہیں کر پائی تھی مُجھ سے دور ہو گیا بہت دور جب اُسے اِس دُنیا میں آنا ہی نہیں تھی تو کیوں کُچھ دنوں کا مہمان بن کر میرے جسم میں آیا مُجھ سے میری ساری ہمت لے گیا میں نے ہر مُشکِل میں ثابت قدم رہنا سیکھا ہے ہمیشہ یہی سوچا ہے کہ اللہ کے ہر کام میں میرے لیے بہتری ہے میرے لیے اچھا سوچا ہو گا مگر آج کیوں مُجھے چین نہیں آ رہا بھائی"..

طیات نے بچوں کی طرح بلکتے ہوئے کہا آنسوؤں نے چہرے کو تر کر دیا تھا...

"میری جان میرے بچے خود کو تکلیف مت دو وُہ اللہ کی امانت تھی اُس نے واپس لے لی تُم مانتی ہو نہ اُسکے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہیں تو اِس میں بھی اُسکی کوئی مصلحت ہی چھپی ہو گی جو ہمیں ابھی نہیں دکھ رہی شاید آگے جا کر دکھے"...

وُہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اُسے رسان سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا....

"بھائی مُجھے اب راحیل کے ساتھ نہیں رہنا میں گھر جانا چاہتی ہو آپکے ساتھ"....

طیات یکدم فیصلہ کُن انداز میں بولی....

"ٹھیک ہے تُم اپنے گھر چلو گی تمہیں کوئی بھی جانے نہیں دے رہا نہ کوئی لے کر جا سکتا ہے.... آرام کرو تُم بس ڈسچارج ہوتے ہی ہم گھر چلیں گے... ٹھیک ہے گڑیا"

امان نے اُسے تکیے پر لٹاتے ہوئے کہا...

"آپ دونوں میرے پاس رہیں"

وُہ امان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی....

"بھائی کہیں نہیں جارہے بھائی یہی ہے اپنی گُڑیا کے پاس بھائی کہاں کیسے جاسکتا ہے

اپنی جان کو اِس حالت میں چھوڑ کر"

امان نے اُسے بہلاتے ہوئے کہا....

"آپی میں بھی کہیں نہیں جارہا میں آپکے ساتھ ہی بیٹھا ہوں"

ایان نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا....

طیات نے امان کا ہاتھ پکڑے آنکھیں بند کرلی....

اُسکے واپس سونے تک امان وہی بیٹھا رہا اُسکے سر میں ہاتھ پھیر رہا تھا شفقت بھرا ہاتھ

ٹھنڈی چھاؤں کے تلے طیات کُچھ دیر میں ہی پُر سکون نیند سو گئی....

امان نے طیات کے نقاہت زدہ چہرے پر نظر ڈالی...

دو قطرے اُسکی آنکھوں سے چھلک پڑے....

اُس نے طیات کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ احتیاط سے نکالا....

"کتنی بدل گئی ہے میری گُڑیا پہلے ایک ہلکی سے خراش آنے پر گھر سر پے اُٹھا لیتی تھی

اور اب اتنی بڑی بڑی تکلیفیں کتنے آرام سے برداشت کر گئی کسی کو پتا بھی نہیں چلنے

دیا.... واقعی لڑکیاں نکاح کے ۳ لفظ بول کر بہت بڑی ہو جاتی ہیں باپ کے گھر سے رخصتی کے وقت صرف گھر چھوڑ کر نہیں جاتی بلکہ ساری شوخی ساری شرارتیں سارے ناز نخرے بھی اُسی گھر میں چھوڑ جاتی ہیں... سچ میری گڑیا تُم بہت بدل گئی ہو"

امان نے اُسے تاسف زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سوچا...

ایک نظر ایان پر بھی ڈالی جو طیات کے ہاتھ پکڑے اُس پر اپنا سر ٹکائے سو گیا تھا...

امان نے طیات کی روشن پیشانی پر بوسہ دیا اور کمرے میں رکھے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا....

دروازے کے باہر اندر آنے کے لیے کھڑے راحیل نے ساری بات سُن لی تھی اُسے بُرا لگا تھا تو صرف اِس بات کا وُہ اب اُسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی.... دِل پے جیسے منوں بھاری پتھر رکھ دیا ہو کسی نے اُسے اُس وقت دُکھ ہوا تھا یا بُرا لگا تھا وُہ خود سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ وُہ دونوں چیزوں کو ملا رہا تھا اور دُکھ اور غصّہ جب ایک ساتھ ہو تو پھر جنُون کی شکل اختیار کرنے لگتے ہیں....

وُہ کمرے میں داخل نہیں ہوا واپس پلٹ گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہائے ماریہ"

نائلہ نے بینچ پر اُسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا...

ماریہ نے سُنا نہیں تھا وُہ اپنے خیالوں میں ہی گُم تھی....

"ہیلو"

نائلہ نے دوبارہ کہا....

"اُو بھئی کہاں گُم ہو تُم"

نائلہ اب اُسے جھنجھوڑ کر بولی جس سے وہ ہوش و حواس میں واپس آئی....

"کیا ہے"

ماریہ اُسکا ہاتھ جھٹک کر بولی...

"یہی میں پوچھوں تو زیادہ ٹھیک رہے گا" کیا ہے "یہ سب کیا ہو گیا ہے تمہیں اور میں آج کوئی بہانہ نہیں سنوں گی مجھے تُم سب کُچھ سچ سچ بتاؤ گی"

وُہ اٹل لہجے میں بولی...

"ماریہ بولو میں کُچھ پوچھ رہی ہوں تُم سے"

نائلہ نے اب کی بار کُچھ غصے سے کہا...

"کیا بتاؤں کیا سننا کیا چاہتی ہو تُم؟"

وُہ ہار مانتے ہوئے بولی...

"جو سچ ہے میں وہی سننا چاہتی ہوں فضول کُچھ نہیں"

نائلہ نے ہلکی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا....

"ہاں میں اعتراف کرتی ہوں تمہارے سامنے کے مُجھے محبت ہو گئی ہے مُجھے ابو بکر سے محبت ہو گئی ہے کب کہاں کیسے یہ تو میں خود بھی نہیں جانتی مُجھے تو خود حیرت ہو رہی ہے آخر کیسے چند ملاقاتوں میں مُجھے کیسے اُس سے اتنی گہری محبت ہو گئی جبکہ ہمارے بیچ کبھی ایسا کوئی بھی لمحہ نہیں آیا جس کی وجہ سے میرے دل میں اُس کے لیے محبت آجائے"

ماریہ نے مسکراتے ہوئے کہا...

"مگر نائلہ یہ ہو چکا ہے ابو بکر کی محبت میرے اندر تک جڑیں پکڑ چکی ہیں....
مُجھے زندگی میں اپنے کسی کارنامے پر حیرانی نہیں ہوئی مگر اِس محبت پے مُجھے شدید حیرانی ہو رہی ہے مُجھے یقین نہیں آتا یار کے میں بھی محبت کر سکتی ہوں"

وُہ اُسکی طرف دیکھتے ہوئے اپنے دِل کا حال بیان کرنے کی کوشش کر رہی تھی....

"میں پہلے ہی جان گئی تھی یہ تبدیلیاں جو تمہارے اندر رونما ہو رہی ہیں یہ صرف اور صرف محبت ہونے کی علامتیں ہیں اور کُچھ نہیں"

نائلہ اب اُسکے منہ سے اعتراف سُن کر مسکراتے ہوئے بولی...

ماریہ بھی حال دل بتا کر ہلکی پھلکی ہو گئی تھی...

"اب تُم کیا کروں گی"

"کیا مطلب کیا کرونگی"

ماریہ نے نا سمجھی والے انداز میں سر کو جنبش دی...

"مطلب کیا خاموش محبت کرتے رہنے کا ارادہ ہے"

نائلہ کو اب اُلجھن ہونے لگی...

"تو کیا کروں میں؟"

وُہ نائلہ سے سوال کر رہی تھی....

"یہ تو تُم سوچوں نہ تمہیں کیا کرنا ہے میں نے تھوڑی یہ روگ پالا ہے"

"پر میں نے تو کُچھ سوچا ہی نہیں آگے کیا کرنا ہے"

ماریہ کو اب افسوس ہونے لگا...

"میں جا کر چشمش کو پرپوز کر دوں کیا"

ماریہ اُسی الہڑپن سے بولی جو اُسکی شخصیت کا خاصہ تھی....

"حد کرتی ہو کم از کم اب تو بیچارے کو چشمش کہنا چھوڑ دو....اور بول تو ایسے رہی ہوں جیسے آگے سے وہ تمہارے انتظار میں ہی گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے ایک ہاتھ میں پھول اور دوسرے ہاتھ میں انگوٹھی لیے کے تُم آ کر اُسے پرپوز کرو گی تو وہ تمہارے اُنگلی میں انگوٹھی پہنا کر اور پھول دے کر بولے گا...کہاں تھی تُم میں نے تو پیدا ہوتے ہی آپکا انتظار کرنا شروع کر دیا تھا شُکر ہے آج آپ مِل گئی چلیں شادی شادی کھیلتے ہیں"

نائلہ نے اُسکا اچھا خاصہ مذاق اُڑایا....

"تُم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے میں یہاں سوچ سوچ کر ہلکان ہوئی جا رہی ہو اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے...مری رہو میں ہی دفع ہو رہی ہوں"

ماریہ نے اپنا بیگ اُٹھا کر تیزی سے چلنا شروع کر دیا...

ہمیشہ کی طرح اپنی دھن میں چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی...

اسٹاف روم سے باہر نکلتے ہوئے اُس دُشمن جان سے دوبارہ جا ٹکرائی....

"آپ نے کیا تہیہ کیا ہوا ہے دن میں ایک بار تو آپکو مُجھ سے ضرور ٹکرانا ہے...مطلب کوئی وظیفہ وغیرہ ہے کیا مُجھے بتا دیں خود آ کر کھڑی ہو جاؤ گی آپکے

سامنے آپ روز ٹکراتے ہوئے آگے چلے جایئے گا"

وُہ ہمیشہ کی طرح "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" والی مثال پر عمل کرتے ہوئے سامنے والے کے گلے ہو گئی ....

جبکہ ابو بکر کے پیشانی پر بل پڑ گئے...

"مس ماریہ میرے خیال سے آپکو ایک دماغی ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ کسی اچھے سے eye specialist کو بھی consider کر لینا چاہیے...

کیونکہ پڑھائی میں تو آپکا دھیان ہوتا نہیں دکھائی آپکو کم دیتا ہے اور اب ایک اور انکشاف ہوا ہے آپکو تو بات کرنے بھی تمیز نہیں...

آپ بھول چکی ہیں شاید تو میں یاد دلاتا چلوں

"i am not your classfellow...I am your teacher"

تو آئندہ یہ ذہن میں رکھ کر بات کیجئے گا آپ ایک ٹیچر سے بات کر رہی ہیں"

ابو بکر نے اُسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی..

"sorry sir"

وُہ بس اتنا ہی کہہ سکی....

"you must be"

ابو بکر کہہ کر آگے بڑھ گیا....

"ٹیچر مائی فٹ ہو نہ ہو تا ہو گا ٹیچر میرے لیے تو ہمیشہ Double battery"

"single power ہی ہو تُم ابو بکر ریاض...

"بڑے آئے ٹیچر"

وُہ بھی بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھنے ہی لگی تھی ایک طرف منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکتی نائلہ پر نظر پڑ گئی...

"بڑی کھی کھی کر رہی ہوں"

وُہ خونخوار نظروں سے اُسے گھورتی ہوئے بولی....

"میں آپکا ٹیچر ہوں تمیز سے بات کیجئے مُجھ سے"

نائلہ ہنسی ضبط کر کے فوراً ابو بکر کی نقل اتارتے ہوئے بولی....

"نائلہ کی بچی"

اُس نے رجسٹر اُسکے سر پر مارنا چاہا مگر وُہ تیزی سے نکل کر بھاگ گئی....

"ہو نہ ہو خود کو چار چار آنکھیں رکھ کر دکھتا نہیں مُجھے بولتا ہے"

وُہ دوبارہ ابو بکر کو بُرا بھلا کہنے لگی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تُم گھر چلے جاؤ میں طیات کے پاس رُکا ہوا ہوں"

امان نے راحیل سے کہا...

"مُجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی مشورے کی مُجھے جب جانا ہو گا میں چلا جاوں گا"

وُہ بغیر کسی مروت کے بولا...

"میں تمہیں کوئی مشورہ نہیں دے رہا ہوں بول رہا ہوں گھر چلے جاؤ میں طیات کے پاس رُکا ہوا ہوں تُم رات سے گھر نہیں گئے تھک گئے ہوگے آرام کر کے صبح آجانا"

امان اتنا تو راحیل کو سمجھ چکا تھا کہ اُسکے دِماغ میں کسی کی بھی سیدھی بات نہیں آتی تھی اِسی لیے اُس نے نرمی سے کہہ کر اُسے رام کرنا چاہا... مگر وُہ راحیل ہی کیا جو کسی کی بات مان لے....

"تُم فِکر مت کرو میری تمہیں جانا ہے تو جا کر کمر سیدھی کر آؤ"

اُسکا مقابلہ بھی راحیل سے تھا جو حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ تھا....

"ڈاکٹر نے کہا ہے کوئی ایک ہی رُک سکتا ہے پیشنٹ کے ساتھ...اِس لیے تمہیں گھر جانا ہو گا"

وُہ اب اصل مقصد بتا رہا تھا نرمی سے بات کرنے کا...

"کیوں جانا ہو گا"

"بتایا تو پیشنٹ کے ساتھ کوئی ایک ہی رُک سکتا ہے"

امان نے اب کی بار کُچھ زور سے کہا...

"اچھا"....

اُس نے اچھا کو کافی لمبا کھینچا.....

تو پھر تُم اور ایان چلتے بنو کیونکہ میں تو کہیں نہیں جا رہا"

وُہ ڈھٹائی سے بولا...

"راحیل دیکھو"

"مُجھے اپنی بیوی سے کُچھ باتیں کرنی ہیں اور وُہ میں تمہارے سامنے نہیں کر سکتا تھا اِس لیے پورے دن میں کمرے میں نہیں آیا اب کُچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو.....

کھا نہیں رہا میں تمہاری بہن کو....

شوق سے پھر بھلے سے علی الصباح ہی چلے آنا"...

اُس نے فیصلہ سناتے ہوئے بات ختم کی...

امان بھی چُپ ہو گیا کیونکہ وُہ اِس وقت اُس سے اُلجھنا نہیں چاہتا تھا....

وُہ طیات سے ملنے چلا گیا...

"بھائی آپ دونوں کہاں جا رہے ہیں"

طیات نے امان کے جانے اطلاع پر کہا...

"ہم کل صبح ہی آجائیں گے مگر ابھی جانا ہوگا گڑیا کیونکہ پیشنٹ کے ساتھ کسی ایک کو رُکنے کی ہی اجازت ہے اور میں نے تمہارے شوہر سے جانے کے لیے کہا تو مُجھے کہتا ہے کہ میں اور ایان چلتے بنیں کیونکہ وُہ اول درجے کا ڈھیٹ اِنسان یہی رُکے گا اور یہاں میں اُس سے کسی بھی قسم کی بحث میں اُلجھنا نہیں چاہتا"

امان بے بسی سے بولا....

"اِس شخص نے آج بھی میرے بھائیوں کو بے بس کر دیا"

طیات کو اب راحیل پر غصّہ آنے لگا تھا....

"پریشان مت ہونا بچے میں صبح ہی آجاؤں گا"

وُہ اُسے پیار کرتے ہوئے بولا...

"اللہ حافظ آپی....اپنا خیال رکھیے گا"

ایان نے بھی جُھک کر اُسکے ماتھے پر پیار کیا....

"اللہ حافظ راحیل بھائی" ایان کمرے میں داخل ہوتے راحیل کو دیکھ کر کہا....

"Bye"

اللہ حافظ کے جواب میں اُس نے خدا حافظ کہنے کے بجائے کہا....

جبکہ امان نے تو اُسکی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا...

وُہ اب چلتا ہوا اُس تک آیا....

طیات نے نخوت سے منہ پھیر لیا...

"کیسی ہو اب تُم؟"

وُہ بیڈ کے سرہانے رکھی کُرسی کھینچ کر اُس پر بیٹھتے ہوئے بولا...

"تمہارے لیے خوش آئند بات نہیں ہے بد قسمتی سے میں زندہ ہوں"

وُہ غصے بھرے انداز میں منہ دوسری طرف کیے ہوئے ہی بولی....

اُسکے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ آگئی...

"تُم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا"

وُہ اب اُسکے سامنے اعتراف کر رہا تھا...

Copyright by Author

طیات کو قریب بیٹھے شخص کی آواز اور کہے گئے ہر الفاظ پر جی بھر کے حیرت ہوئی...

"تمہیں بھی ڈر لگتا ہے میں نہیں مانتی تُم تو بس ڈرانا جانتے ہو"

وُہ استہزائیہ بولی...

وُہ اب اُسکے تھوڑا قریب ہوا....

"پہلے نہیں لگتا تھا کیونکہ پہلے میری زندگی میں تُم نہیں آئی تھی میرے پاس کھونے کے لیے کُچھ نہیں تھا مگر اب میری زندگی میں واحد تُم ہی وُہ چیز ہو جسے میں کھونے سے ڈرنے لگا ہوں تُم نہیں جانتی مُجھ پر کیا گزری تھی باہر کھڑے ہو کر جب ڈاکٹر نے...."

راحیل سے مزید بولا نہیں گیا اُس نے رُخ موڑ لیا....

"کیا کہا تھا ڈاکٹر نے؟"

اُسے تشویش ہوئی...

وُہ ساری ناراضگی غصّہ بالائے طاق رکھتے ہوئے بولی...

"کُچھ نہیں بس سمجھو خواب تھا بھیانک ترین خواب.....

تمہیں پتہ ہے بچپن سے لے کر اب تک تقریباً ہر رات کو ایک خواب دیکھا ہے میں نے جس نے میری نیندیں عذاب کر دیں تھی... مگر کھلی آنکھوں سے دیکھے اِس

خواب نے مجھے ہلا دیا ہے وُہ خواب راتوں کی نیند چھینتا آیا ہے اور اِس نے کُچھ پل کے لیے ہی سہی مگر میرے دِل کا چین چھین لیا تھا"....

راحیل نے طیات کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر نرمی سے لبوں سے بوسا دیا.

جبکہ وُہ اُس پل میں تولہ پل میں ماشا والی مثال پر پورا اترنے والے شخص کو بنا پلکے جھپکے دیکھ رہی تھی....

اُس نے اپنے ہاتھ کھینچنے چاہے...
مگر وُہ بھی کسی معمولی گرفت میں نہیں تھے راحیل آفتاب کی گرفت میں تھے وُہ بھلا کیسے اُنہیں نکال پاتی....

"تُم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مگر جو بھی ہوا اُس میں میرا کیا قصور تھا....
دیکھو طیات یہ تُم بھی جانتی ہوں تُم مجھ سے بچ کر مُجھ سے دور نہیں جا سکتی...اِس لیے جہاں ہو سکون سے وہی رہو....
تُم کہیں نہیں جا رہی ہوں"

وُہ حاکمیت سے بولا....

اُس نے کچھ بولنا ہی چاہا تھا راحیل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا....

"اب یہ میڈیسن لو اور چُپ چاپ لیٹ جاؤ"

راحیل نے اُسکی طرف دو گولیاں اور پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا....

وُہ ناچاہتے ہوئے بھی تابعداری سے اُسکی بات مانتی گئی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح سات بجے ہی امان اور ایان دونوں آ گئے....

"ڈاکٹر ہم طیات کو گھر لے جاسکتے ہیں"

امان نے پوچھا...

"آپ اِنہیں گھر لے جاسکتے ہیں مگر انہیں مُکمل آرام کی ضرورت ہے تو آپ کو دھیان رکھنا ہوگا"

ڈاکٹر نے ہدایت کرتے ہوئے اجازت دی...

"thank you"

امان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا...

"طیات میری ڈاکٹر سے بات ہوگئی ہے تُم گھر چل رہی ہو ہمارے ساتھ ڈاکٹر نے بھی اجازت دے دی ہے"

امان نے دوائیاں ایک جگہ کرتے ہوئے کہا....

"بھائی"

طیات نے جھجکتے ہوئے کہا...

"ہاں بولو کیا بات ہے؟"

امان نے محبت بھرے انداز میں پوچھا....

"بھائی....وُہ میں گھر جانا چاہتی ہوں"

"ہم گھر ہی جا رہے ہیں بچے"

امان نے اُسکی بات کا مطلب کُچھ اور نکالا...

"بھائی میں راحیل کے ساتھ جانا چاہتی ہوں"

ہمت کر کے اُس نے بول دیا....

امان کو شاید اِس بات کی توقع تھی اِسی لیے حیرانی نہ ہوئی بلکہ چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی...

طیات اُس مسکراہٹ کا مطلب نہیں سمجھ سکی....

امان نے بھی اُسے کل کی کہی ہوئی بات یاد دلانا مناسب نا سمجھا....

"مطلب تُم بھائیوں کو بھول گئی ہو پھر سے"

امان مصنوئی ناراضگی سے بولا.....

"بھائی نہیں ایسی بات نہیں ہے میں انشاءاللہ ایک دو دن میں آؤں گی آپ سے مِلنے"

وُہ اب اُسے منانے لگی...

" کبھی بھی آؤ میں تمہارا گھر ہے آنے کے لیے نہ وقت دیکھنا کبھی نہ موقع بس اتنا یاد رکھنا تُم اکیلی نہیں ہو تمہارا باپ بھائی زندہ ہے اور تمہاری دو وقت کی روٹی نہ مُجھ پر پہلے بھاری تھی نہ ہے اور نہ کبھی ہوگی"

امان نے معنی خیز انداز میں کہا...

"جی بھائی"

وُہ اُسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکی....

"آپی اب تو آپ بھائی کی شادی پر لمبا رُکنے آئیے گا بہت مزہ آئیگا"

ایان نے بہت پُر جوش انداز میں کہا....

"ایان بکواس بند کرو"

امان نے اُسے گھر کا...

کُچھ یاد آنے پر طیات بھی بولی....

"بھائی آپ نے کیا جواب دیا نواز انکل کو"...

"اور تُم کیا اِس کی طرح شروع ہو گئی ہو یہ وقت ہے اِن سب باتوں کا"

وُہ اب اُسے ڈانٹنے لگا...

"پر بھائی میں نے"

"کہہ دیا نہ ابھی کوئی فالتو بات نہیں...ابھی بس تُم اپنی صحت پر توجہ دو"

امان نے بات ختم کی...

"چلو"

راحیل نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا....

"ہر دفعہ فیصلہ سنائے گا کیا چلے جائے گا اگر "چلو" کو بجائے "چلیں" بول دے نہ قد چھوٹا ہو جائے گا اِسکا"

طیات کو اُس وقت راحیل کا "چلو" کہنا سخت گراں گزرا تھا...

وُہ امان کا سہارا لیتی کھڑی ہو گئی.....

راحیل نے آگے بڑھ کر اُسے تھامنا چاہا...

طیات نے امان کے بازو کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا راحیل نے اپنے قدم واپس پیچھے کر لیے....

وُہ امان کا سہارا لیے ہی گاڑی تک آئی....

"اپنا بہت خیال رکھنا گڑیا اور آئندہ کُچھ بھی ہو جائے تم مُجھ سے کُچھ بھی نہیں چھپاؤ گی مگر ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا تُم تو بڑی ہو گئی ہو کافی"....

امان نے اُسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے کہا...

"بھائی آپ کی گڑیا چاہے جتنی بڑی ہو جائے آپ کے لیے ہمیشہ ویسی ہی رہے گی چھوٹی سی بچی میں کُچھ بھی چھپاتی نہیں ہوں بس کوشش کرتی ہوں میری وجہ سے آپکو کوئی دُکھ یہ تکلیف نہ ہو"

وُہ رسان سے اُسکے سوالوں کے جواب ڈھکے چھپے لفظوں میں دے رہی تھی....

"خیال رکھنا اپنا....اور یاد رکھنا تمہارا باپ تمہارا بھائی بیٹھا ہوا ہے کبھی بھی کوئی مسئلہ ہو ایک لمحہ ضائع مت کرنا چلی آنا"..

"جی بھائی"

امان نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور گاڑی کا دروازہ بند کر دیا....

"خیال رکھنا میری بہن کا"

وُہ اب راحیل سے بولا...

راحیل نے کوئی جواب نہیں دیا....

گاڑی اسٹارٹ ہو چکی تھی....

"اللہ حافظ بھائی"

"اللہ حافظ آپی"

ایان بھی بولا.....

جبکہ امان گاڑی نظروں سے اوجھل ہونے تک کھڑا دیکھتا رہا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

قسط نمبر ۱۵
مصطفیٰ چھیپا
میدانِ حشر
"ماہیت"
www.neweramagazine.com

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'آٹھواں باب'

"ماہیت" (اصلیت)

"کیا تُم سچ کہہ رہی ہوں"

نیلم نے بے یقینی سے کہا...

"منہ بند کرو سب سے پہلے اپنا مکھی چلی جائیگی.... اور بھلا مُجھے تُم سے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت آن پڑی اُس نے مُجھے بیچ سڑک دم درود کروانے کے لیے تو روکا نہیں ہو گا"...

انعم نے اپنی بات مُکمل کر کے ایک فاتحانہ قہقہہ لگایا...

"تو اب تُم اُسے کیا جواب دو گی"

نیلم کو تجسّس ہونے لگا...

"جواب کیا دینا ہے... کُچھ دن آگے پیچھے گھماؤ گی پھر نا بول دوں گی"

انعم لاپرواہی سے بولی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"تُم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو انعم وُہ تمہیں پسند کرنے لگا ہے"

نیلم کو انعم کی بات گراں گزری...

"اتنا ہی درد آرہا ہے تو خود سنبھال لینا میرے چھوڑنے کے بعد"

انعم نے ہنستے ہوئے کہا...

"انعم دیکھو میری بات سنو تمہیں کسی نہ کسی سے شادی تو کرنی ہے نہ تو پھر آفتاب ہی کیوں نہیں وُہ تو تمہیں پسند بھی کرتا ہے تمہارے اسٹیٹس سے بھی میچ کرتا ہے دیکھنے میں بہت اچھا ہے.... یہ ایک بہترین پرپوزل ہے

تُم ابھی تک آفتاب کو ایک ٹاسک کی طرح دیکھ رہی تھی مگر اب سیریس ہو کر سوچو یہ ایک بہت اچھا پرپوزل ہے"

نیلم نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا...

"کہتی تو تُم ٹھیک ہی ہو شادی تو کرنی ہی ہے تو پھر یہ آفتاب ہی کیوں نہیں"....

انعم نے اُسکی بات کا جواب غیر متوقع دیا...

"شُکر تمہارے دماغ میں میری کوئی بات تو آئی"

نیلم نے بھی کُچھ پُر سکون ہوتے ہوئے کہا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ok "کیا غلطی تھی مجھے اِس بات کا جواب دو تُم بس میری"..

چیا گو میں گرتی برف اُسے یکدم آگ کے شعلے لگنے لگے جو اُسکے دِل پر برس رہے تھے....

"میں نے سوچا بھی نہیں تھا اِس بارے میں اور دیکھو جس چیز کے بارے میں نے سوچا تک نہیں تھا آج وہی مجھے سب سے زیادہ اذیت دے رہی ہے میں کیسے بھول گیا میرا یہ معاملہ خُدا سے نہیں تُم سے ہے... میں نے کیوں نہیں سوچا کہ تُم اگر کبھی زندگی کے کسی موڑ پر مُجھ سے میری زیادتیوں کا حساب لینے کھڑی ہو گئی تو اِس کرہ ارض میں کہاں پناہ لو گا میں"....

وُہ اُسے پہلی بار روتے ہوئے دیکھ رہی تھی...

اُسکے اندر کُچھ ٹوٹا جس کی کرچیاں اب دِل کو لہولہان کر رہی تھی...

"ہر بار کی طرح آج بھی تمہارے پاس کوئی نہیں تُم آج بھی کُچھ نہیں بول سکتے تُم ضمیر کے عذاب میں مبتلا ہو ڈرو اُس دن سے جس دن اُس ذات نے میری ساتھ کی گئی زیادتیوں کا حساب لینا شروع کر دیا... میں نے تمہیں معاف نہیں کیا میں نے صبر کیا ہے میں نے خاموشی اختیار کی تھی اور یقین جانو مجھے خود بخود صبر آ گیا میرے خُدا کی شان ہے یہ مگر "صبر کرنے" اور "صبر آجانے" میں بہت فرق ہوتا ہے.... صبر وہ

ہوتا ہے جو صدمے کے شروع میں کیا جائے۔اپنے دل پر جبر کر کے اپنے حوصلے کو آزما کر چُپ سادھ لینا "صبر کرنا" ہوتا ہے.... میں نے رو دھو کر اپنے زخموں کی نمائش دُنیا کے سامنے نہیں کی میں نے صبر کیا ہے... صبر "کوئی" "کوئی" کرتا ہے... اور اُسکا بہت خوبصورت صلہ دیا اللہ نے مجھے بہت خوبصورت".....

وُہ نم آنکھوں اور سرشار لہجے کے ساتھ بولی...

مقابل کے چہرے پر سیاہ سایہ آرُکا...

"خوش رہو ہمیشہ میں یہی دعا کر سکتا ہوں"

اتنا کہہ کر وُہ رُکا نہیں جبکہ وُہ اسے جاتے دیکھتی رہی...

اُس نے جیسے ہی اپنا رُخ موڑا کسی سے بری طرح ٹکرائی وُہ اُسکے بلکل پیچھے کھڑا تھا کب آیا یہ اُسے پتا نہیں چلا نظر اُٹھا کر جب اُسے دیکھا تو بے اختیار آنکھیں بھر آئیں...

اُسکے سینے میں خود کو چھپا لیا بے آواز روتی رہی....

اُس نے بازو اُسکے گرد حمائل کر کے اُسے چُپ کروانے کی کوشش کرنے لگا کے اسے سکون آجائے کیونکہ اُسکی آنکھوں میں آنسو وُہ نہیں دیکھ سکتا تھا......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا بھائی نہیں ہے یہاں جس کا سہارا لے کر تُم چلو گی"

راحیل نے اُسے گاڑی میں ہی بیٹھے دیکھ کر کہا....

"آؤ باہر"

راحیل کُچھ نرمی سے بولا اور اپنا دایاں ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا...

"مُجھے تمہارے سہارے کی کوئی ضرورت نہیں میں خود چل سکتی ہوں ٹانگیں سلامت ہیں میری"

وُہ پہلے ہی تپی بیٹھی تھی سارا غصّہ اب اُس پر نکالنے لگی...

مگر وُہ بھول گئی تھی کہ اُس کا مقابلہ بھی راحیل سے تھا جو اپنی بات کی نفی برداشت نہیں کر سکتا تھا اُس نے زبردستی اُسے گاڑی سے باہر نکال کر کھڑا کیا اور گاڑی لاک کر دی....

"اب شوق سے اپنی سلامت ٹانگوں پر کھڑی رہو"

راحیل نے اُسکا شانہ چھوڑ کر کہا اور قدم بڑھاتا راہداری عبور کر گیا.....

"ذلیل کمینہ"

وُہ غصے سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے راحیل کے لیے کیے گئے مخصوص لفظوں سے

اُسے نوازنے لگی...

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اندر بڑھنے لگی...

روم میں آکر وُہ فوراً بیڈ پر بیٹھ گئی کیونکہ طبیعت ابھی مُکمل ٹھیک نہیں ہوئی تھی

سیڑھیاں چڑھنے سے اُسکا سر چکرا گیا تھا...

وُہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام کر دبانے لگی....

"کیا ہوا؟"

راحیل نے اُسے سر دباتے ہوئے دیکھ کر پوچھا...

"کُچھ نہیں"

مختصر سا جواب دیا گیا...

"میں تمہارا نوکر نہیں ہوں بار بار ہاسپٹل لے لے کر گھومتا رہوں سیدھے سیدھے بتاؤ

کیا ہوا ہے"

وُہ اُسکے سر پر آ کھڑا ہوا...

"سر میں درد ہو رہا ہے"

طیات نے بغیر اُسکی طرف دیکھے کہا...

"کھایا ہے کُچھ تُم نے؟"

وُہ ایسا شوہر بنا ہوا تھا اُس وقت جسے اپنی بیوی کی فکر تھی..

"ہاں جوس پیا تھا صبح بھائی نے پلایا تھا"

طیات نے بھی اپنا لہجہ نارمل کرتے ہوئے کہا...

"میں نے کھانے کا پوچھا ہے"

وُہ سختی سے بولا...

"نہیں"

ایک لفظی جواب دینے پر اُس نے اکتفا کیا...

"عبداللہ عبداللہ"

راحیل نے نوکر کو آواز دینی شروع کردی..

کُچھ ہی لمحوں میں دروازے پر دستک ہوئی اندر آنے کی اجازت طلب کی گئی تھی...

"آجاؤ"

ایک ۲۳،۲۴ سال کا دبلا پتلا سانولا سا لڑکا یونیفارم پہنے دونوں ہاتھ پیچھے باندھے مودب انداز میں اندر داخل ہوا...

"جی سر"

"کھانا لے کر آؤ فوراً"

آرڈر پاتے ہی وُہ سر کو خم دیتا کمرے سے نکل گیا...

"تُم مُجھے ہر بار نئے سرے سے حیران کرتے ہو راحیل کبھی اتنی لاپرواہی کبھی اتنی فِکر آخر تُم ہو کیا"

وُہ اُس سے پوچھ بیٹھی...

راحیل کے سپاٹ چہرے پر مسکراہٹ آگئی پہلی بار وُہ اسے مسکراتا دیکھ رہی تھی...

وُہ اُسکے برابر میں آکر بیٹھ گیا...

"تمہیں عادت ہو جائیگی پھر تمہیں حیرانی نہیں ہوگی تُم مُجھے سمجھنے لگی ہو میں جانتا ہوں اِس بات کو اور شاید اِس دُنیا میں صرف تُم ہی وُہ واحد انسان ہو جو سمجھ سکتا ہے"

راحیل اُسکی طرف دیکھے بغیر اپنی ذات کے کُچھ اور پہلوؤں سے اُسے روشناس کروارہا تھا...

طیات کی نظریں صرف اُس پر تھیں وُہ دیکھنا چاہتی تھی نرمی سے بولتے ہوئے وُہ کیسا لگتا ہے....

"مگر میں تمہیں سمجھنے میں ناکام ہوں تُم میرے سامنے کھلی کتاب ہو مگر میں ہمت نہیں کرپاتا کبھی اِس کتاب کو پڑھنے کی... میں اِس کتاب کے کُچھ پنّے پھاڑ دینا چاہتا

ہوں مگر میں جانتا ہوں یہ ناممکن ہے"

"شائستگی مہذب انداز دھیما لہجہ یہ شخص ہر روپ میں کمال ہے"

طیات نے مُسلسل اُسے دیکھتے ہوئے خود سے کہا...

"طیات میں جھوٹ نہیں بولتا آج بھی نہیں بولوں گا میں تم سے محبت نہیں کرتا میں کر ہی نہیں پاتا مُجھے نہیں پتا ایسا کیوں مگر ایک حقیقت یہ بھی ہے مجھے تمہاری عادت ہوگئی ہے تُم میری وُہ ضد ہو جسے پوری کرکے بھی پوری نہیں کرسکا میں نے تمہارے وجود کی نفی کرنی چاہی اِس گھر میں مگر مُجھ پر ادراک ہوا ہر کونے میں تُم بس چکی ہوں میں اِس تبدیلی کا عادی ہوتا گیا"

وُہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھے نیچے اپنا منہ کیے بیٹھا سب بول رہا تھا...

طیات کی نظر اُسکے چہرے سے ہوتی ہوئی سینے تک آئیں جہاں سے آدھی باہر لٹکتی چین اُسے منہ چڑا رہی تھی...

طیات نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر چین کو مکمل باہر نکالا "A" لفظ کو دو انگلیوں کے بیچ میں قید کرلیا...

"مجھے تمہارے بارے میں کُچھ نہیں جاننا مجھے بس تُم اِس بات کا یقین دلا دو کے میں تمہاری زندگی میں بطور خاص حیثیت پر آنے والی واحد لڑکی ہوں"...

طیات کو ایک نئے اندیشے نے آگھیرا تھا....

راحیل کو اپنی گردن پر کچھ کھنچاؤ محسوس ہوا تصدیق کے لیے نظریں زمین سے اُٹھی اور اپنی گردن کے گرد گئی تو ایک ہاتھ کی دو اُنگلیوں میں اپنی زندگی کے سب سے بڑے راز کو قید پایا .....

وُہ جھٹکے سے کھڑا ہو گیا....

"آئندہ یہاں تک پہنچنے کی غلطی بھی مت کرنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا"

راحیل نے اُنگلی کا اِشارہ اُس چین کی طرف کرتے ہوئے انتہائی روکھے اور سرد لہجے میں کہا....

چند لمحے پہلے شائستہ مہذب اور نرمی سے بولنے والا وُہ شخص دوبارہ خود پر "Mysterious" کا بورڈ لگا چُکا تھا....

بول کر ایک نظر طیات کی طرف دیکھا تو وہاں اُسے ڈر اور حسرت نظر آئی اور اُس کا ڈر کتنا سچ تھا یہ صرف راحیل خود جانتا تھا....

دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی...

"کھانا کھا لینا"

خُشک انداز میں دوبارہ کہا گیا...

کہہ کر وُہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا باہر کھڑے عبداللہ کے لیے یہ سب نیا نہیں تھا...

وُہ سائیڈ پر ہو گیا اور راحیل کے چلے جانے کے بعد ٹرالی گھسیٹتا اندر داخل ہو گیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"محترمہ میری بات تو سُن لیں آپ تو ایسے بھاگتی ہیں جیسے میں کوئی بندوق لے کر آپکے پیچھے بھاگ رہا ہوں"

حماد نے کلاس سے باہر جانے کے لیے کھڑی اقراء کا راستہ روکتے ہوئے کہا...

"بڑی بڑی ہیزل کلر کی آنکھوں میں میں پانی بھر آیا اُس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسکی طرف دیکھا...

"یہ نا کیا کریں آپ"...

حماد نے فوراً راستہ چھوڑتے ہوئے کہا...

وُہ رستہ پاتے ہی آگے بڑھ گئی...

حماد نے اُسکے ساتھ چلنا شروع کر دیا...

"کیا آپ اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سُن سکتی ہیں"

حماد نے دوبارہ اپنی بات دہرائی...

مگر وُہ تو جیسے اپنے کان بند کر چکی تھی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بس اُسکی منزل تھی یونیورسٹی سے باہر نکلنا...

"پلیز بس ایک بار میری بات سُن لیں میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں"

حماد نے چلتے ہوئے واقعی ہاتھ جوڑ دیے...

اقراء نے رفتار دھیمی کی اور دھیمی پھر رُک گئی... اُسکی طرف رُخ کیے چہرہ نیچے جھکائے بولی....

"بھائی میرا پیچھا مت کریں خدا کا واسطہ آپکو لوگ مُجھے عجیب عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہیں کیوں میرا تماشا بنواتے ہیں آپ"...

"الفاظ واپس لیں اپنے فوراً آپکی ہمت بھی کیسے ہوئی مُجھے بھائی بولنے کی"

وُہ سخت غصے میں بولا...

اقراء کے اوسان خطا ہوئے اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی لگی اُسے جواب دینا...

وُہ دوبارہ تیزی سے چلنا شروع ہوگئی...

حماد نے اِس بار اُسکا پیچھا نہیں کیا وُہ وہی رُک گیا جِس پر اقراء نے شُکر ادا کیا....

"جسے دیکھو بھائی بول دیتی کیا میری شکل بھائیوں والی ہے"

حماد غصے میں خود سے بولا...

"مگر میں بھی حماد ذاکر ہو آپکو اپنی شریک حیات بنا کر رہوں گا پھر دیکھتا ہوں کیسے بھائی بولتی ہیں آپ مُجھے"....

اُس نے خود کو تسلی دی...

✶✷✶✷✶✷✶

"تُم آج کیا پہنو گی"

وارڈروب کی طرف بڑھتے ہوئے نیلم نے پوچھا...

"کیوں آج ایسا کیا خاص ہے"

انعم اپنے ناخنوں کی تراش خراش میں مصروف بولی...

"انعم تُم بھول گئی... مطلب تُم کیسے بھول گئی آج تمہیں آفتاب کے ساتھ ڈنر پر جانا ہے"

انعم کو اُسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا....

"یاد ہے مُجھے مگر تُم کیوں اتنی ایکسائٹڈ ہو رہی ہو؟"

"میرے کہنے کا مطلب ہے آج تو تمہیں اسپیشل لگنا چاہیئے نہ کوئی اچھی سی ڈریس پہنو"

نیلم نے اُسے مخلصانہ مشورہ دیا...

"تو تمہارے کہنے کا مطلب میں روز اچھی نہیں لگتی"

انعم نے اُسکی باتوں کا مزا لیتے ہوئے کہا...

"یار وُہ تمہیں پرپوز کرنے والا ہے یہ بات تو تم جانتی ہو نہ پھر بھی"...

"میں کوئی خاص طور سے اُسکے لیے تیار ہو کر نہیں جاؤں گی میں جیسی ہو ویسی ہی بہت اچھی ہوں اور بائے داوے وُہ مُجھ پر مرمٹا ہے میں نہیں شادی کے بارے میں تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا مگر شاید یہ ٹھیک بھی ہے مُجھے کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہے تو پھر اِس پاگل سے کیوں نہیں"

انعم آخری کے لفظوں پر کُچھ زور دیا...

"خیر جیسے تمہاری مرضی میں تو تمہارے بھلے کے لیے ہی بول رہی تھی"

نیلم نے بھی لاپرواہی سے شانے اچکائے...

"you don't worry about me... i know what's good or bad for me"

Copyright by Author

انعم نے گھمنڈ سے کہا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تو مس انعم صابر یہ موقع بھی درست ہے اور جگہ بھی کیا ہم اب بات کر سکتے ہیں"

آفتاب نے بغور اُسکی تیاری کا جائزہ لیتے ہوئے کہا...

"جی اب آپ کہیں"

انعم نے اُسے اجازت دیتے ہوئے کہا...

"سب سے پہلے تو بہت بہت شکریہ آپ نے میری دعوت قبول کی اور یہاں میرے ساتھ ڈنر کے لئے آئیں....

میں زیادہ گھما پھرا کے بات کرنے کا عادی نہیں صاف لفظوں میں دوبارہ کہوں گا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں"

آفتاب نے اپنی بات مکمل کر کے اُسکی طرف دیکھا...

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟"

آفتاب نے کوئی جواب نہ پا کر اپنا سوال دوبارہ دہرایا...

"مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہئے مسٹر آفتاب"

"sure you take your time"

آفتاب نے خوش ہو کر کہا...

"Thanks"

انعم نے جواباً کہا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یار جانا ضروری ہے ورنہ تو خود بتا تیری شادی میں میں نہیں شامل نہیں ہونا چاہتا"...

ایاز نے آفتاب کی سمجھانا چاہا...

"میں کُچھ نہیں جانتا تو کہیں نہیں جارہا اور یہ میرا فیصلہ ہے اگر تو گیا تو میں کبھی تیری شکل بھی نہیں دیکھوں گا"

آفتاب نے خفگی سے کہا...

"پلیز یار ناراض تو مت ہو پانچ سال کی تو بات ہے بس میں واپس آجاؤں گا نہ پھر تو اور تو بھی آتا رہنا نا مِلنے میں بھی چکر لگایا کروں گا پاکستان کا مگر ابھی جانا ضروری ہے میرے یار"

ایاز نے اُسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا...

"جانا بہت ضروری ہے شادی تک تو رُک جا یار تُو اب تک انعم سے مِلا بھی نہیں ہے"

آفتاب نے آخری کوشش کی...

"اگر ضروری نہیں ہوتا تو کیا مجھے شوق ہے اپنے جانی کی شادی میں شامل نہ ہونے کا

اور بھابی سے تو میں مِل ہی لوں گا"

ایاز پیکنگ کرتے ہوئے مسلسل بول رہا تھا...

"اچھا اچھا اب زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے"

آفتاب نے بھی ہار مانتے ہوئے کہا...

"اچھا اب یہ سب چھوڑ فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے مجھے ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہے"

ایاز نے بیگز کی زپ بند کرتے ہوئے کہا....

آفتاب اُسے ایئرپورٹ تک چھوڑنے آیا تھا....

"ناراض تو نہیں ہے نہ یار"...

ایاز نے اُس سے گلے ملتے ہوئے کہا...

"ناراض تو بہت ہوں مگر ابھی جانے دے رہا ہوں مگر جب تو واپس آئے گا تو تجھے

بتاؤں گا میں"...

آفتاب نے مکا اُسکے سینے پر تھوڑی زور سے مارا....

"یہ تشدد اگر تو کرے گا نہ تو پہلے ہی بتا رہا ہوں واپس نہیں آؤں گا پھر میں"

ایاز نے اسے دھمکانے والے انداز سے کہا...

"تیرے تو اچھے بھی آئیں گے چل اب دفع ہو"

فلائٹ کی لاسٹ اناؤنسمنٹ سُنے کے بعد آفتاب نے کہا....

"I will miss you Jani"

ایاز نے بغل گیر ہو کر کہا....

"میں بھی"

دونوں نے برملا اعتراف کیا...

"اللہ حافظ"

"خدا حافظ"

آخری مکالمات کا تبادلہ کرنے کے بعد ایاز ٹرالی گھسیٹتا ہوا چیکنگ پوائنٹ کی طرف بڑھ گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عورت ایک ایسا موضوع ہے جس پہ بے تحاشا لکھا، بولا اور بحث کی جا سکتی ہے۔

ایک ایسا موضوع جس پہ بات کرنے والے نہ کبھی اکتاتے ہیں نہ دامن بچاتے ہیں۔

یہ انسان ہے یا نہیں ایک الگ بحث ہے لیکن تفریح طبع کا ذریعہ ضرور ہے۔

اس کے ہزار رنگ اور ہر رنگ کا ڈھنگ الگ۔

کہیں یہ محض کاروبار خانہ داری چلانے میں ایک سہولت کار ہے تو کہیں جنسی تسکین کا باعث۔

کبھی طاقتور مرد کے عزت کی رکھوالی ہے تو کبھی اسی عزت پہ وار دی جاتی ہے۔

کسی کا خیال ہے چار دیواری میں رہے تو بھیڑیوں سے بچی رہے گی تو کسی کے خیال میں معاشرے کی ہر برائی کی جڑ یہی ہے۔

جہاں اس کا مردوں سے میل جول ہو گا وہیں یہ اخلاقی برائیاں پروان چڑھانے کا باعث بنے گی۔یہی وہ مخلوق ہے جو پیدا ہوتے ہی اتنی سیکس اپیل لیے ہوتی ہے کہ کسی بھی پارسا آدمی کو بہکا سکتی ہے۔

گھر اور عزت کی رکھوالی کر سکتی ہے کہ اس کے لیے عقل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ کچھ کرنا اس کے بس میں کہاں۔باقی باتیں برطرف یہ آنکھوں اور دل کے لیے تفریح کا ایسا ذریعہ ہے کہ جس کا بدل اور کوئی نہیں۔

اسی مخلوق میں کچھ سر پھری عورتیں بھی شامل ہیں جو یہ ثابت کرنے پہ تل جاتی ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں، سوچ سکتی ہیں بول سکتی ہیں اپنے حقوق کے لیے لڑ سکتی ہیں۔

Copyright by Author

ان پاگل عورتوں میں کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو شہرت پالیتی ہیں اور یہ بھول جاتی ہیں کہ وہ نوع انسانی میں دوسرے درجے کے شہری کے سلوک کی مستحق ہیں۔

ان کی سوچ سے زیادہ قابل غور ان کا وجود ہے۔

وہ دیکھنے میں کیسی ہیں، کیا پہنتی ہیں کیسے چلتی ہیں یہ باتیں اہمیت کی حامل ہیں۔ معاشرہ کوئی بھی ہو اس کے سٹیٹس سے زیادہ لباس کو اہم تصور کرتا ہے کہ لباس ہی وہ آفت ہے جو اکساتا ہے یا جذبات کنٹرول رکھنے میں مدد کرتا ہے۔مانا کہ لباس پہننے کے کچھ آداب ہوتے ہیں لیکن وہ آداب مردوں پہ اس شدت سے لاگو نہیں ہوتے جس شدت سے عورتوں پہ لاگو ہوتے ہیں۔

اور آجکل عریانیت بے غیرتی فحاشی کا رجحان سب سے زیادہ لوئر کلاس اور اپر کلاس میں بہت بڑا ہوا نظر آرہا ہے لوئر کلاس اپر کلاس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوتی ہیں اور فحاشی کو اپنی سیڑھی بناتی ہے....

ہر طبقے میں اِسے فروغ دینے والی عموماً عورت ہی ہوتی ہے اگر مردوں کو باہر دِل بہلانے کے لیے عورتیں نا ملیں تو وُہ کبھی ادھر کا رُخ بھی نہیں کرے گا..

اور ایلیٹ کلاس نے تو فحاشی کی انتہا کر دی ہے جسے اب سب کسی رول کی طرح فالو کرتے نظر آرہے ہیں....

Copyright by Author

شادی کے بعد بھی انعم کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں آئی وُہ ویسی ہی رہی جیسی شادی سے پہلے تھی اسٹینڈرڈ اور فیشن کے نام پر ایلیٹ کلاس میں بڑھتی بے غیرتی کا ایک حصہ وُہ بھی تھی.....

اُن دونوں کی شادی کو 5 سال کا عرصہ گزر چکا تھا بچوں کی پیدائش بھی اُس کے پیروں میں بیڑی نہ ڈال سکی تھی کیونکہ جس ماحول کا وُہ حصہ تھی وہاں بچوں کی تعلیم پر تو توجہ دی جاتی کیونکہ جب تک امیر لوگ انگریزی میں نہ بولے کسی کو بھی یقین نہیں آئے گا اُن کے امیر ہونے پر....

مگر تربیت پر کوئی توجہ نہیں اور جب تربیت اور توجہ نہیں تو بچہ بگڑتا ہے اور امیر زادوں کا بگڑا ہوا ہونا تو سب سے بڑی نشانی ہوتی ہے اُنکی یا یوں کہیں یہ بھی ایک فیشن ہی ہے....

آفتاب نے انعم سے شادی کر کے اپنا گھر اُسکے حوالے کر دیا اُس نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ وہ کیا کر رہی ہیں اسے کبھی بھی انعم کے بولڈ ہونے سے مسئلہ تھا ہی نہیں کیونکہ اُسے پسند کرنے کی ایک وجہ اُسکی بے باکی بھی تھی....

شادی کے دو سال بعد انعم اور آفتاب کے یہاں ایک لڑکی کی پیدائش ہوئی......

پیدائش تو پہلے سال ہی ہو جاتی مگر چونکہ انعم اُس وقت تیار نہیں تھی تو کسی پھول کو

کھلنے سے پہلے ہی اُسکی کونپل کو توڑ دیا گیا مگر جب آفتاب کا اصرار بڑھا تو انعم کو بھی اُسکی بات ماننی پڑی....

لڑکی کا نام اقراء رکھا گیا اور دو سال بعد ایک بیٹے کی پیدائش جس کا نام خود آفتاب نے رکھا "راحیل" وُہ دونوں نوکروں کے ہاتھوں میں پل رہے تھے ہر اپر کلاس کے بچوں کی طرح جن کے لیے ماں باپ میں سے کسی کے پاس وقت نہیں....

بچوں کے لئے ابتدائی عمر بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، ابتدائی عمر میں عدم توجہی ان کی شخصیت میں بگاڑ کا سبب بنتی ہے-

والدین کا بچوں کی شخصیت بنانے میں بہت اہم کردار ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ والدین اپنے بچوں کے جتنا زیادہ قریب ہوں گے، ان کے بچے بڑے ہو کر کم بری عادات کو اپنائیں گے-

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہیلو بیوٹیفل لیڈی"

اُس نے انعم کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا...

انعم نے ایک سرسری نگاہ اُس پر ڈالی وُہ بلیک جینز اور وائٹ شرٹ میں ملبوس ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور سحر انگیز نیلی آنکھوں میں ایک نشہ لیے اُسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا

بلاشبہ وُہ ایک مقناطیسی شخصیت رکھتا تھا اتنی کشش کے پہلی ہی نظر میں انعم صابر اُسکی طرف کھینچنے لگی....

"ہائے"

انعم نے مختصر سا جواب دیا...

"آپکو پہلے کبھی دیکھا نہیں یہاں.... آئی مین اِس بار میں آپ پہلی بار آئیں ہے شاید

انعم نے خود ہی دوبارہ سوال کرنے شروع کیے...

" I've just returned from England two days ago"

"oh I see"

"what's your name beautiful lady"

نشے میں چور اُس نے اب انعم کی طرف جھکتے ہوئے کہا....

" Handle yourself plz"

انعم نے اُسے واپس پیچھے کرتے ہوئے کہا...

"How can I control myself when such a beautiful girl in front of me"

وُہ مخمور لہجے میں بولا....

"You have to stop I am not such a girl"

وُہ انعم تھی اتنی آسانی سے کسی کے آگے گھٹنے کیسے ٹیک دیتی...

وُہ اب اُسکے برہنہ بازوں پر اپنی اُنگلی پھیر رہا تھا....

"ویٹر ویٹر"

انعم ویٹر کو بلانے لگی....

"yes mam"

"plzz handle this guy he's so drunk"

انعم نے اٹھتے ہوئے کہا....

آج پانچ سال بعد اُسے ایک اور مرد ٹاسک لگا تھا جسے وُہ ہر قیمت پر پورا کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ یہ تو بھول چکی تھی یہ نظر انداز کر چکی تھی کے وُہ کسی کی بیوی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم جازم بھائی"

ماریہ نے حیرانگی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا....

"آپ یہاں کیسے جازم بھائی"

"خالہ کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے اُنہیں ہاسپٹل لے کر گئے ہیں اِسی لیے میں تمہیں اور احد کو لینے آیا ہوں.....احد کہاں ہے؟"

جازم نے بات پوری کر کے احد کی تلاش میں نظریں گھمانا شروع کر دیں اتنے میں تین لڑکوں کے ساتھ احد ایک طرف سے اُسے آتا دکھا....

"جازم بھائی کیا ہوا ہے امی کو"

ماریہ پریشانی کے عالم میں بولی...

احد بھی دوڑتا ہوا اُنکی طرف آیا....

"تُم دونوں چلو میرے ساتھ بس دعا کرو اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا"....

جازم نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا....

احد اور ماریہ فوراً گاڑی میں بیٹھ گئے....

جازم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے ہی لگا تھا سامنے سے آتے ابو بکر کو دیکھ کر رُک گیا....

ابو بکر کے چہرے کے تاثرات بھی لمحے میں بدلے....

ابو بکر کی آنکھوں کے سامنے جازم کی طیات سے شادی کی خواہش کے اظہار سے لے کر انکار تک کا سارا منظر گھوم گیا چہرے پر خود بخود نفرت اور غصّے کے تاثرات آتے گئے.....

ابو بکر اُسکی موجودگی کو نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا...

جازم نے بھی اُس وقت کُچھ بات کرنا مناسب نہ سمجھا اور گاڑی میں بیٹھ گیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے وقت راحیل کمرے میں داخل ہوا تو طیات سو رہی تھی ٹرالی اب تک ویسی ہی رکھی تھی جیسی دوپہر میں عبداللہ چھوڑ کر گیا تھا....راحیل کو کُچھ عجیب لگا اُسکے سونے کا انداز وہ بغیر آواز کیے طیات کے پاس آیا تشویش اب بھی دور نا ہوئی....

"طیات...

طیات...

طیات"....

تیسری آواز پر راحیل نے اسے جھنجھوڑا مگر طیات نا اُٹھی.....

"یہ بے ہوش ہے"

راحیل خود سے بولا اور سائیڈ میں رکھے گلاس میں سے پانی کے چھینٹے اُسکے منہ پر ڈالے

اُسکے ساکت وجود میں حرکت ہوئی تو راحیل کے قلب کی بے ترتیب دھڑکنے دوبارہ درست ہوئی...

راحیل نے اُسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر شانوں سے پکڑ کر تھوڑا اونچا کیا....

"تُم نے دوائی نہیں کھائی"

وُہ غصے سے بولا....

طیات نے کُچھ نہیں کہا نظروں کا رُخ اُسکے چہرے سے ہٹا کر غیر مرئی نقطے پر ٹکا دی....

"میں تم سے کُچھ پوچھ رہا ہوں تُم نے دوائی کیوں نہیں کھائی اور کھانا"...

"کھانا"

راحیل نے دوبارہ زیرِ لب دہرایا...

"تُم نے اب تک کُچھ کھایا نہیں....

تُم مُجھے پاگل کر رہی ہو طیات بتاؤ مُجھے تُم نے دوائی کیوں نہیں کھائی کھانا کیوں نہیں کھایا"

راحیل نے چُپ چاپ بیٹھی طیات سے پوچھا.....

"مجھے تُم زہر لا دو ایک ہی دفعہ کھا کر تمہاری جان چھوڑ دیتی ہوں"

طیات نے بغیر کوئی تاثرات چہرے پر لائے اُسکی طرف دیکھے بغیر کہا....

راحیل اِس جواب کے لیے تیار نہیں تھا اپنے سوال کے بدلے میں وُہ لمحے بھر کے لیے چونک گیا...

"میں ہی عذاب ہوں سب پر میں اِسی کی اہل ہوں خدارا مُجھے موت دے دیں میں تھک گئی ہوں اور میرے برداشت کا پیمانہ ہر روز لبریز ہوتا ہے مگر میں خود کو روز ایک نئے سرے سے سمیٹتی ہوں مگر میں بھی اِنسان ہوں مُجھ سے نہیں ہو رہا برداشت مُجھ سے اور جھوٹا دکھاوا نہیں کیا جاتا لوگوں کے سامنے... تُم مُجھے مرنے دو مُجھے مرنے دو میں تھک چکی ہوں میں تھک چکی ہوں"

طیات کی آنکھوں سے نمکین پانی بہنے لگا....

"تُم کھانا کھا کر دوائی لے کر سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے"

راحیل نے اُسکی بات کو نظر انداز کیا تھا یا پھر بچنا چاہا تھا یہ وُہ خود ہی جانتا تھا...

"مُجھے بس ایک چیز کی ضرورت ہے تُم دو گے مُجھے"

طیات نے ایک زخمی نگاہ اُس پر ڈالی...

Copyright by Author

Fb/Page/New Era Magazine

"کس کی"

"موت کی"...

طیات نے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے کہا راحیل نے اُسے روکنا چاہا مگر اُس نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روک دیا...

"یہ چیز مُجھے میری ساری تکلیفوں سے نجات دلا سکتی ہے..

یہ واحد چیز راحیل تم مُجھے دے دو اگر تم دے سکتے ہو"

طیات کا ناتواں جسم بری طرح سے لڑ کھڑایا....

"کیا کر رہی ہو تم"....

راحیل نے اُسے تھامنا چاہا مگر طیات نے اُسے دوبارہ اپنے قریب آنے سے روک دیا...

طیات کمرے کے بیچ میں کھڑی تھی راحیل بے بسی سے اُسکی غیر ہوتی حالت کو دیکھ رہا تھا...

"میرا کتنا نقصان ہوا ہے اب تک کے سفر میں تُم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے میں وُہ لڑکی تھی جو اپنی ہاں کی ناں ہونے پر اپنے بھائی کی ناک میں دم کر دیتی تھی اور مُجھے آج دیکھو میں کیا ہو گئی ہوں میں کِتنی بے مول بے وقعت کر دی گئی ہوں...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

میں وہ لڑکی تھی جو اپنے طرف اُٹھتی ایک میلی نگاہ کا منہ توڑ جواب دیتی تھی مگر میرے کردار کی پستی دیکھو آج میں کس شخص سے محبت کرتی ہوں میں کس اِنسان کی بیوی ہوں....

میں وُہ لڑکی تھی جس کے لیے اُسکی انا اُسکی خودداری اُسکی عزت سب سے بڑھ کے تھی مگر دیکھو آج مُجھے میں روز اِس کمرے میں اپنی انا کا جنازہ نکالتی ہوں....

مُجھے اپنے بھائی کے الفاظ کے "میری گڑیا بڑی ہو گئی ہے" یہ الفاظ سُن کر میرا دِل خون کے آنسو رویا ہے میں جس اِنسان کے نظر میں ہمیشہ اُسکی چھوٹی سی تھوڑی سی ناسمجھ تھوڑی پاگل سی لڑکی رہنا چاہتی تھی حالات نے مُجھ سے میرا ایک وُہ خوبصورت احساس بھی چھین لیا...

میں بڑی ہو گئی اپنے بھائی کے لیے جو میں کبھی نہیں ہونا چاہتی تھی...

اور یہ سب صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میں جتنا کوشش کرلوں تمہاری گناہوں کو نظر انداز کرنے کی مگر یہ حقیقت ہے راحیل آفتاب یہی حقیقت ہے...

یہی حقیقت ہے"....

وُہ ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے دو قدم مزید آگے بڑھی اور توازن برقرار نہ رکھ پانے کے باعث زمین پر گر گئی....

"تُم دور رہو مُجھ سے قریب مت آنا ورنہ میں دوبارہ کُچھ کر لوں گی خود کو دور رہو مُجھ سے بہت دور کوسوں دور مُجھے ہاتھ بھی مت لگانا"

طیات نے دوبارہ چلاتے ہوئے کہا...

راحیل کے اٹھتے قدم وہی رُک گئے وُہ جہاں کھڑا تھا اسی جگہ پر بیٹھ گیا...

"کیا ہو جاتا راحیل اگر تُم مُجھے اُس دن اُس ریسٹورنٹ میں نا ملتے کاش وُہ منحوس دن کبھی میری زندگی میں آیا ہی نہیں ہوتا....

میں تُم سے کبھی ملتی ہی نہیں میں تمہارے سامنے ہی نہیں آتی کتنی پُر سکون ہوتی میری زندگی...

کیا ہو جاتا اگر میں اتنی بے باکی نہ دکھاتی کے بیچ سڑک تمہارے چہرے پر اپنا ہاتھ نہ چھوڑتی تُو تُم جیسے مردوں کی نام نہاد انا کو کبھی ٹھیس ہی نہ لگتی....

کیا ہو جاتا اگر میری شادی اُس کم ظرف اِنسان سے طے ہی نہ ہوتی جو بے قصور کو سزا دینا جانتا تھا بس جو وُہ کر سکتا تھا اُس نے کیا....

کیا ہو جاتا وُہ رات کبھی نہ آتی وُہ رات جس کی وجہ سے یہ سب ہوا وُہ رات جس کی وجہ سے میں یہاں ہوں وُہ دردناک رات کبھی نہ آتی میری زندگی میں"

راحیل دم سادھے بس اُسکی موردالزام ٹھہراتی آوازوں کو سُن رہا تھا....

طیات چند قدمی دوری کا فاصلہ طے کر کے اُس کے پاس آئی اور اُسکا گریبان پکڑ کر بولی....

"جانتے ہو نہ کونسی رات کی بات کر رہی ہوں میں........

تُم کیسے بھول سکتے ہو اُس رات کو.......

بھول سکتے ہو کیا....؟"

راحیل نے نگاہیں اُسکی طرف اٹھائی....

"تُم بھول بھی نہیں سکتے جیسے میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی تم بھی ساری عُمر اِس کرب میں رہو گے"

اُس نے زور کے جھٹکے سے گریبان چھوڑ دیا...

"طیات"

راحیل نے اُسکے ہاتھوں کو پکڑا.....

"تُم جتنا اِن سب کے بارے میں سوچو گی تمہیں اتنی ہی تکلیف ہو گی"

راحیل نے اُسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر رکھ کر کچھ محسوس کیا....

"میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ پاتا ہوں مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے"...

راحیل نے اپنا ہاتھ ہٹالیا اُسکے ہاتھ سے....

طیات اُسکے تھوڑا قریب ہوئی....

"تُم میری مُشکِل آسان کر دو راحیل مجھے کوئی تو سکون دے دو"

طیات نے دونوں ہاتھوں میں راحیل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے کہا...

راحیل اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا....

طیات نے ایک ہاتھ اُسکے سینے پر رکھا اور اوراسی چین کو دوبارہ باہر نکالا....

راحیل کے تاثرات بدلے مگر اُس نے کوئی حرکت نہیں کی....

"مجھے بس تُم اتنا بتادوں اِس کا تعلق کس سے ہے....میں پاگل ہو جاؤں گی راحیل اگر مجھے یہ پتا نہ چلا تو مجھے بتادو خُدا کے واسطے اِس لفظ کا تعلق کس اِنسان سے ہے اور اِنسان کا تمہاری زندگی میں کیا مقام تھا کیا راز ہے اُس دروازے کا...میں جاننا چاہتی ہوں کون ہے یہ اِنسان جس کو تُم نے اپنے دِل کے قریب رکھا ہے"....

طیات نے اپنا ڈر اُس پر عیاں کیا...

"میں کھانا لے کر آتا ہوں اور تُم دوائی کھا کر سو جاؤ"

راحیل نے اُسے وہی بیٹھا چھوڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"پھر تُم چلے گئے پھر میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں پھر کرب پھر اذیت"....

طیات نے طیش اور بے بسی کے عالم میں ارد گرد پڑی ساری چیزیں اُٹھا کر پھینکنی شروع کر دی....

ٹوٹتے چیزوں کی آواز دروازے کے باہر کھڑے راحیل کو بھی سنائی دے رہی تھیں مگر وُہ سچ اُسے بتاتا بھی کیسے جس سے وُہ خود بھاگتا آ رہا تھا.... جس سچ نے اُسکی نیندیں تب سے عذاب کر رکھی تھی جب سے وُہ سمجھنے کے قابل ہوا تھا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ رات کو کب سوئی اُسے یاد نہیں وُہ بیڈ پر کب آ کر لیٹی اُسے یہ بھی یاد نہیں اُسے بس یاد تھی تو پچھلی رات کی باتیں....

اُسکی آنکھ بھی دیر سے کھلی تھی....

وُہ کپڑے چینج کر کے نیچے آ گئی....

وُہ کچن کی طرف بڑھ رہی تھی کے فون بج اُٹھا..

طیات نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا....

"گڑیا کیسی طبیعت ہے اب تمہاری"...

امان نے کال کی تھی...

"بھائی ٹھیک ہوں میں اب" ویسے بھی میں تو اب بڑی ہو گئی ہوں" خیال رکھ سکتی ہوں اپنا"

طیات نے ذو معنی خیز بات کہی....

"ہاں بڑی تو تُم ہو گئی ہو"

دونوں نے برملا اعتراف کیا...

"بھائی ایان کیسا ہے"

طیات نے پھر خود ہی بات کا موضوع تبدیل کیا....

"ٹھیک ہے... تُم بتاؤ کب آؤ گی"

امان نے بھی اُسکے موضوع بدلنے کی کوشش میں اُسکا ساتھ دیا....

"بھائی جلد ہی آؤ گی ان شاء اللہ مگر اِس بار آپ کی شادی کے لیے"

طیات نے شوخ انداز میں کہا....

"مطلب ویسے نہیں آؤ گی"

امان نے ناراضگی سے پوچھا....

"ارے مذاق کر رہی ہوں بھائی ضرور آؤں گی میں.... بس اب آپ نواز انکل کو ہاں کہہ دیں تا کہ میں بھی اپنی دوست اور بھائی کی شادی میں آسکوں"

"ٹھیک ہے اگر تم ایسے ہی آؤ گی تو آج ہی جواب دے دیتا ہوں اُنہیں اور جلد از جلد شادی تاکہ تُم یہاں آجاؤ تمہارے جانے کے بعد گھر بہت ویران ہو گیا ہے"

امان نے شفقت بھرے انداز میں کہا....

"بھائی میں انتظار کروں گی بس آپ اِسی ہفتے کی رکھ لیجئے گا مُجھے بھی کچھ سکون چاہیئے جو وہاں آکر ہی ممکن ہے"...

طیات دُکھ سے بولی..

اُسکے لہجے میں چھپی تکلیف کو امان نے محسوس کر لیا....

"گڑیا کُچھ ہوا ہے کیا؟ دیکھو اب مُجھ سے کُچھ نہیں چھپانا"

"نہیں بھائی کُچھ نہیں ہوا ہے آپ یہ سب چھوڑیں اور تیاریاں کریں شادی کی"...

طیات نے بات ٹالنی چاہی...

"طیات سچ بتاؤ کیا ہوا ہے"

امان سب ناز نخرے اور پیار بالائے طاق رکھتے ہوئے اُس وقت ایک باپ اور بھائی کی حیثیت سے بولا.....

"بھائی میں کہہ رہی ہوں نہ کچھ نہیں ہوا ہے"...

طیات کو اب اُلجھن ہونے لگی....

"بھائی یہ میرے اور میرے شوہر کے بیچ کا معاملہ ہے میں آپ کو نہیں بتانا چاہتی پلیز"....

طیات کہیں کا غصّہ کہیں نکالنے لگی....

"بکواس بند کرو تم اپنی طیات کیا ہو گیا ہے تمہیں یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم اور تم مجھے کُچھ بھی پوچھنے سے روک نہیں سکتی تمہارا بھائی ہوں میں تمہیں کوئی بھی تکلیف"....

طیات نے اُسکی بات کاٹی....

"بھائی ہیں آپ میں بہت عزت اور محبت کرتی ہوں آپ سے مگر میں آپکو نہیں بتانا چاہتی....

میں بہت بڑی ہو گئی ہوں بھائی میں سنبھال لوں گی خود کو مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیئے بھائی.. یہاں میرے لیے کم عذاب نہیں ہیں جو میں لوگوں کی باتوں کا جواب دیتی پھروں"....

امان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا...

"گڑیا"

اُس نے دوبارہ پیار سے پچکارا....

"مر گئی گڑیا.... امان حیدر کی گڑیا مر گئی طیات حیدر مر گئی ہے...

طیات راحیل زندہ ہے مُردوں سی حالت میں جسے کسی کی ہمدردی کی ضرورت نہیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں کیونکہ وُہ بڑی ہو گئی ہے بہت بڑی....

مر گئی ہے امان اور ایان حیدر کی لاڈلی بہن.... بھائی میں روز مر رہی ہوں مر رہی ہوں آہستہ آہستہ....... مگر آپکو کیا بھائی فون کر کے اپنا فرض پورا کر لیا آپ نے تو بس آج ۳ مہینے ہو گئے ہیں مُجھے آپ نے ایک دفعہ بھی یہاں آکر معلوم کرنے کی کوشش کی کہ میں کس حال میں ہوں...

پھر آپ بولتے ہیں کے مجھے بتاؤ....

آپ سب مردوں کے لیے اپنی عزت اتنی اہم کیوں ہوتی ہے"...

طیات نے ریسیور کریڈل پر پٹخا اور تیز تیز قدم اٹھاتی اوپر کی طرف جانے لگی...

ہال کے بیچ پہنچ کر اُس نے اپنی رفتار پہلے کم کی پھر قدم روک لیے...

چہرے کا رُخ بند کمرے کی طرف کیا اور کچھ دیر کھڑی اُسے دیکھتی رہی....

اسے کُچھ ہوا اُس نے صوفے کی سائیڈ پر سجاوٹ کے لیے رکھے گئے شو پیس کو اُٹھا کر اُس نے دروازے پر دے مارا....

دوسرا...

تیسرا....

طیات پر جنون طاری ہونے لگا تھا....

جب اندر کی گھٹن اور سوال بڑھنے لگے اور اُن کے جواب نہ ملے تو ایک نارمل اِنسان بھی پاگلوں سی حالت میں پہنچ جاتا ہے....

طیات خود اذیتی کی انتہا پر تھی...

ایک ایسے اسٹیج پر جہاں ہر کوئی اُسے اپنا دُشمن نظر آنے لگا تھا جہاں کسی سے بھی بات کرنے کا دِل یا کسی کی بات سننے کی ہمت نہیں ہوتی....

وُہ اُن لوگوں سے بھی عاجز آنے لگتا ہے جو اُسکے ساتھ مخلص ہوتا ہے....

نوکر کھڑے ہو کر صرف تماشا دیکھ رہے تھے کیونکہ طیات اُس وقت جس حالت میں تھی کوئی بھی اُسکے قریب جانے کی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا...

شور کی آواز سے راحیل کی آنکھ بھی کھل گئی تھی....

وُہ بھاگتا ہوا آواز کے تعاقب میں نیچے آیا تو طیات کو پاگلوں سی حالت میں دیکھ کر جہاں تھا وہی رُک گیا....

طیات اُس بند کمرے کے دروازے سے پشت ٹکائے بیٹھتی گئی....

"چلو میرے ساتھ"

راحیل نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کمرے میں لے آیا....

"کیا جاننا چاہتی ہو پوچھو مُجھ سے میں بتاؤ گا مگر اب اور خود کو تکلیف مت دینا تُم"

راحیل اُسکے قریب ہوا...

"تُم جانتے ہو میں کیا جاننا چاہتی ہوں... مُجھے بتا دوں تا کہ میرے اندر کے اضطراب میں کُچھ کمی آجائے"

طیات نے پُر امید نظروں سے اُسکی طرف دیکھا...

"اِس لفظ کا کوئی بھی ایسا تعلق نہیں مُجھ سے جیسا تُم سوچ رہی ہو"

راحیل نے چین کو اُتار کر اُسکے سامنے کیا...

طیات نے چین اُسکے ہاتھ سے لے لی اور اب پہلی بار اُس لاکٹ کو قریب سے دیکھنے لگی...

"طیات میری زندگی میں بطور خاص حیثیت آنے والی تُم واحد لڑکی ہو باقی سب میری تسکین کے لیے آئی تھیں.....

میں نے کبھی تمہارے لیے ایسا کوئی جذبہ نہیں محسوس کیا تھا میں نے کبھی تمہارے

Copyright by Author

جسم کی ہوس نہیں کی....

مگر جب مجھے تُم خود سے دور جاتی دکھی تو مجھے وُہ کرنا پڑا".....

راحیل نے انتہائی نرمی سے کہا....

"تُم محبت کرتے ہو مُجھ سے"

آنکھوں میں چمک لہجے میں ایک خوش فہمی نے جنم لیا تھا....

"شاید اب کرنے لگا ہوں....

یہ شاید نہیں....

میں خود نہیں جانتا تمہیں کیسے بتادوں مگر دوبارہ کہوں گا میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا...

اِس لیے مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا چاہے کیسے بھی حالات ہوں"۔۔۔

طیات کی روح تک سرشار ہو گئی اِس آدھے محبت کے اعتراف سے اپنے دِل کے اندیشے کے ختم ہونے پر وُہ یہ تک بھول گئی اسے اور بھی بہت سوالوں کے جواب لینے تھے اُس سے....

اُسکے اندر کی بے چینی یکدم ختم ہو گئی تھی....

"طیات میری زندگی میں بطور خاص حیثیت آنے والی تُم واحد لڑکی ہو"

وُہ اُن الفاظوں کو دوبارہ دہرانے لگی دِل میں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپکے بھائی آئے ہیں"

عبداللہ نے آکر اُسے اطلاع دی....

"امان بھائی"

اُسے یقین نہیں آیا....

وُہ نیچے آئی تو راحیل پہلے سے ہی وہاں موجود تھا....

"السلام علیکم بھائی"

طیات نے آگے بڑھ کر سر کو خم دے کر امان کو سلام کیا....امان نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا....

"بھائی آپ یہاں کیسے؟"

وُہ اب بھی اُلجھن کا شکار تھی....

"تمہیں ہی تو شکایت رہتی ہے میں تمہیں بھول گیا ہوں"

امان نے اسے ایک دن پہلے کی بات یاد دلائی....

طیات کو اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس ہوا تو نظریں چرا گئی.....

"میں تمہیں لینے آیا ہوں طیات تمہاری شادی کو ۳ مہینے ہو گئے ہیں اور تُم ایک بار بھی رُکنے نہیں آئی ہو"...

امان نے فیصلہ سنانے والے انداز میں کہا اُسے فِکر نہیں تھی نہ احساس راحیل کی موجودگی کی...

"طیات کہیں نہیں جارہی"

جواب راحیل نے دیا قطعیت سے...

"میں نے تُم سے اجازت مانگی کب ہے راحیل"...

طیات دیکھ چُکی تھی امان راحیل کو مزید کُچھ سخت سنانے کا ارادہ رکھتا تھا...

"طیات میری مرضی کے بغیر کہی نہیں جائیگی بیوی ہے میری"

راحیل حاکمیت سے بولا....

"پہلے میری بہن ہے اور بھائی کی شادی میں بہن کا ہونا ضروری ہے"

امان نے اپنا تلخ انداز فوراً تبدیل کیا کیونکہ وُہ اُس وقت کسی بزنس رائوال سے نہیں بلکہ اپنے بہنوئی سے مخاطب تھا اور یہ تو دُنیا کا دستور ہے لڑکی والوں کو لچک دکھانی پڑتی ہے....

"بھائی کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں"

طیات نے اپنے مطلب کی بات سُنی....

"ہاں اِسی ہفتے نکاح ہے اور رخصتی بھی میں تمہیں لینے اور راحیل تمہیں انوائیٹ کرنے ہی آیا تھا"

امان نرمی سے بولا...

"بھائی میں بہت خوش ہوں میں بس ابھی آئی سامان لے کر"

طیات نے خوشی میں بھول گئی سامنے بیٹھا اِنسان اسے سرد نظروں سے گھور رہا تھا...

طیات جلدی سے جا کر کُچھ کپڑے ایک بیگ میں ڈال کر بلکل ہی نظر انداز کیے جیسے وُہ وہاں موجود ہی نہیں امان کے ساتھ چل دی...

جبکہ راحیل اُسکی شانے بے نیازی پر غصے کے سمندر میں غوطے لگانے لگا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی مُجھے معاف کردیں"...

طیات نے گاڑی چلاتے امان سے کہا...

"کِس بات کے لیے"

امان قصداً انجان بنا....

"بھائی میں نے آپ سے بہت بدتمیزی سے بات کی میں بہت شرمندہ ہوں بھائی پتا نہیں مجھے کیا ہوگیا تھا...میں آپ سے بھی بدتمیزی کر بیٹھی"

طیات احساس شرمندگی کے تحت بولی....

"بولنے کا انداز جو بھی ہو گڑیا کہا مگر ایک ایک لفظ سچ تھا سوائے اِس بات کہ تُم بڑی ہوگئی ہو"

امان نے اُسکا کان کھینچتے ہوئے کہا....

"کیا مطلب بھائی"

طیات نے امان کا ہاتھ ہٹانا چاہا....

"مطلب یہ کہ تُم تو ویسی ہی اپنی مرضی پوری نہ ہونے پر میری ناک میں دم کر دینے والی چھوٹی سی پاگل بچی ہو"

امان نے اُسے چھیڑا....

"سچ بھائی"

طیات کو امان کے اِن الفاظوں سے دلی مسرت حاصل ہوئی تھی....

"میں کیوں جھوٹ بولوں گا تُم سے"..

امان نے اُسکے سر پر ہلکی پیار بھری چپت لگائی....

"میں آپکے لیے ایسی ہی تو رہنا چاہتی ہوں بھائی"

وُہ اُسکے کندھے پر سر ٹکا کر بولی....

امان کو اُس وقت اپنی گڑیا سچ مچ کی گڑیا ہی لگی بِلکُل معصوم سی....

اُسکے سر پر بوسا دیا اور گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دی......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابو بکر تو اب تک تیار نہیں ہوا"

امان نے سادہ سے حلیے میں کھڑے ابو بکر کو دیکھتے ہوئے پوچھا....

"مُجھے کیا کرنا ہے یار تیار ہو کر اور ویسے بھی آج تو صرف نکاح ہو رہا ہے مسجد میں کون سا بہت لوگ ہوں گے"

ابو بکر نے بجتا موبائل کان سے لگا کر کہا....

امان نے موبائل کان سے ہٹایا اور کُرتا شلوار اُسے دے کر نظروں سے ہی تنبیہ کی....

"اچھا نا میرے باپ جاتا ہوں میں"

ابو بکر اُسے دیکھ کر منہ پھولا کے بولا....

Copyright by Author

وُہ کپڑے بدل کے آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا.....

آج خلافِ معمول خود کا جائزہ لینے لگا...

اُس نے چشمہ اُتار دیا....

آنکھوں پر سے آخری پہرا بھی ہٹ گیا...

اپنی آنکھوں کے رنگ سے آج بہت عرصے بعد دوبارہ سامنا ہوا تھا وُہ رنگ صرف اُسکا شناسا ہی نہیں اُسکی ذات کا ایک حصہ تھا....

کہتے ہیں نیلے رنگ کی آنکھوں کے Holders اپنے آپ کو کبھی شک نہیں کرتے، مسلسل اور منحصر ہیں، اعتماد سے مقصد کے مقصد پر جائیں اور تقریباً ہمیشہ کامیابی حاصل کریں. محبت میں، منطق کی بنیاد پر، جذبات کی بنیاد پر ایک پارٹنر منتخب کرتے ہیں....

وُہ بھی ایسا ہی تھا مگر اُسے کامیابی نہیں ہوئی تھی مگر محبت ایک ہی اِنسان سے کی جو لاحاصل ہو کر عشق بن کی صورت اختیار کر گیا....

"اُسکے دماغ میں آج بھی یہ سوال تھا کہ اُسکی آنکھوں کا رنگ نیلا کیوں تھا کیونکہ اُسکے ماں باپ میں سے کسی کی نہ تو آنکھوں کا رنگ ایسا تھا نہ ہی جسمانی رنگت صاف تھی....

جب بھی یہ سوچ اُسکے دِماغ میں اُٹھتی آنکھوں کے سامنے ایک دھندلا سا منظر گھوم جاتا ایک بچے کی آواز اُسے اندر چیخے مارتی سنائی دیتی.... عکس دُھندلا تھا آوازیں صاف تھیں....

مما مما "

ہم پاپا کے پاس واپس کب جائے گے...

مما بتایئے نہ؟"

" مما....آپ پاپا سے ناراض ہو"

"نانو کے گھر آئے اتنے دن ہوگئے ہیں نہ پاپا آئے نا بھائی اور آپی کو بھیجا"

"بھائی اور آپی بھی آجائیں گے"

عکس مزید دُھندلا ہوتا گیا...

سینے میں چبھن کا احساس ہوا اُس نے اپنی گلے میں ڈلی ہوئی اُس چین کو نکالا جو آج اُسے پھر تکلیف دے رہی تھی....

ہر دفعہ کی طرح جب وُہ اپنی ذات سے جڑا سچ اور اس لفظ "A" کی حقیقت جاننے کی خودساختہ کوشش کرتا تھا.......

Copyright by Author

"ابو بکر بھائی جلدی آجائیں نکاح کا وقت ہو رہا ہے"

ایان نے دروازے پر کھڑے ہو کر اُسے پُکارا...

اُس نے جلدی سے چین واپس ڈالی اور آنکھوں پر دوبارہ ملٹی شد شیشوں کے گلاسز کا پہرہ لگایا جس سے وہ دُنیا سے اور خود سے اپنی آنکھوں کا اصل رنگ چھپاتا تھا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امان حیدر ولد حیدر احمد آپکا نکاح نمرہ نواز بنت نواز عثمان کے ساتھ بااِوسط دولاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"

مولوی صاحب نے زندگی کا وُہ سوال پوچھا جس کا جواب دینے کے لیے امان نجانے کب سے بیتاب تھا...

"قبول ہے"

سرشاری سے جواب دیا گیا...

"امان حیدر ولد حیدر احمد آپکا نکاح نمرہ نواز بنت نواز عثمان کے ساتھ بااِوسط دولاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"

"قبول ہے"...

سرشاری مزید بڑھ چکی تھی...

"امان حیدر ولد حیدر احمد آپکا نکاح نمرہ نواز بنت نواز عثمان کے ساتھ بااِوسط دو لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"

خوشی کی انتہا پر تھا وُہ زندگی میں اپنے لیے کی گئی واحد خواہش کو رب العزت نے پوری جو کی تھی.....

وُہ اب باری باری سب سے مبارک باد وصول کر رہا تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بہت بہت مبارک ہو نمی"

طیات نے نمرہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا....

"آج میری سب سے بڑی خواہش پوری ہوگئی"

طیات خوشی سے بولی....

"میں تو تب ہی سمجھ گئی تھی کہ تُم میرے بھائی کو پسند کرتی ہو جب میں نے پہلی بار تمہارے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا.... کیسے بلش کر رہی تھی"

طیات نے اُسے کہنی مار کر چھیڑا....

نمرہ چُپ تھی مگر اُسکے سامنے کیسے رہ پاتی....

نمرہ یہ بھول کر کہ وُہ دلہن ہے ہمیشہ کی طرح اُسکے ساتھ باتوں میں مشغول ہوگئی...

"طیات تُم راحیل بھائی کے ساتھ خوش تو ہو نہ"

نمرہ نے فکر مندی سے پوچھا....

"ہاں...بہت خوش ہوں تُم نے ایسا کیوں پوچھا"

طیات گھبرا گئی....

"مُجھے نہیں لگتی تُم خوش.... تمھیں آئے ہوئے دو دن ہو گئے وُہ ایک دفعہ نہیں آئے"

نمرہ اپنی observation کے مطابق بولی....

"تُم سے محبت کرتے ہیں وُہ"

نمرہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی....

"نمرہ تُم بھی ایک عورت ہو شاید میری بات سمجھ سکو....

عورت کے لیے سب سے قیمتی چیز اُس کا چاہے جانے کا احساس یا خواہش ہوتی ہے...

وُہ سب کُچھ سہنے کا جگرا رکھتی ہے مگر کوئی اُسکی محبت یا وفا کو نظر انداز کر دے تو یہ اُسکی برداشت سے باہر ہو جاتا ہے...

عورت کی نسوانیت کو سب سے زیادہ تسکین اور تفاخر تب حاصل ہوتا ہے جب کوئی اُسے یقین دلا دے کے وہ اُسکی نظر میں خاص اہمیت رکھتی ہے....وُہ عورت اپنے

Copyright by Author

حُسن و جمال کسب و کمال، حسب و احوال کی اہمیت کو چنداں ایسا اہم نہیں گردانتی وُہ تو اپنی جنس کے حوالے والی اہمیت کو معتبر سمجھتی ہے۔

حُسن و جمال اُبھرتی ڈوبتی دھوپ کسب و کمال حسب و نسب وغیرہ....

قوس قزح کے جھومتے رنگوں کی چھل بل، مکمل عورت تو نسیائیت کے پکے رنگوں سے چھنگی ہوتی ہے۔ بس اسے اپنی نسائیت کی توہین برداشت نہیں....مُجھے بھی یہ سب نہیں برداشت مگر نمرہ میں اُس شخص سے محبت کرتی ہوں بے تحاشا...میں کیسے اُسکی بے اعتنائی برداشت کرتی ہوں یہ صرف اور صرف میں جانتی ہوں".....

طیات کسی گہرائی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی....

نمرہ بس اُس کو سُن رہی تھی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی....

"تُم یہ سب چھوڑو ابھی اپنی فِکر کرو امان بھائی ایسے نہیں ہیں....میرا بھائی بہت پیار کرنے والا ہے کبھی تمھیں کوئی تکلیف نہیں دیں گے اِس بات کی گارنٹی دیتی ہوں میں"

طیات نے باتوں کا رُخ دوسری طرف موڑا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by Author

"طیات کیسی ہیں آپ"...

ابو بکر نے اُسے روکتے ہوئے پوچھا وہ سونے کے لیے جا رہی تھی جبکہ ابو بکر بھی بس جا رہا تھا

طیات کو دیکھ کر خود کو روک نہیں پایا....

"جی میں بِلکُل ٹھیک ہوں... آپ کیسے ہیں؟"

طیات اُس سے بات نہیں کرنی چاہتی تھی مگر مروتاً پوچھنا پڑا....

ابو بکر نے بھی اُسکا گریز محسوس کر لیا اور خدا حافظ کہے کر جانے لگا....

"بات سنیے"

طیات نے اُسے روکا....

"جی"

ابو بکر نے اِس بار نگاہیں نہیں اٹھائی....

"آپ بھی شادی کر لیجیے آگے بڑھنے میں آسانی ہو گی"

طیات کو احساس شرمندگی ہوئی تھی....

"ٹھیک ہے آپ کہتی ہیں تو یہ بھی کر لوں گا...ہمیشہ خوش رہیں"

ابو بکر نے کہہ کر قدم واپسی کے راستے کی طرف موڑ لیے....

دروازے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر بے قصور ہوتے ہوئے بھی طیات کو ڈر لگنے لگا....

راحیل انتہائی سرد نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا....

ابو بکر دروازے تک آیا راحیل نے سرد نگاہ اُس پر بھی ڈالی نفرت اُس سے مزید بڑھ گئی....

راحیل غصے میں اندر داخل ہوا اور اُسکا ہاتھ سختی سے پکڑ کر کمرے میں لے آیا.....

طیات اُسکی آنکھوں میں چھلکتی نفرت دیکھ چکی تھی....

مگر اُسکی کوئی غلطی نہیں تھی خود کو سنبھالا پھر بولی....

"یہ کیا فضول حرکت ہے ہر جگہ میرا تماشا بنوانا ضروری ہے کیا۔

اپنے بھائیوں کے سامنے تمہارے اور اپنے نام نہاد رشتے کا بھرم رکھنے کی سعی کر رہی ہوں.. تمہاری یہ حرکتیں سب کچھ بگاڑ رہی ہیں۔

برائے مہربانی کچھ تو خیال کرو میرا۔"

طیات چیختے ہوئے بولی....

"کوشش"

راحیل نے استہزائیہ ہنسی کیساتھ کہا۔

Copyright by Author

"تمہاری کوششیں تو مجھے بہت اچھی طرح دکھائی دے رہی ہیں۔

جب میں وہاں کھڑا ہوا تھا اس ابو بکر کی نظریں بھی دیکھ رہا تھا میں۔"

کیا مطلب ہے تمہارا۔"

وہ اسکی بات کاٹ کر چلائی۔

"چلاؤ مت میں اچھی تمہیں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔"

راحیل نے شہادت کی انگلی اٹھا کر وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔

"کیا سمجھ گئے ہو ہاں۔ کیا سمجھ گئے ہو۔"

طیات بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں ڈالے کھڑی تھی۔

"میں تمہاری intentions کو جان گیا ہوں۔"

"کونسی intentions ذرا میں بھی تو سنوں مسٹر راحیل۔"

"تمہیں آدھی رات ہی ملی تھی اپنے دُکھڑے سنانے کے لیے اور وُہ بھی اُس شخص کو

اور اب یہ مت کہنا کہ تم اسے رات کے اس پہر درود شریف سنا رہی تھی کیونکہ میں

تمہارے جھانسے میں نہیں آنے والا۔

لہذا مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش بھی مت کرنا۔ "

راحیل نے خشمگیں لہجے میں کہتے ہوئے اُسے جھٹکے سے صوفے پر پھینکا اور اس پر جھکتے

ہوئے اسکے گرد ہاتھ جما کر اپنی سرخ سرخ آنکھیں اس پر جمائیں۔

طیات کو اس سمے اپنا وجود کسی گندی گالی کی مانند محسوس ہوا تھا وہ دل و جان سے تڑپ اٹھی۔

تُم اِلزام لگا رہے ہو مُجھ پر"

وُہ صدمے کی حالت میں بولی...

"آنکھوں دیکھی کو الزام نہیں کہتے۔" وُہ بھی فوراً بولا...

"ایسی کونسی شرمناک حرکت کرتے دیکھ لیا تم نے مُجھے کیا خیانت کرتے ہوئے دیکھ لیا جو اتنا بڑا بہتان لگا رہے ہو کُچھ تو خوف کرو راحیل تُم نے آج میرے ضبط کی انتہا کو توڑ دیا ہے میں کسی صورت یہ تہمت برداشت نہیں کرونگی۔"

اسنے ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے اسکے گریبان کو زور زور سے جھٹکے دے ڈالے۔

راحیل کے نشانے پر اب کی بار اُسکی پاکبازی تھی وہ کیونکر سہہ پاتی اس زہر میں بجھے نشتر کو جو اسکی روح تک کو گھائل کیے دے رہا تھا۔ اس شخص کے ظلم کی آخر کوئی حد بھی تھی کیا۔ طیات کا دل بلک رہا تھا۔

"وُہ شخص میرا گھر بھی برباد کر رہا ہے مگر میں اُسے ایسا ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گا...

پہلے اُس گھٹیا انسان کی وجہ سے میرے ماں باپ الگ ہوئے وُہ گندہ خون غلاظت کا

ڈھیر اب میرے گھر پر وار کر رہا ہے میں اُسے نہیں چھوڑوں گا ہر چیز کا حساب لوں گا

اُس سے جو رشتے میں میرا بھائی ہے مگر غلاظت کا ڈھیر ہے... میں نہیں چھوڑوں گا"

راحیل سخت غصے میں کمرے سے پھر گھر سے نکل گیا....

طیات پر جو ایک نیا انکشاف ہوا تھا وہ اب اُسے سوچنے لگی....

"بھائی ہے میرا"

آواز پھر کمرے میں گونجتی سنائی دی....

طیات کا ذہن ماؤف ہوتا چلا گیا......

✶✱✶✱✶✱✶

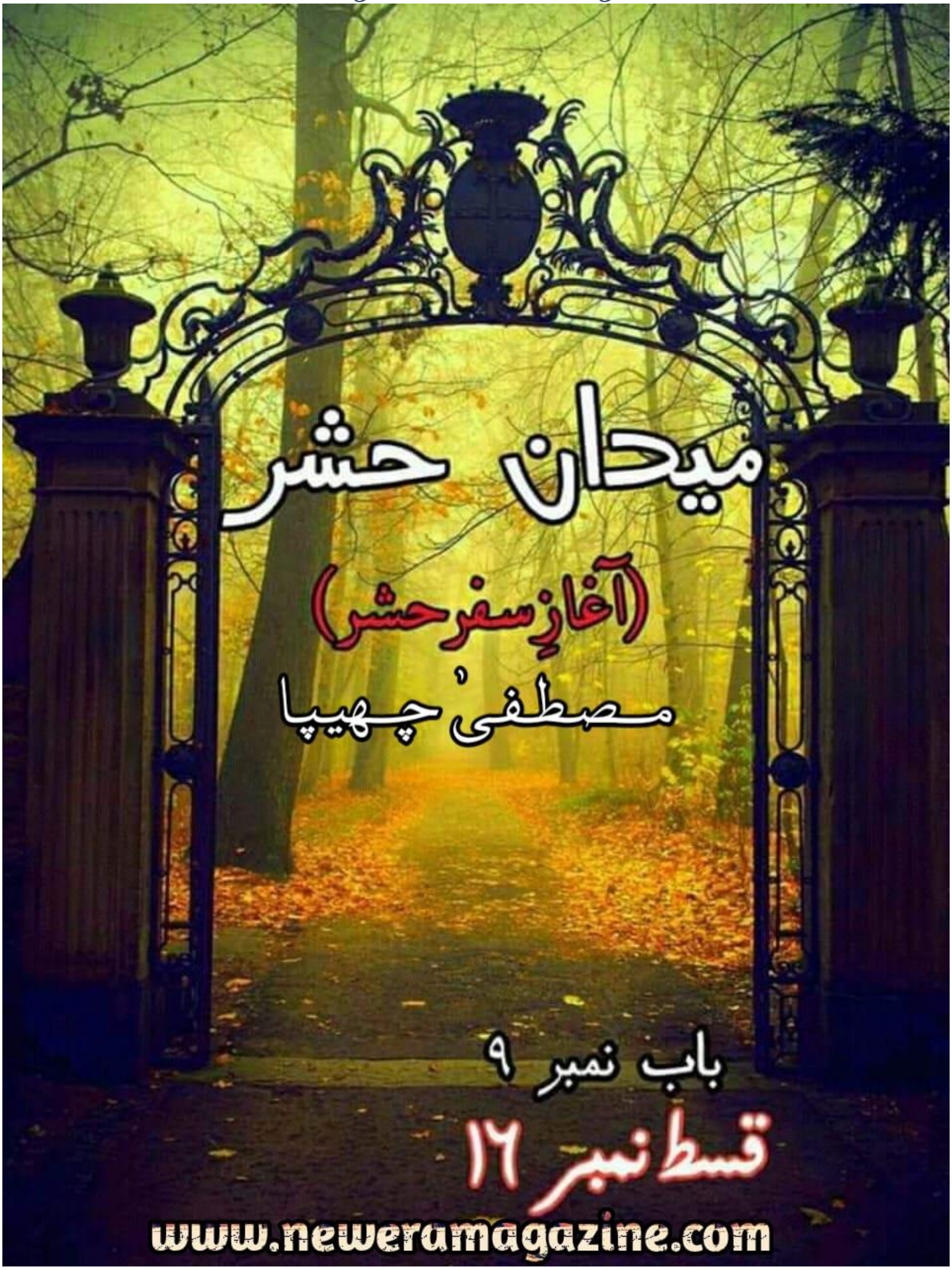

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'نواں باب'

"آغازِ سفر حشر"

"وُہ شخص میرا گھر بھی برباد کر رہا ہے مگر میں اُسے ایسا ہر گز ایسا نہیں کرنے دوں گا...

پہلے اُس گھٹیا انسان کی وجہ سے میرے ماں باپ الگ ہوئے وُہ گندہ خون غلاظت کا

ڈھیر اب میرے گھر پر وار کر رہا ہے میں اُسے نہیں چھوڑو گا ہر چیز کا حساب لوں گا

اُس سے جو رشتے میں میرا بھائی ہے مگر غلاظت کا ڈھیر ہے...میں نہیں چھوڑوں گا"

راحیل سخت غصے میں کمرے سے نکلا پھر گھر سے نکل گیا....

"تُجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں"

وُہ سخت غصے میں چیختے ہوئے بائیک کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھے بائک نا

چلنے کی وجہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ابو بکر کے پاس آکر دھاڑا...

ابو بکر نے چونک کر گردن اٹھائی تو سامنے راحیل کو کھڑے دیکھ اسکے اعصاب تن

گئے حلق تک کڑواہٹ گھل گئی....

وُہ ہاتھ جھاڑتا اُٹھ کھڑا ہوا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"تمھیں شوق ہے تماشہ کرنے کا"...

ابو بکر بھی سخت ناگواری سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"تماشہ کون کرتا ہے بتاتا ہوں تُجھے میں"...

راحیل نے اُسکی بائیک کو ٹھوکر ماری اور درمیانی فاصلہ طے کرتے ہوئے اُسکے گریبان

کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے زہر خندہ بولا...

وُہ اُسّے گریبان سے پکڑے ہی گھر سے دور لے آیا...

"گریبان چھوڑو میرا"

ابو بکر سخت غصے میں بولا....

"یہ کیا حرکت ہے"...

ابو بکر نے بھی بیچ سڑک رُک کر جواباً اُسکا گریبان پکڑ لیا....

"میری بیوی سے بات کرنے کی تیری ہمت بھی کیسے ہوئی"....

راحیل اب مقصد پر آیا....

ابو بکر کی گرفت اُسکے گریبان پر لمحے بھر کو ڈھیلی ہوئی پھر دوبارہ مزید مضبوطی سے

جکڑتے ہوئے بولا.....

"میں نے کوئی فضول بات نہیں کی بس"...

"تُو سوچنا بھی مت میرا گھر تباہ کرنے کی ایک دفعہ زندہ بچ گیا ہے بار بار نہیں بچے گا....زندہ زمین میں گاڑ دوں گا تُجھے میں"....

راحیل نے ایک ہاتھ اُسکے گریبان سے ہٹا کر مکہ بنا کے اُسے مارا....

ابو بکر اِس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھا وُہ لڑکھڑا کے بیچ سڑک پر گر گیا شرٹ کے آگے کے دو بٹن ٹوٹ گئے....

ابو بکر نے نیچے بیٹھے بیٹھے ہی ایک ہاتھ سے ہونٹ کے پاس سے بہتے خون کے قطروں کو ہاتھ کے کونے سے صاف کیا اور بجلی سے تیزی سے اُٹھتے ہوئے راحیل کے منہ پر گھونسہ مارا ابو بکر بھی اُسی کی طرح ایک مضبوط جسامت رکھتا تھا ابو بکر کے وار پر وُہ لڑکھڑا گیا مگر پھر خود کو سنبھال کر اُسکی طرف بڑھا.....

بیچ سڑک آدھی رات کے وقت وُہ دونوں زدو ضرب میں لگ گئے.....

"تیری وجہ سے میں اپنا گھر برباد نہیں ہونے دونگا....
تُجھ جیسے گندی نالی کے کیڑے کی گندگی اپنے گھر تک آنے سے پہلے تُجھے ہی کُچل ڈالوں گا"...

"اپنی بکواس بند کر"...

ابو بکر نے اُسے گالی دیتے ہوئے کہا اور گالیوں میں دونوں کی طرف سے استعمال کی جانے والی ماں بہنوں کا تعلق بھی دونوں سے ہی تھا....

"تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے تو میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"۔

سالوں کی دبی نفرت نے اب لفظوں کا روپ دھارنا شروع کر دیا...

وُہ سب جانتے ہوئے بھی اُسے گندہ خون کہہ رہا تھا جبکہ باپ ایک نہیں لیکن ماں دونوں کی ایک ہی تھی اپنی مری ہوئی ماں کو گالی دے رہے تھے وُہ دونوں....

"کیا مطلب ہے تیرا"...

ابو بکر نا سمجھی والے انداز میں بولا....

راحیل کی نظریں ابو بکر کے گلے سے باہر لٹکتی اُس چین کو حیرت سے دیکھا جو اُسکی ذات سے بھی جڑی تھی...

ابو بکر کی نظریں بھی اُسکے چہرے سے کُچھ نیچے اوپر ہوئیں مگر آشنا سی چیز کی ایک جھلک نے اُسے دوبارہ نیچے دیکھنے پر مجبور کیا راحیل کے گردن سے جھانکتی چین کو دیکھ کر ابو بکر کو حیرت کا جھٹکا لگا....

Copyright by Author

وُہ صرف اُسکی شناسا چیز نہیں ایک معمہ تھا اُسکی زندگی کا اور وہی چیز اُسکے گلے میں بھی دیکھ کر اُس کا چونکنا فطری تھا....

"میری ایک بات کان کھول کر سُن لے ابو بکر ریاض یا پھر ایاز.... میری بیوی سے سو قدم دور رہنا ہی تیرے لیے بہتر ہو گا ورنہ میں تُجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا.... اور جو میں کہتا ہوں ضرور کرتا ہوں... یہ بات تُو اچھے سے جانتا ہی ہو گا"

راحیل نے قصداً "میری بیوی" پر زور دیتے ہوئے دھمکی آمیز انداز سے کہا.....

ابو بکر کو وہی حیران پریشان چھوڑ تا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چل دیا....

✶✱✶✱✶✱✶

"بھائی ہے میرا"..

آواز پھر کمرے میں گونجتی سنائی دی....

طیات کا ذہن ماؤف ہوتا چلا گیا......

"یہ کیسے راز ہیں کیسے اسرار ہیں جو روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں"

طیات نے دِل میں کہا...

آنکھوں کے غلافِ چشم گرا دیے....

آنکھوں کے سامنے پھر اِلزام تراشی کا منظر گھوم گیا...

اُسکا دِل خون کے آنسو رو رہا تھا...

اُسکے کردار پر سوال اٹھایا گیا تھا جبکہ اُسکا کردار بلکل اُجلا تھا .....

"میں نے ایسی کون سے اخلاقیات کی حد پار کر دی.. میں تو اُس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی"....

طیات نے صدمے کی حالت میں اپنے منتشر دِماغ سے سوال کیا.....

"کُچھ بھی تو غلط نہیں کیا میں نے پھر کیوں تمہیں ایسا لگا راحیل"..

وُہ جانتی تھی وہ بلکل بے قصور تھی مگر خود اذیتی کی انتہا تھی وُہ اپنی اور ابو بکر کی مختصر سی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچنے لگی تھی....وُہ اُس چیز کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی کوئی ایک ایسا لمحہ جس پل راحیل کو اُسکے کردار پے شبہ ہوا ہو....

دِل دِماغ دونوں نے فیصلہ اُسکے حق میں دیتے ہوئے بھی اضطراب میں مزید اضافہ کر دیا تھا....

بمشکل خود کو سمیٹتی ہوئی کھڑی ہو گئی...

کمرے کی کھڑکی کے قریب جا کھڑی ہوئی اُسکے کمرے کی کھڑکی سے گلی کا منظر صاف دکھتا تھا...

باہر راحیل کی گاڑی تھی مگر وُہ نہیں تھا....

باہر ایک بائیک بھی گری ہوئی تھی اور وُہ امان یا ایان کی نہیں تھی طیات جانتی تھی....

"ابو بکر کی بائیک ہے کیا...اور گری ہوئی کیوں ہے"

پہلا سوال ذہن میں کوندا....

"اگر بائیک یہاں ہے تو وُہ کہاں ہے...؟"

"راحیل بھی نہیں ہے"...

وُہ اب سلسلے جوڑنے لگی.....

"میں نہیں چھوڑوں گا"

راحیل کے آخری الفاظ اُسکے کانوں میں دوبارہ گونجے....

جو جو کڑیاں مِل رہی تھی اُسکی بے چینی میں بھی اضافہ ہونے لگا تھا...

وُہ اللہ سے خیر کی دعا کرنے لگی....

وقت گزرتا جا رہا تھا طیات کا دل از حد غیر مطمئن تھا۔ڈیمر کی زرد اور پریشان سی روشنی میں اسکے چہرے کی پراگندگی نمایاں تھی یوں جیسے وہ بیک وقت بہت سے خیالات سے دوچار ہو گئی ہو۔۔

اسکی پریشان سی نظریں بار بار بھٹک کر وال کلاک پر جا رکتیں...

اُس کے کانوں میں مسلسل راحیل کے الفاظ گونج رہے تھے....

"میں اسے چھوڑو گا نہیں"

دِل اندیشوں میں گھرنے لگا تھا....

"یاخُدا راحیل کو کُچھ بھی غلط کرنے سے روکنا... میرے شوہر کی حفاظت کرنا"

وُہ دعائیں کرنی لگی....

"موبائیل بھی نہیں ہے میرے پاس تو میں کیسے معلوم کروں"

وُہ اضطرابی کیفیت میں ادھر سے اُدھر ٹہلنے لگی....

راحیل کو گئے کئی گھنٹے گزر گئے تھے مگر اُسکی واپسی نہیں ہوئی تھی.....

قریبی مسجدوں میں سے فجر کی اذان کے آوازیں آنے لگیں....

طیات وضو کرنے صحن میں لگے بیسن تک آئی تو امان بھی اُسی وقت باہر وضو کے لیے باہر آیا تھا....

"السلام علیکم بھائی"

"وعلیکم سلام"

طیات امان کو نہیں بتانا چاہتی تھی مگر وُہ جانتی تھی کہ امان اُسکی پریشانی کو فوراً بھانپ لے گا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ جلدی جلدی وضو کر کے وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی....

امان نے غیر محسوس انداز میں اُسکی ہڑبڑاہٹ کو نوٹ کیا....

"طیات رکو"...

وُہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی امان نے پیچھے سے ٹوکا.....

"کیا بات ہے تم کُچھ پریشان ہو"...

وُہ متلاشی نظریں اُس پر ٹکائے بولا....

"بھائی ایسی"...

"اور ہاں جھوٹ مت بولنا مُجھ سے"...

امان نے اُسے یاد کرواتے ہوئے کہا....

"بھائی راحیل اب تک واپس نہیں آیا ہے کل رات کا نکلا ہوا ہے"..

"راحیل گھر پر ہو گا اپنے"

امان کو اُسکی بات سمجھ نہیں آئی.....

"بھائی کل رات کو راحیل یہاں آیا تھا مگر پھر اچانک کسی کام کا بول کر واپس چلا گیا پھر اب تک واپس نہیں آیا... وُہ پریشان تھا کل مُجھے فِکر ہو رہی بہت"...

طیات نے آدھے سچ آدھے جھوٹ سے کام لیتے ہوئے کہا....

"تو گُڑیا ہو سکتا ہے کہ وُہ گھر چلا گیا ہو... تُم کال کر کے معلوم کر لو... میرا موبائل کمرے میں ہے تُم جا کر کال کر لو اُسے"...

امان نے اُسکے کندھے پر تسلی دینے والے انداز میں ہاتھ رکھا....

طیات کمرے میں آ کر راحیل کا نمبر ملانے لگی....

"آپکا مطلوبہ نمبر فی الحال بند ہے برائے مہربانی کُچھ دیر بعد کوشش کریں"...

مخصوص نمبر بند ہونے کی اطلاع دیتی ریکارڈنگ سنتے ہوئے زندگی میں پہلی بار اُسے بولنے والی لڑکی کا قتل کر دینے کو دِل چاہا....

"لینڈلائن پہ کال کرتی ہوں کوئی نوکر بتا دے گا اگر راحیل گھر پر ہوا تو"...

ذہن میں آنے والے خیال پر عمل کرتے ہوئے اُس نے کال مِلا دی...

کافی توقف کے بعد کال پک کر لی گئی....

"ہیلو"....

دوسری طرف سے نیند میں ڈوبی مردانہ آواز اُبھری....

"عبداللہ....جا کر فوراً دیکھو راحیل کمرے میں ہے یا نہیں"....

طیات کی گھبرائی ہوئی آواز پر وُہ مُکمل الرٹ ہو گیا....

"میم سر کل صبح کے گئے ابھی تک واپس نہیں آئے پورچ میں گاڑی بھی نہیں کھڑی

سر کی"...

عبداللہ نے راحیل کی پورے ایک دن گھر سے غائب رہنے کی اطلاع اُسے دی "...

طیات نے کُچھ کہے بغیر فون بند کر دیا....

"کہاں ہو تُم راحیل "...

طیات نے موبائل واپس رکھتے ہوئی کہا....

"کیا ہوا بات ہو گئی تمہاری"

امان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا...

"نہیں بھائی موبائل بھی بند آرہا ہے گھر پر بھی کال کر کے معلوم کیا تو وُہ وہاں بھی نہیں ہے"

طیات پریشانی کے عالم میں بولی وُہ رو دینے کے قریب تھی....

"کہاں گیا ہو گا یہ اِنسان بندہ کم از کم فون تو آن رکھے"

اب امان کو بھی تشویش ہونے لگی تھی....

"ہو سکتا ہے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہو...یا پھر جس جگہ وُہ ہو وہاں نیٹ ورک نہیں آرہا ہو"...

امان نے اُسے تسلی دینے کی کوشش کی....

"شاید"

طیات سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی...

وُہ جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی....

سلام پھیرنے کے بعد نم آنکھوں کے ساتھ اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے....

"اے رب العزت!

میرے سب معاملے تیرا سامنے عیاں ہیں مُجھے کُچھ بھی کہنے کی یا تُجھے بتانے کی ضرورت نہیں تو سب جانتا ہے...

تُو مانگنے والوں سے تنگ نہیں آتا تو دے دے کر نہیں تھکتا...

میرے مسائل میرے اعصابوں پر حاوی ہو رہے ہیں میرے مالک مُجھے سکون دے میری پریشانیوں میں کمی فرما...

میرے شوہر کی حفاظت کرنا....

میں بہت محبت کرتی ہوں اُس سے اُسے کچھ نہ ہو وُہ جہاں بھی ہو صحیح سلامت ہو اُس سے دوری کا سوچ کر بھی میری روح کانپ جاتی ہے....

میرے شوہر کو اُس راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما جو راہ تیری طرف آتی ہو"....

دو موتی اُسکی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر پھیل گئے.....

وُہ دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیر کر اُٹھ گئی...

اضطراب ختم نہیں ہوا تھا مگر کمی ضرور آگئی تھی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"پاپا...اِس سنڈے ہم لوگ "زو" چلیں گے"

اقراء نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے آفتاب سے فرمائش کی....

خلافِ معمول آفتاب اور انعم دونوں گھر پر تھے ورنہ وُہ اور راحیل کب جاگتے تھے کب کھاتے تھے کب اسکول جاتے تھے کب آتے تھے کب کھیلتے تھے کب پڑھتے تھے کب سوتے تھے....ماں باپ ہوتے ہوئے دونوں کو اِس بات کی کوئی فِکر ہی نہیں تھی نا کسی کو اُن کی روٹین کا پتا تھا....

دونوں میں سے کسی نے کبھی جاننے کی کوشش بھی نہ کی....

"Not this Sunday baby I have some plans with my friends for this Sunday..."

آفتاب نے مصروف انداز میں کھانا کھاتے ہوئے کہا..

"آپ دونوں مما کے ساتھ چلے جایئے گا"

آفتاب نے انعم کو دیکھتے ہوئے کہا...

"نہیں آفتاب میرے لیے بھی مشکل ہے کیونکہ اِس سنڈے مُجھے اپنی دوستوں کے ساتھ شاپنگ کے لیے جانا ہے اور پھر سنڈے کو ہی نیلم کی انگیجمنٹ بھی ہے تو میں بھی نہیں لے کر جا پاؤں گی"....

اپنی از حد ضروری مصروفیات اُسے گنواتے ہوئے انعم نے بھی صاف انکار کیا....

"آپ دونوں بہادر (نوکر) کے ساتھ چلے جایئے گا"

انعم نے نیپکن سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا....

"مجھے آپ دونوں کے ساتھ جانا ہے"

ڈھائی سالہ راحیل بھی مصر ہوا...

"ہاں مما پاپا ہم دونوں کو آپ کے ساتھ جانا ہے"

اقراء بھی بضد ہو کر بولی....

"Behave like good child's"

انعم نے ٹیبل سے اٹھتے ہوئے راحیل کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا اور سامنے سجاوٹ کے لیے لگے آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنی تیاریوں پر ایک تنقیدی نظر ڈالی اور مطمئن ہو کر بیگ سنبھالتی ڈائننگ روم سے باہر نکل گئی....

"Everyone is busy"

راحیل نے غصے میں سامنے رکھی پلیٹ کو ہاتھ مارا جو زمین پر گر کر ایک آواز پیدا کرتی دم توڑ گئی...

"iqra take care of your mad brother..."

راحیل کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور باری باری دونوں کے گال چوم کر کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے.....

"Nobody loves us"

اقراء نے راحیل کو چیئر سے اُتارتے ہوئے کہا...

روٹھا روٹھا سا راحیل اُسکے ساتھ ہال کے ساتھ ایک کونے میں بنے اپنے کمرے میں چلا گیا......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حد نظر تک پھیلے گندم کے سنہری کھیتوں کا سنہرا پن دھوپ کے باعث کچھ اور دلکش ہو گیا تھا۔ گیلی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو پوری فضا میں چکرا رہی تھی۔

معتدل سی میٹھی میٹھی پروا گندم کی فصلوں کو چومتی گزر رہی تھی۔

فضاء میں چکراتی چڑیوں کی چہچہار کی آوازیں ہوا کی مدھم سی جلترنگ میں مدغم ہو کر ایک دلفریب سی جھنکار پیدا کر رہی تھیں۔

قریب ہی چلتے رہٹ میں گرتے پانی اور پن چکی کی ایک تواتر سے آتی آواز اس ماحول کا حصہ ہی لگتی تھیں۔ سہ پہر کا وقت تھا۔جلتے بلتے دن میں اب شام کی نرم سی ٹھنڈک کی چاشنی گھلنے لگی تھی۔ فصل پک کر تیار ہو چکی تھی کچھ دنوں تک کٹائی ہونا تھی۔ سارے ماحول میں سنہری خوشوں کی اشتہا انگیز مہک بکھری ہوئی تھی۔وُہ کھیتوں کے درمیان کھڑی بچوں سے اشتیاق سے چاروں اور گردن گھما گھما کر جیسے اس بات کا یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ واقعی فطرت کے اس حسین منظر کا حصہ بنی ہے۔فطرت کی سحر انگیزی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا اور وہ اس فسوں خیز لمحے میں قید اشتیاق سے جھک جھک کر ان سنہری خوشوں کو چھو چھو کر محسوس کر رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟"

ساتھ چلتے شخص نے مسکراتے ہوئے کہا....

"میں پہلی بار گاؤں آئی ہوں میں نے آج تک ایسا کچھ بھی نہیں دیکھا بس اِسی لیے..."

وُہ تھوڑی شرمندہ ہو کر بولی اور آنکھیں شرم کے مارے نیچے کر لیں...

"ارے ارے... یہ کیا آپ تو...."

اُس نے بات ادُھوری چھوڑ کر اُنگلی سے تھوڑی پکڑ کر چہرہ اونچا کیا....

"ناراض ہو گئی آپ مُجھ سے..."

مقابل ہراساں ہو کر بولا....

"ہو سکتی ہوں کیا؟؟؟"

سوال کیا گیا....

"نہیں آپ تو بہت اچھی ہیں....اور اگر کبھی ناراض ہو بھی جائیں تو بھی اِس طرح نظریں مت جھکایئے گا....

مُجھ سے بات مت کیجئے گا....پھر میں آپکو مناؤں گا بہت پیار سے...."

اپنی بیوی کی پیشانی پر بوسہ لیتے ہوئے اُس نے محبت سے چور لہجے میں کہا....

"مجُھے اِس دُنیا میں اپنے ماں باپ کے بعد سب سے زیادہ آپ عزیز ہیں اور یہ بات آپ جانتی ہیں..."

لہجے میں قطعیت تھی....

"بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں..."

وُہ بڑے مان سے بولی....

اُسکا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگی....

کھیتوں کو پیچھے چھوڑ کر وُہ لوگ اب دور تک پھیلے باغ نما حصے کی طرف آ گئے....

اُس وسیع میدان پر ایک نظر ڈالیں تو رنگ برنگے پھول اور اکثر مقامات پر اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے اور بازوؤں کو سینے پر باندھے مارموٹ یہاں آنے والوں کا استقبال کرتے نظر آتے تھے۔

ہاتھ کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا اور اُسے خود سے لگائے وُہ آگے بڑھنے لگا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ اپنی جگہ پر بیٹھی ڈرنک کر رہی تھی....

نظریں نیلی آنکھوں والے شخص کی منتظر تھی وُہ شخص دو دن سے نہیں آیا تھا انعم چاہتے نا چاہتے اُسی کے بارے میں سوچے جا رہی تھی....

اُن کی ملاقاتوں میں دو دن کا یہ وقفہ انعم کو دو سال کا طویل عرصہ لگنے لگا تھا...

فون مُسلسل اُسکا بند آ رہا تھا....

اُسکے اندر بے چینی بڑھ رہی تھی....

انعم جو مخالف جنس کو اپنے پیچھے دوڑا کر لُطف لیتی تھی آج ایک مرد کی نگاہِ کرم کی حرام خواہش دل میں پالنے لگی تھی...

حرام اور حلال کے فرق سے وُہ ہمیشہ سے بیگانی تھی مگر اب جس گناہ کی طرف وُہ قدم اُٹھا رہی تھی وُہ نہیں جانتی تھی اِس گناہ کی سزا اُس سے جُڑے رشتوں کی زندگیوں میں کیا طوفان لانے والی تھی...

نہ ہی وُہ سمجھنا چاہتی تھی شیطان اُسکے وجود پر قابض تھا اور وُہ تھی نفس کی پُجاری....

اور ابلیس کا تو من پسند شکار ہوتے ہیں ایسے اِنسان.....

وُہ نااُمید ہوکر اُٹھنے ہی لگی تھی وُہ دشمن جان اپنی بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ اُسکی ناجائز خواہشات کو دور سے لو دیتا ہونٹوں پر تبسم سجائے اُسکے پاس آکر رُک گیا....

"Hello"

"کہاں غائب تھے تُم فون بھی بند آرہا ہے تمہارا"

وُہ نروٹھے پن سے بولی....

"I was busy in meetings"

وُہ بھی سیاہی مائل مشروب کو گلاس میں انڈیلتا اُس سے قریب ہوکر بیٹھ گیا کہ اب ذرا سی حرکت ہوئی تو کوئی گستاخی سرزد ہوئی....

“sorry"

وُہ شاید جان چُکا تھا انعم کی کمزوری کو تب ہی فوراً اپنی نیلی آنکھوں سے اُسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا....

وُہ اُسکے چہرے کی طرف جُھکا...

"stay away"

انعم نے اُسے پیچھے کیا وُہ اتنی جلدی ماننے کے موڈ میں نہیں تھی....

"No more"

مقابل نے ذو معنی خیز لہجے اور چشم پُر خُمار لیے کہا...

انعم کو اُسکی قُربت اور اپنے اندر ناجائز خواہشوں کا اُٹھتا تلاطم بہالے گیا وُہ خود پر اور بندھ نہ باندھ سکی وُہ جوان تھی حسین تھی مگر وُہ کسی کی بیوی تھی جو وُہ بُھلا بیٹھی تھی.... مقابل بھی بلاشبہ اُسکی زندگی میں آنے والے سب مردوں میں سب سے پُر کشش تھا.... مگر وہ بھول چکی تھی اُسکے نام کے ساتھ ایک نام لگا ہوا تھا جس سے مقابل شخص انجان تھا.... کمزور لمحہ آچکا تھا اور انعم اُسکی زد میں وُہ بُھلا بیٹھی وُہ کسی کے نکاح میں ہے وُہ بُھلا بیٹھی یہ حرام تعلق ہے وُہ کب کا بُھلا بیٹھی تھی کہ وہ دو بچوں کی ماں ہے....وُہ بُھلا بیٹھی سب کچھ اور جذباتوں کے سیلاب میں بہتی گناہ کی ایک ایسے دلدل میں آ پھنسی تھی جس میں وُہ ایک ہی جھٹکے میں سر تک ڈوب گئی....

وُہ جو کُچھ دیر پہلے ٹھہرے ہوئے سمندر کی طرح تھی ہلکی ہلکی لہریں لیتا سمندر آہستہ آہستہ پھیل کر سمٹتی اور سمٹ کر پھیلتی لہروں والا سمندر.....اب دیوانہ وار اُچھلنے والی متلاطم لہروں سے طوفان آشنا سمندر لگ رہی تھی....مقابل بھی جذبات کے جوار بھاٹا سے دوچار تھا گناہ کی طرف بڑھتا گیا....طوفان طوفان سے ٹکرا گیا...جب بپھری لہریں سمندر کی گہرائیوں میں اُتر کر پُر سکون ہو گئی۔ غراتے ہوئے ساحل کی طرف دوڑنے والی پانی کی دیواریں مندھم ہو گئیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر اپنے کمرے کے پکے فرش پر بیٹھا چین کو دائیں ہاتھ کے ہتھیلی پر رکھے اپنی آنکھوں کے سامنے کیے اُسکا اسرار اُس سے جُڑے پوشیدہ راز ڈھونڈنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا.....

"میرا راحیل سے کیا تعلق ہے؟"

سوال زبانوں سے ادا ہونے لگے...وُہ کمرے میں اکیلا بیٹھا پاگلوں سی حالت میں خود سے گویا ہوا....

"یہی چین ہم دونوں کے گلے میں کیوں.... آخر--- کیا تعلق ہے ہمارے مابین؟"

سوال بڑھتے جا رہے تھے جواب ایک کا بھی نہیں تھا اُسکے پاس....

"تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"

راحیل کے الفاظ اُسکے کانوں میں زہر گھول رہے تھے....

"سچ کیا ہے کیا جھوٹ ہے؟"

ابو بکر آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا....

چشمہ اُتار اڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ دیا...

دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر جماتے ہوئے وُہ جھکا پھر چہرہ اونچا کیا نیلی آنکھوں کے گرد پھیلی سفیدی سُرخی میں گھل چکی تھی اِس حد تک لال ہو چکی تھی گویا ابھی چھلکے تو خون نکلے.....

"کیا راز ہے اِن آنکھوں کا"

وُہ شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں پر فوکس کرتے ہوئے بولا....

آنکھوں کے سامنے دوبارہ اپنے ماں باپ کا سراپا گھوم گیا اُن ماں باپ کا جنہیں وُہ اب تک اپنے ماں باپ سمجھتا آیا تھا....

اُسے کوئی چیز نہیں دکھائی دی جو اُسے اُن سے ملاتی ہو اکثر اِس بات پر وُہ اُن سے مذاق بھی کرتا تھا.....

"تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے تو میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"

الفاظ سماعتوں پر قابض ہونے لگے...

"نہیں"

اُس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی چیزوں کو ایک جھٹکے میں زمین سے مِلا دیا...

"تُو ایک گندی نالی کا کیڑا ہے"

"نہیں میں نہیں ہوں"

وُہ چیخا گویا راحیل سامنے ہو اور اُسے بتانا چاہتا ہو.....

"تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"

آوازیں پورے کمرے میں گونجنے لگیں تھیں......

ابو بکر نے مکہ بنا کر شیشے کے بیچو بیچ مارا.....

ظاہر دکھانے والا لمبی لمبی دراڑیں لے کر رہ گیا جان اب بھی باقی تھی زمین بوس نہیں ہوا تھا....

اُسکا وجود جو کُچھ لمحے پہلے صاف دِکھ رہا تھا ثابت آئینے میں اب ٹوٹے آئینے میں جگہ

جگہ بٹ گیا.....

خون کی لکیریں آئینے پر پھیلنے لگی تھی....

"تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"

"نہیں ہوں میں"

ابو بکر نے ہاتھ آئینے سے ہٹا کر کانوں پر رکھ لیے....

زور دار آواز کے ساتھ کانچ کے ٹکڑے سجدہ ریز ہو کر پھیل گئے.....

وُہ نہیں جانتا تھا یہ آوزیں کیوں اتنی ایذا دہندہ تھیں مگر اُسکا ذہن کام کرنے سے انکاری ہو چکا تھا چاروں اور سے ایک ہی آواز آ رہی تھی... ہر کونے میں راحیل کا عکس بھی دکھنے لگا تھا....

کان کے ساتھ ساتھ اُس نے آنکھیں بھی بند کر لیں آنکھوں کے گرے پپوٹوں پر راحیل کا سراپا گلے سے جھانکتی چین اور اپنے ماں باپ یا جنہیں وُہ مانتا آیا تھا سب لمحے دوبارہ گزر گئے....

ہاتھوں کی دیوار ناکام ہونے لگی تھی آوازیں دیوار کا سینا چاک کرتی اندر اترنے لگیں

تھیں.......

گرفت مزید تیز ہوگئی... آنکھیں مزید بھینچ لیں...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں نے فیصلہ کرلیا ہے نائلہ.... میں ابو بکر کو سب بتادوں گی"

ماریہ نے اُسکے سر پر بم پھوڑا.....

"تُم پاگل تو نہیں ہوگئی ہو...یا تُم مذاق کر رہی ہو... دیکھو اگر یہ مذاق ہے تو بہت اچھا ہے ہاہاہاہا ویری فنی...

مگر تُم اگر سچ میں ایسی کوئی حماقت کرنی کی سوچ بھی رہی ہو تو رُک جاؤ یہ کوئی فلم کا سین یا فینٹسی ناول نہیں"

نائلہ نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی.....

"نائلہ میں بابائے اعظم کے زمانے کی لڑکیوں کی طرح خاموش محبت نہیں کر سکتی یار مُجھے وُہ چاہیے بس اور اگر نہیں بھی مِلا تو مُجھے یہ اطمینان تو ہوگا میں نے اپنی طرف سے کوشش کی.... میں نے اُسے بتادیئے تھے اپنے جذبات اِس بات کا سکون تو ہوگا مُجھے....اور تُم نے ٹھیک کہا یہ کوئی فلم کا سین یا کوئی فینٹسی ناول نہیں اِسی لیے تو میں کہہ رہی ہوں یہ خاموش محبت کے چونچلے وہی جچتے ہیں وہی سجتے ہیں کہ ہیروئن بیچاری

Copyright by Author

سدا کی دُکھیاری نصیبوں کی ماری روتی پیٹتی پھر بھی مسکراتی ایک سفید گھوڑے پر آنے والے شہزادے کی محبت میں گرفتار..... پھر شہزادے صاحب اس کی خوبصورتی پر مرمٹتے ہیں تڑپنے لگتے ہیں ہائے پھر ظالم سماج بن جاتی یہ دُنیا... محلے کی آنٹیوں کی باتیں... "ارے دیکھو تو غریب لڑکی کو امیر لڑکا مِل گیا" پھر شہزادہ محترم شادی کرکے محل لے جاتے اور گھسی پٹی تین چار لائنز "سب ہنسی خوشی رہنے لگے" یہ "خوش و خرم زندگی بسر کرنے لگے".......... اُفّف"

ماریہ نے باقاعدہ جھرجھری لی....

"تُم بھی لکھ ہی ڈالو ایک آدھ شہزادہ شہزادی کی کہانی..... کافی تجربہ لگتا ہے"

نائلہ نے اُسکا مذاق اُڑایا....

"نائلہ میں مذاق نہیں کر رہی... یہ practical life ہے اور اُسکے بارے میں practical ہو کر ہی سوچ رہی ہوں میں....

"تمہارے لیے وہ "ڈبل بیٹری سنگل پاور" کسی شہزادے سے کم ہے کیا"

نائلہ نے اُسے کہنی مارتے ہوئے کہا....

"اے خبردار آئندہ اُسے ڈبل بیٹری بولا.... اُسے اِن الفاظوں سے میں بلاؤں گی بس....

ڈبل بیٹری، اندھا، چار آنکھوں والا مگر میری محبت....."

ماریہ ابو بکر کو تصور کر کے بولی....

"ٹھیک ہے اگر تُم نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں تو یہی دعا کروں گی کہ تمہیں تمہاری محبت مِل جائے"

نائلہ نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش انداز میں کہا....

"ویسے بڑی ہنسی آرہی ہے ماریہ....ابو بکر سر چار آنکھوں والے شہزادے"

نائلہ ہنستے ہوئے زور سے بولی....

ماریہ کی بھی ہنسی چھوٹ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"انعم آج رات میرے بچپن کا دوست ایاز ڈنر پر آرہا ہے....تو آج تم گھر پر ہی رہنا"

مصروف انداز میں فائلز میں پین چلاتے ہوئے آفتاب نے کہا......

"اوکے....ویسے آپکا یہ وہی دوست ہے نہ جسے ہماری شادی سے کُچھ دن پہلے ہے ابروڈ جانا پڑا تھا"

انعم نے اپنی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا....

"ہاں وہی ہے اور پورے ساڑھے پانچ سال کے بعد واپس آیا ہے... آئے ہوئے اُسے ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے کمینے نے مُجھے بتایا ہی نہیں"

آفتاب نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا....

"لگتا ہے بہت پکا دوست ہے..."

انعم نے اُسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا....

"بھائی ہے میرا صرف دوست نہیں..."

آفتاب نے اُس کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا....

"اوکے.... آپ بے فکر رہیں میں ساری تیاری کروالوں گی..."

انعم نے اُسکے شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے کہا....

زندگی کا رُخ کس طرح بدلنے والا تھا اُسکا گناہ اُسکے سامنے کس طرح آنے والا تھا اگر وہ جانتی ہوتی تو کبھی گناہ کرتی ہی نہیں مگر ہائے نفس کے کمزور لوگ کہاں خود کو روک پاتے ہیں جذباتوں میں بہہ جاتے ہیں اور جب سطح پر آتے ہیں تو منظر بدلے ہوئے ہوتے ہیں

شناسا چہرے اجنبیوں کا بھیس دھار چکے ہوتے ہیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"سب تیاریاں ہو گئی ہیں نہ"

آفتاب نے آئینے کے سامنے کھڑی ساڑھی صحیح کرتی انعم کے پیچھے کھڑے ہو کر خود پر بھی تنقیدی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا....

"سب ہو گیا ہیں..."

انعم نے کلون کے اسپرے خود پر کرتے ہوئے کہا....

"ویسے آج تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ"

آفتاب نے بغور اُسکی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا....

"میں تو روز ہی اچھی لگتی ہوں"

انعم اُسی اعتماد سے بولی جس کی وجہ سے وُہ آفتاب کو پسند تھی....

"yes...my wife is most beautiful lady in the world"

آفتاب نے محبت بھرے لہجے میں کہا....

"اُوئے.....کہاں ہے"

نیچے سے آتی زور دار آواز پر آفتاب چونکا پھر مسکرا دیا....

"آ گیا..."

آفتاب نے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا....

"آپ جایئے میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں"

انعم نے دوبارہ شیشے کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا....

"اوکے"

آفتاب کہتا ہوا باہر نکل گیا....

"اُوئے گدھے"

آفتاب نے آخری کی دو سیڑھیوں پر پہنچ کر ایاز کو آواز لگائی جو دوسری طرف منہ کیے کھڑا تھا.....

"ابے... کیسا ہے تو.؟.."

ایاز اور وُہ انتہائی گرم جوشی سے بغل گیر ہوئے.....

"میں تو ویسا ہی ہوں جیسا تھا مگر تو بہت بدل گیا اُلو کے پٹھے...."

آفتاب نے اُسکے پیٹ پر ہلکا سا مارتے ہوئے پیار سے کہا....

"ابے یار بس پاکستان آکر بہت بزی ہو گیا تھا دراصل ہم لوگ بزنس یہاں شفٹ کر رہے ہیں تو پورا ایک مہینہ بہت بزی رہا.... اور میں نے سوچا تھا جب سب جھمیلوں سے نپٹ جاؤں گا تب آرام سے اپنے یار سے مِلنے آؤں گا"

ایاز نے اُسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے صوفے کی طرف قدم بڑھا دیے....

Copyright by Author

"ویسے آج تو بھابھی سے مِل کر ہی رہوں گا"

وُہ دھونس سے بولا....

"ابے ہاں نہ بس آرہی ہیں.. تو یہ بتا تو کب شادی کر رہا ہیں"

"بس بہت جلد"

"کوئی پسند کرلی ہے کیا"

آفتاب کو تجسس ہوا.....

"ہاں..."

ایاز نے مسکراتے ہوئے کہا....

"کون ہے"

"فکر مت کر تُجھے ہی ملواؤں گا سب سے پہلے"

انعم ساڑھی کا پلو سنبھالتی سہج سہج کے قدم اُٹھاتی سیڑھیاں اُتر رہی تھی ایاز کی اُسکی طرف پیٹھ تھی.....

"لے تیری بھابی بھی آگئی"

آفتاب نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا...

انعم اب قریب آچکی تھی....

ایاز نے بھی فوراً گردن موڑی.....

انعم کی آنکھیں جیسے ہی ایاز کے چہرے پر پڑیں وُہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی قدم وہی رُک گئے آگے ملنے سے انکاری منوں بوجھ لگنے لگا اُسے وہاں کھڑے رہنا....

ایاز کی حالت بھی مختلف نہیں تھی اُسکے تو قدم بھی لڑکھڑا گئے.....

"کیا ہوا"

آفتاب نے آگے بڑھ کر اُسے سہارا دیا....

ایاز کی نظریں انعم پر ٹھہری تھی ٹھہرے ہوئے سمندر میں حرکت ہوئی تھی تلاطم اُٹھا اور سارے رشتوں کو بہالے گیا سب تباہ کر گیا....

ایاز کو لگا زمین اپنے محور سے ہٹ گئی ہو۔ آسمان ٹوٹ کر زمین پر آپڑا ہو۔ ہر چیز درہم برہم ہو گئی ہو۔ کائنات کی طنابیں ٹوٹ گئیں ہوں۔

ہر چیز اپنے آپ سے ہی ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ گئی ہو۔

ایاز کو لمحے اپنی گرفت سے نکلتا اور اور وُہ کمزور لمحے اپنے آنکھوں کہ سامنے رقص کرتے دکھائی دینے لگے....

انعم جو دُنیا کو اپنی مُٹھی میں قید سمجھتی تھی آج جب مُٹھی کھلی تو کچھ بھی نہیں تھا اُسکے ہاتھوں میں کُچھ بھی نہیں لاحاصل پچھتاوا تھا بس....

Copyright by Author

جن نیلی آنکھیں کی وُہ اسیر ہو گئی تھی آج اُس کے اندر خواہش اُٹھی کاش وہ کبھی یہ نیلی آنکھیں دیکھتی ہی نا....ایک چیز دونوں کے پاس باقی رہی تھی دونوں کو قدرت نے گناہوں کی سزا انتہائی بھیانک دی تھی نامحرم سے مراسم بربادی لاتے ہیں مگر اتنی ہولناک تباہی تصور بھی نہیں کیا تھا اُس نے....وافر مقدار میں ایک چیز قُدرت نے دونوں کے لیے چھوڑی تھی....احساسِ لذت وہی احساسِ لذت جو بربادی کے دہانے پرلے آیا تھا دونوں کو.....ایاز کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کس طرح وُہ آفتاب سے نظریں ملائے اندر ہی اندر اُسکے آگ لگ چکی تھی وہ جلنا شروع ہو گیا تھا اُسکی روح جھلسنے لگی تھی....انعم کو یکدم چکر آ گئے.....

"انعم"

آفتاب اُسکی طرف بڑھا.....

مگر وہ ہوش کھو چکی تھی....

"اچانک کیا ہو گیا...ایاز تو ڈاکٹر کو کال کر میں انعم کو روم میں لے کر جا رہا ہوں"

آفتاب نے اُسے بازوں میں اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا....

ایاز کا دِل وہاں سے بھاگ جانے کو چاہا کہیں چھُپ جانے کو جہاں آفتاب نہ پہنچ سکے اُسے دیکھ نہ سکے.....

ڈاکٹر بھی آگیا اور چلے بھی گیا ایاز صوفے پر سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھا رہا وُہ اپنی یاداشت سے اُس رات کو مٹا دینا چاہتا تھا....

"ہیلو انکل"

راحیل جو کھیلتے کھیلتے باہر نکلا تھا....اُسے دیکھ کر رُک گیا....

ایاز نے چونک کر چہرہ اوپر کیا....

معصوم سا بچہ مُسکرا کر اسی کی طرف دیکھ رہا تھا....

"ہیلو بیٹا...."

ایاز نے خود کو نارمل کیا....

"آپ پاپا کے دوست ہیں نا؟"

راحیل نے دور کھڑے ہی کہا....

"ہاں بیٹا آپ میرے پاس آؤ"

ایاز نے اسے پیار سے اپنی طرف بلایا....

راحیل کو اُس نے گود میں اُٹھالیا....

"انکل مما کو کیا ہوا ہے؟"

راحیل نے اُس سے پوچھا....

"کچھ نہیں ہوا مما کو وہ بِلکل ٹھیک ہیں"

ایاز کے بجائے آفتاب نے پیچھے سے آتے ہوئے جواب دیا....

"بیٹا راحیل آپکا ایک اور بھائی یا بہن آنے والا ہے"

آفتاب نے راحیل کو گود میں لیتے ہوئے پیار سے کہا....

"Really"

اُسے یقین نہ آیا....

"yes"

آفتاب نے اُسکے گال کو چومتے ہوئے کہا....

وہی لمحہ لگا ایاز کو فیصلہ کرنے میں وہ یہاں نہیں رُکے گا وہ آفتاب کا سامنا نہیں کر سکتا سچائی بتا کر وہ اِس فیملی کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا...

"میں یہ سب چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا کبھی واپس نہیں آؤں گا"

ایاز نے خود کو فیصلہ سنایا....

جو ہو چکا ہے اُسے بدلا نہیں جا سکتا تھا مگر جو وہ کر سکتا تھا اُس نے سوچ لیا فیصلہ کر لیا

اپنی زندگی کا سب سے مشکل ترین فیصلہ.......

مگر ایک چیز کو وہ بِلکل نظر انداز کر گیا کہ انعم ماں بننے والی تھی....

اُسکی سچائی کیا تھی...

مگر وُہ بس اُس وقت وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا جس کا فیصلہ کر چُکا تھا وُہ.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپی راحیل بھائی آ گئے ہیں؟"

طیات رات کی تقریب کے لیے تیار ہو رہی تھی ایان نے آکر اُسے نویدِ زندگی دی....

"ٹھیک ہے تُم اُنہیں اندر بھیج دو"

طیات نے جلدی جلدی چوڑیاں پہنتے ہوئے کہا....

ایان چلا گیا.....

"آہ"

جلدی جلدی چوڑیاں پہننے کے چکر میں دو ٹوٹ کر اُسکے ہاتھ کو زخمی کر گئیں.....

"آرام سے پہنو"

راحیل کب اندر آیا اسے پتا بھی نہیں چلا....

طیات نے فوراً اُسکی طرف دیکھا....

راحیل کی محبت اُسکے اندر کتنی گہری جڑیں پکڑ چکی تھی طیات کو اندازہ نہ تھا بس اُسے

Copyright by Author

سامنے دیکھ کر آنکھیں خود بخود چھلک پڑیں اور بے اختیار اُسکے سینے سے لگ گئی.....

راحیل چونکا تھا.....

"تُم کتنے لاپرواہ اِنسان ہو تمہیں پتا بھی ہے میں کِتنی پریشان تھی تمہیں میری کوئی فِکر نہیں جب دیکھو تُم بس اپنی مرضی کرتے ہو.....

تُم کیوں بھول جاتے ہو تمہارے ساتھ اب میں بھی۔۔۔ مُجھے تمہاری فِکر ہے تُم کیوں بھول جاتے ہو تمہاری ایک عدد بیوی بھی ہی جو تمہارے لیے پریشان ہوتی ہے... مگر نہیں تُم کبھی نہیں سدھر نہیں سکتے راحیل تُم کبھی نہیں سُدھر سکتے...."

طیات کو خود نہیں پتا چلا وُہ کیا کیا بولتی گئی.... مگر اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر خوشی بھی اُسے اتنی ہوئی تھی....

"آج گھر چلو پھر بتاتا ہو"

راحیل نے بھی اُسے بھینچ لیا.....

"کیا یہ کل رات والا ہی راحیل ہے...."

طیات نے سوچا مگر بولی کُچھ نہیں.....

وُہ اِس لمحے کو برباد نہیں کرنا چاہتی تھی...

"تمہیں چوٹ کیسے لگی؟"

طیات نے اُسکے ہونٹ کے پاس ہوئے زخم کو دیکھتے ہوئے کہا....

"کچھ نہیں ہوا"

"چلو سب چلے گئے ہیں"

راحیل نے اُسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا....

اُسکا ہاتھ پکڑ کر ساتھ باہر نکل گیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابو بکر کہاں ہے؟"

امان نے ہال میں ابو بکر کو نہ پا کر پوچھا....

"لیجئے آگئے آپکے دوست"

ایان نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں سے پژمردہ سی چال چلتا ابو بکر آ رہا تھا....

"کہاں غائب تھے تم خوب دوستی نبھائی تُم نے"

امان مصنوئی خفگی سے بولا....

"بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی صبح سے اسی لیے آرام کر رہا تھا بس...."

ابو بکر نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا....

Copyright by Author

طیات بھی راحیل کے ساتھ چلتی ہوئی وہاں آگئی...

"اور یہ چہرے کا کیا حال ہوگیا ہے اور ہاتھ کو کیا ہوگیا ہے"

امان نے اُس کے سوجے ہوئے چہرے اور ہاتھ پر بندھی بینڈیج کو دیکھتے ہوئے فکرمندی سے کہا....

"کُچھ نہیں بس ایک جاہل اِنسان سے لڑائی ہوگئی تھی کل رات کو گھر جاتے ہوئے"

وُہ راحیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا....

راحیل نے اپنے ہاتھ کو زور سے بھینچا....

اُسکے ہاتھ میں طیات کا ہاتھ تھا وُہ بھول چُکا تھا....

طیات کو یقین ہو گیا راحیل اور ابو بکر کے بیچ کُچھ ہوا تھا کل رات....

"اچھا چلو نا یار سب انتظار کر رہے ہیں دولہے میاں آپکا"

ابو بکر نے ماحول بدلنے کی خاطر کہا.....

راحیل طیات کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے پکڑے ہی چلنے لگا....

ہر طرف لوگوں کے چہرے پر خوشی تھی....

امان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا..

نمرہ کو اُسکے برابر لاکر بٹھایا گیا اور جوڑی مُکمل ہوگئی....دو پیار کرنے والوں کو تو اپنی

منزل مِل چکی تھی....

طیات بھی خوش تھی بہت اُسکی اتنی بڑی خواہش جو پوری ہو گئی تھی.....

بس ابو بکر اور راحیل دونوں نفرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طیات اُسی رات راحیل کے ساتھ واپس گھر آ گئی....

امان کا اصرار تھا رُک جانے کا....

مگر اُس نے سہولت سے انکار کرتے ہوئے اگلی بار آنے کا وعدہ کیا.....

"میں تمہارے لیے چائے لاتی ہوں"

طیات نے اُس کے تھکے تھکے سے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا....

"ہمم"

اُس نے ہنکار بھرا....

طیات جب تک چائے بنا کر لائی وُہ کپڑے بدل چکا تھا....

چینجنگ روم سے باہر نکل رہا تھا....

اُس نے کپ ٹیبل پر رکھا.....

طیات نے اُسکی طرف رُخ کیا....

راحیل مناسب قدم اٹھاتا اُس کے پاس آیا....

طیات کو دیکھنے لگا....

طیات کو نے اُسکی نظروں میں تحریر پیغام کو پڑھ لیا تھا....

راحیل نے اُسے سر تا پاؤں دیکھا اسے آج طیات بہت خوبصورت لگی تھی....

اُس نے طیات کے ماتھے کا بوسہ لیا...

طیات نے شرم سے نظریں جھکا لیں....

نظریں مرمری چہرے سے ہوتے گداز ہاتھوں پر جا رکی...

سفید رنگت پر ایک طرف لالی نمایاں تھی....

"یہ کیا ہوا"

راحیل نے اُسکے ہاتھوں کو نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا....

"کچھ نہیں بس چائے بناتے ہوئے"

اُس نے راحیل کا دھیان ہٹانا چاہا....

"بیٹھو اِدھر"

راحیل نے اُسے شانوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور دراز سے فرسٹ ایڈ بکس نکالنے لگا......

"دھیان کہاں رہتا ہے تمہارا کوئی کام تو صحیح سے کر لیا کرو"

راحیل اُسکے ہاتھ پر تازہ تازہ اُبھرے آبلے پر مرہم لگاتے ہوئے اُسے ڈانٹ رہا تھا....

طیات کی نظریں نہیں اُٹھ رہی تھیں اُسکی طرف کچھ دیر پہلے کی گئی حرکت سے اُسکے چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے ہوئے تھے....

"اب ٹھیک ہے"

طیات دھیمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھی...

راحیل نے اُسکے زخم والی جگہ پر ہونٹ رکھے.....

"سو جاؤ....رات بہت ہو گئی ہے"

راحیل سنجیدہ انداز میں بول کر فرسٹ ایڈ بکس واپس دراز میں رکھنے کھڑا ہو گیا...

طیات نے تکیے پر سر رکھ دیا اور آنکھیں موند لیں...

راحیل بھی لائٹ بند کر کے اُسکے برابر آ کر لیٹ گیا...

فل سائز بیڈ پر وُہ دونوں ایک دوسرے کی طرف پشت کیے لیٹے تھے...

راحیل اور طیات دونوں نے ایک ساتھ کروٹ لی...

ڈیمر کی ہلکی ہلکی روشنی میں وُہ دونوں ایک دوسرے کا چہرے صاف دیکھ سکتے تھے.... دونوں اپنی اپنی جگہ پر لیٹے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے....

"اب بھی ڈر لگتا ہے..."

اُس کی آنکھیں راحیل کی آنکھوں میں کُچھ ڈھونڈھ رہی تھیں راحیل کی بات پر وُہ چونکی تھی...

طیات نے اُسکی بات کا لفظی جواب دینے کے بجائے عملی ثبوت دیتے ہوئے اُسکے کشادہ سینے پر سر رکھ دیا....

راحیل اِس جواب پر مسکرایا تھا دونوں ہاتھوں سے طیات کو اپنی پناہ میں لے لیا...

طیات کے اندر سکون کی ایک لہر دوڑ گئی تھی ہر بیوی کی طرح وُہ بھی اپنے شوہر کی قربت کی خواں تھی....

قربت کے یہ لمحات ایک لمبی مسافت کے بعد میسر ہوئے تھے وُہ ابھی اِن لمحات کو جینا چاہتی تھی....

مگر وُہ یہ نہیں جانتی تھی یہ قُربت کے لمحے اُسے آخری بار میسر ہوئے تھے...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ انجان تھی یہی اُسکے لیے بہتر تھا....

وُہ زندگی نامی محل کے ایک دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھی....دروازہ بند ہوتا جا رہا تھا... مگر وُہ انجان تھی....

راحیل نامی باب بند ہونے جا رہا تھا ایک نئے سفر کا آغاز ہونے جا رہا تھا...

مگر وُہ انجان تھی اور یہی اُسکے لیے رحمت تھی خُدا کی......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ دن انتہائی سکون اور خوشی سے گزر گئے...

امان کو کمپنی کی طرف سے باہر انگلینڈ جانا تھا پورے دو سالوں کے لیے فیملی کے ساتھ مگر وُہ کسی طور پر جانے کو تیار نہ تھا.....

"بھائی آپ میری وجہ سے نہیں جا رہے ہے؟ تو پلیز بے فکر ہو جائیں میں بلکل ٹھیک ہوں"

طیات آج اُسے سمجھانے آئی تھی.....

"تُم مت بولو میں فیصلہ کر چکا ہوں میں نہیں جاؤں گا"

امان نے فیصلہ کُن انداز میں کہا....

"ہاں طیات اتنی دور نہیں جانا یار سب سے دور"...

نمرہ نے بھی امان کی تائید کی....

"بھائی یہ ایک بہترین موقع ہے آپکے لیے پلیز اسے جانے مت دیں"

طیات نے اپنی کوششیں جاری رکھیں....

"تمہیں سمجھ نہیں آتی گڑیا میں تمہیں اُس اِنسان کے بھروسے یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتا"

امان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا...

"بھائی وہ کوئی اِنسان میرا شوہر ہے مجھے اُسکے ساتھ زندگی گزارنی ہے اب آپ کیا ساری عُمر اِسی طرح میری وجہ سے یہ کرتے رہیں گے....

بھائی راحیل بہت بدل چُکا ہے... آپ اُسکی ٹینشن نہ لیں پلیز"

طیات نے اُسے یقین دلانا چاہا....

"مگر مجھے پھر بھی نہیں جانا"

امان کسی ضدی بچے کی طرح بولا.....

طیات کو اُس پر بے اختیار بہت سارا پیار آیا.....

اُسکے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی....

"اپنی گُڑیا کی بات بھی نہیں مانیں گے.... میں آپکو بہت کامیاب دیکھنا چاہتی ہوں"....

طیات نے آخری حربہ آزمایا... ایموشنل بلیک میلنگ کا وار کارگر ثابت ہوا....

"مگر طیات"

امان اُسکی ضد کے آگے ہمیشہ کی طرح ہار گیا....

"اگر مگر کُچھ نہیں بھائی.... اے بھابی پیکنگ شروع کرو"

طیات نے نمرہ کو چھیڑا....

وُہ دن بھی آگیا جب ایئرپورٹ پر امان کو چھوڑنے آئی تھی....

ابو بکر بھی آیا تھا...

"طیات میرا دِل نہیں مان رہا تمہیں اِس طرح چھوڑ کر جاتے ہوئے"

امان کے دل کے کسی کونے میں ایک ڈر سر اُٹھا رہا تھا....

"بھائی.... آپ میری فِکر مت کریں میں سچ میں بہت خوش ہوں اور ویسے بھی دو سال کی تو بات ہے بس جلدی سے جائیں فوراً واپس آجائیں دیکھیے گا کتنی جلدی گزرتے ہے بس دو ہی سال تو ہیں"....

طیات نے اُسکے گلے لگتے ہوئے کہا....

"مُجھے پھوپھو پھوپھو کہنے والا تو لے ہی آنا تُم دو سال بعد"

طیات نے نمرہ کے کان میں سرگوشی کی....

نمرہ اُسکی گلے لگ گئی....

"آپی"

نمرہ کے الگ ہوتے ایان نے اسے مضبوطی سے بھینچ لیا....

ایان رو دینے کے قریب تھا....

"ارے میری جان یار بس دو سال تو ہیں آپ لوگ تو اتنے سینٹی ہو رہے ہو"...

طیات نے موڈ بدلنا چاہا سب کا....

فلائٹ کی لاسٹ اناؤنسمنٹ گونجی.....

"اپنا خیال رکھیے گا بہت"

امان اور ایان دونوں نے اُسے اپنے حصار میں لے لیا....

"آئی لو یو بھائی اینڈ میرے بچے ایان"

طیات بلا آخر رو پڑی....

"میری جان....وی لو یو ٹو"...

امان کی آنکھیں بھی بھر آئی.....

نمرہ بھی بھائی بہن کی ایسی محبت پر آبدیدہ ہو گئی....

"اپنا بہت خیال رکھنا گُڑیا"

طیات کو مزید مضبوطی سے خود سے لگاتے ہوئے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا....

"اللہ حافظ بھائی"

طیات نے آنسو صاف کرتے ہوئے وُہ مرحلہ آسان کیا....

"خداحافظ بیٹا....ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میں زندہ ہوں تمہارے لیے تمہارا گھر ہے کُچھ بھی ہی بس ایک کال کرنا میں آجاؤ گا اپنی گڑیا کے پاس"

امان نے شفقت بھرا ہاتھ اُسکے سر سے ہٹاتے ہوئے کہا....

وُہ تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے....

طیات نے نم آنکھوں سے اُنہیں اندر جاتے ہوئے دیکھا...

امان نے دوبارہ مڑ کر اُس کی طرف دیکھا....

امان کے دِل میں ایک انجانا سا ڈر بڑھتا جارہا تھا....

طیات اِس بات سے بے خبر تھی جس سائے دار درخت کی چھاؤں کے گھمنڈ پر اُس نے اپنے شفیق اور امر مضبوط حصار کو خود سے دور کیا تھا وُہ سایہ تو اُسی رات چھین

Copyright by Author

جانے والا تھا....

اُسکا سب سے مضبوط اور واحد سہارا دور ہو چکا تھا.......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر نے اپنے اندر اُٹھتے سوالوں کے جواب کی خاطر راحیل سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور اُسی فیصلے پر عمل کرتے ہوئے امان کے جانے کے بعد راحیل کے گھر آ پہنچا.....

وُہ گھر اُسکی یادوں میں دُھندلا دُھندلا سا تھا....

طیات اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی اُسکی طبیعت کُچھ بوجھل بوجھل سی تھی امان کے جانے کے وجہ سے وہ اُداس بھی تھی.....

"میم کوئی ابو بکر صاحب آئے ہیں راحیل سر سے مِلنے"

نوکر نے آکر اُسے اطلاع دی....

"ابو بکر یہاں کیا کرنے آیا ہے اور راحیل سے کیوں مِلنے آیا ہے؟"

طیات کی تشویش ہوئی....

"السلام علیکم"

طیات نے اسلام کیا....

"وعلیکم سلام"

"آپ یہاں کیسے آئے اور راحیل سے کیا کام ہے آپکو"

طیات نے پوچھا....

"آپ راحیل کو بلا دیں مجھے اُس سے بات کرنی ہے"

ابو بکر پہلی بار اُس کے ساتھ سختی سے مخاطب ہوا...

"راحیل گھر پر نہیں ہیں"

طیات نے بھی پوچھنے کا ارادہ ترک کیا....

ابو بکر جانے کے لیے پلٹ گیا....

طیات کو یکدم چکر آ گئے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا....

سنبھلنے کے لیے صوفے کا سہارا لیا...

ابو بکر نے آگے بڑھ کر اُسے پکڑا نہ ہوتا تو وُہ زمین پر گر چکی ہوتی....

"آپ ٹھیک ہیں؟"

ابو بکر نے پوچھا....

"جی میں ٹھیک ہوں"

طیات نے اُسکے حصار سے نکلتے ہوئے کہا.... مگر پھر توازن بر قرار نہ رکھ سکی....

"میں آپکو آپکے کمرے تک چھوڑ دیتا ہوں"

نہیں میں چلی جاؤں گی"

"آپ چل نہیں پا رہیں کیسے ٹھیک ہے؟"

ابو بکر نے کہا....

طیات اُسکا ہاتھ پکڑ کر چلتی ہوئی اپنے کمرے تک آگئی....

"دھیان رکھیں اپنا آپ"....

ابو بکر کہہ کر واپس پلٹ گیا....

وُہ مڑا ہی تھی راحیل سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ رہا تھا ابو بکر کو اپنے گھر میں دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف سے آتا دیکھ راحیل کی آنکھوں میں خون اُتر آیا.....

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں آنے کی"

راحیل آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولا....

"مجھے تُم سے بات کرنی تھی اسی لیے آیا تھا"

ابو بکر اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے بولا....

"میرے بیڈروم میں سے کون سے راحیل سے بات کر رہے تھے تُم"

راحیل نے اُسے دھکا دیا....

Copyright by Author

"تُم ابھی اپنے ہوش میں نہیں ہو"....

ابو بکر نے اُسکے لڑکھڑاتے قدموں سے اُسکے نشے میں ہونے کا اندازہ لگایا....

"دفع ہو جاؤ یہاں سے"

راحیل اُنہی قدموں پر دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگا....

"تُم باز نہیں آئی اپنی حرکتوں سے"

راحیل کمرے میں پہنچ کر دھاڑا.....

"وُہ شخص میرے گھر میں میرے بیڈروم میری بیوی کے ساتھ کیا کر رہا تھا....مُجھے بیوقوف بنانا بند کرو بس"....

راحیل نے اسے شانے سے پکڑ کر کھڑا کیا.....

"characterless"

راحیل زہر خندہ بولا.....

طیات کے سارے حواس یکدم بیدار ہوئے....

طیات گم سم سے کھڑی تھی

اپنی محبت کے منہ سے اپنے کردار کو داغ دار کر دینے والے اِلزام سُن رہی تھی اُسکے کہے جانے والے ہر لفظ اُسکے دِل کو کاٹ رہے تھے خون کر رہے تھے وہ اب بھی چُپ

تھی کہنے کو بہت کچھ تھا اُسکے پاس مگر زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی شاید زبان بھی ایک ایسے شخص کو صفائی دینے کے لیے نہیں کھلنا چاہتی تھی جِس کو تو شاید خدا بھی معاف نہیں کریگا کبھی.....

"خدارا ایک بار میری بھی تو سُن لو ایسا کُچھ بھی نہیں ہے جیسا تُم سوچ رہے ہیں میں نے کوئی خیانت نہیں کی۔ تُم نے جو کچھ بھی دیکھا محض نظر کا دھوکا ہے ابو بکر تُم سے ہی مِلنے آیا تھا میں نے اُسے بولا کہ تُم گھر پر نہیں ہو تو وہ جا ہی رہے تھے کے مجھے چکر آ گئے اور بس وہ مجھے کمرے تک چھوڑنے آیا تھا اِس سے زیادہ اور کُچھ نہیں آپکو مجھ پر اپنی طیات پر بھروسہ نہیں میں صرف اور صرف آپکی ہو"....

ایک مان تھا اُسکے لہجے میں کرب تھا آواز میں....

"بس کرو اپنا گندہ کھیل....وہ دھاڑا.... تُم ایک بدکردار لڑکی ہو جسے مردوں کی حوس ہے بے حیا ہو تُم"...

راحیل نے اُسے بالوں سے پکڑ کر دبوچا....

"بس کردو مُجھ پر اور الزام نہ لگاؤ اتنے گھٹیا اِلزام بے بنیاد ہیں سب صرف تمہارے دماغ کی گند ہے یہ جیسے تُم خود ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہو میں بدکردار نہیں

ہوں"....

طیات نے اُسکا گریبان پکڑ کر چیخ کر کہا....

"تُم ایک جھوٹی عورت ہو۔۔۔ تُم سب ایسی ہی ہوتی ہو"

راحیل نے آواز مزید بلند کی....

"مُجھے اپنی عزت پاسداری جان سے بھی عزیز ہے میں کسی کمزور لمحے کی زد میں آکر اپنی آخرت خراب نہیں کرونگی تُم میرے شوہر ہو میرا سب کُچھ صرف تمہارے لیے ہے صرف اور صرف تمہارے لیے.... میں تمہاری طرح باہر کی خاک نہیں چھانتی پھرتی نامحرموں سے مراسم نہیں قائم رکھتی مجھے میرا مذہب اِس چیز کی اجازت نہیں دیتا نہ ہی تمہیں دیتا ہے مگر تمہیں اپنی آخرت کی فکر نہ ہو مجھے ہے میں جانے انجانے کوئی ایسا کام نہیں کرونگی جس سے روزِ محشر میدان حشر میں اپنے رب کے حضور میں سرخرد نہ ہو سکو"....

طیات نے مزید مضبوطی سے اُسکا گریبان پکڑا....

راحیل آفتاب کو کسی نے ٹھنڈی رات سے چلچلاتی دھوپ میں لا پھینکا اتنا شدت سے حقیقت کا آئینہ اُسکے سامنے آکھڑا ہوا وہ خود کا عکس اُس میں دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا ابھی تو اُسے اور پستی میں گرنا تھا بہت گہرائی میں جہاں سے نکلنا نہ ممکن لگتا ہے....

"میں بد کردار ہوں نہ تمہارا کردار بہت بلند ہے تو کیوں میرے ساتھ ہو نکل جاؤ دفع ہو جاؤ"

راحیل کا غصے سے بُرا حال تھا اُسکے بس میں ہوتا تو دنیا کو آگ لگا دیتا جو حقیقت کا آئینہ طیات نے اسے دکھایا تھا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اُس وقت جو چیز اور ایک اور گناہ اُسکے بس میں تھا جو وہ کر گزرا...

"میں راحیل آفتاب اپنے پورے ہوش و حواس میں طیات حیدر تمہیں".....

"خدارا یہ مت کریں راحیل ایک اور گناہ مت کریں"...

طیات کو اپنا گھر نہیں اُجاڑنا تھا اُس نے راحیل کے پیر پکڑ لیے راحیل نے جھٹکے سے اُسے خود سے الگ کیا....

"طلاق دیتا ہو"....

"راحیل تمہیں خُدا کا واسطہ ہے رُک جاؤ"....

طیات نے اُسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے....

"طلاق دیتا ہو....

طلاق دیتا ہوں"----

راحیل نامی باب بند ہو گیا مکمل دروازہ بھی ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا وہ بے آسرا ہو گئی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

تھی دُنیا ختم ہو گئی اُسکی.....

راحیل بھی اپنی بربادی کا سامان کر کے ایک طرف بیٹھ گیا....

کئی لمحے سرک گئے....

طیات سنبھل کر اٹھی اُسکے مقابل کھڑی ہوئی اور بولی۔۔۔

"تمہاری اصل کہانی اب شروع ہو گی راحیل آفتاب بد دعا ہے میری ایک بے قصور پاک دامن لڑکی کی جسکے کردار کے اور ذات کے تُم نے بخیے اکھیڑ دیے ہیں تُم برباد ہوگے کرب سے تڑپتے رہو گے موت سے پہلے موت آئیگی تمہیں قیامت سے پہلے قیامت آئیگی تُم پر یہ پوری دنیا میدان حشر بنے گی تمہارے لیے.... ثور پھونکی جائیگی تُم پر قیامت سے پہلے اِنتظار کرو تم اپنی بربادی کا جشن مناؤ خدا کی رحمت سے آزادی کا تمہاری رسی بہت جلد کھینچی جائیگی انتظار کرو بد دعا ہے میری دل سے نکلی ہے عرش کو ہلا دیگی".....

آنکھوں سے چھلکتا نم پانی اور اُترا خون راحیل کی بربادی کی شروعات تھی یہ.....

طیات اُسے اُسکی بربادی کے ساتھ چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی اور پھر گھر سے......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بادل زور سے گرجے اور آسمانی بجلی کی دہشت ناک چمک کیساتھ ہی شہر کے بیشتر حصے تاریکی میں ڈوب گئے۔۔

بارش کی آواز میں جلترنگ کی بجائے ایک ہیبت ناک سا تاثر قائم کر دینے والی گھن گرج تھی۔

وُہ ایک انتہائی بھیانک رات تھی...

طیات کے لیے اُسکی زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی وہ....

آسمان کسی زمینی باسی کے دکھوں کی تاب نہ لا کر اسکے ہمراہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔اتنی تیز بارش تھی کہ جانور بھی کہیں جا دبکے تھے۔

سڑکوں پر لگے بجلی کے کھمبوں پر جلتے بلب بھی بند ہو چکے تھے جس کے باعث رات کا گھور اندھیرا ہر سو پنجے گاڑے ہوئے تھا۔

ایسے میں چھاجوں چھاج برستا مینہ اور گاہے بگاہے چمکتی بجلی۔۔ہیبت سی ہیبت تھی۔۔

ایسے موسم میں آدھی رات کو طیات گھر چھوڑ کر نکلی تھی زندگی میں پہلی بار اتنی ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کیا تھا اُس نے کے رات کے ۲ بجے اکیلی گھر سے نکلی تھی...

کسی نے اُسے روکا بھی نہیں تھا روکتا بھی کون اور کیوں....؟

جس گھر میں عزت ہی نہیں تھی وہاں رُکنے کا اُسکے پاس کوئی جواز بھی باقی نہ تھا...

وُہ اُس وقت ایک پوش علاقے سے گزر رہی تھی جہاں تو دن کے وقت بھی سناٹا ہوتا تھا....

اسٹریٹ لائٹ کی روشنی دور تک اُسے رستہ دکھا رہی تھی مگر اس نے طے نہیں کیا تھا اُسے کہاں جانا ہے دکھنے والے راستے نکلنے کو بہت جگہ نکلتے تھے مگر اُسے کہاں جانا تھا یہ ابھی اُسے خود بھی نہیں پتہ تھا..

"زندگی اِس طرح بھی بدلتی ہے"..

اُس نے دُکھ سے سوچا....

کبھی خوشیوں سے جھولی کو بھر دیتی ہے کہ خود پر ہی رشک آنے لگتا ہے تُو کبھی اُس رشک کو اشک بنا دیتی ہے اِس طرح توڑتی ہے پھر جڑنے کا کوئی آسرا ہی نہیں دکھتا....

یکدم لگنے والے بریکس کی آواز اُسے سوچوں میں غرق ذہن کو حقیقت میں لے آئی...

اُس نے اپنی پیچھے مڑ کر دیکھا....

۲ نوجوان لڑکے تھے

آگے والے کے شرٹ کے بٹن اوپری تین کھلے ہوئے

Copyright by Author

تھے...

پیچھے والے کے گلے سے مُختلف چینیں جھانک رہی تھی دونوں نہایت حریص نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے....

رات کے اِس پہر اِس حالت میں ایک لڑکی کے پاس رُکنے والے وہ دونوں اُسے کہیں سے بھی شریف نہیں لگے....

ابھی وہ بھاگنے کے لیے پر تول ہی رہی تھی وہ بائیک لے کر اُس تک آ گئے....

ابتک کُچھ کہا نہیں گیا تھا مگر وہ عورت تھی مرد کی نظروں کو پہچانتی تھی کم از کم یہ وہ نظریں نہیں جن سے ماؤں بہنوں کو دیکھا جاتا ہے.....

اُن نظروں میں غلاظت ٹپک رہی تھی....

طیات نے بھاگنا شروع کر دیا...

دونوں لڑکوں نے زور کا قہقہ لگایا..

گویا کہہ رہے ہوں آج شکار کا مزا آئیگا....

انہوں نے بائیک اس کے پیچھے دوڑائی..

اور اُسکے سامنے لا کر بائیک روکی...

"خُدا کے واسطے مُجھے بخش دو مُجھے جانے دو"

Copyright by Author

طیات روتے ہوئے بولی....

وہ لوگ اب بھی کچھ نہیں بولے...

"کہاں جارہی ہو....ہم چھوڑ دیں"

پہلا جملہ کہا گیا...

یہ کوئی مخلصانہ پیشکش نہیں تھی مخصوص گھٹیا انداز تھا بے غیرت لوگوں کا...

اب کی بار وُہ پیچھے والا اُتر کے سامنے آ کھڑا ہوا....

دونوں طرف سے بھاگنے کے رستے بند کر دیے گئے...

"خدارا مجُھے جانے دو"

وُہ ہاتھ جوڑ کر بولی...

دونوں پر کوئی اثر نہیں ہوا...

ایک نے آگے بڑھ کر دوپٹہ پکڑا جبکہ اگلے ہی لمحے ہوا میں اچھال دیا....

"نہیں"

چیخ بلند ہوئی...

مقابل پر اب بھی اثر نہیں ہوا....

وہ چند قدم پیچھے ہوئی دونوں اُسکی طرف بڑھے...

"کیا ہو گا آگے پھر؟"

اِس سے آگے وہ سوچ نہ سکی...

ایک تیز روشنی سے اُسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔

****

وُہ جا چکی تھی گھر سے زندگی سے ہمیشہ کے لیے....

وُہ خالی الذہن کیفیت میں بیٹھا دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وُہ باہر گئی تھی....

"ہاں مجُھے عشق ہے تُم سے"

ادراک ہوا......

"اب کیوں ہوا"اندر سے آواز آئی...

"میری ذات کے تُم نے بخیے اکھیڑ دیے ہیں تُم برباد ہوگے کرب سے تڑپتے رہو گے موت سے پہلے موت آئیگی تمہیں قیامت سے پہلے قیامت آئیگی تُم پر یہ پوری دنیا میدان حشر بنے گی تمہارے لیے....

صُور پھونکی جائیگی تُم پر قیامت سے پہلے اِنتظار کرو تم اپنی بربادی کا جشن مناؤ خدا کی رحمت سے آزادی کا تمھاری رسی بہت جلد کھینچی جائیگی انتظار کرو بد دعا ہے میری دل

سے نکلی ہے عرش کو ہلا دیگی".....

ادراک اور نقصان ایک ہی لمحے میں....

احساس اُس وقت ہوا جب وُہ دُنیا سے جا چکی تھی راحیل آفتاب کی دنیا سے...

اُسکی زندگی سے۔۔۔اب صرف پچھتاوا تھا جسکا فائدہ نہیں....

راحیل مردہ قدم اٹھاتا اُس کمرے میں داخل ہو گیا جو ایک راز ہی رہ گیا....

انعم صابر کی موت کا راز۔۔۔

روشنی سے اندھیرے میں اندھیرے سے روشنی یہ سفر کی شروعات تھی اُسکے.....

اُسکی بربادی کی

سفر "میدان حشر" کی....

****

میدان
حشر
قسط نمبر ۱۷
باب نمبر ۱۰
(جہاں وقت تھم جاتا ہے)
مصطفیٰ چھیپا
www.neweramagazine.com

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'دسواں باب'

"جہاں وقت تھم جاتا ہے"

"میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلا جاؤں گا رہتی زندگی تک میں کبھی واپس نہیں آؤں گا یہاں...... یہ سب کیسے ہو گیا مُجھ سے میں کیسے اپنے بھائی جیسے دوست کی بیوی...."

ایاز پیکنگ کرتے ہوئے مُسلسل خود کو ملامت کر رہا تھا....

نیلی آنکھوں میں سُرخی اُتری ہوئی تھی شاید مسلسل نمکین پانی بہایا گیا تھا....

"مگر وُہ تو جانتی تھی نہ کہ وُہ کسی کی بیوی ہے.... پھر کیسے وُہ یہ سب کر سکتی ہے..."

ایاز کے دل میں آیا وُہ جا کر اپنے دوست کو اُسکی بیوی کی بیوفائی کا بتا دے مگر اِس گناہ میں اپنی ذات کے شامل ہونے کا احساس جُرم اُسے روک رہا تھا وُہ نا چاہتے ہوئے بھی چُپ ہو گیا اور خاموشی سے چلے جانے کا فیصلہ کر لیا......

"میں اُسے پسند کرنے لگا تھا...."

اُسے اب اپنے دِل میں بس چکی انعم کی محبت کا احساس کھل رہا تھا....

Copyright by Author

زندگی میں کُچھ فیصلے کرنا بہت مُشکِل ہوتے ہیں اور ایسے مُشکل وقت سے وُہ گزر رہا تھا...

احساس ندامت اُسکے اندر آگ لگائے ہوئے تھا....

اور اِس حالت میں بندے کا رب کی طرف آنا جب وُہ گناہوں میں گھرا ہو تو وہ ذاتِ اقدس سچی توبہ دیکھتا ہے معاف فرماتا ہے.....

ہم زندگی میں کیوں مشکلوں میں گھرے رہتے ہیں...

کیونکہ ہم یہ راستے خود اپنے لیے تلاش کرتے ہیں"

ہم لوگوں سے اُمیدیں بہت لگا لیتے ہیں مگر جو ہماری ہر اُمید ہے خواہش پوری کرنے کا اختیار رکھتا ہے اسی کو بھول جاتے ہیں....

دنیا کی بھاگ دوڑ میں مصروف زندگیوں میں ہم بھلا بیٹھتے ہیں کہ ہماری سب خواہشیں پوری کرنے ہمیں معاف کرنے سزا دینے کا اختیار صرف ایک ذات کو ہے...

مگر ہم اُسی کو بھول کر لوگوں سے اپنی خوشیاں اور اُمیدیں وابستہ کر لیتے ہیں....

کسی کے چلے جانے کو سزا مان لیتے ہے من پسند چیز کے میسر ہونے پر خود کو نیک گردانتے ہیں....

جو سر نجانے کتنے لوگوں کے سامنے جھکتا ہے بھلے مقصد کوئی بھی ہو اس کے جُھکنے کی

ذلت ایک ہوتی ہے...

یہی سر اگر ہم اُس ذات کے آگے جھکائے جو ہر چیز پر قادر ہے تُو اِن ذلتوں کے بجائے ہمارے کھاتے میں اللہ کی خوشی آئیگی۔۔بے شک اللہ عاجزی اور انکساری کو پسند کرتا ہے.... صبح ۹ بجے کی فلائٹ سے وُہ واپس جا رہا تھا چیا گو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کم از کم ایاز نے یہی سوچا تھا.... مگر ہمارے طے کرنے، فیصلے کرنے سے کیا ہوتا ہے ہوتا تو وہی ہے جو وُہ لکھ چُکا ہوتا ہے تقدیروں میں.....

اضطرابی کیفیت، احساس ندامت وُہ کسی مجرم کی طرح اپنے رب کے سامنے جا کھڑا ہوا کٹھرے میں جہاں گناہوں کی اور نیکیوں کی فہرست لیے دائیں بائیں بیٹھے فرشتے تھے اُس نے نیت باندھ لی حلف اُٹھا لیا جو کہے گا سچ کہے گا....

مگر کیا اسے بتانے کی ضرورت تھی وُہ تو دِلوں کا حال جانتا ہے....

مقدمے کی سماعت ختم ہوئی اُس نے سلام پھیر لیا ہے اب گناہوں کے اعتراف کا وقت تھا اُس نے ہاتھ اٹھا لیے.....

یا اللہ.... تو جانتا ہے میں تیری کائنات کا سب سے حقیر ذرہ ہوں لیکن میری کم ظرفی میرے گناہوں کی داستانیں آسمانوں سے بھی بلند ہیں۔ میری حقیقیت اور میرے دِل میں چھپے چور احساس جُرم سے تو بخوبی واقف ہے۔ مگر میرے گناہوں کی فہرست

کِتنی ہی طویل سہی مگر تیری بے کراں رحمت سے کم ہے۔میری منافقت بھری توبہ و معافی کو یہ جانتے ہوئے بھی قبول فرما کے توبہ کرتے وقت بھی میرے دِل کا چور مُجھے تیری نافرمانی پر اُکساتا رہتا ہے۔پھر بھی تُجھے تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ میری لاج رکھنا۔میرے عیبوں پر میرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھنا مُجھ میں ہمت نہیں ہے اپنے گناہ گار وجود کے ساتھ آفتاب کا سامنا کر سکوں میرے لیے آگے کے مرحلے آسان کرنا۔میرے مولا تو ہی عیبوں کا پردہ دار ہے۔میرے جھولی میں سو چھید ہیں مگر پھر تیرے سامنے پھیلائی ہے مُجھے معاف کر دے میرے خدا....مُجھے بخش دے میرے گناہوں کو معاف فرما....."

نیلی آنکھوں میں نمکین پانی لباب بھر آیا اپنی شخصیت سے ہر کسی کو سحر زدہ کر دینے والا وُہ شخص آج ٹوٹا تھا......

اعتراف کا مرحلہ گزر چکا تھا عدالت برخاست ہو گئی وُہ اُٹھ گیا......

اندر لگی آگ پر ٹھنڈے پانی کی پھوار سی پڑی تھی مگر الاؤ بجھا نہیں تھا بس شدت میں کمی آئی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب تیسری اولاد کے آنے کی خبر سے پھولے نہیں سمارہا تھا وُہ بھلے بچوں کو وقت نہیں دے پاتا تھا مگر وُہ محبت بہت کرتا تھا اپنی اولادوں سے....

"انعم میں بہت خوش قسمت ہوں جو تُم مُجھے مِل گئی ہو تُم نہیں جانتی تُم میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہو.... تُم نے مُجھے میری زندگی کے دو سب سے خوبصورت تحفے دیے ہیں اور اب ایک اور دینے جارہی ہو"

آفتاب نے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے فرط مسرت سے اُسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں محبت سے لیتے ہوئے کہا.....

انعم اِس سب سے بے خبر کہیں کھوئی ہوئی تھی....

"انعم...انعم"

آفتاب نے اُسکی غائب دماغی محسوس کرتے ہوئے اُسے پُکارا....

انعم کسی گہری سوچ سے حال میں لوٹ آئی اُس نے کُچھ نہیں کہا بس آفتاب کے کندھے سے سر ٹکا دیا....

"Are you ok"?

آفتاب فِکر مند ہوا....

“I am ok....but I want to sleep"

انعم نے دھیمے لہجے میں کہا.....

"ہاں تو تُم لیٹ جاؤ آرام کرو"

آفتاب نے اُسے لٹاتے ہوئے، بلینکٹ سینے تک ڈال دیا....

"تُم آرام کرو میں میں آتا ہوں..."

آفتاب نے اُسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور چلا گیا....

"کیا میں اِس قدر چاہے جانے کے لائق ہوں"

انعم نے خود سے کہا....

اُسکی آنکھوں کے سامنے آفتاب سے بیوفائی کی رات ٹھہر گئی....

اُس نے زور سے آنکھیں میچ لی.....

وہ سچائی سے بھاگنا چاہتی تھی... مگر کون جانتا تھا وُہ سچائی سے بھاگ نہیں سکتی بس کُچھ وقت کے لیے بچ ضرور گئی تھی بس کُچھ وقت کے لیے......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ جا چکی تھی گھر سے زندگی سے ہمیشہ کے لیے....

وُہ خالی الذہن کیفیت میں بیٹھا دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وُہ باہر گئی تھی....

"ہاں مُجھے عشق ہے تُم سے....."

ادراک ہوا.....

ادراک کا یہ لمحہ زندگی میں کئی تباہیاں لے کر آیا تھا......

راحیل آفتاب کو طیات سے محبت نہیں عشق تھا نجانے کب سے مگر وہ جھٹلاتا رہا انکار تارہا بھاگتا رہا مگر آج وہ خود سے جھوٹ نہیں بول سکا وہ بھاگتے بھاگتے ایک بند گلی میں آگیا تھا جہاں سے آگے جانے کا رستہ نہیں تھا پیچھے جانا اُسکے اختیار میں نہیں تھا.....

"اب کیوں؟؟؟"

اندر سے آواز آئی...

"میری ذات کے تُم نے بخیے اکھیڑ دیے ہیں تُم برباد ہو گے کرب سے تڑپتے رہو گے موت سے پہلے موت آئیگی تمہیں قیامت سے پہلے قیامت آئیگی تُم پر یہ پوری دنیا میدان حشر بنے گی تمہارے لیے...."

آوازیں گونجنے لگیں....کُچھ دیر پہلے کسی کی دل سے نکلی آہ سے آفتاب ہاؤس کے گھروں دیوار لرزتے محسوس ہوتے تھے.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"ثور پھونکی جائیگی تُم پر قیامت سے پہلے اِنتظار کرو تم اپنی بربادی کا جشن مناوٗ خدا کی رحمت سے آزادی کا تمہاری رسی بہت جلد کھینچی جائیگی انتظار کرو بد دعا ہے میری دل سے نکلی ہے عرش کو ہلا دیگی....."

ادراک اور نقصان ایک ساتھ ہوا ایک ہی لمحے میں سب مِل بھی گیا تھا اُسے لمحے میں سب چھن بھی گیا تھا....

اِس بات کا احساس اُسے اُس وقت ہوا جب وُہ دُنیا سے جا چکی تھی راحیل آفتاب کی دنیا سے....اُس گھر سے....اُسکی زندگی سے اب صرف پچھتاوا تھا جسکا فائدہ نہیں....

اُسے یکدم کُچھ ہوا نہایت پھرتی سے وُہ اٹھا اور بھاگتا ہوا نیچے کی طرف بڑھنے لگا سیڑھیاں اُترتے ہوئے لڑکھڑایا بھی مگر اُسے تو کسی کو روکنے کی ناکام کوشش کرنی تھی....

وُہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھا مگر وُہ کہیں نہیں تھی جسے وُہ ڈھونڈنا چاہتا تھا جسے روکنا چاہتا تھا صدر دروازہ پورا کا پورا کھلا ہوا تھا....

ننگے پیر وُہ سڑک تک آیا حد نگاہ تک صرف سناٹا تھا وُہ کہی نہیں تھی.....

"طیات.....طیات......طیات"

راحیل آدھی رات طوفانی بارش میں سڑک کے بیچو بیچ کھڑا پاگلوں کی طرح اُسے بلا رہا

تھا مگر اُسکی آواز بارش کی آواز کے شور میں گم ہو کر اُسے بھی بامُشکِل دوبارہ سنائی دیتی تھی....

وُہ اُنہی قدموں پر واپس گھر کے اندر داخل ہو گیا.....

صدر دروازہ کُھلا ہوا ہی چھوڑ کر وُہ رہائشی عمارت کے اندر داخل ہو گیا......

حال میں پہنچ کر وُہ رُک گیا....

گردن موڑ کر اس نے بلکل الگ تھلگ بنے اُس کمرے کو دیکھا جو کبھی ۳ معصوم بچوں کا ہوتا تھا....

چہرے پر کرب کا سایہ لہرا گیا چہرہ تاریک ہو گیا تھا....

"کیا ہے اس کمرے کا راز"

راحیل کی سماعتوں میں طیات کی آواز گونجی.....

وُہ اب اُس کمرے کی طرف بڑھنے لگا....

اُسکے ہاتھ جیب میں گئے اور جب ہاتھ باہر نکالے تو ہاتھ میں ایک چابی تھی اُسکی ہاتھ کانپنے لگے تھے آج ایک عرصے بعد زندگی کی اُس حقیقت سے سامنا ہونے جا رہا تھا جس سے وہ بھاگتا آیا تھا......

چابی کو تالے میں داخل کیا اور ہاتھ کو گھمانے کے انداز میں جنبش دی...

کانپتے ہاتھ یا تالا بہت پُرانا ہونے کی وجہ سے بمشکل ہی کھلا....

تالے کے اندر دھنسی لوہے نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی تالا کھل گیا.....

وہ لغزش پا ہوا تھا، وُہ ہمت نہیں کر پا رہا تھا کے اندر جائے.....

مردہ قدم اٹھاتا اُس کمرے میں داخل ہو گیا جو ایک راز تھا اور راز ہی رہ گیا تھا

"طیات" کے لیے....

روشنی سے اندھیرے اور اندھیرے سے روشنی یہ سفر کی شروعات تھی اُسکے.....

اُسکی بربادی کی......

اُسکی ذات کے گرد چڑھے perfect کے خول کے ٹوٹنے کی....

اُس راحیل کے باہر آنے کی جو گُم ہو چکا تھا تہوں کو نیچے.....

یہ شروعات تھی اُسکے سفر "میدان حشر" کی...

ہر اٹھتا قدم اُسکی آنکھوں کے سامنے دُھندلا دُھندلا سا منظر صاف کر رہا تھا ہر چہرہ صاف نظر آنے لگا تھا....

اُس نے سوئچ بورڈ کے پاس جا کر بٹن دبایا پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا.....

3 سنگل بیڈ مٹی میں اٹے ہوئے....

دیواروں پر بھی جالوں نے موٹی موٹی تہہ لگا رکھی تھیں کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی

تھی بلکل اُسی طرح جیسی ۲۵ سال پہلے تھی اُسی حالت میں جس حالت میں وُہ کمرہ

ہمیشہ کے لیے بند کیا گیا تھا پچیس سالوں میں آفتاب سلمان کے علاوہ کوئی اُس کمرے

میں نہیں گیا تھا اور اُنکی موت کے بعد وُہ کمرہ اب کھلا تھا.....

"اقراء آپی.... دیکھیں میری ڈرائنگ کیسی ہے؟"

آنکھوں کے سامنے 6 سالہ بچہ بیٹھا دیکھائی دینے لگا تھا.....

"موٹو کتنا کھاؤ گے"

ایک اور آواز گونجتی سنائی دی.....

"راحیل بھائی دیکھیں میں نے آپکے جیسی ڈرائنگ کی...."

اِس گونجتی آواز پر اُس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی.....

"راحیل بھائی آپی مار رہی ہیں مُجھے بچائیں..."

سامنے سے ایک معصوم سا بچہ بھاگتا اپنی طرف آتا دکھائی دیا.....

راحیل نے کسی احساس کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا.....

"آپی یہ کتنا کیوٹ ہے"

اُسے سامنے سنگل بیڈ بلکل صاف نظر آنے لگا تھا دھول مٹی کا نام و نشان تک نہیں

Copyright by Author

تھا....

بیڈ پر بیٹھا 3 سالہ لڑکا 4 سالہ لڑکی کے گود میں نو مولود بچہ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا.....

"موٹو....راحیل بھائی.....موٹو....راحیل بھائی"

آوازیں تیز ہوتی جارہی تھیں....وُہ آوازیں جو برسوں سے اُس کمرے کے در و دیوار سے ٹکراتی دم توڑتی رہی تھی اب اُسکے کانوں میں سیسے کی مانند اُترنے لگی تھیں.......

"نہیں.....ہوں میں تمہارا بھائی"

غصے میں راحیل سامنے بیٹھے فریب کی جانب بڑھا مگر بیچ رستے میں ہی منظر غائب ہو گیا......

"راحیل بھائی"

عقب سے آواز آئی تھی....

وُہ فوراً پیچھے مڑا کوئی نہیں تھا....

ہوتا بھی وُہ آوازیں تو برسوں سے کمرے کی دیواروں میں قید تھیں اب اُس کے کانوں کے غلاف کو چاک کرتی اندر اُتر رہی تھی....

راحیل دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھتا چلا گیا........

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ایاز جا چکا تھا بغیر کسی کو بتائے......

راتوں رات اُسکے چلے جانے کی وجہ آفتاب کو بِلکُل سمجھ نہیں آئی اُس نے ایاز سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی مگر وُہ تو ایسے غائب ہوا تھا جیسے کبھی اُسکا وجود بھی نا تھا اِس کرہ ارض پر آفتاب کو شدید دُکھ ہوا تھا اپنے بھائی جیسے دوست کے اِس طرح چلے جانے پر مگر زندگی کسی کے لیے نہیں رکتی آفتاب بھی اپنے بچوں میں انعم میں اور سیاسی مصروفیات میں مصروف ہو گیا......

وُہ ایاز کو بھولا تو نہیں تھا مگر اب رابطہ کرنے کی کوششیں چھوڑ دی تھیں......

دوسری طرف انعم کو کُچھ اطمینان ہوا تھا وُہ سمجھنے لگی تھی کہ سب بلکل ٹھیک ہو گیا ہے وُہ بچ گئی تھی۔ایاز نامی اِنسان جس رازداری سے اُسکی زندگی میں آیا تھا اُسی طرح چلا بھی گیا تھا..... مگر سچ کو جتنا بھی جھوٹ کے پردوں میں چھپایا جائے وہ ایک دن ضرور سامنے آجاتا ہے۔ جھوٹ کی زندگی اور بناوٹی رشتوں کی عُمر بہت کم ہوتی ہے .... مگر اِنسان وقتی سکون کے لیے جھوٹ کی کھوکھلی دیواروں کے سہاروں پر انحصار کرتے ہوئے سیمنٹ اور اینٹوں کے مضبوط محل کھڑے کرنے کی تگ و دو میں لگ جاتا ہے مگر وُہ نظر انداز کر دیتا ہے بھُلا دیتا ہی جب کبھی سچ کی طغیانی ہوائیں جب اُس سے ٹکرائیں گی تو کسی بھی شاندار عمارت کو ملبے کا ڈھیر بننے میں دیر نہیں لگے گی.....

Copyright by Author

انعم نے ۹ مہینے بعد ایک خوبصورت سی نیلی آنکھوں والے لڑکے کو جنم دیا تھا......

جب انعم نے اُسے پہلی بار دیکھا تو اُسکی آنکھوں کے سامنے ایاز کا چہرہ آ رُکا اُس نے آنکھوں کا رنگ ایاز سے چُرایا تھا چہرہ کا ہر نقش انعم سے چُرایا تھا انعم کی کاربن کاپی تھا وُہ مگر اُسکی آنکھیں چیخ چیخ کر انعم کو اُسکی اصلیت بتاتی تھیں۔۔۔

اُس کا نام ابو بکر رکھا آفتاب نے.....

وُہ اپنے نام کی طرح شاندار تھا آفتاب کی جان تھی اُس نیلی آنکھوں والے گڈے میں.....

"انعم ہم دونوں میں سے تو کسی کی بھی آنکھیں نیلی نہیں پر میرے شہزادے کی آنکھیں تو بہت پیاری اور نیلی نیلی ہیں۔"

آفتاب نے سوتے ہوئے ابو بکر کی بند آنکھوں پر پیار کرتے ہوئے کہا....

وُہ ذرا سا کسمسایا تھا....

آفتاب کو بہت پیار آیا تھا اُس پر اُس نے ابو بکر کو گود میں لے لیا....

انعم نے آفتاب کی بات پر بے چینی سے پہلو بدلا....

"بلکل ایاز جیسی بڑی بڑی نیلی آنکھیں ہیں میرے بچے کی"..

انعم کو نرم بستر پر یکدم کانٹے چُبھتے محسوس ہونے لگے....

"آہ ایاز پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا"

ایک مدت بعد دوست کی یاد اُسکے ہونٹوں سے بھی ادا ہوئی تھی....

انعم کا دِل کیا اُٹھ کر بھاگ جائے وہاں سے کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جہاں وہ ہو صرف اور کوئی نہیں جہاں تک کسی کی آواز نہ پہنچ سکے....

ابو بکر نے رونا شروع کر دیا....

"ارے میرا بچہ"...

آفتاب نے ابو بکر کے سامنے کھلونے کو ہلاتے ہوئے کہا....

مگر وُہ چُپ نہیں ہو رہا تھا....

"ارے میرے "Capri" کو کیا ہو گیا اتنا کیوں رو رہا ہے"

آفتاب اُسے پیار سے Capri بلاتا تھا اُسکی آنکھوں کے رنگ کی وجہ سے....

وُہ ابو بکر کے آنے کے بعد سے گھر کو ٹائم دینے لگا تھا پیار وُہ تینوں سے کرتا تھا مگر ابو بکر سے اُسے خاص لگاؤ تھا.... بادشاہ کی جان طوطے میں تو آفتاب کی جان ابو بکر میں تھی....

انعم نے اپنی ساری سرگرمیاں ترک کر دی تھیں وُہ پورا وقت گھر پر ہی ہوتی تھی اب

بچوں کے پاس.....

راحیل انعم کے بہت قریب تھا....

آفتاب اُسے گود میں اُٹھائے ہی کمرے سے باہر نکل گیا.....

"تُم کتنا پیار کرتے ہو ابو بکر سے آفتاب مُجھے ڈر لگتا ہے اگر کبھی زندگی کے کسی موڑ پر تمہیں سچائی پتا چلی تو کیا ہو گا"...

انعم نے دُکھ سے سوچا.....

"نہیں میں کبھی ایسا نہیں ہونے دونگی"

اُس نے خود کو تسلی دینے کی کوشش کی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرسبز پتیوں سے بھری ٹہنیوں پر گلابی اور لال پھولوں نے آگ لگا رکھی تھی بے شمار ٹہنیاں تھی جو ایک گوشے پر جُھک آئی تھی۔

نیچے لمبی لمبی گھاس تھی۔ سلیٹی رنگ کی چکنے چکنے پتھر تھے اور سوندھی سوندھی خوشبو ملی لال لال مٹی تھی۔

فضا بڑی سہانی تھی۔ہلکی ہلکی ہوائیں رقص کناں تھیں۔

آسمان کی نیلاہٹوں میں کہیں کہیں بادلوں کی سفیدی بھی چھلک رہی تھی....اور

غروب ہوتے سورج کی کرنوں کا عکس بادلوں کو سنہری گوٹ کی طرح چمکا رہا تھا....

کائنات پر جوبن چھایا ہوا تھا۔

زمین و آسمان نور کی زد میں تھے۔روشنی پھوار کی طرح پڑ رہی تھی....

نغموں کا ترنم ہولے ہولے فضا میں گھل رہا تھا۔اور فضا کی رگوں سے موسیقی پگھل

پگھل کر بہہ رہی تھی۔

پہاڑی علاقے کا پُر فضا مقام تھا۔چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا پھول ہی پھول

تھے....

پھولوں بھری کنج میں وُہ اُسکے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی تھی...

بہتی ہوائیں اُسکے بالوں سے اٹھ کھیلیاں کر رہی تھی....

"زندگی کتنی خوبصورت ہے نا"...

وُہ مدھم آواز میں بولی تھی...

"پہلے نہیں تھی مگر آپکو دیکھ کر زندگی سچ میں بہت حسین لگتی ہے"

وُہ اُسکے بالوں کو بار بار چہرے سے ہٹا رہا تھا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میری زندگی میں اتنے حسین لمحات آئیں گے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی"....؟

مضبوطی سے اُسکے اُسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر بولی....

"اور میں کبھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ آپ میری زندگی میں اِس طرح آجائیں گی مُجھے تو اب تک وُہ سب خواب لگتا ہے مگر ہاں یہ حقیقت ہے اور اِسکا ثبوت یہ ہے"

وُہ اُسکے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بولا....

"آپ نے میرا ہاتھ تب تھاما جب میں مُردہ ہوچکی تھی ہر رشتے سے نااُمید ہوچکی تھی میں تو اُس رب العزت سے بھی نااُمید ہو بیٹھی تھی مگر وُہ تو اپنے ہر بندے کو ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے....

میرے رب نے میرے نصیب میں آپ جیسے شخص کا ساتھ لکھ دیا....

آپ نے مجھے پھر سے زندہ کیا ہے مُجھ میں نئی روح ڈالی ہے...جینے کا قرینہ سکھایا ہے..

خدا پر پھر سے میرے ڈگمگائے ہوئے ایمان کو بحال کیا ہے میں تو خود کو ملامت کرتی ہوں میں کیسے اُس ذات اقدس سے نااُمید ہوگئی تھی... مگر وُہ مُجھ سے غافل نہیں ہوا اُس نے مجھے نوازا بے شمار بے حساب لاتعداد اتنی خوشیاں میرے جھولی میں بھر دیں

Copyright by Author

کہ شاید حیات کم پڑ جائے سمیٹتے سمیٹتے"......

بات ختم کر کے اُس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں فضا میں پھیلی دلفریب خوشبو کو اپنے اندر اُتارنے لگی.....

"آپ نے مجھے میری زندگی کے دو سب سے قیمتی اثاثے دیے ہیں" حماد "اور "فاطمہ "میں کیسے آپکو نا چاہوں؟ آپ کب کیسے میرے دِل میں گھر کر گئیں میں نہیں جانتا مگر اب تو اِس دِل کے ہر کونے میں صرف اور صرف آپ ہیں...
میری محبت میری بیوی میرے بچوں کی ماں جسے دیکھ کر زندگی حسین لگتی ہے"
وُہ براہ راست اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا....

اُس نے شرم سے آنکھیں جھکا لیں....

"یہ نہ کیا کریں بس آپ مجھے اور پیار آتا ہے آپ پر"...

وُہ ہنستے ہوئے بولا....

"ہاں تو اچھا ہے نا آپ مجھ سے ڈھیر سارا پیار کرتے جائیں گے.....میرا ہی تو حق ہے آپ پر صرف اور صرف میرا"..

وُہ حاکمیت سے بولی....

"ہائے مار ڈالا.....

ویسے آپ زیادہ نہیں بولنے لگیں کہاں آپ کُچھ بولتی نہیں تھیں اور اب میری سنگت کا اثر ہو ہی گیا محترمہ پر"...

"کوئی شک نہیں اِس میں تو"...

اُس نے فوراً اعتراف کیا.....

پھر دونوں کسی بات کے یاد آنے پر ہنس دیے......

شام آہستہ آہستہ پہاڑوں پر اُتر رہی تھی....

اُن دونوں کی زندگی میں بھی کڑی دھوپ کی جگہ اب ٹھنڈی شام نے لے لی تھی......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"موٹو کتنا کھاؤ گے"...

اقراء نے حسب معمول ایک کے بعد ایک چاکلیٹ کھاتے راحیل کو ٹوکا....

گول مٹول سا راحیل ہمیشہ کی طرح اُسکی بات کو خاطر میں لائے بغیر ڈھٹائی سے پانچویں چاکلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا.....

"پھٹ جاؤ گے موٹو چھوڑو اِس کو"....

اقراء نے اُسکے آگے سے چاکلیٹ کا باکس اُٹھالیا....

آفتاب ابو بکر کو گود میں لیے بڑے انہماک سے اقراء اور راحیل کی لڑائی کو دیکھ رہا تھا....

راحیل کے منہ کے زاویے پل میں بدلے اب وُہ رو دینے کے قریب تھا....

آفتاب کو راحیل پر ٹوٹ کر پیار آیا اُس وقت....

"اِدھر آؤ میرے چیمپئین"...

"نہیں مُجھے آپکے پاس نہیں آنا میں آپ سے اینگری ہوں"...

وُہ نروٹھے پن سے بولا....

"کیوں پاپا نے کیا کِیا آپ کیوں ناراض ہوا اپنے پاپا سے"..

وُہ خود اُٹھ کر اُسکے ساتھ جا کر بیٹھ گیا....

"اِس کی وجہ سے"...

وُہ ابو بکر کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے بولا...

"اوہ اِس نے کیا کِیا یار"...

وُہ مسکراتے ہوئے بولا...

اقراء بھی آفتاب کی گود میں آکر بیٹھ گئی....

"پاپا جب سے یہ آیا ہے آپ اور مما ہم دونوں کو بلکل پیار نہیں کرتے"

اقراء نے بھی شکایت کی....

آفتاب اِن معصوم سے شکایتوں پر ہنس دیا.....

"ارے میرے angels ایسی کوئی بات نہیں پاپا تو سب سے ایک سا پیار کرتے ہیں.. ابو بکر ابھی چھوٹا ہے نہ بس اِسی لیے پاپا اور مما آپکے بھائی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں"

آفتاب نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا....

"آپ بھی بے بی سی دوستی کر لیں نا یہ تو آپ دونوں سے چھوٹا ہے نا آپ بڑے ہو تو آپ بہت سارا پیار کرو اور بھائی کے ساتھ کھیل بھی سکتے ہو"...

آفتاب نے ابو بکر کو اقراء کی گود میں دیتے ہوئے کہا....

"پاپا بس ابھی آئے ایک کال کر کے"...

آفتاب جان بوجھ کر اُن دونوں کو کُچھ دیر اکیلا چھوڑ کر گیا تھا کیونکہ وُہ اُن کے کچے ذہنوں میں بھائی سے محبت پیدا کرنا چاہتا تھا حسد یا جلن نہیں.....

راحیل سب بھول کر اقراء کی گود میں لیٹے ابو بکر کی طرف متوجہ ہو گیا....

"آپی یہ کتنا کیوٹ ہے"

راحیل نے ابو بکر کی ناک کو پکڑتے ہوئے کہا.....

"آپی مُجھے بھی دیں میں بھی لوں گا"...

راحیل نے ابو بکر کو لینے کی کوشش کی....

"میں نہیں دے رہی پاپا مُجھے دے کر گئے ہیں"...

اقراء نے انکار کیا....

مگر وُہ راحیل ہی کیا جو کسی کی بات مان لے...

"نہیں میں لوں گا"

وُہ اقراء سے چھیننے لگا....

میں

اِس چھینا جھپٹی میں ابو بکر نے رونا شروع کر دیا....

"ارے ارے کیا ہوا میرے بچے کو"..

انعم ابو بکر کے رونے کی آواز سُن کر اُس طرف آئی تھی.....

"مما آپی مجھے بے بی کو نہیں دے رہی مجھے بھی بے بی کو لینا ہے"...

راحیل نے دوبارہ ابو بکر کی طرف لپکتے ہوئے کہا.....

"آپ میرے ساتھ بیٹھو میں بے بی آپکو دیتی ہوں"...

انعم ابو بکر کو لے کر وہیں بیٹھ گئی....

"مما یہ مُجھ سے چھوٹا ہے نا میں بڑا ہوں نہ اِس سے"...

راحیل نے اُسکے گال پر اپنے ننھے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا.....

"Yes you are big brother of Abubakr"

انعم نے راحیل کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے کہا....

"hurray... I am big"

راحیل کو اپنے بڑے ہونے کی بات پر انعم کی تصدیق سے انجانی خوشی ملی تھی....

"مما میں زیادہ کیوٹ ہوں یا بے بی"

انعم اِس معصوم سوال پر بے ساختہ ہنس دی....

"آپ تینوں ہی بہت کیوٹ ہو میری جان"...

وُہ محبت سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"نہیں بھئی میرا "Capri" سب سے زیادہ کیوٹ ہے....

آفتاب نے کمرے میں آتے ہوئے کہا....

وُہ انعم کے برابر آکر بیٹھ گیا اور ابو بکر کو لے لیا....

"جی نہیں میرے راحیل اور اقراء زیادہ کیوٹ ہیں"...

انعم نے بھی ان دونوں کو خود سے لگا لیا.....

راحیل بلی کے بچے کی طرح انعم سے چمٹ گیا.....

اور خفا خفا سا آفتاب کو دیکھنے لگا....

آفتاب اُسے دیکھ کر ہنسنے لگا.....

جبکہ انعم نے خوشیاں دائمی ہونے کی دعا کی تھی......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت گزرتا گیا ابو بکر کے لیے راحیل کے دِل میں محبت بڑھتی رہی وُہ اُس سے خوب پیار کرتا اور کیوں نہ کرتا آخر کو وُہ بڑا جو تھا اور بڑے بھائی ہونے کی خوشی سب سے زیادہ تھی ابو بکر بھی آفتاب کے بعد اگر کسی سے اٹیچ تھا تو وُہ راحیل تھا اُسکا راحیل بھائی.....ابو بکر ۳ سال کا ہو چکا تھا راحیل 6 سال اور اقراء 7 سال کی انعم اور آفتاب دونوں اپنی چھوٹی سی کائنات میں خوش تھے....

آفتاب کے دِل میں ابو بکر کی محبت شدت اختیار کر گئی تھی وُہ اسے لے کر بہت

حساس اور پوزسیف تھا.... ابو بکر اُسکی کمزوری بنتا چلا گیا تھا بچوں سے انسیت محبت ہر

ماں باپ کو ہوتی ہے مگر کوئی ایک اولاد سب سے چہیتی ہوتی ہے تو وُہ جگہ آفتاب نے

ابو بکر کو دے دی تھی.... انعم بھی اتنے سال بخیریت گزر جانے کے بعد مطمئن

ہو چکی تھی..... ایاز سے ٹوٹا ہوا رابطہ پھر نا جڑ سکا...

"اقراء آپی دیکھیں میری ڈرائینگ کیسی ہے؟"

راحیل نے اپنی کاپی اقراء کے آگے کی.....

"راحیل بھائی دیکھیں میں نے بھی آپکے جیسی ڈرائینگ کی"...

برابر میں ہی بیٹھا ابو بکر بولا....

"good Capri"

راحیل بھی آفتاب کی طرح اُسے "capri" بلاتا تھا....

"میں جا کر سنیکس لے کر آتا ہوں"

راحیل اُٹھ کر جانے لگا.....

ابو بکر کیسے پیچھے رہتا آخر کو وُہ اُسکی دم تھا جہاں راحیل وہاں ابو بکر.... ایک دوسرے

کے لیے لازم و ملزوم ایک دوسرے کی جان....

جلدی جلدی بیڈ سے اترنے میں ابو بکر کے ہاتھ سے آئل پینٹ کی بوتل اُلٹ گئی جو اقراء کی ڈرائینگ خراب کر گئی....

"ابو بکر"....

اقراء سخت غصے میں ابو بکر کو پکڑنے لپکی.....

ابو بکر بھی سرعت سے باہر بھاگا راحیل کی طرف.....

"راحیل بھائی آپی مار رہی ہیں مجھے بچائیں۔۔۔۔

سامنے سے ابو بکر بھاگتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا.....

راحیل سیڑھیوں کے کونے پر کھڑا تھا....

"آرام سے بیٹا"..

ہال میں بیٹھا آفتاب ابو بکر کو بھاگتے دیکھ کر بولا.....

ابو بکر بھاگتا ہوا اُسکی طرف آیا راحیل نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگے...

مگر آخری سیڑیاں تک پہنچ کر وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا....

"Capri"

راحیل اُسے گرتا دیکھ کر چیخا......

Copyright by Author

نیچے ہال میں بیٹھے آفتاب نے جب یہ منظر دیکھا اور خون میں لت پت بے ہوش ابو بکر کو تو اُسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی....راحیل بھی رونے لگا تھا....

"پاپا "Capri" کو کیا ہو گیا.....

انعم بھی شور سُن کر وہاں آگئی ابو بکر کو اُس طرح دیکھ کر اُسکے اوسان خطا ہو گئے....

آفتاب اُسے گود میں اُٹھائے باہر کی طرف بھاگا....

انعم اُسکے پیچھے پیچھے....

آفتاب انتہائی رَیش ڈرائیونگ کرتا ہوا اسپتال پہنچا...

ڈاکٹرز ابو بکر کو فوراً ایمرجنسی میں لے گئے....

"خون بہت بہہ چُکا ہے ہمیں خون کی ضرورت پڑے گی"

"میرا بیٹا ہے آپ میرا سارا خون لے لیں مگر میرے بچے کو کُچھ نہیں ہونا چاہیئے"

آفتاب روتے ہوئے بولا....

"پھر آپ چلیے میرے ساتھ اور آپ بھی آپ دونوں میں سے جسکا بھی خون میچ ہو گیا ہم لے لیں گے" ....

ڈاکٹر نے انعم کو بھی کہا....

انعم کے دِل کو دھڑکا ہوا....

جیسے کُچھ بُرا بہت بُرا ہونے والا ہے....

"آپ دونوں میں سے کسی کا بھی بلڈ میچ نہیں کر رہا"

ڈاکٹر نے تباہی خیز خبر سنائی....

انعم کو اپنے نیچے سے زمین سرکتی محسوس ہونے لگی....

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے ڈاکٹر وُہ ہمارا بیٹا ہے"

آفتاب کو جھٹکا لگا تھا....

"یہ میں نہیں میڈیکل رپورٹس کہہ رہی ہیں اور یہ جھوٹ نہیں بولتیں"...

ڈاکٹر نے اپنے مخصوص پیشہ ورانہ انداز میں بے حسی سے کہا....

آفتاب اور انعم کی نظریں لمحے بھر کو ملیں انعم نے چرا لیں...

قیامت یوں بھی آتی ہے.... اپنے گناہ کا پردہ فاش اِس طرح ہوتے دیکھ کر اُس کے قدم ڈگمگائے اُس نے دیوار کا سہارا نہیں لیا ہوتا تو وہ گر چکی ہوتی....

"ڈاکٹر بلڈ بینک سے بلڈ کی ارینجمنٹ ہو گئی ہے"...

نرس نے آکر اطلاع دی...

آفتاب نے شُکر ادا کیا......

"آفتاب میری بات سنو"...

انعم نے اُسکا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی....

اُسکے ہاتھ کو آفتاب نے بری طرح جھٹک دیا....

"مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی اور تم مجھ سے دور رہو میں خود نہیں جانتا میں کیا کر لوں گا"

کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا....

انعم بے جان سی ہو کر چیئر پر ڈھے گئی....

طوفان آچکا تھا اُسکی زندگی میں جو سب ختم کر دینے والا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر میرا خون میچ نہیں ہوا تو انعم کا بھی تو نہیں ہوا...میں کیوں اُسکا ہاتھ اِس طرح جھڑک کر آیا ہوں"

آفتاب کو اپنے رویے پر شرمندگی ہوئی تھی....

"مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے ماں باپ سے بلڈ میچ نہ ہو"...

اُسکے اندر سوال اُٹھ رہے تھے....

وُہ ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا تھا....

"ضروری نہیں ہے کے بچے کا بلڈ گروپ ہمیشہ ماں باپ سے میچ ہو ہمیشہ اس طرح نہیں ہوتا. مثال کے طور پر، جیسے آپکا کیس ہے ہو سکتا ہے ابو بکر کا بلڈ گروپ آپکے فادر یا مدر سے ملتا ہو یا پھر آپکے کسی بھائی بہن سے ملتا ہو"....

ڈاکٹر نے ایک قائل کر دینے والا جواب دیا تھا.....

"میں DNA ٹیسٹ کروانا چاہتا ہوں"...

وُہ بنا سوچے سمجھے بولا تھا وُہ جاہل نہیں تھا مگر شک نے اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی تھی....

شاید بے اعتباری بھی اُس کلاس کا تقاضہ تھی جس سے وہ تعلق رکھتا تھا....

وُہ ایک انتہائی آسان فہم جواب سے بھی مطمئن نہ ہوا....

"کیا مجھے اپنی بیوی پر اعتبار نہیں"...

کسی کونے سے آواز آئی تھی....

"ابو بکر کی آنکھیں"

شک نے ایک اور طرف توجہ مبذول کروائی جواب اُس سوال کا بھی وہی تھا مگر شک نے اُسکے حواسوں پر قبضہ کر کے اُسکی عقل کو تالے لگا دیے تھے....

Copyright by Author

شک کا تعلق ماحول سے بھی ہوتا ہے۔

اُسکے دِل ملامت کر رہا تھا مگر دِماغ اُکسا رہا تھا....

اِن سب باتوں سے سوالوں سے بچنے کا بس ایک ہی حل دکھا اُسے......DNA

"اوکے جیسے آپکی مرضی میرے پاس آپکے اور آپکی مسز کے بلڈ سیمپل موجود ہیں رپورٹس آپکو مِل جائیں گی"...

ڈاکٹر نے کہہ کر اپنی توجہ فائلز کی طرف کر لی....

وُہ آہستہ آہستہ چلتا باہر آگیا....

"دِماغ میں ہزاروں بے بنیاد سوالوں نے گھر کر لیا تھا وُہ نا چاہتے ہوئے بھی یہ کر آیا تھا....

"کہاں چلے گئے تھے آپ"...

انعم نے آفتاب کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کہا....

"بس پریشان ہو گیا تھا میرا بچہ کِتنی تکلیف میں ہے"....

اُسکے منہ سے میرا بچہ سُن کے انعم کو کُچھ اطمینان ہوا تھا....

"ڈاکٹر نے جو بلڈ"....

اُس نے بات قصداً آدھی چھوڑی....

"ہوتا ہے ایسا کوئی پریشانی کی بات نہیں"...

آفتاب کو اپنی ہی آواز اجنبی سی لگی تھی....

"your child is out of danger"

نرس نے آکر دونوں کو خوشخبری سنائی....

"Thank you so much"

کیا ہم مِل سکتے ہیں"...

"جی بلکل مِل سکتے ہیں آپ دونوں"

نرس نے اجازت دیتے ہوئے راستہ چھوڑ دیا....

آفتاب پچھلی ساری باتیں بھُلا کر ابو بکر سے ملنے چلا گیا....

ابو بکر کا ننھا سے وجود پٹیوں میں جکڑے دیکھ کر آفتاب کے اندر شدید درد اُٹھا تھا...

"یہ میری ہی اولاد ہے میرا ہی بچہ ہے.... مُجھے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے"

اور اُس پل دِل دِماغ پر حاوی ہو گیا.... وُہ اپنے Capri کو دیکھ کر سب بھول گیا وُہ

جنونی محبت جو رکھتا تھا اُسکے لئے اور شاید حد سے زیادہ حساس ہونا بھی ایک وجہ تھی

اُسکے شک کی...

"پاپا"

ابو بکر نے ہوش میں آتے ہی اُسے پُکارا....

"ہاں پاپا کی جان پاپا یہی ہیں آپکے پاس"..

اُس نے ابو بکر کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا....

"گھر جانا ہے...پاپا"

وُہ اپنی معصوم زبان میں بولتا اُسے شرمندگی کے سمندر میں غرق کر رہا تھا...

"میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ یہ میرے وجود کا حصہ نہیں"...

وُہ مسلسل اپنی سوچ کو کوس رہا تھا....

"جی میری جان بس ابھی گھر چلتے ہیں"

وُہ اُسکے چہرے کو چومتا اُٹھ گیا ڈاکٹر سے گھر لے جانے کی اجازت لینے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ لوگ ابو بکر کو لے کر گھر آ گئے آفتاب نے جو ہاسپٹل میں فیصلہ کیا تھا رپورٹس نا لینے کا اُس پر قائم رہا.....

انعم پھر سے مطمئن ہوگئی تھی طوفان آیا تھا مگر بغیر کسی تباہی کے گزر گیا اُس نے شُکر ادا کیا...

کُچھ دن سکون سے گزر گئے....

آفتاب اپنی اسٹڈی میں بیٹھا تھا ایک سرونٹ نے آکر ایک لفافہ اُسے دیا....

"یہ کیا ہے؟"

اُس نے اُلٹ پلٹ کر دیکھا....

وُہ ہاسپٹل کی رپورٹس تھیں...

آفتاب کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے اُسے یکدم سب یاد آگیا....

"مُجھے نہیں دیکھنی"

اُس نے کہہ کر رپورٹس ٹیبل پر اچھال دی اور اضطرابی کیفیت میں دوسری طرف رُخ کر لیا....

"دیکھ لینے میں کیا حرج ہے"

کسی نے اندر سے اُکسایا....

اُس نے اِنسانی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وُہ لفافہ اُٹھالیا مگر کھولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا....

بلا آخر اُس نے لفافہ چاک کر کے رپورٹس باہر نکالیں....

"آفتاب ابو بکر آپکو بلا رہا ہے"...

انعم اُسے بلانے آئی تھی مگر نجانے کیوں اُسے کُچھ کھٹکا ہوا...

آفتاب جونہی رپورٹس پڑھ رہا تھا اُسکے چہرے کے زاویے بدل رہے تھے....

انعم کو کُچھ عجیب لگا تھا...

"آفتاب.... آپ سُن رہے ہیں میں"....

اُسکی بات ادھوری رہ گئی آفتاب کا بھاری ہاتھ اُسکے چہرے پر نشان چھوڑ گیا....

"بد کردار عورت... میری محبت کا یہ صلہ دیا تُم نے"

آفتاب نے غصے میں ارد گرد کی چیزیں پھینک ڈالیں۔۔۔

"آفتاب کیا ہوا ہے؟"

اُسے کُچھ سمجھ نہیں آیا بس ایک لفظ "بد کردار" دِماغ پر ہتھوڑے برسا رہا تھا....

"کیا ہوا ہے تمھیں نہیں پتا کیا ہوا ہے تُم نے سوچ بھی کیسے لیا ساری عُمر میری آنکھوں میں دھول جھونک دو گی تُم"....

اُس نے سختی سے اُسکا بازو پکڑا اور رپورٹس اُٹھا کر اُسکے منہ پر مار دی.....

"دیکھو اپنے اعمال نامے"...

وُہ زہر خندہ بولا....

انعم نے نا سمجھی کی کیفیت میں رپورٹس کو اُٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا...

انعم کا چہرے پر اب صرف ڈر تھا خوف تھا احساس جُرم تھا شرمندگی تھی....

"ساری تدبیریں کر لیں مگر سچ سامنے آ ہی جاتا ہے"...

اُس نے ایک گہری سانس اندر اُتاری اور آگے کے مرحلے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی تھی....

"تُم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو انعم تُم نے کیوں کیا ایسا"...

وُہ اپنا ہاتھ مسلسل دیوار پر مار رہا تھا.....

"آفتاب مُجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو مُجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے مُجھے معاف کر دو آفتاب"...

انعم نے اُسکے قریب جانا چاہا....

"غلطی"

وُہ استہزائیہ ہنسا....

"تُم ایک بد کردار عورت ہو....اور لفظ بد کردار کسی بھی عورت کے ساتھ غلطی پر نہیں گناہ کرنے پر لگتا ہے....تُم ایک زانی عورت ہو انعم زانی....تُم نے مُجھے دھوکہ

دیا ہے بیوفائی کی ہے تُم نے"...

آفتاب اپنا غصّہ بے جان چیزوں پر نکال رہا تھا....

"مُجھ سے گناہ ہوا ہے مگر مجھے معاف کردو میں نے خیانت کی ہے خدارا مجھے معاف کردو میں خُدا کے بعد سب سے بڑی تمہاری گنہگار ہوں مجھے معاف کردو مجھے معاف کردو"...

انعم اُسکے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی....

"دفع ہو جاؤ اِس گھر سے انعم اِس سے پہلے میں کُچھ کر بیٹھوں"..

آفتاب نے اُسے دھکا دیا....

دروازے پر تینوں بچے تھے سہمے ہوئے اُنہوں نے تو کبھی اپنے ماں باپ کو اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا....

"آفتاب ایسا مت کرو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں"

"میں تمہارا وجود ایک پل کے لیے بھی اِس گھر میں برداشت نہیں کرونگا دفع ہو جاؤ"...

وُہ دھاڑا....

"پاپا"...

ابو بکر اپنی معصوم آواز میں روتے ہوئے اُسکی طرف بڑھا....

"اسے بھی لے جاؤ اپنے ساتھ تمہارے ساتھ ساتھ اسکا وجود بھی میرے لیے نا قابل برداشت ہے"

اُس نے ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کر انعم کی طرف دھکیلا....

"آپ تینوں کمرے میں جاؤ"

انعم نے ابو بکر کو اقراء کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا....

"تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی اِس کو لو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے ہمیشہ کے لیے"...

آفتاب اب اُسے پکڑ کر گھر کے دروازے تک لایا اور باہر دھکا دے دیا....

ابو بکر بھی انعم کے پیچھے پیچھے باہر نکل گیا....

"capri"

راحیل باہر کی طرف لپکا....

آفتاب نے اُسے پیچھے کر کے دروازہ بند کر دیا.....

"آفتاب دروازہ کھولو مجھے ایک موقع دو آفتاب خُدارا"

انعم بند دروازہ پیٹتی رہی... مگر وُہ شخص سب دروازے بند کر چکا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مما مما "

ہم پاپا کے پاس واپس کب جائیں گے ؟...

ابو بکر اُسکی گود میں بیٹھ کر بولا....

وُہ چُپ چاپ بیٹھی رہی...

"مما بتائیے نہ؟"

وُہ دوبارہ بولا..

" کبھی نہیں شاید"

کھوئے کھوئے انداز میں اُس نے کہا...

"مما... پاپا آپ سے ناراض ہیں؟"

ابو بکر نے معصومیت سے پوچھا...

جبکہ وُہ اُسکے اتنی کم عُمر میں بِلکُل صحیح اندازہ لگانے پر لمحے بھر کو حیران رہ گئی...

"آپکو کیسے پتا پاپا مما سے ناراض ہیں؟"

وُہ پیار سے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی...

"نانو کے گھر آئے اتنے دن ہوگئے ہیں نہ پاپا آئے نہ راحیل بھائی اور آپی کو بھیجا"

وُہ اب منہ پھولا کر بولا...

"بھائی اور آپی بھی آجائیں گے"...

وُہ اُسے بہلانے کی خاطر بولی جبکہ حقیقت کیا تھی یہ صرف وُہ ہی جانتی تھی...

"آجاؤ میرے بچے میرے پاس سو جاؤ"....

وُہ اُسکا سر تکیے پر رکھتے ہوئے خود بھی اُس کے ساتھ لیٹ گئی....

کُچھ دیر بعد ہی وُہ سو گیا...

وُہ اب چھت کو تکنے لگی...

"میں بدکردار ہوں مان لیا مگر اُس شخص کا کیا جو بھاگ گیا.. میں زانی ہوں سچ ہے مگر وُہ شخص اب بھی کہیں اپنی زندگی سکون سے گزار رہا ہوگا....

سب کچھ عورت ہی ہوتی ہے....بدکردار بھی طوائف بھی۔۔ مرد کچھ نہیں ہوتا؟؟

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے مگر سارے الزامات القابات صرف ایک ہی کے حصّے میں...

معاشرے کی اِس سے بڑی منافقت کیا ہوگی کے ایک بدکردار مرد کے لیے کوئی الفاظ ہی نہیں۔

زیادہ سے زیادہ اُسے تماش بین اور عیاش کہہ دیا جاتا ہے۔۔۔

اور القابات کا سہرا ابھی عورت ہی کے سر ہے، وہ تماشہ کرتی ہے تو مرد تماش بین بن جاتا ہے۔۔۔

وہ بری ہوتی ہے تو مرد عیاش بن جاتا ہے۔۔۔

وہ دن کب آئے گا جب ایک بدکردار مرد کو بھی اتنی ہی ذلت اور حقارت سے نوازا جائے گا جتنا کے عورت کو نوازا جاتا ہے۔۔۔"

وُہ مسلسل خود سے باتیں کر رہی تھی مگر اُسکی بات کو سننے والا کوئی نہیں تھا....

کانوں میں ہلکی سی آواز آئی اذان کی غالباً مسجد کُچھ دور تھی یا شاید وُہ آج پہلی بار محسوس کر رہی تھی کے کانچ کے خوبصورت محل کی اونچی دیواروں کو مزید خوبصورت اور محفوظ بنانے کی وجہ سے وُہ اپنے رب سے دور ہو چکی تھی کمرے میں ہر طرف ساؤنڈ پروف شیشے لگے تھے مگر آج اذان کی آواز اُنہیں چیرتی سیدھا دِل میں اُترتی محسوس ہونے لگی....

"بے شک نماز ہی بہترین ساتھی ہے، دُنیا سے قبر تک، قبر سے حشر تک اور حشر سے

جنت تک"

"اِنسان مطلب کے لیے ہی اُسے یاد کرتا ہے"

وُہ زیرِ لب بڑبڑائی...

اُٹھ کر پاؤں چپل میں ڈال کر باتھ روم کی طرف چل دی....

✡✡✡✡✡✡✡

"خدارا مُجھے جانے دو"

وُہ ہاتھ جوڑ کر بولی...

دونوں پر کوئی اثر نہیں ہوا...

ایک نے آگے بڑھ کر دوپٹہ پکڑا جبکہ اگلے ہی لمحے ہوا میں اچھال دیا....

"نہیں"

چیخ بلند ہوئی...

مقابل پر اب بھی اثر نہیں ہوا....

وہ چند قدم پیچھے ہوئی دونوں اُسکی طرف بڑھے...

"کیا ہو گا آگے پھر؟"

اِس سے آگے وہ سوچ نہ سکی...

ایک تیز روشنی سے اُسکی آنکھیں چندھیا گئی....

بریکس لگنے کی آواز پر اُس نے نیم وا آنکھوں سے سامنے دیکھا مگر کُچھ صاف نظر نہیں آیا....

اُسے بائیک چلنے کی آواز آئی....

حماد چلتا ہوا اُس تک آیا...

"آپ ٹھیک تو ہیں؟"

وُہ اُسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھنے لگا....

طیات نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا....

ہیلو بیوٹیفل برائیڈ"

طیات کے سامنے ایک منظر آ گیا....

حماد کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی...

"آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں بھائی"

طیات کے کہے گئے الفاظ دوبارہ زندہ ہوئے....

"ویسے بھائی بنالیا ہے تو سُن لیں میں بہنوں کو تنگ بہت کرتا ہوں...اور آپکو جھیلنا ہو گا"

ایک ایک منظر آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا....

"خوش رہو....بِلکُل میرے بھائی ایان کی طرح ہو تُم"

"بھائی"

طیات کے منہ سے بے اختیار نکلا...

"ہمیشہ ہنستی رہیں"

حماد کو اپنی دی ہوئی دعا یاد آئی...

"آپ یہاں ایسی حالت میں کیسے؟"...

حماد فکر مند ہوا.....

طیات سے کُچھ بولا نہیں گیا....

وُہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی....

"طیات....طیات"

حماد نے طیات کے چہرے کو تھپتھپایا....

مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی....

حماد نے اُسے اُٹھا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا....

گاڑی فل اسپیڈ میں دوڑا دی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں نے ٹھیک نہیں کیا وہاں جا کر میری وجہ سے طیات کے لیے کتنی پریشانیاں ہوئی ہوں گی؟"

ابو بکر گھر نہیں گیا تھا وہ سڑک کے کنارے بیٹھا تھا....

"آخر کیوں میری زندگی میں کُچھ اچھا نہیں ہوتا ہر چیز غلط ہر چیز بری.....

میں ہر چیز میں اتنا بد قسمت کیوں ہوں؟"....

ابو بکر کی آنکھوں سے دو قطرے ٹپک گئے.....

"میں کبھی بھی اُسے بھلا نہیں سکتا اُسکی محبت میرے دِل سے کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور میں کبھی بھی اُسے کوئی دُکھ درد یا تکلیف نہیں دینا چاہتا مگر ہر بار کُچھ نا کُچھ غلط ہو جاتا ہے....پتا نہیں آج اُس شخص نے کیا سلوک کیا ہو گا اُسکے ساتھ"...

ابو بکر کو طیات کی فکر ہو رہی تھی دِل بے چین تھا....

کہتے ہیں جن سے محبت ہو جب اُنہیں دُکھ ہو درد ہو آپ اُنکا درد اپنے اندر محسوس

Copyright by Author

کرنے لگتے ہیں....

ابو بکر بے خبر تھا طیات پر کیا قیامت گزر چکی تھی مگر وہ اُسکا درد محسوس کر سکتا تھا....

"میں زندگی میں آگے بڑھوں گا شاید یہی میرے لیے بہتر ہے میں اُسے بھول نہیں سکتا مگر میں اُسکے لیے اور پریشانیاں پیدا نہیں کر سکتا....

اور وُہ بھی تو یہی چاہتی ہے اور ابو بکر کیسے طیات کی کوئی بات پوری نہ کرے"...

ابو بکر نے نم آنکھوں کے ساتھ سوچا.....

"میری صرف یہی دعا ہے اُسے زندگی میں ہر وُہ خوشی ملے جس کی وُہ حقدار ہے وُہ ہمیشہ خوش رہے کبھی کوئی درد کوئی تکلیف اُسے چھو کر بھی نہ گزرے....میرے اختیار میں بس یہی ہے کہ اُسکے لیے دعا کر سکوں اور وُہ میں ہمیشہ کرتا رہوں گا ہمیشہ...

جنہیں پایا نہیں جا سکتا اُسے چھوڑا بھی نہیں جا سکتا اُن سے محبت نہیں عشق ہوا کرتا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوتا وقت کے ساتھ خاموش ضرور ہو جاتا ہے مگر ختم نہیں ہوتا...

کیونکہ کھونا یا پانا محبت نہیں ہوتی محبت تو بس محبت ہوتی ہے ادب ہوتا ہے حاصل اور لا حاصل سے بے نیاز ایک احترام ہوتا ہے کسی کو پکار پر لبیک ہوتا ہے.... تُم مجھے زندگی

کے کسی بھی موڑ پر پکارو گی اگر زندہ ہوا تو سامنے پاؤ گی طیات.... ابو بکر نے تُم سے عشق کیا ہے صرف تُم سے"...

ٹھہری محبت کے سمندر میں ایک طوفان سا اُٹھ کر تھم چُکا تھا...

ابو بکر اور طیات کا ساتھ نہیں تھا خُدا لکھ چُکا تھا دیر سے سہی اُسے بھی سمجھ آ گئی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل کمرہ بند کر کے اوپر اپنے کمرے میں آ گیا....

اُس کی زندگی پھر سے وہی ہو گئی تھی جیسی طیات کے آنے سے پہلے تھی ویران سُنسان اُجڑی ہوئی کمرے میں مُکمل سناٹا تھا چیزیں بِکھری ہوئی تھیں آدھی رات گزر چکی تھی....

وُہ سست روی سے چلتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا.....

آنکھوں کے سامنے طیات کی اُس کمرے میں پہلی رات گزر گئی.....

طیات کانچ کے ٹکڑوں کے گرد بیٹھی تھی خود بھی کسی ٹوٹی ہوئی شے کی مانند....

اُس نے اب اپنے زیور اُتار کر پھینکنا شروع کر دیا کانچ کی چوڑیوں نے ٹوٹ کر الگ رنگ کے کانچوں کا مزید اضافہ کر دیا....

اُس نے دوبارہ نظر اُٹھا کر کمرے پر نظر دوڑائی

مگر منظر وہی تھا وہ برباد ہو چکی تھی آج اُس شخص کی بیوی بن کر اُسکی خواب گاہ میں لا پھینکی گئی تھی....

اپنے میڈلز میں اسے ایک اور جیت کا تمغہ بنا کر لانے وہ شخص غائب تھا...

طیات نے ہاتھ کانچ کے ٹکڑوں پر زور سے رکھ دیے...

دروازہ کھول کر ہونٹوں پر کوئی معرکہ سر کر لینے کی مسکراہٹ خوشی لیے وہ اندر داخل ہوا....

راحیل نے ایک نظر زمین پر بیٹھی طیات کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے اُسکی نظر اُسکے ہاتھ سے بہتے خون اور ہاتھ کے نیچے پڑے کانچ پر پڑی...

وہ اُسکی طرف آ کر بولا....

"خودکشی کرنے کا ارادہ ہے کیا؟"

وہ سادہ لہجے میں بولا....

"اگر خودکشی ہی کرنی ہوتی نہ تو اُس دن ہی کر لیتی جب تُم نے"..

طیات نے دانستہ اپنی بات ادھوری چھوڑی....

اُسے اپنی پیٹھ پر کچھ محسوس ہوا منظر غائب ہو گیا تھا....

تصدیق کے لیے جو ہی نظروں کا رُخ پیچھے کیا وہاں صرف سناٹا تھا....

"پہلے رات سے آخری رات تک میں اُسے صرف درد دیتا رہا صرف تکلیف اذیت.... مگر طیات تُم مجھے ساری عمر کا پچھتاوا دے گئی.... میں نے کہا تھا مجھے چھوڑ کر مت جانا کبھی بھی مگر تُم چلی گئی... تُم تو صرف میری ہونا صرف راحیل کی"...

پھر وہی ضد اُٹھی تھی جِس سے سفر کی شروعات ہوئی تھی اسے حاصل کرنے کی... وُہ بھُلا بیٹھا تھا چھوڑ کر وُہ نہیں گئی تھی اسے چھوڑا گیا تھا راحیل نے اُسے خود سے الگ کیا تھا اب پھر سے وہی ضد نے انگڑائی لی تھی جو اسے پہلی بار دیکھ کر اُٹھی تھی... مگر اِس بار ضد کا انجام اُسکے حق میں نہیں تھا اب تو صرف پچھتاوا تھا اُسے تو اور گرنا تھا اپنے ہی گناہوں کے دلدل میں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کُچھ تو بتاؤ طیات ہوا کیا ہے تُم اتنی رات کو وہاں کیسے تھی"

وُہ حماد کے گھر میں تھی بلکل چُپ ڈاکٹر ایک خوشخبری سنا کر گیا تھا مگر وہ پھر بھی چُپ رہی.....

"بعض دفعہ آنسوؤں کا بہنا بہت ضروری ہوتا ہے طیات یہ نمکین پانی اگر اِنسان اپنے ہی اندر جذب کرنے کی کوشش کرے تو یہ پورے وجود میں آگ لگا دیتا ہے...

"میں نہیں جانتا تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے مگر اِن آنسوؤں کو بہنے دو جو ہو چکا ہے اُسے

بدلا نہیں جا سکتا مگر اُس پر ایک ہی دفعہ آنسو بہا کر اپنے اندر کی کُچھ گھٹن کم کی جا سکتی ہے"

حماد نے طیات کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی دینے کی کوشش کی....

وُہ چُپ بیٹھی رہی...

"طیات کُچھ تو بولو رو، ہنسو چاہو تو مُجھے مار بھی لو مگر خُدا یا چُپ نہ رہو اپنے اندر کا غم باہر نکالو یہ تمہارے لیے بھی خطرناک ہے اور تمہارے وجود سے جڑی ننھی سی جان کے لیے بھی اُس پر تو رحم کرو"....

حماد نے طیات کو باقاعدہ جھنجھوڑ ڈالا...

"کیا بولوں میں سب ختم ہو چکا ہے سب تباہ ہو گیا ہے....

کہنے کو کُچھ نہیں میرے پاس...

میں چپ ہوں مجھے چُپ ہی رہنے دو ....

کیونکہ جب خواہشیں مردہ ہونے لگیں تو سب سے پہلے انسان چُپ ہو جاتا ہے ....

اپنے اندر خوابوں کی قبریں بناتا بناتا انسانوں سے کٹ جاتا ہے...

پہلی قبر---

دوسری قبر---

تیسری۔۔۔

دِل دِل نہیں رہتا قبرستان بن جاتا ہے...

اور قبرستان میں کیا ہوتا؟؟"

اُس نے زخمی نظروں کا رُخ اُس کی جانب کیا اور اُس سے جواب چاہا......

اُس سے مزید طیات کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا جاسکا....

کوئی جواب نا پا کر طیات خود ہی بولی...

"سناٹا..

گہرا سناٹا۔

میری ساری خواہشیں مردہ کر دی گئی ہیں...

میں اُنہیں دفنا چکی ہوں....

میرے دِل میں میری خواہشات کی ان گنت قبریں ہیں میرا دِل لاحاصل اور ادھُوری خواہشات کا قبرستان بن چُکا ہے....

طیات نے سپاٹ انداز میں چہرے پر کسی بھی قسم کے دُکھ درد یہ تکلیف کا ہلکا سا تاثر بھی لائے بغیر نم آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا....اور وُہ نم آنکھیں سب کہہ گئی....

ماحول کی کشیدگی میں مزید اضافہ ہو گیا...

نیم وا کھڑکی سے آتی سرد ہوا اُسے اپنے وجود میں اُترتی محسوس ہونے لگی تھی اُس نے ایک جھرجھری سی لی آنکھوں کے سامنے چلتا منظر کہیں غائب ہو گیا...

گہری سانس لے کر اُس نے آنکھوں کے پٹ گرا دیئے...

حماد وہاں سے اُٹھ تو گیا مگر اب اُس کا دِل بیٹھنے لگا تھا....

****

New Era Magazine
http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

Copyright by Author

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

گیارہواں باب

"پہلی صور" (لا)

"ایک گزارش ہے تُم سے حماد"....

طیات نے دوسرے دن حماد سے کہا جب وہ اُس کے لیے ناشتہ لے کر آیا تھا....

"کیا؟"

حماد نے اُسکی طرف دیکھا...

"ابھی تُم کسی کو کُچھ نہیں بتاؤ گے....

میں ابھی عدت میں ہوں جیسے ہی میری عدت ختم ہو جائے گی میں یہاں سے چلی جاؤں گی"..

طیات نے نظریں نیچے کیے کہا...

"تُم اپنے بھائی کے گھر میں ہو طیات اور یہ گھر تمہارا ہے میں نے اپنی امی کو تمہارے بارے میں سب بتا دیا ہے وُہ کسی کام سے لاہور میں ہیں ابھی کل تک آجائیں گی پھر وہی تمہارا خیال رکھیں گی میں مجبوری میں تمہارے سامنے آرہا ہوں میں جانتا ہوں تم

عدت میں ہو"....

حماد نے کُچھ سختی سے کہا....

وُہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور باہر صبح کا دلکش منظر دیکھتے ہوئے بولا....

"تمہیں حوصلے سے کام لینا ہو گا طیات میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ میں تمہارا درد سمجھ سکتا ہوں کیونکہ درد صرف وہی محسوس کر سکتا ہے جس پر بیتی ہو صرف وہی جانتا ہے میں چاہ کے بھی تمہاری تکلیف نہیں سمجھ سکتا..

میں کسی سے کُچھ نہیں کہوں گا تُم ساری عمر یہاں رہ سکتی ہو.......

طیات میری کوئی بہن نہیں ہے مگر میں جب اپنے دوستوں کو دیکھتا تھا کے وُہ اپنی بہنوں سے کِتنا پیار کرتے ہیں اُنہیں چھیڑتے ہیں، اُنہیں تنگ کرتے ہیں، اُن کے ناز نخرے بھی اُٹھاتے ہیں، بہن کو چوٹ لگنے پر آنسو بھی بہاتے ہیں بچپن سے جوانی تک کبھی بھائی کبھی دوست کبھی باپ اِس ایک رشتے کے کئی روپ ہوتے ہیں ایک مدت ساتھ رہنے کے بعد وُہ اپنی بہن کو رخصت کر دیتے ہیں اُن کے آنگن کی تتلی ایک نئے باغ کو خوبصورت بنانے کے لیے اُڑ جاتی ہیں....

مگر جب وہ تِتلی کسی ظالم اِنسان کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے جو اِسکی روح تک کو مسل دیتا ہے تو اُن بھائیوں پر کیا گزرتی ہے آج میں وہی محسوس کر رہا ہوں شاید میں تمہیں

ایک انتہائی جذباتی انسان لگوں اور ہاں میں ہوں بہت جذباتی ہوں بھی مگر اپنے جذباتوں کو میں سمجھ سکتا ہوں بھلے کل ہم دوسری بار ملے ہیں مگر طیات اُس دن تُم سے مِلنے کے بعد میں بہت خوش اور مطمئن تھا ایک عجیب سی خوشی ملی تھی اب تُم اسے بچکانہ کہو یا پھر کُچھ بھی مگر میں اُسی رات سے صاحبِ بہن ہو گیا تھا ایک بہت معصوم پیاری سی گڑیا کا بھائی.... کل تمہیں اُس حال میں دیکھ کر میرے دِل نے مُجھے بارہا ملامت کی کہ جسے میں نے دِل سے بہن مانا تھا بس ایک ملاقات کے بعد ہی اُس سے اِس قدر غافل ہو گیا....

طیات کل پوری رات میں سو نہیں سکا میرے دماغ میں مسلسل ایک سوال گھوم رہا تھا اگر کل میں نہیں آتا تو"....

حماد نے بات ادھوری چھوڑی.....

طیات چُپ رہی وُہ اُسے سنتے رہنا چاہتی تھی وُہ صرف اُسکی جان ایان کی طرح شوخ نہیں بلکہ اُسکی جان، اُسکے باپ، اُسکے دوست اُسکے امان بھائی کی طرح بھی تھا ایک سنجیدہ مزاج مرد ایک حساس بھائی ایک شفیق باپ ایک بہترین دوست وُہ بیک وقت سب تھا اُسے امان کے سامنے کھڑے ہونے کا گمان ہوا...

"تُم نے اُس دن کہا تھا نا کے میں بِلکُل تمہارے بھائی کی طرح ہوں تو تمہارا بھائی تمہیں کہہ رہا ہے اِس طرح مت ہار مانو طیات تمہیں اپنے آپ کو سنبھالنا ہو گا تمہیں تو اب ایک اور جان کو پروان چڑھانا ہے تمہیں اپنے بچے کے لیے جینا ہو گا"...

حماد نے اُسکی طرف دیکھنا نہیں چاہتا تھا بھلے اُس کے دل میں طیات کے لیے جو بھی جذبات ہوں مگر وُہ بھولا نہیں تھا کے طیات عدت میں ہے...

"بچہ"

طیات نے زیرِ لب لفظ دہرایا....

"تمہیں تو اب ایک اور جان کو پروان چڑھانا ہے تمہیں اپنے بچے کے لیے جینا ہو گا"...

حماد کے الفاظوں نے دوبارہ گونج کی تھی اُسکے اندر.....

"طیات ناشتہ کرلو میں گھر میں ہی ہوں یہ فون رکھو تمہیں جو بھی مُشکِل ہو تمہیں کُچھ بھی چاہیۓ ہو مجھے کال کر دینا کیونکہ میں تمہارے سامنے نہیں آؤں گا... مما کل تک آجائیں گی پھر تمہیں وہی دیکھیں گی"

حماد نے موبائل اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا....

طیات نے چُپ چاپ موبائل لے کر سائیڈ پر رکھ دیا....

حماد اُسکے پاس آیا اور اُسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا....

طیات کا جھلستا وجود ایک ٹھنڈے سائے کی زد میں آ گیا تھا....

"میرا بچہ"...

طیات اُس خوشی کو محسوس کرنا چاہتی تھی مگر محبت میں ملے زخم ابھی تازہ تھے دِل میں ٹھیس سی اُٹھی تھی جس سے وہ سر تا پاؤں لرز گئی....

اُس نے تین چار لقمے اندر اُتارے پھر ٹرے کو سائیڈ کر دیا....

وُہ سب بُھلا کر کُچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی مسلسل جاگنے کی وجہ سے لیٹتے ہی اُسے نیند نے آ لیا....

****

"مُجھے آفتاب سے بات کرنی ہی ہو گی جو ہو گیا اُسے بدلا نہیں جا سکتا مگر وُہ اِس طرح مُجھے راحیل اور اقراء سے دور نہیں رکھ سکتا ہر گز نہیں"....

انعم کو آفتاب کے گھر سے آئے ہوئے مہینہ ہو گیا تھا ایک دفعہ بھی آفتاب نے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی احساس شرمندگی انعم کو خود سے بات کرنے سے روکا ہوا تھا.... مگر بچوں سے محبت اپنی جگہ تھی ایک مہینے سے اُس نے اُن دونوں کو نہیں دیکھا تھا ماں کا دِل اب تڑپنے لگا تھا...

"مگر میں کیسے آفتاب کا سامنا کروں گی؟"

اُسے فکر ستانے لگی...

"میں اپنے بچوں کے لیے جاؤں گی"

ممتا ہر جذبے پر غالب آگئی....اُس نے گھر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مُجھے نہیں سمجھ آرہا میں کیا کروں"

آفتاب اکیلے کمرے میں لیٹا خود سے مخاطب تھا....

"اِن سب میں ابوبکر کی کیا غلطی"...

دل میں پنجے گاڑے بیٹھی ابوبکر کی محبت جس سے وُہ پچھلے ایک مہینے سے بھاگ رہا تھا مسلسل اُسے ملامت کر رہی تھی....

"میں کیسے اتنا سنگدل ہو گیا ہوں میں ابوبکر سے کس بات کی دشمنی نبھا رہا ہوں اِن سب میں وُہ تو بِلکل معصوم ہے"

دِل ابوبکر کی محبت سے لبریز تھا اُسی کے حق میں گواہی دے رہا تھا...

"مگر وہ میرا خون نہیں وہ اُس شخص کی اولاد ہے جس کی وجہ سے میری بیوی نے مُجھ سے بیوفائی کی"...

Copyright by Author

دماغ ابو بکر کے وجود کو قبول کرنے سے مکمل انکاری تھا اور دِماغ اس وقت اقتدار میں تھا ....

وُہ مرد تھا اور مرد کھانے میں زیادہ نمک برداشت نہیں کرتا یہاں تو بات بیوفائی کی تھی وُہ کیسے اس ہرجائی کو معاف کرتا مرد جو تھا اور بات اب عزت نفس کی تھی بات ذات کے بھرم کی تھی معاملہ غیرت کی عدالت میں پہنچ چکا تھا اور ازل سے یہی ریت چلی آرہی ہے مرد غیرت کے معاملے میں کبھی عورت کو نہیں بخشتا خواہ عورت کوئی بھی ماں ہو یا بہن بیوی ہو یا بیٹی جب مردوں کی غیرت کو چوٹ لگتی ہے تو وہ بپھر جاتا ہے وُہ قتل کرنے تک سے نہیں چوکتا آخر کو غیرت کا سوال جو ہوتا ہے مردوں کی غیرت کا....

دِل میں موجود جذبات اُس کی ہر سوچ پر یطرح منتشر کر رہے تھے......

ابو بکر سے یہ اُسکی بے پناہ محبت ہی کا اثر تھا وُہ اُس بچے سے منہ موڑ گیا جس کے لیے وُہ ہمہ وقت بے چین فکر مند رہتا تھا جسے وُہ سب سے زیادہ چاہتا تھا جس کے لیے انتہا تک پوزیسیو تھا جس میں اُسکی جان تھی....

جب پتا چلا کہ وُہ اُسکے وجود کا حصہ ہی نہیں.....

جس وجود کے بغیر آپ اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کرسکتے اور پتا چلے کے وُہ سب تو

جھوٹ تھا فریب تھا وُہ وجود کبھی آپکا تھا ہی نہیں وہ آپ سے تھا ہی نہیں جسے آپ اپنی کُل حیات سمجھ بیٹھے ہو وُہ جب ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلنے لگے تو اِنسان بغاوت پر اُتر آتا ہے اندر بیٹھا شیطان جلتی آگ کو ہوا دیتا ہے اور غصّہ ویسے ہی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لیتا...

سارے منفی جذبات اور سوچیں پھر یکجا ہو کر نفرت کا روپ دھارنے لگتے ہیں اور متاثر اِنسان دِماغ پر کنٹرول کھو بیٹھتا ہے وُہ پھر وہی کرتا چلا جاتا ہے جو اُسکے اندر پنپتی نفرت اُس سے کروانا چاہتی ہے....

آفتاب اپنے اندر کی نفرت کے آگے گھٹنے ٹیک چُکا تھا اب وُہ اُسکے رحم و کرم پر تھا جس موڑ نفرت کی آندھی اُڑا لے جائے.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماریہ"....

نائلہ نے ماریہ کو آتا دیکھ کر دور سے آواز لگائی....

"تُم آگئی"...

نائلہ بھاگتی ہوئی اُسکے قریب پہنچی....

"میں نے سلیمانی چادر اوڑھی ہوئی ہے جو تمہیں دکھ نہیں رہی... میں آگئی ہوں تب

ہی تمہارے سامنے کھڑی ہوں میرا بھوت تو نکلا نہیں ہے واک کرنے"...

گرمی کی وجہ سے اُسکی حالت ویسے ہی خراب ہو رہی تھی اوپر سے نائلہ کے بے تکے سوال نے اُسے مزید تپا دیا....

"ارے میرا مطلب... خیر تم سب چھوڑو اور یہ بتاؤ آنٹی کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟"...

نائلہ بھی اُسکے ساتھ بس پوائنٹ پر کھڑی ہو گئی بس کے انتظار میں...

"ہاں اب ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے"...

ماریہ نے بیگ سے رومال نکال کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا...

"اللہ تیرا شُکر"

نائلہ نے کہا.....

"میری کلاسز مس ہوئی ہیں جو تین آج چھٹی پر مجھے نوٹس دے دینا... ورنہ وُہ اندھا ساری کلاس کے سامنے بے عزت کرے گا"..

ابو بکر کا خیال آتے ہی چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی...

"اطلاع کے لیے عرض ہے پچھلے 3 دن سے تمہارا ڈبل بیٹری یونیورسٹی نہیں آ رہا"...

نائلہ نے دھماکہ کیا...

"کیا مطلب، مگر کیوں؟"

اُسے شدید حیرت ہوئی تھی....

"مجھے کیسے پتا کیوں نہیں آرہا... اور ابتسام سر بھی واپس آگئے ہیں کل ہی آئے ہیں

...شاید ابو بکر نے جاب چھوڑ دی ہو گی کیونکہ وُہ تو اُن ہی کی جگہ آئے تھے نا"...

نائلہ اب کی بار سنجیدگی سے بولی....

"ایسے نہیں ہو سکتا یار....وُہ ایسے نہیں جا سکتا"

ماریہ کی آواز بھرا گئی...

"نائلہ میں کیسے ملوں گی اُس سے اب مجھے تو اُسے سب بتانا تھا"....

ماریہ کی آنکھیں چھلک پڑیں...

"پاگل مت بنو کہیں بھاگ نہیں گیا ایسے بول رہی ہو جیسے مُلک چھوڑ گیا ہو"...

نائلہ نے جھٹ اُسکے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا....

"سب تمہیں دیکھ رہے ہیں ماریہ control yourself"

نائلہ نے تنبیہہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا....

ماریہ نے بھی ارد گرد نظر دوڑائی تو ۴ یا ۵ لڑکیاں اسی کی طرف متوجہ تھی....

ماریہ کو ابھی اِن سب کی فکر نہیں تھی وُہ تو ابو بکر کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنیں"..

اقراء آواز پر رُکی تھی مگر رُخ نہیں موڑا وہ جانتی تھی کون ہو گا...وُہ اب آواز پہچاننے لگی تھی...

"کل میری امی آئینگی آپ سے بات کرنے شاید تب آپکو یقین آجائے میں ٹائم پاس نہیں ہوں میں سیریس ہوں بلکل آپکے ساتھ میں ہر لڑکی کے پیچھے اِس طرح بھاگا بھاگا نہیں پھرتا"...

حماد سنجیدگی سے بولا....

اقراء کوئی جواب دیے بغیر آگے بڑھنے لگی در حقیقت وہ چونکی تھی اُسکی بات پر....

"پلیز آپ مُجھے فلرٹ یا آوارہ گردانا بند کردیں میں بہت عزت اور احترام کے ساتھ آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں اپنی زندگی میں آپکو اپنی شریک حیات بنانا چاہتا ہوں"

حماد نے آگے بڑھتی اقراء کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہا....

"کیا مجھے اِس شخص پر اعتبار کرنا چاہیے"..

دِل میں سوال اُٹھا....

"کسی بھی مرد کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے"...

دِماغ نے صاف جواب دیا...

"پلیز اُن کی بات ضرور سُن لیجئے گا"...

حماد ملتجی ہوا....

اقراء نے رُخ اُسکی جانب کیا اور کُچھ بولنا چاہا....

حماد نے اُسے پلٹتے دیکھا اور نقاب کے پیچھے لبوں میں کُچھ جنبش ہوتی دکھی تھی غالباً وُہ کُچھ بولنے والی تھی....

"ایک منٹ کُچھ بھی بولنے سے پہلے رُک جائیں"...

حماد نے کسی خیال کے تحت اُسے بولنے سے روکا....

"پلیز سُن لیں میرے گھر میں ماں بھی ہے اور بہن بھی تو بابائے اعظم کے زمانے کا گھسا پٹا ڈائیلاگ "آپکے گھر میں ماں بہنیں نہیں ہیں" مت دہرائے گا...

اور خدارا کسی اور رشتے سے مخاطب نہیں کیجئے گا بھائی تو بِلکُل بھی نہیں"...

حماد نے تنبیہ کی....

"میں رکتی ہی کیوں ہوں؟"...

اقراء خود کو ملامت کرنے لگی اور کُچھ بھی بولنے کا ارادہ ترک کر کے آگے بڑھنے لگی

جبکہ بولنے وہ وہی والی تھی... حماد کی زبان میں "بابائے اعظم کے زمانے کا ڈائیلاگ...."

وُہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں چلی گئی جبکہ طیات کی طرف سے پریشان حماد مزید مضطرب ہو گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیسی لگ رہی ہوں میں ؟.."

وُہ شیشے میں اُسکے اُبھرتے عکس کو دیکھ کر بولی...

وُہ مُسکرادیا...

تولیے سے بالوں کو رگڑتا بیڈ پر رکھی قمیض پہننے لگا....

"بتائے نا کیسی لگ رہی ہوں ؟.."

وُہ دوبارہ بولی....

وُہ چلتا ہوا اُس تک آیا اور شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بولا....

"کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے.."

وُہ بال بناتے ہوئے بولا....

"جی بلکل ضرورت ہے"..

وُہ بضد ہوئی...

"آپ میرے لیے دُنیا کی سب سے حسین لڑکی ہیں میرے لیے اب اِس سے زیادہ کیا کہوں میں"...؟

وُہ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بولا.....

"یہ کیا بات ہوئی...یہ تو جان چھڑانا ہوا"..

وُہ بُرا مانتے ہوئے کمرے سے واک آوٹ کرنے کے لیے پر تولنے لگی....

اُس نے درمیان میں ہی ہاتھ تھام لیا...

اُس نے شکایتی نظروں کے رُخ اُسکی طرف کیا....

دُنیا کے سب سے معصوم لڑکی لگی اُس وقت وُہ اسے اور اُسے ٹوٹ کر پیار آیا اپنی بیوی پر...

"آپ جانتی تو ہیں مُجھ سے یہ سب نہیں ہو پاتا پھر کیوں تنگ کرتی ہیں روٹھ کر جبکہ آپ بخوبی جانتی ہے کہ آپ میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہیں کیا بار بار اظہار ضروری ہے؟"...

وُہ اُسکے حنائی ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا....

"جان کر کرتی ہوں مجھے مزہ آتا ہے آپکو تنگ کر کے"...

وُہ پوری سچائی سے بولی....

"اچھا"..

وُہ اُسکے قریب ہوا...

وُہ شرما کر پیچھے ہٹی....

"مُجھے بھی آپکو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا ہے"...

اب کی بار وُہ ہولے سا ہنسا تھا....

وُہ رُک کر اُسے دیکھنے لگی...

گندمی رنگت پر ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو پُر کشش نقوش کے ساتھ وُہ مرد سراپا محبت تھا...

شلوار قمیض میں وُہ مزید وجیہہ لگتا تھا اُس نے نوٹ کیا....

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں"..

وُہ اُسکی محویت دیکھ کر بولا....

"اپنے شوہر کو دیکھ رہی ہوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے"..

وُہ حق سے بولی...

Copyright by Author

"میری مجال جو آپکو کُچھ کہوں"...

اُس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی...

"ہونہہ ہونی بھی نہیں چاہیے مجال"...

اُس نے اُنگلی دکھا کر وارننگ دی...

پھر دونوں ہی ہنس دیے....

"پاپا"...

ایک بچہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا اور اُسکے پاس آکر رُک گیا...

"آپ کے بغیر رہ نہیں سکتا ماں تو دکھتی ہی نہیں دونوں کو"...

اب وُہ شکوہ کرنے لگی...

"جلیں مت میرے بچوں سے"...

وُہ اُسے گود میں اُٹھاتے ہوئے بولا...

"میں کیوں جلنے لگی"...

وُہ شاکی نظریں اُس پر جماتے ہوئے بولی....

"ویسے ہماری پرنسیس کہاں ہے...؟؟"

وُہ اپنی بیٹی کو نا پا کر بولا....

"ہو گی کسی کے پاس میرے پاس تو رکتی ہی نہیں کوئی نا کوئی لے جاتا ہے اُسے"...

"اچھا ہم نیچے جا رہے ہیں آپ بھی جب تیار ہو جائیں تو آجائے گا"...

وُہ باہر نکل گیا....

"بچوں کے آگے کُچھ دکھتا ہی نہیں"...

وُہ بڑبڑا کر رہ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آفتاب میری بات تو سُن لو میں چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے"...

انعم آفتاب کے سامنے کھڑی تھی...

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی میں نے تمہیں منع کیا تھا اِس گھر میں اب قدم بھی مت رکھنا"...

آفتاب نے چیختے ہوئے کہا....

"آفتاب میں اپنے لیے معافی مانگنے نہیں آئی ہوں....بس مُجھے میرے بچوں سے ملنے دو"...

انعم ہاتھ جوڑ کر بولی....

"وُہ تمہارے کُچھ نہیں لگتے وُہ صرف میرے ہیں"...

آفتاب نے اُسے دبوچا....

"ماں ہوں میں اُن کی جنم دیا ہے میں نے اُنہیں کیسے میرا کوئی تعلق نہیں اُن سے "...

انعم نے آواز بُلند کی...

"ماں"...

وُہ طنزیہ بولا....

"جب کسی اور کے ساتھ ہمارے رشتے کا بھرم توڑ رہی تھی تب کہاں گیا تھا تمہارا یہ احساس تب تمہیں ایک دفعہ بھی یاد نہیں آیا تُم کسی کی بیوی ہو دو بچوں کی ماں ہو....تب کیا ہوا تھا کیوں میری محبت تمہیں یاد نہیں آئی"...

آفتاب نے اُسے دھکا دیا....

"میں تمہاری گُنہگار ہوں تُم جو سزا دو گے میں تیار ہوں"...

انعم نے قدم پیچھے کیے....

آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں نیچے کمرے میں ڈرے سہمے تین وجود مزید ڈر گئے...

ابو بکر انعم کے ساتھ وہاں آیا تھا....

"میں اپنا نام مزید تُم جیسی عورت کے ساتھ جوڑ کر نہیں رکھ سکتا"....

انعم کو اپنے اِرد گرد طوفان اُٹھتا محسوس ہونے لگا....

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں"....

آفتاب نے اُسے پہلی طلاق دی یک بہ یک دو اور دی گئیں مگر اُسکا وجود بِلکُل ساکت ہو چکا تھا وُہ اسے روک نا پائی.....

"آئندہ یہاں مت آنا جو رشتہ تمہیں اِس گھر سے جوڑتا تھا آج وُہ بھی ختم ہوگیا"..

وُہ زہر خندہ ہو کر بولا اور گھر سے نکل گیا....

انعم کسی کھنڈر عمارت کی مانند زلزلے کے ایک جھٹکے میں ڈھے گئی.....

انعم صابر سے انعم آفتاب اور پھر صابر تک کا سفر وُہ طے کر چکی تھی اپنے سود و زیاں کا احساس آج ہوا تھا اُسے وُہ سب کھو چکی تھی اُس کی ایک غلطی نے ۴ زندگیاں تباہ کی تھی مگر پچھتاوا ہی ہاتھ آتا ہے پھر جب وقت نکل جاتا ہے.....

وُہ ساری ہمت یکجا کر کے اُٹھی....

اور کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اُترنے لگی....

تیسری سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا اُسکا دوپٹا اُسکے پیروں کے نیچے آگیا اُسکا پاؤں اُلجھا توازن برقرار نہ رکھ سکی...

Copyright by Author

وُہ بری طرح گرتی چلی گئی اُسکا سر آخری سیڑھی کے کونے سے بُری طرح جا لگا وہاں سے خون اُبل پڑا.....

"آہ"....

درد کی شدت اتنی تھی وُہ چیخ بھی نا سکی...

"مُجھے اپنے بچوں سے ملنا ہے بس کُچھ مہلت اور... تھوڑی ہمت اور"....

وُہ جان چُکی تھی شاید وقت آچکا تھا وُہ اپنے رب سے فریاد کناں تھی....

کتنے ہی لمحے سرک گئے.....

وُہ اپنی تمام تر توانائی جمع کرکے اُٹھی اور لڑکھڑاتے قدموں پر چلتی اُس کمرے تک آئی جہاں اُسے آخری سانسیں لینی تھیں....

"مما"...

خون میں سنا چہرہ دیکھ کر وہ تینوں ڈر گئے...

انعم مزید کھڑی نہ رہ سکی فرش پر ڈھے گئی....

"مما آپکو کیا ہوا مما"

اقراء روتے ہوئے بولی....

راحیل اور ابو بکر کی آنکھوں میں بھی نمی تیرنے لگی وُہ تو سمجھنے سے قاصر تھے ہوا کیا ہے....

"مما آپکا اتنا خون نکل رہا ہے... آپکو چوٹ لگی ہے"...

راحیل روتے ہوئے بولا....

وُہ تینوں انعم کے گرد بیٹھے تھے اور وُہ ماں آخری سانسیں لے رہی تھی....

"تُم تینوں میری جان ہو میں نے زندگی میں سب سے زیادہ تُم تینوں سے محبت کی ہے میری زندگی ہو تُم تینوں... دُنیا کے لیے بھلے ابو بکر تُم گالی ہو مگر میرے لیے تُم میرے وجود کا حصہ ہو"...

انعم نے ابو بکر کی گردن پر اپنا ہاتھ پھیر اُسکے گال پر بوسہ دیا....

اپنے گلے سے چین اُتار کر اُسکے گلے میں ڈالی جس میں "A" پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اسی طرح کی چین راحیل اور اقراء کے گلے میں بھی تھی....

انعم نے راحیل کی گردن پر بھی ہاتھ پھیر کر کُچھ محسوس کیا....

ماں کے لرزتے ہاتھوں کا آخری لمس تھا جو اُس نے محسوس کیا تھا.....

"اقراء... تمھیں میرے جیسا نہیں بننا نہیں بننا تمھیں ایک اور انعم کو نہیں پالنا اپنے اندر نہیں"...

انعم نے تینوں کو سینے سے لگا کر اپنی باقی بچی قوت سے بھینچ لیا بے شمار آخری بار سب کو چومنے لگی....

ایک ہچکی آئی تھی اسے تینوں کے گرد پہلے ڈھیلی پڑی پھر اور ڈھیلی اور ہاتھوں نے بے جان ہو کر زمین کا طواف کیا....

آنکھیں بند ہو گئیں....

ایک ماں اپنے تین جگر گوشوں کو چھوڑ کر جا چکی تھی.....

"مما...مما اُٹھیں.... مما اُٹھیں"...

راحیل نے اُسے ہلایا.....

"مما"....

اقراء نے پُکارا....

"بھائی مما کو کیا ہوا ہے"...

ابو بکر نے پوچھا....

"مما...مما...مما"

کمرے میں تینوں کی آوازیں گونج رہی تھی وہ اپنی ماں کو بلا رہے تھے جو دوسری دُنیا میں جا چکی تھی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"آپی مما کو اٹھائیں بول کیوں نہیں رہی کچھ مما مما"....

راحیل نے انعم کے ہاتھوں کو جھٹکے دینے شروع کیا...

تینوں اِس بات کا جواب ڈھونڈھ رہے تھے اُنکی مما کو کیا ہوا تھا....

دوسری طرف انعم کی روح تڑپنے کا مرحلہ شروع ہو چکا تھا....

اپنی اولادوں کو تڑپتا دیکھ کر....

****

انعم کو دُنیا سے گئے کئی مہینے ہو گئے تھے....

آفتاب نے ظاہر کسی پر نہیں کیا تھا مگر انعم کے یوں اچانک اِس طرح چلے جانے کی وجہ سے وُہ بری طرح ہل گیا تھا انعم جیسی بھی تھی مگر اُسکی محبت تھی اُس نے تو پوری صداقت سے اُسے چاہا تھا جتنا ناراض کتنا ہی غصّہ تھا مگر محبت وہی تھی جو شروع دن سے تھی....

اُس نے ابو بکر کے وجود کو تسلیم تو مکمل طور پر نہیں کِیا تھا مگر ابو بکر سے بھی محبت اُسکی اپنی جگہ قائم تھی بھلے اُس پر نفرت غصّے کی گرد جم چکی تھی مگر محبت تو تھی اور اسی محبت کی وجہ سے اُس نے ابو بکر کو انعم کی موت کے بعد اپنے ساتھ ہی رکھا...

انعم کی موت کے دن سے راحیل کے دِل میں ابو بکر کے لیے نفرت تھی اُس ۶ سالہ بچے نے اپنے ماں باپ کو زندگی میں پہلی بار لڑتے دیکھا تھا اور اتنا وُہ سمجھ چکا تھا لڑائی ابو بکر کی وجہ سے تھی وجہ وُہ تھا اور پھر اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو آخری سانسیں لیتے دیکھنا آسان تو کُچھ بھی نہیں تھا ایک بچے کے لیے...

شوہر اور بیوی کے درمیان تو تکار روز کا معمول بن چکی ہے۔ بعض اوقات بات لڑائی جھگڑوں سے آگے بڑھ جاتی ہے اور نوبت علیٰحدگی تک آجاتی ہے۔ اس صورت حال سے بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ گھر میں آئے روز کے لڑائی جھگڑوں اور بدکلامی سے ان کے ذہن اور نفسیات پر پہلے ہی منفی اثرات پڑ رہے ہوتے ہیں۔ ایسے میں ماں باپ کے درمیان علیٰحدگی یا طلاق ان کی شخصیت کو مسخ کر کے رکھ دیتی ہے۔ راحیل نے بھی سب دیکھا تھا لڑائی بھی بدکلامی بھی ماں باپ کے بیچ علیحدگی بھی ایک مہینے تک اپنی ماں سے دور بھی رہا....

والدین کے سَر پر ہونے کا احساس بچے کو تحفظ دیتا ہے اُس کی شخصیت کی مثبت تعمیر کرتا ہے۔

اس سائے میں جب دراڑ پڑ جائے تو پھر اولاد کی شخصیت بھی تقسیم ہو جاتی ہے۔

معصوم بچے کے ذہن و دل میں جاری جنگ، اس کے من میں ابھرتے معصوم سوال،

اس کی شخصیت کی ٹوٹ پھوٹ پر نہ کوئی سوچتا ہے اور نہ ہی اس پر گفتگو کی جاتی ہے۔

اپنی انا کے خول میں بند ہو کر ماں اور باپ دونوں ہی نہیں سوچتے کہ بچوں کے لیے ان دونوں کا ساتھ رہنا کتنا ضروری ہے۔

والدین کی علیحدگی سے بچوں پر جو منفی اثرات پڑتے ہیں وہ تا عمر ان کی شخصیت کا حصہ رہتے ہیں۔

جہاں میاں بیوی میں سے کوئی ایک فریق یا دونوں فریقین ایک دوسرے کے وفادار نہ ہوں تو ان گھرانوں کے بچے بھی بڑے ہو کر اچھے شریک حیات ثابت نہیں ہوتے۔

کیونکہ والدین ان کے سامنے زندگی کی سب سے بڑی مثال ہوتے ہیں اور ان کے معصوم ذہن والدین کے کیے گئے ہر عمل کو صحیح سمجھتے اور عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ بچے بڑے ہونے پر عموماً مختصر عارضی رشتے قائم کر پاتے ہیں۔

کسی مضبوط بندھن میں بندھنا، رشتوں کا نبھانا، ان کے لیے مشکل ہوتا ہے کیونکہ بچپن سے شخصیت میں پیدا ہونے والا خوف ان کو اس سے دور رکھتا ہے۔

تاکہ کسی بھی ناخوشگوار عمل کی صورت میں ان کا دل ٹوٹنے سے محفوظ رہتے۔

اور وہ بچپن میں جس اذیت سے گزرے دوبارہ اس اذیت کو نہ سہنا پڑے۔

راحیل کی شخصیت اُس حادثے کے بعد سے بُری طرح متاثر ہوئی تھی اُس کی شخصیت میں کافی تبدیلیاں رونما ہوئی تھی اور سب سے بڑی تبدیلی تھی ابو بکر سے نفرت وُہ اپنے "Capri" سے نفرت کرنے لگ گیا تھا کیونکہ اُس کے نزدیک اِن سب کا ذمے دار وُہ تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ ایک سرد شام تھی جب ابو بکر اُن سب سے دور ہوا تھا ہمیشہ کے لیے یا دور کیا گیا تھا...

ابو بکر اور راحیل اسکول پکنک پر آئے ہوئے تھے ایک فارم ہاؤس....

اقراء ساتھ نہیں تھی....

شام ڈھلنے لگی تھی اور سب واپس جانے کے لیے بس میں چڑھنے لگے تھے وُہ اور ابو بکر اپنا سامان سمیٹ رہے تھے....

"Hurry up children...."

ایک ٹیچر نے کہا....

"کوئی رہ نا جائے دھیان سے ہر بچے کو لے کر آیئے گا"...

پرنسپل صاحب اُنہی ٹیچر کو کہہ کر چلے گئے....

سب بچے ایک ایک کر کے بس میں بیٹھ گئے تھے آخر میں صرف راحیل اور ابو بکر رہ گئے تھے....

"Capri"

راحیل نے بیگ لٹکائے ابو بکر کو روکا جو بس کی جانب بڑھ رہا تھا....

"جی بھائی"...

"میری واٹر بوتل پیچھے پول کے پاس رہ گئی ہے وُہ لا دو"...

راحیل نے جھوٹ بولا....

"اوکے بھائی"...

ابو بکر خوشی خوشی لینے چلا گیا....

۷ سالہ راحیل جو وقت سے پہلے ہی بڑا ہو چکا تھا اور ابو بکر سے نفرت بھی بڑھتی جاتی تھی اُسکے ذہن نے ابو بکر کو دور کرنے کے لیے جو راستہ چنا تھا وُہ اُس پر عمل بھی کر چکا تھا...

کچے ذہن اور نفرت دونوں نے اُس معصوم کو ایک معصوم کے ساتھ زیادتی پر اُکسایا تھا....

"بیٹا ابو بکر کہاں ہے"

ٹیچر نے اسے اکیلا دیکھ کر پوچھا...

"وُہ...وُہ...تو بس میں بیٹھ گیا ہے

میں اپنی واٹر بوتل لینے گیا تھا"...

اُس نے ہکلاتے ہوئے جھوٹ بولا....

"okay get in into bus..."

ٹیچر اُسکا ہاتھ پکڑ کر چل دی...

"بس چل پڑی تھی راحیل خوش تھا اُس نے آج "capri" سے جان چھڑالی تھی جو

ہر چیز کا ذمے دار تھا معصوم سوچ کو تفاخر ہوا تھا....

"راحیل بھائی"

ابو بکر واپس آیا تو راحیل کو نا پا کر پریشان ہو گیا....

"راحیل بھائی"

وُہ اُسے آوازیں دیتا اُس جگہ آیا جہاں بس کھڑی تھی مگر اب وہاں کُچھ نہیں تھا نا بس نا

کسی ذی روح کا نام و نشان ابو بکر رونے لگا....

رات تیزی سے اپنے پر پھیلا رہی تھی...

"مما..پاپا"

ابو بکر نے روتے ہوئے دونوں کو پُکارا جس میں سے ایک کا آنا ناممکن تھا دوسرے کو خبر بھی نا تھی....

ابو بکر روتے ہوئے گیٹ سے باہر نکل گیا....

ویرانی ہی ویرانی تھی دور دور تک اندھیرا ابھی تقریباً مکمل پھیل چُکا تھا 4 سالہ ابو بکر روتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا دور تک بس جنگلی جھاڑیاں تھی...

دور کہیں کتے بھونکے تھے...

ابو بکر کے رونے کو بریک لگا....

آواز قریب ہوتی جا رہی تھی...

اُس کا ننھا سا وجود تھر تھر کانپنے لگا....

اب بہت سارے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ایک ساتھ آ رہی تھیں ابو بکر جہاں کھڑا تھا وہی بیٹھ گیا اور جسم کو لپیٹ لیا اور بے آواز رونے لگا...

وُہ جنگل کے حصے میں تھا...

درخت آپس میں رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرنے لگے اور دھمکی دینے لگے۔

جنگل میں ایسی تاریکی چھا گئی گویا جب سے جنگل وجود میں آیا تھا اُس وقت سے لے کر

اب تک جتنی راتیں تھیں وہ سب اس ایک جگہ میں جمع ہو گئی تھیں۔

ہوائیں بہت تیز تیز چل رہی تھی گویا آندھی آنے والی ہو قوی ہیکل درخت اونچے جھومتے ہوئے درخت ان کے اوپر قہر آلود انداز میں ٹوٹ ٹوٹ کر شور مچا رہے تھے۔

بارش نہیں ہو رہی تھی مگر بجلی کڑک رہی تھی...

بجلی ان درختوں کی ٹہنیوں پر کڑک کر اپنی نیلی روشنی سے دور تک کا منظر واضح کرتی اور جس تیزی سے وہ چمکتی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو جاتی۔

ابو بکر کا رونا اب ہچکیوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔

درخت بجلی کی سرد روشنی میں ایسے معلوم ہوتے گویا جاندار ہوں اور اپنے بھدّے بازوؤں سے تنگ حلقہ بنا کر راستہ روک رہے ہوں۔

شاخوں کی اس تاریکی میں سے کوئی خوفناک سرد اور بھیانک چیز انہیں گھور رہی تھی۔

وہ جنگل کی بری آوازوں اور کپکپاتی ہوئی تاریکی میں لرزتے وجود کے ساتھ بیٹھا تھا....

اُسے قدموں کی آوازیں اُٹھتی سنائی دی پھر کیا ہوا اُسے ہوش کی دُنیا سے ناطہ توڑ گیا......

Copyright by Author

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ویرانی ہی ویرانی تھی دور دور تک اندھیرا ابھی تقریباً مکمل پھیل چُکا تھا بچہ روتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا دور تک بس جنگلی جھاڑیاں تھی...

دور کہی کتے بھونکے تھے...

آواز قریب ہوتی جا رہی تھی...

بچے کا ننھا سا وجود تھر تھر کانپنے لگا....

اب بہت سارے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ایک ساتھ آ رہی تھی....

وُہ یکدم سے اُٹھ بیٹھا...

بدن پسینے میں شرابور تھا...

ابو بکر نے اپنی بے ترتیب سانسوں کو بحال کیا...

اُٹھ کر فرج سے بوتل نکالی اور سیدھا منہ سے لگالی اور غٹا غٹ گھونٹ اندر اُتارنے لگا....

"پھر سے یہ خواب"...

وُہ بڑبڑایا....

اُسے نہیں یاد تھا پہلی بار یہ خواب اُس نے کون سی عُمر میں دیکھا تھا مگر اُس نے اکثر اِس خواب کو دیکھا تھا اور ہر بار اُسکی حالت ایسی ہی ہوتی تھی....

اُس نے ہاتھ ماتھے پر پھیرا تو وُہ مکمل عرق آلود تھا بال بھی پسینے میں شرابور تھے...

وُہ ابتک جان نہیں سکا تھا خواب میں دکھنے والا بچہ تھا کون عکس دُھندلا تھا....

نیلی آنکھوں میں بے چینی تیر رہی تھی....

دیوار پر لگے کلاک پیس پر نظر دوڑائی تو رات کے تین بج رہے تھے بے چینی کے ساتھ وُہ دوبارہ نہیں سو سکتا تھا وُہ تہجد پڑھنے کھڑا ہو گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل رات کو تقریباً 3 بجے لوٹا تھا...

وُہ ان دو دنوں میں اُسے ہر جگہ ڈھونڈھ چُکا تھا... مگر وُہ نا ملی....

کمرے میں داخل ہوا تو سب صاف تھا...

"طیات"......

اُسے خوش فہمی ہوئی...

راحیل چیختا ہوا کمرے میں کمرے میں نظریں دوڑانے لگا کہ وُہ کسی کونے سے نکل آئے....

وُہ وہاں ہوتی تو آتی....

اکیلے پن کے احساس نے اُسے آلیا....

اُسے عادت ہو گئی تھی گھر آ کر طیات کو دیکھنے کی اُسے سننے کی...

جو خاموشی طیات کے آنے سے پہلے سکون کا باعث تھی اب اُسکے جانے کے بعد عذاب تھی....

وُہ صوفے پر ہی بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر لیں....

بند غلاف چشم پر پہلی ملاقات کا منظر آ رکا...

وُہ کسی لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے آئس کریم پارلر میں لے آیا تھا وُہ لڑکی اُس رات کی ساتھی تھی....

وُہ سیٹ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا اپنے سب سے بڑے دُشمن کو دیکھ کر رُک گیا...

اور وہی سے شروعات ہوئی تھی راحیل آفتاب کی اصل کہانی...

اُس کے نظریں بلا ارادہ بات کرتے کرتے اُس پر جا رکی تھی...

وُہ نازک سی لڑکی جس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جھیل جیسی گہرائی رکھتی تھیں....

گھنی پلکوں کی جھالر...

تیکھی ناک... عنابی ہونٹ... سیاہ گھنے لمبے ریشمی بال جنہیں سر پر دوپٹہ لے کر چھپایا

گیا تھا مگر ایک گستاخ لٹ نے ریاضتوں پر پانی پھیر دیا تھا....

گوری رنگت جس میں ہلکی ہلکی سی لالی اسے اور جاذب نظر بناتی تھی....

طیات کو دیکھ کر اُسے عجیب احساس ہوا تھا یہ اُن احساسوں سے بلکل مختلف تھا جو اُسے کسی بھی لڑکی کو دیکھ کر ہوتا تھا...

ویسے یہ بیوٹیفل لڑکی کون ہے ؟؟"

راحیل کے کانوں میں طیات کے لیے کہے گئے پہلے جُملے کی بازگشت سنائی دی...

"وُہ جان دُشمن بچے کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔"

"گھٹیا انسان اپنی گندی نظر میری بہن پے ڈالنا بھی مت تیری آنکھیں نوچ لونگا امان کے ہاتھ راحیل کے گریبان پر تھے"..

راحیل کو امان کے الفاظ یاد آئے...

اُس نے امان کے ہاتھ اطمینان سے اپنے گریبان سے ہٹائے اور ایک نظر طیات کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا...

"ٹیک اٹ ایزی مین "...

"خوبصورت چیزوں کا اور خوبصورت چہروں کا راحیل آفتاب بہت بڑا قدردان ہے میں کوئی بھی خوبصورت چہرے کو سراہے بنا نہیں رہ سکتا"..

Copyright by Author

"میں اُسے محض خوبصورت چہرہ سمجھ رہا تھا"..

بند آنکھوں کے ساتھ ہی بولا.....

وُہ نیند کی وادیوں میں اُترتا چلا گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نماز تہجد اللہ کے نزدیک بہت مقبول ہے نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اسی نماز کا ثواب ہے۔ اللہ کے حضور اپنے گناہوں سے مغفرت طلب کرنے کا بہترین وقت تہجد کا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو ہمارا رب وبرتر آسمان دنیا پر اترتا اور فرماتا ہے کہ کوئی میرے حضور دعا کرنے والا ہے، کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔"

قرآن پاک میں تہجد کی فضیلت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ٥

آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ٥

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ٥ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ٥ (الذاریات:15تا18)

”بیشک پرہیز گار باغوں اور چشموں میں (لطف اندوز ہوتے)ہوں گے o

اُن نعمتوں کو (کیف و سرور) سے لیتے ہوں گے جو اُن کا رب انہیں (لطف و کرم سے)

دیتا ہو گا، بیشک یہ وہ لوگ ہیں جو اس سے قبل (کی زندگی میں) صاحبانِ احسان تھےo

وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے o اور رات کے پچھلے پہروں میں (اٹھ اٹھ

کر) مغفرت طلب کرتے تھے“o۔

تہجد کا وقت اپنی ماضی کی زندگی کا محاسبہ کرنے اور اپنے کیے ہوئے گناہوں پر ندامت

کا بہترین وقت ہے۔ اس وقت انسان کی یادداشت کی صلاحیت (Ability To

Recall) اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ رات کے آخری پہر کی میٹھی نیند کی قربانی دے

کر اٹھنے سے اسلام کا کام کرنے والوں کی قوتِ ارادی میں مضبوطی آتی ہے سورۃ

المزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا (المزمل:6)”

بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے

ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہے“۔

طیات تہجد پڑھ کر رب العزت سے دُعا گو تھی....

Copyright by Author

"میں آج بھی تُجھ سے کوئی شکایت نہیں کروں گی یارب العالمین میرا ایمان کبھی تُجھ پر سے ڈگمگا ہی نہیں سکتے میری زندگی کی کتاب کبھی بھی میری برداشت سے زیادہ تلخ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ اُسے تو نے لکھا ہے جو اپنے ہر بندے کو ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے...

تو کیسے مُجھے میری برداشت سے زیادہ دُکھ دے سکتا ہے....

توکل تو وُہ راستہ ہے جس کے ذریعے آگ ٹھنڈی کر دی جاتی ہے۔

جو دریا میں راستہ بنوا دیتا ہے۔جو یوسف کو یعقوب سے ملوا دیتا ہے۔

جو شدید طوفان کشتی نوح پار لگوا دیتا ہے۔

جو پانی پر گھوڑے دڑواتا ہے....

میں کیسے تُجھ پر توکل نا کروں۔

تو ناممکن کو ممکن کرنے کی قدرت رکھتا ہے....

میں بہت کچھ کھو چکی ہے یارب اب جو لوگ مُجھ سے وابستہ ہے اُنہیں میرا ہی رہنے دے اب مزید نقصان اٹھانے کی ہمت نہیں.... میرے بچے کو اپنی حفظ و امان میں رکھ اب یہ ہی میرے جینے کی واحد وجہ ہے...

تُو نے ایک در مُجھ پر بند کیا تو ایک اُمید کی روشنی بھی دی اِس بچے کی صورت میں اب

Copyright by Author

اسے کُچھ نا ہو...

محبت کا تو ہر آنسو تیری بارگاہ میں معتبر ہے۔

اور محبت سے بڑی کوئی طاقت نہیں جو دل کو خالص کر دے...

عشق مجازی سے حقیقی پر آ رکے...

ایسا نہیں تھا کہ میں نے کوشش نہیں کی۔

ایسا نہیں تھا کہ میری محبت میں کوئی کمی تھی۔

میں نے تُجھ سے دُعا بھی مانگی بھیک بھی میں نے سجدے بھی کیے آنسو بھی بہائے ہاتھ بھی جوڑے تیرے آگے میں نے سب کُچھ بدل دیا اُس ایک شخص کی خاطر میں نے خود کو بدل ڈالا...

میں نے اُس شخص کی منتیں بھی کے اُس پر غصّہ بھی کیا.. میں اُسکے پیر بھی پڑی مگر اُس نے مُجھ سے میرے نام کا بھرم چھین لیا مُجھ سے میری پاکبازی چھین لی میرے کردار پر اُنگلی اٹھائی اُس شخص نے میرا کردار اُسکے سامنے تھا بے داغ مگر اُس نے میرے کردار کی دھجیاں اڑائی ہے میرے منتیں میری سماجتیں سب بیکار گئی....

مُجھے سمجھ آگیا ہے یارب مُجھے سمجھ آگیا ہے... میں نے اُس شخص کو تیری رضا کی خاطر

اپنایا تھا تو نے میرے دل میں اُسکے لیے عشق پیدا کر دیا محبت بھی نہیں عشق.... عشقِ

مجازی....

مُجھے سمجھ آ گیا ہے جب اِنسان کسی کو رو رو کر گڑ گڑا مانگتا ہے اور وُہ نہیں ملتا... پھر ایک

وقت آتا ہے جب آنسو خُشک ہو جاتے ہیں سجدے میں پڑے رہنے کو جی چاہتا ہے۔

اُسی در پر سکون مِلتا ہے اور پھر وُہ بھی مِل جاتا ہے جس کے لیے آپ روئے آپ

گڑ گڑائے منتیں مانگی دعائیں کی...

مُجھے بھی وُہ شخص مِل گیا تھا مُجھے راحیل مِل گیا تھا جو صرف میرا تھا طیات حیدر کا میں

خوش تھی بہت خوش مگر اب اُس شخص نے مُجھے گنوا دیا مُجھے توڑ دیا ایک بار پھر میری

روح تک کو چھلنی کر دیا اُس شخص نے....

میرا عشق اُس سے قائم ہے اور یہ میری موت تک قائم رہے گا مگر اب میرے دِل

میں اُسکے لیے رحم نہیں ہے....

میں نفرت نہیں کرتی...

نا ہی کر سکتی ہوں میں تو عشق مجازی کی مرید ہوں مگر میرے دِل میں اُسکے لیے رحم

نہیں میرے دِل سے اُسکے لیے بس بد دعائیں نکلتی ہیں...

عشق اب بھی ہے....

مگر اب وہ محسوس نہیں ہوتا جو کبھی پہلے ہوتا تھا۔

اب وہ اضطراب نہیں رہا۔ جیسے کوئی طوفان تھا جو اندر ہی تباہی کر کے اندر ہی دم توڑ گیا....

جیسے بت کسی صنم کا خم کھا جاتا ہے....

میرا انصاف تُجھے کرنا ہے اور تو کرے گا جن تکلیفوں سے میں گزری اُسے بھی گزارنا"...

آخری جملہ کہتے وقت اُسکا گلہ رندھ گیا.....

اُس نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے...

طیات نے جائے نماز کو سمیٹا اور پھر قرآن پاک کو اُٹھایا اور چومنے لگی بے اختیار آنکھیں بھّر آئی....

اُس نے ظلدن سے قرآن پاک کو نکالا اور سورہ رحمن بمعہ ترجمہ پڑھنے لگی....

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم.....

بسم اللہ الرحمن الرحیم....

"اَلرَّحۡمٰنُ ۙ"

(خدا جو) نہایت مہربان....

Copyright by Author

"بیشک"

اُس نے پھر اعتراف کیا....

"عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"

اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی.....

"مکمل ضابطہ حیات"

صفحے پر ایک موتی گرا جسے اللہ کی کتاب نے اپنے اندر جذب کر لیا....

"خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ"

اسی نے انسان کو پیدا کیا....

"بیشک وہی ہے سارے عالم کا حاکم"

طیات نے دوبارہ اعتراف کیا...

"عَلَّمَهُ الْبَيَانَ"

اسی نے سب کو بولنا سکھایا.....

"اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ"

سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"اُسی کی قدرت ہے"

نم آنکھوں کے ساتھ وہ پڑھتی جارہی تھی سکون اندر اُترتا جارہا تھا....

"خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ ۙ" آیات نمبر ﴿۱۴﴾"

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا.....

"وَ خَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ۚ" ﴿۱۵﴾

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا.....

"فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾"

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟؟....

"کسی نعمت کو نہیں"

اُس نے الفاظوں کا بوسہ لیا....

وہ جوں جوں پڑھ رہی تھی اندر لگی آگ پر ٹھنڈی اُوس پڑ رہی تھی....

کیونکہ سچے دِل سے قرآن پڑھنے والے ہی جانتے ہیں کہ ہے گزرتی آیات کے ساتھ

یہ یقین ہو چلتا ہے کہ ہمارا رب ہمیں دلاسا دے رہا ہے....

کہ میں ہوں تمہارے ساتھ ہر پل ہر لمحہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

قرآن کا ایک ایک لفظ اُسکے وجود کا اُسکی رحمت کا اُسکی عظمت کا واضح ثبوت ہے...

وُہ ہر جگہ ہے، وُہ ہر سو ہے.....

✶✱✶✱✶✱✶

"کیسی ہو بیٹا آپ...؟"

ناظمہ خاتون (حماد کی امی) نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

طیات نے چہرہ اوپر کر کے اُنہیں دیکھا...

سفید اُجلا لباس جس کے گرد کالی چادر سے اُنہوں نے خود کو ڈھانپ رکھا تھا....

سر پر دوپٹہ اچھی طرح جمایا ہوا تھا....

بہت ہی بارونق چہرہ...

پُروقار سی شخصیت تھی....

طیات نے عقیدت مند نظروں سے اُنہیں سر تا پاؤں دیکھا....

"مُجھے حماد نے آپکے بارے میں سب بتا دیا ہے...

بیٹا میں یہ نہیں کہوں گی کہ بہت دُکھ ہوا سُن کر کیونکہ یہ وُہ لوگ بولتے ہیں جو اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہوں مگر ہمیں آپکو اِس کیفیت سے اُبھرنے میں مدد کرنی ہے"...

وُہ کہتے ہوئے اُسکے ساتھ ہی بیٹھ گئیں....

"بیٹا آپ مجھے اپنی امی کی طرح ہی سمجھیں"..

اُنہوں نے طیات کے ہاتھ کو تسلی آمیز انداز میں دبایا...

پلکوں کو خم دیا تھا....

"بیٹا ابھی آپ آرام کریں رات کے کھانے پر تفصیلی بات ہو گی...

میں بھی سفر کی تھکان اُتار لوں تب تک"...

وُہ کہتے ہوئے اُسکے ماتھے کو چومتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں....

طیات کو وُہ شفیق خاتون پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی....

****

"السلام علیکم مولوی صاحب"...

حماد نے مولوی صاحب کو سلام کیا....

"وعلیکم سلام جیتے رہو بیٹا خوش رہو"..

اُنہوں نے دُعا دی....

"آج میں آپکی خدمت میں ایک سوال کا جواب لینے آیا ہوں... فتویٰ لینے آیا ہوں"...

حماد نے سنگ مرمر کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا....

"کیسا فتویٰ؟"

اُنہوں نے سوال کیا...

حماد ایک گہری سانس لے کر آنے کا مدعا بیان کرنے لگا...

"اگر ۳ طلاقیں ایک ہی وقت میں دی جائیں تو کیا طلاق ہو جاتی ہے؟"

وُہ بول کر اب چُپ ہوا....

"اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے تو بیوی شوہر پر حرمتِ غلیظہ کے ساتھ حرام ہو جاتی ہے، اس وقت نہ رجعت کافی ہوتی ہے اور نہ تجدید نکاح؛ بلکہ "حلالہ" کی ضرورت ہوتی ہے ایک ساتھ تین طلاق دینا شرعاً جائز نہیں ہے، گناہ ہے۔ اگر کبھی زوجین کے درمیان نزاع کی ایسی صورت بن جائے کہ آئندہ حدود اللہ کو قائم رکھتے ہوئے ان کے لیے ازدواجی زندگی گزارنا دشوار ہو جائے اور بیوی کو بالکلیہ نکاح سے خارج کرنا چاہے تو اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ جب بیوی طہر کی حالت میں ہو اور اس میں اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو اس وقت ایک طلاق دیدے پھر جب ایک حیض گزر جائے تو دوسری طلاق دے پھر جب تیسری حیض گزر جائے اس وقت تیسری طلاق دیدے لیکن اگر ضرورت نہ ہو تو صرف ایک طلاق پر اکتفاء کرے، اس کو طلاق احسن، متفرقاً تین حیض میں تین طلاق دینے کو "طلاق حسن" اور ایک

Copyright by Author

ساتھ تین طلاق دینے کو طلاقِ بدعت کہتے ہیں، یہ شرعاً جائز نہیں ہے؛ لیکن اگر کوئی دیدے تو تینوں طلاق شرعاً واقع ہو جاتی ہیں۔"

مولوی صاحب نے تفصیلی جواب دیا....

"اور اگر بیوی اُمید سے ہو تو کیا طلاق ہو جاتی ہے...؟"

حماد نے کچھ دیر رُک کر دوسرا سوال کیا....

"اِس صورت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے عدت شروع ہو جاتی ہے مگر اب عدت مدت بچے کی پیدائش تک چلی جاتی ہے اب خواہ بچہ ایک مہینے بعد ہو ایک ہفتے یا پورے 9 مہینے...اب ایک آسانی پیدا ہو جاتی ہے اگر مرد اور عورت باہمی رضامندی سے رجوع کرنا چاہیں تو بچے کی پیدائش تک کر سکتے ہیں بچے کی پیدائش کے بعد طلاق مکمل واقع ہو جائے گی اور بیوی شوہر کے لیے تب تک حلال نہیں ہو گی جب تک کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ ہو اور دونوں کے درمیان ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوں پھر اگر وہ مرد اُسے طلاق دے یا اُسکی وفات ہو جائے تو عورت اپنے سابقہ شوہر سے نکاح کر سکتی ہے"...

مولوی صاحب نے ایک اور تفصیلی جواب دیا....

Fb/Page/New Era Magazine

حماد نے پھر طیات کے بارے میں اُنہیں سب بتایا...

"رجوع ہو سکتا ہے اگر دونوں فریقین چاہیں تو"...

مولوی صاحب نے اب کی بار مختصر جواب دیا....

"بہت بہت شکریہ مولوی صاحب آپکا"...

حماد اُن سے مصافحہ کرتا اُٹھ کھڑا ہوا....

****

"چلیے بیٹا کھانا کھائیں۔"

ناظمہ خاتون رات کو کھانے کی ٹرے سجائے وُہ دوبارہ اُسکے سامنے تھیں....

"مُجھے بھوک نہیں ہے"..

طیات نے منع کیا....

"ٹھیک ہے آپکو بھوک نہیں مگر اِس ننھی جان کو ہے جو آپکی کوکھ میں پل رہی ہے۔

شاباش منہ کھولیے"...

اُنھوں نے نوالہ بنا کر اُسکے منہ کے قریب کیا...

وُہ اُنہیں انکار نہیں کر سکی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"شاباش...یہ پورا ختم کرنا ہے آپکو پھر ہم لوگ پیچھے گارڈن میں چل کر بیٹھیں گے"...

اُنھوں نے اُسے بچوں کی طرح پچکارا....

وُہ نوالے بنا بنا کے اُسے کھلا رہی تھیں۔

اِس قدر اپنائیت پر اُسکا دِل بھر آیا وُہ بے اختیار ہو کر اُنکے سینے سے لگ گئی اور بری طرح رونے لگی.....

"نا میرے بچے نا روتے نہیں بلکل نہیں ہونے والے بچے پر اور آپکی صحت پر بھی اثر پڑے گا"...

ناظمہ خاتون نے اُسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا....

اُنھوں نے طیات کو بمشکل چُپ کروایا اور پانی پلایا....

کافی دیر خاموشی رہی وُہ پھر بولی...

"آپ کی طلاق جن حالات میں ہوئی مجھے کُچھ شک و شبہ تھا بس اُسی کو دور کرنے کے لیے میں نے حماد کو مولوی صاحب کے پاس فتویٰ لینے کے لیے بھیجا تھا"...

پھر اُنھوں نے ساری بات جو مولوی صاحب نے حماد کو بتائی تھی سب طیات کو بتا

دی....

اُسکا چہرہ سپاٹ تھا....

"بیٹا آپکا جو بھی فیصلہ ہو آرام سے سوچ کر بتائے گا کوئی جلدی نہیں ہے"

ناظمہ خاتون نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ تلاشنا چاہا....

مگر وُہ کمال کی مہارت سے اپنے ہر جذبے پر مٹی ڈال چُکی تھی....

"آیئے باہر چلتے ہیں تازہ ہوا آپکے لیے بہت اچھی ہے"...

وُہ اُسے اُٹھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

طیات بھی کُچھ کہے بغیر اُٹھ گئی...

رات کی تاریک چادر پوری طرح پھیل چکی تھی وُہ ناظمہ خاتون کے ساتھ لان میں رکھی کرسیوں پر آبیٹھی تھی موسم کافی خوشگوار تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا روح کو سکوں بخشنے والی تھی مگر اُسکے اندر گھٹن بڑھنے لگی تھی...

"آخر تو چاہتا کیا ہے؟"

وُہ رب سے مخاطب تھی...

"مکمل طور سے رشتہ ابھی بھی نہیں ٹوٹا اور جب ٹوٹنا نہیں تھا مُجھے کیوں توڑا"...

روح سلگنے لگی تھی...

"طیات بیٹا تُم ٹھیک ہو"..

اُنہوں نے اُسکی بگڑتی حالت کے پیش نظر کہا....

"جی میں ٹھیک ہوں"....

اُس نے آہستہ سے کہا...

"حماد....حماد"

اُنہوں نے آوازیں دی....

"جی امی"...

حماد اندر سے نکل کر آیا.....

"بیٹا گاڑی نکالو جلدی سے مجھے طیات کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی"

وُہ فکر مندی سے بولیں....

"حماد بھاگ کر اندر سے گاڑی لے آیا"...

"چلو طیات"

اُنہوں نے اُسے گاڑی میں لٹا کر اُسکا سر اپنی گود میں رکھا....

طیات کا بدن پسینے میں شرابور ہو رہا حالت غیر ہونے لگی تھی....

حماد نے گاڑی کی اسپیڈ مزید بڑھا دی.....

"حماد گاڑی روکو اور سامنے شاپ سے جوس لے لو ہاسپٹل جاتے جاتے حالت سنبھل جائے"

حماد نے گاڑی سائڈ میں روک دی اور جلدی سے جوس کا ڈبہ لے آیا....

اُسی دوکان سے نکلتے ہوئے راحیل کی نظر جب گاڑی کے نیم واہ دروازے سے دکھتی سیدھا اُس پر جا رکی...

راحیل لمحے بھر کو ساکت رہ گیا...

حماد نے گاڑی میں بیٹھ گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کر دی....

راحیل کسی ٹرانس کی کیفیت سے باہر آیا اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ آنکھوں کے سامنے تھی....

وُہ سرعت سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور فل اسپیڈ میں گاڑی کے پیچھے دوڑا دی....

****

"everything is ok"

حماد نے فکر مندی سے پوچھا...

"yes everything is alright it can happen in this condition.."

تسلی بخش جواب دیا گیا...

ناظمہ خاتون اور حماد دونوں ڈاکٹر کے کیبن میں تھے....

"یا اللہ میری بچے کو کُچھ مت کرنا"...

روم میں لیٹی طیات مسلسل دعا گو تھی....

دروازہ کھولنے کی آواز پر اُس نے نظرے دروازے پر ٹکا دی مگر داخل ہوتے شخص کو

دیکھ کر اُچھل پڑی....

"تُم یہاں کیا کر رہے ہو.... تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی"...

طیات راحیل کو وہاں دیکھ کر سیخ پا ہو گئی تھی....

راحیل اُسکی بات کو نظر انداز کر کے اُسکے طرف بڑھا....

"تُم مُجھے چھوڑ کر کیسے چلی گئی تُم نے تو وعدہ کیا تھا تُم مُجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی کیوں

آ گئی اپنے گھر سے طیات میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں میں اُس پورے گھر میں اکیلا مُجھے

اُسکے در و دیوار سے خوف آنے لگا ہے... واپس چلو میرے ساتھ ہمارے گھر"....

راحیل اُسکے قریب ہوا....

طیات چند قدم پیچھے ہٹی...

پھر بپھری ہوئی شیرنی کی مانند اُسکے گریبان کو پکڑ کر بولی....

"تُم کتنا گرو گے کوئی حد ہے تمہارے گرنے کی...

تُم مجھے طلاق دے چکے ہو میں تمہاری کُچھ نہیں لگتی تم میرے لیے صرف ایک اجنبی ہو بس...

میں حرام ہوں تمہارے لیے اور تُم میرے لیے خدارا مجھے گُنہگار مت کرو"...

طیات چیختے ہوئے بولی....

"نہیں تُم میری ہو...سُنا تُم نے تم صرف میری ہو میری بیوی تُم میرے لیے ہی تو حلال ہو صرف...

راحیل کی طیات...

میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تُم بھی واپس چلو میرے ساتھ میں مر جاؤں گا طیات تمہارے بغیر"...

راحیل کی آنکھوں میں پہلی بار نمی تھی حالت جنونی تھی....

طیات سر تا پاؤں لرزتے وجود کو دیکھا...

طیات کے اندر کُچھ ٹوٹا تھا اُسکی آنکھوں میں نمی اور اُسکی حالت دیکھ کر....

راحیل نے اُسے شانوں سے پکڑ لیا طیات یکدم ہوش میں آئی تھی اُس نے اُسکے ہاتھوں کو جھٹکنا چاہا مگر گرفت مضبوط اور مضبوط تر ہوتی چلی گئی طیات نے سہمی

نظروں کا رُخ اُسکی طرف کیا...

راحیل کی آنکھوں میں دیکھ کر اُسے خوف آنے لگا اُسکی آنکھوں میں وہی ضد تھی وہی جُنوں جو اُس رات تھا وہ اُن آنکھوں کو پڑھ سکتی تھی آج ضد اور جُنوں کے ساتھ اُن آنکھوں میں عشق تھا دیوانہ عشق....

"چھوڑو مُجھے"..

طیات نے اُسکی گرفت سے نکلنے کی ناکام کوشش کی....

اُس نے ایک زہریلی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُسکی طرف دیکھنے لگی...

راحیل کو یکدم کُچھ ہوا....

"پہلی ثور پھونکی جاچکی ہے بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کرچکی ہے۔

تُم کانپ رہے ہو اتنی جلدی ابھی سے ابھی تو شروعات ہے تُم تو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا... ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے....

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

Copyright by Author

تمہاری خودسری...

تمہارے گھمنڈ غرور....

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں...کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے اوروں پر کیا گزرتی ہے"....

طیات نم آنکھوں کے ساتھ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی.....

راحیل کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اُس نے طیات کے ہاتھ جھٹک دیے....

"نہیں"

وُہ دو قدم پیچھے ہوا....

"ہاں راحیل شروعات ہو چکی ہے"..

وُہ دو قدم آگے بڑھی...

راحیل مزید پیچھے ہٹا اور پھر تیزی سے روم سے نکل گیا....

اُسکے سامنے بہادری کا مظاہرہ کرتے کرتے اب وُہ ٹوٹی تھی اور زمین پر بیٹھ گئی.....

"تُم نے محبت میں دھوکا دے کر بہتان لگا کر مجھے توڑا ہے نہ راحیل میں یہی محبت پوری صداقت سے نبھا کر تمہارے وجود کو جھنجھوڑ دونگی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

... تمہیں اذیت میں دیکھنا میرے لیے بھی عذاب ہو گا مگر میں یہ بھی جانتی ہوں ٹھوکر لگنے سے تمہیں کچھ نہیں ہو گا تمہیں تو منہ کے بل گرنا ہے اپنے ہی گناہوں کے دلدل میں"....

اُس نے افسردگی رنج صدمے ہر جذبے سے چور ہو کر سوچا....

****

وُہ اپنے گھر میں بیٹھا حرام جام کے گلاس مسلسل اپنے اندر اُتار رہا تھا....

"پہلی ٹور پھونکی جا چکی ہے بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کر چکی ہے۔
تُم کانپ رہے ہو اتنی جلدی ابھی سے ابھی تو شروعات ہے تُم تو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا... ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے....

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

تمہاری خودسری...

تمہارے گھمنڈ غرور....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں... کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے

اور وپر کیا گزرتی ہے"....

طیات کے الفاظ اُسکی سماعتوں میں مسلسل گونج رہے تھے....

"نہیں ایسا کُچھ نہیں"..

وُہ بڑبڑایا...

فون پر کسی کا نمبر ملایا رابطہ ملنے پر اُس نے کُچھ کہہ اور فون بند کر دیا....

کُچھ ہی دیر بعد ایک لڑکی اندر داخل ہوئی کپڑے انتہائی فحاش تھے.....

راحیل کے برابر آکر بیٹھ گئی راحیل نے اُسے بیڈ پر دھکا دیا اور اُس پر جُھک گیا....

"کیوں تھکا رہے ہوں خود کو بھی اور مُجھے بھی کیا ہم نارمل لائف نہیں گزار سکتے؟؟؟

ہم گزار سکتے ہیں راحیل کہیں نہ کہیں گزار رہے ہیں تمہارا میرے لیے پریشان ہونا

مُجھ سے چھپ نہیں سکتا میں ایک لڑکی ہوں اور اُس سے بھی بڑھ کر ایک بیوی ہوں

بخوبی جان سکتی ہوں میرا شوہر میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہے وہ میرے لیے

پریشان ہے پھر کیوں خود کو اِس طرح اذیت دے رہے ہو مُجھے بھی"...

اِس وقت طیات کے کہے الفاظوں کا یاد آنا اُسکے لیے اذیت تھا....

Copyright by Author

وُہ ایک مدہوش کر دینے والے نسوانی سراپے کے ساتھ اپنے کمرے کے بیڈ پر تھا

اُسے اپنی برہنہ پیٹھ میں کانٹے گھستے محسوس ہونے لگے....

"تُم تو مُجھ سے نفرت کرتی ہو نہ؟"

نیم اندھیرے میں وُہ اُس لڑکی کے مزید قریب ہوا...

وُہ اُسے پتا نہیں کون سمجھ رہا تھا لہجہ انتہائی نرمی لیے ہوئے تھے جو صرف وُہ ایک ہی

اِنسان کے لیے اختیار کرتا تھا...

"نہیں Darling میں کیوں نفرت کرونگی تُم سے"...

راحیل کسی حسین لمحے میں کھویا ہوا تھا واپس لوٹ آیا آنکھیں کھولیں تو دیکھا اب لڑکی

مکمل اُس پر جُھکی ہوئی تھی...

"طیات"

اُس نے پُکارا.....

راحیل نے ایک جھٹکے سے لڑکی کو خود سے الگ کیا اور اُٹھ بیٹھا.....

"what happened darling"

لڑکی دوبارہ قریب ہوئی...

"Get out"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ آہستہ سے بولا....

"what?"

لڑکی نے حیرت سے کہا...

"I said get out"

اب کی بار وُہ چیخا تھا...

"یہ صرف طیات کی جگہ ہے یہ میری طیات کا بستر ہے میرا اور اُسکا"

وُہ پیچھے سے چیخا.....

****

میدان حشر
قسط نمبر ۱۹
باب نمبر ۱۲
دوسر وصور
(نجات)
مصطفیٰ چھیپا
www.neweramagazine.com

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

’بارھواں باب‘

"دوسری صور" (نجات)

"طیات بیٹا میرے ساتھ باہر چلیں.. پورا پورا دن کمرے میں بند رہنے سے طبیعت مزید بوجھل ہو گی آپکی"..

ناظمہ خاتون نے طیات کے پاس بیٹھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا....

"بیٹا یہ سب کرنے سے کچھ بدلے گا نہیں البتہ آپکی طبیعت خراب ہو جائیگی مزید"...

وُہ کوئی ردِ عمل نا پا کر اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولیں...

"میں بِلکُل ٹھیک ہوں آنٹی... آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہے اور حماد بھی"..

وُہ شرمندہ ہو کر بولی...

وُہ اتنے مخلص اور بے لوث محبت کرنے والوں کے ساتھ بے اعتنائی برتتی آرہی تھی...

"بیٹے تحمل سے آپ میری بات سُنیں"...

ناظمہ خاتون نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا....

"طیات بیٹا زندگی کا اصول ہے جو گزر گیا اُسے بھول جانا چاہیئے"...

وُہ متانت سے بولی...

"آنٹی میں اُسے بھول"...

طیات نے وضاحت کرنی چاہی...

ناظمہ خاتون نے اُسکی بات کو بیچ سے کاٹا...

"بیٹا میں بھی ایک عورت ہوں بخوبی آپکی کیفیت سمجھ سکتی ہوں اور میں آپکی آنکھوں میں واضح طور پر محبت کی تحریر دیکھ سکتی ہوں"....

وُہ اب اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولیں...

"جو آپکو مِلا ہے اُسّے دِل سے لگا کر رکھو اُسکی حفاظت کریں اپنی تمام تر توجہ اُسکی طرف رکھیں خُدانخواستہ اگر آپ کی اِسی طرح اُداس رہنے سے پورے پورے دن کُچھ بھی نا کھانے سے اگر آپکے بچے کو کُچھ ہو گیا تو کیا آپ کبھی خود کو معاف کر پائیں گی؟..اور اگر آپ یہ بچہ نہیں چاہتی تو بھی بتا دیں اِس کا بھی حل ہے بس یوں خود کو ہلکان نہ کریں"...

وُہ کتنے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ رہی تھیں جس کو سُن کر ہی اُسکا دِل دہل گیا تھا...

"نہیں اِس بار میں اپنے بچے کو کُچھ نہیں ہونے دوں گی"..

Copyright by Author

طیات بے ساختہ بولی...

ناظمہ خاتون کے چہرے پر محظوظ ہونے والی مسکراہٹ آرکی...

وُہ جو چاہتی تھیں طیات نے ویسا ہی رسپانس دیا تھا ...

"تو بیٹا یہ بات آپ ہمیشہ یاد رکھیں ہم تو آپکے ساتھ ہیں ہر مُشکل میں مگر اپنے بچے کا خیال آپکو خود ہی رکھنا ہو گا اپنا بکھرا ہوا شیرازہ سمیٹنا ہو گا پھر سے کھڑا ہونا ہو گا.

زندگی کسی کے لیے بھی رُکتی نہیں ہے ہمیں اِس کے ساتھ چلتی رہنا ہوتا ہے زندگی کے سفر میں چھوٹے موٹے "accidents" ہر کسی کے ہوتے ہیں زندگی بہت مُشکل ترین سفر ہے اِس سفر میں اپنی گاڑی کو آسانی سے چلانے کے لیے چند rules کو فالو کرنا ضروری ہے سب سے پہلے اپنے "دِل کے accelerator" پر قابو پانا پڑے گا..

کیونکہ دل ہی ہماری سوچوں کو منتشر کرتا ہے ہمارے مضبوط سے مضبوط ارادوں کو بھی با آسانی سے پل میں ہلا سکتا ہے...

اپنے دماغ کے "break" مضبوط رکھنے پڑتے ہیں کیونکہ دماغ ہمیشہ آپکو اُس پر اُکسائے گا جس سے دِل انکاری ہو گا اور جب انسان بیک وقت دونوں کو سنتا ہے تو دل اور دِماغ کے بیچ اُلجھ کر رہ جاتا ہے نا کنارے کا رہتا ہے نا سمندر کا...

Copyright by Author

آپکو پتا ہے طیات بیٹا ہمارا سب سے بڑا دشمن کون ہے "

ناظمہ خاتون نے اُسے بغور دیکھا.

وُہ سر جھکائے بیٹھی تھی مگر دھیان اُن کی باتوں پر تھا....

"ہمارا سب سے بڑا دُشمن ہمارا غصّہ ہے جو ہر انسان کو بہت جلدی آجاتا ہے اور اِس غصے کی رو میں بہہ کر ہم کئی غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں اور پھر ساری زندگی کے لیے ایک ملال سا رہ جاتا ہے کہ کاش ہم اُس وقت ہم اپنے غصے کی "speed" کو کنٹرول کر لیتے وہی وقت ہوتا ہے جب ہم اپنی زندگی کی گاڑی میں ظرف کے "tyre" بڑے اور اعلٰی قسم کے لگا سکتے ہیں تا کہ اپنی گاڑی کو با آسانی ہم اِس سفر پر دوڑا سکے اور بیٹا اِس کے لیے آپکے پاس "خوش اخلاقی اور ایمان کا "licscence" ہونا لازمی ہے اللہ پر یقین پُختہ ہونا چاہیئے... تب کہیں جا کر آپ کی گاڑی "دُنیا کے "road" پر آسانی سے چل سکے گی ورنہ "ناکامی کے چالان" آپکا مقدر ہو گے ...

اور یہ چالان آپکو تا حیات بھرتے رہنا ہو گا اور

آپکی ناکامی پر آپکے ساتھ سوائے ایک ذات کے کوئی مستقلاً نہیں ہو گا اور وہ ذات سب رب العزت کی ہے وُہ کسی بھی حال میں اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا کیونکہ بندہ جیسا بھی ہے پیار سب سے وُہ ایک جیسا کرتا ہے اُسکی ممتا سب کے لیے ایک

Copyright by Author

ہے....

اور بیٹا خودکشی تو اُس نے حرام کی ہے اور آپ یہ سب کر کے خود کو اور اپنی زندگی کو کس جانب لے کر جا رہی ہیں اکیلے میں محاسبہ کیجیئے گا آپکو اپنی کوتاہیاں ضرور دکھ جائیں گی میں جانتی ہوں میری باتیں اِس وقت آپکو تکلیف دے رہی ہو گی مگر طیات روز مرنے سے بہتر ہے ایک ہی بار حقیقت سے روبرو ہو جایا جائے"

ناظمہ خاتون رُکی بغور طیات کے سپاٹ چہرے کو دیکھا پھر کچھ توقف کے بعد دوبارہ بولی...

"میں صرف آپکی بہتری چاہتی ہوں بس میرا مقصد بِلکُل بھی آپکی دِل آزاری کرنا نہیں ہے اور اگر جانے انجانے میری کسی بھی بات سے آپکو میری ذات ایذا دہندہ لگی ہو تو میں دِل سے معذرت خواہ ہوں... حماد بہت فکر مند ہے آپکے لئے پلیز میری باتوں پر غور کیجئے گا"

وُہ آگے کو بڑھ کر طیات کی پیشانی کو چوم کر بولی...

"میں کھانا بھجوا رہی ہوں اور ساتھ میڈ سن بھی اُمید ہے اِس بار مجھے مایوسی نہیں ہو گی"

وُہ کہتے ہوئے کھڑی ہو گئی....

"اگر میری امی زندہ ہوتی تو بِلکُل آپ ہی کی طرح ہوتی مُجھ سے اتنا ہی پیار کرتی اسی طرح مُجھے سمجھاتی"...

طیات نے عقیدت مند نظروں سے اُنہیں دیکھا....

ناظمہ خاتون کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آگئی...

"آپ چاہیں تو مجھے امی کہہ سکتی ہیں حماد کی طرح"...

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے کہا...

طیات محض سر ہلا کر رہ گئی...

وُہ کچھ کہہ ہی نا سکی زبان جیسے ہلنے سے انکاری ہو گئی تھی...

"کھانا کھا لیجئے گا اور دوائی لیکر کُچھ دیر آرام کیجئے گا...اب سے ہر شام آپ میرے ساتھ گارڈن میں بیٹھیں گی"...

وُہ دوبارہ نصیحت اور آرڈر بیک وقت کرتے ہوئے باہر چلی گئیں...

****

"امی طیات کیسی ہے اب؟"..

حماد نے ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا...

"زہرہ پانی لے کر آؤ"

ناظمہ خاتون نے ملازمہ کو پانی لانے کے لیے آواز لگائی اور کتاب بند کر کے اُسکی طرف متوجہ ہوئیں....

"بیٹا ویسے تو سب ٹھیک ہے مگر پھر بھی کُچھ بھی ٹھیک نہیں ہے...اُسکے ساتھ جو کُچھ ہوا ہے اسے بھولنا اتنا آسان نہیں ہے اُسکے زخموں پر صرف وقت ہی پھاہا رکھ سکتا ہے مگر اُس نے اپنے لیے وقت کو وہی روک لیا ہے وہ آگے بڑھنا ہی نہیں چاہتی مجھے بس ڈر اِس بات کا ہے کہیں بچے کو کُچھ نہ ہو جائے"...

وُہ فکر مندی سے بولی....

"امی آپ سمجھائیں اُس کو میں اُسکے سامنے نہیں جا سکتا ورنہ میں خود بات کرتا اُس سے"...

"میں نے آج بات کی ہے...مجھے پوری اُمید ہے کہ وُہ میری باتوں پر ضرور غور کریں گی"...

وُہ متانت سے بولی....

"بیگم صاحبہ وُہ طیات باجی آپکو بلا رہی ہیں کہہ رہی ہیں کُچھ دیر گارڈن میں بیٹھیں گی آپکے ساتھ"

زہرہ نے آکر اطلاع دی...

Copyright by Author

ناظمہ خاتون بے اختیار مسکرا اُٹھی اور ایک نظر حماد کی طرف دیکھا وُہ بھی کُچھ پُر سکون دکھ رہا تھا....

"امی جائیں آپ میری بہن اور آپکی بیٹی بلا رہی ہے.... پھر مُجھے آپ سے ایک بات بھی کرنی ہے"...

حماد نے مسکراتے ہوئے کہا....

اُٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگا....

✶✱✶✱✶✱✶☆

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"

نائلہ نے اُس سے تصدیق چاہی....

"میں کہتی ہوں ایک بار پھر سوچ لو.."

"بلکل یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور یہ تم میرے ہر فیصلہ کو اتنا question کیوں کرتی ہو"...

ماریہ چڑ کر بولی....

"کیا کھا کر آئی ہو صبح سے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو ہر چھوٹی سی بات پر"...

نائلہ نے بھی اُسی لہجے میں کہا...

"اچھا اچھا نا بس کرو ایک تو ویسے ہی میں اتنی ٹینس ہو اوپر سے تُم مجھے مزید پریشان کر رہی ہو"

نائلہ نے اُسے دیکھا وُہ واقعی پریشان لگ رہی تھی....

"ماریہ جب تُم فیصلہ کر چکی ہو تو پھر گھبرا کیوں رہی ہو"...

نائلہ نے اُسکی پریشان حالت دیکھ کر کہا...

"تو بھنگڑے ڈالوں کیا...نائلہ اگر اُس نے منع کر دیا تو؟"

ماریہ نے اپنی اضطرابی کیفیت کو اصل وجہ سامنے رکھی....

"وُہ آ رہا تمہارا ہیرو"..

نائلہ نے ابو بکر کو آتے دیکھ کر کہا..

"میں بات کروں گی اُس سے"...

ماریہ نے فوراً آگے قدم بڑھا دیے مگر کچھ قدم چل کر ہی رُک گئی......

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے نائلہ"...

ماریہ دو انگلیوں کے ناخن کو دانتوں میں دبا کر بولی...

"پھر سوچ لو تم"...

نائلہ نے مشورہ دیا.....

"اوکے میں بات کروں گی"

ماریہ نے گہری سانس لے کر باہر چھوڑی اور آگے چل دی...

وُہ ابو بکر کے پیچھے چلنے لگی کے اُس تک پہنچ جائے....

"مُجھے آپ سے کُچھ کہنا ہے"...

ابو بکر اپنی سیلری کلیکٹ کرنے آیا تھا ماریہ نے اُسے روک لیا....

"جی بولیں"...

ابو بکر بھی رُک گیا....

"وُہ...میں...یہ"...

وُہ ایک لمبا سا اظہار محبت سوچ کر آئی تھی مگر ابو بکر کے سامنے اُسکے الفاظ ٹوٹنے لگے چاہتے ہوئے بھی اُسکی زبان اُسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی....

"ماریہ آپ کو کُچھ کہنا تھا شاید"..

ابو بکر نے پریشان سے کھڑی ماریہ کو بغور دیکھتے ہوئے فہمائشی انداز میں کہا....

"وُہ بات دراصل ایسی ہے کہ ہو سکتا ہے آپکو بری لگ جائے مگر میرا کہنا بھی ضروری ہے"....

"دیکھئے جو بھی ہے صاف صاف کہیے بغیر کوئی تمہید باندھے بُرا ماننا ہے یا نہیں یہ تو سُننے

کے بعد ہی طے کر سکوں گا میں"

ابو بکر نے اطمینان سے کہا....

"ابو بکر شاید آپکو عجیب لگے یا پھر ایک بچکانہ سی بات یہ میرا ایک اور الہڑپن لگے مگر میں بلکل شیور ہوں جو میں فیل کرتی ہوں"

ماریہ رُکی ابو بکر کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے لیے....

مگر وہاں صرف نا سمجھی کے تاثرات نمایاں تھے ....

ماریہ نے خود کو بولنے کے لیے تیار کیا....وُہ سوچ کر بہت کُچھ آئی تھی مگر بول سکی کُچھ لفظ ہی...

"I fall in love with you abubakar..."

اُس نے آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں بول دیا....

دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا....

ماریہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر وُہ ناگواری غصے کے تاثرات ایکسپکٹ کر رہی تھی مگر ابو بکر کا چہرہ سپاٹ تھا بلکل....

"اور کُچھ کہنا ہے آپکو"..

ابو بکر ایسے بن گیا جیسے کُچھ سنا ہی نہیں ہو...

"نہیں"

وُہ بمشکل بولی...

ابوبکر کے اِس رویے پر ماریہ کو شدید سبکی ہوئی...

"اوکے یو مے گوناؤ"

ابوبکر نے اُسی لہجے میں کہا جیسے وُہ کلاس میں کہا کرتا تھا...

ماریہ ہل تک نا سکی نظریں جُھکی ہوئی تھیں ورنہ وُہ دیکھ لیتی ابوبکر کے چہرے پر کئی جذبات آرکے تھے....

"کیا ہوا ماریہ"..

نائلہ نے اُسے اکیلے سر جھکائے کھڑے دیکھ کر کہا...

"ماریہ...ماریہ کُچھ تو بولو"..

نائلہ نے اُسکا چہرہ اوپر کیا...

ماریہ بے آواز رو رہی تھی....

"میری جان کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہوں جانو بول نا کیا ہوا"...

نائلہ اُسے روتے دیکھ کر حواس باختہ ہوگئی اُس نے پہلی بار ماریہ کو روتے دیکھا تھا....

"نائلہ... تُم ٹھیک کہتی تھی مجُھے سوچ لینا چاہئے تھا... آج میں اپنی نظروں میں ہی چھوٹی پڑ گئی اُسے کوئی فرق پڑتا کوئی فرق نہیں پڑتا"...

ماریہ نے اب آواز کے ساتھ رونا شروع کر دیا....

"بس میری جان بس"

نائلہ نے اُسے گلے لگالیا اور اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اُسے پُر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی.....

"ماریہ تُم نے اپنی کوشش کر کے دیکھ لی اب سب اللہ پر چھوڑ دو تمہارے لیے جو بھی اُس نے لکھا ہو گا تمہیں وہی ملے گا"

نائلہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا....

ماریہ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا....

"بس اپنے آنسو پوچھ لو چل کر منہ دھو تُم ذرا بھی اچھی نہیں لگتی روتے ہوئے ایک تو ویسے ہی عجیب شکل ہے تمہاری"

نائلہ نے اُسے چھیڑا...

"ہاں شاید یہی وجہ ہے اُس نے میری بات کو مذاق میں اُڑایا ہو میں اُسکے معیار پر پوری نہیں اُترتی ہو اندھا ہے بھی تو کتنا ہینڈسم".."

ماریہ بظاہر مذاق میں بولی مگر مذاق میں چھپے کرب کو نائلہ اچھی طرح سمجھ سکتی تھی.....

"تُم فالتو کی باتیں کیوں سوچتی ہو اور کس نے کہا تُم اچھی نہیں ماریہ تُم بہت پیاری ہو"..

"مگر اُسکے معیار کے مطابق کی نہیں شاید"

وُہ اپنی بات پر قائم رہی.....

"اب ایک لفظ نہیں چُپ کر جاؤ بِلکُل"

نائلہ نے تنبیہ کی....

"اوکے"

ماریہ نے خلاف معمول بغیر کسی حیل و حجت کے اُسکی بات مان لی....

****

"ایسے کیسے آپ لوگوں سے غلطی ہو گئی وُہ میرا بیٹا ہے کوئی بے جان چیز نہیں جس کے کھو جانے پر میں افسوس کر لوں بس مُجھے میرا بیٹا واپس چاہیے ورنہ آپ میں سے کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہو گا"..

آفتاب پرنسپل کے آفس میں کھڑا تھا ابو بکر کی گمشدگی کی خبر نے اُسے بری طرح ہلایا تھا اور اب وُہ اُن لوگوں پر برس رہا تھا...

"دیکھئے مسٹر آفتاب ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں پولیس ہر جگہ ڈھونڈھ"...

"کوشش.... دکھ رہی ہے آپکی کوشش پچھلے ۲ دن سے میرے بچے کا کوئی اتا پتا نہیں اور آپ کہتے ہے آپ کوشش کر رہے ہیں"

آفتاب نے زور سے ہاتھ ٹیبل پر مارا...

"behave Mr aftaab"

پرنسپل کُچھ سختی سے بولے....

"میرا بچہ گم ہو گیا ہے اور آپ کہتے ہیں میں خاموش رہو یاد رکھیے اگر مُجھے میرا بچہ نہیں ملا تو آپکا یہ سوچ لیں میں کیا کیا کر سکتا ہوں"

آفتاب دھمکی دیتا ہوا باہر نکل گیا.....

"کہاں ہو تم "capri" ؟؟"

ابو بکر اُسکی اولاد نہیں تھی وُہ اُسکی بیوی کی بیوفائی کی نشانی تھی مگر وقتی غصے کے بعد آفتاب پھر ابو بکر کو ویسے ہی چاہتا ایک عجیب محبت تو اسے ابو بکر سے اپنی سگی

اولادوں سے بھی زیادہ وُہ آج بھی ابو بکر کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تھا اور اِس وقت وُہ کس حال میں ہو گا یہ سوچ اُسے متفکر کیے ہوئے تھی....

"پاپا "capri" مل گیا؟؟؟"...

اقراء نے دوبارہ وہی سوال کیا کو جو وُہ مسلسل دو دن جب بھی گھر سے باہر جا کر واپس لوٹا تب پوچھتی تھی...

"نہیں"

وُہ بھی وہی جواب جو دو دن سے اُسے دے رہا تھا دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا....

✶✱✶✱✶✱✶

"یہ بچہ تو بے ہوش ہے"..

وُہ دو دیہاتی لوگ تھے جو اُدھر سے گزر رہے تھے ابو بکر کو بے سدھ لیٹا دیکھ کر رُک گئے....

"اسے حکیم صاحب کے پاس لے چلتے ہیں وُہ ہی بتائیں گے کہ اسے کیا ہوا "...

اُن میں سے ایک ابو بکر کو گود میں اُٹھا کر بولا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"حکیم صاحب... حکیم صاحب"

وُہ دونوں ایک خستہ حال عمارت میں داخل ہوئے جس کے باہر ٹوٹی پھوٹی سے ایک تختی پر حکیم "محمد ریاض عزیز" لکھا ہوا تھا....

آواز پر ایک آدمی جو دیکھنے میں ۳۰ یا ۳۵ برس کا لگتا تھا اندر آیا...

"ہاں بول بشیر یہ بچہ کون ہے"

انہوں نے ابو بکر کو اُسکی گود سے لے کر زمین پر ایک طرف رکھے بستر پر لیٹا دیا....

"حکیم صاحب ہمیں پاس ہی جنگل کے قریب بے ہوش ملا ہم آپکے پاس لے آئے"..

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں تم دونوں جاؤ"

حکیم صاحب نے ابو بکر کی نبض چیک کرتے ہوئے کہا....

"ٹھیک ہے حکیم صاحب"

وُہ دونوں سر ہلاتے ہوئے چلے گئے....

"یہ بچے کون ہے حکیم صاحب"...

فرحت بیگم نے ابو بکر کو دیکھ کر پوچھا..

"پتا نہیں فرحت بشیر کو جنگل میں بے ہوش ملا دیکھنے میں تو کسی اچھے گھر کا لگتا ہے مگر پھر جنگل میں کیسے آگیا یہ"...

ریاض سوچنے لگے....

"آپ اسے ہوش میں لائیں میں کُچھ کھانے کو لاتی ہو اسکے لیے"

فرحت کہہ کر کمرے کے کونے میں بنے احاطے کو طرف بڑھ گئی جو غالباً باورچی خانہ تھا...

****

"امی میں اندر آجاؤ"

حماد نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی...

انہوں نے آنکھ کے اشارے سے اجازت دی...

ناظمہ خاتون عشاء پڑھ کر تسبیح پڑھ رہی تھی....

"امی وُہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی"

وُہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا....

انہوں نے سامنے رکھے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا اُسے....

"یہ پی لیجیے"...

انہوں نے ایک گلاس پانی پر کُچھ پڑھ کر پھونکتے ہوئے اُسکی طرف بڑھایا....

حماد نے پانی پی کر گلاس پائنتی پر رکھا پھر دوبارہ اُنکی طرف متوجہ ہوا...

"جی بولیں میں سن رہی ہوں"

ناظمہ خاتون نے بھی اپنی تمام تر توجہ اُسکی جانب کرلی...

"امی میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں اقراء نام ہے اُس کا میری یونیورسٹی کی ہے اور میں چاہتا ہوں آپ اُس سے بات کریں کیونکہ وہ میری بات تو سنتی ہی نہیں "

حماد نے بغیر گھمائے پھرائے بات کی...

"ٹھیک ہے آپ اُن کے گھر کا بتا دیں پہلے میں خود جاکر تسلی کرلوں کے کیسے لوگ ہیں پھر بات آگے کرتے ہیں"

ناظمہ خاتون کُچھ سوچ کر بولی.....

"امی وُہ اکیلی رہتی ہے ماں باپ کی ڈیتھ ہو چکی اور جہاں تک مُجھے پتا ہے نا کوئی بہن ہے نا بھائی"

حماد نے صاف گوئی سے کام لیا کیونکہ اُسے یقین تھا اُسکی امی ان باتوں کو اہمیت نہیں دیں گی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

Fb/Page/New Era Magazine

"ٹھیک ہے پھر میں کل آپکی یونیورسٹی آکر ملتی ہوں اقراء سے".

وُہ متانت سے بولی...

"شکریہ امی بہت شکریہ"

حماد نے بہت لگاوٹ سے کہا....

"اب سو جائیں جاکر آپ"

وُہ اُٹھتے ہوئے بولی...

"اللہ حافظ امی شب بخیر"...

"خدا حافظ"

انہوں نے بھی فوراً کہا.....

✶✶✶✶✶✶✶

"مُجھے بھائی سے بات کرنی ہی آنٹی"..

طیات نے صبح ناشتے کے وقت اُن سے کہا...

"جی ضرور حماد نے آپکے بھائی کا نمبر پہلے ہی ڈھونڈھ لیا ہے"...

وُہ کمرے سے باہر گئی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"حماد میرے بھائی تُم کیا کیا کروں گے میرے لیے"

طیات نے سوچا....

تھوڑی دیر میں ناظمہ خاتون دوبارہ آئی اب کی بار اُنکے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا جو انہوں نے طیات کے آگے کر دیا.....

"حماد نے لندن والا نمبر اُنہیں اطلاع کرنے کے لئے ڈھونڈا تھا مگر اُس نے بتایا آپ نے کسی کو بھی بتانے سے منع کر دیا تھا اسی لیے اُس نے کُچھ نہیں بتایا.. خیر آپ بات کر لیں میں کسی کام سے حماد کے ساتھ جا رہی ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گی پھر ڈاکٹر نے بھی آپکا چیک اپ کرنے آنا ہے"

ناظمہ خاتون اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا وُہ صاف پڑھ سکتی تھیں اُسے کس بات کا ڈر ہے....

"بیٹا بھائی سے بات کرنے سے آپکا من ہلکا ہو گا"...

وُہ مصالحتی انداز میں گویا ہوئی.....

"اللہ حافظ"

سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وُہ چلی گئیں....

اُسکی آنکھیں بھرنے لگی...

"میرا من تو ہلکا ہو جائے گا مگر میرے بھائی کس قدر پریشان ہو جائے گے"

طیات نے آنکھیں بند کر کے سوچا....

وُہ بار بار موبائل پر نمبر ملاتی اور ڈیلیٹ کرتی پھر اُس نے کال ملا دی مگر ایک ہی رنگ پر کال کاٹ دی...

"یا اللہ مُجھے ہمت دے مُجھے ہمت دے"...

اُس نے دوبارہ کال ملائی...

پانچویں رنگ پر کال اُٹھالی گئی تھی کال ایان نے اٹھائی تھی.....

"ایان"

"آپی السلام علیکم کیسی ہو آپ"

ایان طیات کی آواز سُن کر خوشی کے مارے اُچھل پڑا....

"ایان بھائی سے بات کروادو"

وُہ بمشکل اتنا ہی بول پائی...

ایان کو کُچھ کھٹکا ہوا کچھ بُرا ہونے کا...

طیات نے ایان سے ناٹھیک سے بات کی تھی بس امان کا بولا....

"آپی سب ٹھیک تو ہے نہ"..

وُہ فکر مند ہوا....

"کس کا فون ہے ایان"..

امان نے پاس آکر پوچھا...

"بھائی آپی ہیں".

"تو ادھر دونا"

امان نے موبائل اُسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا...

"گڑیا"..

اِس لفظ کے آگے طیات کا ضبط جواب دے گیا...

"بھائی"

وُہ رونے لگی....

"گڑیا کیا ہوا ہے تُم رو کیوں رہی ہو"

امان بے چین ہو گیا...

"خدارا چُپ ہو جاؤ اور مجھے بتاؤ طیات کیا ہوا ہے میں نے تمہارے گھر پر بھی کال کی تھی مگر کسی نے نہیں اٹھائی اور اب تُم رو رہی ہو پلیز گُڑیا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے میرا دِل

Copyright by Author

بیٹھا جا رہا ہے"...

طیات نے روتے روتے ساری آپ بیتی امان کو سنا دی...

امان کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں....

"اتنا سب کُچھ ہو گیا تم نے مُجھے بتانے لائق نہیں سمجھا یہ حیثیت ہے تمہاری نظر میں میری"

امان چیخا...

نمرہ بھی آ گئی امان کے چیخنے کی آواز سُن کر....

"بھائی میں آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی بس اِسی لیے نہیں بتایا"....

طیات کی بات ادھوری رہ گئی دوسرے طرف سے ایک غصے سے بھرپور آواز گونجی...

"بکواس بند کرو اپنی تُم کب سے اتنی بڑی ہو گئی جو یہ طے کروں گی مُجھے کیا بتانا ہے اور کیا نہیں"....

امان اُس وقت اُسکی کوئی بھی دلیل سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا...

امان نے ایک جھٹکے سے موبائل سامنے دیوار پر دے مارا جو کمرے کی خاموش فضا میں آواز پیدا کرتا ٹوٹ کر زمین بوس ہو گیا...

"بھائی میری بات"...

طیات نے کُچھ کہنا چاہا مگر رابطہ منقطع ہو چکا تھا...

"کیوں مُجھے لاعلم رکھا کیوں"...

امان چیخا اُسکی آنکھوں میں کرب تھا اور آنسوؤں کی روانی...

اُس کی گُڑیا کے ساتھ اتنا سب ہو گیا اور اُسے بے خبر رکھا گیا یہ ہی بات اُسے مزید مشتعل کر رہی تھی...

نمرہ نے آگے بڑھ کر امان کو سنبھالنا چاہا مگر امان نے اُسکے دونوں ہاتھ بُری طرح جھٹک دیے...

نمرہ اور ایان نے سہمی نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... امان کا یہ روپ دونوں کے لیے بِلکُل نیا تھا...

امان وہی زمین پر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں میں سر کو گرا لیا...

****

"بھائی آپی کے ساتھ کیا ہوا ہے پلیز بتائیں"...

ایان نے اُسکے برابر بیٹھتے ہوئے کہا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میری گُڑیا کی روح کا قتل کر دیا اُس انسان نے میری بہن کو مار دیا اُس شخص نے"..

امان بڑبڑاتے ہوئے بولا....

"بھائی پلیز بتائیں کیا ہوا ہے آپی کے ساتھ"...

ایان نے امان کو جھنجھوڑا....

امان نے کُچھ نہیں کہا اُٹھ کے اپنے کمرے میں چلا گیا...

"بھائی....بھائی"...

ایان پیچھے سے آواز دیتا رہ گیا....

"میں دیکھتی ہوں ایان تُم فکر مت کرو"...

نمرہ نے تسلی آمیز انداز میں کہا....

"امان ہوا کیا ہے کُچھ تو بتائیں ہوا کیا ہے"...

نمرہ نے امان کے برابر میں کھڑے ہو کر کہا...

"مجھے اکیلا چھوڑ دو نمرہ"...

امان سخت لہجے میں بولا....

"کیوں اکیلا چھوڑ دوں طیات صرف آپکی بہن نہیں ہے ایان کی بھی بہن ہے اور میرا تو اُس سے دوہرا رشتہ ہے اُسکے ساتھ جو بھی ہوا ہے ہمیں پتا ہونا ضروری ہے"....

نمرہ بضد ہوئی....

"کیا بتاؤں یا پھر کیا کیا بتاؤں کوئی ایک دکھ ہو تو بتا بھی دوں میری بہن کے حصے میں تو صرف دُکھ ہی آئے ہیں نمرہ اُسے تو خوشی حاصل ہی نہیں ہوئی ایسا کون سا گناہ کر دیا میں نے جس کی سزا میری بچی کو بھگتنی پڑ رہی ہے....

نمرہ طیات بہت معصوم ہے بہت معصوم میں نے ہمیشہ یہی کوشش کی اُسکی معصومیت کی حفاظت کر سکوں اللہ سے ایک ہی دعا کی کے میری بہن کے نصیب اچھے کرنا مگر میں نہیں جانتا مُجھ سے کہاں غلطی ہو گئی کون سا ایسا گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے میری دعائیں قبول نہیں ہوئی"...

امان کی آنکھیں نم تھی نمرہ کو یہی کھٹکا ہوا کچھ تو بہت بُرا ہوا ہے....

"امان خدا کے واسطے بتائیے آخر ہوا کیا ہے طیات کے ساتھ میرا دِل بیٹھا جا رہا ہے"...

نمرہ کی آواز سے اُسکی پریشانی صاف جھلک رہی تھی....

امان کے چہرے پر پراگندگی نمایاں تھی....

امان نے ساری بات نمرہ کے گوش گزار دی.....

"یا اللہ.... اتنا ظلم اتنی اذیت"

نمرہ نے تکلیف سے کہا....

"امان آپ کو طیات سے بات کرنی چاہیئے تھی اُسے اِس وقت آپکے ساتھ کی آپکے ذات کے یقین کی ضروت ہے اُسے ایک جذباتی بھائی کی نہیں ایک شفیق باپ کی ضرورت ہی ابھی وُہ بہت نازک مرحلے سے گزر رہی ہے اُسے سب سے زیادہ ہمارے ساتھ کی ضرورت ہے ہمیں اُسکے پاس ہونا چاہیے"....

نمرہ نے امان کندھے پر ہاتھ رکھ کر مستعدی سے کہا....

"میں نے کیا کر دیا یہ نمرہ میں نے میری گڑیا کو مزید دُکھ دے دیا اُس کا درد کم کرنے کے بجائے میں نے اُسے اور دکھی کر دیا"...

امان کو اپنے جذباتی پن پر اب ملال ہو رہا تھا...

"دوبارہ کال کر لیں آپ طیات کو"..

نمرہ نے اُسے راہ دکھائی...

امان فوراً باہر بھاگا ہال میں تا کہ اپنا موبائل اُٹھا سکے...

معجزہ ہی تھا اتنی قوت سے پھینکے جانے کے بعد بھی بس اسکرین پر کُچھ نشان ہی آئے تھے موبائل ٹھیک کام کر رہا تھا....

امان نے اُسی نمبر پر دوبارہ کال کی جس سے طیات نے کال کی تھی....

****

سر آج ۲ بجے آپکو کنان صاحب کے ساتھ سائٹ کی وزٹ کے لیے جانا ہے پھر ۶:۳۰ بجے آپکی برہان ملک کے ساتھ میٹنگ ہے اور پھر لغاری گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ آپکی آج شام ۷ بجے pc میں میٹنگ ہے"..

سیکرٹری نے اُسے پورے دن کا شیڈیول بتایا....

"کینسل کر دو ساری میٹنگز میں گھر جا رہا ہوں ڈونٹ ڈسٹرب می"...

راحیل کہہ کر اپنی چیئر سے اُٹھ گیا.....

"اوکے سر"...

سیکرٹری بھی اُسکے بدلتے موڈ سے اچھی طرح واقف تھی اِس لیے کُچھ نا بولی....

پچھلے ایک مہینے سے اُسکا یہی معمول تھا جب سے طیات گئی تھی نا کوئی کام ٹھیک سے کر پاتا نا خود کو سنبھال پاتا اُسکی ہر صبح کی شروعات گھر سے ہو کر رات کا اختتام کسی بالائے خانے میں ہوتا تھا...

ذہن یکسوئی سے کوئی کام نا کر پاتا تھا بس ایک شک نے اُسکی زندگی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا محبت تو بہت پہلے کر لی تھی حقیقت سے انحراف تھا اُسے وُہ محبت تو کر بیٹھا مگر اعتبار نہیں کیا.....

کیونکہ شک ایک ایسی بیماری ہے جس سے بہت سے زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں شک حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا ایک ہمارا اپنا خیال ہوتا ہے اس کو جس طرف لے جائیں..

میاں بیوی کے اہم رشتے میں شک کا پڑ جانے سے یہ رشتہ ختم ہو جاتا ہے..شک یا وسوسے شیطانی عمل ہیں

اور شیطان تو ازل سے مسلمان کا دشمن ہے..

یہ کوئی کہانی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے اور اس شک سے واسطہ ہر انسان کا پڑتا ہے اور زندگی کے کسی موڑ پر یہ بھی خلاصہ بھی ہوتا ہے کہ یہ محض دماغ کی ایک منفی سوچ ہے اصل میں کوئی چیز نہیں ہے لیکن پھر بھی شک سے اپنے آپ کا بہت بڑا نقصان کر

بیٹھا تھا...

شکی انسان کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں ہوتی نہ وہ کسی کو خوشی دے سکتا ہے..

زندگی میں اعتبار ہی سے ایک دوسرے کو خوشی دے سکتے ہیں شک سراسر ہماری زندگیوں میں رکاوٹیں اور غم پیدا کرتا ہے اور وہ جس طرح بھی ہو ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہر انسان کا واسطہ پڑ چکا ہوتا ہے اور اس کے نقصانات کا بھی پتا ہوتا ہے...

اپنے شک کی حقیقت اُسکے سامنے بھی بہت جلد ہی آنے والی تھی....

اُسکا رُخ اب بار کی طرف تھا وُہ پھر سے وہی راحیل بن چُکا تھا گناہوں کے دلدل میں گھرا ارد گرد منڈلاتی نیم عریاں لباسوں میں ملبوس تتلیوں سے اپنی جنسی تسکین حاصل کرنے والا کیا گنوا چُکا تھا کیا پاس تھا اُس سے بے نیاز ایک تاریکی میں چلتا جا رہا تھا گوشہ نور کا دور دور تک نام و نشان نہ تھا کیونکہ اپنی زندگی کے واحد چراغ کو ہوا وُہ خود دے چُکا تھا جو اُسکی زندگی کو پُر نور کر سکتی تھی اُس مخلص انسان کو وُہ گنوا چُکا تھا

اندھیرے اب مقدر تھے اُسکا....

"راحیل وٹ آ پلیزنٹ سرپرائز"...

عمر نے اُسے دیکھ کر کہا....

راحیل نے ایک بھرپور نظر مدہوش ناچتے جھومتے لوگوں پر ڈالی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا....

منظر وہی تھا سب کچھ ویسا ہی تھا پہلے کے منظر میں اور اب کے منظر میں کوئی کمی نہیں تھی...پہلے بھی طیات نا تھی اور اب بھی طیات نا تھی...

اُس نے بیرے کو ڈرنک لانے کا اشارہ کیا اور خود ارد گرد کی رنگینیوں کو دیکھنے لگا ...

بڑے اہتمام سے تیار ہوئی مریم اپنے مخصوص بلاوا دیتے عضو کی نمائش کرتی ایک طرف کھڑی ہنس ہنس کر کسی سے باتیں کر رہی تھی غیر ارادی طور پر اُسکی نظریں سامنے کی طرف گئی اور راحیل کو دیکھ کر ٹھہر گئیں....

"آخر تم آ ہی گئے یہاں"

مریم بھی اُسکے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی...

راحیل نے کوئی ردِ عمل میں نہیں کیا

"Will you like to spend your time with me.."

سوال وہی تھا...

عمر اُٹھ کر چلا گیا....

راحیل نے کُچھ نہیں کہا بس اُسکے چہرے پر جُھک گیا...

"آخر کار تمہارے سر سے محبت کا بھوت اُتر ہی گیا"..

وُہ اپنی کامیابی پر خوش تھی وُہ راحیل جو ایک بار کے بعد کسی سے ملتا نہیں تھا آج اُسکے ساتھ تھا....

راحیل لمحے بھر کو رکا دِل نے پیچھے ہٹنے کو کہا...

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر چاہتے کیا ہو تُم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو میں تمہیں پہلے ہی بتا دوں میں ان لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جن سے تمہاری دوستی ہے"

راحیل کو طیات کے الفاظ یاد آئے اور اپنی بانہوں میں بکھری لڑکی کو بغور دیکھا...

"وُہ واقعی مختلف تھی"..

دماغ بھی متفق ہوا....

پھر سارے خیالات کو جھٹک کر وُہ دوبارہ اُسکے چہرے پر جُھک گیا.....

****

"مُجھے بھائی کو کال کرنی ہی نہیں چاہیے تھی بلاوجہ میں نے اُنہیں پریشان کر دیا"

طیات نے فکر مند ہو کر سوچا...

ابھی وُہ سوچ ہی رہی تھی موبائل بج اُٹھا...

اسکرین پر آتا نمبر دیکھ کر اُسے خوشی ہوئی....

Copyright by Author

"بھائی مُجھے معاف کر دیں میں نے آپ سے سب چھپایا مگر بھائی میں کیا کرتی میں خود جس درد سے گزر رہی ہوں میں آپکو کیسے پریشان کر دیتی بھائی پلیز مُجھ سے ناراض نا ہو میں آپکی ناراضگی بِلکُل بھی برداشت نہیں کر سکتی آپ ہی میرا سہارا ہو بھائی اپنی گُڑیا معاف کر دیں واپس آجائیں مُجھے آپکی بہت ضرورت ہے"

طیات نے فون اُٹھاتے ہی آن واحد میں بولتی گئی....

دوسری طرف امان کو شدید احساس شرمندگی نے آگھیرا.....

"مُجھے معاف کر دو بیٹا مُجھے معاف کر دو میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا"

امان پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا....

"بھائی ایسے مت بولیں"...

طیات بھی روتے ہوئے بولی....

"بھائی آپ نے ہی تو میری حفاظت کی جب آپ گئے تو مُجھ سے میرا سب سے مضبوط سائبان چھن گیا اور دیکھیں آج آپکی طیات کس حال کو پہنچی ہے"..

طیات کی آواز اٹکنے لگی الفاظ ٹوٹنے لگے تھے...

"تُم فکر مت کرو بیٹا میں فوراً تمہارے پاس واپس آرہا ہوں بچے بس تھوڑا اور حوصلہ کر لو"...

امان کا گلا رندھنے لگا....

"بھائی اب نہیں کیا جاتا میں آپکی گود میں سر رکھ کر ساری دُنیا سے بے نیاز ہو جانا چاہتی ہوں مُجھے اپنی ذات کی ٹھنڈی چھاؤں کے حصار میں لے لیں بھائی مُجھ سے اب برداشت نہیں ہوتا میں خود کو جتنا بھی مضبوط بنالوں میں خود کو جتنا بھی سنبھال لوں اِس دُنیا میں واحد آپ ہی وُہ شخص ہے جس کے سامنے اپنی ذات کا ہر پہلو رکھ سکتی ہوں صرف آپ مُجھے سمجھ سکتے ہیں میں نہیں ہوئی بڑی بھائی میں چھوٹی ہوں صرف آپکی ہوں گڑیا ہوں میں.."

"گڑیا"

امان ضبط کی آخری انتہا پر تھا...

"بھائی بولیے کہتے رہے مُجھے گُڑیا مُجھے اپنے چھوٹے ہونے کا احساس دلائیں جو صرف کرواسکتے ہیں مُجھے اور کوئی نہیں میں اب بھی ۴ سال کی وہی چھوٹی سی بچی ہوں جسے صرف اُسکے امان بھائی کی ضرورت ہے اور کسی کی نہیں مُجھے اپنے باپ کی ضرورت ہے مُجھے اپنی ماں کی ضرورت ہے مُجھے "آپکی" ضرورت ہے بھائی... مُجھے اپنے سینے سے لگا

Copyright by Author

لیں آکر میں تڑپ رہی ہوں بھائی"....

طیات میں واقعی اپنی ذات کا ہر پہلو اُسکے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا جو وُہ کسی سے نہیں کہہ سکتی تھی وُہ امان سے کہہ سکتی تھی....

"میں آرہا ہوں اپنی جان کے پاس بس تُم اپنا خیال رکھنا بچے میں رات میں پھر کال کروں گا"

امان سے طیات کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی تھی وُہ مزید سُن نا سکا....

"آپکی گُڑیا آپکی منتظر ہے بھائی".

طیات خود کو سنبھال کر بولی....

"اللہ حافظ"

امان سے خدا حافظ بھی نہیں کہا گیا اُس نے فون بند کر دیا....

نمرہ نے ایان کو اشارہ کیا...

بھائی خود کو سنبھالے اگر آپ ہمت ہار جائیں گے تو ہم آپی کو کیسے سنبھالیں گے"....

امان نے پُر شکوہ آنکھوں سے ایان کو دیکھا اُسکی آنکھوں میں ایک ہی شکوہ تھا اُسکی گڑیا کے ساتھ ہی ایسا کیوں....

ایان نے کُچھ کہا نہیں بس امان کے گلے لگ گیا...

دُکھ دونوں کا سانجھا تھا ایک اظہار کر چکا تھا تو دوسرے نے چھپا لیا تھا ہوک دونوں کے دِل میں ایک سی اُٹھی تھی....

******

کم آن"

مریم نے راحیل کو گریبان سے پکڑ کر کھینچا...

وُہ دوبارہ اُسکی طرف جُھکا مگر پھر وہی ہوا جو ہر رات ہوتا تھا ہر لڑکی میں ایک لڑکی کا چہرہ اُسے دکھتا ایک ہو چہرہ جسے وُہ دیکھنا چاہتا تھا جسے وہ اپنے اِرد گرد دیکھنا چاہتا تھا.....

"طیات تُم واپس آگئی میری جان تُم واپس آگئی"..

راحیل نے مریم کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا....

"وٹ دا ہیل"

مریم نے ایک جھٹکے سے اُسے پیچھے کیا...

راحیل کو ہوش آیا اُس نے آنکھیں کھولی...

"I am not your bloody tayaat

مریم نے غصے میں شراب کے نشے میں مدہوش راحیل کو دیکھتے ہوئے کہا جو اِس وقت ایک ہارا ہوا جواری لگ رہا تھا....

طیات کے لیے ایسے الفاظ سُن کر وہ مدہوشی سے ہوش میں آیا....

"How dare you"

راحیل مریم کا منہ اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑتے ہوئے بولا.

"اپنی اوقات میں رہو"..

راحیل کا چہرہ آن واحد میں انگارے کی طرح دہک اُٹھا اُس نے قہر برساتی آنکھوں سے مریم کو دیکھا کنپٹی کی پھڑکتی رگ اور فراغ پیشانی کی لاتعداد شکنیں اُسکے بگڑے ہوئے موڈ کی واضح غماز تھی....

راحیل نے شرٹ کے بٹن بند کیے اور چیئر کو پیر سے ٹھوکر مارتا باہر کی جانب مڑ گیا.....

وُہ لڑکھڑاتے ہوئے اپنی گاڑی تک آیا....

سڑک پر پُر ہول سناٹا چھایا ہوا تھا....

"میں ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں تمہیں بھولنے کی طیات مگر تمہاری محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے تُم کہاں ہو بس ایک بار واپس آجاؤ اپنے راحیل کے

پاس میں تُم سے تمہارا ساتھ چاہتا ہوں"..

وُہ کُچھ یاد کر کے بولا...

راحیل بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا....

نشے میں انسان سچ بولتا ہے جو وُہ خود سے کہہ رہا تھا جس سے وُہ ہوش میں ہوتے ہوئے بھاگتا تھا....

طیات اُسکے روم روم میں بس چُکی تھی مگر افسوس اُس میں بہت دیر سے جانا....

راحیل نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سڑک پر دوڑا دی...

✶✱✶✱✶✱✶

میں نے آپکے سامنے حماد کی سارے باتیں رکھ دی ہیں اور یہ مت سوچیئے گا میں اُسکی امی ہو تو اسی لیے ایسا بول رہی ہوں حماد سچ میں آپکو بہت پسند کرتا ہے اور یہ میں اُسکی آنکھوں میں دیکھ سکتی ہوں.. حماد در در کی خاک چھاننے والوں میں سے نہیں ہے اتنا میں اپنے بیٹے کو جانتی ہوں اقراء"..

ناظمہ خاتون یونیورسٹی سے اُسے اپنے ساتھ لیکر ایک پارک میں لے آئی تھی اقراء نے پہلے انکار کرنا چاہا مگر اتنی شفقت سے بولتی خاتون کے سامنے وُہ زیادہ انکار نہ کر سکی.......

"کُچھ بولئے اقراء بیٹا"...

اُنہوں نے سر جھکائے بیٹھی اقراء کو سر تا پاؤں دیکھا جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کیے سخت تذبذب کا شکار تھی کے کیا جواب دے....

"میں آپکی پریشانی سمجھ سکتی ہوں مگر بیٹا یقین رکھیے مُجھے اِس سے کوئی مطلب نہیں آپ اِس طرح اکیلی کیوں رہتی ہیں اپنے ایک عدد بھائی کے ہوتے ہوئے بھی یہ آپکا پرسنل میٹر ہے اور میں اِس میں بولنے کا حق نہیں رکھتی میرے بیٹے کو آپ پسند ہیں اقراء اور میں ایک ماں ہوں اُسکی خوشی مُجھے سب سے زیادہ عزیز ہے"..

وُہ رسانیت سے بولتی اُسے حیران کر گئی....

"ایسے نہیں دیکھیں مُجھے پتا ہے آپکے دماغ میں بہت سے سوال ہوگے کہ آپکے بھائی کے بارے میں مجھے کیسے پتا چلا آپکے بھائی کے بارے میں"..

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے اُسکا ہاتھ دبایا...

"ضروری تو نہیں کے جب لڑکی کی شادی ہی کرنی ہو تو ہی معلومات کی جائے لڑکا ہو یا لڑکی یہ عمر ایسی ہے جس میں انسان جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی بھی غلط قدم اٹھا سکتا ہے یا پھر محض ایک اٹریکشن کی بنیاد پر کسی غلط انسان کا انتخاب بھی کر سکتا ہے... پھر بچے تو بچے ہیں ہم بڑوں کا ہی تو فرض ہے اُن کو سمجھیں نا کے اُن سے ٹسل لگا بیٹھے ماں

باپ اور اولاد کے بیچ بے تکلفی ہونا ضروری بھی ہے مگر اُسکے لیے بھی حدود مقرر ہے حد سے زیادہ بے تکلفی رشتوں کے معنی بدل دیتی ہے اور حد سے زیادہ سختی اولاد کو باغی کر دیتی ہے دور کر دیتی ہے....

جب حماد نے مجھے آپکے بارے میں بتایا تو میں نے اُس وقت تو اُس سے کُچھ نہیں کہا البتہ اپنی طرف سے تسلی کر لی آپکے بارے میں ساری معلومات حاصل کر کے"...

ناظمہ خاتون نے اُسکی آنکھوں سے چھلکتی حیرانگی کو دیکھتے ہوئے وضاحت کی....

"میں حماد سے بڑی ہوں"...

اُس نے انکار کے لیے کمزور وجہ ڈھونڈی....

"یہ تو سنّت رسول ہے"

ناظمہ خاتون نے دوبدو جواب دیتے ہوئے اُسے لاجواب کر دیا...

"مگر"...

اُسے کوئی اور عذر معقول نہیں مل رہا تھا جس کی بُنیاد پر وُہ انکار کرتی....

"آپ سوچنے کے لیے وقت لے لیں بیٹا میں کوئی زور زبردستی نہیں کر رہی ہوں آپ اچھے سے سوچیں پھر مجھے بتایئے گا"...

اقراء محض سر ہلا کر رہ گئی.....

Copyright by Author

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر اپنے گھر میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا مگر دھیان مسلسل ماریہ کی باتوں میں اٹکا ہوا تھا....اُسے ماریہ کی بات کا بُرا نہیں لگا تھا تو اچھا بھی نہیں لگا تھا وہ ایک عجیب ہی کیفیت کا شکار تھا...

"میں طیات کی محبت سے بے وفائی نہیں کر سکتا"..

اُس نے خود کو سرزنش کی....

"طیات جس کی تھی اُسکے ساتھ ہے وُہ کبھی میرے نصیب میں تھی ہی نہیں"...

اُس نے حقیقت پسندی سے سوچا....

"آپ بھی شادی کر لیجئے آگے بڑھنے میں آسانی ہوگی"

ایک مانوس سی آواز غلاف سماعت میں گونجی...

ابو بکر کو لمحہ لگا پھر فیصلہ کرنے میں وُہ نتیجے تک پہنچ چکا تھا اب وُہ پُر سکون ہو چلا تھا اضطرابی کیفیت یکلخت دھواں ہوئی....

ٹھیک ہے آپ کہتی ہیں تو یہ بھی کر لوں گا...ہمیشہ خوش رہیں"

اپنے کہے جملے دوبارہ یاد آئے....

طیات نے ایک ہی چیز کی تو گزارش کی تھی اُس سے اور وُہ اسے ہر صورت پوری کرے گا ابو بکر نے تہیہ کر لیا....

✶✱✶✱✶✱✶

آنکھوں پر بازو رکھے اقراء اپنی گزشتہ زندگی کا محاسبہ کر رہی تھی زندگی کے ۳۱ سال گزار لینے کے بعد اُسکے ہاتھ کیا تھا کون سا ایسا رشتہ تھا جو صرف اُسکا تھا صرف اور صرف اُسکا....اُسکی آنکھوں کے سامنے ۸ سال پہلے کا منظر پھر روشن ہو گیا....

"میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں راحیل میں یہاں صرف پاپا کے لیے رُکی تھی ورنہ جو تمہاری حرکتیں ہیں اُس کے بعد یہاں رہنا میرے لیے خطرے سے خالی نہیں تمہیں اپنی تو کوئی فکر ہے نہیں اور تمہارے وُہ غلیظ دوست جن کی نظروں سے ہوس ٹپک رہی ہوتی ہے اور تُم کیسے بے غیرت بھی ہو اپنی بہن کی تمہیں کوئی فکر نہیں میں کم از کم یہاں رُک کر اپنی آبرو کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی میں"...

اقراء نے اپنا پیک سوٹ کیس پکڑا اور گھر سے باہر چل دی...

اقراء نے کرب سے آنکھیں بھینچ لی.....

"اِس صحرا میں چلتے چلتے میرے پاؤں شل ہو چکے ہیں مجھے کسی کا چھاؤں چاہئے ایک ہمسفر کا ساتھ"..

اقراء نے بھی بلا آخر ہار مان لی....

خود پر باندھے ضبط کی گرہیں ڈھیلی کر دی جنہیں کھولنے کا کام اب حماد کو کرنا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مُجھے آپ سے ملنا ہے"

ایک ہفتے بعد ابو بکر نے خود ماریہ کو کال کی....

"کیوں؟"

کہہ کر ماریہ نے اپنی کنپٹی پر ہلکی سی چپت لگائی اور زبان دانتوں تلے دبائی....

"اوکے"...

ابو بکر نے کسی کیفے کا نام بتا کر کال کاٹ دی....

ماریہ اچھی طرح تیار ہو کر ابو بکر کی بتائی گئی جگہ پر پہنچ گئی جہاں وُہ پہلے سے ہی بیٹھا تھا....

"السلام علیکم"

ابو بکر نے پہل کی....

"وعلیکم سلام"

وُہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی....

میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا میں صاف اور دوٹوک بات کرنے کا قائل ہوں...اُس دن آپ نے کُچھ کہاں تھا جس کا جواب میں آپکو دینا چاہوں گا....

بولنے کے انداز میں کُچھ بھی غلط نہیں تھا مگر ماریہ کے ہاتھوں میں پسینہ آ گیا....

"will you marry me"

ابو بکر نے اپنے ازلی نرم لہجے میں ماریہ سے پوچھا....

ماریہ نے منہ پھاڑے اُسکی طرف دیکھا...

"what"

"آپ مُجھ سے شادی کریں گی"...

ابو بکر نے دوبارہ دہرایا....

ماریہ کا رہا سہا شک بھی دور ہو گیا....

"yes"

وُہ بے اختیار بول اُٹھی آواز تھوڑی بلند تھی....

ابو بکر نے ناگواری سے ارد گرد دیکھا اور آنکھوں سے ہی اُسے سرزنش کی....

ماریہ کے لیے یہ سب اتنا اچانک تھا وُہ سمجھ ہی نا سکی کیسے ریکٹ کرے....

"اوکے میں آپکی پرینٹس سے آکر بات کرلوں گا"

"اوکے"

ماریہ کی زبان جیسے تالو سے جالگی وُہ کُچھ بول ہی نا سکی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی میں یہاں بِلکُل ٹھیک ہوں پلیز میری وجہ سے خود کو مشکل میں مت ڈالیں"

طیات امان کو سمجھانے کی کوشش کررہی تھی مگر وُہ نہیں مان رہا تھا...

"بھائی آپکی سلامتی میرے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے..."

طیات نے نم لہجے میں کہا....

"بھائی آپ ۲ مہینے بعد آجائیگا میری فکر مت کریں میں آپکی سُن کرہی ٹھیک ہو جاتی ہوں بس خود کو مشکل میں مت ڈالیں..."

طیات مسلسل ۱ ہفتے سے اُسے سمجھا رہی تھی جب سے نمرہ نے بتایا تھا امان کم از کم ۱۰ مہینے تک واپس پاکستان نہیں آسکتا کیونکہ اُسکا کمپنی سے کنٹریکٹ ہے جسے توڑنے کی صورت میں اُسے سزا ہو سکتی ہے....

"بھائی آپ اپنی گُڑیا کی بات نہیں مانیں گے..."

طیات نے آخری حربہ آزمایا....

"نہیں مانوں گا تمہاری بات مان کر ہی میں یہاں آیا ہوں اب تمہاری..."

امان قطعیت سے بولا....

"بھائی پلیز مت ڈالیں خود کو مُشکِل میں آپکو میرا واسطہ"

"بیکار باتیں مت کرو طیات"

امان سختی سے بولا....

"بھائی پلیز دیکھئے گا یہ سات مہینے کتنی جلدی گزر جائیں گے جب تک تو آپکو ماموں ماموں کہنے والا یا والی بھی آجائے گی"

طیات نے ہنستے ہوئے کہا....

"تُم جو بھی کہہ لو میں تمہاری بات نہیں مانوں گا.."

وُہ ضدی اور روٹھے بچے کی طرح بولا....

"بھائی آپ نے حماد سے بھی بات کی ہے اور امی سے بھی پھر بھی آپکو لگتا ہے میں یہاں محفوظ نہیں.."

طیات کسی نتیجے پر پہنچی تھی....

"طیات یہ بات نہیں بچے میں بس تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں اپنی گڑیا کے پاس..."

امان نے اصل وجہ بیان کی....

Copyright by Author

"بھائی آپ تو ابھی بھی میرے ساتھ ہی ہے میرے پاس آپ دور تو کبھی گئے ہی نہیں مُجھ سے یہ آپکی دعائیں ہی ہیں جو میں آج ایک محفوظ چھت کے نیچے ہوں..."

طیات نرم لہجے میں بولی....

"ٹھیک ہے بیٹا میں ہر ممکن کوشش کرونگا کے میں پہلے آجاؤں بس تُم اپنا بہت خیال رکھنا میں تمہیں اپنے پاس بلوا لیتا مگر تُم ابھی سفر نہیں کر سکتی..."

"بھائی ایک اور بات.."

طیات کہتے ہوئے رُکی....

"ہاں بولو گڑیا..."

"بھائی آپ یہ بات ابو بکر کو نہیں بتائیں گے..."

طیات کسی احساس کے تحت بولی...

"اوکے"

امان نے اُسکے لہجے پر غور نہیں کیا....

"بھائی اب میں رکھتی ہوں بعد میں بات ہوگی ان شاءاللہ"

اُس نے جواب سنے بغیر فون بند کر دیا....

"راحیل تُم نے مُجھے دربدر کر کے رکھ دیا ہے..."

راحیل نامی پھانس اب بھی وقفے وقفے سے چبھتی تھی مگر اُس نے یہ بات تو اب خود سے بھی کہنا چھوڑ دی تھی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"راحیل میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہو تمہارے پیر پڑتی ہوں مت کرو ایسا تمہیں خدا کا واسطہ ہے..."

وُہ سوتے ہوئے بے چین ہو رہا تھا...

"کوئی جواب نہیں.....

راحیل آفتاب تمہارے پاس کوئی جواب نہیں.....

ہونے دیتے نہ ویسے بھی تُم جیسوں کے لیے کیا غیرت.....جب میری روح کا قتل ہونا ہی تھا تو کیا فرق پڑتا قاتل ایک ہوتے یہ دس.."

اُسکے جسم پر جیسے انگارے لوٹنے لگے....

تمہیں پتہ ہے ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھرنا کیا ہوتا ہے اُسکی تکلیف کیا ہوتی ہے..

جب جب تُم مجھے سب اختیارات رکھتے ہوئے چھوتے ہو میرے قریب آتے ہو...

اُس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر آجاتا ہے جب تُم درندگی کی حد کو پہنچے

ہوئے مُجھے توڑ ہی نہیں رہے تھے میری کرچیاں کرچیاں کر رہے تھے وہ وقت تھا

میری ذات پے ضرب لگنے کا ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونے کا اور اب ایک کمرے میں

ایک بستر پر تمہارے بغل میں سونا مُجھے نئے سرے سے اذیت سے دوچار کرتا ہی....

مُجھے اپنے شوہر کی قربت سے گھن آتی ہے...

اِس سے بڑی گالی کیا ہو گی تمہارے لیے....

ایک بیوی اپنے شوہر کے لمس سے گھن کھائے....."

خواب ادھورارہ گیا راحیل پسینے میں شرابور ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا....

وُہ اِس وقت اپنے کمرے میں تھا ہاتھ سے پیشانی صاف کی تو وہ بھی عرق آلود تھی....

ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سے دوڑتی محسوس ہوئی....

اُسکی آنکھوں میں اب تک منظر واضح تھے....

"تو کیا یہ شروعات ہے راحیل تمہاری تباہی کی"

دور کہیں سے سرگوشی سی سنائی دی....

کھڑکی کے پٹ کھلے ہوئے تھے سرد ہوا کے جھونکے اُسے تپتی حقیقت سے روبرو کروا

رہے تھے....

راحیل کو طیات کے ساتھ گزارے گئے چند اچھے لمحات یاد آئے جو اُن کی زندگی میں آنے والے طوفان سے پہلے کے تھے....

وُہ اُٹھ کر اضطراری کیفیت میں کمرے میں ٹہلنے لگا....

"اُس نے مُجھ سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا اُس نے مُجھ سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا وُہ مُجھ سے محبت کرتی تھی...."

راحیل بڑبڑایا بڑبڑاہٹ آہستہ آہستہ تیز ہوتی گئی اب وُہ چیخنے لگا تھا....

"مُجھے طیات چاہیئے مُجھے میری طیات چاہیئے.."

وُہ زمین پر کسی ڈھتی عمارت کی طرح گرا....

گلا رندھنے لگا تھا کمرے میں اُسکی آوازیں گونج رہی تھی....

دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر طیات کی تصویر ہاتھ میں لیے پاؤں کو سینے تک کر کے گٹھری بنا وُہ کسی ضدی بچے کی طرح سو گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پھر وُہ دن بھی آ گیا جب اقراء آفتاب اقراء حماد بن کر سادہ سی نکاح کی تقریب کے بعد اُس گھر میں آ گئی....

بہت سی امیدیں لیے اپنی سابقہ زندگی کی کڑواہٹ پیچھے چھوڑے.....

اُسے حماد کے کمرے میں لا کر بیٹھا دیا گیا جو کسی بھی قسم کی آرائش سے پاک تھا....

حماد اُسکے برابر میں آکر بیٹھ گیا....

اقراء نے روایتی گھونگھٹ لے رکھا تھا....

"اب تو دیکھ سکتا ہوں نا آپکو.."

وُہ شریر لہجے میں بولا....

وُہ کُچھ نا بولی....

حماد نے اُسکا گھونگھٹ اپنے ہاتھوں سے اٹھایا....

"بہت پیاری لگ رہی ہیں ماشااللہ..."

وُہ پوری سچائی سے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا....

اُس نے جیب سے ایک مخملی ڈبیا نکالی اُس میں سے ایک لاکٹ نکال کر اُسے پہنا دیا

جس پر I،H لکھا ہوا تھا...

"آپکی رونمائی کا تحفہ.."

وُہ اُسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر بولا....

اقراء آنکھیں نیچے کیے بیٹھی رہی....

"کُچھ بولیں گی..."

حماد کو اُسکی چُپ سے چڑ ہونے لگی...

اقراء نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر جُھکا لیں....

حماد ڈوبتا چلا گیا....

اقراء نے کُچھ کہنا چاہا...

"جو بھی کہنا ہے کہیے اب آپ مُجھے بھائی نہیں کہہ سکتیں....اقراء آپ پھنس گئیں.."

حماد تبسم ہونٹوں میں چھپائے بولا....

لہجے میں کوئی تنبیہ نہیں تھی بس شوخی تھی محبت تھی....

"اقراء میں یہ نہیں کہوں گا مُجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت ہوئی بِلکُل نہیں کیونکہ ہمیں ایک ساتھ پڑھتے ہوئے سالوں ہوگئے ہیں میں نے کبھی آپکی طرف توجہ نہیں دی مگر پھر میں نے جب آپکو لیب میں دیکھا تھا اُس وقت آپ بغیر نقاب کے تھیں بس اُس دن سے میں نے آپ کو جاننا شروع کیا سمجھا بھلے آپ کسی سے بات نہیں کرتی تھیں مگر میں نے آپکی حرکات وسکنات کو پڑھنا شروع کیا مُجھے آپ سے بہترین ہمسفر نہیں مِل سکتی یہ میرے دل اور دماغ کا متفق فیصلہ ہے نا میں نے آپ سے

افسانوں والی محبت کی نا آپکی آنکھوں پر فدا ہوا نا ہی پردے کی وجہ سے مجھے آپکی جانب مائل آپکے گریز نے کیا میں بھی ایک عام بشر ہوں اعتراف کرتا ہوں محبت کی شروعات اُس دن آپکے دیدار سے ہوئی مگر اِن گزرے دنوں میں میں آپکے باطن سے محبت کر بیٹھا ہوں..."

وُہ مخمور لہجے میں بولا...

"آپ سے بس ایک وعدہ چاہتا ہوں میری امی اور بہن کی ہمیشہ عزت کیجئے گا"

حماد نے اُسے طیات کی حقیقت نہیں بتائی تھی اپنی بہن کہہ کر متعارف کروایا تھا...

"میں وعدہ کرتی ہوں.."

وُہ پہلی بار بولی...

"آئی رئیلی لو یو اقراء"

وُہ اُسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا.....

اقراء نے شرم سے آنکھیں جھکا لی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

۷ مہینے بعد....

وُہ دن ابو بکر اور ماریہ کی شادی کا تھا جس دن ابو بکر کے سامنے طیات کی طلاق کی بات آئی....

ابو بکر ایک اسٹور سے نکل رہا تھا اُسکا ٹکراؤ راحیل سے ہو گیا....

راحیل کو دیکھ کر ابو بکر کو اُسکے کہے الفاظ یاد آئے جنہیں وُہ بھولا تو نہیں تھا مگر جاننے کی کوشش ترک کر دی تھی....

ابو بکر اُسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ گیا....

راحیل کے زخم پھر ہرے ہوئے اُس نے جھٹکے سے ابو بکر کو کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف کیا.....

"میرا راستہ چھوڑو میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا..."

ابو بکر نے خشمگیں لہجے میں کہتے ہوئے اُسکا ہاتھ جھٹک دیا....

"تُم ہو میرے گھر کو برباد کرنے والے تمہاری وجہ سے میں نے طیات کو کھو دیا تمہاری وجہ سے میں نے اپنی ماں کھوئی تُو زندہ کیوں ہے..."

راحیل اُسکا گریبان پکڑ کے بولا....

ابو بکر کا ذہن چار لفظوں میں کھو گیا..

"طیات کو کھو دیا"

"کیا مطلب.."

ابو بکر ساری نفرت بالائے طاق رکھ کر بولا....

"بھائی چل ۹ بجے تک بارات نے نکل جانا اور دولہا ابھی تک..."

کسی نے پیچھے سے ہانک لگائی....

غالباً ابو بکر کا شناسا تھا کوئی....

خالی الذہن سے کیفیت میں وُہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا....

راحیل اپنی جگہ ساکت ہو گیا...

شادی بارات دولہا یہ الفاظ ذہن پر ہتھوڑوں کی طرح برس رہے تھے...

اُسکے آنکھوں کے سامنے طیات اور ابو بکر کا ایک ساتھ الوزن آ ٹھہرا......

ذہن مزید کُچھ سوچ نا سکا بس دو نقطوں پر آ کر ٹھہر گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امان نے اُسے شادی کی مبارک باد دینے کے لیے کال کی تھی جب ابو بکر نے طیات کے متعلق پوچھا اور اپنی اور راحیل کی ملاقات کا بھی جس میں سے کچھ سنسر کر دیا....

کافی اصرار کے بعد امان نے اُسے طیات کی طلاق کے بارے میں بتا دیا.....

اتنا سننا تھا ابو بکر نے فون بند کر دیا اُس سے مزید بات نا ہو سکی....

ذہن ماؤف ہوتا جارہا تھا....

"یہ کیسا مذاق ہے میرے ساتھ ہر بار"

ابو بکر نے کرب سے سوچا....

"طیات میری ہو سکتی ہے میں اُسے پا سکتا ہوں"...

ابو بکر نے خود غرض بن کر سوچا....

"ماریہ کی اِس سب میں کیا غلطی"..

اُس نے خود سے سوال کیا....

"مجھے اُس سے بات کرنی ہو گی مجھے یہ شادی روکنی ہو گی"....

وُہ خود غرضی کی حد پر تھا....

اُس نے موبائل پر ماریہ کا نمبر ملایا....

کافی تاخیر کے بعد کال اُٹھا لی گئی....

"ماریہ میں نکاح سے پہلے آپ سے ایک دفعہ بات کرنا چاہتا ہوں"...

وُہ بغیر سلام کیے بولا....

"جی بولیں"

ماریہ کو سنجیدگی محسوس ہوئی اُسکے لہجے میں...

"میں آپ کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت بتانا چاہتا ہوں"..

ابو بکر نے خود کو تیار کیا بولنے کے لیے...

ماریہ کو شادی سے چند گھنٹے پہلے یہ باتیں کسی خطرے کی طرف اشارہ کرتی سنائی دی...

"میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں"..

وُہ بغیر کسی لگی لپٹی کے بولا....

ماریہ نے اُسکے الفاظ بغور سُنیں..

اُسے اپنے اندر کچھ ٹوٹنے کا احساس ہوا....

"تو شادی سے چند گھنٹے پہلے آپ مُجھے یہ بتا کر مُجھ سے کیا چاہتے ہیں ابو بکر"..

ماریہ ضبط سے بولی....

"میں آپکو بس حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا"

وُہ کہنا کُچھ چاہتا تھا مگر وُہ الفاظ ادا نا کر سکا....

"کہ آپ شادی سے انکار کر دیں..."

"میرا فیصلہ اب بھی وہی ہے"

ماریہ نے فون بند کر دیا....

دِل اِس انکشاف پر خون کے آنسو بہا رہا تھا وہ دُلہن بننے جا رہی تھی اُسکی جس سے اُس نے محبت کی تھی مگر اِس انکشاف نے کہ اُسکی محبت کی محبت کوئی اور ہے...

ماریہ نے خود کو سنبھالا اور فون سوئچ آف کر دیا....

"یہی ہے ابوبکر تیری زندگی تو کبھی اُسے نہیں پا سکتا کبھی نہیں"...

ابوبکر نے خود سے کہا....

کُچھ چیزیں آپکی کبھی نہیں ہو پاتیں کیونکہ وہ ہمارے لیے ہوتی ہی نہیں ہے مگر انسان اُمیدوں سے بندھا ایک ضدی پرندہ ہے جو گھائل بھی اُمیدوں سے ہے اور زندہ بھی اُمیدوں پر ہے..

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی میں طیات کو بہت چاہتا ہوں میری سگی بہن نہیں ہے وُہ مگر میرا اُس سے الگ ہی رشتہ ہے جسے کسی خونی رشتے کی ضرورت نہیں"

حماد نے سامنے بیٹھے آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا...

"تُم مُجھ سے کیا چاہتے ہو حماد یہ بتاؤ"...

حماد مسلسل گھما پھرا کر بات کر رہا تھا جس سے وُہ تنگ آ گیا....

"طیات کی عدت پوری ہونے کے بعد آپ اُس سے شادی کر لیں...میں جانتا ہوں بلکہ مُجھے پورا یقین ہے آپ اسے بہت خوش رکھیں گے وہ آپکی سنگت میں اپنی زندگی کے سارے غم بھول جائے گی...بس اُس کا ہاتھ تھام لیجئے گا"...

حماد نے ملتجی انداز میں اُسکی طرف دیکھا....

اُسکے لیے یہ بات کسی شاک سے کم نا تھی وہ بغیر کوئی جواب دیئے روم سے نکل گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماریہ صدیق ولد صدیق قریشی آپکا نکاح ابو بکر ریاض ولد ریاض عزیز کے ساتھ با اواست 2 لاکھ روپے حق مہر سکّہ رائج الوقت کے طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قُبول ہے"...

اگر آج وُہ سچائی سے آشنا ہوتی تو یہ وقت اُسکی زندگی کے سب سے حسین وقت تھا....

"اِس شخص کے ساتھ گزارہ کیسے ہو گا"..

اُس نے افسردگی سے سوچا....

پژمردگی سے کیفیت تھی.....

گھونگٹ کے اندر ہی اُس نے ایک گہری سانس لی اور اقرار کے لیے لبوں کو جنبش دی....

"قبول ہے"..

آنکھوں سے موتی بھی چھلک پڑے.....

"ماریہ صدیق ولد صدیق قریشی آپکا نکاح ابو بکر ریاض ولد ریاض عزیز کے ساتھ با اواست 2 لاکھ روپے حق مہر سکّہ رائج الوقت کے طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"...

دِل چاہا انکار کر دے مگر محبت کے لیے سب سے پہلے انا کی ہی قُربان کر دی جاتی ہے...

"قبول ہے"

وُہ ضبط سے بولی...

"ماریہ صدیق ولد صدیق قریشی آپکا نکاح ابو بکر ریاض ولد ریاض عزیز کے ساتھ با اواست 2 لاکھ روپے حق مہر سکّہ رائج الوقت کے طے کیا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"...

"قبول ہے"

"مبارک ہو ماریہ ابو بکر ریاض تُم اُس کی زندگی میں ایک ان چاہی شے بن کر آ گئی"....

خود اذیتی عروج پر تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب راحیل ہال میں پہنچا تو ابو بکر سے نکاح کے ایجاب و قبول کروائے جا رہے تھے...

اُس نے سب کُچھ سُنا مگر دِماغ بس دو لفظوں پر اٹک گیا....

"ماریہ صدیق"

اُسکی توقع کے بر عکس جو دو الفاظ وُہ سننے کی تڑپ اُسے وہاں کھینچ لائی تھی وہ الفاظ تھے ہی نہیں....وُہ ہال کے ایک تاریک حصے میں کھڑا تھا تاریکی صرف وجود پر نہیں آج اُسکے اندر بھی چھائی ہوئی تھی....اُسکا ہر قدم لغزش پا تھا

✶✶✶✶✶✶✶

راحیل خود کو بدلو تُم پستی میں گرتے جا رہے ہو"...

اقراء نے راحیل کو دیکھتے ہوئے کہا جو اُس وقت بھی کسی لڑکی کے ساتھ تھا مالز کی خاک چھانتا....

اُس نے راحیل کو کئی مہینوں بعد دیکھا تھا....بظاہر سب ٹھیک تھا کُچھ تھا مگر کُچھ ٹھیک نہیں تھا وہ جھانک سکتی تھی اُسکے اندر بھلے جتنی دوریاں ہو رشتہ خون کا تھا....

"میرے راستے میں مت آیا کریں...میں جو بھی کروں میری مرضی میری زندگی ہے"...

اہانت آمیز لہجے میں کہتا ہوا وہ چلا گیا....

اقراء کی آنکھوں میں نمی آگئی....

اُس نے حماد کی اپنی طرف آتا دیکھا تو غیر محسوس انداز میں آنکھیں صاف کی تا کہ وُہ دیکھ نا سکے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں بات کروں امی طیات سے میں اُسے اپنے اور راحیل کے رشتے کے بارے میں بتاؤں گی میں جانتی ہوں اُسکے لیے یہ خوشگوار نہیں ہو گا مگر سامنے ہاتھ جوڑوں گی میرے بھائی کو سنبھال لے مُجھ سے نہیں دیکھی جاتی اُسکی حالت مانتی ہوں راحیل نے غلط کیا ہے مگر ایک موقع"...

اقراء نے ناظمہ خاتون سے اجازت چاہی...

اُن دونوں نے طیات سے یہ بات چھپائی تھی...

ناظمہ خاتون نے کُچھ سوچ کر اجازت دے دی.....

اتنے میں طیات خود کمرے میں آگئی....

وہ حمل کے آخری مراحل سے گزر رہی تھی جس کا اندازہ جسم کی بھری بھری

ساخت سے ہو رہا تھا....

"طیات مُجھے آپ سے بات کرنی ہے"...

اقراء نے طیات سے نرم لہجے میں کہا...

"جی بولیں"

وُہ خود کو سنبھالتی ہوئی بیٹھ کر بولی...

"میں جو آپ سے بات کرنے جا رہی ہوں اُسے ٹھنڈے دماغ سے سنیئے گا بلکل تحمل

سے"..

اقراء نے اپنی نظریں مکمل اُس پر جماتے ہوئے کہا....

"میں راحیل کی بہن ہوں"...

اپنی دانست میں اقراء نے بم پھوڑا...

طیات کے چہرے سے کُچھ دیر پہلے کا اطمینان رخصت ہوا...

اُس نے اپنا چہرہ سپاٹ بنالیا....

اقراء نے اُسے سب کچھ بتا دیا....

طیات پھر بھی چُپ رہی....

"پھر"

وُہ نیاز بن کر بولی گویا پتھر کی ہو....

"بھابی...میری بات سنیں"..

اقراء نے اپنے اور اُسکے بیچ رشتے سے مخاطب کیا....

"مُجھے بھابھی مت کہو میرا تمہارے بھائی سے کوئی رشتہ نہیں ہے... تُم حماد کی بیوی بن کر آئی ہو مُجھ سے اور کوئی ناطہ مت جوڑنا"...

وُہ پھٹ پڑی اور نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی....

"راحیل بے قصور ہے اُس نے بچپن سے"...

اقراء کہتے ہوئے رُکی طیات کے تاثرات پل میں متغیر اور غضبناک ہوئے....

"کس منہ سے اُسے بے قصور کہہ رہی ہو تُم کِس منہ سے...یہی کہنا چاہتی ہو نہ جو اُس نے میرے ساتھ کیا وُہ اُسکی ماں کے کردار کی بے اعتباری تھی میں صرف اِس لیے اُسے معاف کر دوں کیونکہ اُسکا بچپن تلخ تھا...میرا کردار ہمیشہ سے اُسکے سامنے تھا.....

اقراء تمہارا بھائی ۳۰ سال کا سوچ سمجھ رکھنے والا پکی ذہنیت کا مرد ہے بچہ نہیں ہے

وُہ....وُہ اپنی جوانی کے نشے میں کسی کی عصمت کو تار تار کر سکتا ہے.....

تب بھی تمہارا بھائی بے قصور ہے بد کردار تو میں ہوں ناوُہ با کردار ہے"....

طیات با قاعدہ چیختے ہوئے بولی تھی...

ناظمہ خاتون نے آٹھ مہینے کے اِس عرصے میں اُسے پہلی بار چیختے سُنا تھا....

"آپ بہت جذباتی ہو رہی ہیں"

اقراء نے کمزور سا دفاع کیا...

"اقراء تمہیں اچھا لگے یا بُرا تمہارا بھائی یا تُم کیا سوچتے ہیں مجھے اُس سے کوئی فرق نہیں

پڑتا....میں نے ہر چیز پر سمجھوتہ کیا ہے مگر کسی کو اجازت نہیں کے میرے کردار پر

داغ لگائے....

ہر لڑکی انعم صابر نہیں ہوتی اور نا ہر لڑکی

طیات حیدر...اُس کم ظرف نے مجھے اور اپنی ماں کو ایک ہی ترازو میں تولہ تو اُسکی گھٹیا

سوچ کا پلڑا بھاری نکلا...

مجھے کُچھ نہیں سمجھنا کُچھ نہیں سننا اب بہت سناٹا ہے میرے اندر گہرا سناٹا سارے

احساس رو رو کر ابدی نیند سو چکے ہیں"....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

طیات بولتے بولتے اچانک پیٹ پر ہاتھ رکھ کر زور سے چیخی....

"طیات"

ناظمہ خاتون نے اُسے سہارا دیا....

"امی کہہ دیں اِس سے میں اُس اِنسان کو مرتے دم تک معاف نہیں کرونگی کبھی نہیں"...

درد مزید بڑھتا جارہا تھا....

ابو بکر اور ماریہ اُس سے ملنے آئے تھے ملازم اُنہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا کر گئے تھے..

چیخنے کی آواز پر وُہ دونوں چونکے تھے....

"طیات...طیات"

ناظمہ خاتون اُسے سنبھالتے ہوئے بٹھایا..

اُسکے درد میں تیزی آتی جارہی تھی....

اقراء نے حماد کو کال کی اُسکا سیل آف تھا....

ابو بکر اور ماریہ آواز پر اوپر کی طرف بڑھے طیات کی حالت دیکھ کر سششدر رہ گئے....

"میں گاڑی نکالتا ہوں آپ لوگ طیات کو لے کر آئیں"

ابو بکر تیزی سے نیچے بھاگا....

ماریہ اور اقراء طیات کو سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا ابو بکر نے گاڑی ہاسپٹل کے رستے پر ڈال دی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا...

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی...

نیند کی گولیوں کی تلاش میں اُس نے دراز کھنگالیں ایک کتاب نیچے گری اور مطلوبہ شے بھی....

"میدان حشر"

دو لفظ پڑھ کر اُسے یکدم کُچھ ہوا سارے احساس جاگ اٹھے....

دِماغ میں پہلا سوال یہ کتاب یہاں کیسے....

دِماغ میں ایک ہی نام آیا "طیات"

غیر ارادی طور پر اُس نے کتاب کھول کر پڑھنا شروع کی...

کتاب کھولے راحیل جو جو پڑھ رہا تھا اُسکے چہرے کا رنگ بدلتے جا رہے تھے....

میدان حشر دُنیا کے ہر مسلمان کا اِس ایک مقام پر ایمان یعنی آخرت پر ایمان یقیناً ہے جب ہی تو وہ مسلمان ہے... سب ہی جانتے ہیں میدان حشر کیا مقام ہے یہ کہاں

ہے....

ایک دن ایسا آئیگا جب یہ خوبصورت سی دُنیا میدان حشر بن جائیگی...

اور ڈرو اُس دن سے"....

راحیل پر لرزہ طاری ہونے لگا تھا...

"میدان حشر کیا ہو گا کیسا ہو گا بہت سے سوال بہت سے منظر ہمارے ذہنوں میں آتے ہیں.. اصل منظر کیا ہو گا کسی کو نہیں پتا ہم بس اندازے لگا سکتے ہیں اُن اشاروں سے جو اللہ نے دیے ہیں ہمیں"...

اُسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد ہوا کا جھونکا داخل ہوتا محسوس ہوا...

پیشانی عرق آلود تھی...

"میدان حشر کی زمین ایسی ہموار ہو گی کہ اس کنارے پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دیکھائی دے اور اس دن زمین تانبے کی ہو گی"

ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے...

اُسے اپنے نیچے موجود زمین یکدم تانبے کی لگنے لگی اور فل سپیڈ میں چل رہے اے سی کے باوجود اُسے لگا سورج اُسکے سر پر آ پہنچا ہے...

جب زمین تانبے کی اور آفتاب (سورج) نہایت تیزی سے ایک میل کے فاصلے پر

ہو گا تو اس روز کی حالت پریشانی اور گھبراہٹ کا کیا پوچھنا۔

شدت گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔لوگ پسینہ میں ڈوب رہے ہوں گے۔

زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔

دل ابل کر گلے کو آجائیں گے پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو گا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے۔زندگی بھر کا کیا دھرا سامنے ہو گا۔اور حساب کتاب لینے والا اللہ واحد قھار۔"

اُسکی زندگی کا نچوڑ اُسکے سامنے تھا کیا سود وزیاں تھا کیا مقصد کیا حاصل....

کتاب کو بند کر کے وہ باہر کی طرف بھاگا دیوانہ وار بہت تیز بارش ہو رہی تھی طوفانی بارش مگر وہ بھاگے جا رہا تھا....

مغرب سے نمودار ہونے والے سیاہ بادلوں میں پیچھے کیا ہے کوئی نہیں جانتا تھا کسی کے ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان سیاہ بادلوں کے پیچھے ایک قیامت کا منظر ہے ایک دم رات کی تاریخی میں ڈوب گیا اور موسلا دار بارش ہونے لگی پھر اچانک ہی گھومنے والی ہواؤں نے بارش کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ایک خوف ناک منظر آنکھوں کے سامنے تھا ہر چیز ہوا اور بارش نے ہلا کر رکھ دی ابھی اسی خوف ناک منظر کا نظارہ

Copyright by Author

آنکھوں کے سامنے تھا کیا واقع ہی آج قیامت برپا ہونے والی ہے انسانی زندگی تو جیسے ساقط ہو کر رہ گئی تھی ہر طرف خوف ہی خوف تھا اچانک ہی مسجدوں میں اذانوں کا سلسلہ جاری ہو گیا رات کو ۹ بجے کا وقت تھا گمان آدھی رات کا ہوتا تھا.....

وہ حقیقتاً ایک انتہائی بھیانک رات تھی...

بادل گرج رہے تھے۔ بارش پورے زور وشور سے ہو رہی تھی...

گویا طوفان آنے والا تھا سڑکیں بلکل ویران تھی اسٹریٹ لائٹ کی روشنی بھی تیز بارش سے ہو کر ہلکی ہلکی زمین پر پڑ رہی تھی... اُس طوفان میں کسی آدم زاد کا نام و نشان تک نہیں تھا دور دور تک...

جانور بھی سارے کہی جا چھپے تھے عموماً کراچی میں اتنی تیز بارش نہیں ہوتی مگر نجانے ایسا کیا تھا آسمان بھی آج اشک بہا رہا تھا..

اچانک اس طوفانی بارش میں کہی دور سے ایک ہیولا دوڑتا دکھائی دیا جو جو ہی قریب ہوتا گیا ظاہر ہوتا گیا وہ لگ بھگ کوئی تیس بتیس سال کا نوجوان تھا بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا تھا جیسے کوئی اُسکے پیچھے پڑا ہو کسی سے بھاگنا چاہ رہا ہوں مگر ناکام ہو رہا تھا....

اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا نہ جانے اتنی سخت طوفانی بارش میں وہ کس سے بھاگ رہا

Copyright by Author

تھا کون سا سائبان تلاش کر رہا تھا پناہ لینے کے لیے مگر شاید وقت آچکا تھا اُسکے رسوا ہونے کا..

نہ جانے کیا غم تھا کیا گھاؤ کیا بوجھ تھا دِل پہ اُسکے اندر بے سکونی تھی جسم لرز رہا تھا وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا ایک آواز تھی جو بار بار اُسکی سماعتوں میں گونج رہی تھی خون کی طرح اُسکے جِسم کے ہر حصے میں سرائیت کر رہی تھی...وہ اِس آواز سے پیچھا چھڑانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا.....

"پہلی ثور پھونکی جاچکی ہے بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کر چکی ہے۔
تُم کانپ رہے ہو ابھی سے ابھی تو دو ثور باقی ہے تُم تو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا...ابھی تو بس شروعات ہوئی ہے....

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

تمہاری خود سری...

تمہارے گھمنڈ غرور....

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں...کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے اوروپر کیا گزرتی ہے....

اُس نے اپنے کانوں پے ہاتھ رکھ لیا اور بیچ سڑک پے بیٹھتا چلا گیا.....

ابو بکر انتہائی ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا جارہا تھا طیات کو ہاسپٹل چھوڑ کر وُہ دوبارہ کسی کام سے جارہا تھا....

موسم نے بھی ظُلم ڈھادیا تھا طوفانی بارش تھی اسٹریٹ لائٹ کی مدھم مدھم سی روشنی میں اُس نے بیچ سڑک میں کسی کو بیٹھا دیکھا ...

ابو بکر نے کار کو بریکس لگائے...

وُہ خاصا سانے کی خاطر گاڑی سے نکل کر اُس تک آیا تھا مگر بیچ سڑک پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر وُہ سچ میں پتھر کا ہو گیا اپنی جگہ بلکل ساکت منجمد...

اُسے یقین نہیں آرہا تھا جو وُہ دیکھ رہا ہے وُہ خواب ہے یہ حقیقت...

"اِس حال میں تو میں نے کبھی بھی نہیں چاہا تھا تمہیں جتنا بڑا رقیب سہی میں تمہارا بے تحاشہ نفرت کرتا ہوں مگر میں نے کبھی بھی یہ نہیں چاہا تھا کے کبھی تمہیں اِس حالت میں

دیکھو"

اُس نے افسوس سے سوچا....

وُہ چھاتا لینے دوبارہ گاڑی کی طرف بھاگا....

ڈیش بورڈ پے رکھا موبائل بج اُٹھا....

یہ ماریہ کی کال تھی...

اُس نے سر اندر کیے ہوئے ہی کال ریسیو کی...

دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز اُبھری...

"لڑکا ہوا ہے"

خوشی سے بتایا گیا...

وُہ اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی مگر موبائل پر گرفت ڈھیلی پڑنے کی وجہ سے وُہ نیچے سیٹ پر گر گیا....

"لڑکا ہوا ہے"

آواز تازہ تھی ابھی بھی گونج تھی کانوں میں...

وُہ بھاگ کر فوراً اُس تک آیا.

راحیل نیم بیہوش ہو چکا تھا....

اُس نے راحیل کو اُٹھا کے گاڑی میں بٹھایا...وُہ اب مکمل ہوش کھو چکا تھا....

Copyright by Author

"لڑکا ہوا ہے"

اُسکے کانوں میں دوبارہ ماریہ کی آواز گونجی....

اُس نے ایک افسوس بھری نگاہ اُسکے بے ہوش وجود پر ڈالی اور گاڑی فل اسپیڈ میں ڈال دی....

****

New Era Magazine http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

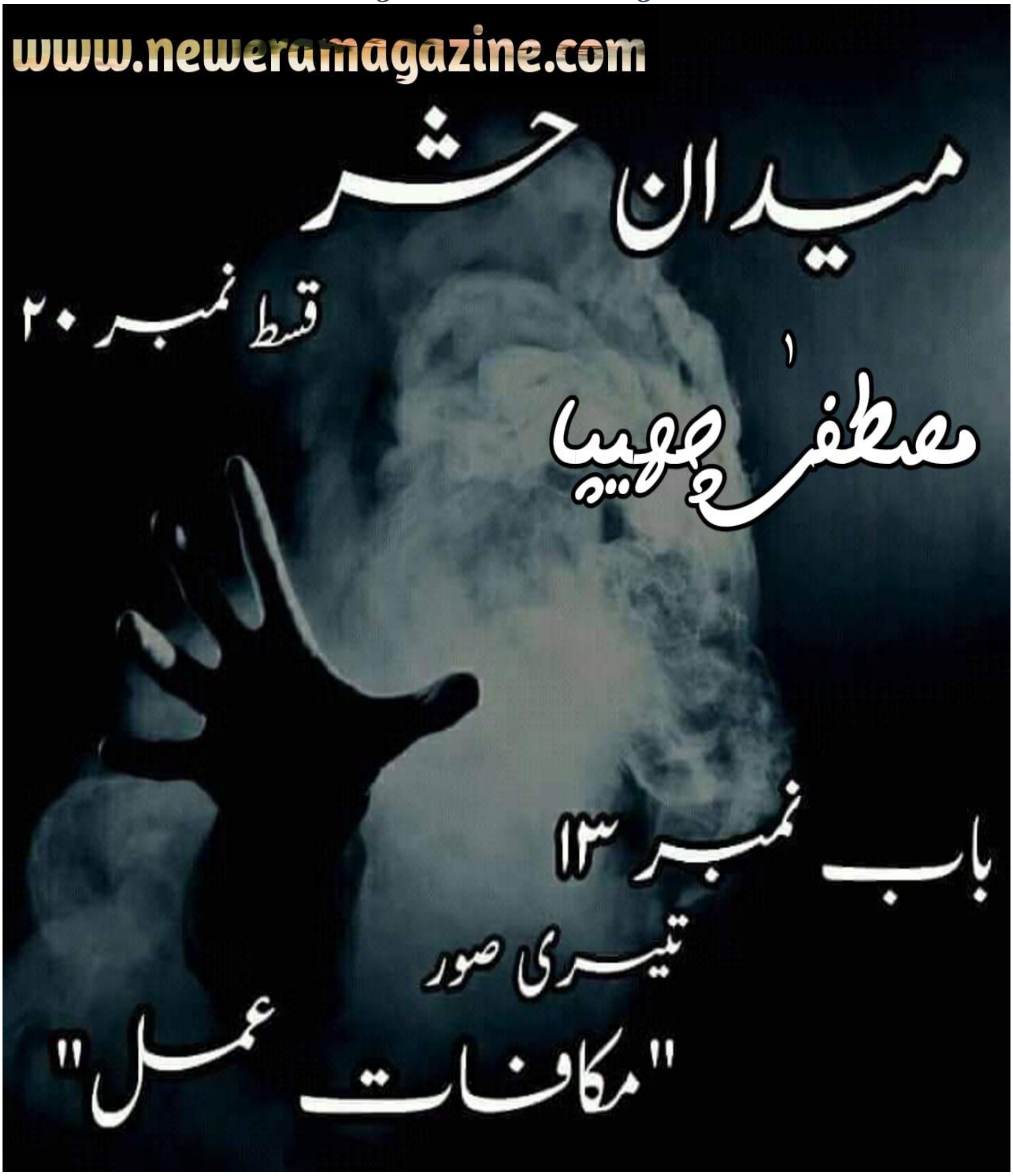

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'تیرہواں باب'

"تیسری صور" (مکافاتِ عمل)

حسرتوں پر کڑھتے ہو؟
کیا ہیں کیوں ہیں یہ آخر؟
ادھورپن میں پھاہا ہے
ان کا مرہم ہے
بے بسی کے عالم میں
زیست کے چراغوں میں
درد کا یہ روغن ہے
لاحاصل کی چاہت میں
آبلہ مسافت میں
تھکن سے شکستہ پا
آدم کی لاٹھی ہے

حسرتیں مکمل کی

چادریں یہ ململ کی

ان میں تیرتے آنسو

بس میں کب یہ ھوتے ہیں

حسرتیں مقدر ہیں

زندگی کے مطبخ میں

بے بسی کا سالن ہیں

حسرتیں حقیقت میں

خواہشوں کا بالن ہیں

آؤ ایسا کرتے ہیں

حسرتوں کی بھٹی میں

صبر جھونک دیتے ہیں

شُکر ڈال دیتے ہیں

صبر شُکر پانی ھے

حسرتیں کہانی ھے

آؤ ایسا کرتے ہیں

حسرتیں کچل ڈالیں

جو ادھورے سپنے ہیں

ان کو ہم مسل ڈالیں

زندگی کی چادر پر

حسرتوں کے ٹانکے سے

باب نو شروع کر لیں

تھوڑے پر قناع کر لیں

اور اُس سے رجوع کر لیں

****

"طیات مُجھے چھوڑ کر مت جاؤ"...

راحیل کی بڑبڑاہٹ واضح تھی ابو بکر سُن سکتا تھا....

اُس نے رفتار مزید تیز کر دی.....

"طیات مُجھے معاف کر دو"...

راحیل کو ہوش آنے لگا تھا.....

ابو بکر کو آج راحیل کو دیکھ کر ناہی نفرت کا احساس ہو رہا تھا ناہی غصّہ آ رہا تھا بس ایک احساس تھا جسے وُہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا راحیل کے لیے اُسکے دِل میں رحم کا جذبہ بھی کیوں اُبھر رہا تھا....

ابو بکر نے گاڑی کو بریک لگائے اور اُتر کر راحیل کی طرف آیا اور سہارا دے کر اُسے گاڑی سے باہر نکالا....

"راحیل سنبھالو خود کو"......

ابو بکر نے دوبارہ ہوش کھوتے راحیل سے کہا....

وارڈ بوائے اسٹریچر لے کر آ گئے ابو بکر نے اُسے اسٹریچر پر لٹایا....

"کیا ہوا ہے اِنہیں"...؟

ڈاکٹر نے راحیل کی نبض چیک کرتے ہوئے ابو بکر سے استفسار کیا....

"پتا نہیں ڈاکٹر بے ہوش ہو گیا ہے"...

ابو بکر نے جواب دیا...

اُسے اپنی ہی آواز ہی اجنبی لگی کیونکہ اُسکی آواز سے فِکر نمایاں تھی اور اُسے کیوں راحیل کی فکر ہو رہی تھی یہ اُس کے لیے اچنبھے کی بات تھی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"آئی تھنک نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے"...

ڈاکٹر نے خدشہ ظاہر کیا....

"نرس رُوم ریڈی کریں"...

ڈاکٹر نے نرس کو ہدایت دی وارڈ بوائے کو اسٹریچر لے جانے کا اشارہ کیا....

"ڈاکٹر آپ ٹریٹمنٹ شروع کیجیے میرے ساتھ ایک اور پیشنٹ ہے میں اُنہیں دیکھ کر آتا ہوں"...

ابو بکر کہہ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا....

"ابو بکر تُم کہاں چلے گئے تھے"...

ماریہ ابو بکر کو آتا دیکھ کر اُسکی طرف بڑھ گئی تھی...

جبکہ کمرے کی طرف بڑھتے اقراء کے قدم وہی رُک گئے....

"ابو بکر"....

اُس نے زیرِ لب نام دہرایا...

گردن موڑ کر ماریہ کے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھا....

"ایک کام سے گیا تھا"...

ابو بکر نے نرمی سے کہا....

Copyright by Author

"ابو بکر تُم طیات کے بیٹے کو دیکھو تو سہی اللہ اتنا پیارا ہے"...

ماریہ بچوں سے اشتیاق سے بولی... بھُلا بیٹھی تھی کے کل رات اُس پر کیا انکشاف کیا گیا تھا جس شخص کی وُہ منکوحہ تھی وُہ کسی اور کی محبت کے سحر میں تھا مگر وُہ اُس وقت سب بھُلا بیٹھی تھی...

"تُم بھی آؤ"...

وُہ ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کر بولی...

"آپ جائیں میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"...

ابو بکر متانت سے بولتا ہوا دیوار کے ساتھ نصب کرسی پر بیٹھ گیا...

"تمہاری مرضی"...

ماریہ نے اُسکا گریز محسوس نہیں کیا وُہ کمرے میں چلی گئی...

گیٹ پر کھڑی اقراء کی نظریں مُسلسل ابو بکر پر تھی....

وُہ ہو بہو انعم سے مشابہہ تھا بس آنکھیں الگ تھیں جو اُسے مختلف کرتی تھیں...

"Capri"...

اقراء کی آنکھوں کے سامنے ۴ سالہ ابو بکر آ گیا وُہ منظر آج بھی اُسکی آنکھوں میں تازہ تھا اُسکی اور "capri" کی آخری ملاقات ہنستا مسکراتا چہرہ پکنک پر جانے کے لیے بیگ

تیار کرتا ابو بکر....

"آپی...میری واٹر بوتل"...

اقراء کو آوازیں اپنی اِرد گرد سنائی دینے لگی....

ابو بکر سر نیچے کیے بیٹھا تھا اُسے اندازہ نہیں تھا دو نظریں مُسلسل اُس پر تھی...

"capri"

اقراء اب ابو بکر کی طرف بڑھنے لگی....

"ابو بکر"....

وُہ اُسکے بلکل سامنے رُکی اور اُسے پُکارا....

اپنے نام کی پُکار پر اُس نے سر اٹھایا...

"جی"..

سامنے کھڑی اقراء کی آنکھوں میں برسوں کو تھکن تھی...

ابو بکر کی آنکھوں میں ناآشنائی کے رنگ تھے....

"ابو بکر میرے بھائی"...

اقراء مزید آگے بڑھی....

"جی کہیں"...

ابو بکر سخت تذبذب کا شکار تھا....

اقراء کی آنکھوں سے آنسو اب رُخساروں بہہ چلے تھے...

"آپی یہ کتنا کیوٹ ہے"

اقراء کو راحیل کی آوازیں سنائی دینے لگی....

"آپی مُجھے بھی دیں میں بھی لوں گا"...

"میں نہیں دے رہی پاپا مُجھے دے کر گئے ہیں"...

اپنی آواز بھی سماعتوں میں گونجتی سنائی دی....

اقراء آپی دیکھیں میری ڈرائنگ کیسی ہے؟"

وُہ اپنے سامنے کھڑے ٦ فٹ کے اِنسان میں ۴ سالہ بچہ دیکھ رہی تھی....

"راحیل بھائی دیکھیں میں نے بھی آپکے جیسی ڈرائنگ کی"...

اقراء نے تاسف زدہ نظروں سے ابو بکر کو دیکھا کس قدر بیگانگی تھی اُن نیلی آنکھوں میں کس قدر اجنبیت تھی ہر انداز میں....

"راحیل بھائی آپی مار رہی ہیں مُجھے بچائیں"...

"نہیں میں نہیں مار رہی تُم بھاگنا مت بھاگنا مت"...

اقراء فوراً ابو بکر کے سینے سے لگ گئی....

ابو بکر ششدر رہ گیا....

"تُم مِل گئے مُجھے ابو بکر تم مِل گئے"...

اقراء نے اُسکے ہاتھوں کو تھام کر اپنی پیشانی سے لگایا پھر اُنہیں بوسہ دیا....

"چھوٹو میں نے تمھیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا آج مما پاپا کی روح کو سکون ملا ہوگا"...

اقراء روتے ہوئے دوبارہ اُسکے سینے سے لگ گئی....

"آپ کیا کہہ رہی ہیں مُجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا"...

ابو بکر نے اُسے کندھوں سے پکڑ کر خود سے الگ کیا....

"اقراء آپی ہوں میں تمہاری مُجھے نہیں پہچانا تُم نے کیپری"...

اقراء نے اُسکے چہرے کی اپنے دونوں دونوں ہاتھوں میں مقید کرتے ہوئے کہا....

"میں نہیں جانتا آپکو آپ کون ہیں اور یہ کیا بولے جا رہی ہیں"...

ابو بکر نے اقراء کے دونوں ہاتھ جھٹک دیے...

"میں بھی کِتنی پاگل ہوں تُم مُجھے بھلا کیسے پہچانو گے؟"...

اقراء نے خود کا تمسخر اڑایا...

"میں تمہاری بڑی بہن ہوں اقراء"...

اقراء کی آواز بوجھل ہونے لگی الفاظ ٹوٹنے لگے تھے....

Copyright by Author

"کون اقراء کیسی بہن میری کوئی بہن نہیں ہے آپکو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے محترمہ"...

ابو بکر کو اُسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا....

"مُجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے تُم ہی میرے ابو بکر ہو"...

اقراء نے اُسے بری طرح ڈپٹا...

"یہ آنکھیں میرے "capri" کی ہیں یہ چہرے کا ہر نقش مما کا ہے مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہو رہی تُم سب بھول گئے ہو تم تو بہت چھوٹے تھے تمھیں نہیں یاد؟ نہیں تمہیں کیسے یاد ہو گا تُم بہت ہی چھوٹے تھے"...

اقراء بولتے ہوئے سچ میں ایک پاگل سی لگ رہی تھی جو اُسے اپنی بات کا یقین دلانے کی کوشش کرتی پھر خود ہی آپ پر ملامت کرتی..

"ایک منٹ تُم رُکو تم جانا مت نہیں تُم میرے ساتھ چلو تم پھر گُم ہو جاؤ گے"...

اقراء نے ابو بکر کا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ اُسے اپنے ساتھ گھسیٹا...

اقراء اپنا بیگ لے کر آئی...

"یہ دیکھو یہ تُم چھوٹے سے"...

اقراء ایک تصویر اُسکے سامنے کر کے بولی جو ہر وقت اُسکے بیگ میں ہوتی تھی....

Copyright by Author

"یہ میں بیچ میں تُم اور یہ".....

اقراء لمحہ بھر کو چُپ ہوئی....

ابو بکر کی آنکھوں میں آشنائی کے رنگ اُبھرے تھے اپنی تصویر دیکھ کر....

"اور یہ راحیل"....

اقراء نے نم آنکھوں کے ساتھ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی بات مُکمل کی...

"راحیل"...

ابو بکر کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے....

"یہ کیا ماجرا ہے"...

ابو بکر نے دِل میں کہا...

"آپ راحیل آفتاب کی بہن ہیں؟"...

ابو بکر اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولا...

"تُم دونوں کی بہن ہوں میں تو"...

اقراء نے محبت سے چور لہجے میں کہا....

"راحیل اِس وقت ہاسپٹل میں ہی ہے اُسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے"...

ابو بکر نے رُک رُک کر بتایا...

"کیا ہوا ہے اُسے مجھے اُسکے پاس لے کر چلو"...

اقراء فکر مندی سے بولی....

"آجائیں آپ میرے ساتھ"...

ابو بکر آگے بڑھ گیا اقراء اُسکے پیچھے چل دی....

****

حکیم صاحب میں کہتی ہوں اب آپ اسکے ماں باپ کو ڈھونڈنا بند کر دیں بس یہ سوچ لیں خُدا نے ہماری اولاد کی کمی پوری کر دیا"..

فرحت بیگم نے سوتے ہوئے ابو بکر کو دیکھتے ہوئے کہا....

"خود غرض نہ بنو فرحت یہ کسی کی اولاد ہے کسی ماں کا جگر کا ٹکڑا تُم اپنی ممتا کی بھوک مٹانے کے لیے اسے اسکے ماں باپ سے دور کروں گی سوچوں اللہ کتنا ناراض ہو گا ہم سے"...

ریاض نے فرحت کو سمجھاتے ہوئے کہا....

فرحت شرمندہ ہو گئی اُنہیں اپنی خود غرضی پر ندامت ہوئی...

"مگر ایک ہفتہ ہو گیا ہے اخبار میں اشتہار بھی دے دیا آپ نے اب تک کوئی بھی

نہیں آیا اگر کسی کو آنا ہوتا تو آچکا ہوتا"...

فرحت اپنی جھینپ مٹانے کی خاطر کمزور دلیل دینے لگی....

"جب تک کوئی نہیں آجاتا اسے ہم اپنے پاس ہی رکھیں گے اپنی اولاد کی طرح مگر جس دن اِسکے ماں باپ اسے لینے آئے ہم بخوشی اُنکی اولاد اُنہیں واپس دے دیں گے"...

ریاض نے فرحت کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اُن سے وعدہ چاہا...

"ٹھیک ہے حکیم صاحب جیسی آپکی مرضی"...

وُہ دِل سے بولی...

"مُجھے تُم سے یہی اُمید تھی"...

ریاض فخریہ سے بولے تو فرحت دھیرے سے مسکرا دی اور ابو بکر کو دیکھنے لگی....

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈاکٹر راحیل کیسا ہے اب؟"...

ابو بکر نے روم سے نکلتے ڈاکٹر سے پوچھا اقراء بھی رُک گئی....

"He is fine now.."

ڈاکٹر نے ابو بکر کا کندھا تھپتھپا کر کہا اور چلے گئے ...

"آپ مِل لیجئے "..

ابو بکر جانے لگا....

"اندر آؤ کیپری اپنے راحیل بھائی کو نہیں دیکھو گے "...

اقراء نے جس آس سے اُسکی طرف دیکھا وُہ منع نا کر سکا اُسکا ذہن سخت اُلجھا ہوا تھا....

وُہ اندر داخل ہو گیا اقراء کے ساتھ...

اقراء نے کمرے میں بے ہوش لیٹے راحیل کی طرف دیکھا تو اُسکا دِل کٹ کر رہ گیا....

اُس نے ابو بکر کی طرف دیکھا جو سخت اُلجھا ہوا تھا...

"یوں بھی سامنا ہو گا کسی موڑ پر ہمارا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا"..

اقراء نے دِل میں کہا...

اقراء آپی بھی وہی تھی راحیل بھائی بھی اور اُنکا چہیتا "Capri" بھی مگر کس قدر انجان کس قدر بیگانے اجنبیت کی ۲۲ سالہ دیوار تھی تینوں کے درمیان....

****

"پاپا"....

راحیل دروازے پر کھڑا آفتاب کو پُکار رہا تھا مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی.....

راحیل نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وُہ کھلتا ہی چلا گیا....

وُہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اندر داخل ہو گیا.....

وُہ کمرے کے دروازے سے چلتا لمبی گلی سی راہداری عبور کر تا جب اندر پہنچا تو آفتاب کو کسی لڑکی کے ساتھ انتہائی قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا تو لمحے بھر کو وُہ وہی ٹھہر گیا معصوم ذہن تھا مگر منظر ایسا تھا اُسکی نظریں بھی جُھک گئیں وُہ دبے الٹے قدم اُٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا.....

ذہن میں اب تک مناظر گھوم رہے تھے....

عمر کھیل کود کی تھی حالات نے جو رُخ بدلا زندگی کے وُہ تلخ ترین رُخ بھی اُس معصوم ذہن کو دیکھنے پڑے اُن سے گزرنا پڑ رہا تھا...

بد قسمتی سے جس قدر ابتدائی عمر کو تربیتی حوالے سے اہمیت حاصل ہے اسی قدر اس عمر کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔بچوں کی شخصیت کی تعمیر کا ۸۰ فی صد ابتدائی چھے سال کی عمر میں مکمل ہو جاتا ہے۔باقی پوری زندگی اسی چھے سالہ تربیت کے محاسن کا عکس ہوتی ہے۔اس عمر میں مزاج، عادتیں اور ذوق و شوق کو جس طرف لے جایا جائے گا اسی

طرف بچے کا رحجان ہو جاتا ہے۔

اس عمر میں عادت بنانا آسان بھی ہے اور ضروری بھی۔

بچوں میں تصورِ حیا پیدا کرنا اور ابتداہی سے بچوں کے مزاج کا حصہ بنا دینا والدین و مربی کا اہم فرض ہے۔

حیا کے تصور کو مزاج کا حصہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ 'احتیاطی تدابیر-' اور پرہیز گاری کا اصول اپنایا جائے تاکہ بے حیائی کے قریب پائی جانے والی چیزوں سے بھی بچا جا سکے۔بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے حیا کا احساس دلانا ضروری ہے...

ماں باپ میں سے اگر کوئی بھی اپنی ذمے داری سے کوتاہی برتتا ہے تو وُہ تمام باتیں ننھے سے ذہن میں بیٹھ جاتی ہیں اور رفتہ رفتہ شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔یوں تصورِ حیا پر جو کاری ضرب پڑتی ہے وہ ابتداہی سے بچے کو بے حیائی کی ترغیب دے کر بے باک بننے پر اُکساتی ہے۔

انعم کا حادثہ آنکھوں میں زندہ تھا راحیل کا معصوم ذہن جو بھٹک چُکا تھا مزید بھٹکتا چلا گیا ۸ سالہ وُہ بچہ جو اپنی عُمر سے بڑے تجربوں سے گزر رہا تھا اُسکا ذہن گمراہی کے راستے پر چل نکلا وُہ کھوتا چلا گیا اُسکی اصل شخصیت پر تہہ لگتی چلی گئی راحیل کھو گیا ۸ سالہ وُہ معصوم بچہ جس کی معصومیت معدوم ہوتی چلی گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر میرے پاس آؤ"....

اقراء نے محبت بھرے لہجے میں اُسے پُکارا...

وُہ مضطرب سا کھڑا تھا....

"مُجھے نہیں سمجھ آ رہا کُچھ بھی آپ جو بھی بول رہی ہیں مُجھے لگتا ہے آپکو کوئی مغالطہ ہوا ہے"....

اُسکے چہرے پر اب بھی نا سمجھی کے تاثرات نمایاں تھے...

"تمہیں کیا سمجھ نہیں آ رہا یہ تصویر دیکھ کر بھی تمہیں سمجھ نہیں آ رہا میرے پاس اور بھی ثبوت ہیں تُم میرے "capri" ہو ابو بکر آفتاب"....

اقراء بے بسی سے بولی...

"مُجھے کُچھ یاد نہیں مُجھے کُچھ نہیں سمجھ آ رہا"....

ابو بکر اپنے بالوں کو انگلیوں میں جکڑ کر بولا....

"ابو بکر میری بات سنو"....

اقراء نے اُسکے ہاتھوں کو پکڑ کر کُچھ بولنا چاہا....

Copyright by Author

ابو بکر چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا پھر ہاتھ جھٹک کر تیز قدم اُٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا....

"ابو بکر...ابو بکر"...

اقراء آواز دیتی رہ گئی مگر ابو بکر نہیں رُکا....

"اب کہیں نہیں جانے دوں گی تمہیں میں"...

اقراء نے دِل میں کہا اور راحیل کی طرف مڑ گئی....

وُہ راحیل کے برابر آکر بیٹھ گئی اور تاسف زدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی...

"کیا حال کر لیا ہے تُم نے اپنا میری جان میں اسی وقت سے ڈرتی تھی میں اسی لیے تمہیں روکتی تھی اتنا مت کھو جاؤ اِن تاریکیوں میں کے جب تمہاری آنکھیں بھی کھلے تو یہ اندھیرا ختم نہ ہو... تُم تو جانتے بھی نہیں آج تُم نے کیا کھویا ہے اور کیا پایا ہے"...

اقراء اُسکی پیشانی پر بکھرے بال اپنے ہاتھوں سے ہٹاتے ہوئے اُسکی پیشانی چوم کر روتے ہوئے بولی...

"تُم تو کتنے معصوم تھے میرے بھائی بلکل معصوم...میرا راحیل تو کبھی کسی تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا وُہ تو ایک بلی کے بچے کو تکلیف میں دیکھ کر رو دیا کرتا تھا کیوں تُم نے فرعونیت کا چوغا پہن لیا خود کو دھوکے دینے کی زعم میں تُم اِس قدر آگے نکل گئے

اپنے پیچھے واپسی کا ہر راستہ بند کرتے چلے گئے"...

وُہ اُسکے سینے پر سر رکھ کر بھیگتے لہجے میں بولی...

"طیات دور مت جاؤ"....

راحیل کو ہوش آ رہا تھا...

اقراء سیدھی ہوئی...

"طیات میں تُم سے بہت پیار کرتا ہوں"...

وُہ بڑبڑایا....

اقراء نے اپنی آنکھیں کرب سے میچ لی...

"راحیل طیات آج تُم ہمیشہ کے لیے دور ہو چکی ہے میرے بھائی ہمیشہ کے لیے آج اُسے تُم سے نجات حاصل ہوئی ہے اور تمہیں اُسکے عشق کی قید مکافات عمل کا مرحلہ شروع ہوا ہے اب تو....بس اسی دن سے تو ڈرتی تھی میں اسی دن سے"....

اقراء نے اُسکے چہرے اور ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

راحیل نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں وا کیں....

"آپ یہاں"...

وُہ نقاہت زدہ لہجے میں گویا ہوا...

"ہاں میں تُمہاری آپی"...

وُہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی....

راحیل نے ناہی اُسکے ہاتھ جھٹکے ناہی خفگی کا اظہار کیا بس آنکھیں دوبارہ بند کرلیں اور تھوڑا اقراء کے قریب ہو گیا.....

اُسکے ایک ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگالیا اور اُسکی گود میں سر رکھ دیا....

اقراء کو حیرت نہیں ہوئی وُہ بچپن میں بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتا تھا....

"مُجھے یقین تھا ایک دن میرا بھائی میری گود میں دوبارہ سر رکھے گا میرے ہاتھوں کو ایسے ہی خود سے ہی لگائے گا مُجھے یقین تھا... مگر تُم بہت کُچھ کھو چکے ہو راحیل اور یہی احساس مُجھے کچوکے لگائے رکھتا ہے تُم بِلکُل اکیلے رہ گئے پھر سے"....

ہونٹوں سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے ماحول میں خاموشی تھی ایک سکون اُتر رہا تھا راحیل کے اندر وُہ مزید دبک گیا....

بلکل ایک بچے کی مانند وُہ اقراء سے لپٹا تھا...

اقراء مسلسل اُسکے بالوں کو سہلا رہی تھی...

خاموشی کا ایک طویل وقفہ آیا...

"آپی"....

راحیل نے اُسے پُکارا....

"بولو میری جان"..

اقراء لگاوٹ اور سرشاری سے بولی...

راحیل نے بولنے کے لیے لبوں کو جنبش دی پھر آپس میں پیوست کر لئے اور چہرے کا رُخ بدل لیا.....

اقراء کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ نمودار ہوئی....

"اچھے سے جانتی ہوں تمہیں اتنی آسانی سے نہیں کھلو گے.. مگر اب میں اپنی غلطی نہیں دہراؤں گی اب میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گی تُم نے سب گنوا دیا ہے مگر میرا تُم سے رشتہ تو مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہو گا یہ اتنا نازک نہیں لفظی مکالمات سے ٹوٹ جائے... میں اپنے گھر کا بکھرا شیرازہ سمیٹوں گی جانتی ہوں بہت دیر ہو گئی ہے مگر میں ابو بکر کو ہمارے ساتھ لا کر رہوں گی"...

اقراء نے کمر بستگی سے سوچا....

اقراء کو لگا راحیل سو گیا اُس نے جُھک کر اُسکی پیشانی کو چوما ہاتھ اُسکی گرفت سے آزاد کرائے اور آہستگی سے اُسے تکیے پر لٹانے لگی...

Copyright by Author

"کہیں مت جائیں اقراء آپی میرے پاس رہیں.. "وُہ دوبارہ اُسکی گود میں گھستا ہوا بچوں کی طرح بولا انداز سے دِل کی تکلیف عیاں تھی...ہاتھ دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے کر سینے سے لگا لیا....

"کہیں نہیں جارہی تُم آرام سے کرو"...

اقراء ذرا اونچا ہو کر بیٹھ گئی اور اُسکے سر میں ہاتھ چلانے لگی....

وُہ پُر سکون ہوتا چلا گیا......

☆☆☆☆☆☆☆

"امی میرا بچہ"...

طیات نے ہوش میں آتے ہی ناظمہ خاتون سے کہا...

"بیٹا سب ٹھیک ہے آپکا بیٹا بس ابھی نرس لاتی ہو گی آپ آرام سے لیٹیں"...

ناظمہ خاتون نے اُسے کندھوں سے تھام کر نرمی سے دوبارہ لٹاتے ہوئے کہا...

"امی میرا بچہ ٹھیک تو ہے نہ مُجھے سچ بتایئے"....

طیات کسی پُرانے زخم کے پیشِ نظر بولی....

"بلکل ٹھیک ہے میرے بچے بہت تندرست ہے ماشاللہ سے اور بہت پیارا بلکل میری

Copyright by Author

بچی کی طرح"...

وُہ طیات کی پیشانی چوم کر بولیں....

✶✱✶✱✶✱✶

امی مجھے اُسے دیکھنا ہے مجھے میرے بچے کے پاس لے کر چلیں مجھے اُسے گود میں لینا ہے مجُھے اُسے محسوس کرنا ہے اُسکی ذات کا یقین کرانا ہے خود کو... مجُھے اُسکے پاس لے چلیں"...

طیات نے اُٹھ کر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا....

"یہ لیجئے طیات آپکا پیارا سا بے بی قسم سے میرا تو دِل ہی نہیں کر رہا کے اسے آپکو دوں"...

ماریہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا گود میں بچے کو اُٹھائے وُہ طیات تک آئی....

"مجُھے دو نا"....

طیات نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے وُہ اُسے دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی ....

ماریہ نے احتیاط سے بچے کو طیات کو گود میں دیا....

طیات نے بے اختیار اُسے سینے سے لگا لیا....

آنکھیں بند کیے اُسکی خوشبو محسوس کرنے لگی اپنے وجود کو اپنے ہی وجود کے حصے سے

آشنا کروا رہی تھی....

"میرا بچہ میرے وجود کا حصّہ"...

وہ اُسے والہانہ پیار کرتے ہوئے بولی....

"میری اولاد ہے یہ مُجھے ماں کہنے والا آگیا میں ماں بن گئی"...

طیات اپنے ہونٹوں سے اُسکے ہر نقش کو چومتے ہوئے بولی....

بچہ ذرا سا کسمسایا....

آنکھیں بند تھیں ہونٹ ذرا سے وا تھے....

طیات اب بغور اُسے دیکھنے لگی.....

صاف رنگت جس میں جگہ جگہ لالی تھی....

اُسکی آنکھیں بند تھیں ناک کھڑی کھڑی سی تھی جسے دیکھتے ہی طیات کی آنکھوں کے

سامنے راحیل کا چہرہ آٹھہرا....

"یہ صرف میرا بچہ ہے"...

وُہ خود سے دِل میں بولی....

"میرا بیٹا"...

طیات خود کو باور کروانے لگی....

"طیات مُجھے دیجئے نہ"...

ماریہ طیات کی گود میں لیٹے ہوئے روئے کے گالے پر جُھکتے ہوئے بولی...

"بہت بہت پیارا ہے طیات ماشاء اللہ سے"...

ماریہ اُسکی پیشانی چوم کر بولی....

"آپ میں تو نہیں مِلتا یقیناً اپنے پاپا پر گیا ہو گا"...

ماریہ بے دھیانی میں بے تکان بولتی گئی....

طیات کے چہرے کی مسکراہٹ معدوم ہوتی گئی پھر غائب ہو گئی اذیت کے آثار نمایاں تھے چہرے پر...

ماریہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا...

"آئی ایم سوری"...

"کوئی بات نہیں اب بچہ ماں باپ پر ہی جائیگا نا"...

طیات ضبط سے بولی چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ سجالی....

"ماریہ تُم کیسی ہو"...

طیات نے بات بدلنے کی خاطر کہا...

"میں تو بِلکُل ٹھیک ہوں بس مُجھے جب ابو بکر نے آج صبح آپکے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بتایا تو میں نے ہی اُس سے ضد کی مُجھے آپ سے ملنا ہے اُسے تو خود کل رات ہی پتا چلا

ہمارے نکاح والے دن"...

ماریہ افسردگی سے بولی..

"تُم دونوں کا نکاح"...

طیات کو حیرت ہوئی...

"ہاں کل ہی ہمارا نکاح ہوا ہے رخصتی میرے پیپرز کے بعد ہوگی"...

ماریہ شرماتے ہوئے بولی...

اُسی وقت ابو بکر بھی روم میں داخل ہوا....

"بہت بہت مبارک ہو تُم دونوں کو ہمیشہ خوش رہو"...

طیات ماریہ اور ابو بکر کو دیکھتے ہوئے متانت سے بولی....

اُس نے دِل سے دعا دی تھی مگر ابو بکر کو ایک طنز کی طرح لگی...

جیسے وُہ کہہ رہی ہو...."ہار مان لی اتنی جلدی"...

"ماریہ چلیں"...

ابوبکر نے طیات سے نظریں چُراتے ہوئے کہا...

"تمہیں جانا ہے تو جاؤ میں تو ابھی اور رُکوں گی"...

وُہ بچے کو پچکارتے ہوئے بولی....

"مُجھے کسی کام سے جانا ہے آپکو آپکے گھر چھوڑتا چلوں گا"...

"میں احد کو فون کر دوں گی وُہ مُجھے پک کر لے گا"...

وُہ بچے میں مگن تھی ابوبکر کے وجود کو یکسر نظر انداز کر بیٹھی تھی...

"ٹھیک ہے اللہ حافظ"...

وُہ نرمی سے کہتا ہوا ناظمہ خاتون کی طرف مڑ گیا....

"آنٹی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو کوئی بھی مسئلہ ہو آپ مُجھے فوراً کال کر دیجئے گا ابھی چلتا ہوں میں"...

وُہ ہموار لہجے میں بولا....

"بیٹا آپکا بہت بہت شکریہ اگر آپ وقت پر نہ آتے تو"....

"تو کُچھ نہیں ہوتا میرا جگہ کوئی اور ہوتا شاید"...

وُہ اُن کی بات کاٹ کر بولا....

"میری حماد سے بات ہو گئی ہے وُہ بس آنے ہی والا ہو گا آپ اُن سے مِل کے جائے گا."...

"آنٹی پھر سہی ابھی مُجھے کسی کام سے جانا ہے"...

اُس نے سہولت سے انکار کرتے ہوئے عذر بیان کیا...

"ٹھیک ہے بیٹا مگر آپ گھر پر ضرور آئے گا"...

وُہ خوشدلی سے بولی....

"انشاءاللہ ضرور ابھی چلتا ہوں"...

"خوش رہو"...

وُہ اُسکے سر پر ہاتھ رکھ کر محبت بھرے لہجے میں بولیں...

"خُدا حافظ"...

وُہ کہتا ہوا چلا گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر پیدل ہی ہاسپٹل سے باہر نکلا تھا صبح ہو چکی تھی...

چھے بجے کے قریب سورج کو طلوع ہوتے ایسا لگ رہا تھا جیسے زمین سے اُگ رہا ہے۔

سرخ تھال نمایاں ہو رہا تھی روشنی چہار سو پھیل رہی تھی اندھیرا دم توڑ رہا تھا بارش

Copyright by Author

رُک چکی تھی قیامت کی رات گزر چکی تھی....

اُسکے اندر اندھیروں میں بسیرا کر لیا تھا جتنا خود کو سوچوں سے آزاد کرانے کی سعی کرتا مزید اُلجھتا جاتا تھا....

"میں تمہاری آپی ہوں"...

اقراء کی آوازیں اُسکے کانوں میں گونج رہی تھی....

تُجھ جیسے گندی نالی کے کیڑے کی گندگی اپنے گھر تک آنے سے پہلے تُجھے ہی کُچل ڈالوں گا"...

راحیل کے الفاظ تھے جو سماعتوں میں گونجے...

تُو ہے ایک گندہ خون ایک گندہ کیڑا میری ماں کا قاتل ہے تو میری فیملی کو توڑنے والا تُو ہے"۔

دور تک تارکول سے بنی سڑک پر وُہ اکیلے ایک سائیڈ پر بیٹھ گیا...

آنکھوں کے سامنے راحیل کے گلے سے لٹکتی چین آ گئی....

اُس نے اپنے گلے میں موجود چین کو نکالا تو وُہ وہی تھی....

"کیا سچ میں میں"....

ابو بکر نے سوچا اور پھر نفی کرنے والے انداز میں سر کو ہلایا....

Copyright by Author

میری ایک بات کان کھول کر سُن کے ابو بکر ریاض یا پھر ایاز"...

الفاظ تھے یا زہر کے نشتر وُہ تڑپ اٹھا تھا دوبارہ....

"کون ہوں میں کیا ہے میری اصل پہچان ریاض ایاز یا آفتاب میری شناخت کیا

ہے"...؟

وُہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا....

مسجدوں سے اذان کی آواز آنا شروع ہوچکی تھی تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹک کر وُہ

پُرسکون در کی طرف چل دیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"روپے مار دیتے ہیں، یہ لہجے مار دیتے ہیں

وہی جو جان سے پیارے ہیں رشتے، مار دیتے ہیں

کہانی ختم ہوتی ہے کبھی انجام سے پہلے

ادھورے نامکمل ہوں تو قصے مار دیتے ہیں"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طیات کیسی ہو"...؟

حماد نے اُسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میں ٹھیک ہوں"...

اُس نے احترام سے بھرپور نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا....

"ہمیشہ خوش رہو"...

اُس نے طیات کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی....

"ارے میرا بھانجا تو دکھاؤ مُجھے"...

حماد نے اُسکی گود سے بچے کو لیتے ہوئے کہا...

"ماشاءاللہ...ماشاءاللہ..بہت بہت پیارا ہے یہ چھوٹو سا تو بِلکُل اپنے ہینڈ سم ماموں پر گیا ہے"...

حماد ہنستے ہوئے بولا....

"ویسے طیات تُم نے بڑا ظلم کیا میرے ساتھ"...

حماد چہرے پر سنجیدگی لائے بولا....

"میں نے کیا کیا"...

طیات حیرت سے بولی....

"کاش اُس دن تُم مُجھے بھائی نہیں بلاتی ہائے کاش"...

حماد مصنوئی افسردگی سے سینے پر ہاتھ رکھ بولا....

"ہٹو بد تمیز بہن ہوں تمہاری"..

طیات بے ساختہ ہنس دی....

"ہمیشہ اسی طرح ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا ہوں میں تمہیں میری چھوٹی سی بہن زندگی سے بھرپور جیسے کے ایان نے مجھے بتایا ہے شوخ سے چلبلی سے ہر فکر سے آزاد تمہارے سارے پُرانے زخموں پر وقت ہی پھاہار کھ سکتا ہے...

طیات کسی ایک انسان کے لیے زندگی روکی نہیں جاسکتی وُہ نہیں رُکے گی تو خود کو ایک اِنسان کے لیے مت روکو....

جب زندگی ہی قابل بھروسہ نہیں تو زندگی میں آنے والے لوگ کیسے بھروسے کے قابل ہوسکتے ہیں جب زندگی ساتھ چھوڑ سکتی ہے تو لوگ کیوں ساتھ نہیں چھوڑ سکتے... باہمت لوگ کبھی ہارتے نہیں ہے تُم کیسے ہار جاؤ گی تمہیں تو ابھی جینا ہے ایک تلخ تجربے پر زندگی ختم نہیں ہو جاتی طیات"....

حماد نے محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"حماد میں نے زندگی کے اِس تلخ ترین تجربے سے ایک چیز سیکھی ہے کبھی کسی پر خود سے زیادہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کامل یقین صرف اُس ذات پر ہونا چاہیئے جو ہر طرح کے حالات میں آسانی پیدا کرتا ہے مجھے لگتا تھا اب نہیں جی سکوں گی مگر دیکھو

میں آج زندہ ہو اور میرے مالک نے کتنی خوبصورت وجہ دی مجھے زندگی کی"...

وُہ حماد کی گود میں پُر سکون سوتے ہوئے اپنے لختِ جگر کو تکتے ہوئے بولی....

"اور اگر تمہارا اور امی کا ساتھ نہیں ہوتا تو میں کب کی ٹوٹ چُکی ہوتی مجھے ماں مِل گئی حماد تمہاری وجہ سے تُم میں مجھے ایان اور امان بھائی دونوں مِل گئے بے لوث بے غرض محبت دی تُم نے مجھے بس منہ بولے رشتے کو تُم نے نبھا کر دکھا دیا آجکے اس دور میں جب لوگ خون کے رشتوں کے سگے نہیں تُم نے ایک اجنبی کو سے آنکھوں پر بٹھایا عزت دی ہمت دی"....

طیات نے عقیدت مندی سے کہا....

"طیات یہ جو خلوص اور انسانیت کے رشتے ہوتے ہیں نا یہ بہت پیارے ہوتے ہیں بے غرض....رشتوں میں کامیابی اور ناکامیابی کا انحصار فریقین کے مابین امیدوں اور توقعات کے توازن پر ہوتا ہے... محبت خلوص سے مشروط ہے اور خلوص احساس سے...احساس کی نوعیت جیسی ہوگی...یہ عوامل بھی اسی سطح پر اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے....ہر رشتے میں احساس خلوص کو متحرک کرتا ہے اور خلوص محبت کی صورت میں ظہور پذیر ہو جاتا ہے...چونکہ رشتوں کی نوعیت مختلف ہوتی ہے لہذا احساس کی شدت بھی قدرے مختلف ہوگی....

اسی شدت کے درجات پر رشتے کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار ہے۔انسان میں احساس، خلوص کی انتہا پر ہو تو احساس کی شدت بھی انتہائی درجے پر ہو گی جو کہ رشتوں کی مناسبت سے محبت کی کسی بھی صورت میں ظاہر ہو جائے گی۔ایسی صورت میں انسان ہمیشہ اُس رشتے کو مقدم رکھے گا جس سے احساس اس درجہ منسلک ہو گا"....

حماد نے متانت سے جواب دیا....

"میں اپنی آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گا تُم میری ذمے داری ہو اور میں رشتے نبھانا جانتا ہوں اگر کبھی تمہارے لیے جان بھی دینی پڑی لمحے بھر کی دیر نہیں کرونگا کیونکہ دعوؤں کو حقیقت کا رنگ دینا ضروری ہوتا ہے ورنہ وعدے تو ہر کوئی کرتا ہے"...

حماد نے ایک عزم سے کہا....

طیات نے اُسکے آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک چمک تھی....

"ڈاکٹر نے کل گھر جانے کی اجازت دے دی ہے اور امان بھی کل آرہے ہیں ہم ہاسپٹل سے سیدھا اُنہیں لینے جائیں گے"...

حماد نے اسے خوشخبری سنائی....

"بھائی آرہے ہیں"...

"ہاں"

حماد نے تصدیق کی....

"اچھا تُم ابھی آرام کرو میں چلتا ہوں"...

حماد کھڑا ہو گیا....

"شب بخیر"...

وُہ باہر نکل گیا....

"اقراء میں آپکو گھر چھوڑ کر آجاتا ہوں"...

وُہ راحیل کے روم کے باہر کھڑا تھا....

"نہیں میں راحیل کے پاس ہی رُکوں گی"...

اقراء نے کہا....

"اقراء"...

حماد نے کُچھ سختی سے کہا....

"جس طرح آپ طیات کو اپنی بہن مانتے ہے تو پھر راحیل تو میرا سگا بھائی ہے میں اسے حال میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی"...

اقراء قطعیت سے بولی....

"مرضی ہی آپکی"...

وُہ خفگی سے کہتا اوپر چلا گیا....

اقراء اُسے جاتا دیکھتی رہی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جی امی چھٹی ہو گئی ہے بس ایئر پورٹ جائیں گے یہاں سے"...

حماد نے ناظمہ خاتون سے کہا جو فون پر تھی...

"ٹھیک ہے امی آرہے ہیں بس"...

"اللہ حافظ"

اُس نے فون بند کر کے جیب میں ڈالا....

"چلیں بیوٹیفل"..

وُہ طیات کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا....

"شریر"...

وُہ مسکرائی...

طیات نے بچے کو پرام میں لٹایا....

وُہ گاڑی تک آ گئے....

سہارا دے کر طیات کو گاڑی میں بٹھایا....

"بس ایک منٹ میں کُچھ بھول گیا طیات آتا ہوں تُم بیٹھی رہو"...

حماد کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا...

راحیل کے روم کے دروازے پر کھڑا وُہ کشمکش میں تھا جائے یا نا جائے پھر اندر چلا گیا....

راحیل سو رہا تھا...وُہ صوفے کی طرف بڑھ گیا جہاں اقراء سو رہی تھی....

ہاتھ سے چہرے پر آئے بالوں کو ایک طرف کیا اور دیکھتا رہا نجانے کیوں اُسے آج اقراء کو جی بھر کر دیکھنے کا جی چاہ رہا تھا...

اُس نے جُھک کر اُسکی پیشانی چومی...

"میری اقراء"...

وُہ بے اختیار بولا....

وُہ واپسی کے لیے مڑ گیا...

نجانے کیوں دِل بوجھل ہونے لگا تھا...

اُس نے دوبارہ پلٹ کر اقراء کے وجود کو آنکھوں میں سمویا اور باہر نکل گیا....

اسٹیئرنگ سنبھال کر اُس نے گاڑی ائیر پورٹ کے روڈ پر ڈال دی....

"تمھیں آئس کریم پسند ہے بیوٹیفل"...

وُہ طیات کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا....

"ہاں بہت"...

طیات نے واقعی اُسکی بات مان لی تھی پُر سکون تھی وُہ....

"تو آؤ چلو"...

حماد نے ایک جگہ کونے پر ایک آئس کریم شاپ کے قریب گاڑی روکتے ہوئے کہا...

حماد نے پرام باہر نکالی....

"فلیور"

حماد نے پوچھا...

"چاکلیٹ"..

"۲ چاکلیٹ کپ"

وُہ آرڈر دیتا کنارے سے ٹیک لگاتا کھڑا ہو گیا....

اتنے میں حماد کا فون بج اُٹھا....

اقراء کالنگ..

اُسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی...

"اسلام علیکم جان حماد"...

حماد بڑی لگاوٹ سے بولا...

طیات مُسکرا دی اور آئس کریم لے کر گاڑی کے پاس چلی گئی....

"افف ساری آئس کریم گر گئی"...

پتھر سے ٹھوکر لگنے کی وجہ سے آئس کریم گر گئی....

پر ام گاڑی کے ساتھ ہی تھی....

وُہ واپس آئی....

اور دوبارہ آئس کریم کا کہا....

"آپ آئے تھے کیا"...؟

اقراء نے پوچھا...

"آپکو کیسے پتا چلا"...

حماد حیران ہوا...

"بس پتا چل گیا"...

اقراء نے ہنستے ہوئے کہا....

طیات نے ادھر اُدھر دیکھا اور بے ساختہ اُسکی نظریں پیچھے پلٹی پر ام گاڑی کے ساتھ نہیں تھی ابھی اُس نے ڈھونڈنے کے لیے نظریں دوڑائی ہی تھی پر ام اُسے ڈھلان سے نیچے جاتی دکھائی دی....

"میرا بچہ"..

ساتھ کھڑے حماد نے اُسکی چیخ پر سامنے دیکھا تو پر ام اب بیچ سڑک پے آ رکی تھی...

"حماد کیا ہوا"..

اقراء کی گھبرائی ہوئی آواز گونجی...

فون پر حماد کی گرفت ڈھیلی پڑی...

حماد کی نظروں نے سامنے سے آتے ٹرک کو دیکھ لیا...

"حماد میرا بچہ "..

طیات کہہ کر رکی نہیں اُس نے بھی آتے ٹرک کو دیکھ لیا تھا...

"طیات رُک جاؤ"

حماد بھی پیچھے دوڑا....

حماد کے ہاتھ سے موبائل گر گیا وُہ طیات کی طرف بھاگا...

"حماد کُچھ تو بولیں کیا ہوا ہے"....

اقراء کو ایک ڈر نے آ گھیرا....

"میرے مالک حفاظت کرنا"...

اقراء نے دِل پر ہاتھ رکھ کر کہا رابطہ منقطع ہو چکا تھا....

طیات نے پر ام کو آہستگی سے ایک طرف کیا....

"طیات ہٹو"...

حماد نے اُسے دھکا دیا....

ٹرک اب بلکل قریب آ چکا تھا....

طیات اپنی اولاد کو بچا چکی تھی مگر حماد ہٹ نا سکا مگر اپنی بہن کو بچا چُکا تھا وہ خود نا ہٹ سکا مگر اپنا وعدہ نبھا چُکا تھا وہ....

وُہ وقت تھا جب اُسکی آنکھوں کے سامنے اقراء کا دلہن والا روپ آگیا... ناظمہ خاتون کا شفیق چہرہ....

حماد نے اپنی آنکھیں بند کرلی......

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ"

بے اختیار لبوں سے ادا ہوا....

"حماد... حماد"

ٹرک حماد کو ٹکر مارتا آگے نکل گیا ایک وجود دھڑام سے زمین پر آگرا مگر وہ تو حماد تو نا تھا خون میں ستا ہوا....

وُہ تڑپنے لگا....

طیات کی دِل دہلا دینے والی چیخ ماحول کو ساکت کر گئی وقت جیسے وہی رُک گیا اُسی جگہ ٹھہر گیا سب.....

اُسکے کانوں میں حماد کے الفاظ گونجنے لگے.....

"میں اپنی آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گا تُم میری ذمے داری ہو اور میں رشتے نبھانا جانتا ہوں اگر کبھی تمہارے لیے جان بھی دینی پڑی لمحے بھر کی دیر نہیں کرونگا

Copyright by Author

کیونکہ دعوؤں کو حقیقت کا رنگ دینا ضروری ہوتا ہے ورنہ وعدے تو ہر کوئی کرتا ہے"...

****

"حماد.... حماد"...

طیات دوڑتی ہوئے اُسکے خون میں لت پت جسم کے پاس پہنچی ...

حماد کی سانسیں بے ترتیب چل رہی تھی...

"کوئی اٹھائے میرا بھائی تڑپ رہا ہے"...

طیات نے حماد کا سر اپنی گود میں رکھا....

"حماد اپنی آنکھیں بند مت کرنا حماد میں ابھی تمہیں ہاسپٹل لے کر جاؤں گی ہمت مت ہارنا میرے بھائی"...

طیات نے حماد کے چہرے سے خون اپنے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے کہا....

"طیات امی کو بولنا اُنکا بیٹا اُن سے بہت بہت پیار کرتا ہے"....

اُسکی سانس اُکھڑنے لگی تھی....

"اقراء"....

,حماد تُم بولو مت تمہیں اور تکلیف ہوگی"...

طیات نے اُسکے بھیگتے آنکھوں کے کونے صاف کرتے ہوئے کہا....

"اقراءسے کہنا حماد ذاکر نے اُسی سے محبت کی بے تحاشہ مگر"...

الفاظ ٹوٹنے لگے تھے....

اُسکے سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا جس طیات ہاتھ رکھ کر روکنے کی کوشش کر رہی تھی....ہاتھ اور پاؤں ایک طرف کو مڑ گئے تھے....

"اے بیوٹیفل میں نے کہا تھا نہ لمحے کی دیر نہیں کرونگا"....

حماد ایک گہری سانس لے کر بولا...

طیات نے کرب سے آنکھیں بھینچ لی....

"حماد چُپ ہو جاؤ"..

وُہ اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولی...

حماد کے ہلتے لبوں پر اُس نے اُسکے منہ پر دھرا اپنا ہاتھ ہٹایا....

"میں وعدے پورے کرتا ہوں میری بہن حماد ذاکر نام ہے".....

اُسے ایک ہچکی آئی..

"نام تو سنا ہوگا"..

اُس نے بمشکل کہا ایک زخمی مسکراہٹ کے ساتھ....

"لَا...

اِلٰہَ اِلَّا ....

اللہ مُحَمَّدٌ..

رَسُول.اللہ"

اُس نے اپنے آخری الفاظ کہے وُہ وادئ موت میں اُترتا چلا گیا زندگی سے بھرپور پُر نور آنکھوں میں بے نور ہوتے وقت آخری اُبھرنے والی تصویر اُسکی ماں کی تھی اور جان سے پیاری بیوی کی اور پھر اُسکی آنکھیں ہمیشہ کے لیے اندھیری ہو گئی ہے ترتیب آتی سانسوں کی اذیت سے وہ آزاد ہو چلا ایک نئے سفر کی طرف....

"حماد...حماد"...

طیات اُسکے ساکت وجود کو دیکھ کر چلائی....

"حماد مت چُپ ہو حماد میں سُن رہی ہوں حماد بولو... تمہیں خُدا کا واسطہ حماد بولتے رہو"...

طیات اُسکا گال تھپتھپا کر بولی...

جبکہ لوگوں میں سے کسی شخص نے حماد کی آنکھیں بند کیں....

Copyright by Author

"نہیں تُم نہیں جاسکتے...حماد میں امی کو کیا کہوں گی حماد اقراء کو کیا کہوں گی میں حماد اُٹھو"...

طیات اُسکے بے جان جسم کو جھنجوڑ کر بولی....

اس کے بعد کون کون سے افراد آئس کریم پارلر سے نکل کر بھاگتے ہوئے ان تک آئے، بے بی پرام کس نے سنبھالا، کب ریسکیو ٹیم آئی اور حماد کے جسد خاکی کو ہسپتال سے متعلقہ کن ضروری مراحل سے گزار کر کیسے گھر لایا گیا طیات کو اس کی چنداں خبر نہیں ہوئی. بے تحاشا چیخ چیخ کر اس کا دماغ سن ہو گیا تھا. ایمبولینس میں ایک نشست پر بیٹھی وہ خالی الذہنی کی کیفیت میں رہ کر سفید چادر میں ڈھکا حماد کا دراز قد سراپا گھورتی رہی. وہ سفید چادر کہ جو اس کے جسم سے لگ کر "خون رنگ" ہو رہی تھی. ارد گرد مناظر بہت تیزی سے پیچھے گذرتے رہے اور بالآخر ایمبولینس کی رفتار کم ہوئی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اقراء راحیل کو سوتا چھوڑ کر گھر آگئی....

ابھی وہ گھر کے اندر داخل ہی ہوئی تھی ہال میں رکھا ٹیلی فون بج اُٹھا....

اقراء کا دل نجانے کیوں بیٹھنے لگا تھا....

Copyright by Author

وُہ وہی چوکھٹ پر رُک گئی....

اقراء نے ناظمہ خاتون کو فون اٹھاتے دیکھا جو نجانے کب سے بج رہا تھا....

"کیا کہہ رہے ہیں آپ"...

اُس نے ناظمہ خاتون کو پہلی بار چیختے سنا تھا....

دوسری طرف کون تھا کیا بول رہا تھا اقراء کو نہیں پتا اُس نے ناظمہ خاتون کی چال میں

لغزش محسوس کی چہرے پر ایک سیاہ سایہ آ رُکا تھا....

"امی سنبھالیں"

اقراء سرعت سے آگے بڑھی اور اُنہیں سہارا دیتی بولی...

"امی کیا ہوا کون ہے"...

اقراء نے اُنہیں صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا مگر ناظمہ خاتون نے اپنے ہوش کھو

دیے....

"امی اُٹھیں"..

وُہ اُنہیں اٹھانے لگی...

فون اُٹھا کر سُنا...

خبر جو دی گئی تھی اُسکی زندگی کی سب سے بری خبر تھی قلب کی دھڑکنیں روک دینے

والی ذہن ماؤف کر دینے والی....

"امی اُٹھیں وُہ دیکھیں کیا بکواس کر رہا ہے کوئی امی"...

وُہ فون پھینکتی ہوئی بولی....

"امی حماد"...

وُہ ناظمہ خاتون کے بیہوش وجود سے لپٹ کر روتے ہوئے بولی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حماد کی فوتگی کی اطلاع بذریعہ فون ریسکیو ٹیم کی جانب سے ہی دی گئی تھی اور اور ان کی آمد سے قبل اب پورا محلہ اکٹھا تھا.

جو نہی طیات نے گھر کی دہلیز پر نگاہ کی اور وہاں جانے پہچانے چہروں کو ایک دوسرے سے لپٹ کر بلکتے ہوئے دیکھا اسے بھی گویا دوبارہ ہوش آ گیا.

واپس حواسوں میں لوٹ کر اس نے ایمبولینس رکنے سے قبل ہی سرعت سے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور سست روی سے دھیرے دھیرے ایک طرف رکتی ایمبولینس سے باہر کود گئی. اس کا سفید دوپٹہ جس میں خون کے دھبے تھے گلے میں لہرا رہا تھا. وہ بے شمار روتی ہوئی وہ پوری شدت سے بھاگی اور آگے سے ایک ساتھ اسی طرف لپکتی ہوئی ناظمہ خاتون اور اقراء کے گلے جا لگی.

"مجھے معاف کر دو اقرا میں تمہارا سہاگ اجاڑ لائی ہوں".

اقراء اس کے بازوؤں سے نکل کر نیچے گلی کے پختہ فرش پر جا گری. ناظمہ خاتون اور طیات اس کے ساتھ ساتھ بیٹھیں تھیں.

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وُہ مجھ سے ملنے آئے تھے ابھی ۴ گھنٹے پہلے ایسے کیسے چلے گئے"

اقراء بڑبڑائی....

"حماد مُجھ سے ناراض تھے مجھے منانا ہے اُنہیں.... حماد"...

وہ چیخنے لگی تھی.

"میں کیسے جیوں گی آپ کے بنا. خدارا واپس آجائیں میں آپ سے معافی مانگوں گی مُجھے اتنے بڑی سزا مت دیں حماد..

اقراء تڑپتے ہوئے بولی...

"یا اللہ"...

اقرا کی دلدوز پکاروں نے سب کو دہلا دیا. حماد کی والدہ کا سب سے برا حال تھا.

"وُہ بول رہا تھا وُہ بس آ رہا ہے... میرا بچہ کہاں ہے"

ناظمہ خاتون نے آنسو پوچھتے ہوئے کہا....

دو آدمی اب ڈیڈ باڈی کو اندر لے جا رہے تھے. محلے کی خواتین نے بھی ابتدائی صدمے سے سنبھل کر تیزی سے ان کو تینوں کو اٹھایا اور ساتھ لگائے روتے ہوئے اندر کی جانب بڑھیں .

لاؤنج میں پہنچنے سے قبل ہی اسٹریچر رکھا جا چکا تھی.

جیسے ہی انہوں نے لاؤنج کی دہلیز پار کی حماد کے جسدِ خاکی پر کھڑے امان اور ایان تیزی سے بھاگ کر طیات کے گلے آ لگے اور اسے ساتھ لگائے دست شفقت پھیرتے ہوئے دلاسے دینے لگے.....

طیات کو خوشی نہیں ہوئی اُن تینوں کو دیکھ کر بھی....

اطلاع ملنے پر یقیناً وہ لوگ ائیر پورٹ سے سیدھا گھر پہنچے تھے. یہی وہ پل تھا جب اقرا حماد کی میت پر پہنچی....

"اُٹھیں حماد... آپکو میری قسم. میں مر جاؤں گی حماد میرے ساتھ یوں مت کریں. کوئی ایسے کیسے ساتھ چھوڑ دیتا ہے بھلا؟؟ کوئی یوں بھی لوٹ جاتا ہے؟ ہمیں تو بہت سارا ایک ساتھ جینا تھا ناں. آپکو خدا کی قسم"...

اقراء روتی ہوئی حماد کی میت سے کُچھ فاصلے پر بیٹھتی بولی.

"اٹھو حماد... خدارا اٹھ جاؤ. میں ساری عمر اقرا سے نظر نہیں ملا سکوں گی. میرا بچہ... میری جان بچاتے بچاتے تم اپنی جان سے ہار گئے. میں اس احساس سے ہی مر جاؤں گی یا اللہ مجھے میرا بھائی لوٹا دے".....

امان نے بے بسی سے طیات کی طرف دیکھا جو اُس وقت دُنیا سے الگ تھی بِلکُل حماد کی بہن صرف خود کو سنبھالتی ضبط کا مظاہرہ کرتی پھر ٹوٹتی.....

کھلے ہوئے بالوں سے بے پرواہ طیات اقراء کو سینے سے لگائے اسے دلاسہ دینے کی ناکام سے کوشش کرتی....

طیات کا بیٹا اٹھائے روتی ہوئی نمرہ اب خود پر ضبط کرتی ہوئے مسلسل روتے بچے کو ہلا ہلا کر چپ کروانے لگی.

"میرا بچہ میرا حماد چلا گیا میں پھر سے اکیلی رہ گئی وُہ ہی تو تھا میرا واحد میری زندگی کا حاصل"...

ناظمہ خاتون نے میت پر رک کر منہ سے کف گراتے ہوئے کہا اُن سے دیکھا نہیں گیا اُنہوں نے رُخ موڑ لیا....

ہر آنکھ سمندر ہونے لگی. طیات نے پھر سے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناظمہ خاتون کو خود سے لگایا....

"امی دودھ بخش دیں حماد چلا گیا ہے اسے دودھ بخش دیں"...

"میر احماد طیات"

وُہ مزید تیزی سے اُسے خود سے لگائے ہوئے بولی....

طیات نے ناظمہ خاتون کو ۲ عورتوں کے حوالے کیا اور اقراء کی طرف بڑھی....

طیات نے اقراء کو شانوں سے تھام کر حماد کی میت سے ہٹایا اور جلدی دوبارہ ناظمہ خاتون کو دلاسہ دینا چاہا. اس سے پہلے کہ وہ ان تک جاتی طیات نے دیکھا کہ رشتہ دار خواتین کو ہٹاتا ہوا کوئی تیزی سے ناظمہ خاتون کے قریب آیا اور انہیں ساتھ لگا کر خود سے بھینچتا ہوا رونے لگا.

"تائی امی سنبھالیں خود کو"..

طیات نے دیکھا کہ انہیں اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں بھر کر ضبط کی حدیں توڑتا وہ شخص بہت بے قرار ہے.

اس کے انداز میں عجب سا کوئی ملال شامل تھا.

وہ انہیں یوں خود سے بھینچے کھڑا تھا گویا ان کے سارے غم سمیٹ لے گا.

پھر انہیں تسلی دے کر وہ ہٹا اور طیات کو ترحم بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بڑھ کر اقرا کے سر پر دست شفقت رکھنے لگا.

مدھم مدھم بول کر وہ اسے کچھ کہہ بھی رہا تھا .

اُس سے جھجک کر وہ آہستگی سے ناظمہ خاتون کے پاس کھسک گئی .

طیات کے آنکھوں میں شناسائی کے رنگ اُبھرے تھے...

ایک طائرانہ نگاہ پورے حال میں دوڑا کر اس نے جائزہ لیا کہ لاؤنج میں خواتین کا ایک جم غفیر ہے جو لاؤنج کے عین وسط میں اترتی سیڑھیوں سے شروع ہو کر دائیں دیوار میں موجود دیو قامت کھڑکی تک ختم ہو رہا ہے. چیخ و پکار کرتے جانے پہچانے وانجان چہروں کو دیکھ کر اس کا غم پھر سے عود آیا....

اسی نوح و کناں میں کافی وقت بیت گیا .

کبھی طیات ناظمہ خاتون کو سنبھالتی کبھی اقراء کو...

اُسے مضبوط بننا پڑا جبکہ در حقیقت حماد کو اپنی گود میں دم توڑتا دیکھ کر وہ بری طرح سے ہل چکی تھی....

نمرہ نے بچہ ایان کے حوالے کر کے طیات کو ایک طرف بٹھا دیا. ناظمہ خاتون بھی اب ڈولی کے پائے سے سر ٹکائے ہولے ہولے سسکتے ہوئے آہیں بھر بھر کر حماد کے بچپن سے لڑکپن اور پھر جوانی تک کے وقت کو یاد کر رہی تھی.....

کچھ سنبھل کر طیات نے دیکھا کہ اقرا بالکل سکتے کی سی کیفیت میں آنکھیں بنجر ان کیے مسلسل حماد کا چہرہ تاک رہی ہے. مرگ والی ساری پیلاہٹیں اس کی گلال رنگت میں آن گھلی تھیں اور اس کے پپڑی زدہ ہونٹوں سے بڑبڑاہٹیں کانپ کر خراج پاتی تھیں.

میت کو غسل دینے کے لیے اٹھا کر وہاں سے لے جایا گیا....

سارے مرد حضرات بھی ساتھ نکل گئے...

طیات ایک بار پھر سے اٹھ کر ناظمہ خاتون کو سنبھالنے لگی کیونکہ اُنکی طبیعت بگڑنے لگی تھی....

اقراء اب بھی اسی حالت میں تھی.

طیات کو لگا کہ صدمہ جھیل جھیل کر وہ سکتے میں آگئی ہے. خواتین رسماً درود و سلام پڑھنے لگیں اور وہ سب اپنے جذبات پر بمشکل روک لگانے لگیں.

جونہی غسل و کفن کے بعد حماد کی میت کو دوبارہ لاؤنج میں لایا گیا اس کا آخری دیدار کرتے ہوئے پھر سے ہی نالہ و فریاد بلند ہونے لگی.

غسل دینے کے بعد میت کو چھونے سے تو سبھی پرہیز کر رہے تھے....

اقراء اب تک اسی صم بکم حالت میں تھی.

"رولو اقراء...روتی کیوں نہیں ہو؟؟ وہ جا رہا ہے".

کسی خاتون نے کہا...

"خدا کے لیے یوں چپ نہ رہو. تمہاری چپ مجھے مار ڈالے گی".

طیات نے اشکبار آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"تائی امی چہرہ دیکھ لیں آخری بار اور ہمیں اجازت دیں"...

وُہ ناظمہ خاتون کو خود سے لگائے حماد کے جنازے تک لایا...

ایک آدمی نے چہرے سے دوبارہ کف گرایا....

"میرا بچہ میں کیسے صبر کرونگی کیسے یہ مان لوں اب مجھے میرے بچے کی شکل پھر نہیں دکھے گی"...

ناظمہ خاتون نے اُس سے لپٹتے ہوئے کہا....

"تائی امی صبر کریں"....

وُہ دوبارہ پوری شدت سے اُنہیں خود سے لگاتا ہوا بولا غم سے اُسکا بھی بُرا حال تھا مگر کسی کو تو مضبوط بننا تھا...

"مجھے دیکھنے دو میرے حماد کو آخری بار مجھے چومنے دو اُسے مجھے محسوس کرنے دو میرے بچے کو آخری بار جس کو نو مہینے میں نے اپنی کوکھ میں سینچا میرے جگر کا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ٹکڑا"...

ناظمہ خاتون بے قابو ہو کر پھر حماد کی طرف بڑھی...

"تائی امی... تائی امی"...

حماد کو رخصت کریں اُسے تکلیف ہو گی بہت اجازت دیں ہمیں....

وُہ اُنہیں نڈھال چھوڑ تا میت کی طرف بڑھ گیا....

بالآخر میت اٹھائی گئی تو طیات نے اقراء کو باقاعدہ جھنجھوڑ ڈالا تھا.

کلمہ تکبیر کی صداؤں میں چار مرد میت کو لے کر مرکزی دروازے کی دہلیز تک پہنچے تھے کہ اقرا گویا کسی خیال سے لوٹ آئی....

یکایک اسے شانوں سے تھامے وہ اٹھی اور یہ کہتے ہوئے میت کی جانب بھاگی.

"آں... ہاں میں آنسو سنبھال کر کیا کروں گی طیات. میری آنکھیں تو وہ لے جا رہے ہے. مت جائیں حماد خدا کے لیے... رک جائیں حماد... آپکی اقرا مر جائے گی. کوئی اِنہیں بتائیں میری حالت خدا را وُہ اُٹھ جائیں گے مُجھے روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے وُہ"...

اقراء کے حرکت سے ہڑبڑا کر اٹھتی طیات نے اس کی پشت پر بھاگ کر اسے بمشکل دروازے میں پکڑا اور روکنے کی کوشش کرتے ہوئے خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

****

"صبر کرو اقراء... تمہارے آنسو میری روح کو زخمی کر دیں گے. دل پر اتنا بوجھ دھر کر میں نہیں جی سکوں گی"

طیات بھی بے صبر ہو چلی ضبط کے سب ہی باندھ ٹوٹ گئے...

زبردستی اسے اپنے ساتھ لپٹاتے وہ اسے اس صبر کی تلقین کرنے لگی جو اسے خود بھی نہیں آ رہا تھا. اسی دوران ناظمہ خاتون بھی دو عورتوں کی ڈھارس پا کر شکستگی کی حالت میں ان کے ساتھ آ کر لپٹ گئیں.....

"کیسے صبر کروں طیات؟ مجھے اس شخص پر کبھی صبر نہیں آئے گا. مجھے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رونا ہے".

بلکتے ہوئے اتنا کہہ کر اقراء رکی اور باری باری ان دونوں کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے اپنا آپ چھڑواتی دوبارہ میت کے پیچھے لپکی.

بے بسی سے اسے بے تحاشا بھاگتے دیکھتی طیات وہیں دہلیز تھام کر آہستہ آہستہ نیچے

Copyright by Author

بیٹھ گئی. اس کے اندر اب مزید سکت نہیں رہی تھی.

وہ اپنا آپ چھڑوا کر یوں بے قرار ہو کر بھاگی تھی گویا اسے سب سے چھین لائے گی...

ابو بکر عین اُسی وقت گھر میں داخل ہوا...

وہ یوں حماد کے پیچھے لپک رہی تھی گویا اس کے ساتھ جائے گی.

طویل صحن عبور کرتے ہوئے اس کے پاؤں کیاری کے پاس جا بجا بکھرے کانٹوں پر آئے تو اس کے نازک پاؤں سے خون کی دھاریں پھوٹ پڑیں. لیکن اپنی لال تلیوں کی پرواہ کیے بنا وہ دروازے تک پہنچی تھی کہ اسے بھاگتی ہوئی آتے دیکھ کر وہاں رکے ابو بکر نے اسے دونوں بازوؤں میں دبوچ لیا. قابو آتے ساتھ ہی وہ مچل مچل کر دوبارہ رونے لگی تھی.

"خدا کے لیے اُنہیں روکو ابو بکر... مجھے اُن سے بات کرنی ہے... مجھے کہنا ہے اُن سے کہ یوں مر کر دفن ہوتے وہ مجھے زندہ گاڑ گئے ہیں. اُن سے کہو ابو بکر کہ اُن کی اقراء مر گئی ہے"...

"اقراء آپی سنبھالیں خود کو"....

ابو بکر تڑپ گیا تھا....

خود بخود لبوں سے "آپی" ادا ہوئی.....

اور ہانپ ہانپ کر یہاں تک بولتی وہ ابو بکر کے بازوؤں میں جھول گئی. وہ ہوش و حواس سے بیگانی ہو چکی تھی. ابو بکر نے ضبط غم کی شدت میں اسے سہارتے ہوئے ایک جھٹکے اسے دونوں بازوؤں پر اٹھایا اور اندر لے جانے لگا.

ادھر دہلیز سے سر ٹکائے ساری تگ و دو اور کشمکش کو بغور دیکھتی طیات نے اس منظر کی کل جزئیات کا سارا کرب پوری شدت سے جھیلا اور انہیں اندر آتا دیکھ کر آنکھیں موند لیں.

غم و اندوہ کا یہ منظر اب اس کی جان پر بھاری تھا...

"میں اپنی زندگی کی آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گا تُم میری ذمے داری ہو اور میں رشتے نبھانا جانتا ہوں اگر کبھی تمہارے لیے جان بھی دینی پڑی لمحے بھر کی دیر نہیں کرونگا کیونکہ دعوؤں کی حقیقت کا رنگ دینا ضروری ہوتا ہے ورنہ وعدے تو ہر کوئی کرتا ہے"...

حماد کی آواز طیات کو اپنے قریب گونجتی سنائی دی...

"رُک جاؤ"....

اب کی بار وُہ بھاگی تھی.....

امان نے اُسے آتے دیکھا وُہ بغیر دوپٹے کے تھی....

"مجھے آخری بار حماد کا چہرہ دیکھنے دیں"...

وُہ ضبط سے بولی....

میت کو دوبارہ زمین پر رکھا گیا اور چہرہ دکھایا گیا....

طیات نے برستی آنکھوں کے ساتھ اُسکے پُر سکون چہرے کو اپنی آنکھوں میں قید کیا....

"تمھیں آئس کریم پسند ہے بیوٹیفل"...

نہیں پسند نفرت ہے مجھے وُہ بے خیالی میں بڑبڑائی....

"ہمیشہ اسی طرح ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا ہوں میں تمہیں میری چھوٹی سی بہن زندگی سے بھرپور شوخ سے چلبلی سے ہر فکر سے آزاد"....

اسے حماد کے کہے سارے الفاظ یاد آنے لگے...

"میری شوخی آج تُم لے کر جا رہے ہو حماد یہ تُم نہیں جا رہے میرا ایمان ڈگمگا گیا ہے آج میرے ساتھ ہی اتنا بُرا کیوں کیا گناہ کیا ہے آخر میں نے مُجھ سے جڑا ہر رشتہ مجھ سے دور ہو جاتا ہے... حماد اُٹھو خدا کی ذات پر سے میرا یقین مت ڈگمگانے دو وُہ ۷۰ ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے ہر بندے کو پھر کیوں"....

Copyright by Author

وُہ نڈھال ہو کر زمین پر بیٹھ گئی....

"اُٹھو حماد"...

وُہ چلائی....

"تُم ایسے نہیں جاسکتے میرے بھائی"

وُہ زور زور سے چیختے ہوئی بولی....

"طیات اُٹھو سنبھالو خود کو"...

امان نے اسے بازوں میں بھر کے اٹھاتے ہوئے لوگوں کو آنکھ سے میت اُٹھانے کا اشارہ کیا....

"کہاں لے کر جا رہے ہو کہاں"....

وُہ جنازے کی ڈولی کو پکڑ کے بولی...

"یہ سو رہا ہے...

یہ سو رہا ہے...

یہ سو رہا ہے"...

وُہ آس پاس کھڑے لوگوں کو کو دیکھ کر بولی....

طیات اُس وقت ایک ذہنی مریض سی لگی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

۲ سے ۳ عورتوں نے آگے بڑھ کر اُسے سنبھالنے کی ناکام کوشش کی.... مگر وُہ سنبھلنے میں نہیں آ رہی تھی....

عورتوں نے اُسے ہاتھوں سے پکڑ لیا....

وُہ خود کو آزاد کروانے کی سعی کرنے لگی....

مرد حضرات جنازہ لے جا چکے تھے....

اُس نے جھٹکے سے خود کو اُن کی گرفت سے آزاد کروایا اور باہر بھاگی....

دو عورتیں اُس کے پیچھے بھاگی....

وُہ صدر دروازے تک آئی جہاں سے وہ لوگ نکل رہے تھے وُہ اب دوبارہ سامنے تن کر کھڑی ہو گئی....

دوپٹہ سے ندراد وُہ اُنکے سامنے کھڑی تھی قمیض گردن تک کی تھی....

آگے کی طرف کھڑے ایک شخص نے ناگواری سے اُسے دیکھا اور ہاتھ پکڑ کر اُسے زبردستی اُسے لینے آئی عورتوں کے ہاتھ کیا....

امان نے جلدی اُسکے شانوں پر دوپٹہ پھیلایا....

عورتیں اب طیات کو اندر لے کر چلی گئیں مرد جنازہ لے گئے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہوش کریں آپی"...

ابو بکر نے اقراء کو صوفے پر لٹاتے ہوئے کہا...

ماریہ بھی احد کے ساتھ وہاں آچکی تھی...

طیات کو کمرے میں لے جا کر لیٹا دیا تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی...

اقراء کو ہوش آنے لگا حماد کے نام کی صدائیں بلند ہونے لگیں تھیں۔۔

"ابو بکر وُہ چلے گئے مُجھے اکیلا چھوڑ گئے مار گئے مُجھے"...

اقراء مکمل ہوش میں آتے ہی پھر بے قابو ہونے لگی.....

"صبر کریں"

وُہ بمشکل اُسے روکتے ہوئے بولا....

"نہیں آئے گا کبھی نہیں آئے گا"...

اقراء ابو بکر کے سینے سے لگ گئی وُہ بری طرح سے تڑپ رہی تھی جب لپٹتی کبھی آزاد ہونے کی کوشش کرتی کبھی ہار کر پھر سے ابو بکر کے سینے سے سر ٹکا دیتی....

ابو بکر مسلسل اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتا اُسے دلاسہ دے رہا تھا.....

اتنے میں ڈاکٹر بھی آگئے اُنہوں نے اقراء کو نیند کا انجیکشن دے کر کچھ وقت کے لیے پُر سکون کر دیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تُم ایسے نہیں جاسکتے میرے بھائی"

"کہاں لے کر جارہے ہو کہاں"....

وُہ جنازے کی ڈولی کو پکڑ کے بولی...

"یہ سورہا ہے...

یہ سورہا ہے...

یہ سورہا ہے..

"نہیں"

اچانک طیات اُٹھ کر بیٹھ گئی...

نجانے رات کا وُہ کون سا پہر تھا...

اُسکا پورا وجود عرق آلود تھا سخت سردی میں بھی...

اُس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا....

اپنے حواس بحال کرنے لگی....

ایک نظر دائیں طرف سوتی ننھی جان کو دیکھا....

بے اختیار اُسے اُٹھا کر چومنے لگی بچہ کچی نیند سے اٹھنے کے باعث ہلک پھاڑ کر بلند آواز میں رونے لگا....

اُسے آج پرواہ نہیں تھی وُہ اسکے ہر نقش کو اپنے زخمی ہونٹوں سے چوم رہی تھی....

"حماد.... میرا حماد میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوگی"

ساتھ ساتھ بولنے بھی لگی...

آنسوؤں میں روانی آتی گئی.....

بچے کے رونے کی آواز سُن کر امان کی آنکھ بھی کھل گئی جو کمرے میں صوفے پر ہی تھا.....

"گُڑیا"...

امان نے اُسے خود سے لگالیا....

"بھائی حماد"..

طیات نے اپنے بچے کی طرف اِشارہ کیا..

"ہاں"...

امان نے اُسکی کسی بات پر کُچھ بھی ردِ عمل دینے کے بجائے بس اُسے خود سے لگائے پُر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا....

Fb/Page/New Era Magazine

"بھائی وُہ کہتا تھا...اپنی زندگی کی آخری سانس تک میرا ساتھ دے گا میں اُس کی ذمے داری اگر میرے لیے اسے جان بھی دینی پڑی لمحے بھر کی دیر نہیں کرے گا....بھائی اُس نے سچ میں لمحے بھر کی دیر نہیں کی اگر اُس نے لمحے بھر کی بھی دیر کی ہوتی تو آج میں یہاں نا ہوتی....اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لیے وُہ نا صرف اپنی جان سے گیا بلکہ خود سے جڑے رشتوں کو بھی مار گیا"....

وُہ امان سے الگ ہوکر اُسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی....

"گُڑیا صبر کرو میں ہوں تمہارے پاس"....

امان نے اُسکے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا....

"تب ہی تو وہ چلا گیا اُسے پتا تھا آپ آ گئے ہیں... مگر وُہ اقراء اور امی سے کیسے بیگانہ ہو گیا"...

طیات نے شکوہ کیا گویا حماد اُسکے سامنے ہو....

"طیات خود کو سنبھالو گی تب ہی تو تُم اُنہیں بھی سنبھال پاؤ گی"....

امان نے اُسے لٹاتے ہوئے کہا....

"میں کبھی اُن دونوں سے نظریں نہیں ملا سکوں گی بھائی کبھی نہیں"....

طیات امان کا ہاتھ پکڑ کر بولی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے"...

امان نے اُسکے آنکھیں بند کی"....

اور اُسکے سر میں ہاتھ پھیرنے لگا وہ پُر سکون ہوتی چلی گئ.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اقراء میں کہیں نہیں گیا میں تو آپکے دِل میں ہو آپکے ساتھ آپکی یادوں میں...."

حماد نے اقراء کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیتے کہا...

"روئیں مت آپکو روتا دیکھ کر مُجھے بہت تکلیف ہوتی ہیں آپ جانتی ہیں آپکے آنسو مُجھے کس قدر اذیت دیتے ہیں..."

وُہ اقراء کے رخساروں پر بہتے آنسو صاف کر کے بولا...

"حماد میں آپکے بغیر نہیں رہ سکوں گی اگر آپکو مُجھ سے دور ہی جانا تھا مُجھ سے اتنی محبت ہی نا کرتے کہ آپکے بغیر میں جی ہی نا سکوں حماد میں آپ سے بہت بہت پیار کرتی ہوں..."

اقراء نے حماد کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا....

"اللہ حافظ اقراء...."

اُس نے حماد کو کہتے سُنا....

وُہ ہڑبڑا کر نیند سے بیدار ہوئی...

اقراء کو جب آنکھ کھلی تو وُہ کمرے میں اکیلی تھی بلکل اکیلی....

اُس نے لائٹ آن کی تو عین اُسکے سامنے والی دیوار پر حماد اور اُسکی شادی کی ہنستی مسکراتی تصویر تھی....

اُسکی آنکھوں کے سامنے ایک منظر پھر سے روشن ہوا.....

"کُچھ بولیں گی..."

حماد کو اُسکی چُپ سے چڑ ہونے لگی...

اقراء نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر جُھکا لیں....

حماد ڈوبتا چلا گیا....

اقراء نے کُچھ کہنا چاہا...

"جو بھی کہنا ہے کہیے اب آپ مُجھے بھائی نہیں کہہ سکتیں.... اقراء آپ پھنس گئی.."

حماد تبسم ہونٹوں میں چھپائے بولا....

لہجے میں کوئی تنبیہ نہیں تھی بس شوخی تھی محبت تھی....

"اقراء میں یہ نہیں کہوں گا مُجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت ہوئی بِلکُل نہیں کیونکہ ہمیں ایک ساتھ پڑھتے ہوئے سالوں ہوگئے ہیں میں نے کبھی آپکی طرف توجہ نہیں

دی مگر پھر میں نے جب آپکو لیب میں دیکھا تھا اُس وقت آپ بغیر نقاب کے تھی بس اُس دن سے میں نے آپ کو جاننا شروع کیا سمجھا بھلے آپ کسی سے بات نہیں کرتی تھی مگر میں نے آپکی حرکات و سکنات کو پڑھنا شروع کیا مُجھے آپ سے بہترین ہمسفر نہیں مِل سکتی یہ میرے دل اور دماغ کا متفق فیصلہ ہے نا میں نے آپ سے افسانوں والی محبت کی نا آپکی آنکھوں پر فدا ہوا نا ہی پردے کی وجہ سے مجھے آپکی جانب مائل آپکے گریز نے کیا میں بھی ایک عام بشر ہو اعتراف کرتا ہوں محبت کی شروعات اُس دن آپکے دیدار سے ہوئی مگر اِن گزرے دنوں میں میں آپکے باطن سے محبت کر بیٹھا ہوں..."

وُہ مخمور لہجے میں بولا...

وُہ لہجہ آج بھی اقراء کو اپنی سماعتوں میں گونجتا سنائی دیا اِن ٦ مہینوں میں حماد کی محبت میں پور پور تک ڈوب چکی تھی مگر اب وہ جاچکا تھا بہت دور.....

"آئی رئیلی لو یو اقراء..."

اُسے حماد کے جملے یاد آئے....

"آئی لو یو ٹو حماد..."

اُسکی ہچکیاں بندھنے لگی تھی اُس نے حماد کا تکیہ اپنے آپ سے لگا کر بھینچ لیا اور

آنکھیں بند کر کے اُس سے آتی حماد کی خوشبو محسوس کرنے لگی اُس نے بیڈ کے خالی حصے کو دیکھا اذیت دوچند ہو گئی....

"حماد..."

وُہ تڑپتے ہوئے بولی اور حماد کی سائیڈ جا کر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں اُسی محسوس ہوا حماد اُسکے ساتھ ہے اُسکی ہچکیاں بند ہو گئیں.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حماد کو گئے ہفتہ ہو گیا تھا بدلا کُچھ نہیں تھا مگر اب دھیرے دھیرے سب کو صبر آگیا تھا....اقراء کُچھ نا بولتی بس چُپ رہتی ناظمہ خاتون بھی اپنے کمرے تک محدود ہو گئی تھیں۔ طیات اماں کے آنے کے بعد بھی وہاں سے نہیں گئی تھی.....وُہ بھی اپنے کمرے تک محیط ہو کر رہ گئی تھی اماں ایان اور نمرہ روز اُن سب سے ملنے آتے تھے اقراء بات کرتی بھی تو صرف ابو بکر سے تھی...

واقعی زندگی کسی کے جانے سے رُکتی نہیں ہے جانے والے لوگ دلوں میں یادوں میں ہمیشہ کے لیے ایک پتھر پر لکیر سا نشان چھوڑ جاتے ہیں کبھی نا مٹنے والا...

اقراء کو بھی جینے کی ایک وجہ اللہ نے دے دی تھی ایک ہفتے بعد ڈاکٹر نے بتایا وُہ ماں بننے والی ہے ننھے مہمان کی آمد کی خبر نے اُن سب کے دلوں پر مرہم کا کام کیا ناظمہ

خاتون جو بمشکل جوان بیٹے کے صدمے سے اُبھری تھیں اب اپنی تمام تر محبت کا

مرکوز اُنہوں نے اقراء کو بنالیا.....

"امی..."

طیات نے اندر آنے کے لیے دروازے پر کھڑے ہو کر پہلی بار اجازت طلب کی وُہ

اب ناظمہ خاتون سے بات کرتے ہوئے جھجکتی تھی....

"آجائیں بیٹا..."

وُہ اپنے ازلی نرم لہجے میں بولی....

اقراء بھی وہی تھی....

"امی میں آج آپ سے معافی مانگنے آئی ہو مجھ میں بِلکُل ہمت نہیں تھی کے میں آپکا

سامنا کرپاتی مگر آج ہمت کی ہے میں نے آپکا اور اقراء کا سامنا کرنے کی..."

طیات نظریں جھکائے بولی.....

"امی میری وجہ سے صرف میری وجہ سے حماد آپ لوگوں...."

"چُپ بلکل چُپ..."

ناظمہ خاتون نے خود ساختہ شرمندگی میں گھری طیات کو گلے لگاتے ہوئے کہا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"امی میری وجہ سے حماد چلا گیا..."

ممتا کا احساس پا کر وُہ بکھرنے لگی اور اُن کے سینے سے لگی بلکنے لگی....

"چُپ.."

اُنہوں نے طیات کے آنسو صاف کیے...

"کوئی کسی کی موت کی وجہ نہیں ہوتا اللہ نے حماد کا ساتھ ہمارے ساتھ لکھا ہی اتنا تھا

وُہ اتنی زندگی ہی لکھوا کر آیا تھا میرے بچے..."

وُہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولی....

طیات نے نظریں اٹھا کے شفیق خاتون کو دیکھا جن کی شفقت میں ذرا بھی کمی نہیں آئی تھی....

"اقراء...میں تُم سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی.."

اب وہ اقراء کے ساتھ بیٹھتے ہوئے دُکھ سے بولی...

"طیات کسی کی کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب مکافات عمل ہے اِنسان کے کیے کی سزا

اُسکے ساتھ جڑے رشتوں کو بھی ملتی ہے راحیل نے کسی کی بہن کی زندگی برباد کی آج

اُسکی بہن برباد ہو گئی..."

اقراء نے کرب سے کہا...

راحیل کے ذکر پر طیات نے پہلو بدلا....

"حماد تو کہیں گئے ہی نہیں وُہ میرے حماد کی صورت میں تمہارے پاس زندہ ہے اُن کی محبت کی نشانی میری کوکھ میں وہ کبھی کہیں گئے ہی نہیں تھے ہمیشہ سے یہی ہیں بس پس پردہ چلے گئے ہیں ہمیں نظر نہیں آئے آئیں گے مگر اُنکا احساس ہمارے ساتھ ہر دم ہے...."

اقراء نے طیات کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا...

طیات اُسکے گلے لگ گئی....

"بیٹا ہم نے خود کو سنبھال لیا ہے اب آپکی باری ہے حماد کی آخری خواہش پوری کرنے کی جو صرف اور صرف آپ کر سکتی ہیں..."

ناظمہ خاتون نے اُسکے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے کہا....

"حماد آپکو خوش دیکھنا چاہتا تھا اور اُس نے بھائی کی حیثیت سے ایک فیصلہ بھی کیا تھا آپکے لیے جس سے امان باخبر ہے اور اُسے کوئی اعتراض نہیں...."

طیات کو کچھ سمجھ نہیں آیا وُہ کیا کہہ رہی تھیں...

اُسکی حالت کو سمجھتے ہوئے وُہ رسان سے بولیں....

"حماد نے آپکی دوبارہ شادی کا فیصلہ کیا تھا..."

طیات نے مزید کچھ نہیں سُنا وُہ آگے بھی بہت بول رہی تھی وُہ مردہ قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں آ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بولو مجھے یہاں کیوں بُلایا ہے تُم نے..."

ماریہ نے مضطرب سے ابو بکر کو دیکھتے ہوئے کہا...

"میں یہ نکاح ختم کرنا چاہتا ہوں..."

ابو بکر جو کبھی بھی بات گھما پھرا کر نہیں کرتا تھا آج بھی سیدھا مدعا بیان کرتا وُہ ماریہ کے دِل کو لہولہان کر گیا....

"کیوں.."

وُہ رونا چاہتی تھی اُس سے سوال کرنا چاہتی تھی اُسکا گریبان پکڑنا چاہتی تھی مگر بے بسی میں اُسکے منہ سے بس ایک لفظ نکلا "کیوں"....

"وجہ آپ جانتی ہیں..."

ابو بکر نے نظریں چراتا ہوئے کہا...

ماریہ کو لمحہ لگا فیصلہ کرنے میں...

"تُم جس سے محبت کرتے ہو اس سے شادی کرلو میں کُچھ نہیں کہوں گی مگر طلاق نہیں..."

ماریہ نے کس دِل سے کہا تھا وہ ہی جانتی تھی..

اُس نے آنسو اندر اُتارے....

"مگر..."

ابو بکر نے کُچھ کہنا چاہا...

"پلیز..."

ماریہ نے اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر التجا آمیز لہجے میں کہا....

ابو بکر اُٹھ کر جانے لگا....

"سنو..."

ماریہ نے پیچھے سے روکا....

"نام نہیں بتاؤ گے اُس خوش قسمت کا جس سے میرا شوہر محبت کرتا ہے..."

وُہ خود اذیتی کی حد تھی....

ابو بکر ٹھٹھکا...

"طیات"

لبوں سے نام پھسل گیا پھر اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر کچھ کہے بغیر چلا گیا....

"طیات"

ماریہ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے دہرایا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم"..

ابوبکر نے طیات کو آتے دیکھ کر کہا وُہ فوراً کھڑا ہو گیا....

"وعلیکم سلام"

طیات کے چہرے پر سختی تھی....

"میں آپ سے ایک بات کرنے آیا ہوں"

ابوبکر کچھ دیر کو چُپ ہوا....

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں"...

"کیا کہا تُم نے؟"

اُس کی بات پر حیرت سے اُس نے اپنا رُخ موڑا پہلی بار طیات نے ابوبکر کو "تُم" کہا تھا...

"تُم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو...

مطلب تُم مردوں نے بس عورتوں کو کھلونا سمجھ رکھا ہے بس کھیلنا جانتے ہو...

من پسند عورت نہ مل سکی تو دوسری کا رُخ کر لیا...

مگر وُہ کوئی لڑکی نہیں ہے ابو بکر صرف وُہ تمہاری منکوحہ ہے نکاح میں ہے وُہ تمہارے نکاح کے سارے ایجاب و قبول کیے ہیں تُم نے زبردستی نہیں کی کسی نے تُم آخر کس طرح میرے سامنے کھڑے ہو کر تُم یہ بات کر رہے ہو...

مُجھے تُم سے ایسی حرکت کی اُمید ہر گز نہیں تھی بلکل نہیں"

طیات یاسیت سے بولی...

ابو بکر پھر سے اپنے جذبوں کے ٹھکرائے جانے پر جی بھر کے شرمندہ ہو چُکا تھا....

"مگر اُس نے خود مُجھے اجازت دی ہے"...

اُس نے آخری کوشش کی...

"لعنت ہے تُم پر پھر تو"

طیات نے ملامت کی....

"اُس لڑکی پر کیا گزری ہو گی تُم نے کبھی سوچا تُم مرد سوچ بھی نہیں سکتے کبھی نہیں...

وُہ تُم سے محبت کرتی ہے آخر تمہیں یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی...

تمہاری خوشی کے لیے وُہ یہ تک کرنے کو تیار ہو گئی مگر تمہیں اُس کا احساس نہیں بلکل بھی نہیں"

آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے اب....

طیات نے انگلیوں سے آنکھوں کی کناروں کی دوبارہ خشک کیا..

ایک گہری سانس لے کر بولی...

"چاہے جانے کا احساس کتنا خوبصورت احساس ہوتا ہے ابو بکر تُم اب تک نہیں جان سکے"...

وُہ تاسف سے بولی....

"سچ میں بھی جانتا"...

اُس نے دل میں کہا...

"وُہ تمہیں چاہتی ہے پوری شدت سے اُسکا دِل تمہیں چاہتا ہے اُسکا دِماغ تمہیں سوچتا ہے.....تُم اُسکے اندر بستے ہو اُسکی رگوں میں خون بن کر بہتے ہو اُسکی سانسوں میں تُم بسے ہو اُسکی آنکھوں میں صرف تمہاری تصویر ہے اُسکا چہرہ صرف تمہارے نام سے گُلنار ہوتا ہے...اُسکا دِل تمہاری بے رُخی پر ٹوٹتا ہے اُسکی آنکھیں بھی اب صرف تمہارے لیے نم ہوتی ہے اُسکے ہونٹوں پے مسکان تمہارے لیے سجتی ہے....

Copyright by Author

یہ ہے چاہے جانے کا احساس افسوس تُم نہیں سمجھ سکے میں نے دیکھ لیا اُسکی آنکھوں میں یہ سب تُم نہیں دیکھ سکے شوہر ہو اُسکے تُم تو مگر وُہ تُم سے تمہیں نہیں مانگ سکتی مگر وہ میرے پاس آکر مُجھ سے تمہیں مانگ کر گئی ہے اور یہ میرے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے ایک بیوی اپنا شوہر ایک ایسی عورت سے مانگنے آئے جس کا اُسکے شوہر سے کوئی جائز یا شرعی تعلق نہیں...

مُجھے تُم نے اُسکی نظروں میں بے وقعت کر دیا ہے"...

طیات افسوس سے بولی....

تُم سب مرد بس اپنے نفس اپنی خواہشات کے تابع ہوتے ہو عورت کی خواہش اُسکی مرضی تُم لوگوں کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی"

غصّہ ملامت افسوس بے چارگی بیک وقت تھی طیات کے لہجے میں....

"جن قدموں پر آئے ہو نہ اُنہی پر واپس پلٹ جاؤ یہاں تمہارے لیے نہ کل کُچھ تھا نہ آج کُچھ ہے اور نہ کبھی ہو گا کیونکہ میرا دل لوگوں کی محبت سے خالی ہو چکا ہے یہ سب کھوکھلے جذبے ہے پائیدار کبھی نہیں ہوتے خاص طور پر یک طرفہ محبت کا جذبہ یہ تو ہمیشہ اِنسان کو پستی میں گرانے کے لیے دِل میں جنم لیتے ہے....

Copyright by Author

"میں بھی پستی تک جا چکا ہوں یہ آپ سے محبت کرنے کا صلہ"...

ابو بکر پھر دِل میں بولا....

میرے اندر بہت سناٹا ہے بلکل سناٹا اِس میں شور اب پیدا نہیں ہو سکتا جب تک وہ ذات نہ چاہے ۔ میرے خواب اتنے حصوں میں فوت ہوئے ہے اُسکی لاشیں بھی نہیں مُکمل سمیٹ پائی میں ہر قبر ادھوری ہے میرے خوابوں کی خدا را گڑھے مُردے مت کھودوں میرے دِل قبرستان میں آنے کی حماقت مت کرو کیونکہ ایک بات کا مُجھے مُکمل یقین ہے میرے اندر کی خاموشی کو تمہاری آمد ختم نہیں کر سکتی مگر مُجھے ڈر اِس بات کا ہے کہ یہ خاموشی تمہیں بھی خاموش نہ کر دے اور میں نہیں چاہتی کے کبھی ایسا ہو کیونکہ میں اِس اذیت سے گزر رہی ہوں جانتی محسوس کرتی ہو ہر روز ہر لمحہ.... اسی لیے کہہ رہی ہو پلٹ جاؤ واپس تمہیں واسطہ ہے خُدا کا تمہیں واسطہ ہے مُجھے بخش دو بخش دو مُجھے....

ابو بکر طیات کو دیکھ رہا تھا.... اور اُسکے الفاظوں پر غور کرنے لگا....

"ماریہ یہاں کب آئی"..

اُسکے دماغ میں سوال گردش کرنے لگے وُہ سست روی سے چلتا باہر نکل گیا آج ایک بار پھر وہ ہارا تھا....

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ للعالمین نے درست فرمایا ہے...

"اللہ انسان کو اسی کے ہاتھوں توڑتا ہی جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتا ہو"..

ابو بکر کو آج ایک بار پھر توڑا گیا تھا طیات کے ہاتھوں.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امی میں شادی کی لیے تیار ہوں"...

طیات نے ناظمہ خاتون سے کہا..

"بیٹا میں محبت خوش ہو آپ نے میری بات مانی"...

"میں نے حماد کی آخری خواہش پوری کی ہے اگر آپ کہتی تو شاید کبھی نہیں"...

وُہ صاف گوئی سے بولی....

ناظمہ خاتون اُسکی صاف گوئی پر نرمی سے مسکرائی....

"بیٹا زندگی تصویر بھی ہی تقدیر بھی فرق تو صرف رنگوں کا ہے من چاہے رنگوں سے بنے تو تصویر اور انجانے رنگوں سے بنے تو تقدیر.....

میری دعا ہے تمہاری زندگی تقدیر ہو کیونکہ من چاہے رنگ جو ہوتے ہے ایک وقت تک اچھے لگتے ہیں ایک وقت تک ہی ساتھ رہتے ہیں پھر پھیکے پڑنے لگ جاتے ہیں پر یہ جو انجانے رنگ ہوتے ہیں نا اِن کے رنگوں سے آپ آشنا نہیں ہوتے تو موقع دینا

Copyright by Author

ضروری ہے اور مجھے پوری اُمید ہے حماد کا یہ فیصلہ آپکی زندگی میں خوشیوں کی بہار لے آئے گا مجھے پورا بھروسہ ہے....

اُنہوں نے ایک شناسا نام بھی لیا...

وُہ محض سر ہلا کر رہ گئی.....

ناظمہ خاتون پیار کرتی باہر چلی گئیں....

"تو راحیل وقت آگیا اب میں بھی تُم سے خود کو مکمل آزاد کرا لوں مگر صرف دُنیا کی نظر میں"....

طیات دِل میں بولی...

"میں اُس اِنسان کی ہر خواہش پوری کروں گی قرض ہے میری جان پر بہت بڑا جانتی ہوں یہ ساری عمر رہے گا مگر میں اُسکی روح کو کوئی تو خوشی دے سکوں گی"...

اُس نے بھی آنے کے لیے مچلتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا اور سونے کے لئے لیٹ گئی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کا دن بھی آگیا نکاح کے وقت جب اُسے امان لینے آیا تو وہ اُسکے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"بس میری جان اب تمھیں رونا نہیں ہے"...

امان نے اُسکے آنسو صاف کیے....

"بھائی"...

اُسکا گلہ رندھنے لگا تھا....

"بیٹا میں ملا ہوں اُس سے بہت اچھا ہے حماد نے بحیثیت بھائی ویسا ہی شخص تمہارے لیے پسند کیا ہے جیسا میں چاہتا تھا میری گڑیا کو ایسا جیون ساتھی ملے"....

امان نے اُسکے بکھرے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا...

"امان مولوی صاحب آگئے ہیں"...

نمرہ نے اطلاع دی...

طیات امان سے الگ ہوئی....

طیات نے نکاح کے تمام ایجاب و قبول کیے اور نکاح نامے پر دستخط کر دیے....

ہاتھوں میں لغزش تھی....

آنکھوں کے سامنے راحیل کا چہرہ....

"نئی زندگی کی ڈھیروں مُبارک باد گُڑیا"...

امان نے اُسکی سر پر پیار کرتے ہوئے سرشار لہجے میں کہا..

طیات بے خبر تھی جس شخص سے وُہ جڑ چُکی تھی وہ واقعی اُسکی زندگی میں خُدا کی رحمت بن کر آیا تھا ہر دُکھ اذیت ہر زخم پر پھاہار کھنے.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت بہت شکریہ بیٹا"...

ناظمہ خاتون نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو اُس وقت سرمئی رنگ کے شلوار قمیض اور اوپر کالے رنگ کی واسکٹ کے ساتھ واقعی بہت اچھا لگ رہا تھا....

"تائی امی"..

حماد نے اتنے مان کے ساتھ مُجھ سے کُچھ مانگا تھا بھلا میں اپنے بھائی کو کیسے منع کر دیتا....

وُہ اُنہیں خود سے لگائے کمرے سے باہر نکل گیا جہاں مولوی صاحب اُسکے منتظر تھے.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر وہاں رُکا نہیں تھا وہ ایک بار پھر اپنی آنکھوں کے سامنے اُسے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا پہلے وُہ جسمانی بے بس ہوا تھا آج کسی کے الفاظ اُسے باندھ گئے تھے.....

Copyright by Author

اُس نے گاڑی رُکتی دکھی اور راحیل کو دیکھا....

ابو بکر کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی منظر آگیا جب وہ چھین لے گیا تھا اُسے...

وُہ سرعت سے اُسکی گاڑی کی طرف بڑھا....

راحیل کے سر سے خون نکل رہا تھا گاڑی کی حالت بھی خراب تھی یقیناً اُسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا....

"کہاں جا رہے ہو"..

ابو بکر اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا....

"طیات کو روکنے وُہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی"...

راحیل کی تڑپ واضح تھی انداز سے...

"تُم کہی نہیں جاؤ گے"...

ابو بکر نے اُس زخمی انسان کو پیچھے دھکا دیا....

"ابو بکر میں ہاتھ جوڑتا ہو تیرے آگے مُجھے جانے دے وُہ صرف میری ہے طیات صرف میری ہے میں اُسے کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا"

راحیل ماہی بے آب کی طرح تڑپتے ہوئے بولا....

"میں نہیں جی پاؤں گا.....وُہ صرف میری ہے صرف اور صرف میری"...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ انگشت شہادت سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا....

"ہوش کرو راحیل وُہ اب کسی اور کی بیوی ہے وُہ تمہاری نہیں ہے اب"...

شش.....راحیل نے اُسے انگشت بہ لب ہونے کا اشارہ کیا....

" جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا وُہ کہتی تھی وہ مُجھ سے عشق کرتی ہے وُہ بھلا کسی اور سے شادی کیسے کر سکتی ہے نہیں تو جھوٹ بول رہا ہے..تو جھوٹ بول رہا ہے"...

راحیل ایک ایک قدم اٹھاتا پیچھے ہٹتا گیا اسکے چہرے پر وحشت تھی آنکھوں میں خوف کی تحریر تھی۔

وہ جیسے اپنے حال سے فرار چاہ رہا تھا۔۔ پیچھے ہٹتے ہٹتے اسکی پشت گاڑی سے جا لگی اسنے یکدم پلٹ کر گاڑی کی ونڈ اسکرین پر پوری قوت سے مکا رسید کیا۔

صاف شفاف شیشے پر کئی دراڑیں آ گئی ابو بکر کی اُسکی جانب پیٹھ تھی پھر ایک زوردار آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو راحیل دوبارہ اپنا ہاتھ شیشے پر مار چُکا تھا...

کانچ کے ٹکڑے کرچی کرچی ہو کر فرنٹ سیٹ پر بکھر گئے۔۔راحیل کے ہاتھ سے گرم گرم خون کی دھاریں بہہ چلی تھیں۔۔ یہ خود اذیتی کی حد تھی۔

"راحیل"...

ابو بکر چیخا...

ایک جست میں وہ اُس تک پہنچ گیا...

"مُجھے جانے دے میں جانتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکتی وُہ اپنی محبت سے بے وفائی نہیں کر سکتی"...

راحیل اُسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے پیروں میں گر گیا....

ابو بکر نے ترحم آمیز نظروں سے اپنے ماں جائے کو دیکھا مکافات عمل کی شروعات ہو چکی تھی جو شخص بندوق کی نوک پر اُسی سے طیات کو چھین لے گیا تھا آج اُسی کے قدموں میں پڑا تھا....

"یا اللہ"..

راحیل کے منہ سے درد بھری چیخ بلند ہوئی وُہ اپنے رب کو پُکار چُکا تھا....

****

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'چودھواں باب'

"اباحتی"

(وُہ شخص جو حرام حلال کا قائل ناہو)

"یااللہ"..

دِل میں ایک شدید درد اٹھا تھا کرب کی شدت اتنی تھی راحیل کے منہ سے درد بھری چیخ بُلند ہوئی وُہ اپنے رب کو پُکار چُکا تھا....

"راحیل تمہارے ہاتھوں سے بہت خون نکل رہا ہے بہت گہرا کٹ لگا ہے"...

ابوبکر اُسکے ہاتھ سے بہتے خون کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا...

"چھوڑ دور سنے دو اِسے میں نے زندگی میں ہر اِنسان کو صرف تکلیف ہی دی ہے مُجھے بھی اذیت محسوس کرنے دو یہ اُس درد کے سامنے کُچھ بھی نہیں جو میرے دِل میں ہے"...

راحیل ابوبکر کے ہاتھ جھٹکتا ہوا سڑک پر ہی بیٹھ گیا....

Copyright by Author

"راحیل آفتاب نے زندگی میں صرف اور صرف ایک ہی اِنسان سے محبت کی ہے"...

راحیل کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جماتا ہوا بولا....

"راحیل اُٹھو یہاں سے"...

ابو بکر نے اُسے کندھے سے پکڑ کر کھینچا تو وُہ بغیر کسی حیل و حجت کے اُٹھتا چلا گیا....

خون اب بھی رس رہا تھا....

راحیل کے قدم لڑکھڑائے اگر ابو بکر نے اگر بڑھ کر اُسے نہ سنبھالا ہوتا تو وہ منہ کے بل سڑک پر گرتا ....

"کس حال میں ہوں دیکھو"...

وُہ اپنے کندھے پر دھرے ابو بکر کے ہاتھوں کو دیکھتا ہوا بے بسی سے بولا...

اُسکی آواز میں ہمیشہ کی طرح کا کروفر کا نام و نشان تک نہ تھا وُہ تو کوئی الگ ہی راحیل تھا...

خون زیادہ بہنے کی وجہ سے اُس پر نقاہت طاری ہونے لگی تھی آنکھوں کے پپوٹے بھی بھاری ہونے لگے تھے....

ابو بکر اسے گاڑی کے ساتھ کھڑا کر کے سیٹ پر بکھرے شیشے ہٹانے لگا....

راحیل نے سُن ہوتے دِماغ کے باوجود خود پر کسی کی نظروں کی حدت محسوس کرلی

Copyright by Author

تھی راحیل نے نظریں اُٹھا کر دیکھا تھا کھڑکی کے ساتھ جو کوئی بھی کھڑا تھا سرعت سے پیچھے ہٹا تھا مگر اُسکی کی تیز نظروں نے لمحے کے ہزارویں حصے میں اسے پہچان لیا اور اُسکی اذیت دوچند ہو چلی...

آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی بری طرح سے روح جھلسنے لگی تھی گویا وہ آگ کے دریا میں غوطہ زن ہو...

دم سادھے راحیل کی جنونی حالت کو دیکھتی

طیات کے دِل میں ہوک سی اُٹھی تھی چوٹ راحیل کو لگی تھی مگر درد تو اُسے بھی ہو رہا تھا شدید درد...

کیونکہ اب ایک یہی رشتہ تو اُسے اور راحیل کو جوڑتا تھا درد کا....

گاڑی چلنے کی آواز آئی تو اُس نے ذرا دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھا تو گاڑی جا رہی تھی

طیات آکر شیشے کے سامنے بیٹھ گئی اور خود کا ہی چہرہ مسلسل تکنے لگی...

بھری ہوئی آنکھیں سے پانی پھیل پھیل رہا تھا....

"میں ساری عمر تمہارے لیے ہی تیار ہونے کے خواب دیکھتی تھی راحیل مگر آج صرف تمہاری وجہ سے میں پھر سے سجائی گئی ہوں کسی اور مرد کے لیے اور یہ میرے لیے صرف اور صرف اذیت ہے کیونکہ تُم نے مجھے چھوڑا

ہے میں تو کبھی تُم سے الگ ہو ہی نہ پائی تھی ہ کبھی ہو سکوں گی اپنے بارے میں اتنا تو جانتی ہوں...

"میرے کردار کی پستی یہ ہے کہ میں کسی اور کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی تُم سے اپنی محبت اپنے عشق کا یقین خود کو کروا رہی ہوں"...

طیات نے چہرے کو صاف کرتے ہوئے خود سے کہا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"عامر بات سنو"...

امان نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے عامر کو روکتے ہوئے کہا...

"جی"...

عامر اُس کی طرف مڑ گیا...

"مُجھے تُم سے بات کرنی ہے"...

امان تمہید باندھنے لگا دراصل وُہ ہچکچا رہا تھا...

"بولو امان میں سُن رہا ہوں"...

عامر ہاتھ باندھ کر پُر سکون انداز میں بولا...

"میں جو کہنے جا رہا ہوں وہ شاید تمہیں بُرا بھی لگے یا شاید تھوڑا عجیب بھی مگر میں پھر بھی کہنا چاہوں گا"...

امان بولتے بولتے چُپ ہوا...

"تمھیں جو بھی بات کہنی ہے بلا جھجک کہو"..

عامر نے اُس کے کندھے کو تسلی دینے والے انداز میں تھپکا....

"میں بس تُم سے ایک وعدہ چاہتا ہوں"...

امان نے نرمی سے کہا...

کُچھ توقف کے بعد وُہ دوبارہ بولا...

"عامر تُم سے طیات کے بارے میں کچھ بھی نہیں چھپایا نہ حماد نے اور نہ ہی میں نے تم اُسکی زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہو...

میری بہن نے بہت چھوٹی عُمر میں بہت بڑے بڑے دُکھ دیکھے ہیں مگر اُس نے کبھی بھی کُچھ بھی مُجھے پتا نہیں چلنے دیا چُپ چاپ خاموشی سے سب برداشت کرتی چلی گئی اور اِس سب میں سے تکلیف دہ بات تمہیں پتا ہے کیا ہے...

سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جب وُہ مُجھ سے کہتی ہے کہ "وُہ بڑی ہوگئی ہے" جب جب وہ یہ الفاظ بولتی ہے نہ میرا دِل کٹ جاتا ہے...

میں نے اُسے بہت پیار محبت سے پالا ہے بہت لاڈ سے ایک حسین دلفریب کھلا کھلا سا پھول مگر کہتے ہے ناکسی بھی پھول کو کھلنے کے لیے شاداب اور زندہ رہنے کے لیے ہوا پانی کے ساتھ ساتھ وقت اور توجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے میری گُڑیا جب اپنی جڑیں چھوڑ کر جب دوسری جگہ اپنی جڑیں بسانے گئی تو وُہ زمین بنجر اور زہریلی نکلی ہر روز اُس زہریلی زمین کا زہر میرے شاداب پھول کو مرجھانے لگا میری بچی اپنا آپ کھونے لگی...

اور سب سے زیادہ اذیت کی بات یہ ہے کہ اُس نے کبھی مجھے اپنی افسردگی اپنی ویرانی محسوس نہیں ہونے دی"...

امان کی آنکھوں میں آنسو تھے جو وقفے وقفے سے اُسکے گال بھگو رہے تھے...

عامر سپاٹ چہرے کے ساتھ اُسے دیکھ رہا تھا...

"میں تُم سے وعدہ چاہتا ہوں کہ تُم اُسکی زندگی کے دوسرے راحیل نہیں بنو گے تُم ایسے اِنسان نہیں بنو گے اُس کی زندگی میں جس کی وجہ سے اُسے دوبارہ مُجھ سے جھوٹ بولنے پڑیں مُجھ سے باتیں چھپانے کی ضرورت پیش آئے اپنے ظاہر کو فریب کا لبادہ پہنانا پڑے اپنے باطن کو چھپانے کی ضرورت پیش آئے...

تُم مُجھے میری گُڑیا واپس لوٹاؤ گے دِل سے ہنستی دِل سے مسکراتی حقیقی خوشی سے

Copyright by Author

جگمگاتا چہرہ تُم اُسے اُس کی معصومیت لوٹاؤ گے تُم مُجھے طیات حیدر.. امان حیدر کی گُڑیا واپس لوٹاؤ گے اُس کی زندگی خوشیوں سے بھر دو گے حقیقی خوشیوں سے اُسکی قدر کرو گے اسے اُس کی کھوئی ہوئی ذات اُسکا زندگی سے ٹوٹا اعتبار واپس لوٹاؤ گے.... بس مُجھے طیات کی کھنکتی ہنسی لوٹا دو میرے کان اُسکی ہنسی سننے کے لئے ترس گئے ہیں"...

امان نے عامر کے آگے ہاتھ جوڑ دیے....

سچ میں بیٹیوں کے باپ بہنوں کے بھائی کس قدر مجبور اور بے بس ہوتے ہیں...

عامر نے نرمی سے اُسکے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھولا اور اُسکے گلے لگ گیا....

"میں وعدہ کرتا ہوں میں طیات کو واپس لاؤں گا تمہاری طیات کو واپس لاؤں گا اپنی ہر مُمکن کوشش کروں گا... اب وُہ میری ذمے داری ہے میں اپنی ذمے داری ضرور نبھاؤں گا"...

عامر متانت سے بولا اُسکا لہجہ اِس بات کی واضح غماز تھا کہ اُسکی رگوں میں بھی اُسی خاندان کا خون دوڑ رہا تھا جو حماد کی رگوں میں دوڑتا تھا... اُسکے انداز میں پختگی تھی....

"امان بات سُنیں"...

نمرہ نے امان کے پاس آ کر کہا...

عامر کی موجودگی پر وُہ چُپ ہو گئی...

"آپ دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں ہمیشہ خوش رہیں"....

عامر نے دِل سے کہا....

وُہ مطمئن تھا بروقت پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے دو محبت کرنا والے مِل گئے تھے...

"تمہاری ہی وجہ سے ہے آج ہم دونوں بھی ساتھ ہے ورنہ میرے سسر نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"..

امان ہنستے ہوئے بولا...

جبکہ نمرہ نے اُسے گھوری سے نوازا...

"اچھا میں چلتا ہوں مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں نکاح کے لیے"...

عامر نے امان کو دیکھتے ہوئے کہا...

"میں بھی چلتا ہوں"..

امان بھی اس کے ساتھ چل دیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولوی صاحب نکاح شروع کریں"...

امان نے عامر کے بیٹھنے کا بعد کہا...

"عامر تبریز ولد تبریز منیب آپکا نکاح طیات حیدر بنت حیدر احمد کے ساتھ بااوسط ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے"...

"قبول ہے"...

عامر نے نرمی سے کہا....

"عامر تبریز ولد تبریز منیب آپکا نکاح طیات حیدر بنت حیدر احمد کے ساتھ بااوسط ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے"...

"قبول ہے"...

اطمینان میں کوئی کمی نہیں...

"عامر تبریز ولد تبریز منیب آپکا نکاح طیات حیدر بنت حیدر احمد کے ساتھ بااوسط ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طے کیا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے"...

"قبول ہے"...

اُس نے مکمل حلف اُٹھالیا تھا طیات کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا بخوشی بغیر کسی زور زبردستی کے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایاز نے آفتاب کی موت بعد آج ایک بار پھر پاکستان کی سرزمین پر اپنا قدم رکھا تھا.... آفتاب نجانے کس طرح اُس تک پہنچا تھا اُسے نہیں پتا چلا تھا مگر اُس نے ایاز کو ڈھونڈھ لیا تھا اور بے حد اصرار پر وُہ پاکستان بھی آگیا تھا....

انعم کی موت کا اُسے حقیقی دُکھ ہوا تھا وہ جو بھی تھی جیسی بھی تھی اُسکی پہلی محبت تھی..۱۰ سال پہلے جو سچ اُسے آفتاب نے بتایا تھا انعم کی بیوفائی کا اُس سے وُہ واقف تھا کیونکہ گناہ کا حصے دار وُہ بھی تھا مگر وُہ ابو بکر سے نابلد تھا کہ اسکے اور انعم کے درمیان قائم ہوئے حرام تعلقات کی ایک نشانی اِس دُنیا میں سانسیں لے رہی ہیں....

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے وقت اُسکی آنکھیں کے سامنے کئی مناظر آرکے تھے ایئرپورٹس سے کتنا خاص رشتہ رہا تھا اُسکا وہ خوشی خوشی یہاں سے گیا بھی تھا اور اذیت میں واپس بھی آیا تھا آج بھی اسے واپس لانے والی کشش اپنے خون کی تھی....

"آیئے سر"...

ایئرپورٹ کے باہر کھڑا ڈرائیور اُسکے ہاتھ سے سامان لینے آگے بڑھا...

"وُہ لگیج دے کر خود گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا....

جانے پہچانے راستے پیچھے چھوٹتے منظر اُسے 10 سال پہلی کی اُس شام میں لے گئے

جب وُہ آخری بار کراچی آیا تھا....

اُس نے آنکھیں موند لی گھر کافی دور تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تو نے میرا پتا کیسا لگایا"...

ایاز نے آفتاب سے پوچھا....

"جیسے بھی لگا لیا مُجھے یہ بتا تو اچانک بنا کُچھ کہے کُچھ بھی بتائے بغیر کیوں چلا گیا تھا مُجھے

جب اپنے دوست کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب میرے پاس کوئی بھی نہیں تھا

میں بِلکُل اکیلا رہ گیا تھا"...

آفتاب نے اُسکے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے شکوہ کیا..

"بس کُچھ مسئلہ ہو گیا تھا مُجھے راتوں رات یہاں سے جانے پڑا "...

ایاز وُہ رات یاد کرتے ہوئے بولا....

"واپس جا کر بھی کوئی تعلق نہیں کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں"...

"اچھا نا یار یہ بات چھوڑ اب تو آگیا ہوں نا"...

ایاز اُسکی بات کاٹ کر بولا...

"اگر میں اتنا اصرار نہ کرتا اور اپنی بیماری کے متعلق نہ بتاتا تو تب بھی نہ آتا"...

آفتاب نے تمسخر اڑانے والے انداز میں کہا...

آفتاب نے جو کہا تھا اُس میں کُچھ غلط بھی نہیں تھا اُسکے سب بھول کر واپس آنے کی وجہ آفتاب کی بیماری ہی تھی وُہ اُسکا جگری تھا جو بھی ہوا اُس میں سب سے زیادہ بے قصور ابو بکر اور آفتاب ہی تو تھے....

آفتاب کو جگر کا کینسر تھا لاسٹ اسٹیج پر....

انعم کی موت کی خبر سے اُسے شدید صدمہ پہنچا تھا وُہ جیسی بھی تھی مگر اُسکی پہلی محبت تھی وُہ جیسی بھی تھی مگر انعم وُہ لڑکی تھی جسے اُس نے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہا تھا اور لاحاصل چیزوں کا ملال تاعمر رہتا ہے...

"تُم ایک عورت کی بیوفائی پر زندگی سے نا امید ہو گئے خود کو اندھیروں کے حوالے کر دیا دیکھو آج کہاں ہو تُم"...

ایاز دُکھ سے بولا اُسے حقیقتاً آفتاب کی حالت کا بہت دُکھ تھا...

"ایاز وُہ صرف ایک عورت نہیں تھی میری محبت تھی جسے میں نے بہت شدت سے چاہا تھا زندگی کی ہر خوشی دینے کی کوشش کی ہر آسائش اور میں اپنی زندگی سے بہت مطمئن تھا بھلے میں اور انعم زیادہ وقت ساتھ نہیں گزار پاتے تھے مگر میرے لیے یہ

کافی تھا وہ صرف میری ہے....

مگر مجھے اب تک یہ احساس اذیت دیتا ہے وُہ میری نہیں تھی وُہ میری بیوی تھی مگر اُس نے خود کو میری ذات تک محدود نہیں رکھا اُسکا شرعی تعلق تو صرف میرے سے تھا پھر وُہ کیسے کسی اور مرد کے ساتھ.... جب اس دن میں اُسے طلاق کے الفاظ کہہ کر گھر سے نکلا تھا نہ مُجھے احساس ہوا میں نے بہت جلد بازی کر دی بہت زیادہ مُجھے اُس سے بات کرنی چاہیے تھی اُسے سننا چاہئے تھا.... میں نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے تھے مگر جب میں گھر پہنچا تو انعم تو تھی مگر وُہ ہو کر بھی نہیں تھی اُسکا جسم تھا صرف روح نکل چکی تھی... ایاز مجھے لگتا سب سے زیادہ درد اور تکلیف سے میں تب گزرا تھا جب مُجھ پر انعم کی بیوفائی کا انکشاف ہوا تھا...

مگر میں اُس دن غلط ثابت ہوا جس دن میں نے اُسکا بے جان چہرہ دیکھا جس دن میں نے اپنی انعم کو کفن میں دیکھا تھا جس دن میں نے اُسے دفن ہوتے دیکھا مُجھے اُس دن ہوا تھا شدید درد بہت دیر سے پتا چلا تھا کہ وہ میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے...

وُہ صرف ایک عورت نہیں تھی وُہ میرے بچوں کی ماں تھی اُس نے مُجھے میری جینے کی 3 خوبصورت وجہ دی ہے...

جس میں سے ایک انسان کو میں کھو چکا ہوں اور دیکھ سب سے زیادہ محبت بھی اُسی سے

کرتا ہوں اپنے بچوں میں وُہ بھلے میرا خون نہیں تھا اُسکا مُجھ سے کوئی تعلق نہیں تھا"....

اِن الفاظ پر ایاز چونکا تھا...

"مگر وُہ مُجھے راحیل اقراء سے بھی زیادہ عزیز تھا میرا "capri" آج بھی دو نیلی معصوم پُر شکوہ آنکھیں مجھے رات رات بھر سونے نہیں دیتی وُہ آنکھیں مُجھ سے سوال کرتی ہیں پورے قصے میں اُسکی کیا غلطی تھی ...

میں اُسے کبھی نہیں بھول سکتا میں ابو بکر سے بہت محبت کرتا تھا کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا...

میں چاہ کر بھی اُس سے نفرت کر ہی نہیں پایا

یہ وجہ ہیں میری بربادی کی میرے اِس حال کی میں چاہتا تھا اپنے اندر کا درد اپنے احساسات باہر نکالوں مُجھے گھٹن محسوس ہوتی ہے اور یہ مُجھے مرنے کے بعد بھی اذیت دیتی رہے گی"....

۴۴ سالہ آفتاب کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح ایاز کے آگے بیٹھا اپنے ہارنے کی داستان سُنا رہا تھا.... اُسکے اندر سالوں کے اضطراب سالوں کی اذیت میں کمی آئی تھی.....

Copyright by Author

ایاز کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا....

"ابو بکر کون ہے؟"...

"ایاز مجھے بس ایک بار اُس انسان سے ملنا ہے جس کی وجہ سے انعم نے میرے ساتھ...میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا شدید نفرت ہے مجھے اس سے"...

آفتاب کے بولنے کے انداز سے بھی نفرت صاف ظاہر تھی...

ایاز کو محسوس ہوا وُہ آگ میں گھرا ہو وُہ کیسے آفتاب کے دِل اپنے لیے نفرت برداشت کر سکتا تھا اُسکا جگری دوست اُسکا بھائی...

"بہت نفرت کرتے ہو اُس اِنسان سے"...

ایاز نے رُخ موڑ کر اُٹھتے ہوئے کہا اور کھڑکی کے ساتھ جا کھڑا ہوا...

"شدید نفرت"...

آفتاب نے دو لفظی جواب دیا اور وُہ دو لفظی جواب ایاز کے دل کو ٹکڑوں نے کاٹ دینے کے لیے کافی تھے...

"ابو بکر اُس ہی اِنسان کی اولاد ہے؟"....

ایاز نے تصدیق چاہی....

"ہاں"...

آواز سرد تھی...

"کہاں ہے وُہ"..

وُہ کھڑکی سے باہر دِکھتی خالی سڑک کو تکتے ہوئے بولا....

آفتاب نے اُسے ابو بکر کی گمشدگی کے متعلق بتادیا...

"تُم نے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی اُسے"...

ایاز مسلسل اپنی اذیت چھپائے لب بھینچے کھڑا تھا....

"بہت کوشش کی بہت مگر وُہ نیلی آنکھیں اب شاید مُجھے نہیں دیکھنا چاہتی میں نے اُسکے ساتھ بہت بُرا کیا"...

آفتاب نے دُکھ سے کہا....

"کوئی تصویر ہے اُسکی تمہارے پاس"..

ایاز دوبارہ اُسکے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا...

اب کی بار آفتاب چونکا تھا اُسکا بھیگا چہرہ دیکھ کر...

"ہاں"...

آفتاب نے اپنے والٹ کو کھول کر اُسکے سامنے کیا جس میں اُسکی انعم اور راحیل اقراء اور ابو بکر کی "ہیپی فیملی" کی تصویر تھی...

"یہ ہے میرا کیپری"...

اُس نے سب سے چھوٹے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو آفتاب کے گال پر پیار کر رہا تھا جسے بھرپور مہارت کے ساتھ کیپچر کیا گیا تھا....

"یہ ہے میرا..."capri"

آفتاب نے سائڈ دراز سے البم نکال کر اُسے تھمایا...

جس میں صرف اور صرف اُسکی اور ابو بکر کے تصویریں تھیں اُن تصویروں کو دیکھ کر کوئی بھی با آسانی باپ بیٹے کی محبت کا اندازہ لگا سکتا تھا....

ایاز کے نظریں ابو بکر کی نیلی آنکھوں میں کھو گئی اُسے بھی وُہ آنکھیں سوال کرتی محسوس ہوئیں...

وُہ اُسکی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر چلایا.....

"مار دے آفتاب تیرا گنہگار تیرے سامنے ہے مار دے مجھے"..

وُہ تصویر کو مزید مضبوطی سے خود سے لگاتے ہوئے بولا گویا وُہ ابو بکر ہی ہو...

آفتاب صم بکم کی سی حالت میں بیٹھا تھا....

"میں ہی وُہ گنہگار اِنسان ہوں میں ہوں آفتاب ابو بکر کا باپ"...

ایاز نے تصویر کو دیوانہ وار چومتے ہوئے کہا...

"کیا کہہ رہا ہے تو"..

آفتاب کو یقین نہ آیا تھا...

"مُجھے مار دے آفتاب میں بزدل تھا میں نے گناہ کیا اور پھر میں بھاگ گیا کیونکہ میں تُجھ سے نظریں نہیں ملا سکتا تھا مگر خُدا کی قسم مجھے نہیں پتا تھا انعم شادی شدہ ہے مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ انعم آفتاب ہے میں نہیں جانتا تھا اُس نے مُجھ سے چھپایا تھا مگر میں پھر بھی گنہگار میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میں نے گزرا ہوا ہر سال ہر مہینہ ہر دن ہر گھنٹہ ہر منٹ ہر سیکنڈ ہر ایک لمحہ اذیت میں گزارا ہے آفتاب میں کبھی خوش نہیں رہ سکا کیونکہ میں بھی گنہگار ہوں میں بھی برابر کا شریک تھا میری اِس بات سے لاعلمی کے وُہ شادی شدہ ہے یہ نہیں میرے گناہ "زنا" کو نہیں چھپا سکتا میں نے گناہ کیا ہے جو بہت بڑا ہے میں حرام حلال کے اُس فرق کو بھُلا بیٹھا تھا جو اللہ نے مقرر کیا ہے میں اباحتی" بن گیا حرام حلال کا قائل نہیں رہا میرا گناہ سچ میں بہت بڑا ہے میں اپنے رب کے حضور روز معافی مانگتا ہوں مگر مجھے آج تک معافی نہیں مِل سکی میں کل بھی اذیت میں

تھامیں آج بھی اذیت میں ہوں احساس جرم مُجھے روز مارتا ہے مگر مجھے سکون نہیں مِلتا میں اصل گنہگار تو اِس معصوم کا ہوں میں تیرا گنہگار ہوں مُجھے معاف کر دے... مجھے کر دے"..

ایاز کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی اُس نے آگے بڑھ کر آفتاب کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور قدموں میں گرتا چلا گیا...

آفتاب نے کُچھ نہیں کہا اُسکے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا آنکھیں بھاری ہونے لگی تھیں وُہ اپنے کمرے میں چلا گیا....

"مجھے معاف کرتا جا آفتاب ورنہ میں تڑپتا رہوں گا مُجھے میرے ضمیر کے عذاب سے آزاد کر جا.... آفتاب رُک جا تُجھے خُدا کا واسطہ مُجھے معاف کر دے "...

وُہ بلکتے ہوئے اُس جگہ پر اپنا ماتھا رگڑتے ہوئے بولا جہاں کُچھ دیر پہلے آفتاب کھڑا تھا....

"مُجھے معاف کر دے یا رب مجھے معاف کر دے مُجھے آزاد کر دے"...

وُہ مسلسل اپنا ماتھا رگڑتے ہوئے بولا....

"مُجھ سے بھی سوال کرنے لگی ہے یہ آنکھیں مُجھے ڈر لگتا ہے اُس وقت سے جب روز محشر یہ میرا گریبان پکڑ کر مُجھ سے سوال کرے گا... میرے پاس نہ تب کُچھ ہو گا کہنے

کو نہ اب ہے کُچھ کہنے کو... میں کس کس گناہ کی معافی مانگوں میری غلطیوں کی سزا میرے بچے کو بھگتنا پڑ رہی ہے.... جانے وہ کہاں ہو گا"...

ایاز نے ابو بکر کی تصویر کو خود سے چمٹائے با آواز بلند کہا...

گاڑی کے بریک لگنے کا باعث ایاز حال میں لوٹ آیا آنکھوں کے کونے صاف کیے اور گاڑی سے اُتر کر رہائشی عمارت کے اندر چل دیا.....

"عجب زمین ہے عبرت سرائے ہستی کی
ریاض کاٹے ہیں پچھتاوے خواہشیں بو کر"
"تمہیں کیوں کر بتائیں زندگی کو کیا سمجھتے ہیں
سمجھ لو سانس لینا خود کشی کرنا سمجھتے ہیں
کہاں کا وصل تنہائی نے شاید بھیس بدلا ہے
ترے دم بھر کے مل جانے کو ہم بھی کیا سمجھتے ہیں
کہیں ہوں تیرے دیوانے ٹھہر جائیں تو زنداں ہے
جدھر کو منھ اٹھا کے چل پڑے صحرا سمجھتے ہیں
بھلا دیں ایک مدت کی جفائیں اس نے یہ کہہ کر
تجھے اپنا سمجھتے تھے تجھے اپنا سمجھتے ہیں

Copyright by Author

فراق اس گردشِ ایام سے کب کام نکلا ہے

سحر ہونے کو بھی ہم رات کٹ جانا سمجھتے ہیں"....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یا اللہ"..

"گڑیا رُخصت ہونے کے وقت آ گیا ہے"...

امان نے اُسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا...

"بھائی"..

طیات نے اُسکے کندھے سے سر ٹکا دیا...

امان نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا اور سر پر ہاتھ پھیرنے لگا...

"طیات تمہیں یاد نہیں ہو گا مگر مُجھے آج بھی یاد ہے جب تُم بہت چھوٹی تھی میں سارا دن بس تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہتا تھا تو اکثر امی اور ابو دونوں بولتے تھے...

"باؤلا ہو گیا ہے جب دیکھو بہن کے آگے پیچھے گھومتا پھر تا رہتا ہے پتا نہیں جب یہ بڑی ہو جائے گی اور شادی کر کے رخصت ہو جائے گی تب کیا حال ہو گا....وُہ مجھے کہتی تھیں تُم نے ایک دن مُجھ سے دور چلے جانا ہے...

میں اُس دن بہت رویا تھا بہت بری طرح امی نے بہت کہا پھر بہن نہیں جائے گی مگر

میرے دماغ میں یہ بات گھر کر گئی تمہیں چلے جانا ہے ایک دن"...

امان ایک جذب کے عالم میں بول رہا تھا طیات اُسکی آنکھوں میں دیکھ سکتی تھی اُسکا بھائی آج خوش بھی تھا اور اُداس بھی...

"پھر جب امی ابو ہمیں چھوڑ کر چلے گئے تو میں نے سوچ لیا تھا میں اپنی اِس اینجل کو بہت پیار دوں گا"...

وُہ طیات کی سرخ ہوتی ناک دبا کی بولا...

اُسے آج روتے ہوئے ایک دم سے ہنستی طیات بہت اچھی لگ رہی تھی...

"مُجھے پتا تھا تُم چلی جاؤں گا مگر میں نے یہ تہیہ کر لیا تھا تُم جتنا عرصہ بھی میرے پاس ہو میں تمہیں بے تحاشا محبت دوں گا بلکل ایک باپ کی طرح تمہیں سنبھالوں گا ایک بھائی کی طرح تمہاری حفاظت کروں گا ایک دوست کی طرح تمہاری ساری باتیں سنوں گا.. تُم میرا غرور ہو تُم اور ایان میری اولادیں ہو"...

امان نے طیات کے سر پر بوسّہ دیا...

"بھائی آپ نے سب ذمے داریاں نبھائی ہیں ہمیں آپ پر فخر ہے"...

آواز ایان کی تھی وُہ بھی آکر اُن دونوں کے گلے لگ گیا....

Copyright by Author

"اور تُم میری پہلی اولاد ہو شیطان"...

طیات ایان کو خود سے لگاتے ہوئے بولی...

"آپی میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں آپ نہیں جانتیں مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی جب آپکے ساتھ...اور وہ اِنسان ہماری آنکھوں کے سامنے سے آپکو لے گیا تھا اور ہم میں سے کوئی کُچھ بھی نہیں کر پایا تھا"...

ایان اپنی مٹھیاں بھینچ کر بولا...

وُہ دونوں آج پہلی بار اُسے غصّے میں دیکھ رہے تھے....

"اُس منحوس اِنسان کا یہاں ذکر مت کرو ایان"...

امان نے طیات کے بدلتے تاثرات دیکھ کر ایان کو تنبیہ کی..

"بھائی اگر حماد ہوتا تو کتنا خوش ہوتا اُسکی بھی تو یہی خواہش تھی وُہ مجھے زندگی میں آگّے بڑھتا دیکھنا چاہتا تھا... مُجھ سے کہتا تھا مجھے پہلے والی طیات واپس چاہئے جیسا کے اُسے ایان نے بتایا تھا...بہت فکر کرتا تھا وُہ میری"...

طیات کہتے کہتے چُپ ہوئی...

"بھائی آج بھی جب میں آنکھیں بند کرتی ہوں نا میری آنکھوں کے سامنے وہ دردناک منظر آجاتا ہے میری وجہ سے ہوا یہ سب یہ احساس مجھے ہمیشہ اذیت دیتا

رہے گا"...

طیات نے روتے ہوئے کہا...

"اگر وہ یہاں ہوتا تو کم از کم تُمھیں اس حال میں بِلکُل نہیں دیکھنا چاہتا ہو گا۔ تمھارے آنسو اُس کی روح کو تکلیف دے رہے ہو گے"...

امان اُسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا...

کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے طیات بھی کُچھ پُر سکون ہو گئی تھی...

"چلیں"

امان نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا...

"چلو ملازم میرا دوسرا ہاتھ تُم پکڑو ہم اپنے بھائی جان کے ساتھ جا رہے ہیں"..

طیات نے اپنا دوسرا ہاتھ ایان کے سامنے کیا...

"جو حکم شہزادی صاحبہ کا"

وُہ اُسکا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتا ہوا بولا....

پھر تینوں ایک ساتھ ہنس دیے....

"بھائی ایک منٹ میں اقراء سے ملنا چاہتی ہوں"..

طیات نے اقراء کے کمرے کے باہر رُکتے ہوئے کہا...

"السلامُ علیکم اقراء"....

طیات نے قرآن پڑھتی اقراء کو سلام کیا....

اقراء قرآن پاک بند کر کے اُسکی طرف متوجہ ہوئی...

"وعلیکم سلام... کھڑی کیوں ہو بیٹھو نا"...

اقراء نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ ہی بٹھالیا...

"بہت پیاری لگ رہی ہو ماشااللہ"...

وُہ محبت بھرے لہجے میں بولی...

"اللہ نصیب اچھے کرے تمہیں زندگی کی ہر خوشی ملے ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو اب کوئی دُکھ تمہیں چھو کر بھی نہ گزرے"...

اقراء نے دِل سے دعا دی...

"اپنا بہت خیال رکھیے گا اور میرے آنے والے بھتیجے یا بھتیجی کا بھی"..

وُہ اقراء سے گلے ملتی ہوئے بولی...

"اللہ حافظ.. مِلنے آتی رہوں گی میں آپ سے"...

طیات نے اُس سے الگ ہوتے ہوئے کہا...

"خدا حافظ"...

اقراء نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

طیات کمرے سے باہر آگئی جہاں امان ایان اُسکے منتظر تھے..

"چلیں پرنسز...بھائی جان تھک گئے کھڑے کھڑے"

اب کی بار امان نے چھیڑا...

وُہ امان کے کندھے پر مُکا مارتی اُس کا اور ایان کا ہاتھ پکڑے چل دی....

رخصتی کے وقت جب وہ ناظمہ خاتون سے گلے ملی تو طیات کے منہ سے پھر حماد کا نام نکلا ناظمہ خاتون اُسے خود سے لگائے تسلی دیتے ہوئے گاڑی تک لے آئیں جب کہ وُہ خود بھی غمزدہ تھیں...

"میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا عامر ورنہ نزہت سے خوب کان کھنچواؤں گی میں تمہارے"..

ناظمہ خاتون ماحول بدلنے کی خاطر بولی...

"آپکو شکایت کا موقع نہیں دونگا تائی امی"..

وُہ اپنے سنجیدہ لہجے میں بولا.....

"مجھے تُم سے یہی اُمید ہے...ہمیشہ خوش رہو دونوں"...

اُنہوں نے عامر اور طیات کو ساتھ لگا کر دعا دی...

امان اُس وقت بھی ہزار خوف اور وسوسوں میں گھرا ہوا تھا مگر پھر بھی وہ طیات کیلئے ہونٹوں پر مسکراہٹوں کے پھول سجائے ہوئے تھا... تاکہ طیات کو اُس کی اُداسی اور خدشات کا علم نہ ہو اور دوسری طرف فرض کی ادائیگی کی خوشی تھی۔ اُس نے بہت نازنخروں سے اپنی بہن کو پالا تھا۔

لیکن رخصتی کے وقت بیٹی کو اپنے ناز نخرے چھوڑ کر اپنے سسرال جانا پڑتا ہے۔ کہنا آسان ہے مگر یقین جانیے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو چھوڑنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ہر لڑکی رخصتی کے وقت دوہرے جذبات سے گزرتی ہے۔

رخصتی سے قبل نازک سی والدین کی پری ہزار غلطیوں کے باوجود بھی والدین کی آنکھ کا تارہ رہتی ہے جبکہ رخصتی کے بعد وہ بیوی، بھابھی اور بہو کے رشتے میں بندھ جاتی ہے۔ جہاں قدم قدم پر اُس کو اپنے رشتے کے خلوص اور پیار کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔

یہی وہ واضح فرق ہے جو بابل اور سسرال کا ہوتا ہے۔

یونہی نہیں کہا جاتا کہ آرام وسکون تو صرف والدین کے گھر میسر ہوتا ہے۔

طیات گاڑی میں بیٹھ گئی عامر نے گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پر دوڑادی.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابوبکر چاہ کر بھی راحیل کو اُسکے گھر چھوڑ کر واپس نہیں جاسکا وُہ نہیں سمجھ پارہا تھا اُسکے دِل میں راحیل کے لیے اتنی ہمدردی کیسے آگئی مگر وُہ سخت تذبذب کا شکار تھا....

کسی چیز کے گرنے کی آواز پر وُہ یکدم چونکا تھا اُس نے دیکھا تو راحیل اُٹھ چُکا تھا اور وُہ کُچھ ڈھونڈھ رہا تھا...

"کیا ڈھونڈھ رہے ہو"...

"تُم یہاں کیا کر رہے ہو"...

راحیل سرد لہجے میں بولا....

"مُجھے بتاؤ تم کیا ڈھونڈھ رہے ہو"...

ابوبکر نے بھی سختی سے کہا...

"نیند کی گولیاں"...

راحیل کا لہجہ پھر ہارا ہوا تھا...

"اُسکی ضرورت نہیں پڑے گی تُم آنکھیں بند کرو تمہیں نیند آجائے گی"..

ابوبکر دوبارہ سختی سے بولا....

راحیل تابعداری سے اُسکی بات مانتا دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا...

ابھی کُچھ دیر ہی گزری تھی وہ ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا....

"کیا ہوا"...

"نہیں آ رہی نیند نہیں آ رہی"...

راحیل کانپتے ہوئے بولا....

راحیل کی حالت خراب ہونے لگی تھی...

"راحیل کیا ہو رہا ہے تمہیں سانس لو"..

"نیند نہیں آئی گی مُجھے آج کی رات"..

راحیل کو پتا بھی نہیں چلا مگر اُسکے آنسو بہہ رہے تھے..

"کیوں آج کی رات کیا ہے ایسا..؟؟"

ابوبکر کو سمجھ نہ آیا...

راحیل دوبارہ لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر کے بولا...

"آج کی رات وُہ کسی اور کے ساتھ ہے اور یہ رات میری لیے قیامت کی رات ہے وُہ کسی اور"....

اُس سے مزید نہ بولا گیا راحیل سسکنے لگا.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

✶✶✶✶✶✶✶

محبت ہے اذیت ہے ہجوم یاس و حسرت ہے

جوانی اور اتنی دکھ بھری کیسی قیامت ہے

وہ ماضی جو ہے اک مجموعہ اشکوں اور آہوں کا

نہ جانے مجھ کو اس ماضی سے کیوں اتنی محبت ہے

لب دریا مجھے لہروں سے یوں ہی چہل کرنے دو

کہ اب دل کو اسی اک شغل بے معنی میں راحت ہے

ترا افسانہ اے افسانہ خواں رنگیں سہی ممکن

مجھے روداد عشرت سن کے رو دینے کی عادت ہے

کوئی روئے تو میں بے وجہ خود بھی رونے لگتا ہوں

اب اخترؔ چاہے تم کچھ بھی کہو یہ میری فطرت ہے"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج کی رات وُہ کسی اور کے ساتھ ہے اور یہ رات میری لیے قیامت کی رات ہے وُہ کسی اور"....

راحیل سے مزید نا بولا گیا وُہ سسکنے لگا.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"یہ قیامت تمہاری ہی منتخب کردہ ہے راحیل"..

ابو بکر نے آہستہ سے کہا...

راحیل نے بے چینی سے پہلو بدلا...

"نفرتیں پالنے والے لوگ بہت کمزور ہوتے ہیں کیونکہ اُن میں محبت نبھانے کی سکت نہیں ہوتی...اپنی ذات سے وُہ بس ہر کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک وقت تک اُن کی رسی دراز کرتا ہے وقت دیتا ہے سنبھل جانے کے لیے مگر پھر وُہ رسی دراز کرتے کرتے رسی کو یکدم کھینچ لیتا ہے اور وُہ رسی ہمارے گلے میں پھانسی کے پھندے کی مانند اٹکنے لگتی ہیں ہم اُس سے جان چھڑانے کے لیے جتنی کوششیں مرضی کرلیں ہم نکل نہیں پاتے کیونکہ اُس کی پکڑ بہت سخت ہے....تب کاش، شاید، اگر، مگر یہ الفاظ بلکل بے معنی ہو جاتے ہیں معافی جیسے لفظ اپنی وقعت کھونے لگتے ہیں....

اسی لیے کہتے ہیں کہ ہمیں اِس آس پر گناہ نہیں کرنے چاہیے کہ روزِ محشر وہ پالنہار ہمیں معاف کردے گا اپنے گناہوں کی سزا کی بعد جنت ملے گی....

کیونکہ کہہ دینا آسان ہے مگر جب عذاب ملے گا تو سب کو وُہ وقت یاد آئے گا جب بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے "کاش اُس وقت سنبھل جاتے"... مگر پھر بات

"کاش" سے بہت آگے نکل چکی ہو گی....

راحیل نا بھولو کہ جو معاف کرتا ہے وہ عذاب بھی دیتا ہے.

بھلے اس کا رحم اسکے غضب ہر غالب ہے مگر عذاب بہر حال حقیقت ہے اور رب کائنات بہت بے نیاز ہے...

راحیل تمہاری رسی دراز کی جا چکی ہے مگر تُم ابھی اُس موڑ پر نہیں آئے ہو ابھی بات "کاش" سے آگے نہیں نکلی ہے تُم اگر اب بھی سنبھلنا چاہوں تو سنبھل جاؤ"...

ابو بکر نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا....

راحیل کا اضطراب مزید بڑھ گیا وُہ اُٹھ کر بیٹھ گیا...

"مُجھے سکون چاہئے مُجھے میرا پورا وجود جُھلستا ہوا محسوس ہو رہا ہے ابو بکر میرے کانوں میں اُسکی چیخیں گونج رہی ہیں اُسکا گڑ گڑانا اپنی عزت بچانے کے لیے میری منتیں کرنا میری آنکھوں کے سامنے وُہ ایک کونے سے دوسرے کونے بھاگتی طیات گردش کر رہی ہے اپنی عصمت بچانے کے لیے مُجھ سے بھاگتی"....

راحیل اپنے سر کے بال نوچتا ہوا بولا....

"ضمیر کی ملامت بہت بری ہوتی ہے اور بے حد سفاک کسی چیز کا لحاظ نہیں رکھتی بس حقیقت دکھاتی ہے"...

ابو بکر نے دِل میں سوچا....

"تُم اُسے پکاروں تمہیں سکون ملے گا"...

ابو بکر نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کرتے ہوئے کہا....

"کسے"...

راحیل اُسکے قریب ہوا....

ابو بکر نے ایک نظر مضطرب سے راحیل کے پراگندہ چہرے پر ڈالی اور دھیمی آواز میں اُسکے کانوں میں زندگی کی نوید دیتا اُٹھ گیا...

"اللہ تعالی"...

راحیل کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی...

"اللہ تعالیٰ"..

راحیل نے دہرایا....

"مُجھے کہاں ملے گا اللہ"...

وُہ ابو بکر کو جھنجوڑ کر بولا....

ابو بکر اُسکی بات پر چونکا تھا...

بڑی نرمی سے اُسکے دونوں ہاتھوں کو خود پر سے ہٹاتا ہوا بولا...

"وُہ تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے"...

وُہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا...

"یہاں ملے گا یہاں"...

ابو بکر اُسکے سینے پر شہادت کی اُنگلی رکھ کر بولا...

"دھڑکن قلب میں ہر آتی جاتی سانس میں وُہ ہر جگہ ہے"...

ابو بکر کے الفاظ سیسے کی مانند سماعتوں میں گھلنے لگے تھے...

"کیا وُہ میرے قریب بھی ہے"...

اُسے یقین نہیں آیا تھا...

"ہر اِنسان کے قریب ہے وُہ"...

ابو بکر نے آنکھوں میں نرمی کا تاثر لاتے ہوئے کہا...

"مگر میں بہت برا ہوں وُہ مُجھے کیوں ملے گا"..

وُہ گردن کو نفی والے انداز میں ہلاتا پیچھے ہٹا....

گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گیا....

"وُہ رب دیکھ رہاہے وُہ رب سُن رہاہے وُہ تمہاری خاموشی میں چھپے درد تک کو محسوس کر رہاہے بس یقین رکھو اُس پر سچے دِل سے اُسے بلاؤ وُہ جواب دے گا اور ضرور دے گا"...

راحیل کی آنکھیں حیرت کی زیادتی کے باعث پھیلتی چلی گئی...

"اُسکی وحدانیت کا اقرار کرو اُسکی عظمت پر سر جھکاؤ اُسے ہی واحد و یکتا مانو اُسی کے آگے سر جھکاؤ"...

"لَا اِلٰہَ".....

راحیل نے بھی دہرایا...

اِلَّا اللّٰہ...

اُسکی کی آواز اب پہلے سے تیز تھی اور بھیگتا لہجہ واضح تھا...

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ.....

راحیل روتے ہوئے بولا ....

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں"...

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

راحیل نے ہچکیوں کے ساتھ دہرایا فرش پر اپنا سر ٹکا دیا اُسکی زندگی کا پہلا سجدہ تھا

اپنے رب کے حضور...

اُسکے سفر کی شروعات ہو چکی تھی....

عشق مجازی کے میدانِ میں چاروں خانے چت ہونے کے بعد حقیقی سفر کی جانب اُسکا

پہلا قدم اُٹھ چُکا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"گھر آ گیا ہے"...

عامر نے اُسے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ کر کہا...

"طیات"..

اُس نے طیات کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ہلایا....

طیات یکدم کسی خیال سے لوٹ آئی...

اُس نے عامر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھا تو نجانے کیوں اُسے گھبراہٹ ہوئی جو عامر کی

زیرک نگاہوں سے چُھپ نا سکی...

Copyright by Author

"اُتر جائیں گھر آگیا ہے... حماد کو مجھے دے دیں"...

اُس نے غیر محسوس انداز میں نرمی سے اُس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے حماد کو اُسکی گود سے لیا...

وُہ عامر کی ہمراہی میں چلتی ہوئی رہائشی گاڑی سے اُتر کر رہائشی عمارت کی طرف بڑھنے لگی....

گھر بہت بڑا نا تھا نا ہی بہت چھوٹا مناسب بنگلو تھا جس کی دیواروں اور سفید رنگ سے رنگی ہوئی تھی...

لان بہت بڑا نہیں تھا مناسب تھا مگر بے حد خوبصورتی سے تراش خراش کے باعث بہت دلکش لگتا تھا رات کا وقت تھا لان کے چاروں اطراف میں جلتی ایل ای ڈی لائٹس کی دودھیا روشنی میں وُہ منظر کافی دلکش تھا...

راحیل کے گھر کی ہر چیز اِس سے بہترین تھی مگر اُس فضا میں سکون نہیں تھا یہاں اُسے صرف سکون ہی محسوس ہو رہا تھا...

عامر نے اُسے مبہوت دیکھا تو اُسکے قریب ہو کر مدھم آواز میں بولا...

"صبح دیکھ لیجیۓ گا آپکا ہی گھر ہے"...

طیات شرمندہ سی ہوگئی...

دوبارہ اُسکے ساتھ چلنے لگی....

گھر اندر سے بھی رہنے والے کے سلیقے کا اور صاف صفائی کا منہ بولتا ثبوت تھا بہت نفاست سے سجا ہوا....

وسیع و عریض حال کے بیچ میں صوفوں کا خوبصورت سا سیٹ تھا جس پر ترتیب سے کشنز رکھے ہوئے تھے سائڈ ٹیبلز پر چینی گلدستوں میں پھول تھے تازہ "White Lilly"...

پورا حال ہی بہت نفاست سے سجا ہوا تھا نا بہت زیادہ نا بہت کم وُہ گردن گھما گھما کر پورا حال دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی...

عامر اِس حرکت پر مسکرایا تھا...

"تھک گئی ہوں گی آپ بیٹھیں میں پانی لاتا ہوں پھر سو جائے گا آپ"...

وُہ حماد کو صوفے پر لٹاتے ہوئے اُسے وہی کھڑا چھوڑ کر پانی لینے چلا گیا....

واپسی پر بھی طیات ایسے ہی کھڑی تھی...

"آپ اب تک کھڑی ہیں بیٹھ جائیں"...

عامر نے گلاس اُسے تھماتے ہوئے کہا...

طیات نے ایک ہی سانس میں پورا پانی پی لیا....

"اور"..

عامر نے پوچھا...

"نہیں... تھینک یو"...

"آپ یقیناً تھک گئی ہیں چلیں کمرے میں آپ چینج کر کے سو جایئے گا"..

وُہ حماد کو دوبارہ گود میں لیتے ہوئے بولا...

"جی"..

وُہ اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی...

سیڑھیوں سے اوپر جا کر دائیں طرف کمرے کا دروازہ کھول کے اُس نے طیات کو اندر جانے کی جگہ دی...

جدید طرز پر بنے ہوئے اُس کمرے کی ہر چیز شاندار تھی فرنیچر وغیرہ سب بہترین تھا...

"آپکے سارے کپڑے بائیں طرف ہیں آپ چینج کر کے سو جائیں آرام سے میں ذرا دیر تک آفس کا کام کروں گا"...

طیات نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا...

عامر نے حماد کو بیڈ کے بیچ میں لٹا دیا اور دائیں بائیں تکیے رکھ دیے...

طیات نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر وارڈروب سے ایک سادہ سی آسمانی رنگ کی سادہ سی قمیض اور سفید شلوار نکال کر کھڑی ہو گئی...

عامر جب حماد کو لیٹا کر پلٹا تو طیات کو متذبذب سا کھڑا دیکھ کر بولا...

"چینجنگ روم اُس طرف ہے"..

وُہ ایک شیشے کے بڑے سے دروازے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا...

وُہ کپڑے صوفے پر رکھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے زیور اُتارنے لگی...

عامر چینجنگ روم میں چلا گیا...

واپسی پر اُس نے بلیک ٹراؤزر پر ریڈ شرٹ پہنی ہوئی تھی جو اُس کے سانولے رنگ پر جچ رہا تھا...

طیات اب اپنے دوپٹے کو پنوں سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی....

"ایک منٹ"...

عامر نے اُسکے پاس رُکتے ہوئے کہا...

اُس نے آرام سے پن نکالی طیات کی نظریں اُسی لمحے اوپر اُٹھی تھی عامر اُسے ہی دیکھ رہا تھا...

طیات نے فوراً نظریں جُھکالی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

عامر نے واضح طور پر اُس کی جھجک کو محسوس کیا تھا...

"آپ چینج کر لیں"...

وُہ ایک بار پھر غیر محسوس انداز میں بولا گویا اُسے کُچھ محسوس ہی نہیں ہوا وُہ نہیں چاہتا تھا طیات کسی بھی قسم کی شرمندگی میں گھرے...

طیات اُسکے پہلو سے نکل کر لہنگا سنبھالتی چینجینگ روم میں چلی گئی...

عامر کے چہرے پر نرم مسکراہٹ آرکی..

لیپ ٹاپ اُٹھاتا ہوا بیڈ کی بائیں طرف بیٹھ گیا...

اُس نے بے خبر سوتے ہوئے حماد کو دیکھا جو بے حد معصوم لگ رہا تھا اُسے بے تحاشہ پیار آیا اُسکے گال کو چومتا ہوا سیدھا ہوا...

تکیہ اُٹھا کر گود میں رکھا اور لیپ ٹاپ اُس پر رکھ کر اپنا کام کرنے لگا...

تھوڑی دیر بعد ہی طیات بھی باہر آگئی...

عامر نے دزیدہ نظروں سے اُسے دیکھا وُہ سادہ لباس میں شانوں اور سفید رنگ کا دوپٹہ پھیلائے عامر کو بہت پیاری لگی...

طیات کُچھ کہے بغیر دائیں طرف آکر لیٹ گئی اور حماد کی پیشانی پر پیار کر کے اپنی جگہ لیٹ گئی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ناچاہتے ہوئے بھی اُسکی آنکھوں کے سامنے بار بار راحیل کے کمرے میں اپنی پہلی اذیت بھری رات گھوم رہی تھی اُسکی آنکھوں میں آج تک راحیل کی ہی تصویر تھی...

وُہ آنکھیں بند کر لیتی پھر دوبارہ کھول لیتی بار بار کروٹ بدل لیتی....

عامر اُس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا مگر کُچھ بولا نہیں....

طیات اُٹھ کر بیٹھ گئی اُسے بے چینی ہو رہی تھی یا پھر آج بھی راحیل کا ہر درد وُہ محسوس کر سکتی تھی....

"نیند نہیں آ رہی آپکو"...

عامر نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا...

"نہیں بس گھبراہٹ ہو رہی ہے"..

وُہ سینے پر ہاتھ رکھ کر بولی....

"ہو جاتا ہے نئ جگہ ہے شاید اِسی لیے"...

عامر اُٹھتے ہوئے بولا وُہ لیپ ٹاپ کو بیگ میں رکھ رہا تھا....

"شاید"..

طیات کھوئے کھوئے انداز میں بولی...

"اگر آپ چاہیں تو ہم باہر لان میں بھی چل کر بیٹھ سکتے ہیں کھلی ہوا میں آپ بہتر محسوس کریں گی"...

عامر نے پیشکش کی...

"نہیں بس آپ لائٹ بند کر دیں مجھے نیند آ جائے گی"...

طیات نے روکھے انداز میں کہا...

عامر نے پھر اُسکے انداز کو نظر انداز کیا....

"ٹھیک ہے...گڈ نائٹ"

عامر نے کہتے ہوئے لائٹ بند کر دی...

طیات پھر سے لیٹ گئی...

آنکھیں بند کرتے ہی کسی کا خون میں سنا ہوا ہاتھ ہاری ہوئی حالت تڑپتا ہوا کسی کے قدموں میں گرا ہوا وُہ شخص جو آج تک اُسکے دِل پر قابض تھا لاکھ نفرت کرتی تھی مگر راحیل سے عشق کرتی تھی اور کرتی ہے اُسکی تکلیف پر وُہ بھی تڑپتی تھی...

اُنہی سوچوں میں گُم کب اُسے نیند نے لیا اُسے پتا ہی نہیں چلا...

عامر نے طیات سے کسی قسم کی توقعات وابستہ نہیں کی تھیں اُسے تو بس حماد اور امان سے کیا وعدہ نبھانا تھا مگر اُسے طیات سے اِس قدر روکھے رویے کی توقع ہرگز نہیں

تھی...

اُس نے اپنے ہاتھ پر کسی کا ننھا سا ہاتھ محسوس کیا تو اپنی طرف کا لیمپ جلایا تو حماد بڑے مزے سے آنکھیں کھولے لیٹے ہاتھ پیر ادھر اُدھر چلاتے ہوئے کھیل رہا تھا پھر کھیل بھول کر اُسے دیکھنے لگ گیا عامر نے شہادت کی انگلی سے اُسکے تھوڑی کو چھیڑا تو وہ ہنس پڑا عامر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی....

طیات سو رہی تھی اُس نے حماد کو اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل کر باہر لان میں آگیا....

"آپکو بھی نیند نہیں آرہی"..

عامر ایک طرف رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اُسے پیار کرتے ہوئے بولا...

حماد ہنسا اور اُسکی ٹی شرٹ کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کرنے لگا....

"راحیل"..

طیات نیند سے یکدم اُٹھی تھی...

یقیناً کوئی خواب دیکھا تھا...

"یااللہ مُجھے گنہگار ہونے سے بچا میری یادوں سے میرے ذہن سے اُس شخص کو نکال دے"...

طیات نے آنکھیں کھول کر دوبارہ بھینچ لی...

اُس نے جب برابر میں دیکھا تو عامر اور حماد دونوں کو ناپا کر گھبرا گئی...

وُہ کمرے سے باہر آئی...

"عامر"..

وُہ اُسے آوازیں دینے لگی...

سیڑھیاں اُتر کر جو ہی وُہ ہال میں پہنچی تو اُسکی نظریں غیر ارادی طور پر لان میں کھلتی قد آدم کھڑکی کی طرف گئیں وہاں عامر کو اور اُسکی گود میں حماد کو دیکھ کر وُہ کھڑکی کے پاس آکر رُک گئی اور حیرت سے حماد کے ساتھ کھیلتے عامر کو دیکھنے لگی جو اُس وقت ذرا بھی سنجیدہ مزاج نہیں لگ رہا تھا...

طیات پُر سکون ہو کر واپس اپنے کمرے کی طرف چل دی.....

✶✱✶✱✶✱✶

عامر جب کمرے میں واپس آیا تو طیات کو پُر سکون سوتا ہوا پا کر خود بھی مطمئن ہو گیا اور اپنی گود میں سوتے حماد کو نرمی سے بیڈ کے بیچ میں لیٹا دیا اور خود بھی ساتھ ہی لیٹ گیا اُس کی طرف کروٹ لے کر....

ڈیمر آن تھا جس کی روشنی میں وُہ حماد کے معصوم چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا...

اُس نے دو انگلیوں سے اُسکے گالوں کو چھوا تو وُہ ذرا سا کسمسایا پھر دوبارہ پُر سکون ہو گیا...

طیات نے اُس کی طرف کروٹ لی تو اُسکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی مگر وُہ سو رہی تھی...

عامر کو اُسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر حیرت ہوئی تھی پھر کُچھ سمجھ آنے والے انداز میں سے ہلا تا وُہ کہنی کے بل جُھک کر اُس نے نرمی سے طیات کی آنکھیں صاف کی...

سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر وُہ اب طیات کو دیکھ رہا تھا جو بہت پُر سکون دکھائی دے رہی تھی...

اُس کے لبوں پر مسکان دوڑ گئی پھر واپس اپنی جگہ پر لیٹ گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by Author

"تُم طیات کے پاس کیوں گئی تھی جب ابو بکر کو تُم نے خود ہی شادی کی اجازت دے دی تھی"...

نائلہ نے گُم سم سی بیٹھی ماریہ سے پوچھا....

"ماریہ تُم سے پوچھ رہی ہوں کُچھ میں"..

نائلہ نے اُسکا بازو ہلایا تو وہ ہوش میں آئی...

"آں...ہاں کیا کہہ رہی تھی تُم"...

ماریہ نے بکس کو سمیٹتے ہوئے کہا...

"تُم کہاں گُم ہو ماریہ میں اتنی دیر سے بیٹھی یہاں بولے جا رہی ہوں"...

"کہیں نہیں چلو گھر چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے"..

وُہ بیگ کندھے پر لٹکاتی ہوئے کھڑی ہو گئی...

"ماریہ اِدھر دیکھو... دیکھو میری طرف"..

نائلہ نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا...

"اب صحیح صحیح بتاؤ کیا ہوا ہے"...

نائلہ نے اُس کے گال کو تھپکتے ہوئے کہا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کہانہ کُچھ بھی نہیں کیوں پیچھے پڑ گئی ہو"...

ماریہ نے جھلاتے ہوئے اُس کے دونوں ہاتھوں کو جھٹکا...

"تُم بغیر بتائے نہیں جاسکتی"...

نائلہ اُس کے سامنے جا کھڑی ہوئی...

"کیا بچپنا ہے یہ ہٹو آگے سے نائلہ دیکھو اِس وقت میں بہت پریشان کُچھ غلط منہ سے نکل جائے گا تو پلز ہٹ جاؤ"..

ماریہ نے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے اِلتجا کی...

نائلہ ٹس سے مس نا ہوئی.....

"پلیز"...

ماریہ نے دوبارہ کہا....

نائلہ نے دوبارہ سر کو نفی میں ہلایا...

ماریہ نے اب دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا اور بینچ پر ہی بیٹھ گئی...

"ماریہ دوست کس لیے ہوتے ہیں آپکے سکھ دُکھ کے ساتھی پھر کیسے میں تمھیں اکیلا چھوڑ دوں جو بھی بات ہے مُجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمھیں کوئی بہتر مشورہ دے سکوں"..

نائلہ نے اُسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا....

ماریہ رو رہی تھی...

"ماریہ رو تو مت"...

نائلہ نے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا...

"میں کبھی بھی اُس اِنسان کے دِل تک رسائی نہیں حاصل کر سکتی وُہ صرف کہنے کو میرا شوہر ہے مگر وہ اِس رشتے سے تنگ گیا کیونکہ یہ اُس کے پاؤں کے بیڑیاں بن گئ وُہ اپنی محبت کو نہیں پاسکا مگر اِس سب میں میری کیا غلطی میرا کیا قصور محبت بھی اُس نے کی پھر سب جانتے ہوئے اُس نے مجھے شادی کے لیے ہاں کہا اور شادی سے چند گھنٹے پہلے مجھے کہتا ہے سوچ لو نائلہ میں ایک دفع اپنی محبت کی فاتحہ پڑھ بھی لیتی مگر اپنے باپ کی عزت کا جنازہ نہیں نکال سکتی تھی...

اُس نے پورے ہوش و حواس میں مُجھ سے نکاح کیا تھا دُنیا کے سامنے مُجھ سے وفاداری کا حلف اُٹھایا تھا پھر کیسے وُہ مُجھ سے یہ توقع کر سکتا ہے کہ میں اپنے شوہر کو کسی اور عورت کی جھولی میں ڈال کر چُپ ہو جاؤ گی... میں ابو بکر سے بہت محبت کرتی ہوں اور شاید یہ محبت کے چھین جانے کا ہی ڈر تھا کے میں نے اُس دن خود کی ذات کو انتہائی بے وقعت کر دیا میں نے اس سے کہا" بس وُہ یہ رشتہ ختم نہ کرے بھلے دوسری شادی

کر لے.. "میں بے بس ہو گئی تھی میں ابو بکر کو خود سے دور جاتا نہیں دیکھ سکتی"...

ماریہ نے آنسو صاف کرتے ہیں قطعیت سے کہا....

"وُہ تمہارے ساتھ کبھی تھا ہی نہیں اور تُم یہ بات سمجھ ہی نہیں رہی"..

نائلہ نے اُسے دیکھتے ہوئے دُکھ سے کہا...

"وُہ صرف میرا ہے...

تب ہی اللہ نے میرے لیے اُسے حلال کیا ہے میرا محرم بنایا ہے تو تم کیسے کہہ سکتی ہے وہ میرا نہیں"..

ماریہ کو اُس کی بات سخت گراں گزری تھی..

"ماریہ زبردستی کے رشتے کبھی قائم نہیں رہ سکتے اُنہیں آج نہیں تو کل ٹوٹنا ہی ہوتا ہے"..

نائلہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی....

"زبردستی کون سے زبردستی کیسی زبردستی اُس نے پورے ہوش و حواس میں مُجھ سے شادی کی حامی بھری تھی اُس نے ہے نکاح کے ایجاب و قبول کیے تھی کسی نے بھی بندوق کو نوک پر اُس سے کُچھ نہیں کروایا تھا...اب وہ بغیر کسی معقول عذر کے مُجھے چھوڑ نہیں سکتا...میں اسے کورٹ تک لے آؤ گی کیونکہ میں محبت میں شدت پسندی

کی قائل ہوں اپنا حق یا تو حاصل کر کے رہوں گی یا چھین لوں گی مگر کسی اور کو اُس پر قبضہ جمانے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی.... میں محبت میں اپنا آپ ہار چکی ہوں ابو بکر کو اپنے جیتے جی کسی اور کا نہیں ہونے دونگی"...

ماریہ کے بولنے کے انداز سے اُس کی محبت کی شدت نمایاں تھی....

نائلہ سہم گئی تھی اُس نے ماریہ کا بلکل الگ ہی روپ دیکھا تھا اب وُہ خود بھی اِس محبت کے انجام سے ڈرنے لگی تھی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ابھی پوری طرح پھوٹی بھی نہیں تھی راحیل کی آنکھ کھل گئی تھی وہ کمرے میں اکیلا تھا ابو بکر جا چکا تھا وُہ فرش پر ہی سو رہا تھا مندی مندی آنکھیں منظر ابھی بھی دھندلے تھے اضطراب ہنوز قائم تھا...

اُس نے فرش سے اُٹھ کر خود کی حالت کا بغور جائزہ لیا...

وُہ راحیل تو تھا ہی نہیں گندے کپڑوں میں جگہ مٹی لگی ہوئی تھی شرٹ بھی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی...

وُہ نہانے چلا گیا کپڑے بدلنے اور نہانے کے بعد اُس کی حالت اب قدرے بہتر معلوم ہو رہی تھی...

اُس نے ہاتھ سے گیلی پٹی کو اُتارا اور خود ڈریسنگ کرنے لگا....

"دھیان کہاں رہتا ہے تمہارا"...

وُہ اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد کر رہا تھا ...

وُہ خالی الذہن کی کیفیت میں چلتا ہوا گھر سے باہر آ گیا...

فجر صبح کا نور شب کی تاریکی میں شگاف ڈالتا ہوا طلوع ہو رہا تھا..

فجر کو صبح کا نور کہا جاتا ہے.. فجر دو قسم کی ہے، کاذب اور صادق۔

فجر کاذب طولانی سفیدی ہے جو آسمان میں ظاہر ہوتی ہے اور اسے لومڑی کی دم سے تشبیہ دیتے ہیں۔

جس کا باریک نقطہ افق کی طرف ہے اور

اس کا قاعدہِ مخروط وسط آسمان میں ہے۔

فجر صادق ابتداء ہی سے افق میں وسعت پیدا کرتی ہے۔

اس میں نورانیت اور صاف قسم کی شفافیت ہوتی ہے۔

وہ آب زلال کی نہر کی مانند افق مشرق کو گھیر لیتی ہے۔ اس کے بعد پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے۔

اُس وقت صبح کی نماز کا وقت شروع ہو رہا تھا۔

صبح کی سفیدی مرادلی ہے، جو یقیناً عظمتِ پروردگار کی ایک نشانی ہے، یہ انسانوں اور تمام زمینی موجودات کے لئے نور کی حاکمیت کے آغاز اور ظلمت کے ختم ہونے کا نقطہ عطفیٰ ہے۔ یہ زندہ موجودات کی جنبش و حرکت کا آغاز نیند و سکوت کا اختتام ہے۔

اس زندگی کی بناء پر خدا اس کی قسم کھاتا ہے۔

فجر سے مراد ہر وہ روشنی ہے جو تاریکی میں چمکتی ہے۔ اسلام اور نور پاکِ محمدی کا عصر جاہلیت پر طلوع ہونا اس فجر کا ایک مصداق ہے اسی طرح قیام محمدی کی صبح کی سفیدی کا عالم کے ظلم و ستم کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہونے کے وقت چمکنا، ا

علیٰ ہٰذا دشتِ کربلا میں عاشورہ حسینی کا قیام اور اس کا بنی امیہ کے مظالم کے تاریک پردوں کو چاک کرنا اور ان دیو صفت لوگوں کے حقیقی چہروں کو بے نقاب کرنا، اس کا ایک اور مصداق ہے۔

دور تک بچھی تارکول کی سڑک پر سست روی سے چلتا راحیل رُکا تھا سامنے مسجد تھی جس کے اطراف میں چہل پہل شروع ہو چکی تھی دروازے وا کیے جا چکے تھے...

"اللہ تعالیٰ"...

اُسکی سماعتوں میں ابو بکر کے الفاظ گونج رہے تھے...

بے اختیار اُس کے قدم مسجد کی طرف بڑھتے چلے گئے....

Copyright by Author

مسجد کی طرف بڑھتا یہ اُس کا پہلا قدم تھا پیدائش سے لے کر اب تک اُس نے کبھی اللہ کے گھر کا رُخ نہیں کیا تھا دین سے مکمل نابلد راحیل سماعتوں میں گونجتی "اللہ تعالیٰ" کی آوازیں اُسے مجبور کر رہی تھی اپنے اصل کی طرف لوٹنے پر حقیقی محبت کی طرف...

مسجد کے بڑے سے صحن میں وُہ گُم سُم سا کھڑا تھا وسعت اتنی تھی صحن میں بلاشبہ لاکھوں افراد نماز پڑھ سکتے تھے۔

موذّن نے آذان دینی کی شروعات کی تھی... موذن خارجِ مسجد اُونچی جگہ قبلہ رُخ کھڑے تھے۔ اور اپنے دونوں کانوں میں دونوں اُنگلیاں شہادت کی ڈال کر دنیا کی سب سے خوبصورت آواز لوگوں تک پہنچانے لگے...

اَللہُ اَکبَر

وہ کلمات جن کو موذّن باآوازِ بلند لوگوں کو نماز کے واسطے بلانے کے لئے کہتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ موذن خارجِ مسجد اُونچی جگہ قبلہ رُخ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے دونوں کانوں میں دونوں اُنگلیاں شہادت کی ڈال کر آذان دینے لگے...

اَللہُ اَکبَر

راحیل کے جسم کا ہے عضو اِس بات کا اقرار کر رہے تھے اللہ سب سے بڑا ہے...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

اَللہُ اَکبَر....

وُہ رُکے...

اَللہُ اَکبَر

اَللہُ اَکبَر....

اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اور میں گواہی دیتا ہوں پروردگار کے علاوہ کوئی خدا نہیں...

اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ.....

اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُولُ اللہ....

میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہے...

اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُولُ اللہ......

حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ.

آؤ نماز کی طرف...اذان روز کی طرح اُسے اپنے پاس بلا رہی تھی فرق اتنا تھا آج وُہ آگیا تھا....

حَیَّ عَلَی الْفلاح....

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ.....

آؤ کامیابی کی طرف... خدا اُسے کامیابی کی طرف لا رہا تھا....

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے.....

اَللّٰہُ اکبر...

اَللّٰہُ اکبر...

پھر اقرار کیا اللہ سب سے بڑا ہے...

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..........

راحیل صحن کے کونے میں وضو کے لیے بنائے گئے حوض کی طرف بڑھنے لگا اُس کا

دل بہت پُر سکون ہوتا جا رہا تھا....

وُہ وہاں جا کر بیٹھ اُسے نہیں سمجھ آ رہا تھا وہ کیا کرے...

ایک صاحب اُس کے برابر میں آ کر بیٹھے اور اُسے ایسے ہی بیٹھا دیکھ کے بولے....

"کیا ہوا وضو کرو"...

کہہ کر وُہ خود وضو کرنا شروع ہو گئے راحیل دزیدہ نظروں سے اُنہیں دیکھتا ہی کرتا

جاتا جو وُہ کر رہے تھے....

Copyright by Author

جماعت کھڑی ہوئی تو وہ بھی جا کر کھڑا ہو گیا....

اَللّٰہُ اَکْبَر

دوبارہ کہا گیا....

سارے لوگوں کی دیکھا دیکھی وُہ بھی اپنے ہاتھ کانوں تک لے کر گیا تھا....

پھر ہاتھ باندھ لیے....

حمد شروع ہوئی.....

*بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

خداوند رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

مٰالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

جزا کے دن کا مالک۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور وہ گمراہ ہوئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خداوندر حمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے

اَللّٰہُ الصَّمَدُ

معبود برحق جو بے نیاز ہے

لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ

نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اور کوئی اس کا ہمسر نہیں

وُہ بھی لوگوں کو جھکتے دیکھ گھٹنوں کے بل جُھکا....اُس کے پیر کانپ رہے تھے...

سُبْحَانَ رَبِّیَ العظیم

اپنے پروردگار کی ستائش کرتا ہوں اور اسے آراستہ جانتا ہوں۔

* سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اپنے پروردگار کی (جو سب سے بلند ہے) ستائش کرتا ہوں اور آراستہ جانتا ہوں۔۔

سکوت ماحول میں لوگوں کی آوازیں گونج رہی تھی وہ اور کُچھ بھی بول رہے تھے پر

راحیل نے صرف سر جھکایا تھا...

لوگوں کی آوازیں اُسکے کانوں میں پڑ رہی تھی مگر وُہ چُپ تھا اُسے نہیں پتا تھا اُسے کیا

پڑھنا تھا وُہ یہ بھی نہ سمجھ سکا وُہ یہاں کیسے آ گیا تھا....

اَلسّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہ.....

راحیل نے جو کا تو ں کیا کو باقی نمازیوں نے کیا تھا....

کانپتے ہاتھوں سے دعا کے لیے ہاتھ تو اُٹھائے مگر اسے مانگنا کیا تھا سب کُچھ تو وُہ گنوا چکا

Copyright by Author

تھا...

ہاتھوں میں بھی لغزش تھی...

منہ پر ہاتھ پھیر کے وُہ باقی نمازیوں سے بھی پہلے اُٹھ کر تیز تیز قدم اُٹھاتا مسجد سے باہر نکل گیا جسے سب نے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا...

وُہ دیوانہ وار مسجد بھاگتے ہوئے مسجد کی سیڑھیاں اُتر رہا تھا وہ یوں بھاگ رہا تھا گویا اب کبھی رُخ نہیں کرے گا...

مگر وُہ عام ترین بشر تھا اُس کی قدرت کو نہیں سمجھ سکتا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر کی نماز کے لیے جب وُہ اُٹھی تو عامر دونوں ہاتھوں سے حماد کو خود سے لگائے کسی قیمتی چیز کی طرح خود میں سمیٹے سو رہا تھا...

"اِنہیں اٹھاؤ نماز کے لیے"...

طیات نے سوچا...

پھر کُچھ سوچ کے نرمی سے حماد کی اُس کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے بیچ میں لٹایا اور دھیرے سے اُس کا شانہ ہلایا...

عامر نہیں اُٹھا....

اُس نے دوسری بار ذرا زور سے ہلایا تو وُہ مندی مندی آنکھوں سے اُسے دیکھتا ہوا اُٹھا...

"آپ نماز پڑھیں گے"..

طیات نے جھجکتے ہوئے پوچھا...

"کیا ٹائم ہو رہا ہے"..

اُس کی نیند غائب ہو گئی...

"میں اتنی دیر کیسے سوتا رہ گیا"...

عامر نے سوچا...

وُہ کپڑے بدلنے چلا گیا...

"میں مسجد جا رہا ہوں"...

وُہ طیات کو بتاتا ہوا باہر نکل گیا...

"طیات کے لیے یہ نیا ہی تو تھا کیونکہ راحیل کو تو اس نے آج تک اللہ کا نام لیتے نہیں سُنا تھا"...

وُہ غیر ارادی طور پر راحیل اور عامر کا موازنہ کرنے لگی تھی....

طیات نماز پڑھ کر اب گھر جائزہ لے رہی تھی اتنے میں عامر واپس آگیا...

"ناشتہ ملے گا"...

وُہ اُس کی منہمک نظروں کے تعاقب میں دیکھتا بولا...

طیات چونکی...

"آپ آ گئے"..

طیات نے جلدی سے سر پر دوپٹہ لیا....

عامر کو اُس کی حرکت عجیب لگی وُہ کوئی غیر تو نہیں تھا...

"ناشتہ "اُس نے نظر انداز کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا...

"جی ابھی بناتی ہوں...

طیات کہہ کر جانے لگی پھر واپس مڑی...

"کیا کھائیں گے آپ"...

"کُچھ بھی بنا لیں مُجھے ناشتے میں کُچھ خاص پسند نہیں"..

وُہ صوفے پر رکھا اخبار اُٹھاتے ہوئے بولا...

"ٹھیک ہے"..

"عامر ڈائننگ ٹیبل پر آ جائیں ناشتہ لگا دیا ہے"..

تھوڑی دیر بعد طیات نے آواز لگائی...

وُہ اخبار رکھتا ہوا ڈائننگ ٹیبل کی طرف بیٹھ گیا....

"بیٹھ جائیں"...

وُہ اُسے مسلسل کھڑا دیکھ کر بول...

"نہیں ٹھیک ہے"...

"بیٹھ جائیں ایسے اچھا نہیں لگتا"..

اُس نے طیات کا ہاتھ پکڑ کر برابر والی کرسی پر بٹھایا...

طیات کا پلو سر سے سرک گیا جسے واپس ٹکانے کے لیے طیات نے جو ہی ہاتھ بڑھائے عامر نے روک لیے....

"اِس کی ضرورت نہیں یہاں میرے علاوہ کوئی اور نہیں"...

وُہ سادہ انداز میں کہتا اُسے بہت کُچھ جتا گیا...

طیات شرمندہ سی ہو گئی...

"آپ نے اپنے لیے نہیں بنایا ناشتہ"..

عامر نے ہاتھ روک کر پوچھا...

"نہیں مُجھے بھوک نہیں تھی"..

اُس نے سہولت سے انکار کیا...

"بھوک کیسے نہیں رات کو بھی آپ نے کُچھ نہیں کھایا تھا اور مُجھے آپکے ہوتے ہوئے اکیلے کھانا اچھا نہیں لگ رہا"...

اُس نے نوالہ اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

جسے طیات نے بغیر پس و پیش کے کھالیا....

عامر ناشتے کے بعد واپس کمرے میں چلا گیا وُہ جھوٹے برتن دھو کر واپس کمرے میں آگئی...

عامر شرٹ پہن رہا تھا....

"سنیں"...

طیات چونکی تھی اپنی جگہ پر ہی جم گئی...

وُہ مناسب قدم اُٹھاتا ہوا طیات کے پاس آیا اور اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا....

طیات لرزنے لگی...

اُس نے کندھوں سے تھام کر طیات کو اپنے سامنے کیا...

"میں کہہ رہا تھا آپ گھر میں اکیلے اکیلے بور ہو جائیں گی امی بھی ماموں کی طرف ہی رہتی ہیں زیادہ ترنانی کی خراب طبیعت کی وجہ سے تو کیوں نا آپ اپنی پڑھائی دوبارہ سے شروع کرلیں میں روز صبح آپکو چھوڑ آؤں گا اور لنچ ٹائم پر گھر ڈراپ کرکے واپس

آفس چلا جاؤں گا"....

وُہ نرمی سے کہتا اب شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا...

"جی ٹھیک ہی"..

طیات محض اتنا ہی بول سکی اور اپنی سوچ پر ملامت کرنے لگی اُس نے کیا کیا سوچ لیا تھا....

"مگر ابھی نہیں ابھی حماد چھوٹا ہے اور میں اُسے اکیلا کیسے"...

طیات نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا...

"ہمم یہ تو ٹھیک کہا آپ نے... کرتے ہیں اِس کا بھی کُچھ"...

وُہ نرم مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے بولا...

✶✷✶✷✶✷✶

وُہ مسجد سے نکل کر دیوانہ وار گھر کی طرف بھاگ رہا تھا اپنی دانست میں وُہ گھر کی طرف ہی جا رہا تھا..

"میں کبھی وہاں نہیں جاؤں گا اب"...

راحیل رفتار کو ہر قدم کے ساتھ تیز کرتا ہوا تقریباً دوڑ لگا رہا تھا....

وُہ تو تمہاری کی شہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے"...

اُس کے کانوں میں آگاہی لفظوں کی گونج تھی اور فرار وُہ چاہتا تھا آگاہی سے...

"دھڑکن قلب میں ہر آتی جاتی سانس میں وُہ ہر جگہ ہے"...

اُسے اپنی دھڑکنیں اللہ اللہ "کرتی محسوس ہو رہی تھی...

"ہر اِنسان کے قریب ہے وُہ"...

وُہ بس چلے جا رہا تھا نا آگے دیکھے نا پیچھے کبھی آنکھیں بند کر لیتا کبھی کانوں پر ہاتھ رکھ کر مزید تیزی سے بھاگنے لگتا کبھی سر نیچے کیے چلتا آج نجانے کیوں اُسکی گردن نہیں اُٹھ رہی تھی وہ تنا تنا سا اکھڑ مغرور بد مزاج بد کردار راحیل آج چہرہ اونچا نہیں کر پا رہا تھا بار گاہِ الٰہی میں سر جھکانے کے بعد اپنی ذات سے کروفر نامی جذبے کو بھی وُہ جُھکا چُکا تھا....

"مگر میں بہت برا ہوں وُہ مُجھے کیوں ملے گا"..

حقیقت پسندی سے سوچنے والا عام سا انتہائی عام سا وُہ اُس کی عظمت سے نابلد تھا...

چلتے چلتے وُہ رُکا اب کی بار گردن اُٹھا کر دیکھا تو سامنے وُہ جگہ ہی تھی جہاں سے وہ بھاگا تھا کبھی واپس نا آنے کے لیے اللہ کے گھر کے باہر وُہ پھر آ کھڑا تھا اور کیونکر نہ آتا جبکہ اُس کا وقت آ چکا تھا اپنے اصل کی طرف واپسی کا اُس کا دل مان چُکا تھا مگر دِماغ سے

سوچنے والے اُس شخص کو تبارک وتعالیٰ نے ذہنی طور سے بھی جُھکا دیا وُہ جانے انجانے بھاگا بھاگا پھر وہی آ گیا تھا....

"نہیں مجھے یہاں نہیں آنا مجھے گھر جانا ہے"...

وُہ دوسری جانب بھاگا ایک طویل راہ کی طرف اُس کا پورا بدن تر بتر ہو رہا تھا پسینے سے وُہ دور تک بچھی سیدھی سڑک پر بھاگا جا رہا تھا....

ایک بار پھر وہ رُکا اپنے خیال میں وُہ بہت دور جا چکا تھا اُس عمارت کو بہت پیچھے چھوڑ چکا تھا مگر وُہ دوبارہ اُسی چوکھٹ پر آ کھڑا ہوا تھا...

نہیں... نہیں کرتا وہ پاگلوں کی طرح وہاں سے بھاگ جاتا واپس وہی لوٹ آتا پھر بھاگتا مگر گویا دُنیا اُسی ایک جگہ سمٹ آئی تھی راحیل گھٹنوں کے بل مسجد کے سامنے بیٹھ گیا ہارا ہارا سا خالی نظروں سے دروازے کو تکنے لگا....

"وُہ رب دیکھ رہا ہے وُہ رب سُن رہا ہے وُہ تمہاری خاموشی میں چھپے درد تک کو محسوس کر رہا ہے بس یقین رکھو اُس پر سچے دِل سے اُسے بلاؤ وُہ جواب دے گا اور ضرور دے گا... اُسکی وحدانیت کا اقرار کرو اُس کی عظمت پر سر جھکاؤ اُسے ہی واحد و یکتا مانو اُسکے آگے سر جھکاؤ"...

راحیل نے اپنا سر مسجد کی سیڑھی پر ٹکا لیا...

Copyright by Author

وُہ ہڑبڑا کر ایک دم سے اُٹھا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا وُہ اپنا بے ترتیب تنفس بحال کرنے لگا گویا بہت لمبی مسافت طے کر کے آیا ہو وُہ گہری گہری سانسیں لینا لگا کُچھ حالت سنبھلی تو اردگرد نظریں گھما کر جگہ کا اندازہ لگانا چاہا...

مگر جیسے ہی اُسکی نظریں دائیں جانب کو مڑی تو وُہ اپنی جگہ سے تقریباً اُچھل پڑا..

مسجد کے وسیع و عریض سنگی صحن میں چھاؤں کے نیچے وُہ لیٹا ہوا تھا اِردگرد کُچھ لوگ بھی تھے باقی مسجد خالی تھی...

"اب کیسے ہو تُم"...

ایک آدمی نے اُسے بیٹھے دیکھ کر پوچھا"...

راحیل چُپ رہا...

"تُم مسجد کی سیڑھیوں پر بے ہوش ملے تھے"...

اُس نے راحیل کی اُلجھن بھانپتے ہوئے کہا....

"جتنی بھاگنے کی کوشش کی مگر نا بھاگ سکا خوابوں میں بھی نہیں حقیقت میں بھی نہیں وُہ وہی تھا کہی جانا سکا کیونکہ اُسے وہاں لایا گیا تھا جب تک وُہ نہیں چاہتا کسی کی کیا بساط اُسے وہاں سے لے جائے خود راحیل کے اختیار میں نہیں تھا..

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اقراء بات سنیں بیٹا"...

ناظمہ خاتون نے کچن کی طرف جاتی اقراء کو بُلایا..

"جی امی"..

وُہ سعادت مندی سے چلتی اُن تک آئی...

"بیٹھیں میرے ساتھ"...

اُنہوں نے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اِشارہ کرتے ہوئے نرمی سے کہا...

"آپ اپنا بِلکُل بھی خیال نہیں رکھ رہی ہیں"...

ناظمہ خاتون نے شکوہ کیا...

وُہ چُپ رہی...

"بیٹا اِس گھر میں اب ہم دونوں کی تنہائی بانٹنے والے دونوں لوگ جا چُکے ہیں ایک تو بہت ہی دور جا چکا ہے اور ایک کے لیے دعا ہے وُہ سدا خوش رہے بس.... ہم دونوں کو ایک دوسرے کا دوست بننا ہو گا میں اپنی ساری باتیں حماد سے کیا کرتی تھی"...

اُن کی آنکھیں میں اُترتی نمی اقراء سے چھپی نا رہ سکی...

"اقراء میری زندگی جینے کی واحد وجہ حماد تھا ورنہ آپ ہی بتاؤ میں ذاکر کے جانے کے بعد کس سہارے جیتی"...

اُنہوں نے اقراء کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے متانت سے کہا....

"مجھے آج بھی اُس کی ہنسی کی آوازیں اِس گھر کے ہر کونے میں گونجتی سنائی دیتی ہے بہت زندہ دِل تھا میر احماد ہر کسی کو اپنی باتوں سے گرویدہ کرنے والا کبھی کسی کا دِل نا دکھانے والا میں نے کس طرح خود کو سنبھالا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں اپنی جوان اور اکلوتی اولاد کے چہرے سے کف گرانے سے زیادہ اذیت ناک لمحہ کسی کے بھی ماں کے لیے اُس لمحے سے زیادہ دردناک منظر کوئی اور نہیں ہو سکتا... مگر میں یہ سب بھی برداشت کر گئی کیونکہ میرے اللہ نے مجھے میرے بچے کی اولاد کو سکھ دکھانا تھا... وُہ بہت رحیم ہے ہر مشکل کے ساتھ آسانی دیتا ہے"...

اُنہوں نے اقراء کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر خود کو بھی اور اُسے بھی تسلی دی....

اقراء کُچھ بھی کہے بغیر سرعت سے اُن کے گلے لگ گئی...

"امی وُہ مجھے بہت یاد آتے ہے اُن کے بغیر مجھے اُس کمرے کے در و دیوار سے خوف آتا ہے مر چُکا ہے وُہ کمرہ بھی جہاں میری زندگی کے حسین ترین لمحے گزرے ہیں مجھے رات رات بھر نیند نہیں آتی"...

وُہ بلکتے ہوئے اُن سے لپٹ کر اپنا تکلیف اُنہیں بتا رہی تھی....

"امی میں نے زندگی کے بہت سال اکیلے گزارے ہیں مجھے کبھی اُن دیواروں سے ڈر

نہیں لگا مجھے اکیلے رہنے کی عادت تھی مگر جب حماد میری زندگی میں آئے اور میں اِس گھر میں تو میں نے ہر لمحہ اُن کی محبت کو جیا ہے اُنہوں نے بغیر کہے میری زندگی کا ہر خلا پُر کیا ہے مجھے عادت ہو گئی ہے اُن کی اور امی عادت محبت سے بھی بری ہے میرا ہر لمحہ ایک اذیت ہے مجھے نہیں یقین آتا اب تک..."وُہ مُجھ سے ملنے بھی آئے تھے جبکہ وہ مُجھ سے ناراض تھے مگر وُہ پھر بھی آئے تھے"....

اقراء بولتی ہوئی اُن سے الگ ہوئی اور پھر بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی....

مگر جاتے جاتے ناظمہ خاتون کو بہت کُچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ آفس جائیں گے آج"...

طیات نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا...

"نہیں آج نہیں کل سے جاؤں گا آج ریسیپشن سے فارغ ہو جائیں"...

"ہوں"

طیات نے ہنکارا ابھرا...

عامر نے حماد کو بیڈ پر دوبارہ لیٹا دیا طیات بیڈ شیٹ ٹھیک کر چکی تھی...

وُہ اب کُشن ٹھیک کر رہی تھی...

اُٹھا کر دوبارہ لٹانے سے بھی حماد کی نیند میں کوئی فرق نہیں آیا وُہ مزے سے سوتا رہا...

"طیات وہاں سائیڈ میں ایک بُک رکھی ہے پلیز دے دیں"...

عامر نے اُسکی طرف والی بیڈ کی سائیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

"یہ لیں"...

طیات نے فوراً کتاب نکال کر اُس کی طرف بڑھائی...

عامر نے عجیب نظروں سے اُسے دیکھا...

"اِدھر میرے ساتھ بیٹھیں"..

عامر نے اپنے برابر میں بٹھاتے ہوئے کہا...

"میں صبح سے آپ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر آپ"..

عامر بے اختیاری میں بول گیا...

طیات نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا....

عامر نے بغور اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کا جائزہ لیا پھر خود کو بولنے کے لیے تیار کرنے لگا...

"طیات ہماری شادی بہت جلدی میں ہوئی ہے نا آپ مُجھے جانتی ہیں نا آپ کو مگر میں جاننا چاہتا ہوں کیونکہ اب زندگی ساتھ گزارنی ہے مگر پلیز خود کو اتنا مشکل نا بنائیں میں آپکو سمجھ ہی نا سکوں ہماری شادی شدہ زندگی کا آج پہلا دن ہے اور میں نے اپنی کوششیں شروع کردی ہیں میں آپ کی طرف سے بھی ردِ عمل چاہتا ہوں"..

عامر آہستہ آہستہ بولتا ہوا اُسے ہمت دے رہا تھا.. نظریں مُسلسل طیات کے بدلتے تاثرات پر تھی...

"میں اُمید کرتا ہوں آپ مُجھے ایک موقع ضرور دیں گی میں ہر ممکن کوشش کروں گا آپ کو کوئی تکلیف نا ہو"...

اُس نے طیات کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا...

طیات کو اُس کے لہجے کی سچائی کا اندازہ لگانے کے لیے تگ ودو نہیں کرنی پڑی اُسکی آنکھیں ہی کافی تھی سیاہ آنکھیں جن میں بھی اُس کے لہجے کا عکس تھا طیات کے لیے احترام تھا...

طیات نے کُچھ کہا نہیں بس وُہ اور شرمندہ ہوگئی اُس نے ایک بار پھر اُس شخص کو غلط سمجھا تھا وہ سمجھ رہی تھی عامر اُس سے اس کی سابقہ شادی کے حوالے سے کُچھ پوچھے گا مگر وُہ تو اُس سے اُس ہی کو سمجھنے کی اجازت مانگ رہا تھا...

طیات نے کندھے پر دھرے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جو اُس کی رضامندی تھی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صدیق آپ ابو بکر سے بات کریں اب رُخصتی ہو جانی چاہئے ماریہ کے پرچے بھی ہو گئے ہیں اب باقی جو پڑھنا پڑھانا شوہر کی اجازت سے اُس کے گھر جا کر پڑھے"...

سعدیہ نے سامنے بیٹھی ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو ساری باتوں سے لاتعلق سی بنی نظریں ٹیلی ویژن سیٹ پر جمائے کوئی فلم دیکھنے مصروف تھی....

"میں کیسے خود سے بول دوں سعدیہ کے بھئی ہماری بیٹی کو رُخصت کر کے لے جاؤ... وُہ خود کہے گا"...

صدیق صاحب نے سخت لہجے میں کہا....

"اِس میں کوئی قباحت نہیں صدیق بیوی ہے اُس کی اب ساری عُمر اگر وُہ نہیں کہے گا تو کیا بٹھا کر رکھیں گے بیٹی کو"...

وُہ بھی ترکی بہ ترکی بولی...

"ہوش کرو سعدیہ کیا بول رہی ہو بھلا کیوں نہیں بولے گا وُہ"...

اُنہیں سعدیہ کی بات سخت ناگوار گزری تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کیونکہ صدیق صاحب مُجھے کُچھ عجیب لگ رہا ہے میں نے دُنیا دیکھی ہے اور بے خبر تو آپ بھی نہیں اتنے جتنا آپ خود کو ظاہر کر رہے ہیں میں ایک ماں ہوں اور اپنی بیٹی اُٹھنے بیٹھنے کے انداز سے ہی اُس کی کیفیت جان لیتی ہوں"...

بظاہر ٹی وی دیکھتی ماریہ اُن کے اِس قدر گہرے اور صحیح تجزیے پر چونکی تھی...

"ماریہ"...

صدیق صاحب نے اُسے پُکارا....

"جی ابو"...

وُہ کوفت زدہ لہجے میں بولی کیونکہ وُہ جانتی تھی وُہ کیوں بلا رہے ہیں....

"ادھر بیٹھ میرا بچہ"...

وُہ انتہائی شفقت سے بولے تو ماریہ اپنے انداز پر شرمندہ سی ہو گئی....

"تمہاری ابو بکر سے بات ہوتی ہے؟"..

"جی ابو"..

اُس نے جھوٹ کہا...

"سب ٹھیک تو ہے نے تُم دونوں کے بیچ دیکھو اگر کوئی مسئلہ ہے"....

ابھی اُن کی بات پوری بھی بھی ہو پائی تھی وہ سخت جھنجلا کر اُٹھ گئی...

"ہر کوئی میرے پیچھے کیوں پڑا ہے مُجھے ہی سمجھا رہا ہے کوئی جا کر اُس اِنسان سے کیوں نہیں پوچھتا کیوں کر رہا ہے ایسا؟؟؟

ابو آپ خود کیا میرے رشتے کی بھیک مانگنے گئے تھے اُس کے پاس نہیں نا"...

وُہ شدید غصّے میں بولی...

اُس کی آواز میں بدتمیزی نہیں بے بسی تھی...

پھر کُچھ کہے بغیر غصّے سے پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی....

"مانو بلی"....

احد نے کہاں اُسی روتے ہوئے دیکھا تھا کبھی وُہ تڑپ گیا اُس کے پیچھے بھاگا....

صدیق صاحب گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئے اُن کے لیے ماریہ کا یہ روپ بِلکُل ہی مختلف تھا...

"میں کہتی ہوں صدیق ابو بکر سے بات کریں اور اسے چلتا کریں"...

سعدیہ فکر مندی سے بولی...

"میری بیٹی اتنی بے وقعت نہیں ہے نا مُجھ پر بوجھ ہے جو میں اُسے لے جانے کے لیے بھیک مانگوں"..

اُنہیں سعدیہ کی باتوں پر مسلسل غصّہ آ رہا تھا....

"میں اپنی بیٹی کی دُشمن ہوں آپکو کیا لگتا ہے یہ سب میں اپنی خوشی سے کہہ رہی ہوں ...

کُچھ فیصلے اپنی عزت کو بالائے طاق رکھ کر بھی لینے چاہیئے اگر ہم اپنی عزت اور بیٹی کی عزت دونوں کو ساتھ لے کر چلیں گے تو کبھی آگے نہیں بڑھ پائیں گے اور ماں باپ کے لیے اولاد سے بڑھ کر کُچھ بھی نہیں ہوتا صدیق کُچھ فیصلے مصلحت کے تحت کرنے چاہیئے...

خاص طور پر ایسے نازک فیصلے اِن میں دِل کی نہیں ہمیشہ دِماغ کی سُننی چاہیے کیونکہ وُہ حقیقت پسند ہے جذباتی نہیں اور بیٹیوں کے باپ تو اپنی پگڑی تک قدموں میں ڈال دیتے یہاں تو صرف بات ہی کرنی ہے"...

سعدیہ کی باتیں اُن کی سمجھ میں بھی آنے لگی تھی...

"میں ابو بکر کو آج رات کھانے پر بلا لیتا ہوں"..

کہہ کر اُنہوں نے موبائل پر ابو بکر کا نمبر ملا دیا...

سعدیہ مطمئن سی ہو کر اُٹھ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے سائے گہرے چلے تھے اُفق کی نیلگی سطحوں پر سیاہی آہستہ اپنے پر پھیلا رہی تھی...

مغرب میں غروب ہوتا سورج اُفق کے مغربی حصے میں ابھی بھی آگ لگائے ہوئے تھا...

ایاز کھڑکی کے ساتھ کھڑا لائحہ عمل ترتیب دے رہا تھا کیسے اور کہاں سے اُسے ابو بکر کو ڈھونڈنے کی شروعات کرنی ہے مگر ہر بار اُلجھ جاتا کوئی نشانی کوئی جگہ کُچھ بھی تو نہیں جانتا تھا وہ...

"کاش آفتاب تُم مُجھے معاف کر دیتے کُچھ تو راحت ہوتی مُجھے میں جھلس رہا ہوں ایک گناہ مُجھے یوں برباد کرے گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا"..

آج بھی ایاز کے لفظوں کی گونج تھی اُسکی سماعتوں میں...

"ہمارا ساتھ یہی تک تھا ایاز ایک بھرپور زندگی گزاری ہم نے ساتھ دوستی کی مگر اب میں اسے آگے لے کر نہیں چل سکوں گا کیونکہ جب جب میں تمہیں دیکھوں گا مُجھے میری بیوی کی بے وفائی یاد آئے گی میں ویسے ہی موت کے بہت قریب ہوں مُجھے اکیلا چھوڑ دو اور اِس بار ہمیشہ کے لیے میری زندگی سے چلے جاؤ"...

Copyright by Author

کپکپاتے ہاتھوں کو جوڑ کر اِلتجا کرتے آفتاب کا عکس اُسکی آنکھوں میں آج بھی جامد تھا....

"میں ہر طرف سے خود ساختہ اِنتخاب کردہ دوزخ میں جل رہا ہوں نجانے اِس جلن سے کب راحت ملے گی"..

ایاز نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہا....

رات کی سیاہی ہے طرف پھیل چکی تھی اور اُسکے اندر بھی اضطراب کم ہونے کے بجائے بڑھتا جارہا تھا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اقراء میں نے آپ سے کہہ دیا مجھے بیٹی ہی چاہیے ہماری بیٹی ہی ہوگی"...

حماد نے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے کہا...

"حماد"...

اقراء نے اُسے آنکھوں کی تنبیہ کی...

"کیا یار ایک ہی تو خواہش ہے میری اُس پر اگر آمین کہہ دیتی تو کیا چلا جاتا آپکو مگر نہیں محترمہ کو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ہمیں گھائل کرنے سے فرصت ملے تو کچھ اور سوچیں یا بولے بھی"...

حماد نے کپڑے الماری میں رکھتی اقراء کے پاس کھڑے ہو کر کہا...

اُس کی بات پر اقراء کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی تھی...

"حماد جب وقت آئے گا تب کی تب دیکھیں گے ابھی ایسا کوئی موقع نہیں اور بس جو بھی دے اللہ صحت مند دے... آمین"

اقراء نے مسکراتے ہوئے کہا...

"آمین"..

حماد نے بھی کہا....

"ویسے ہماری بیٹی بِلکُل آپ کی طرح ہو گی پیاری سی"...

"آپ پھر سے شروع ہو گئے حماد...

آپ مُجھے پاگل کر دیں گے کتنا آگے کی سوچتے ہیں آپ"...

اقراء نے مصنوئی خفگی سے کہا...

"خواب دیکھنے میں کیا جاتا ہے جانم زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اِس لمحے ہے اگلے لمحے نہیں کیا پتا اگلی سانس آئے یا نہیں...اِنسان کم از کم خوابوں میں تو اُن حسین لمحات کو جی لے جن کی تعبیر تک حیاتی رہے یا نہیں"..

حماد نے اقراء کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت پاش لہجے میں کہا...

"ایسی باتیں نہیں کیا کریں آپ میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی اب"..

اقراء اُسکے سینے سے لگ گئی...

"ارے پھر تو میں ہر لمحہ ایسی باتیں کروں گا اسی بہانے آپ میرے ہر دم قریب رہیں گی"...

حماد شوخی سے بولا...

"آپ بہت بد تمیز ہیں"..

اقراء اُسکے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی....

تیز ہوا کے باعث کھڑکی کھل کر آپس میں ٹکرانے لگی تو اُسکی آواز سے اقراء گہری نیند سے ہڑبڑا کر اُٹھی اور وہ حسین خواب یادوں کا سلسلہ بھی وہی رُک گیا...

وُہ کھڑکی بند کرکے آکر آکر راکنگ چیئر پر بیٹھ گئی....

"آپ سچ میں بہت بد تمیز ہیں حماد کوئی اِس طرح بھی جاتا ہے کیا"....

اقراء نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے حماد کے عکس سے گویا ہوئی...

اقراء کے لیے تو حماد کہی گیا ہی نہیں تھا بس اُس کا وجود نہیں تھا احساس تو ہر لمحہ تھا جو ہر جگہ ساتھ تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلامُ علیکم"...

طیات نے سر جھکاتے ہوئے نزہت خاتون کو سلام کیا...

"وعلیکم سلام..بیٹا خوش رہو سدا سہاگن رہو"...

اُنہوں نے اُسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے کہا...

"بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹا"..

اُنہوں نے طیات کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہا...

"امی میں آپکا سامان رکھ رہا ہوں آپ بھی چل کر آرام کر لیں باقی باتیں بعد میں آرام سے کیجئے گا ورنہ رات کی تقریب میں آپ مزید تھک جائیں گی"...

عامر نے دونوں ہاتھوں میں بیگز اُٹھائے کہا...

"پہلے میں اپنے حماد سے تو مِل لوں پھر تُم سامان کمرے میں رکھ آؤ"...

وُہ عامر کو آرڈر دیتی ہوئی طیات کو لے کر آگے بڑھ گئی...

"اپنے حماد سے تو مِل لوں"..

یہ الفاظ سن کر طیات سخت تذبذب کا شکار ہو گئی تھی...

"کیا میری قسمت سچ میں اتنی اچھی ہے"..

اُس نے خود سے سوال کیا...

جواب اُس کے سامنے تھا...

مگر اپنے تلخ تجربے کی وجہ سے اب وہ بھروسہ کرنے سے ڈرتی تھی...

✶✱✶✱✶✱✶

عامر"..

"جی"..

وُہ کسی سے فون پر بات کر کے فارغ ہوا تھا...

"وُہ میں"...

طیات جو بولنا چاہتی تھی وُہ ہونٹوں پر نہیں لا پا رہی تھی...

عامر نے اُس کی جھجک کو محسوس کر لیا اُسکے پاس آکر دونوں ہاتھ اُسکے کندھے پر رکھ کر بولا...

"کیا بات ہے آپ کُچھ پریشان سی لگ رہی ہیں جو بھی بات ہے آپ بلا جھجک بتائیے طیات ہمارے رشتے ایک دوسرے سے کوئی بھی بات کہنے کے لیے تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں میں نہیں سنوں گا آپکو تو اور کون سنے گا"..

وُہ اپنے ازلی نرم لہجے میں بولا...

"میں ایک وعدہ چاہتی ہوں آپ سے"...

"کیسا وعدہ"..

عامر کو سمجھ نا آیا...

طیات نے ایک گہری سانس اندر اُتاری پھر ہمت کر کے بولی...

"آپ ہمیشہ حماد کو اسی طرح چاہیں گے"...

لہجے میں ایک التجا تھی...

اُس کی بات پر عامر چونکا نہیں تھا کیونکہ یہ سوال غیر متوقع نہیں تھا اُس کے لیے....

وُہ تیار تھا اِس سوال کے لیے کیونکہ سچ تو یہی تھا وُہ حماد کا سگا باپ نہیں تھا...

"طیات میں کوئی بڑے بڑے وعدے نہیں کروں گا بس آپکو اِس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں میں نے آپکے ساتھ ساتھ حماد کو بھی سچے دِل کے ساتھ اپنی زندگی میں شامل کیا ہے.. اور میں اپنے باپ ہونے کا فرض بہت اچھے سے نبھاؤں گا...

اللہ نے چاہا تو ہماری اولاد ہوئی تو بھی آپکو اِس بات کا یقین دلاتا ہوں کے حماد ہمیشہ میری پہلی اولاد رہے گا"..

عامر مضبوطی سے کہا...

طیات کے دِل پر سے ایک بوجھ کم ہوا تھا وُہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی....

"شکریہ"..

وُہ بس اتنا ہی کہہ سکی...

"اِس کی ضرورت نہیں"..

عامر نے ہاتھ اُسکے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا...

"اب آپ تیار ہو جائیں میں باقی انتظامات دیکھ لوں"...

وُہ اُسکا شانہ تھپتھپا کر چلا گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ چوڑیاں پہن رہی تھی جب عامر اُس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا اور بڑے انہماک سے اُسے دیکھنے لگا...طیات کو اُس کے آنے کی خبر نا ہوئی وُہ چہرہ نیچے کیے چوڑیاں اپنی کلائیوں میں اُتار رہی تھی...عامر نے جُھک کر جب برش اُٹھایا تو اُسے عامر کی موجودگی کا احساس ہوا...

"ماشاللہ بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ"...

عامر نے اُسے سراہتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

"جی"..

طیات حیرت زدہ لہجے میں بولی اُسے کہاں عادت تھی تعریف سُننے کی...

"حیران کیوں ہو رہی ہیں آپکی تعریف کر رہا ہوں برائی نہیں"...

اب کی بار عامر کچھ شوخی سے بولا...

"تھینک یو"..

"اِس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں نہیں تعریف کروں گا تو اور کون کرے گا آخر کار آپ میری بیوی ہے اور وہ بھی بہت پیاری"..

سنجیدہ سا رہنے والا وہ انسان نجانے کیوں طیات کے لیے خود کو بے بس پاتا تھا....

طیات نے نظریں جھکا لی...

اور جلدی جلدی سے باقی جیولری پہننے لگی...

عامر اُس کے شرمانے کے انداز سے محظوظ ہوا تھا.....

"چلیں"..

عامر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا...

طیات کی آنکھوں کے سامنے کسی اور کا پیکر آٹھہرا..

اُس نے عامر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جسے عامر نے بہت نرمی سے اپنی ہتھیلی میں قید کر لیا...

طیات نے ذرا کی ذرا نگاہ اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا اُسکی گندمی رنگت پر سفید شلوار

Copyright by Author

قمیض اور بلیک واسکٹ بہت بچ رہی تھی مسکراتے ہوئے اُسکے دونوں گالوں میں پڑنے والے گڑھے اُس عام شکل وصورت والے اِنسان کو خاص بناتے تھے یہ سچ تھا راحیل کی وجاہت کا عامر کے پاس عشر عشیر بھی نا تھا مگر نجانے کیوں طیات کو اُس کا چہرہ انتہائی پرکشش لگا...

"کیا ہوا"..

عامر نے اپنے اوپر اس کی منہمک نگاہوں سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا...

"کُچھ نہیں چلیں"..

طیات نے ہاتھ کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا کیونکہ یہ وہی لمحہ تھا جب وہ عامر کو مکمل طور سے اپنا چکی تھی جو عشق اُسے راحیل سے تھا اُسے دل کے کسی کونے میں قید کر چکی تھی...

"حماد کہاں ہے"..

"حماد کو امی لے گئی ہیں وہ انہی کے ساتھ ہی آئے گا"...

طیات نے قدم بڑھاتے ہوئے کہا...

عامر طیات کے نزہت خاتون کو امی بلانے پر دِل سے خوش ہوا تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی آپی اور عامر بھائی آ گئے"..

ایان نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے عامر اور طیات آ رہے تھے اور فوٹوگرافرز نے تصویریں کھینچنی شروع کر دی تھی...

امان کی نظروں نے سب سے پہلے طیات کے چہرے کا احاطہ کیا اُسے وہاں صرف طمانیت اور ایک خوشگوار سے چمک دِکھی تھی...

اُس نے اپنے تمام خدشوں کے غلط ثابت ہونے پر دِل میں ہی اللہ کا شکر ادا کیا....

"السلامُ علیکم بھائی"...

طیات نے دعا لینے کے لئے سر جھکایا...

"وعلیکم سلام بھائی کی جان"..

امان نے سرشار لہجے میں کہتے ہوئی اُسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے گلے لگا لیا...

"کیسی ہے میری گڑیا"...

امان نے اُسے خود سے لگائے ہوئے ہی کہا...

طیات نے عقیدت مند نظروں سے عامر کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے بولی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"بہت مطمئن بہت خوش"...

اُس کی خوبصورت مسکراہٹ اور مضبوط لہجہ سچی خوشی کا ثبوت تھا...

"ہمیشہ خوش رہو"...

امان نے اُسے دعا دی...

"آپی میری بات بھی سُن لیا کریں کبھی آئی نہیں اور بس بھائی بھائی... بھول ہی جاتی ہیں ایک اور ہینڈسم سا بھائی ہے آپکا"..

منہ پھلا کر کہتا ایان اُسے حماد کی یاد دلا گیا...

"کاش حماد تُم آج ہوتے تو دیکھتے تمہارے ایک فیصلے نے میری زندگی کو کتنا سکون بخشا ہے میں زندگی میں کبھی بھی تمہیں نہیں بھول سکتی"...

طیات نے حماد کو یاد کرتے ہوئے سوچا...

"اچھا چلو ہم دونوں اسٹیج پر جا کر بیٹھتے ہیں.. چلو مجھے اسٹیج تک لے کر چلو خادم"...

اُس کے اندر کی اصل طیات آہستہ آہستہ باہر آرہی تھی جو بلکل ہی گُم ہو چکی تھی...

"یہ خادم کسے بولا آپ نے"..

ایان تپ کر بولا...

"ظاہر ہے تمہیں ہی بولا ہے تمہارے علاوہ یہاں کوئی اِس پوسٹ کا اہل نہیں"..

طیات نے اُسے مزید تپاتے ہوئے کہا...

"میں کوئی خادم وادم نہیں"...

"کیا تُم اپنی آپی کو آج بھی ناراض کرو گے اللہ کرے گنجے ہو جاؤ تُم"...

وُہ ایان کے بال بگاڑ کر بولی...

"آپی آپ سے کتنی بار کہا ہے میرے بالوں کو ہاتھ نہیں لگایا کریں"..

وُہ جھنجھلا کر بولا اور اپنے بال دوبارہ سیٹ کرنے لگا....

"لے کر چلتے ہو یا"...

طیات نے دھمکی دی...

"چلیں مہارانی آپی"...

ایان دانت پیس کر بولا...

طیات اُسکے انداز پر بے ساختہ ہنس دی...

"چلو خادم"...

امان نے جب یہ منظر دیکھا تو اُس کی آنکھیں بھر آئی آج نجانے کتنے عرصے بعد وہی

شوخ و چنچل سی طیات کو اُس نے دوبارہ دیکھا تھا وُہ اب طیات کی طرف سے مطمئن ہوتا جارہا تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ لوگ تقریب سے تقریباً رات ۴ بجے گھر لوٹے تھے عامر سخت تھکا ہوا تھا آتے ہی لیٹ گیا...

"میں چینج کر کے آتی ہوں پھر آپ بھی چینج کر کے سو جائیے گا آپکو کل آفس بھی جانا ہے"...

"ہوں"..

عامر نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے بغیر کہا....

طیات جب کپڑے بدل کر آئی تو عامر سو گیا تھا...

"عامر کپڑے بدل لیں"..

وُہ کچی نیند میں ہی تھا فوراً ہی اُٹھ گیا..

طیات اُسکے کپڑے نکالنے لگی.....

عامر نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا لیا...

حماد اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا عامر نے اُسے گود میں لے لیا اور

Copyright by Author

پیار کرنے لگا حماد اُسکی شیو کے بالوں کو کھینچنے لگا عامر بار بار اُس کے ہاتھ ہٹاتا مگر کُچھ لمحے منہ کے زاویے رونے والے کر کے پھر اُسکی شیو کی طرف چڑھائی کر دیتا عامر کو یہ کھیل مزا دے رہا تھا....

طیات بھی کپڑے نکال کر بیڈ پر ہی بیٹھ گئی اور اُنہیں دیکھنے لگی...

"لائیں مُجھے دے دیں آپ کپڑے بدل لیں"..

طیات نے ہاتھ آگے بڑھائے حماد کو لینے کے لیے...

"بدل لوں گا"...

عامر بغیر دیکھے بولا اُس وقت اُس کی توجہ کا مرکز تو حماد تھا...

طیات اپنے بالوں کو کیچر میں قید کرتے ہوئے مسکرائی...

"یہ گیلا گیلا کیوں محسوس ہو رہا ہے مُجھے"..

عامر نے اپنے کپڑوں پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا...

طیات نے ایک نظر عامر کی گود میں مزے سے لیٹے حماد کو دیکھا جو اب اُسکے کرتے کے بٹن سے نبر آزمائی کر رہا تھا....

اُس نے بے اختیار لبوں پر آتی ہنسی کو روکا تھا...

"ارے یہ تو شاید اِس نے سو سو کر دی"..

عامر نے حیرت سے کہا تھا لگا کر حماد کے کپڑے محسوس کیے تو وُہ گیلے تھے....

طیات نے اب کی بار اپنی ہنسی کو روکا نہیں وُہ کھل کر ہنس پڑی.....

عامر نے حماد کو دیکھا تو وہ زبان نکالے اُسے چڑا رہا تھا...

عامر کبھی ہنستی طیات کو دیکھتا اور خود کو چڑاتے حماد کو اُسے حماد پر جی بھر کے پیار آیا...

"لائیں اب تو آپ کپڑے بدل ہی لیں"..

طیات ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی...

عامر حماد اُسے دے کر کپڑے بدلنے چلا گیا....

جب وہ کپڑے بدل کر باہر آیا تو فجر کی اذان ہو رہی تھی وہ وضو کر کے آ گیا اور تھکاوٹ کے باعث مسجد جانے کے بجائے گھر میں ہی نماز کی ادائیگی کی..

طیات نے اُس کے پیچھے جائے نماز بچھالی اور نماز فجر ادا کرنے لگی...

کمرے کی فضا پُر نور سی تھی ایک عجیب سا سکون تھا اُس خاموشی میں جہاں بس لب ہل رہے تھے سجدے میں سر جھکے تھے....

گھر کا سربراہ مرد ہوتا ہے اور اُس کی دین سے قریبی یا دوری گھر کے حالات پر ایک بڑا اثر ڈالتی ہے..

خواہ وہ مثبت اثرات مرتب ہو یا منفی...

عامر نے سلام پھیرنے کے بعد اپنے پیچھے ہاتھ اُٹھا کے رو رو کر دعا مانگتی طیات کو دیکھا...

اُٹھ کر قرآن پاک لے آیا اور بُلند آواز میں تلاوت کرنے لگا...

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ...

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے، راندے ہوئے شیطان سے...

طیات اُس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ....

أَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ (۲)

عامر کی آواز میں ایک سحر تھا اور طیات اُس سحر میں کھو گئی تھی...

اِس سے خوبصورت آغاز کیا ہو گا دن کا...

طیات نے سوچا...

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَکَ (۳) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۴) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۵) إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

(۶) فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (۷) وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ (۸)

سورۃ ختم کرنے کے بعد وہ رُکا اپنے برابر میں بیٹھی طیات کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے ہوئے تھی پُر سکون سی لگ رہی تھی...

اُس نے بولنا شروع کیا....

"پریشانیاں انسان پر ہی آتی ہیں طیات"....

طیات نے اپنی آنکھیں کھولی اور اُسے دیکھنے لگی...

"جن سے وہ تنگ دل ہو جاتا ہے حالانکہ اللہ کے پاس اِن سے چھٹکارا بھی ہے جب یہ مصیبتیں کامل ہو جاتی ہیں اور اس زنجیر کے حلقے، مضبوط ہو جاتے ہیں اور انسان گمان کرنے لگتا ہے کہ بھلا یہ کیا ہٹیں گی کہ اچانک اس رحیم و کریم اللہ کی شفقت بھری نظریں پڑتی ہیں اور اس مصیبت کو اس طرح دور کرتا ہے کہ گویا آئی ہی نہ تھی..اِسی لیے میرا دِل جب بھی بے چین ہوتا ہے یا کوئی پریشانی ہوتی ہے میں یہ پڑھ لیتا ہوں اسے ہر بار پڑھنے سے یقین پختہ ہو جاتا ہے "مُشکل ہے تو آسانی بھی ہے...."

عامر نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں سُرخ دوڑے تیر رہے تھے...

"یہ مت کیا کریں طیات یہ آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں" ...

عامر نے اپنی محبت کا پہلا اعترف کیا تھا...

اُس نے طیات کی آنکھوں کو چھلکنے سے پہلے ہی صاف کر ڈالا..

"اللہ نے ہمارے سینوں کو منور کر دیا چوڑا کشادہ اور رحمت و کرم والا کر دیا ہے جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ جس طرح آپکا سینہ کشادہ کر دیا گیا ہے"...

طیات معاف کرنا اُسے بہت پسند ہے... آپ اپنے ساتھ زیادتی کرنے والے ہر انسان کو معاف کر دیں آگے بڑھنے میں آسانی ہو گی....

"خوشی و غم اور کامیابی و ناکامی کی آنکھ مچولی زندگی بھر انسان کے ساتھ چلتی رہتی ہے، اچھے برے دن ہماری زندگی کا لازمہ ہیں، ہمیں ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ کچھ لوگ اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں، اپنی اصلاح کرتے ہیں اور اپنے مقصد حیات کی طرف اپنی توجہ مرکوز کیے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ مثبت رویہ ہے جو حضرت انسان کو ناکامی کے بعد سنبھلنا سکھاتا ہے، زندگی کے نشیب و فراز سے نپٹنا سکھاتا ہے، ورنہ یوں بھی ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنی ناکامیوں آزمائشوں سے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور مایوسی کا شکار ہو کر گمنامی کے اندھیروں میں کھو جاتے ہیں۔ کامیابی کے سفر کے کچھ عملی تقاضے ہوتے ہیں اور ان تقاضوں کو پورا کیے بغیر بات کہاں بنتی ہے؟"..

"صرف خواہشات کا ہونا کافی نہیں ہے، ان خواہشات کے حصول کے لیے اپنے

Copyright by Author

سامنے موجود رکاوٹوں کو بڑے حوصلے اور استقامت سے پھلانگنا پڑتا ہے۔

اگر کسی ایک مقصد یا منزل میں کامیابی نہیں ملتی ہے تو نااُمید نہیں ہونا چاہیے بلکہ زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے اور ایسے لوگوں کے لیے میدانوں کی کمی نہیں ہے۔ اگر ایک منزل چھوٹتی ہے تو کوئی بات نہیں، سوار بلند حوصلہ ہو تو گھوڑا دوڑانے کے لیے دوسرے بہت سے میدان چاروں طرف ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ بس ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور پھر ایک ہی خیال سے چپک کر رہ جانا کہاں کی دانائی ہے؟"

طیات کو اُسکے الفاظ خود پر طنز محسوس ہوئے...

"مَن جَدَّ وَجَدَ" کا فرمان ہے اور جو کوشش کرتا ہے یقیناً پالیتا ہے بس شرط ہے صبر، استقامت، حوصلہ، ہمت، جوانمردی اور یقین۔ پھر ہمیں یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ اگر انسان کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو یہ دنیا جنت نہ بن جائے؟ جب کہ دنیا امتحان گاہ ہے، آزمائشوں کی جگہ ہے، یہاں اچھے اور بُرے کی تمیز ہوتی ہے، رشتوں کی سچائی کا احساس ہوتا ہے، اپنوں اور بیگانوں کی پہچان ہوتی ہے، بس انسان کو چاہیے کہ مشکل حالات میں بھی صبر و استقامت کا دامن تھامے رہے، قدموں میں لغزش نہ آنے پائے، ذہن متزلزل نہ ہو سکے، ایمان و یقین میں مزید پختگی پیدا کرے....

اندھیرے کو بُرا بھلا کہنے سے تو بہتر ہے کہ ایک شمع روشن کر دی جائے"....

Copyright by Author

طیات نے عامر کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا ایک سکون کی لہر اُتری تھی کس قدر سکون تھا عامر کی آغوش میں کوئی اضطراب جو تھا دھواں ہو گیا تھا بس سکون تھا....

عامر نے مسکراتے ہوئے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا...

"جب مایوسی دل پر قبضہ کر لیتی ہے اور سینہ باوجود کشادگی کے تنگ ہو جاتا ہے تکلیفیں گھیر لیتی ہیں اور مصیبتیں ڈیرہ جما لیتی ہیں کوئی چارہ سجھائی نہیں دیتا اور کوئی تدبیر نجات کارکردگی نہیں ہوتی"...

یہ سورۃ اِنسان کو نئے سرے سے ہمت دلاتی ہے

میں کوئی عالم نہیں طیات مگر یہ سب جو میں نے آپ سے کہا یہ میرا تجربہ ہے اُس اُسکی رحمت ہے...

وہ دعاؤں کو سننے والا باریک بین اللہ اس سختی کو آسانی سے اور اس تکلیف کو راحت میں بدل دیتا ہے۔ تنگیاں جب کہ بھرپور آپڑی ہیں پروردگار معاوضتیں نازل فرما کر نقصان کو فائدے سے بدل دیتا ہے"...

"بیشک مُشکل کے ساتھ آسانی ہے"..

اُس نے طیات کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا....

"آپ بہت اچھے ہے عامر میں بہت خوش نصیب ہوں جو مُجھے آپ کا ساتھ ملا"...

طیات نے کہا...

عامر نے دوبارہ اُسکی آنکھیں کو صاف کیا...

"میں اچھا نہیں اللہ بہت رحیم ہے طیات"...

اُس نے قرآن پاک دوبارہ کھولتے ہوئے کہا...

"بیشک"..

وُہ اور سمٹ گئی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر جب سے ماریہ کے گھر سے آیا تھا شرمندگی کے سمندر میں غوطہ زن تھا صدیق صاحب کا التجائی لہجہ اُسے مجرم بنا رہا تھا...

"میری ناکام محبت صرف اور صرف اللہ کی مرضی تھی میں کیوں ماریہ کو سزا دے رہا ہوں...وُہ ٹھیک ہی کہتی ہیں میں بہت خود غرض ہوں صرف اپنے بارے میں ہی سوچتا ہوں... مگر کیا میرا کسی بھی خوشی پر کوئی حق نہیں مجھے ہی کیوں اتنے دُکھ ملیں ہے"..

اُس نے کروٹ بدلی...

"میں کل ہی اُنہیں رُخصتی کے لیے ہاں بول دوں گا میں خود اب اِس تنہائی سے تنگ آ چکا ہوں مُجھے بھی سکون چاہیے"...

ابو بکر نے اردہ کیا اور آنکھیں بند کرلی اِس فیصلے بعد وُہ مطمئن تھا اُس نے صدیق صاحب کو ہاں کر دی اور ایک ہفتے بعد ماریہ رُخصت ہو کر اُسکے گھر آ گئی اُسکی زندگی میں ماریہ کے صبر اور محبت کے امتحانوں کا اصل مرحلہ اب شروع ہو چکا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا بات ہے بیٹا پچھلے ا ہفتے سے میں تُجھے دیکھ رہا ہوں روز یہاں آکر بیٹھتا ہے بے چین ہوتا ہے روتا ہے پھر چلا جاتا ہے"..

مولوی محمد رزاق نے آج اُس سے پوچھنے کا ارادہ کیا اور اُسکے پاس آ بیٹھے...

راحیل کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے....

"پریشان ہے؟مایوس ہے؟"

اب کی بار اُسکی آنکھوں کی پتلیوں میں حرکت ہوئی ہونٹ بولنے کے لئے کپکپانے لگے...

مولوی صاحب جان گئے...

"مایوسی کفر ہے"...

آنکھیں پُر نور تھی....

"ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ"..

"جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا"،

راحیل کے ساکت وجود میں دوبارہ جنبش ہوئی...

"بیٹا اللہ پر توکل ایمان کی روح اور توحید کی بنیاد ہے، اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ پر چھوڑنے کا نام توکل ہے، اسباب اختیار کئے بغیر اللہ پر توکل کرنا ہیں سخت غلط ہے"..

وُہ دم سادھے اُنکی باتیں سُن رہا تھا جو بغیر بتائے اُسکا مسئلہ جان گئے تھے...

"اس قسم کے توکل کا شریعت نے حکم نہیں دیا ہے، قرآن میں ایسی تعلیم ہرگز نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایسی کوئی تعلیم دی ہے۔"

اُسکو اپنے جلتے وجود پر پھوار پڑتی محسوس ہوئی....

"ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ"..

"جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا"۔

انہوں نے دوبارہ دہرایا...

اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے...

"ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین"

"اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو، اگر تم مسلمان ہو"۔

راحیل کی آنکھوں کے سامنے اپنی ۳۱سالہ زندگی گھومنے لگی کوئی ایسا لمحہ نہیں ملا اُسے جو اُسکے مسلمان ہونے کا ثبوت ہو محض ایک نام تھا جو اُسے نام کا مسلمان ہونے کا شرف عطا کرتا تھا...

"وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین "۔

"تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے"۔

راحیل کو اپنے اندر نئی ترنگ محسوس ہونے لگی...

ارشادالٰہی ہے :

"وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون"...

وہ مسلسل اُس کے ذہن کا بوجھ کم کر رہے تھے...

"مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے"۔

ان آیات پاک میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا حکم اور اس کی انتہائی ترغیب دی ہے"..

وہ اُنہیں سنتے رہنا چاہتا تھا اور وہ وہی کر رہا تھا....

"مجھے بھی مسلمان بننا ہے اللہ کا مقرب بننا ہے"...

راحیل نے اُن سے کہا...

راحیل کے اس بات پر وہ محض مسکرائے تھے...

****

ٹیبل پر رکھے موبائل پر طیات کالنگ دیکھ کر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی اُس نے ایکسکیوز کرکے کال ریسیو کی...

"السلامُ علیکم"..

طیات نے کہا...

"وعلیکم سلام"..

"کیا کر رہے ہیں آپ"...

طیات نے کال تو کرلی مگر سمجھ نہیں کیا کیا بات کرے مگر اتنا طے تھا اُسے عامر سے بات ضرور کرنی تھی...

"کُچھ نہیں بس ایک میٹنگ میں ہوں"...

"آپ آتے ہوئے میرے ڈریسز لے آئیں گے ٹیلر سے"...

"اچھا ٹھیک ہے اور کُچھ"..

عامر میٹنگ میں تھا اِس لیے جلدی بات ختم کرنا چاہی...

"اور جلدی آئے گا مُجھے گھر کے لیے کُچھ شاپنگ بھی کرنی.... حماد کے کپڑے بھی لینے ہیں اور"...

"طیات ایک منٹ"...

عامر خود اُس سے بات کرتے رہنا چاہتا تھا...

عامر نے اُس سے کہہ کر ساتھ بیٹھے لوگوں کو باہر جانے کی اجازت دیتے ہوئے آرام سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کیا...

"ہاں بولیں اب آپ"...

عامر اب تمام تر توجہ اُسکی طرف کر چُکا تھا....

"آج ہم لوگ ساحل سمندر بھی چلیں گے"..

طیات نے ایک اور آرڈر دیا...

جیسا آپ کہیں محترمہ اُس نے واقعی سر کو خم دیا...

"اچھا تو میں ابھی آفس سے نکلتا ہوں"...

"جی ٹھیک ہے آجائیں"...

وُہ خوش ہو کر بولی...

عامر نے اُسے گھر کے باہر سے ہی پک کیا حماد کو نزہت خاتون نے اپنے پاس ہی رکھ لیا...

عامر نے گاڑی سی ویو کے راستے پر ڈال دی...

"آپکو پتا ہے عامر مجھے ساحل سمندر جانے کا بہت بہت شوق میں بھائی کے ساتھ ہر دو تین ہفتوں میں جاتی تھی مگر پھر"....

وُہ بولتے بولتے چُپ ہوئی کُچھ یاد آیا تھا بلکہ بھولا ہی کہاں تھا وہ...

"کوئی بات نہیں میں لے آیا کروں گا آپکو"..

عامر نے اُس کی مشکل آسان کی....

"لیجئے آگیا آپکا ساحل سمندر"...

عامر نے گاڑی سائڈ میں روکتے ہوئے کہا...

طیات فوراً سے نیچے اُتر گئی نگاہوں کے سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا حد نگاہ تک صرف آب تھا....

طیات نے اپنے سینڈلز اُتار لیے جنہیں عامر نے پکڑ لیا....

وُہ اُسکا کندھے سے سر ٹکائے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی....

یہ سمندر بھی روز نجانے کتنے مناظر دیکھتا ہے.. کہیں کوئی نیا نویلا عاشق، اپنی نئی نئی محبوبہ سے چاند توڑ لانے کی جھوٹی قسمیں کھا رہا ہوتا ہے تو دوسری طرف پر ایک عمر رسیدہ جوڑا پوری جوانی لٹا کر اپنے بچوں کا مستقبل سنوار کے اور اسے اس ملک سے دور کسی اور ملک میں بھجوا کر زندگی کے آخری دن بغیر کسی بات چیت کے ایک دوسرے کے ساتھ بِتا رہا ہوتے ہیں۔

دوسری جانب دستر خواں پر ضیافت کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

نا ہی انہیں سمندر کی مست موجوں اور مدھر آوازوں سے محظوظ ہونے کا طریقہ آتا ہے۔

نا ہی اس کے آنگن میں بیٹھ کر کھانے کا سلیقہ۔ وہ شہر کا شور بھی اپنے ساتھ ہی لے آتے ہیں اور جاتے جاتے فضا کو شور سے اور کنارے کو کچرے سے آلودہ کر کے چل پڑتے ہیں۔

شام ہوتی گئی ساحل پر آنے والے لوگوں کا رش بڑھتا گیا اونٹ بان اور گھوڑے بان کی سواری میں اضافہ ہوتا گیا لوگ سمندر پہ سمندر کی لہروں کی طرح آتے گئے کوئی

کسی کو نہیں جانتا تھا سب سمندر کی لہروں سے کھیلنے میں مصروف تھے۔

زندگی کے دن کو رات اور رات کو دن بننے کی طرح لہریں آگے سے پیچھے ہو جاتی تھی۔

یہ لہریں ساون کے پہلی کرن کی طرح سب کو خوش کر رہی تھیں۔

یہاں سب لوگ اپنی اپنی خوشیوں میں مگن تھے۔

ساحل سمندر پر اتنے سیپ کے خول بکھرے پڑے ہیں کہ چبھ چبھ کر پیر زخمی ہو جاتے ہیں... لیکن پھر بھی---.. سمندر, سمندر ہے---.. سہانا موسم اور خوبصورت سمندر... دل جتنا ہی اداس ہو سمندر اس اداسی کو دور کر دیتا ہے...

دن بھر کا تھکا ماندا آفتاب افقِ مغرب کی اوٹ میں سر نگوں تھا۔ ہلکی ہلکی خنک ہوا طبیعت میں کسل مندی پیدا کر رہی تھی اور آسمان کے کنارے شفق رنگین بڑے دیدہ زیب نظر آرہے تھے۔ دور تک سرخ دھاریں اس طرح پھیل گئی تھیں جیسے عروسِ شام رنگین آنچل سے ڈھلک گئی ہو۔

وُہ دونوں کنارے پر موجود ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھے کافی دیر سے غروبِ آفتاب کے اس روح پرور نظاری سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اِس بات سے بے خبر کسی کی بنجر آنکھیں اِس منظر کی تکلیف سے بھر آئی تھی...

"عزت عامر اِنسان کی زندگی کے سب سے بڑی ضرورت ہوتی ہے محبت سے بھی زیادہ"...

اُس نے دل گرفتگی سے کہا...

"واقعی محبت ہو یا نہیں عزت اور عقیدت کا رشتہ سب سے بڑھ کر ہوتا ہے"...

عامر نے متانت سے جواب دیا...

"کیا سوچنے لگ گئی اب آپ"...

عامر نے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ واپس لوٹ آئی...

"کُچھ نہیں بس ایسے ہی کُچھ یاد آ گیا تھا"...

طیات نے کھلے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

"مُجھے بتا سکتی ہیں آپ"...

عامر نے اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے دوسرا ہاتھ اُس کے شانوں پر پھیلاتے ہوئے نرمی سے کہا...

تھوڑے فاصلے پر کھڑے اِنسان نے اپنا رُخ بدلا تھا...اُسکے کانوں میں آواز آ رہی تھی...

"کبھی کبھی نا آپکو بڑا مان ہوتا ہے کسی پہ کے یہ شخص آپکو ضرور سمجھے گا مگر کوئی اور

سمجھے نا سمجھے پھر وہی آپکو سب سے زیادہ غلط سمجھ لیتا ہے....

اور یہ جو بے اعتباری ہوتی ہے نہ یہ ایک کنکر کی طرح ہوتی ہے عامر یہ آپ کے مان کو ایک لمحے میں کرچیوں میں توڑ دیتی ہیں...

اور پھر اُس ٹوٹے ہوئے مان کی کرچیاں ساری عمر کے لیے دِل میں ایک زخم کر دیتی ہے جو ہر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ناسور بن جاتا ہے اور اُس ناسور سے اذیت رستی ہے"..

طیات نے عامر کے کندھے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا...

کُچھ لمحے یوں ہی سرک گئے...

"عامر"...

طیات نے پُکارا تو عامر نے آنکھیں کھولیں...

"جی"...

"آپ تو کبھی میرا مان نہیں توڑیں گے نا"...

طیات کے انداز میں پُرانے زخموں کی تکلیف نمایاں تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

راحیل کی آنکھوں کے سامنے وُہ منظر آگیا جب اُس نے طیات کا مان توڑا تھا....

"تُم نے جو کچھ بھی دیکھا محض نظر کا دھوکا ہے ابو بکر تُم سے ہی مِلنے آیا تھا میں نے اُسے بولا کہ تُم گھر پر نہیں ہو تو وہ جا ہی رہے تھے کے مجھے چکر آ گئے اور بس وہ مجھے کمرے تک چھوڑنے آیا تھا اِس سے زیادہ اور کُچھ نہیں تمہیں مجھ پر اپنی طیات پر بھروسہ نہیں میں صرف اور صرف تمہاری ہوں"....

ایک مان تھا اُسکے لہجے میں کرب تھا آواز میں....

"کیا میں آپ کا مان ہوں"..

عامر نے تصدیق چاہی...

طیات نے اثبات میں سر ہلایا...

عامر کے دِل کو کُچھ ہوا تھا اور وُہ جان گیا اُسے کیا ہوا تھا...

راحیل کا دِل کٹ کر رہ گیا...

"کبھی بھی نہیں"..

عامر نے اب کی بار اُسے اپنے سینے سے لگا لیا....

راحیل سے مزید نہیں رُکا گیا وُہ دور جاتی لہروں کی طرف بڑھا....

Copyright by Author

"مُجھے بھی ساتھ لے جاؤ مُجھے بھی"...

وُہ بھاگنے لگا یہاں تک کے پانی اُسکے سینے تک آ گیا اور پھر ایک لہر اُس پر مہربان ہو گئی اُسے اپنی لپیٹ میں لیا....وُہ سمندر کی گہرائیوں میں کھونے لگا شاید یہی اختتام تھا راحیل آفتاب کا..

✶✱✶✱✶✱✶

New Era Magazine
http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

www.neweramagazine.com
میدان حشر
قسط نمبر ۲۲
باب ۱۵
تُو ہی میرا حاصل
مصطفیٰ چھیپا
FB|page|MustufaChhipaNovels

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

‘پندرہواں باب‘

"تو ہی میرا حاصل"

"کیا میں آپ کا مان ہوں"..

عامر نے تصدیق چاہی...

طیات نے اثبات میں سر ہلایا...

عامر کے دِل کو کُچھ ہوا تھا اور وہ جان گیا اُسے کیا ہوا تھا...

راحیل کا دِل کٹ کر رہ گیا...

"کبھی بھی نہیں"..

عامر نے اب کی بار اُسے اپنے سینے سے لگا لیا....

راحیل سے مزید نہیں رُکا گیا وہ دور جاتی لہروں کی طرف بڑھا....

"مُجھے بھی ساتھ لے جاؤ مُجھے بھی"...

وہ بھاگنے لگا یہاں تک کے پانی اُسکی سینے تک آ گیا اور پھر ایک لہر اُس پر مہربان ہو گئی

اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیا....

Copyright by Author

ساحل سمندر پر ایک شور اُٹھا سب ڈوبنے والے کو بچانے کے لیے بھاگے ریسکیو ٹیم کے کارندے نے راحیل کو بھاگتے دیکھا تھا....

"یہ کیا ہوا ہے"...

عامر نے بھیڑ کی جانب نگاہ کرتے ہوئے کہا...

طیات اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی....

"سنو بیٹا آگے کیا ہوا ہے"...

عامر نے پیچھے کی طرف آتے ایک بچے کو روک کر پوچھا...

"وُہ ایک آدمی نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے مگر ریسکیو ٹیم نے بچا لیا"...

وُہ جلدی سے کہتا ساتھ کھڑے لڑکے کے ساتھ آگے بڑھ گیا...

عامر طیات کا ہاتھ پکڑے ساحلی حدود سے باہر کی طرف چلنے لگا....

عامر کا موڈ کُچھ خراب ہو گیا تھا اُس نے محسوس کر لیا تھا...

"کتنے کمزور لوگ ہوتے ہیں اللہ کی طرف سے دی گئی آزمائشوں سے گھبرا جاتے ہیں اور چور دروازوں کا انتخاب کر لیتے ہیں بہت خود غرض ہوتے ہیں اور اپنی خواہش کو سب پر مقدم سمجھتے ہیں۔ خود کے بارے میں ہی سوچتے ہیں خود ہار گئے تو ضد لگا لیتے ہیں خود سے جڑے رشتوں بے کو بھی اپنی ناکامی کی سزا دیں گے"...

عامر نے غصّے سے کہا....

طیات کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی...

"کیا ہوا طیات"..

عامر نے اُس کی بدلتی حالت کو دیکھ کر کہا...

"کُچھ نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے.. گھر چلتے ہیں"..

طیات نے بہانہ بنایا....

"ٹھیک ہے"....

عامر نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اُسے بٹھایا اور خود نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی....

"مُجھے سخت نفرت ہے ایسے کمزور اور کھوکھلے لوگوں سے"...

عامر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا...

طیات نے بے چینی سے پہلو بدلا وُہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی...

"کُچھ کھائیں گی"...

عامر چاہتا تھا وُہ اُس سے باتیں کرتی رہے...

"نہیں عامر بھوک نہیں بِلکُل بھی آپ اپنے لیے لے لیں"...

طیات نے بے زاری سے کہا...

"ٹھیک ہے میں ہم دونوں کے لیے کُچھ کھانے کو لاتا ہوں"...

وُہ کہاں اُس کی سُنتا تھا اپنے مخصوص نرم لہجے میں کہتا وُہ گاڑی سے نکل گیا...

"مُجھے سخت نفرت ہے ایسے کمزور اور کھوکھلے لوگوں سے"...

عامر کے الفاظ مسلسل دِماغ پر ہتھوڑے بن کر برس رہے تھے...

"کُچھ غلط بھی تو نہیں کہا عامر نے سچ میں میں کتنی خود غرض ہوگئی تھی میں نے ایک بار بھی بھائی اور ایان کے بارے میں نہیں سوچا اگر مُجھے کُچھ ہو جاتا تو اُن پر کیا گزرتی"....

طیات نے دِل گرفتگی سے سوچا....

"راحیل سب صرف تمہاری وجہ سے کاش تُم کبھی میری زندگی میں آئے ہی نا ہوتے سب کتنا اچھا ہوتا کاش عامر میری زندگی میں پہلے آجاتے"....

وُہ اپنی سوچوں میں گُم تھی اُسے چنداں خبر نا ہوئی عامر کب آکر گاڑی میں بیٹھ بھی گیا...

"کن سوچوں میں گُم ہیں"...

عامر نے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وُہ ہوش میں واپس آئی....

"آپ کب آئے"...

طیات کو حیرت ہوئی اُسے کیسے عامر کے واپس آنے کی خبر نہیں ہوئی...

"جب آپ میرے بارے میں سوچ رہی تھی"...

عامر نے مسکراتے ہوئے کہا...

طیات شرمندہ ہو کر رہ گئی کیونکہ وُہ تو اب بھی اُس دردگر کے بارے میں سوچ رہی تھی...

"یہ لیں کھائیں"..

عامر نے لفافے سے ایک برگر نکال کر اُس کی طرف بڑھایا....

"عامر مُجھے سچ میں"...

"چُپ چاپ کھائیں"...

عامر نے اُس کی بات کاٹ کر کہا....

"اگر آپ نہیں کھائیں گی تو میں بھی نہیں کھاؤں گا اور مزے کی بات میں نے صبح سے آپکے پیارے پیارے ہاتھوں سے بنے ہوئے پراٹھوں کے علاوہ کُچھ نہیں کھایا اور اب پیٹ میں چوہے کُشتی لڑ رہے ہیں"...

معصوم مسکین صورت بنا کر کہتا وُہ اب اِموشنل بلیک میلنگ پر اُتر آیا تھا...

"آپ بہت ضدی ہیں"...

طیات نے ہاتھ سے برگر لیتے ہوئے کہا....

"گڈ گرل"...

عامر نے اپنے حصے کا برگر کھولتے ہوئے کہا اور گاڑی واپسی کے رستے پر ڈال دی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابوبکر نے شاپرز زمین پر رکھے جو اُنہیں صدیق صاحب اور سعدیہ نے زبردستی تھمائے تھے...

جیب میں ہاتھ ڈال کر چابی تلاش کرنے لگا....

چابی مِل جانے پر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ماریہ سست روی سے قدم اُٹھاتی اُس کی ہمراہی میں چلنے لگی...

ماریہ پہلی بار وہاں آئی تھی اُس کے تصور میں تو بلکل ویسا گھر تھا جیسا کنوارے اور اکیلے لڑکے کا ہوتا ہے بکھرا ہوا مگر یہاں تو سب اُلٹ تھا ہر چیز نفاست سے سلیقے سے رکھی ہوئی مکین کی شخصیت کا منہ بولتا ثبوت تھی....

"آپ بیٹھ جائیں میں کپڑے بدل کر آتا ہوں"...

ابو بکر نے الماری سے کپڑے نکالے اور واش روم میں چلا گیا....

ماریہ دو کمرے کے اُس گھر کو نظریں گھما گھما کر دیکھنے لگی....

"ڈبل بیڑی نے گھر کو تو بڑا اَفٹ رکھا ہوا ہے"...

وُہ ستائشی نظروں سے ہر چیز کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی....

"تُبکس تو دیکھو کتابی کیڑے کے پاس"...

اُس نے ٹی وی ٹرالی کے نیچے ترتیب سے رکھی

کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا...

"کیا ہوا"..

ابو بکر نے اُسے کھڑے دیکھ کر پوچھا...

"کُچھ نہیں میں بس یہ ڈھیر دیکھ رہی تھی تمہیں تو ایوارڈ ملنا چاہیے پتا بھی نہیں کون کون سے الم غلم کتابیں جمع کر رکھی ہے وُہ بھی اتنی موٹی موٹو توبہ مُجھے تو ۱۰۰ پیجز کی کتاب دیکھ کر بھی چکر آنے لگتے ہیں"...

ماریہ نے شدید بے زاری سے کہا....

"میری زندگی میں اِن کے علاوہ کُچھ ہے بھی نہیں یہ مُجھے خود میں محور کھتی ہیں ایک الگ دُنیا میں اِس دُنیا کی مشکلوں سے دور بھی اور قریب بھی"...

ابو بکر نے سنجیدہ لہجے میں کہا...

"تُم شروع سے ہی ایسے ہو؟"...

ماریہ نے زیورات اتارتے ہوئے سوال کہا...

"اِس بات کا مطلب.. میں کیسا ہوں؟"

ابو بکر نے اُلٹا سوال داغ دیا....

"deep..."

اُس نے ایک لفظی جواب دیا اُس کی طرف دیکھے بغیر....

"اِنسان کو گہرا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ایک گہرا اِنسان ہی اپنے اندر پنپتے درد گزر چکے طوفان اور تازہ زخموں کو نمائش نہیں کرتا اُس کا گہرا پن اُس کے ہر احساس پر غالب آجاتا ہے"...

ابو بکر نے بیڈ کی چادر کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا...

"کوئی آسان بات بھی کر لیا کرو زندگی اتنی مُشکِل نہیں جتنی تُم جیسے ارسطو کے پوتوں نے بنادی ہے ارے بھئی زندگی ہنسنے کا نام ہے نا کہ سڑا سا منہ بنا کر گھومتے رہو سیدھے

لفظوں میں کسی کو جواب نا دینا منہ سے نکلنے والی ہر بات پر اپنی تعلیمی قابلیت اور تلخ

تجربوں کا اسٹیکر چسپاں کرنا شیوہ بنالیا تُم نے اپنا".

ماریہ نے اُکتاہٹ سے کہا...

ابو بکر کے لبوں پر تبسم بِکھر گیا...

"آپ بھی کپڑے بدل لیں"...

ابو بکر نے کمرے کے کونے میں رکھے ہوئے فرج سے بوتل نکال کر پانی گلاس میں

انڈیلتے ہوئے کہا...

"کیوں بدل لوں"...

ماریہ نے خفگی سے کہا...

"تھک نہیں گئی کیا آپ اتنی بھاری جیولری اور کپڑے پہنے پہنے"...

اُس نے متانت سے کہا....

"تھک تو گئی ہوں بہت مگر تُم تعریف تو کرو میری ورنہ فائدہ"...

ماریہ یاسیت سے بولی....

ابو بکر کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی....

ابو بکر نے ایک بھرپور نظر ماریہ پر ڈالی...

وُہ بلاشبہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی....

"اچھی لگ رہی ہیں آپ"...

ابو بکر نے سچے دل سے کہا....

"بس اچھی"...

ماریہ افسوس سے بولی...

"ہاں"...

ابو بکر نے فوراً کہا....

"میں نے یہ ۸ ہزار کا میک اپ ۱۶ ہزار کی ڈریس اور ۵ کلو کے زیورات اور آدھا آدھا کلو کی چوڑیاں ایک ایک کلو کے کنگن صرف "اچھی" سُننے کے لیے پہنے"...

ماریہ بیوپاریوں کی طرح حساب کتاب پر اُتر آئی تھی...

ابو بکر کے لبوں سے تبسم دھیرے دھیرے رخصت ہوا خراماں خراماں چلتا اُس تک آیا اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور بولا....

"آپ میری زندگی کی ہر سچائی سے واقف ہے....

مگر میں پھر بھی آپکو یقین دلاتا ہوں اِس رشتے کے سارے تقاضے میں دِل سے

نبھاؤں گا میری زندگی کی تاریخ کُچھ بھی ہو مگر اب حقیقیت یہ ہے کہ آپ میری بیوی ہے اور اِس سے زیادہ میں کُچھ نہیں کہہ سکتا"...

ابو بکر نے نرمی سے کہتے ہوئے ہاتھوں کو چھوڑ دیا....

"کاش تُم نے مُجھے کبھی بتایا نہیں ہوتا اپنی محبت کے بارے میں ابو بکر میں تمہارے دِل سے پورے کرنے والے اِن تقاضوں میں میں محبت کا عنصر ڈھونڈھ لیتی مگر میں تمہاری زندگی کی تاریخ جانتی ہوں تمہارے دِل میں بسنے والے مکین سے بھی واقف ہوں....

حقیقیت یہی ہے تُم مُجھے میسر ہو مگر تُم مُجھے حاصل نہیں"...

ماریہ نے اُس سے کُچھ نہیں کہا دِل میں اُٹھنے والے درد کو کمال مہارت سے چھپا گئی.....

"میں اِس جھنجھٹ سے خود کو آزاد کروا کے آتی ہوں"...

اُس نے راہِ فرار چاہی....

"ہمم"...

ابو بکر نے ہنکارا بھرا....

وُہ اُٹھ کر جانے لگی...

"ماریہ"...

ابو بکر نے پیچھے سے آواز دی....

"ہاں"...

وُہ پلٹی...

"خوبصورت لگ رہی ہیں آپ بہت"...

اُسے شاید خود احساس ہو گیا تھا کے ہر لڑکی اپنی نسائیت کی تسکین کے لیے تعریف

چاہتی ہے اور ابو بکر کیو نکر کوتاہی کر دیتا اپنے فرائض میں...

"شکریہ"...

ماریہ سپاٹ سے انداز میں کہہ کر واپس مڑ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ٹھیک ہو اب"...

ریسکیو ٹیم کے ایک کارندے نے راحیل کی پیٹھ سہلاتے ہوئے پوچھا....

راحیل مندی مندی آنکھوں سے منظر سمجھنے کی سعی کر رہا تھا...

زندگی کا احساس ہوتے ہی اُس نے کرب سے مندی مندی آنکھیں بھی کرب سے

بھینچ لی.....

وُہ لڑکھڑا ہوا کھڑا ہو گیا...

"سنبھل کر"..

ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر سہارا دیا راحیل نے اُس کے ہاتھوں کو جھٹکا اور تاسف زدہ لہجے میں بولا....

"ٹھیک ہوں"...

کہتے ہوئے نظریں مسلسل اشک برساتے اُفق کی جانب تھی....

لڑکھڑاتے قدموں پر چلتا ہوا ہی وُہ آگے بڑھنے لگا....

ہوا تیزی سے بہہ رہی تھی وُہ ہلکا سا شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا... خنک ہوا اور برستے پانی نے اُس کے جسم پر کپکپی طاری کر دی تھی....

سردی کی شدت کے باعث دانتوں تک میں کپکپاہٹ آچکی تھی...

وُہ انتہائی سست روی سے چل رہا تھا ننگے پیر بکھرے ہوئے اکڑے ہوئے بال گویا کئی دنوں سے کنگھی نا کی گئی ہو شیو بھی کافی بڑھ چکی تھی...

پہلی نظر میں کسی کو بھی اُس کے فقیر ہونے کا گمان ہوتا....

ہوا کا زور کم ہوتے ہی بارش کا دم خم بھی ٹوٹ گیا اب ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی مطلع اب تک ابر آلود تھا....

وُہ ساحلی پٹی سے دور آ چُکا تھا...

خود نہیں جانتا تھا وہ کہاں جا رہا تھا...

مشرقی سمت بادلوں کی گرج چمک سے رات کا دِل دہلا جا رہا تھا...

سڑکوں پر پانی جمع تھا کہیں کہیں سڑکیں سینہ تان کر بارش سے مقابلہ کر رہی تھیں ...

پانی ڈھل کر کناروں پر آ گیا تھا...اور کنارے کنارے اگے ہوئے درختوں اور استادہ

بجلی کے کھمبوں سے ٹکرا کر ڈھلانی راستوں پر نالے کی صورت میں بہہ رہا تھا....

منہ زور ہوا اور پُر زور بارش کی وجہ سے موسم کافی اچھا ہو گیا تھا خوشگواری سردی پر

طاری ہو گئی تھی...

رات گناہ گار دِل کی طرح تاریک

تھی..بادلوں کی مہیب گرج چمک دِل دہلا رہی تھی...

ہوا ایک بار پھر منہ زور ہوئی آندھی کا انداز مجنونانہ تھا وُہ جھاڑیوں اور درختوں کو پٹخ

پٹخ کر مار رہی تھی...پتھر بھی اِس جُنوں سے تنگ آ کر اِدھر اُدھر لڑھک رہے

تھے...

وُہ بس چلتا جا رہا تھا....

"گھر"...

حواس بحال ہوتے ہی کھلے آسمان کے نیچے ہونے کا احساس بجلی کی طرح دماغ میں کوندا....

ہاتھ کے اشارے سے رکشے کو روکنے کی کوشش کی مگر کئی تو اس کی حالت دیکھ کر رُکے تک نہیں...

بلا آخر ایک رکشہ رُکا....

راحیل کو اپنے ہی گھر کا پتہ یاد کرنے کے لئے دِماغ پر زور ڈالنا پڑا...

اُس نے ڈیفنس فیز ۳ کا کہا تو رکشے والے نے عجیب سے نظروں سے اُسے سر تا پاؤں دیکھا اور بولا....

"چھ سو"...

اُس نے جان کر پیسے زیادہ بولے....

راحیل نے سنا نہیں تھا وُہ بیٹھ گیا....

اُس کی حالت عجیب تھی...

رکشے والے کو کبھی اِس گلی کا بولتا کبھی اُس گلی کا وُہ اپنے ہی گھر کا راستہ بھول چکا تھا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"جانا کہاں ہے کب سے ادھر اُدھر خوار کروا

رہے ہو جس کے گھر جانا ہے فون کر کے پوچھ لو"...

رکشے والے نے تپ کر کہا...

"مجھے اپنے گھر جانا ہے مگر میں بھول گیا ہوں راستہ"....

راحیل تاسف زدہ لہجے میں بولا....

"بھئی مجھے میرا کرایہ دے دو آپ کوئی اور رکشہ کر لو"...

رکشے والا عاجز آ کر بولا....

"آ گیا میرا گھر آ گیا"...

راحیل بچوں کی طرح خوش ہو کر بولا...

راحیل رکشے سے اُتر کر بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بھاگا چوکیدار خود پہلی نظر میں

اُسے پہچان نہیں سکا اُس نے اپنی بندوق تان لی....

"سر آپ"...

راحیل کو دیکھ کر اُس نے بوکھلا کر بندوق نیچے کی...

راحیل اُسے دھکا دیتا رہائشی عمارت کے اندر بھاگا.....

چوکیدار راحیل کو گالیوں سے نوازتے رکشے والے کا حساب کرنے لگا....

سیدھا اوپر جانے والے زینے کی طرف بڑھنے لگا....

دھپ دھپ کرتا ایک ساتھ دو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے اپنے کمرے میں جا گھسا....

اور بس پھر وُہ کمرے کے وسط میں جا کر رُک گیا....

کتنی ہی دیر اندھیرے میں کھڑا رہا سوچوں میں اتنا مستغرق خود سے بھی بے خبر نظر آنے لگا....

معاً بجلی زور سے کوندی تھی اُسے اپنے ہونے کا احساس ہوا...بے دلی سے آگے بڑھ کر اُس نے بتی جلائی....

برقی قمقوں کی تیز روشنی میں کمرے کی ہر چیز صاف نظر آنے لگی....

کمرے کی حالت ابتر تھی...

لیکن اِس وقت وُہ سامان کی بے ترتیبی پر غور نہیں کر رہا تھا"....

"کبھی کبھی نا آپکو بڑا مان ہوتا ہے کسی پہ کے یہ شخص آپکو ضرور سمجھے گا مگر کوئی اور سمجھے نا سمجھے پھر وہی آپکو سب سے زیادہ غلط سمجھ لیتا ہے"....

جن گُناہوں کا احساس کرواتی صداؤں سے فراق کی چاہ میں وہ بھاگ رہا تھا وُہ وہی تھیں....

Copyright by Author

اُسے اپنے کمرے کی کشادہ چھت تلے اپنا دم گھٹتا محسوس ہونے لگا...

نفرت کا جاں گسل جو دِل و دِماغ کو جلا رہا تھا....

اُسے عامر سے نفرت ہونے لگی تھی....

حبس ہی حبس کا احساس تھا...

"اور یہ جو بے اعتباری ہوتی ہے نہ یہ ایک کنکر کی طرح ہوتی ہے عامر یہ آپ کے مان کو ایک لمحے میں کرچیوں میں توڑ دیتی ہیں...

اور پھر اُس ٹوٹے ہوئے مان کی کرچیاں ساری عمر کے لیے دِل میں ایک زخم کر دیتی ہے جو ہر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ناسور بن جاتا ہے اور اُس ناسور سے اذیت رستی ہے"..

لمحہ لمحہ دُکھ درد اذیت کی لہریں اُسے اپنی روح کی گہرائیوں میں اُترتی محسوس ہونے لگی...

"میر اکتنا نقصان ہوا ہے اب تک کے سفر میں تُم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے میں وُہ لڑکی تھی جو اپنی ہاں کی ناں ہونے پر اپنے بھائی کی ناک میں دم کر دیتی تھی اور مُجھے آج دیکھو میں کیا ہوگئی ہوں میں کِتنی بے مول بے وقعت بے کر دی گئی ہوں"...

راحیل نے چیزوں کو مزید درہم برہم کر دیا....

"میں ایک سطحی اِنسان ہوں میں نے اُس بیش قیمتی ہیرے کو بے مول سمجھا وُہ ہیرا تھی میں نے اسے کنکر گردانا وُہ یہی یہی تو تھی میرے قریب بہت قریب میری آغوش میں میرے حصار میں"....

پچھتاوے اُسے جکڑ رہے تھے....

"کیا ہو جاتا راحیل اگر وُہ رات کبھی نا آتی وُہ رات جس کی وجہ سے یہ سب ہوا وُہ رات جس کی وجہ سے میں یہاں ہوں وُہ دردناک رات کبھی نا آتی

"جانتے ہو نہ کون سی رات کی بات کر رہی ہوں میں........

تُم کیسے بھول سکتے ہو اُس رات کو........

بھول سکتے ہو کیا....؟"

"تُم بھول بھی نہیں سکتے جیسے میں کبھی نہیں بھول پاؤں گی تُم بھی ساری عُمر اِس کرب میں رہو گے"....

اُس کے الفاظوں میں کتنی صداقت تھی وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا اُس رات کو اپنے پیروں میں پڑی اُس لڑکی کو جواب اُس کے حواسوں پر سوار تھی....

کمرے میں ادھر سے اُدھر کو دوڑ لگاتی اپنی عصمت بچانے کے لیے جان دینے کو تیار وُہ لڑکی...

"راحیل میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہو تمہارے پیر پڑتی ہو مت کرو ایسا تمہیں خدا کا واسطہ ہے"...

"نہیں نہیں نہیں"...

راحیل نے مُکا بنا کر دیوار پر مارا اور مسلسل مارے جانے لگا....

"میں نے اُسے تکلیف دی بہت تکلیف"...

خون میں سنا چہرہ آنکھوں کے سامنے تھا....

"وہ چیختی جا رہی تھی مگر میں نہیں سُنا"...

اُسے کتنی اذیت ہوئی ہو گی.....

سوچ کر ہی دل دہل گیا....

"تُم دور رہو مُجھ سے قریب مت آنا ورنہ میں دوبارہ کُچھ کر لوں گی خود کو دور رہو مجھ سے بہت دور کوسوں دور مجھے ہاتھ بھی مت لگانا..

مُجھے تُم سے گھن آتی ہے اِس سے بڑی کیا گالی ہو گی تمہارے لیے کے ایک بیوی اپنی

شوہر کی قربت سے گھن کھائے"....

الفاظ تھے یا چابک تکلیف سے روح بلبلا اُٹھی تھی....

"راحیل"

ایک نغماتی آواز گونجی....

وُہ آواز بھید جاننے کے لیے آگے پیچھے دیکھنے لگا....

طیات اُس سے چند قدم دور تھی راحیل اُسے دیکھنے میں محو ہو گیا...

جھیل جیسی گہری سیاہ آنکھیں پیازی پیازی گالوں سے پھوٹتا نور....

وُہ خراماں خراماں چلتے ہوئے اُس تک آئی اُس کے محویت دیکھ کر بولی....

"کیا دیکھ رہے ہو"...

"تُم"...

وُہ صرف اتنا ہی کہہ سکا...

"راحیل"..

طیات نے بڑی بے تکلفی سے اپنی تھوڑی اُس کے شانے پر ٹکا دی...

"راحیل...میرے راحیل"...

وُہ سسکیاں بھرنے لگی اُس کے گرم گرم آنسو اُس کی قمیض کو بھگو رہے تھے...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

سکون وطمانیات کے احساس اُس کی رگوں میں دوڑ گیا ہاتھ بڑھا کر اُس نے طیات کا بازو پکڑ لیا....

"رو کیوں رہی ہو"...

راحیل نے خود کو کہتے سُنا....

"تمہارے زخم کب بھریں گے"...

"یہ اِن موتیوں کو بہانے سے نہیں تمہاری ایک مسکراہٹ سے بھر جائیں گے"...

راحیل نے اُس کے بالوں کو اپنے تشنہ لبوں سے چھوا....

"تمہارے زخم دیکھ کر میرے دل میں زخم پڑ گئے ہیں"...

"یہ زخم بھی مندمل ہو جائیں گے تُم جو آگئ"...

راحیل نے طیات کو خود سے لگا لیا...

لیکن پھر طیات جو اس کے سینے سے لگی تھی ہوا میں تحلیل ہوتی گئ....

"طیات"

راحیل چیخ اُٹھا...

وہ دیوانہ وار چیختا ہوا نیچے بھاگا دروازے پر پہنچ کر رُکا مگر پھر بھاگنے لگا...

Copyright by Author

"آجاؤ"...

طیات نے اُسے پُکارا...

"رُک جاؤ میری جان"...

راحیل نے اُسے جالیا اور سینے سے بھینچ لیا....

چند لمحوں کا فسوں تھا وہ پھر خالی تھا جسے سمیٹنے کی خواہش میں وُہ بھاگ رہا تھا اُس وقت کی ریت تو ہاتھوں سے بہت پہلے نکل چکی تھی....

تجھے عشق ہو خدا کرے،

کوئی اُس کو تجھ سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں،

تیری آنکھ پر نم رہا کرے

تو اس کی باتیں کیا کرے،

تو اس کی باتیں سنا کرے

تو اس کو دیکھ کر رکا کرے،

وہ تجھ کو دیکھ کر چلا کرے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

تجھے سحر کی وہ چھڑی لگے

تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تو تڑپے اسی کے عشق میں۔

اسے بھولنے کی دعا کرے

تجھے عشق ہو پھر یقین ہو،

اسے تسبیحوں میں پڑھا کرے

تیرے سامنے تیرا گھر جلے،

تیرا بس چلے نا بچا سکے

تیرا دل یہی دعا کرے،

کہ گھر کسی کا نا جلا کرے

تجھے عشق ہو خدا کرے،

کوئی اس سے تجھ کو جدا کرے۔۔۔۔۔

✶✶✶✶✶✶✶

بارشوں کا سلسلہ اگلے دن بھی زور پر رہا بارش تھوڑے وقت کے لیے رُکتی پھر شروع ہو جاتی....

بارش کے بعد موسم کافی حسین ہو گیا تھا....

آسمان پر اب تک سرمئی سپید اور مٹیالے بادل چیختے چنگھاڑتے پھِر رہے تھے....

ایک دوسرے میں تحلیل ہو کر خود کو گُم کر دینے کا تلخ احساس تھا شاید اسی لیے اب

اپنی اب اپنی ہستی اپنے وجود اور انفرادیت کے لیے ایک دوسرے سے پھٹ کر الگ

ہو چکے تھے...

سینہ چرخ پر ایک دوسرے سے بچتے بچاتے پھیل جانے کی کوششوں میں ٹکرا رہے

تھے...

گرج رہے تھے....

فضا میں سرمئی سا غبار گھلا ہوا تھا....

سیر اب ہو کر نکھری ہوئی دھرتی کے سینے سے پھوٹا سبزہ اور رنگا رنگ پھول نم آلود

ہو کر ہواؤں کی چھیڑ سے سرشاری سے گھوم رہے تھے....

بر آمدے کے پھسلنے ستونوں سے لپٹی عشق پیچاں کی بیلوں سے کاسنی پھول ٹوٹ

ٹوٹ کر بر آمدے میں آن گرے تھے اب ٹھٹری ہوئی ہوائیں اُنہیں چپس کے فرش

پر ادھر سے اُدھر لڑھکا رہی تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

طیات بیرونی برآمدے میں کین کی سفید نازُک کرسی پر بیٹھی کسی سوچ میں مستغرق تھی...

"کتنے کمزور لوگ ہوتے ہیں اللہ کو طرف سے دی گئی آزمائشوں سے گھبرا جاتے ہیں اور چور دروازوں کا انتخاب کر لیتے ہیں بہت خود غرض ہوتے ہیں اور اپنی خواہش کو سب پر مقدم سمجھتے ہیں۔ خود کے بارے میں ہی سوچتے ہیں خود ہار گئے تو ضد لگا لیتے ہیں خود سے جڑے رشتوں بے کو بھی اپنی ناکامی کی سزا دیں گے"...

طیات کا دماغ مسلسل سوچوں میں گھرا تھا وہ خود کو عامر کے کہے گئے الفاظوں کو بار ہا سوچنے سے باز نہیں رکھ پا رہی تھی....

"مُجھے سخت نفرت ہے ایسے کمزور اور کھوکھلے لوگوں سے"...

"مُجھے نفرت نہیں چاہئے اب"...

وُہ بڑبڑائی تھی...

"اتنی ٹھنڈ میں کیوں بیٹھی ہیں آپ"...

عامر نے دوسری کُرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا....

"ایسے ہی اچھا لگ رہا ہے"...

طیات نے اُس کی طرف دیکھے بغیر کہا...

"اور کیا کیا اچھا لگتا ہے آپکو"...

عامر نے شرارت سے پوچھا....

طیات چُپ رہی....

"طیات"

عامر نے پُکارا....

"جی"...

"آپ ٹھیک تو ہے نا"...

عامر کو لگا اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں...

"آپ مُجھ سے کبھی نفرت مت کیجئے گا"...

طیات نے بلا آخر بول ہی دیا....

"میں کیوں آپ سے نفرت کروں گا"...

وُہ شدید حیرت سے بولا....

"کُچھ نہیں بس ایسے ہی"...

طیات نے بات بنانی چاہی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"اِدھر دیکھیں طیات میری طرف"...

عامر نے اُس کے چہرے کا رُخ اپنی طرف کرتے ہوئے محبت سے کہا....

"طیات آپ جانتی ہیں نا یہ آنکھیں مُجھ سے جھوٹ نہیں کہہ سکتی"...

عامر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

طیات نے نظریں جُھکالی...

"مت کریں ایسا طیات"...

عامر نے اِلتجا کی...

"میاں بیوی کے رشتے کے میں راز نہیں ہونے چاہیے طیات یہ راز غلط فہمی کو جنم دیتے ہیں اور غلط فہمی شک کو اور پھر اِنسان خود ساختہ پیدا کیے گئے شک کو پختہ جان لیتا ہے"...

عامر نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو جھکا ہوا تھا...

"یہ انسان کیا ہے؟"

طیات نے عقیدت مندی سے سوچا...

"زندگی کا حسین ترین باب ہے"...

دِل اور دماغ نے گواہی دی...

"عامر... میں ہار جاتی ہوں آپکے آگے میں کُچھ بھی نہیں ہوں آپکے سامنے"...

طیات نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے ماتھے سے لگاتے ہوئے کہا....

اُس کے آنسو عامر کی ہتیلیوں کو بھگو رہے تھے....

"میں نے آپ سے بارہا کہا ہے یہ مت بہایا کریں مجھے سخت ناپسند یہ نمکین پانی اور آپکی آنکھوں میں تو بِلکُل نہیں"...

عامر نے اُس کی آنکھوں کو پونچھتے ہوئے کہا...

"عامر"...

طیات پھِر رکی....

"جی عامر کی جان بولیں"...

عامر نے تڑپ کر کہا....

"آپ کو خود کشی کرنے والوں سے نفرت ہے نا"...

عامر نے نا سمجھی والے انداز میں اُس کی طرف دیکھا.....

"میں بھی اُن کمزور لوگوں میں سے ہوں میں نے بھی اللہ کی طرف سے دی گئی آزمائشوں سے گھبرا کر چور دروازے کا اِنتخاب کیا تھا"....

اُس نے روتے ہوئے ساری بات بتائی...

عامر بغیر کوئی تاثر دیئے سُنتا رہا...

اُس کے دِل میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں دِل نے شدید خواہش کی تھی کہ یہ کلی سی نازک لڑکی جو اپنی ذات پر کئی ضربیں لگوا چکی اپنی روح پر ان گنت زخم برداشت کر چکی ہے اُسے پہلے کیوں نہ ملی وُہ اُسے خوب چاہتا محبت دیتا..

اُسکی پچھلی زندگی کے بارے میں سرسری سا جانتا تھا

پوری حقیقت نے دل پر کاری ضرب لگائی تھی.

اُس کا دِل پہلی بار اتنا افسردہ ہوا تھا شدت غم سے لب باہم پیوست تھے وُہ خود کو کُچھ بھی کہنے سے روک رہا تھا...

جس وجود کی قربت کو وُہ نعمت سمجھتا تھا اُسے بے دردی سے روندا جا چکا تھا جن آنکھوں میں وُہ صرف خوشیاں دیکھنا چاہتا تھا وہاں

وہاں آتشزدگی کے بعد کی تباہی کے آثار تھے.. جلے ہوئے خوابوں کی راکھ تھی..

نوخیز امیدوں کی قبریں تھیں

جن لبوں پر وہ الوہی مسکراہٹ رقصاں دیکھنا چاہتا تھا اُن پر سے پہلے ہی خُشک سالی کے بنجر موسموں میں تبسم جدا کیا گیا تھا...

وہ جو اسکی راہوں کو گلابوں سے بھر دینا چاہتا تھا اس سوختہ تن کی روح تو پھولوں سے بھی جلتی تھی. اسے تو خوشنما پھولوں نے درد دیئے تھے.. وُہ اُس کے درد کو محسوس کرن رہا تھا....

"میری جان ہیں آپ"...

عامر نے فرط جذبات سے چور ہو کر مضبوطی سے اُسے سینے سے لگا لیا....

"عامر ہماری زندگی اِسی میں گزر جاتی ہے کہ لوگ کہیں گے کیا سوچیں گے مگر یہ لوگ آخر میں یہی کہتے ہیں....

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"...

طیات نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

"طیات میں آج پہلی اور آخری بار اُس اِنسان کے بارے میں آپ سے بات کر رہا ہوں"...

عامر نے اسے بٹھاتے ہوئے کہا....

"میں نہیں جانتا وُہ کون تھا نہ مُجھے جاننا ہے...

آپ سے کیا رشتہ تھا کیا نہیں...اِس سے بھی مُجھے کوئی غرض نہیں میرے لیے "تھا" معنی نہیں رکھتا میرے لیے جو ابھی ہے وُہ معنی رکھتا ہے میرے لیے آپ معنی رکھتی

ہیں....وُہ جو بھی تھا میری نظر میں اُس سے زیادہ بد نصیب اِنسان کوئی نہیں جس نے آپکو گنوادیا...

لوگ ہمیں جیتے جی مار دیتے کیونکہ ہم اُنہیں یہ اختیار دیتے ہیں کہ اُن کے جو جی میں آئے ہمارے ساتھ ویسا سلوک کریں غلطی اُن کی نہیں ہوتی بلکل نہیں غلطی سراسر ہماری ہوتی ہے کیونکہ ہم اپنی عزت نفس بھی اُنہیں تھما دیتے ہیں..اور اپنی عزت نفس کو مجروح کرنے کا حق اِنسان کو کسی کو نہیں دینا چاہیے...

مگر اُس کی بد نصیبی میرے لیے خوش نصیبی بنی میں نے آپکو پالیا"..

عامر نے متانت سے کہا...

"طیات آپ جانتی بھی ہیں آپ کیا ہیں آپ تو صرف چاہے جانے کے لئے ہے بے پناہ محبت کیے جانے کے لئے ہیں"...

عامر نے اُسکے ماتھے کا بوسہ لیا تھا....

دروازے پر دستک ہوئی...

"کون"...

عامر نے پوچھا...

کسی نوکر نے اپنا نام بتایا تھا عامر اُٹھ کر دروازے تک گیا اور واپسی اور ایک ٹرے تھی...

"یہ کیا"...

طیات نے آئس کریم بالز کو دیکھتے ہوئے کہا...

"اسے عام زبان میں آئس کریم کہتے ہیں"..

عامر نے دھیما سہ تبسم ہونٹوں میں دبائے کہا...

"مگر مجھے نہیں کھانی"...

طیات نے چڑانے کے لیے کہا...

"ایسے کیسے نہیں کھائیں گی آپ"...

وُہ کچھ روعب سے بولا....

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا آپ میرے لیے بہت اہم ہیں"...

عامر نے آئس کریم کا چیچ اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

"کیوں اہم ہوں میں آپکے لئے"..

طیات سوال کیے بنا نہ رہ سکی...

"کیونکہ آپ میری بیوی ہے".

عامر نے کپ سائیڈ میں رکھ کر اب اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

"صرف اِسی وجہ سے"..

طیات نجانے کیا سننا چاہتی تھی...

"بلکل کیونکہ پہلے آپ میری بیوی بن کر زندگی میں آئی اور پھر میرے دل پر بھی مُکمل قبضہ جمالیا"...

عامر نے ہاتھوں کو لبوں سے چھوا تھا جبکہ طیات اعتراف محبت پر حیران تھی....

"زندگی کے کچھ راستے بنا ہمسفر کے پار نہیں ہوتے تبھی تو یہ مقدس رشتہ نکاح قدرت کا حکم اور معاشرے کا حُسن ٹھہرا،، جسم کے بُنیادی حقوق قُرب کی مانگ کرتے ہیں اس رشتے میں.....!!!!اب لازم ہے آپ اپنی محبت بیوی کے لیئے وقف کر دو"....

میں نے خود کو آپکا پابند کر لیا ہے عامر نے اعتراف کیا...

"بیوی تو ہر روز ایک نئی محبت چاہتی ہے جس میں لہجہ شیریں اور احساس ہو ہر لڑکی جب دلہن بن کے کسی کے نکاح میں آتی ہے وہ چاہتی ہے اسکے شوہر کا ساتھ سائے کی طرح اسکے ساتھ رہے ساتھ ساتھ چلے اور اسے ہر پل ہمتن گوش رہے !!!!....

آپ میری زندگی کا حاصل ہیں طیات میری جان ہیں آپ کب اور کیسے میں نہیں جانتا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

بس اتنا جانتا ہوں میری محبت ہیں آپ"...

عامر نے دوسرا چمچ اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

"اور آپ میرے لیے اللہ کا تحفہ"...

طیات نے تیسرے چمچ کا رُخ عامر کی طرف کرتے ہوئے کہا...

وُہ دھیرے سے مُسکرا دیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلنے کا حوصلہ نہیں، رُکنا محال کر دیا
عشق کے اس سفر نے تو مُجھ کو نڈھال کر دیا
ملتے ھوئے دلوں کے بیچ اور تھا فیصلہ کوئی
اُس نے مگر بچھڑتے وقت کوئی اور سوال کر دیا
اے میری گُل زمیں تُجھے چاہ تھی اک کتاب کی
اہل کتاب نے مگر، کیا تیرا حال کر دیا
ممکنہ فیصلوں میں اک ہجر کا فیصلہ بھی تھا
ہم نے تو ایک بات کی، اُس نے کمال کر دیا

میرے لبوں پہ مُہر تھی پر میرے شیشہ رونے تو

شہر کے شہر کو میرا واقف حال کر دیا

چہرہ و نام ایک ساتھ آج نہ یاد آ سکے

وقت نے کس شبیہہ کو، خواب و خیال کر دیا

✶✶✶✶✶✶✶

السلامُ علیکم مولوی صاحب".

راحیل نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا...

"وعلیکم سلام بیٹا آج اتنے دنوں بعد آئے ہو"...

رزاق صاحب نے شفقت سے کہتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ بٹھالیا...

سنگ مرمر کے ٹھٹھرتے ہوئے فرش پر وُہ بیٹھا ہوا تھا سردی اپنے زوروں پر تھی سال کے آخری ایام چل رہے تھے....

راحیل کا حال ابتر تھا بال بکھرے بکھرے تھے کپڑوں کا رنگ اتنا پھیکا پڑ چکا تھا پہچانا جانا مُشکِل تھا کہ اِن کی اصل رنگت کیا رہی ہو گی بالوں کی کھچڑی حالت تھی کندھے تک آنے لگے تھے شیو بے ڈھنگے انداز میں بڑھی ہوئی تھی تراش خراش نہ ہونے کی وجہ سے چہرہ پہلی نظر میں ایک مکروہ سا تاثر دیتا تھا....

اُس کے چہرے کی رنگ ہلدی سی ہو چکی تھی پیلی زرد گویا خون کا ایک ایک قطرہ کسی نے بڑی بے دردی سے نچوڑ لیا ہو....

"کیا حال بنا رکھا ہے ایسے گندے حال میں نماز پڑھوں گے"...

اُنہوں نے ناگوار نگاہ اُس پر ڈالتے ہوئے کہا...

"آپ سے کس نے کہا کہ میں نماز پڑھوں گا"...

انداز اضطرابی تھا....

"پھر یہاں کیا لینے آیا ہے..

وُہ بغور اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے....

راحیل کبھی ہاتھوں کو آپس میں ملاتا کبھی انگلیاں چٹخانے لگتا....

اُس نے دونوں ٹانگیں سینے تک کر کے دونوں بازوؤں کا حلقہ بنالیا وُہ خود میں ہی سمٹ گیا تھا اُس کا ہر انداز عجیب سا تھا طرزِ خرام میں صرف اور صرف بے چینی تھی...

"میں آج اپنے ہاتھ خون سے رنگنے چلا تھا"...

راحیل نے بات اتنے عام سے انداز میں کہی جیسے کسی کو پھول دینے کی بات کہی ہو...

"کیا"...

رزاق صاحب کی حیرت کے مارے چیخ نکل گئی....اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا..

"مگر کامیاب نہیں ہو سکا"...

تاسف زدہ انداز میں کہا گیا...

مولوی صاحب نے اپنا رُکا ہوا سانس بحال کیا...

"پتا نہیں مُجھے کیا ہو گیا تھا میں کیا چاہتا ہوں مُجھے خود نہیں سمجھ آتا کے اگلے پل میں کیا کر گزروں...جانتا ہوں تو بس اتنا کے وُہ میرے لیے ہے وُہ کیسے کسی اور کے ساتھ کیسے کیسے...میرے علاوہ کسی کوئی اُسے محویت سے دیکھتا ہے میرے علاوہ کوئی کیسے اُسے ہاتھ لگاتا ہے...یہ سب میرے اختیار تھے وُہ میری تھی"...

وُہ اپنے بال نوچنے لگ تھا....

"عشق مجازی کا مرید ہے"...

انکے لبوں پر ایک پُر اسرار سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"سوال میں ہی جواب ہے"...

وُہ اطمینان سے بولے...

راحیل مزید اُلجھ گیا...

"مُجھے کیوں نہیں مِلتا جواب میں سراپا سوال بنا رہ جاتا ہوں مُجھے نہیں مِلتا جواب"...

راحیل نے بے چارگی سے کہا...

"تُو خود ہی تو کہتا ہے وُہ تیری تھی"...

کمال کا سکون تھا اُن کے لہجے میں راحیل کو اُس حقیقت سے روبرو کروا دیا تھا جسے جانتے ہوئے بھی وُہ انجان بنا رہا تھا..

ایک لفظ "تھی" نے اُس کی زندگی کے معنی بدل دیئے تھے...

زندگی کے وقت کا متعین یہ لفظ ہی تو کرتے ہیں کسی بھی بات کے آخر میں لگنے والے یہ لفظ مائکرو سیکنڈز سے بھی زیادہ جلدی زندگی کو بدل دیتے ہیں لمحے میں "ہے" کو "تھا" بنا دیتے ہیں اور سوچوں کو "ہو گا" سے جوڑ دیتے ہیں...

راحیل کو جواب مِل گیا...

"میں اُسے نہیں بھول پا رہا ہوں میں نے خود اُسے خود سے دور کیا ہے مگر مجھے سکون نہیں آتا وُہ ہو کر بھی نہیں تھی وُہ نا ہو کر بھی ہر جگہ ہے میرے چاروں طرف ہے میں

جہاں جاتا ہوں سماعتوں میں اُسکی آواز کی گونج ہوتی ہے بصارت میں اُس ہم وقت اُس کا عکس ہے وُہ مُجھے آوازیں دیتی ہے مُجھے نہیں سمجھ آتا میں کیا کروں"...

راحیل نے متاسفانہ انداز میں کہا...

"عِشق"...

اُنہوں نے ایک لفظ کہا....

"میں جانتا ہوں"...

راحیل نے کڑوے لہجے میں کہا...

"کیا جانتا ہے بتا عشق کیا ہے...؟"

اُنہوں نے سوال کیا....

راحیل کے ہونٹوں کو چُپ لگ گئی...

"عشق، رحمتِ ابدی کی طرف سے اولادِ آدم کو عطا کی جانے والی سب سے خفیہ نوازشوں میں سے ایک ہے۔

یہ تقریباً ہر فرد میں ایک مرکز، ایک تخم کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔

مساعدِ شرائط کی حد تک یہ تُخم درختوں کی طرح شاخیں اور ٹہنیاں نکالتا ہے،

پھولوں کی طرح کھلتا ہے اور پھلوں کی طرح ابتدا اور انتہا کو ایک نقطے پر لا کر حلقہِ

Copyright by Author

تکمیل کو مکمل کرتا... عشق وہ بُراق ہے جو جنابِ حق تعالیٰ نے ہمیں جنتِ گم گشتہ کو تلاش کرنے کا راستہ طے کرنے کے لیے عطا کی ہے۔ یہ وہ بُراق ہے جس کے سواروں میں سے آج تک کوئی بھی ایسا نہیں ہوا جو راستے ہی میں رہ گیا ہو۔

البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اِس ساوی بُراق کی پیٹھ پر سوار لوگوں کو "سڑک کے کنارے کنارے" پیدل چلتے عیاشی اور نشے میں مدہوش لوگوں کا دکھائی دینا بھی بعید از قیاس نہیں ہے۔

لیکن اس معاملے کا تعلق تمام تر اُن کے اور حق تعالیٰ کے باہمی تعلقات کے معیار سے ہے۔"

"تُو اپنی زبان کو شیریں کر لہجے کو نرم کر یہ تحکمانہ انداز بے لچک رویے، خود سری اُسے ذرا نہیں پسند"...

اُنہوں نے تند و تیز انداز میں کہا...

"میں نہیں جانتا کیا کرنا ہے میں نے ہمیشہ سے یہ ہی لہجہ رکھا ہے اور میں خود اسے سُننے کا عادی نہیں ہوں"...

اُس نے اپنی کمزوری اُن پر عیاں کی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"لہجے کی سختی دِل کی سختی سے منسلک ہے اور دِل کی سختی اللہ سے دوری کی دلیل ہے اور جو اللہ کا مقرب نہیں وُہ مخلوق کا مقرب نہیں ہو سکتا"...

وُہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے...

راحیل نے ایک جھرجھری سی لی تھی...

"جب اللہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اُسے خود سے غافل کر کے کسی ایسی چیز کی طلب میں لگا دیتا ہے جو اُس کی قسمت میں نہیں ہوتی... اور اِنسان اُس سراب کو حاصل کرنے کے لیے دُنیا نامی صحرا میں بھاگتا رہتا ہے وُہ جتنا اپنی تئیں میں اُس چیز کے قریب جاتا ہے وُہ چیز اُٹھا کر سو قدم دور رکھ دی جاتی ہے انسان بھاگا بھاگا سو قدم کا فاصلہ طے کر کے پھر وہاں پہنچتا ہے تو وہ چیز مزید دور ہو جاتی ہے اور یہی تو زندگی ہے لا حاصل خواہشوں کے پیچھے بھاگے جانا اِرد گرد سے بیگانہ ہو کر...

پھر جب آدم و حوا کے پیر شل ہونے لگتے ہیں پیروں میں آبلے پڑ چکے ہوتے ہیں مزید بھاگنے کی سکت نہیں رہتی وُہ لوٹ آتا ہے اُس کی طرف... اللہ اکبر"...

اُنہوں نے راحیل کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا....

راحیل کا دِل کسی گہرے سمندر میں ڈوب کر اُبھرا تھا آنکھوں کے کنارے بھیجنے لگے تھے....

Copyright by Author

"مجھے راہ خدا چاہیئے وُہ راہ جو اُس دُنیا سے دور ہو اُس دُنیا کے قریب جہاں وُہ ہے مجھے اُس کا مقرب بننا ہے"...

اُس کے لہجے میں آس تھی جیسے اُسے یقین تھا کہ مولوی صاحب اس کی ہر ممکنہ طور پر مدد کریں گے....

وُہ دھیمے سے مسکرائے تھے....

"وُہ چاہیئے"...

اُنہوں نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا...

"ہاں"...

راحیل بچوں کی طرح بہلا تھا.....

"اُس کی ذات اِس دُنیا یا اُس دُنیا تک محدود نہیں"...

تسبیح کے دانے متواتر گراتے ہوئے پُر سکون انداز میں کہا گیا..

"میں کھو کر پچھتانے والوں کی صف میں کھڑا ہوں میں اِس عشق کی آگ میں جل رہا ہوں میں اِس تکلیف سے نجات چاہتا ہوں"...

اُس کی ہچکیاں بندھنے لگی تھیں..

"دسترس میں اگر محبت ہو تو وہ صرف محبت ہی رہتی ہے عشق نہیں محبت کو عشق کی صورت اختیار کرنے کے لیے ہجر درکار ہے...

ہجر محبت کا آخری مقام ہے اُس سے آگے عشق کی منزلیں طے کی جاتی ہیں... جُدائی اِنسان کو گنوائے ہوئے اِنسان کی اصل قیمت بتاتی ہے"...

اُن کی آنکھوں میں ایک چمک تھی...

"کہتے ہیں نا...

شرعِ محبت میں عشرتِ منزل حرام شورشِ طوفاں حلال لذتِ ساحل حرام عشق پے بجلی حلال عشق پے حاصل حرام"

دھڑکنیں قلب میں مزید اشتعال آگیا تھا...

"یہ ہجر کا موسم میرے اعصابوں پر بھاری ہے گرم ہوا کے تھپیڑے میری روح کو جھلسا رگ ہیں... میں ٹوٹ چُکا ہوں میں جُھک نہیں سکا مگر میں ٹوٹ گیا"...

راحیل نے آنسوؤں کو حقیقتاً پیتے ہوئے کہا...

"میں پاگل ہوتا جارہا ہوں"...

"عشق اِنسان کو قلندر بو علی کرتا ہے، عشق پاگل نہیں پاگل کو ولی کرتا ہے... عشق، انسان کو اپنی ہستی بھلا کر اپنے محبوب کی ہستی سے یک جان کر دیتا ہے۔

مسلکِ عشق کے مطابق عاشق کی آنکھوں میں دوسرے خیالات کا در آنا حرام ہے اور اِس حرام پر عمل درآمد کرنا عشق کی موت ہے۔ عشق کی زندگی اُس وقت اور حد تک باقی رہتی ہے جب تک عاشق کو اپنے اِرد گرد سُنی جانے والی باتوں میں محبوب کا نام اور اُس کے عنوان، اُس کے حسن کی خوبیاں، اور اُس کے کمالات کی داستانیں سُنائی دیتی رہتی ہیں.... اور چیزیں ٹوٹ کر بیکار ہو جاتی ہیں مگر اِنسان ٹوٹ کر اور نایاب ہو جاتا ہے کیونکہ دِل ٹوٹنے کے بعد انسان اللہ کے اور قریب ہو جاتا ہے"...

راحیل کا سر سجدے میں جُھکا تھا ...

کُچھ لوگوں نے اُس کی حالت دیکھ کر تمسخر اڑایا کُچھ نے افسوس کیا کُچھ کو رحم آیا منٹ منٹ رُک کر دیکھتے ہوئے لوگ بھی آگے بڑھ گئے...

وُہ اُٹھا پھر دوبارہ سجدے میں گیا اُس کی حالت جنونی ہوتی جا رہی تھی...

"اُس کا عشق "عشق الٰہی" تو اِنسان کا جُھکا سر مانگتا ہے عشق تو سر ہی مانگے گا عشق پر کربلا کا سایہ ہے"...

راحیل نے تیسری بار سجدہ کیا تھا...

"کیونکہ عشق ہوتا نہیں عشق اُترتا ہے غارِ دل پر کسی وحی کی طرح... تیرے دِل پر بھی وُہ نازل ہو چکا ہے"..

Copyright by Author

اُنہوں نے سجدے میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگتے راحیل کی پیٹھ پر تھپکی دیتے ہوئے کہا...

"محبت انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کر دیتی ہے... انسان ساری حساسیت رکھتے ہوئے بھی بے حس بن جاتا ہے...

بس یاد رہ جاتا ہے تو وہ ایک احساس اور اُس احساس سے جڑا محبوب کا چہرہ...

اس ایک چہرے کی تلاش میں وہ دُنیا کو بھُلا دیتا ہے"......

راحیل نے سجدے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا....

"کتنی مُشکِل ہے نہ محبت مگر اِنسان جو ہر چیز میں آسانی چاہتا ہیں اِس معاملے میں مُشکِل کا انتخاب کرتا ہے...

جبکہ اُسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں وہ تو ہر جگہ ہے بس ایک بار سچے دل سے پکارنے کی دیر ہے.. روز اپنی طرف بلاتا ہے وہ اُسکی بلاوے پر لبیک کہنے کی دیر ہے"....

وُہ بھی ترکی بہ ترکی بولے...

"مگر یہاں بات محبت کی نہیں عشق کی ہے میں گنہگار اِس بات کا اعتراف کرتا ہو مجھے اُس ماہ نور سے عشق ہے... اور میں اِس عشق کو اپنی طاقت بناؤں گا میں تیرا اقرب

Copyright by Author

حاصل کروں گا مُجھے پوری اُمید ہے تُو مُجھے اپنی رحمتوں کے حصار میں لے گا... میرا تن میرا من تیرے قرب کے حاصل کی کوششوں میں صرف راحیل آفتاب آج اپنا آپ چھوڑتا ہے میں تیرا قرب حاصل کروں گا اور تُو ہی مُجھے معاف کرے گا مُجھے اپنا قرب عطا کرے گا"...

اُس نے اذان کی آواز کی پیروی کرتے ہوئے وضو کے لیے اپنے قدم بڑھا دیئے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابتدائی تاریخوں کے چاند کی پھانک تھوڑی دیر کے لیے کیکر کی نوکیلی شاخوں کی پھننگ میں اٹکی اور پھر آہستہ آہستہ کاتک کی رات کے خنک اندھیروں میں ڈوب گئی...

آسمان پر ستارے پورے طرح روشن تھے... شام کو ڈُھل ڈُھلا کر نکھرا آسمان اب سیاہی مائل ہو گیا تھا... سیاہی کے حوالے سے ستاروں کی چمک زیادہ سی ہو گئی تھی... ہلکی ہلکی خنک ہوا چل رہی تھی...

وُہ سڑک پر پیدل چلا جا رہا تھا شال اچھے سے اوڑھی ہوئی تھی....

ایاز کو پاکستان آئے مہینے ہو چُکے تھے مگر وہ ابو بکر کو ڈھونڈنے میں ناکام رہا تھا..

اُسے صرف ابو بکر کا نام پتا تھا کوئی تصویر نہ تھی اور اگر ہوتی تو سالوں پُرانی تصویر بے

سود تھی...

مسلسل ناکامیابی اُس کی اُمیدوں کو توڑنے لگی تھی قسمت کی اِس ستم ظریفی پر اُسے شدید غصّہ آتا ایک ہی شہر میں ہوتے ہوئے بھی وُہ ناکام تھا وہ اُسے نہیں ڈھونڈھ پا رہا تھا جسے ڈھونڈنے آیا تھا جس کی طلب اُس کے دن کا چین رات کی نیند فنا کیے ہوئے تھی...

وُہ راحیل کے پاس جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا وُہ جانا چاہتا تھا مگر ندامت کی بیڑیاں اُس کے قدم روکے ہوئے تھیں...

ہر طرف صرف نااُمیدی تھی ہر طرف اُداسی چہار جانب مایوسی تھی ایاز دن بہ دن ڈھلنے لگا تھا اُس کی بوڑھی ہڈیاں اب تھکنے لگی تھی عمر اتنی نہ تھی مگر حالات نے اُسے وقت سے پہلے کئی وقت دکھا دیئے تھے...

تانبے سی رنگت کملا چکی تھی لمبا قد جُھکا جُھکا معلوم ہوتا تھا...

"یا اللہ میری مدد کر"...

اُس کا دعا گو تھا...

"مُجھے راحیل کے پاس جانا چاہیئے وُہ میری مدد کر سکتا ہے شاید وُہ جانتا ہو ابو بکر کہاں ہے"...

ایاز نے بڑی مُشکِل سے بلا آخر فیصلہ کیا...

"مُجھے بس ابو بکر سے ملنا ہے چاہے جیسے بھی"...

ایاز نے فیصلے کو مزید پختہ کیا....

✶✷✶✷✶✷✶

اقراء کتاب پڑھ رہی تھی...

دروازے پر دستک ہوئی...

"کون"..

اقراء نے پوچھا...

اقراء بیٹا میں اندر آجاؤں"...

ناظمہ خاتون نے اجازت طلب کی...

وُہ کتاب رکھ کر فوراً کھڑی ہو گئی اور دروازہ کھول کر ناظمہ خاتون کو ساتھ لیے بیڈ تک لے آئی...

"امی آپکو کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی"..

اقراء نے شکایت کی...

"ایسے ہی پوچھ لیا مجھے لگا میری بیٹی مصروف نہ ہو"...

اُنہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے متانت سے کہا....

"بیٹا آپکی عدت ختم ہو گئی ہے اب آپ باہر نکلا کریں میرے ساتھ چلا کریں روز گارڈن میں بچے کی صحت پر اور آپکی صحت پر بھی مثبت اثر پڑے گا"..

اُنہوں نے اقراء کے ہاتھوں کو اپنے نحیف ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا...

"امی میرا دِل ہی نہیں کرتا کہیں بھی جانے کا مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے"...

اُس نے صاف گوئی سے کہا...

"اب سے اب اِس کمرے میں نہیں رہیں گی آپ میرے ساتھ میرے کمرے میں رہیں گی"...

ناظمہ خاتون نے نرمی سے کہا...

"میں یہی رہوں گی امی یہ میرا کمرہ ہے"...

وُہ ناچاہتے ہوئے بھی غصّہ ہوئی تھی...

"آپکے لئے اِس کمرے میں رہنا ٹھیک نہیں ہے میری جان"...

اُنہوں نے اُس کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے محبت سے کہا...

"امی میں یہاں رہ کر ہی ٹھیک ہوں خدایا مجھ سے میری یادیں مت چھینین میں یہاں سکون پاتی ہوں میں یہاں خوش ہوں مُجھ سے حماد کو دوبارہ مت الگ کریں وُہ مُجھ سے ملنے آتے ہیں اِس کمرے میں اگر میں یہاں سے گئی تو میں اُنہیں دوبارہ کھو دوں گی آپ تو جانتی ہیں ناوُہ اپنی چیزوں کے لیے کس قدر حساس تھے وُہ اپنے کمرے کے علاوہ کہی نہیں آئیں گے میں اُنہیں پھر سے کھو دوں گی"...

اقراء نے بری طرح روتے ہوئے کہا....

ناظمہ خاتون کا دِل کٹ کر رہ گیا...

"بیٹا حماد جا چکا ہے وُہ کیسے آپ سے ملنے آئے گا"...

"وُہ آتے ہیں امی روز رات کو آتے ہیں مُجھ سے ملنے جب میں آنکھیں بند کرتی ہوں وُہ مُجھ سے باتیں کرتے ہیں جب میں آنکھیں کھولتی ہوں وُہ غائب ہو جاتے ہیں... امی وُہ میرے خوابوں میں آتے ہیں مگر وُہ بہت اُداس ہوتے ہیں امی اگر میں اِس کمرے سے چلی گئی نا تو وہ مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گے بڑی مشکلوں سے اُنہیں منایا ہے میں نے.. وُہ دیکھیں وُہ ابھی کھڑے مُجھ پر ہنس رہے ہیں"...

اقراء نے پردے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا...

ناظمہ خاتون نے وہاں دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا...

وُہ مزید وہاں رُک نہیں سکی اُٹھ کر ایک سوگوار سی نگاہ کمرے اور اقراء پر ڈالتے ہوئے وُہ باہر نکل گئیں...

"میں کہی نہیں جاؤں گی یہ تو ہمارا کمرہ ہے نا حماد"...

وُہ میکانکی انداز میں گردن ہلاتی خود سے ہی بولی...

"اقراء کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جارہی ہے اور ڈیلیوری بھی نزدیک آتی جارہی ہے میں کیا کروں اگر یہی چلتا رہا تو وُہ نادان اپنا ہی کوئی نقصان نہ کر بیٹھے"...

ناظمہ خاتون نے کُچھ سوچ کر ابو بکر کو فون کرنے کا فیصلہ کیا مگر نمبر بند ملا...

"کیسے صبر کروں؟ مجھے اِس شخص پر کبھی صبر نہیں آئے گا. مجھے اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رونا ہے".

ناظمہ خاتون کو اقراء کے کہے الفاظ یاد آئے...

اُن کا دِل درد سے بھر آیا وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رو دیں...

اقراء اور حماد خلوتوں کے ساتھی تھے ایک دوسرے کے ہم قدم ہم راز ایک کے اچانک اس طرح چلے جانے سے دوسرے پر اثر ہونا قدرتی تھا اقراء اُس صدمے اُبھر

نہیں پا رہی تھی وُہ اُبھرنا چاہتی ہے نہیں تھی کیونکہ اُس کی سوچ کے مطابق اُسے اِس درد میں حماد کا ساتھ تھا وُہ ہم وقت اُس کے ساتھ تھا وُہ اُس کے الوژن سے باتیں کرتی تھی اپنی مرضی کے جواب خود اخذ کر لیتی تھی بظاھر وُہ بلکل نارمل تھی مگر اُس کا ذہن پستیوں میں ڈوب رہا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماریہ اور ابوبکر کی زندگی ایک ڈگر پر چل رہی تھی سب کُچھ ٹھیک تھا اُن دونوں کے بیچ مگر خوش کوئی بھی نہیں تھا....

وقت کے ساتھ دونوں نے سمجھوتہ کر لیا تھا...

"میں چلتا ہوں خدا حافظ"..

اُس نے کلون کے اسپرے خود پر کرتے ہوئے کہا...

"یہ تُم اتنی خوشبوئیں کسے پٹانے کے لیے لگاتے ہو"...

ماریہ کی طبیعت اِن دونوں بوجھل سی تھی وُہ چڑچڑی سی رہنے لگی تھی....

"پٹانے کے لیے"...

ابوبکر نے عجیب شکل بناتے ہوئے دہرایا....

"ہاں نہیں تو اور کیا انڈے لینے بھی جاؤ گے تو یہ منحوس پرفیوم لگا لگا کر جاتے ہو آخر ہے کون وُہ چڑیل بتادو مجھے "...

ماریہ نے خفگی سے کہا...

"میں کب لگا کر گیا آپ غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں"...

ابو بکر اِس اچانک پھٹنے والے آتش فشاں پر حیران رہ گیا تھا...

ماریہ ایسی ہی تو تھی ایک دم سے پھٹنے والی منہ پر بولنے والی...

"اُس دن جب میں نے تمہیں انڈے لینے بھیجا تھا تب کون لگا کر گیا تھا"...

وُہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں بولی...

وُہ چاہتی تھی ابو بکر اُس سے لڑے اُس سے باتیں کرتے رہے وُہ اُسے اکساتی تھی...

"اُس دن میں سیدھا جم سے آیا تھا پسینہ پسینہ ہو رہا تھا یار اور آپ نے کہا فوراً لے کر آؤ اور مجھے اپنے کپڑوں سے اسمیل آرہی تھی بس اِسی لیے"..

اُس نے وضاحت پیش کی...

"تو باہر کون تمہاری بغلیں سونگھتا پھر رہا تھا"..

وُہ اپنے موقف پر ڈٹی رہی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"اچھا آئندہ لگاؤں گا ہی نہیں"..

ابو بکر نے اِس بے موقع بحث سے جان چھڑانی چاہی....

"ہاں تا کہ جب تمہارے پاس سے اِسمیل آئے تو اِس کا الزام بھی تُم مُجھ پر لگاتے پھروں کے میری بیوی منع کرتی ہے"...

ماریہ کسی طور ہار ماننے کو تیار نہ تھی....

"آپ ٹھیک تو ہیں نا"..

ابو بکر نے فکر مندی سے پوچھا...

"ہاں بول دو کے اب میں پاگل ہو گئی ہوں تمہیں تو شروع سے مُجھ سے مسئلے ہی رہے ہیں"...

ماریہ چیختے ہوئے بولی...

"آواز آہستہ رکھیں میں بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا"...

ابو بکر نے سخت لہجے میں تنبیہ کی...

"ابو بکر تُم کب مُجھے پورے ملوگے"...

وُہ نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی...

ابو بکر اب شرمندہ ہو گیا تھا...

"تُم اب مُجھے دُنیا کی نظروں میں پاگل ثابت کر کے دوسری شادی کر لو گے میں جانتی ہوں"...

وُہ روتے ہوئے بولی...

ابو بکر ندامت کے مارے کُچھ بول نہیں پا رہا تھا اور کیا بولتا وُہ اُس کے دِل میں اِن شکوں کو جنم دینے والا بھی وُہ خود ہی تھا....

"ماریہ میری بات سنیں"..

ابو بکر نے اُسے کھینچ کر خود سے لگایا اُسے نہیں سمجھ آ رہا تھا وہ کیا کرے کس طرح اُس کی بد گمانی دور کرے....

"ایسا کُچھ بھی نہیں ہے یار میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے میں اِس رشتے کو دِل سے نبھاؤں گا اور میں نبھا رہا ہوں"..

ابو بکر نے سچے دل سے کہا....

"مگر مُجھے کوئی بھی لمحہ خوش نہیں کر پاتا میں کبوتر کی طرح آنکھیں نہیں موند سکتی حقیقت سے ابو بکر"...

ماریہ نے اُس کی شرٹ کے بٹن کو گھماتے ہوئے کہا...

"آپ بھول جائیں اُس بات کو"...

ابو بکر نے التجا کی....

"یہی تو مسئلہ ہے"...

اُس نے گردن اُٹھا کر نم آنکھوں سے اُسکے چہرے کو دیکھا...

"میں شکایت کا موقع نہیں دوں گا آپکو جو ہو چکا وہ بدل نہیں سکتا نا اُس کا مداوا ہو سکتا ہے مگر میرے دِل میں آپکے لئے بہت جگہ ہے آپ میری بیوی ہیں"...

ابو بکر نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

"تمہارے لہجے کا کھوکھلا پن تمہیں خود محسوس نہیں ہوتا ابو بکر"...

ماریہ دل گرفتگی سے بولی اور اُسے مزید مضبوطی سے پکڑ لیا...

ابو بکر نے کُچھ کہا نہیں بس اُس کے بالوں کو ایک طرف کر کے پیشانی کا بوسہ لے لیا....

"ابو بکر مُجھے امی کے گھر چھوڑ دو"...

ماریہ نے اُس سے الگ ہو کر کہا...

"یار اِس میں گھر چھوڑنے والی کون سی بات ہو گئی"...

ابو بکر کو لگا وہ گھر چھوڑ کر جا رہی....

"دیکھا دیکھا تُم تو چاہتے ہی ہو میں چلی جاؤں مگر ایک بات یاد رکھنا میں کہی نہیں جانے والی اور ایک اور بات یاد رکھنا ابو بکر تُم صرف میرے ہو تیسرے اِنسان کے لیے تمہارے دِل میں جو احساس ہے اُسے برداشت کر رہی ہوں وُہ بہت ہے میں کسی تیسرے اِنسان کا وجود برداشت ہر گز نہیں کروں گی جان سے مار دوں گی تمہیں بھی اور اُسے بھی ابھی تُم جانتے نہیں ہو ماریہ کو نے محبت کے معاملے میں کتنی شدت پسند ہوں"...

ماریہ نے بے خوفی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

"کبھی نہیں آئے گا اور آئندہ خیال رکھیۓ گا آپ بھی میں یہ انداز ہر گز برداشت نہیں کروں گا آئندہ"...

ابو بکر نے اُسے دوبارہ تنبیہ کی...

"سوری"...

اُس نے فوراً اپنی غلطی مانتے ہوئے معافی مانگی...

"جائیں آپ تیار ہو جائیں میں اقراء آپی سے ملنے جا رہا ہوں آپکو چھوڑ دوں گا"...

ابو بکر نے سیل فون پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا....

"میں تُم سے دس بیس سال بڑی نہیں ہوں جو آپ آپ کہہ کر بلاتے ہو.. تُم سے تو چھوٹی ہی ہوں"...

وُہ نئے مسئلے کے ساتھ پھر میدان میں آگئی....

"آپکا کوئی حال نہیں"...

ابو بکر نے اب کی بار ہنستے ہوئے کہا....

"ڈبل بیٹری"...

وُہ پیر پٹختی ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا عامر طیات اور نزہت خاتون لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے...

موسم کافی خوشگوار تھا...

"آپ دونوں کُچھ دنوں کے لیے گاؤں کیوں نہیں ہو آتے.."

اُنہوں نے اپنی گود میں بیٹھے حماد کو بسکٹ کھلاتے ہوئے کہا...

"میں بھی سوچ رہا ہوں امی مگر صرف ہم دونوں نہیں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گی..."

عامر نے پیار سے کہا...

"گاؤں.."

طیات نے چائے کا کپ نزہت خاتون کی طرف بڑھاتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا...

"ہاں گاؤں نواب شاہ کے ایک گاؤں میں عامر میں زمین لی ہوئی ہے جہاں یہ ہسپتال بنوا رہا ہے اور وہی عامر کے بابا کی حویلی بھی ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں لی تھی..."

نزہت خاتون نے طیات کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا...

"میں نے آج تک گاؤں نہیں دیکھا چلتے ہیں نا ہم سب پلیز..."

طیات خوش ہو کر بولی...

"ٹھیک ہے ڈاکٹر سے پوچھ لیتے ہیں اگر اُنہوں نے آپکو اِس حالت میں سفر کرنے کی اجازت دے دی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں..."

عامر نے رضامندی ظاہر کی....

"پوچھیں نا ڈاکٹر سے ابھی ہم کل صبح ہی چلیں گے پھر..."

طیات ہتھیلی پر سرسوں جمانے کو تیار تھی...

"میں اور حماد تو اپنے کمرے جا رہے ہیں آپ لوگوں کا جو بھی فائنل ہو بتا دیجیے گا.."

وُہ حماد کو گود میں لے کر اُٹھ گئیں...

"ٹھیک ہے امی میں آپکی پیکنگ کر دوں گی..."

طیات کا بس نہیں چل رہا ابھی سامان گاڑی میں ڈالے اور عامر سے جانے کی ضد کرے....

"آپ کال تو کریں.."

طیات اب دوبارہ اُس کی سر ہو گئی...

"ارے یار اتنی جلدی بھی کیا ہے کل پوچھ لیں گے..."

عامر نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا...

"پلیز عامر میرے لیے..."

طیات اب ایموشنلِ بلیک میلنگ پر اُتر آئی اور وہ جانتی تھی یہ وار خالی نہیں جانا تھا....

"اچھا یار.."

عامر نے فون ملاتے ہوئے کہا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلامُ علیکم آپی کیسی ہیں آپ.."

ابو بکر نے اقراء کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا...

"وعلیکم سلام کیپری جیتے رہو تُم کب آئے..."

اقراء ابو بکر کو دیکھ کر خوش ہو گئی تھی....

"بس ابھی آیا..."

ابو بکر نے آرام سے پیر پھیلاتے ہوئے کہا...

"ماریہ بھی آئی ہے..؟"

اقراء نے پوچھا...

"نہیں وُہ اپنی امی کے گھر چلی گئی ہے اور میں یہاں آ گیا آپ سے ملنے..."

ابو بکر نے محبت سے کہا...

"آپی کی جان.."

اقراء کو بے اختیار اُس پر پیار آیا...

"تُم راحیل سے ملے ہو.."

کُچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد اُس نے راحیل کی بابت دریافت کیا...

"نہیں.."

ابو بکر کا چہرہ تن گیا...

"اچھا..."

اقراء نے پُر سوچ انداز میں کہا...

"تُم نے کبھی مُجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ مُجھے کیسے پتا تُم ہی ہمارے کیپری ہو.."

اقراء نے اُس کا انداز نوٹ کر کے بات بدلی....

"آپ اب بتا دیں.."

ابو بکر نے مسکرا کر کہا....

"مُجھے یونیورسٹی میں ایک پروجیکٹ ملا تھا اور اُس پروجیکٹ کے لیے مُجھے پرانے اخباروں سے کچھ آرٹیکلز کے کٹ پیس چاہیے تھے جنہیں بڑی مشکلوں سے ڈھونڈا تھا میں نے آسانی سے مِلتا بھی کیسے آخر اُس میں مُجھے میرا کیپری ملنا تھا بس زیادہ کُچھ نہیں اُن میں سے کسی اخبار میں میں نے تمہاری گمشدگی والی خبر بھی پڑھی میں دیے گئے پتے پر گئی بھی تھی مگر مجھے پتا چلا حکیم صاحب اور اُن کی بیوی کا تو اِنتقال ہو گیا اور تمہارا کسی کو کُچھ پتا ہی نہیں تھا....ویسے کتنا غیر حقیقی سا لگتا ہے یہ سب مگر اللہ کے کھیل ہے یہ سب اور وہی بہتر جانتا ہے..."

اقراء ایک ہی سانس میں سب کہتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی....

"یہ دیکھو آج تک سنبھال رکھا ہے ۲۵ سال پرانے اخبار کا ٹکڑا..."

اقراء نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا....

اخبار کا ٹکڑا دراز سے نکال کر ابو بکر کے سامنے کیا...

وُہ کُچھ دیر کاغذ کو ہاتھ میں پکڑے بغور دیکھتا رہا پھر ہلکے سے بولا...

آپ دونوں بہت عظیم تھے امی ابو....

وُہ حکیم ریاض اور فرحت کو یاد کر کے بولا کیونکہ اُس کے لیے تو وہی دونوں اُس کے ماں باپ تھے جنھوں نے اسے بہت پیار سے پالا سگوں سے بھی بڑھ کر...

"میری زندگی اتنی پیچیدہ کیوں ہے آپی اتنی مُشکِل..."

اُس کا دِل اب شکوہ کناں تھا...

"اللہ اپنے چہیتے لوگوں کو ہی منتخب کرتا ہے آزمائشوں کے لیے بس ثابت قدم رہنا چاہیئے اِنسان کو..."

اقراء نے اُس کی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئی محبت سے چور لہجے میں کہا..

"تُم راحیل کو معاف کر دو بچے..."

اقراء نے درخواست کی...

Copyright by Author

"تُم یہ مت سوچنا میں فرق کر رہی ہوں میرے لیے بیٹا تُم دونوں برابر ہو میرے ہو مگر میں کیا کروں میں اُس کی بھی بہن ہوں اُسے تڑپتا ہوا کیسا دیکھ سکتی ہوں..."

اقراء نے دِل گرفتگی سے کہا...

"آپی مُجھے نہیں لگتا میں اپنے ساتھ بُرا کرنے والوں کو معاف کر سکوں گا میں اِنسان ہوں فرشتہ نہیں اِن سب لوگوں نے مُجھ سے میری زندگی کا وُہ حصہ نوچ کر اُکھاڑ دیا ہے جو کبھی بھی نہیں بھر سکتا وُہ خلا کبھی پُر نہیں ہو سکتی..."

ابوبکر نے قطعیت سے کہا....

اقراء نے آنکھیں بند کر کے کھولی...

"میرا بچہ میں جانتی ہوں بہت تکلیفیں برداشت کی ہے تُم نے مگر معاف کرنا تو اچھی بات ہے اِس طرح نفرت بغض کے ساتھ زندگی گزارنا بہت مُشکل ہے.."

اقراء نے اُس کا چہرہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے کہا....

"مُجھ سے نہیں ہو گا آپی..."

ابوبکر اقراء کا ہاتھ نرمی سے ہٹا کر باہر چلا گیا...

اقراء نظروں سے اوجھل ہونے تک اُس کی پشت تکتی رہی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ لوگ ڈاکٹر سے اجازت ملنے بعد صبح ہی منہوڑو گاؤں کے لیے نکل پڑے...

"کتنا مزہ آئے گا نا امی میں تو پہلی بار گاؤں جا رہی ہوں پہلی بار دیکھوں گی سب..."

طیات بچوں سے اشتیاق سے بولی..

"کتنی دیر میں پہنچے گے عامر..."

طیات نے چھٹی مرتبہ پوچھ لیا تھا...

"ارے یار آپ کے بار بار پوچھنے سے جلدی تو نہیں آجائے گا نہ.."

عامر اب کی بار جھنجھلا کر بولا.....

"بتائیں نا کتنی دور ہے..."

وُہ بھی اُسے تنگ کرنے پر تُلی ہوئی تھی...

نزہت بیگم دونوں کو دیکھ کر بس مسکرا رہی تھیں...

حماد عامر کے پاس آنے کے لیے ہمکنے لگا...

"ارے میرا بیٹا..."

عامر نے اُسے گود میں بٹھا لیا اور ایک ہاتھ سے اُسے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے ڈرائیو کرنے لگا...

حماد بار بار اسٹیئرنگ پر ہاتھ مار مار کر ہارن بجاتا آواز سن کر کھکھلا کر ہنستا اور تالیاں بجا کر اپنی خوشی جتاتا...

اب وہ عامر کی شرٹ پکڑ کر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا...

"ارے میرے شیر لگ جائے گی..."

عامر نے گاڑی ایک طرف روکتے ہوئے کہا...

"پاپا آپ سے بعد میں خوب باتیں کریں گے ابھی آپ مما کے پاس جاؤ..."

عامر نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا...

اُس نے عامر کے بالوں کو دونوں مٹھیوں میں جکڑ لیا....

"ناراض ہو گیا میرا بیٹا..."

عامر نے مسکراتے ہوئے اُسکے ننھے ہاتھوں سے اپنے بال آزاد کروائے اور حماد کو پیچھے بیٹھی طیات کو دے دیا....

جس پر وُہ رونے لگ گیا...

"آپ کا اور امی کا عاشق ہے یہ تو میرے پاس آتے ہی رونے لگ جاتا ہے..."

طیات نے اُسے زبردستی سلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا....

عامر کے لیے وُہ الفاظ اور وُہ لمحہ لمحۂ فخر تھا....

"لاؤ اِدھر دو میرے شہزادے کو..."

نزہت خاتون نے طیات کے ہاتھوں سے اُسے لے لیا اور واقعی وُہ اُن کی گود میں آکر چُپ ہو گیا اور ہنسی خوشی کھیلنے لگا....

طیات کا دل پُر سکون اور مطمئن تھا....

"لیجیۓ محترمہ ہم گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں..."

طیات کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی....

گاؤں کو جاتا راستہ، نہر کے اوپر سے تھا جس پر سے اُن کی گاڑی گزر رہی ہے۔

گاڑی کچی پکی سڑک سے ہچکولے کھاتے گزر رہی تھی...

لوگوں بھینسیں پال رکھی تھیں، جانوروں کے لیے ایک بڑی سی کُھرلی بنائی ہوئی تھی۔

بھینسوں کے ساتھ ساتھ مرغیاں، بکرے بکری اور کتے بھی ساتھ میں پل رہے تھے۔

کھیتوں کے قریب کھیلتے بچے گاڑی کو دیکھ کر اُس کے پیچھے بھاگنے لگے تھے....

دائیں طرف گاؤں کا پرائمری اسکول سردیوں کا موسم تھا اس لیے کلاسیں باہر دھوپ میں لگی ہوئی تھیں۔

تصنع اور بناوٹ سے پاک ان دیہاتوں میں بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے دل دھڑکتے ہیں۔ قدم قدم پر آپ کو شاعری نظر آئے گی جو اوزان کی قید اور لفظی بندشوں سے بالکل آزاد ہے۔

یہاں کی کھلی ہوا میں چلیں پھریں تو اپنے اندر ایک نئی زندگی پائیں۔

یوں لگتا ہے ہمارے اندر بھی پھیل کر والہانہ وسعت اختیار کر لینے کی قوت موجود ہے، ہم بھی پرندوں کی زبان سمجھ سکتے ہیں اور ہواؤں کی گنگناہٹ ہمارے لیے بھی کچھ معنی رکھتی ہے جب ابابیلیں خاموش آسمان میں ڈبکیاں لگاتی ہیں اور شام کو چمگادڑیں قطار اندر قطار جنگلوں کی طرف تیرتی ہیں اور گاؤں واپس آنے والے ڈھور ڈنگروں کے گلے میں بندھے ہوئے گھنگرو بجتے ہیں اور فضا پر ایک دلفریب ناچ کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو ہمارا دل بھی کبھی پھیلے گا اور کبھی سکڑے گا۔

طیات نے دیکھا کچے کوٹھے زمین پر لیٹے ہوئے ہیں۔ دیواروں پر بڑے بڑے اپلوں کی قطار دور تک تھی۔ مٹی کے یہ گھروندے بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں کیونکہ ان میں فاصلہ نہیں۔ ایک کوٹھا دوسرے کوٹھے سے ہمکنار ہے، اسی طرح اس کھلے میدان پر ایک اور کھلا میدان بن گیا ہے۔

ان کوٹھوں پر چارپائیاں اوندھی پڑی ہیں۔ گنے کے لمبے لمبے چھلکے جابجا بکھرے

ہوئے ہیں۔ دوپہر کا وقت تھا، دھوپ اتنی تیز ہے کہ چیل بھی انڈا چھوڑ دے۔

فضا ایک خوابگوں اداسی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ کبھی کبھی کسی چیل کی باریک چیخ ابھرتی ہے اور خاموشی پر ایک خراش سی پیدا کرتی ہوئی ڈوب جاتی....

گاڑی چلتے چلتے ایک حویلی نما گھر کے آگے رکی چوکیدار نے فوراًدروازہ کھول دیا....

وُہ خوبصورت عمارت وقار سے استادہ تھی...چاروں طرف قدرت نے حسن کے خزینے لٹائے تھے...یہ قطعہ زمین قدرت کی صناعی کا شاہکار تھا...

سبزے کا مخملی فرش رنگ برنگے پھول، لہلہاتی بیلیں جھومتے درخت چاروں طرف حُسن ہی حُسن تھا رعنائی ہے رعنائی تھی...

ایسی جگہ میں رہائشی عمارت کی تعمیر کسی حُسن پسند طبع ہی کا انتخاب تھا...

سنہرے ستونوں اور سرخ گنبدوں والی یہ عمارت اِس دلفریب ماحول میں گھری ہوئی کسی حسین البیلہ کی طرف دکھائی دیتی تھی...

کشادہ کمرے، وسیع برآمدے، خوبصورت گیلریاں نفیس ڈرائنگ روم طویل ڈائننگ روم...

آراستہ پیراستہ اپنے مکینوں کے اعلیٰ ذوق امارت عظمت کی ضامن تھی....

"یہ تو بہت بہت بہت خوبصورت ہے..."

طیات نے حویلی گھومتے ہوئے عامر سے کہا....

عامر تو اُس کے چہرے سے کبھی نہ جدا ہونے والی مسکراہٹ دیکھ دیکھ نہال ہوا جا رہا تھا....

"باہر چلیں..."

طیات نے خواہش کی...

عامر مُسلسل اُس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا....

"عامر..."

طیات نے شرما کر ہاتھ لگا کر اُس کی محویت کو توڑا....

"چلیں..."

اُس نے طیات کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر سینے سے لگا لیا...

میدان میں گاؤں کی الھڑ مٹھیارے اپنے روزمرہ کے کھیلوں میں مشغول تھیں....کُچھ کوٹلہ چھپا کھیل رہی تھیں کُچھ لکن میٹی...کُچھ گداڈال رہی تھیں کُچھ چھون چھوائی....

وُہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے کھیتوں کی طرف آ گئے....

Copyright by Author

حد نظر تک پھیلے گندم کے سنہری کھیتوں کا سنہرا پن دھوپ کے باعث کچھ اور دلکش ہو گیا تھا۔ گیلی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو پوری فضا میں چکرا رہی تھی۔

معتدل سی میٹھی میٹھی پروا گندم کی فصلوں کو چومتی گزر رہی تھی۔

فضاء میں چکراتی چڑیوں کی چہچہار کی آوازیں ہوا کی مدھم سی جلترنگ میں مدغم ہو کر ایک دلفریب سی جھنکار پیدا کر رہی تھیں۔

قریب ہی چلتے رہٹ میں گرتے پانی اور پن چکی کی ایک تواتر سے آتی آواز اس ماحول کا حصہ ہی لگتی تھیں۔

سہ پہر کا وقت تھا۔

جلتے بلتے دن میں اب شام کی نرم سی ٹھنڈک کی چاشنی گھلنے لگی تھی۔

فصل پک کر تیار ہو چکی تھی کچھ دنوں تک کٹائی ہونا تھی۔

سارے میں سنہری خوشوں کی اشتہا انگیز مہک بکھری ہوئی تھی۔

ہوا کے جھونکے کے ساتھ گندم کی سبز بالیاں ہلتی تو ایسے لگتا جیسے اس دُنیا میں آنے کی خوشی میں جھوم رہی ہیں

لالیاں وں اور چڑیوں کے دو جھنڈ شور مچانے میں مصروف تھے

دو بگلے کھالے میں کھڑے پانی میں اپنے لئے ناشتہ تلاش کر رہے تھے

قدموں کی چاپ سُن کر ٹاہلی کے درخت پر بیٹھی چڑِ بل نے آنکھیں کھول کر دیکھا

اور بنا کوئی خطرہ محسوس کیے دوبارہ نیند کی آغوش میں چلی گئی

سُورج کافی بُلندی پر آچکا تھا...

طیات کھیتوں کے درمیان کھڑی بچوں سے اشتیاق سے چاروں اور گردن گھما گھما کر جیسے اس بات کا یقین کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ واقعی فطرت کے اس حسین منظر کا حصہ بنی ہے۔ فطرت کی سحر انگیزی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا اور وہ اس فسوں خیز لمحے میں قید اشتیاق سے جھک جھک کر ان سنہری خوشوں کو چھو چھو کر محسوس کر رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہیں"

عامر نے مسکراتے ہوئے کہا....

"میں پہلی بار گاؤں آئی ہوں میں نے آج تک ایسا کچھ بھی نہیں دیکھا بس اِسی لیے..."

وُہ تھوڑی شرمندہ ہو کر بولی اور آنکھیں شرم کے مارے نیچے کر لی...

"ارے ارے... یہ کیا آپ تو...."

عامر نے بات اُدھوری چھوڑ کر اُنگلی سے تھوڑی پکڑ کر چہرہ اونچا کیا....

"ناراض ہو گئی آپ مُجھ سے..."

عامر ہراساں ہو کر بولا....

"ہو سکتی ہوں کیا؟؟؟"

سوال کیا گیا....

"نہیں آپ تو بہت اچھی ہے....اور اگر کبھی ناراض ہو بھی جائے تو بھی اِس طرح نظریں مت جھکائے گا....

مُجھ سے بات مت کیجئے گا....پھر میں آپکو مناؤں گا بہت پیار سے...."

اپنی بیوی کی پیشانی پر بوسہ لیتے ہوئے اُس نے محبت سے چور لہجے میں کہا....

"مُجھے اِس دُنیا میں اپنے ماں باپ اور حماد کے بعد سب سے زیادہ آپ عزیز ہے اور یہ بات آپ جانتی ہیں..."

لہجے میں قطعیت تھی....

"بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں..."

طیات بڑے مان سے بولی....

اُسکا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگی....

کھیتوں کو پیچھے چھوڑ کر وُہ لوگ اب دور تک پھیلے باغ نما حصے کی طرف آگئے....

اُس وسیع میدان پر ایک نظر ڈالیں تو رنگ برنگے پھول اور اکثر مقامات پر اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے اور بازوؤں کو سینے پر باندھے مار موٹ یہاں آنے والوں کا استقبال کرتے نظر آتے تھے۔

ہاتھ کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا اور اُسے خود سے لگائے عامر آگے بڑھنے لگا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل مسجد میں بیٹھا تھا...ایک بیان چل رہا تھا نماز پر جسے وہ بڑی محویت سے سُن رہا تھا سمجھنے کی حتیٰ الامکان کوشش کر رہا تھا....

"آپ نماز کیوں پڑھتے ہیں،؟"

بیان دینے والے نے سامعین سے سوال کیا...

یہ سوال اُسکی لائف کا بہت مشکل سوال ثابت ہوا،

"فرض ہے؟"

اُنہوں نے دوبارہ کہا...

،سب لوگوں کے سر اثبات میں ہلے...

بیان دینے والا دوبارہ بولنا شروع ہوا....

"شکر ادا کرنے کے لئے؟

خدا ہے ہی اس قابل؟

جہنم کے خوف سے؟

یہ وہ جواب ہیں جو مجھے اس کے جواب میں ملتے ہیں،

ایک ٹائم تھا جب میں نماز جہنم کے خوف سے پڑھتا تھا،"

وُہ اپنی زندگی کا بتانے لگا راحیل کا تجسس بڑھنے لگا وُہ آگے صف میں خالی جگہ پر آکر بیٹھ گیا...

"جہنم کا خوف مجھے اٹھا کے نماز کے لئے جا کھڑا کرتا تھا،

پر مجھے وہ نماز فرض کی ادائیگی کبھی بھی نہ لگ سکی پھر مجھ سے نماز نہ تو آرام سے پڑھی جاتی تھی اور نہ یکسوئی سے پھر خوف بھی کم ہوتا گیا، پھر جنّت کا بیان پڑھا تو اس کو پا لینے کی چاہ جاگی، میں پھر سے نماز پڑھنے لگا،"

"جنت"

راحیل نے لفظ دہرایا...

بیان دینے والا تھوڑی دیر کو رکا پھر بولنے لگا...

"مگر یہ بھی چند دن ہی رہی کیفیت، پنے ابّا جی سے کہا تو بولے بیٹا اس نے دنیا کی ھر نعمت سے نوازا ہے تم اس رشتوں شکر ادا کرنے کے لئے پڑھا کرو، ذہن میں یہ رکھ کی بھی نماز پڑھ لی دل کی حالت اب بھی وہی تھی،،

پھر ایک دن بہت عجیب بات ہوئی،

میں جائے نماز پے کھڑا، اور مجھے نماز بھول گئی، بہت یاد کرنے کی کوشش کی،

بھلا نماز ہم کیسے بھول سکتے ہیں؟"

اُنھوں نے پھر سوال کیا...

"مُجھے نماز آتی ہی نہیں"...

راحیل نے لرز کر سوچا...

"مجھے خود پے بہت رونا آیا، اور میں وہیں بیٹھ کے رونے لگا، تو مجھے لگا کوئی تسلی دینے والا ہاتھ ہے میرے سر پے،، جیسے بچہ رو رہا ہو تو ہم سر پے ہاتھ رکھکے دلاسا دیتے ہیں،

مجھے لگا کوئی پوچھ رہا ہے، کے کیا ہوا،

میں نے کہا نماز بھول چکا ہوں،، تو جیسے پوچھا گیا،،، تو؟

میں حیران پریشان،، اس تو کا جواب تو میرے پاس بھی نہیں تھا شائد،، پھر لگا کوئی مسکرایا ہو،، اور کہا ہو،

"نماز کیوں پڑھتے ہو،؟"

سوال دوبارہ دہرایا مگر اِس بار جواب بھی تھے...

"خوف سے؟

پر وہ تو غفور ہے، رحیم ہے، پھر خوف کیسا؟"

"جنّت کے واسطے؟"

راحیل دم سادھے سن رہا تھا...

"پر وہ تو در گزر فرماتا ہے،،

شکر ادا کرنا ہے؟"

اسے ضرورت نہیں،،،،"

"فرض ہے؟"

"نماز فرض سمجھ کر نہیں محبت سے پڑھو زمین پے سر ٹکرانے کو نماز نہیں کہا جاتا

.."

"وہ اس قابل ہے؟"

تم کیا جانو وہ کس قابل ہے،،، "

میرے پاس الفاظ ختم، میں بس اس آواز میں گم،،،، وہ جو ہے نہ،،،

وہ تم سے کلام چاہتا ہے، تم اسی کو دوست مانو، اسی سے مشورہ کرو، اسی کو داستان سناؤ

،،، جیسے اپنے دوست کو سناتے ہو، دل کی بیقراری کم ہو گی، پھر نماز میں سکون ملے گا

،،،،،"

آواز میں سحر تھا لوگ اُٹھ کر جاتے گئے نئے لوگ آتے گئے راحیل ایک انچ بھی نہ

ہلا...

مجمع پر سکوت طاری تھا...

بیان دینے والا بولے جارہا تھا..

"میری آنکھ کھلی تو میں وہیں پے تھا، وہ یقیناً خواب تھا، میں دوبارہ سے وضو کر کے کھڑا

ہوا، نماز خود بخود ادا ہوتی چلی گئی،،،، دل میں سکون آتا چلا گیا، مگر میرا دل سجدے

سے سر اٹھانے کو نہ کرے، مجھے لگا میرے پاس ہے وہ، مجھ سے بات کر رہا ہے،

پھر اپنے دل کی ساری باتیں ہوتی چلی گیئں گرہیں کھلتی گیئں، سکون ملتا گیا،،،

آسانیاں ہوتی گیئں،،، پھر آنکھ اذان سے پہلے اٹھتی، محبوب سے ملاقات کا انتظار

رہنے لگا،

فرض کے ساتھ نفلی نمازیں بھی ادا ہوتی گئیں، اللہ کا کرم ہو گیا،"

وہ جو جو سنتا گیا اسکو اپنے اندر کی ایک نئی خرابی نئے گناہ دکھائی دیتے گئے....

خوف اُسکے حواسوں پے سوار ہو رہا تھا کیوں کہ اُسکا ظاہر اور باطن مکمل طور پر

گناہوں میں گھرا ہوا تھا بلا آخر خوفِ خدا اُس پر بھی چھانے لگا تھا.....

بیان ختم ہوتے ہی وُہ سیدھا اُن کے پاس پہنچا....

"السلامُ علیکم"...

اُنہوں نے خود سے سلام کیا....

"وعلیکم السلام"..

راحیل نے عقیدت مندی سے کہا....

"کیا آپ نے جو ابھی بولا وُہ سب سچ تھا کیا سچ میں یہ سب آپکے ساتھ ہوا تھا"...

راحیل نے تصدیق کرنی چاہی....

"ہاں"...

وُہ مسکرائے.....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"مجھے نماز پڑھنا سیکھنا ہے"...

راحیل نے جذب کے عالم میں کہا...

"کیوں"...

اُنہوں نے سوال کیا....

"مجھے سکون چاہیے مجھے اُس کا مقرب بننا ہے اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے مجھے میرے باطن کا سکون میرے ظاہر پر نور چاہیے "...

راحیل نے اُن کے نورانی چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا...

"سیکھو پھر اور یقین جانو یہ دین بہت آسان ہے اسے پیچیدہ مت بنانا"...

اُنہوں نے راحیل کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور آگے بڑھ گئے...

راحیل اُس نورانی لمحے کی زد میں تھا جب حواس بحال ہوئے تو اُن کا نام پوچھنے کے لیے پیچھے گیا مگر پھر وہ اُسے نہیں دکھے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فون مسلسل بج رہا تھا ابو بکر نہا رہا تھا ماریہ نے کال اٹھائی فون اقراء کا تھا....

"السلامُ علیکم آپی"...

ماریہ نے فون اُٹھاتے ہی سلام کیا...

"وعلیکم السلام کیسی ہو تُم"...

اقراء خوشدلی سے بولی...

"بلکل ٹھیک آپ سنائیں کیسی ہیں آپ اور آنٹی کیسی ہیں"...

ماریہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا....

"کیپری کو بُلا دو"...

علیک سلیک کے بعد اقراء نے کہا...

"کسے بلا دوں"...

ماریہ نے سر کھجاتے ہوئے کہا...

"ابو بکر کو"...

"اچھا تو ایسے بولیں ناڈبل بیٹری کو بُلا دوں وُہ تو نا ابھی نہا رہا ہے"...

وُہ روانی میں بولتی گئی احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دبائی....

اقراء کی ڈبل بیٹری سن کر بے ساختہ ہنسی نکل گئی....

ابو بکر اُسی وقت باہر آیا تھا اور ماریہ کی بات سُن کر بے اختیار ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی...

"اقراء آپی کی کال ہے"...

وُہ جلدی سے فون اُسے تھما کر اپنی جھینپ چھپانے کے لیے کمرے سے نکل گئی...

ابو بکر نے مُسکرا کر اُس کی ساری کارروائی کو دیکھا اور فون کان سے لگالیا....

"السلامُ علیکم آپی"...

"وعلیکم سلام کیپری تُم جلدی سے گھر آجاؤ"...

اقراء نے جلدی سے کہا...

"سب خیریت ہے نا آپی"..

وُہ فکر مند ہوا....

"ہاں سب ٹھیک ہے بس تُم آجاؤ"..

اقراء نے کہہ کر کال کاٹ دی....

ابو بکر پریشانی کے عالم میں بائیک فل اسپیڈ میں دوڑاتا ہوا آناً فاناً حماد کے گھر پہنچا تو وہاں سب ٹھیک تھا اقراء برقع پہن کر تیار تھی...

"آپی کیا ہوا ہے اتنی جلدی آپ نے بُلایا میں ڈر گیا تھا"...

ابو بکر نے سب ٹھیک ہونے پر شُکر ادا کیا....

"مجھے راحیل سے ملنا ہے اور تم مجھے لے کر چلو گے"...

اقراء نے فیصلہ سناتے ہوئے بات ختم کی...

ابو بکر نے نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے بائیک پر بٹھایا اور راحیل کے گھر کی طرف چل پڑا....

"اندر چلو میرے ساتھ"...

اقراء نے اسے بائیک سمیت باہر کھڑے دیکھ کر کہا...

"مجھے نہیں جانا آپی پلیز"...

ابو بکر نے منت کی...

"میں کہہ رہی ہوں چلو"...

اقراء اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے اندر لے گئی...

"راحیل کہاں ہے"...

اقراء نے عبداللہ سے پوچھا....

"اپنے کمرے میں"...

عبداللہ نے برسوں بعد اقراء کو وہاں دیکھا تھا وہ حیران رہ گیا تھا....

اقراء ابو بکر کا ہاتھ پکڑے ہی سیڑھیاں چڑھنے لگی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

اقراء نے کمرے میں جا کر جھٹکے سے اُس کا ہاتھ چھوڑا ابو بکر کے قدم لڑکھڑا گئے تھے

راحیل نے تھاما نہ ہوتا تو وُہ گر چُکا ہوتا....

ابو بکر نے نخوت سے راحیل کو دیکھا اور جھٹکے سے خود کو چھڑوایا....

"ختم کرو سب بہت ہو گیا میرے بھائیوں نفرتیں پال کی زندگی گزارنا بہت بہت مشکل ہوتا ہے"...

اقراء نے دونوں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا...

ابو بکر نے نفرت سے بھرپور نظر سے راحیل کو دیکھا اور بولا...

"کیا آپ اِسی لیے مجھے یہاں لائیں ہیں"...

وُہ درشتگی سے بولا...

اقراء چُپ ہو گئی...

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی....

دروازے پر دستک نے خاموش اور ٹھہرے دریا میں کنکر پھینکا..

"سر کوئی ایاز صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں"...

راحیل کو لگا حشر بپا ہو گیا....

تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تینوں کا مجرم خود چل کر آیا تھا اپنی سزا سننے...

"اُنہیں ڈرائینگ روم میں بٹھاؤ"...

راحیل نے اپنے جذباتوں پر قابو پاتے ہوئے کہا....

"میں آتا ہوں"...

راحیل نے کہا....

"میں بھی چلوں گا"...

ابو بکر نے سپاٹ انداز میں کہا....

یاقوتی رنگ کے دبیز قالینوں موٹے موٹے مخملی پردوں، نرم نرم صوفوں گدے دار منقش کرسیوں، بڑی دیوار گیر پینٹیگوں اور جھل مل کرتے فانوسوں والے بڑے سے ڈرائنگ روم میں ایاز نے قدم رکھا تو بت بن گیا...

ماضی کی یادیں بصارتوں پر رقصاں تھیں...

قدموں کی چاپ نے اُسے پلٹنے پر مجبور کیا تھا....

اور وُہ پلٹا اور پتھر کا ہو گیا راحیل کے ساتھ آتے شخص کو وُہ لمحے کے ہزارویں حصے میں

پہچان گیا وُہ ایاز کی جوانی تھا ہاں وہی تھا جسے ڈھونڈنے وُہ یہاں تک آیا تھا وُہ اُس کی آنکھوں کے سامنے تھا....

راحیل نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کر دیا....

کمرے میں تین نفوس موجود تھے خاموشی کے ڈیرے تھے شکووں کا طوفان تھا دونوں آنکھوں میں صرف نفرت تھی....

"کیا لینے آئے ہیں یہاں"...

راحیل نے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا مگر آواز پھر بھی بھاری تھی....

ایاز کی نظریں ابو بکر کے چہرے پر رکی ہوئی تھیں..

"اپنے بیٹے سے ملنے آیا ہوں"...

ایاز نے تھکن زدہ انداز میں کہا...

ابو بکر نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی...

"تُم ہی ہو نا ابو بکر میرے بیٹے ابو بکر"...

ایاز نے ابو بکر کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا...

ابو بکر نے سلگتی نظروں سے ایاز کو دیکھا رگیں تن گئی تھیں گویا پھٹنے والی ہوں سپید

رنگ میں سُرخی ہی سُرخی تھی...

سامنے کھڑا شخص وُہ تھا جس سے وہ تھا...

"میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا سب میری غلطی تھی مگر میں بہت شرمندہ ہوں میرے بچے مُجھے معاف کر دے میں ہر لمحہ ضمیر کے عذاب میں گرفتار ہوں مُجھے معاف کر دے مُجھے سکون آ جائے گا"...

ایاز نے اُس کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا....

ابو بکر چُپ کھڑا رہا....

"میں بہت تھک چکا ہوں اور ہمت نہیں خُدایا تُم سب مُجھے معاف کر دو"...

ایاز نے دونوں کے سامنے باری باری ہاتھ جوڑے....

اقراء دروازے چوکھٹ پر کھڑی تھی...

"مُجھے معاف کر دو بیٹا میرے گرتے وجود کو اپنے مضبوط بازوؤں کا سہارا دو اپنے باپ کو سنبھال لو"...

ایاز کو لگا تھا سب بہت آسان تھا...

"نہیں"...

ابو بکر نے ایاز کے نحیف ہاتھوں کو بری طرح جھٹکا....

"میں شرمندہ ہوں بہت"...

ایاز نے اُسے سینے سے لگانا چاہا....

"آپکی شرمندگی میرے نقصانوں کا ازالہ نہیں کر سکتی....

"ہر کسی نے میرا استعمال کیا اپنے اپنے مفاد کے لیے ہر ایک نے مجُھے صرف استعمال کیا ہے"...

اُس نے راحیل اور ایاز دونوں کو باری باری دیکھا...

راحیل نظریں چُرا گیا...

میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی نہیں...میں کسی کو معاف نہیں کروں گا...

جب کسی نے میرے بچپن کا نہیں سوچا میں کیوں کسی کے بڑھاپے کا سہارا بنوں آپ رہیں اکیلے یہ میری طرف سے آپکی سزا ہے...ایاز احمد"...

ابو بکر نے ایاز کو بری طرح سے خود سے الگ کیا جس سے اس کا کمزور جسم لڑکھڑا گیا...

"مجُھے معاف کر دو بیٹا ورنہ میں مر جاؤں گا یہ خلش مجُھے جیتے جی مار رہی ہے یہ میرے وجود کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے"...

ایاز نے اُسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے...

"خلش"...

ابو بکر عجیب انداز میں ہنسا...

"جانتے بھی ہیں خلش کیا ہوتی ہے"...

ابو بکر بیچ کا فاصلہ طے کر کے ایاز کے سامنے جا کھڑا ہوا...

"خلش پیہم سے انسان پتھر کا ہو جاتا ہے اُسکے سارے احساس مر جاتے ہیں... خلش آشوب سے آنکھیں احساسات سے عاری ہو جاتی ہیں... دیکھیں میری آنکھوں میں اپنی آنکھوں کا گندلا عکس جس میں صرف نفرت ہے صرف نفرت"...

ابو بکر نے براہِ راست ایاز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

ایاز کو اُس کی آنکھوں سے خوف آنے لگا...

"مُجھ سے لڑو شکوے کرو یوں مت دھتکاروں مُجھے بد دعا نہ دو بچی زندگی کے عذاب کی"...

"چُپ سے بڑی کوئی بد دعا نہیں ہوتی جب بندہ بولتا ہے تو قُدرت خاموش رہتی ہے اور جب بندہ چُپ ہوتا ہے تو قدرت انتقام لیتی ہے اور اس کا انتقام بہت بُرا ہوتا ہے جیسا آپ سے لیا گیا ہے"...

ابو بکر نے سختی سے کہا....

اذیت ہی اذیت تھی ہر طرف...

"آپکو معافی چاہیے نا"...

ابو بکر نے کرب سے کہا....

"ہاں"..

ایاز کو آس ملی...

"میں سب کو معاف کر دوں گا مگر میری صرف ایک شرط ہے"...

ابو بکر نے راحیل کو دیکھا جو شرط سُننے کو بیتاب تھا....

"مُجھے میرا بچپن لوٹا دیں"...

ابو بکر نے تاسف سے کہا...

دہلیز سے سر ٹکائے اس ساری تگ ودو اور کشمکش کو بغور دیکھتی اقراء نے اس منظر کی کل جزئیات کا سارا کرب پوری شدت سے جھیلا...

غم و اندوہ کا یہ منظر اب اس کی جان پر بھاری تھا...

"لوٹا سکتے ہیں آپ، لوٹا سکتے ہو تُم"...

اُس نے راحیل کو براہِ راست مخاطب کیا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

راحیل زمین پر بیٹھ گیا....

"آپ نہیں لوٹا سکتے اور میری یہی شرط ہے بس"...

ابو بکر نے چہرے کا رُخ بدل لیا...

ایاز نے رحم طلب نظروں سے اُس کی دیکھا مگر وہ رحم کرنے پر آمادہ نہ تھا....

"چلے جائیں یہاں سے اور اِس بار ہمیشہ کے لیے"...

ابو بکر نے بغیر دیکھے کہا اگر دیکھ لیتا تو اُن آنکھوں میں ندامت کے بہتے آنسو اُسے موم کر دیتے....

ایاز بے نیل و مرام وہاں چلا گیا اُس کے ہر قدم میں لغزش تھی ایک عرصے کے تھکن تھی آج اُس کی گردن مزید جُھک گئی تھی وہ عالم عالم نزع تھا اُس کے لیے وُہ ٹھکرایا جا چکا تھا اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں....

راحیل زمین پر بیٹھا بے آواز رو رہا وُہ دوہرے عذاب سے گزر رہا تھا...

ابو بکر بھی وہی بیٹھ گیا راحیل کو روتے دیکھنا نجانے کیوں اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا....

وُہ بیٹھا رہا پھر اُٹھ کر جانے لگا....

"کیپری"...

راحیل نے کھڑے ہو کر پیچھے سے اُسے پُکارا ابو بکر کے قدم منجمد ہو گئے...

"اپنے راحیل بھائی کو معاف نہیں کرو گے"...

راحیل نے ہاتھوں کو جوڑ کر فرش پر بیٹھتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا...

اور ابو بکر ہار گیا...

ابو بکر بے اختیار بھاگتا ہوا اُسکے ساتھ دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور اُسکے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول کر اپنے بکھرے ہوئے بھائی کو سینے سے لگا لیا...

"بھائی"...

ابو بکر نے راحیل کو اور زور سے گلے لگاتے ہوئے کہا....

"کیپری"...

راحیل نے اُسکے چہرے کو اُسکے ہاتھوں کو چومہ.....

آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے....

راحیل اور ابو بکر دونوں نے ایک دوسرے کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا....

"مُجھے معاف کر دیا نا تُم نے"..

راحیل نے پھر تصدیق چاہی...

ابو بکر نے کُچھ کہا نہیں بس اُس کے گلے لگ گیا دوبارہ....

اقراء کی آنکھیں چھلکنے کو بیتاب تھیں...

وُہ بھاگتی ہوئی دونوں کے پاس آئی تھی اور دونوں کو اپنے سینے سے لگالیا....

"مما"...

راحیل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا....

"بھائی آپی"...

ابو بکر نے کہہ کر پھر اُن دونوں کو اپنے سینے سے لگالیا....

برسوں سے تڑپ رہی النعم کی روح کو آج سکون حاصل ہوا تھا....

****

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

'سولہواں باب'

"حرم"

انسانی ذہن پر ہر لمحہ سوچوں کا بہت زیادہ غلبہ رہتا ہے۔یوں کہنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا ہر زاویہ اس کی ذہنی سوچ سے ہی جنم لیتا ہے۔اسی سوچ و فکر سے انسانی جذبات کی پرداخت ہوتی ہے اوران جذبات کی بنیاد پر ہی انسان کا ہر عمل ہمارے سامنے آتا ہے۔ذہن کا زاویۂ فکر دو قسم کا ہوتا ہے،ایک منفی اور دوسرا مثبت۔مثبت سوچ ہمیشہ انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ منفی سوچ ناکامی اور نامرادی کی طرف دھکیلتی ہے راحیل آفتاب اِنہی تاریکیوں کا مکین تھا طیات حیدر اُسکی زندگی میں ایک اُمید بن کر آئی ایک روشنی حقیقت کی جس کی وہ تاب نہ لا سکا اُس نے وُہ دریچے ہی بند کر دیئے وُہ اکیلا رہ گیا مگر سب گنوا کر اُس نے ایک چیز پائی تھی جس سے وہ ہمیشہ دور رہا تھا...

اُس نے راہِ خدا پائی تھی اور سفر کے شروعات میں ہی اُسے اپنے کھوئے ہوئے رشتے واپس مل گئے تھے جن رشتوں کے لیے ہمیشہ وُہ اذیت دہندہ رہا تھا اُن رشتوں نے

اُسے معاف کر کے سینے سے لگایا تھا اور یہ دن راحیل کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا اُسے اپنی آپی اپنا بھائی واپس مل گیا تھا کبھی جو خواب اُس کی آنکھوں میں تھا پکچر پرفیکٹ فیملی کا وہ آدھا ادھورا سا ہی مکمل ہوا تھا...

"ابو بکر میری ایک بات مانو گے"...

اقراء نے ابو بکر کو مخاطب کیا...

ابو بکر اُسکی طرف متوجہ ہوا....

"ایاز انکل کو بھی معاف کر دو تُم"...

اقراء نے درخواست کی...

راحیل نے ابو بکر کے چہرے پر تلخی پھیلتی دیکھی....

"کبھی نہیں"...

ابو بکر قطعیت سے بولا....

"اتنے سنگدل نہ بنو جب تُم راحیل کو معاف کر سکتے ہو تو انہیں بھی معاف کر دوں بچے ماں باپ سے ضد لگاتے ہیں مگر انہیں سزا دینے کا حق نہیں رکھتے کُچھ نہیں تو اتنا سوچ لو تم اُن کی وجہ سے ہو"...

اقراء نے اُسے سمجھانا چاہا...

"مجھے اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی یہ میرا اور اُن کا معاملہ ہے آپی"...

ابو بکر نے سختی سے کہا...

"وقت لو سوچو ٹھنڈے دماغ سے غلطیاں ہیں اُن کی بہت غلطیاں ہے مگر کس سے غلطی نہیں ہوتی"...

"آپی"...

راحیل نے آنکھوں کے اشارے سے تنبیہ کی کیونکہ وُہ ابو بکر کی ناگواری مسلسل محسوس کر رہا تھا....

"میں چلتا ہوں"...

ابو بکر جانے کے لئے کھڑا ہو گیا...

"ابو بکر....تُم نے مجھے سچ میں معاف کر دیا ہے نا"...

"ہاں"...

ابو بکر نے ایک لفظی جواب دیا...

"پھر اپنے گھر میں آ جاؤ واپس میں اکیلے رہ رہ کر تھک گیا ہوں تنگ آگیا ہوں"...

راحیل نے اُس کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا...

ابو بکر کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی....

"یہ نہیں ہو سکتا مُجھ سے"...

اُس نے صاف گوئی سے کہا...

راحیل جانتا تھا ابو بکر نہیں مانے گا...

"تمہارا حق ہے اِس گھر پر ابو بکر کسی کے لیے نہیں تو اُس اِنسان کے لیے آجاؤ جس نے ساری سچائی جاننے کے بعد بھی تُم سے بے لوث محبت کی وُہ اِنسان جو اِس سب میں تمہاری طرح بِلکُل بے قصور تھا جس کی محبت تُم سے کبھی کم نہیں ہوئی آفتاب سلمان نے تُم سے بہت محبت کی ہے ابو بکر اپنی سگی اولادوں سے بھی زیادہ مما کی بیوفائی نے یا اُن جانے کے غم نے اُنہیں اتنا نڈھال نہیں کیا جتنا تُم سے جدائی اُنہیں زندگی سے دور لے گئی"...

ابو بکر کو اپنے پیروں میں بیڑیاں پڑتی محسوس ہونے لگی....

اور سچ ہی تھا سارے کھیل تماشے میں سب سے زیادہ نقصان اگر کسی کا ہوا تھا تو وہ آفتاب اور وہ ہی تو تھے دونوں میں کوئی خون کا رشتہ نہیں تھا مگر ایک چیز دونوں میں مشترکہ تھی بے غرض محبت کرنے کا جذبہ آفتاب نے محبت کی اپنے کیپری سے اُس کی آنکھوں سے اُسکی معصومیت پر وُہ جان دیتا تھا اُس کو دیکھنے کے لیے آنکھیں بیتاب رہتی تھیں اُسے گود میں لینے کے لیے بانہیں تڑپتی تھی کان "پاپا" لفظ سُننے کے لیے

ترستے تھے آفتاب نے سچ میں محبت کی عشق کیا ابو بکر سے یہ عشق ہی تو تھا جو اتنی بڑی سچائی جاننے کے بعد بھی اُس نے ابو بکر سے محبت نہ چھوڑی ورنہ تھاوُہ بھی عام سا مرد ہی مگر ابو بکر کے لیے اُس کے دِل میں خاص محبت تھی جو تا عُمر اُس کے ہر احساس پر غالب رہی ہوتے ہیں کُچھ رشتے ایسے بھی جو کہنے کو آپ کے کُچھ نہیں ہوتے مگر پھر بھی زندگی ہوتے ہیں اور جب آفتاب اپنی زندگی سے جدا ہوا ہونٹوں نے مسکرانا چھوڑ دیا، آنکھوں نے سپنے بُننا چھوڑ دیئے وُہ سانسوں سے موت کی طرف خراماں خراماں ہجرت کر گیا وُہ آفتاب کا "Capri" تھا کیپری مطلب سمندر اُس کی ابو بکر سے محبت بھی سمندر سی گہرائیاں رکھتی تھی بچے سب برابر نہیں ہوتے ماں باپ کے لیے جو کہتے ہیں جھوٹ کہتے ہیں کوئی ایک ایسا ضرور ہوتا ہے جو اُنہیں دوسرے سے بڑھ کر پیارا ہوتا ہے اور آفتاب کو ابو بکر اقراء اور راحیل سے زیادہ پیارا تھا....

ابو بکر کو آفتاب کی محبت یاد نہ تھی پر آنکھوں میں دھندلا سا ایک عکس ضرور تھا اُس کا دل مضطرب ہوا تھا شدت سے یتیم ہونے کا احساس ہوا تھا تکلیف اتنی تھی جتنی شاید تب بھی نہ ہوئی تھی جب اُس اِنسان کو قبر میں اُتارا تھا جسے وہ اپنا باپ مانتا آیا تھا...

کیونکہ یہ رشتہ تو روح سے جڑا تھا آفتاب کی روح نے بھی شاید سکون پا لیا تھا آج....

Copyright by Author

"میں نے سب کو معاف کر دیا مگر کبھی سوچنا یہ اٹھائیس سالہ مرد تیئیس سال پُرانی وُہ تاریک رات کبھی نہیں بھولے گا کیونکہ اُس رات کا خوف میری روح کو اب تک جھنجوڑ دیتا ہے"...

ابو بکر نے راحیل سے گلے ملتے ہوئے کہا...

"پھر بھی میں کوشش کروں گا"...

ابو بکر نے شکست خورہ انداز میں کہا دروازہ کھول کر باہر چلا گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہاں سے نکل کر ابو بکر گھر نہیں گیا بلکہ سڑکوں پر بے مقصد بائک دوڑاتا جا رہا تھا خود نہیں جانتا تھا اُسے کہاں جانا تھا....

کہاں کسی نے نہیں تھا اُسے مگر حقیقت اُس پر واضح تھی دُنیا ناواقف تھی اُس کی اصلیت سے اگر واقف ہوتی تو کیا بولتی "ناجائز" اور یہ لفظ اُسے تکلیف شدید تکلیف اور بے تحاشہ تکلیف دے رہا تھا وُہ دو ایسے لوگوں کی اولاد تھا جن کے درمیان کوئی جائز تعلق نہ تھا دو لوگوں کی جوانی کا خُمار تھا وہ...

زندگی چاہے اُس پر کتنی بھی مہربان ہو جائے

حقیقت اُس کی زندگی یہی تھی اور یہی رہنی تھی کہ وُہ ایک "ناجائز" تھا....

"میں اتنا بدنصیب کیوں ہوں"...

ابو بکر کے ذہن پر ایک سوال حاوی تھا...

"میری ہر خواہش تشنہ ہی رہی"...

محرومیوں پر وُہ شکوہ کناں تھا ایک سب سے بڑی محرومی تو اُس کی لاحاصل محبت بھی تھی جب بھی وُہ اُداس ہوتا دُکھی ہوتا طیات سے پوری محبت کی تشنہ کہانی ہونٹوں سے بے اختیار ادا ہونے لگتی...

"سب کو معاف کر دو، اُس کی یہ مجبوری تھی، اُس کا یہ گناہ تھا، اُس کا یہ کفارہ تھا. آج بھی کوئی یہ نہیں سوچتا ابو بکر کا بچپن کس کس کو معاف کرے گا کسی نے اُس پانچ سال کے بچے کے بارے میں کبھی کیوں نہیں سوچا کسی کو کیا پتا جنگل کی وُہ ایک رات میری کتنی راتوں کی نیند فنا کر چکی ہے میں ابھی بھی راتوں کو ڈر جاتا ہوں میری تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا جس پر گزرتی ہے وہی جانتا ہے اور میں تو ہر معاملے میں بد قسمت ہی رہا ہوں میری خواہش ہی کیا تھی ایک محبت صرف ایک محبت میری نظروں کی پہلی غلطی میرے دِل کی چاہت مُجھے ہر بار اِس محبت کے ہاتھوں رسوائی ہی ملی اُنہوں نے تو مُجھے کبھی شناسا لوگوں کی فہرست میں بھی نہیں گردانا"..

ابو بکر خود کلام تھا اپنے اذیت کو خود دوچند کیے جا رہا تھا...

"مگر ابو بکر طیات سے محبت کرنا کبھی نہیں چھوڑ سکتا مر کر بھی نہیں"...

آنکھیں مسلسل دُھندلائی ہوئی تھیں...

شکستہ قدموں پر چلتا وہ بلا آخر گھر آ ہی گیا جہاں ماریہ اُس کی منتظر تھی....

"کہاں تھے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی"..

ماریہ نے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

ابو بکر نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا...

ماریہ کو کُچھ عجیب سا لگا...

"تُم ٹھیک تو ہو نا"...

وُہ فکر مندی سے بولی...

ابو بکر چپ رہا...

"پلیز مُجھے بتاؤ کیا ہوا ہے"...

ابو بکر اب بھی کُچھ نہ بولا....

ماریہ کو ڈر لگنے لگا اُس کی خاموشی سے...

"ابو بکر کیا ہوا مُجھے تو بتاؤ میں تمہاری بیوی ہوں"...

ماریہ نے اُسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا...

"میں ایک ناجائز ہوں ایک گندہ خون یہ حقیقت ہے تمہارے شوہر کی"...

ابو بکر اُس پر پھٹ پڑا...

"کیا بول رہے ہو مجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا ابو بکر"...

ماریہ نے ناسمجھی والے انداز میں کہا...

"کسی کو سمجھ نہیں آنی"..

ابو بکر نے سر جھکا لیا...

ماریہ کو کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ابو بکر کو اتنا بکھرا ہوا اتنا ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی...

ماریہ نے کُچھ بھی کہے بغیر اُس کا جُھکا سر اپنے سینے سے لگا لیا....

"اے ڈبل بیٹری"...

ماریہ نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے کی ناکام کوشش کی..

"رومت پلیز مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے... تُم کیا ہو کیا نہیں یہ میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا میری زندگی کی حقیقت یہ ہے کہ تُم میرے شوہر ہو اور میں تُم سے بہت بہت محبت کرتی ہوں... میں نہیں جانتی تُم کیا بول رہے ہو کیوں بول رہے ہو مگر تُم میرے لیے بہت اہم ہو میرا سب کُچھ تُم ہو"...

ماریہ نے اُس کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

"تمہیں مجھ سے گھن نہیں آئے گی"...

ماریہ نے میکانکی انداز میں گردن کو نفی میں جنبش دیتے ہوئے کہا...

"تُم نعمت ہو میرے لیے ابو بکر"..

ابو بکر اِس قدر محبت اور اپنائیت پر ایمان لے آیا اُس نے ماریہ کے گرد اپنے بازو پھیلا دیے....

✶✱✶✱✶✱✶

وہاں معمول کا درس چل رہا تھا پر نہ جانے کیوں راحیل آفتاب کو لگ رہا تھا کے پوری دنیا اُس کو اُس کے کیے گئے گناہ باور کروا رہی تھی چور اُسکے دل میں جو تھا.....

اُس نے گاڑی کو آواز کی تلاش میں چلانی شروع کر دی...

وُہ کبھی کسی گلی میں جاتا پھر وہاں سے ناکام لوٹتا آوازیں اُتنی ہی دور تھی مگر راحیل کو وُہ روح کو چیر کر اندر اُترتی محسوس ہونے لگی تھیں....

وُہ گاڑی سے اُتر کر ایک گلی میں بھاگا تیز بھاگا بھاگتا گیا اور پھر بھاگتا ہی گیا اُس نے اس آواز کو پا لیا جو اُسے جھنجوڑ رہی تھیں اُسے اپنے پاس بُلا رہی تھیں وُہ ایک چھوٹی سی گلی تھی جس میں ایک قناتیں لگی ہوئی تھی سبز دری پر سفید رنگ کی چاندی بچھی ہوئی تھی

اطر اگر بتی اور عرق گلاب کی دلفریب خوشبو اُسکے حواسوں پر چھانے لگی تھیں وُہ سُست روی سے چلتا ہوا قریب جانے لگا...

کوئی بزرگ بیان دے رہے تھے....راحیل کو مسجد والے وُہ شخص یاد آ گئے جو اُسے نماز سے محبت کروا گئے تھے...

وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر اُسکے قدم نہیں اُٹھ پا رہے تھے وہ مجمند ہو گیا تھا جسم ہلنے سے انکاری تھا اُس کو یوں محسوس ہو رہا تھا اُس پر سینکڑوں کیڑے رینگ رہے ہیں گونجنے والے الفاظ ہی ایسے تھے اُسکی ساعتوں میں دوبارہ آواز گونجی....

"زنا کیا ہے؟"

وُہ اب بھاگ جانا چاہتا تھا مگر قدم چاہ کر بھی اٹھا نہیں پا رہا تھا اُسے لگا وُہ اپاہج ہو چکا ہے اب کبھی چل نہیں سکے گا وہ اپنی جسمانی قوت کھو چکا ہے...راحیل آفتاب کی زندگی کا سب سے تلخ مکروہ اور گھناؤنا رُخ اُس کے روبرو ہونے جا رہا تھا...

"اگر مرد ایک ایسی عورت سے صحبت یا ہم بستری کرے جو اس کی بیوی نہیں ہے تو، یہ زنا کہلاتا ہے"...

راحیل نظریں اٹھانے کی ہمت نہ کر سکا....

"زنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے اور دین اسلام میں اس کے مرتکب کے لئے سخت سزائیں متعین کی گئی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "میں نہیں جانتا کہ قتل کے بعد زنا سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو"...

راحیل کو شراب وشباب میں گزری ساری راتیں آنکھوں کے سامنے رقص کرتی دکھائی دی منظر اِس قدر گندے اور غلیظ تھے اُسے خود سے گھن آنے لگی تھی...

"راحیل آفتاب راتوں کا سوداگر ہے رات گئی بات گئی میں راتیں خریدتا ہو دن میں مجھے رات کے اندھیرے یاد رکھنے کی ضرورت نہیں تقریباً ہر رات کسی نہ کسی سے ملتا ہو اگر سب کو یاد رکھنے لگا نہ تو راحیل آفتاب اور عام مجنوں میں کیا فرق رہ جائیگا....

we spend good time that's it....."

اپنا ہر لفظ سیسے کی مانند سماعتوں میں اُترتا محسوس ہوا....

"گزرا ہوا وُہ اچھا وقت اُسے آج کہاں لے آیا تھا اُسے...

"مگر میں کسی کا اُدھار نہیں رکھتا تمہاری رات کی جو بھی قیمت ہو اِس پر لکھ دو"...

"یا خدا"..

وُہ چیخ بھی نہ سکا آواز گھٹ کر رہ گئی...

Copyright by Author

راتوں کے اُس سوداگر کو دن دیہاڑے رسوا کیا گیا تھا آج حقیقی معنوں میں گر گیا تھا خود کی ہی نظروں میں اور اِنسان کا اپنی ہی نظروں میں گر جانا سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے.... کسی کا اُدھار نہ رکھنے والے اُس شخص سے قُدرت نے بھاری تاوان وصول کیا تھا...

"کوئی بھی ایسا فعل کہ جس میں جنسی تسکین حاصل ہوتی ہو وہ زنا میں شمار ہو جاتا ہے...

"ضروری نہیں کہ ساتھ سونے کو ہی زنا کہتے ہیں، بلکہ چھونا بھی زنا ایک حصہ ہے اور کسی پرائی عورت کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے"...

راحیل کو طیات پر پڑنے والی پہلی نظر اور اپنے دِل میں اُس کے لیے اُبھرنے والے خیالات یاد آ گئے اُسے خود سے مغلظ اِنسان کوئی نہیں لگا.... اُسے اپنی ہوس زدہ نظریں بیمار ذہن کی واہیات سوچیں یاد آنے لگیں...

وُہ بھاگ نہیں سکا تھک کر کوشش ترک کر دی پتھریلی زمین پر بیٹھ گیا...

کسی کی نظر اُس پر نہیں پڑی تھی...

"اللہ قرآن میں سورۃ آل اسراء کی آیات نمبر ۳۲ میں فرماتا ہے ...

"فرماتا ہے اور (دیکھو) زنا کے قریب بھی نہ جانا، کورس وہ بے حیائی ہے اور بری راہ

ہے"....

وُہ کیسے اُس کا مقرب ہو سکتا تھا وُہ اُس چیز کے قریب تھا جس دور رہنے کا وُہ حکم دیتا ہے

وُہ کیونکر اُسے اپنا قرب دیتا...

"زنا کرنے والا اگر شادی شدہ ہو تو کھلے میدان میں پتھر مار مار کر مار ڈالا جائے"....

ہر گناہ میں اُس کی ذات شامل تھی وہ تڑپ رہا تھا بے تحاشہ...

"اللہ نے قرآن میں فرمایا کی پاک دامن عورتیں، پاک دامن مردوں کے لئے ہیں"...

"مگر مُجھ بد کردار کو پاک دامن لڑکی ملی تھی میں نے اسے گنوا دیا"...

وُہ بڑبڑایا....

راحیل کے سخت سردی میں پسینے چھوٹ گئے اُسکے جسم پہ سانپ لوٹنے لگے....

بیان دینے والا بڑا بے رحم واقع ہوا تھا لمحے کو نہ رُکا تھا اُسے نہ معلوم تھا اُس کے الفاظ کوڑے بن کر برس رہے تھے کسی پر...

"امام شافعی رحمتہ اللہ کہتے ہیں کے زنا ایک قرض ہے، اگر تو قرض لے گا تو یہ اُس کے گھر سے وصول کیا جائے گا... کسی بھی صورت میں"....

"انعم کا قرض راحیل سے لیا گیا راحیل کا قرض اقراء اور ابو بکر سے سب کی زندگیاں بری طرح متاثر ہوئی تھیں"...

"زنا کی کئی قسمیں میں جن میں سے دو گناہ کی سخت مرتکب ٹھہری وُہ ہے زنا بالرضا اور زنا بالجبر"...

لفظ "جبر" اُس نے اپنی سماعتوں پر "جبر کر کے سُنا تھا...

"زنا بالرضا میں دونوں فریق مستحق سزا ہونگے۔ سورۂ نور کی آیت نمبر ۲ کے تحت سو کوڑوں کا مستحق قرار پائے گا۔"

راحیل کے ساتھ ساتھ سامعین میں ہر زندہ ضمیرِ اِنسان لمحے کو لرز گیا تھا...

"زنا بالجبر"

یہ الفاظ اُسکی کانوں میں سیسے کی مانند پگھل کر گرے تھے....

اُسکی آنکھوں کے آگے ایک منظر فلم کی طرح چل رہا تھا...

آوازیں گونج رہی تھی....

"راحیل تمہیں خُدا کا واسطہ مُجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو میں تمہارے پیر پڑتی ہوں"...

آواز کے ساتھ لمس پر بھی حقیقت کا گمان ہوا اُس نے نے بے اختیار اپنے پیروں کی طرف دیکھا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"کسی بھی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کرنا..زنا چاہے مرضی سے کیا جائے یا زبردستی سے حرام ہے فرق اتنا ہے زنا بالرضا میں دونوں گنہگار ہوگے زنا بالجبر میں ایک"....

"اسلامی فقہ میں کسی عورت کا مرد کے ساتھ یا کسی مرد کا عورت کے ساتھ ایک دوسرے کی اجازت سے جنسی تعلق قائم کرنے کو زنا بالرضا کہتے ہیں۔
جبکہ کسی ایک کا دوسرے کے ساتھ زبردتی جنسی تعلق قائم کرنے کو زنا بالجبر کہا جاتا ہے

"زنا ایک نہایت قبیح فعل اور بہت بڑا فساد ہے۔اس کے اثرات بھی بہت بڑے ہیں اور اس سے بہت سے نقصانات جنم لیتے ہیں۔یہ اثرات مرتکب زنا پر ہوں یا امت پر زناکاری ایک بدترین لعنت, کمینگی, ذلت وپستی کی علامت, بہیمانہ فعل اور جرم شنیع ہے۔

اس کا مرتکب وہی شخص ہوگا جس کے دل میں خوف خدا, عذاب آخرت کا ڈر نہ ہو اور نہایت ہی بے غیرت, بے شرم جس کی انسانیت حیوانیت سے مغلوب ہوچکی ہو اس جرم شنیع اور حرکت قبیحہ کے ارتکاب کا مجرم ہو سکتا ہے۔"
اُس کی اِنسانیت واقعی حیوانیت سے مغلوب ہوچکی تھی اُس نے اُس معصوم کی ایک چیخ

نہ سنی تھی ہر التجا کو بے دردی سے رد کیا تھا وہ حیوان ہی تھی دو پیروں دو ہاتھ اِنسانی شکل والا حیوان....

"زنا خود بھی قبیح ہے اور دوسرے مفاسد کے اعتبار سے قبیح تر اور ہزار بار لائق مذمت ہے۔ زنا اور زانی کے متعلق فرمان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے کے جب آدمی زنا کرتا ہے (تو اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔)

وُہ بے ایمان ہی تو تھا دین سے کوسوں دور...

"قیامت کے روز زانی عورتوں کی شرمگاہ سے خون اور پیپ کی نہر بہے گی جس کی بدبو سارے جہنمیوں کو تکلیف پہنچائے گی اسے نہر غوطہ کہا جائے گا۔

یہ خون اور پیپ دنیا میں شراب پینے والوں کو پلائی جائے گی۔"

راحیل نے بے طرح جھرجھری لی تھی اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے دِل دہلا جا رہا تھا کیا منظر ہو گا کیا عذاب ہو گا...

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے کلام فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے عذاب الیم ہے۔

بوڑھا زانی، جھوٹا حاکم، تکبر کرنے والا

جب کوئی شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو اللہ اس کے اندر سے ایمان اس طرح نکال لیتا ہے جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"

میں نے خواب میں ایک تنور دیکھا جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا فراخ تھا اور اس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ اس کے اندر مرد اور عورتیں چیخ و پکار کر رہی تھی۔

شعلہ بھڑکتا تو وہ اوپر آجاتے۔

شعلہ دبتا تو وہ نیچے چلے جاتے وہ لوگ اسی عذاب میں مسلسل مبتلا تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہے؟

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔

"آج ہی اور ابھی چاہے جس جگہ ہو ہم میں کا ہر وہ جو کسی بھی درجہ میں زنا کا مرتکب ہوا ہو اللہ کے حضور اپنے اس گناہ کبیرہ حرکت قبیحہ کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کے ساتھ اپنی مغفرت طلب کرے۔ اور آئندہ زندگی میں اس جرم شنیع سے دور رہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ جو محفوظ رہا اللہ موت تک اسے محفوظ رکھے۔"

اللہ ہم سب کو اس بڑے گناہ سے بچائے.

وہ دن قریب ہے جب آسمان پہ صرف ایک ستارا ہو گا.

Copyright by Author

توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا.

قران کے حروف مٹ جائیں گے،

سورج زمین کے بالکل پاس آ جائے گا.

میدانِ حشر سجے گا زیر زبر ہو گا اُسکی عدالت لگے گی جہاں رشوت اثر و رسوخ کام نہیں آئے گا انصاف ہو گا ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ توبہ کر لو".....

راحیل کو حشر کے اُس میدانِ سے خوف آنے لگا جس کی زمین تانبے سی ہو گی اُس کے دِل میں قیامت کے بعد لگنے والے حشر کا خوف جاگا تھا کیونکہ وُہ تو ابھی دُنیا کے میدانِ حشر میں تھا...

اُس نے اُٹھنے کی ناکام کوشش کی اور پھر زمین بوس ہو گیا ۲ سال پرانا منظر پورے اب و تاب سے اُسکی آنکھوں کے سامنے دوبارہ زندہ ہو گیا تھا ایک معصوم کی دِل دہلا دینے والی چیخیں....

اُس کا جسم تڑپنے لگا اچانک اُسکی آنکھیں بند ہو گئی گویا ابدی نیند نے آ لیا مگر نہیں وقتی سکون تھا.....

اُسکی سزا کی شروعات تھی یہ تو....

اُس نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولی تو منظر وہی تھا سب کُچھ وہی تھا پر راحیل وُہ

Copyright by Author

راحیل نہ تھا...

ہدایت کے لیے ایک در کا ہو کر نہیں رہ جانا چاہئے جس جس در سے اُسے ہدایت ملے حاصل کرنی چاہیے مگر در در ملنے والی ہدایت ایک کتاب میں قید ہے اللہ کی کتاب قرآن مجید میں...

وُہ تساہل سے اُٹھا مستعدی سے چلتا ہوا گلی سے باہر نکل گیا.......

"حیا نہیں ہے کسی کی بھی آنکھ میں باقی

خدا کرے کہ جوانی رہے تیری بے داغ"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"وقت تو وقت ہے رکتا نہیں اک پل کے لئے

ہو وہی بات جو قائم بھی رہے کل کے لئے

منصف وقت حقیقت ہے حقیقت ہے خدا

خوف لازم ہے بہر طور ہر اک حل کے لئے

اے مری خواہش تحصیل سجھا دے مجھ کو

کوئی رستہ درِ امکان مقفل کے لئے

میں سمندر ہوں خموشی پہ نہ جانا میری

مجتمع کرتا ہوں طاقت کو بڑی چھل کے لئے

تربیت خون میں رچ جائے تو تب ہوتا ہے

ورنہ آساں نہیں جانا کسی کربل کے لئے

سعد ڈرتا ہوں اگر میں تو بس اک خواہش سے

وہ جو کر دے نہ برہنہ تجھے مخمل کے لئے"

ہاسپٹل کے کوریڈور میں بڑی بے چینی کے عالم میں راحیل چکر لگا رہا تھا ناظمہ خاتون

ایک طرف بیٹھی مسلسل تسبیح پڑھ رہی تھیں...

"یا اللہ میری آپی کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا"...

ابو بکر مسلسل دعا گو تھا....

ماریہ آپریشن تھیٹر کے دروازے کے اوپری طرف جلتی لال بتی کے ہری ہونے کے

انتظار میں ٹکٹکی باندھے اُسے دیکھے جا رہی تھی...

"میں بھی اِس مرحلے سے گزروں گی"...

اُس نے ایک نظر اپنی جسم کی ساخت کو دیکھتے ہوئے سوچا...

"یا خدا میری آپی اور اُس کے بچے کی حفاظت کرنا"...

راحیل کے جان پر ہر گزرتا لمحہ بھاری تھا....

نزہت خاتون کی حالت بھی ناظمہ خاتون سے مختلف نہ تھی....

مسلسل یک ٹک لال بتی کو دیکھ کر تھک کر ماریہ کی نظریں لمحے کو ہٹ کر واپس گئی تو ہری بتی جل اُٹھی تھی پوری آب و تاب کے ساتھ....

سب اپنی اپنی جگہ کھڑے ہوگئے اور ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے....

نیلے رنگ کا یونیفارم پہنے ایک ادھیڑ عمر کی عورت چہرے سے ماسک ہٹاتی ایک مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے باہر آئی..

"مبارک ہو آپ سب کو جڑواں لڑکا اور لڑکی ہوئے ہیں اور ماں اور بچے دونوں بِلکُل صحت مند ہیں تھوڑی دیر میں ہم اُنہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ سب مِل سکتے ہیں اُن سے"...

خوشگوار انداز میں کہتی وُہ ناظمہ خاتون کو پھر سے زندہ کر گئی تھی آج وُہ دادی بن گئی تھی حماد کی بچوں کی شدت سے حماد کی کمی کو اُنہوں نے محسوس کیا تھا...

شدت اتنی تھی وُہ خود کو رونے سے روک نہ سکیں جوان بیٹے کی موت کا غم آج بھی دِل میں موجزن تھا اور اِس موقع پر وُہ غم عود آیا...

ابو بکر اور راحیل نے گلے مل کر ایک دوسرے کو مبارک باد دی...

"ماموں بن گیا ہوں میں"...

راحیل نے خوش ہو کر کہا... آج ایک عرصے بعد ہونٹ اُس کے مسکرائے تھے وہ دِل سے خوش ہوا تھا...

"ہاں میں بھی بھائی"..

ابو بکر نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا....

وُہ دونوں دوبارہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"لائے میں رکھ دیتی ہو"

طیات نے کوٹ ہاتھ سے لے کر ایک طرف رکھ دیا....

عامر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی....

"آپ کیوں کرتی ہے یہ سب...

اِن سب کاموں کے لیے ملازم ہے"...

اُس نے شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول کر ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کی....

اور صوفے پر بیٹھ گیا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وُہ اب اُسکے جوتے اُتارنے کے لیے جھکی....

اُس نے اپنے پیر فوراً پیچھے کیے....

"کیا کر رہی ہے آپ...

پلیز خود کو مت اذیت دیں"...

اُس نے کندھوں سے تھام کر اُسے اٹھایا...

"آپ یہ سب کیوں کرتی ہے"

"یہ سب کرنا میرا فرض ہے اور"....

"میں اِس کی بات نہیں کر رہا آپ جانتی ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں"

وہ اُسکی بات کاٹ کر بولا..

سامنے کھڑی طیات پر کُچھ اثر نہ ہوا...

اب وہ اُٹھ کر اُسکے لیے وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگی...

"آپ نہالیں میں جب تک آپکے لیے چائے لاتی ہوں"

طیات کپڑے نکال کر باتھ روم میں رکھ آئی...

"میری بات سنیں"....

عامر اُسکی کلائی تھام کر بولا....

Copyright by Author

"جب کی اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش شروع ہوگئی"

"آپ روئے تومت آپ جانتی ہے مجھے آپ کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں"

وہ اپنی اُنگلی سے موتی چن کر بولا....

اتنی محبت اتنی شدت پر طیات کا دِل بھر آیا...

اُس نے بنا کچھ کہے اُسکے کشادہ سینے میں خود کو چھپالیا...

اُس نے بھی اپنے بازو اُسکے گرد حائل کر دیے....

کتنے دنوں بعد اُسکی چُپ ٹوٹی تھی جب سے اقراء نے بتایا تھا راحیل حماد سے ملنا چاہتا ہے وہ ایک خوف میں گھری تھی کہ وہ اُسے بھی چھین لے جائے گا...

مگر آج اتنی محبت پر وہ ہار گئی تھی...

عامر مسلسل اُسکی دلجوئی میں لگا رہتا تھا....

"طیات آپ اُسے حماد سے مِلنے سے نہیں روک سکتی وُہ اُس کا باپ ہے اُس کا حق ہے"....

عامر نے اسے سمجھانا چاہا...

"وُہ حماد کو لے جائے گا اور میں حماد کے بغیر نہیں رہ سکتی"...

طیات نے ہچکی لیتے ہوئے کہا...

عامر نے اسے بٹھاتے ہوئے پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھایا جس سے ایک گھونٹ پی کر اُس نے سائڈ کر دیا...

عامر نے اُسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر لٹا دیا اور خود بھی اُسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا...

دونوں میں سے کسی نے بھی کُچھ نہیں بولا....

وہ روئے جا رہی تھی جبکہ وہ اُسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا...

عامر نے اُسکی پیشانی کا بوسہ لیا تھا...

یہ حرکت اُسکے لیے غیر متوقع تھی...

قابل اعتراض نہیں...

اُس نے ایک نظر ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا اور اُسے بے اختیار نجانے کیوں اُس سے ہوئی پہلی تلخ ملاقات یاد آگئی....

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟ میں ہی ہوں آپکا شوہر؟"

عامر نے دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا...وُہ اُسے پر سکون کرنا چاہتا تھا...

طیات کے چہرے پر حیا کے رنگ بکھر گئے....

ابھی وہ ایک دوسرے کو دیکھ ہی رہے تھے ..

ایک ملازمہ گھبرائی ہوئی اندر داخل ہوئی....

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نہ"

وہ اُسے قدر گھبرایا ہوا دیکھ کر روایتی شرمانا بھول گئ...

"وہ حماد"..

"کیا ہوا حماد کو"

دونوں ایک ساتھ بولے...

جبکہ اُس کا دِل بیٹھنے لگا...

اِس سے آگے سُن کے اُسے اپنا وجود منوں بھاری محسوس ہونے لگا...

جلن ہونے لگی تھی...

بڑی بے رحمی سے اُسکی روح جھلسنے لگی تھی....

****

"کیا کرتے ہو بیٹا آپ لگالی نا چوٹ میں کتنا ڈر گئی تھی"...

طیات نے اُس کے سر پر بینڈیج کرتے ہوئے پیار سے کہا...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"طیات آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں حماد بِلکُل ٹھیک ہے بس ذرا سی چوٹ لگی ہے کھیلنے میں لگ جاتی ہے بچہ ہے آپ اوور ریکٹ کر رہی ہیں"...

عامر نے حماد کو گُدگُداتے ہوئے کہا تو وُہ ہنستا ہوا اُس کے گلے لگ گیا....

"مُجھے ڈر لگتا ہے عامر"...

عامر کو اُس کا یہ جواب سخت تپا گیا تھا پھر بھی اپنے ازلی نرم لہجے میں بولا...

"ڈرنے سے کیا ہو جائے گا جو ہونا ہے وُہ تو ہو کر ہی رہے گا ہمارے چاہنے یا نا چاہنے سے ہونے والی چیز رُک تو نہیں جائے گی"...

وُہ لاجواب کرنے کا ہنر رکھتا تھا...

"طیات اپنی خود ساختہ بیچارگی کے خول سے باہر نکلیں آپ کوئی بچی نہیں ہیں ایک شادی شدہ عورت ہیں ایک بچے کی ماں ہیں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بچکانہ رَدِ عمل آپکو زیب نہیں دیتے اپنے کمفرٹ زون سے نکلیں میں ہر وقت آپ کے ساتھ نہیں ہو سکتا

طیات پلیز بدلیں خود کو میں آپکو دُنیا کے سامنے مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں ڈرا سہما نہیں یار جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے کُچھ بدلا نہیں جا سکتا پلیز وہاں سے آگے بڑھ جائیں"...

وُہ مضبوط لہجے میں بولتا طیات کو شرمندہ کر رہا تھا...

"میں بدلوں گی خود کو مگر اب آپ یہ مت کہیئے گا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ہونگے"...

وُہ ضدی لہجے میں بولی...

"میں نے ایک جنرل بات کی ہے طیات اتنا ایموشنل نہ ہوں میں ایک اِنسان ہو ہوں طیات آپکا سایہ نہیں جو چوبیس گھنٹے آپکے ساتھ ہو آپکو اپنی حفاظت خود بھی کرنی ہوگی"...

عامر نے متانت سے کہا...

"اب چلیں حماد کی ڈاکٹر کو دکھا دیتے ہیں اور اقراء کے پاس بھی چلیں گے"...

عامر نے بات ختم کر کے اُٹھتے ہوئے کہا...

طیات بھی اُٹھ کھڑی ہوئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روئی کے گالوں جیسے دو ننھے ننھے گلابی وجودوں کو اپنی گود میں لے کر اقراء کو اپنے مکمل ہونے کا احساس ہوا تھا وُہ جو "نامکمل" ہوگئی تھی حماد کی "مکمل" محبت کے جدا ہونے کے بعد آج یوں لگنے لگا تھا اُسے اپنی ذات کی تکمیل مِل گئی ہو...

"امی یہ تو بِلکُل حماد پر گیا ہے یہ دیکھیں اِس کی آنکھیں بلکل حماد جیسی ہیں بڑی بڑی سیاہ آنکھیں شرارت اور زندگی سے بھرپور"...

اقراء نے لڑکے کے گال کو چومتے ہوئے کہا... آنکھیں بھیگی چلی جا رہی تھیں....

"بیٹا یہ بھی تو بِلکُل آپ پر گئی ہے دیکھیں اِس کی جانب بھی یہ آپ سے ہیں"...

ناظمہ خاتون نے بچی کی طرف اُس کی توجہ مبذول کروائی...

اقراء کی نظریں بھٹک کر کسی نقطے پر جا ٹھہری تھی ناظمہ خاتون اُس کی کیفیت سمجھ سکتی تھی....

"امی یہ حماد کی خواہش تھی اور وُہ ہی آج اسے دیکھنے کے لئے نہیں وُہ چاہتے تھے ہماری بیٹی ہو بِلکُل میرے جیسی اور میری خواہش تھی بیٹا ہو بلکل حماد جیسا دیکھیں اللہ نے دونوں کی سن لی مگر آج حماد نہیں مُجھے جب اُن کی سب سے زیادہ ضرورت ہے"....

اقراء نے گھنی پلکوں کی جھالروں پر سمندر اُٹھا کر بہا دیا...

"امی چھوڑیں یہ بتائیں میرے بھائی کہاں ہیں؟"

اقراء نے بات بدلی وُہ ناظمہ خاتون کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"دونوں باہر ہیں اور ماموں بن جانے کی خوشی سے پھولے نہیں سما رہے"...

اُنہوں نے پلو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا...

اقراء مسکرا دی...

"السلامُ علیکم کیسی ہیں آپ اقراء"...

ڈاکٹر شمائلہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا...

"وعلیکم سلام ڈاکٹر میں بِلکُل ٹھیک ہوں"...

اقراء نے خوشدلی سے کہا...

"گڈ اور یہ پیارے پیارے بچے کیسے ہیں"...

اُنہوں نے اقراء کی گود میں لیٹے دونوں کے گالوں کو باری باری پچکارتے ہوئے کہا

...

"ابھی مُجھے اِن دونوں کو آپ کے پاس سے تھوڑی دیر کے لئے لے جانا ہو گا"...

"کیوں سب ٹھیک تو ہے نا"...

ناظمہ خاتون فوراً بولیں....

"جی جی سب ٹھیک ہے معمول کا چیک اپ ہے"...

ڈاکٹر شمائلہ نے پُر سکون انداز میں کہا...

"ٹھیک ہے"...

اقراء نے احتیاط سے دونوں بچوں کو نرس کے ہاتھوں میں دے دیا....

"آپ بھی آرام کریں"...

وُہ اُسے تلقین کر کے چلی گئیں...

اقراء نے بیڈ کی پُشت سے ٹیک لگا لیا طمنیات کا احساس اُس کی روح کو سرشار کر رہا تھا وُہ آج اپنی زندگی سے مطمئن ہی تھی کُچھ خلاء زندگی میں کبھی پُر نہیں ہو سکتے مگر آگے ضرور بڑھا جا سکتا ہے اگر اُس ایک نقطے پر وقت روک دینے سے سب بدل جاتا تو دُنیا میں کوئی بھی دُکھی نہیں ہوتا یہ بات اُس نے آج جانی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"طیات آرام سے یار"...

عامر نے اُس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کندھے کو...

"آہستہ چلیں"...

عامر نے سختی سے کہا...

نزہت خاتون کی گود میں حماد تھا....

ماریہ نے طیات کو آتے دیکھا تو فوراً اُٹھ کر اُسے سنبھالا عامر نے حماد کو نزہت خاتون کی گود سے لیا....

"السلامُ علیکم امی"...

طیات نے ناظمہ خاتون کو جُھک کر سلام کیا...

"وعلیکم سلام بیٹا جیتی رہو آپ کیوں آئی ابھی آپ کی تو خود کی حالت ایسی ہے"...

اُنہوں نے فکر ظاہر کی...

"میں نے بھی یہی کہا تھا تائی امی مگر یہ سنتی کہاں ہیں کسی کی"...

عامر نے خفگی سے کہاں...

"اقراء کہاں ہے امی"...

طیات نے بے صبری سے پوچھا...

"اندر ہے مگر آپ"...

ناظمہ خاتون کی بات بیچ میں ہی رہ گئی طیات اندر چلی گئی...

روم میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظروں نے سیدھا اقراء کو دیکھا تھا اور اُسی کو دیکھتے ہوئے وُہ آگے بڑھنے لگی اِرد گرد کھڑے دو انسانوں کو اُس نے اب تک نہیں دیکھا تھا....

Copyright by Author

کمرے کے وسط میں پہنچ کر اُس نے جب اقراء سے نظریں ہٹا کر اِرد گرد دیکھا تو وُہ جہاں تھی وہی رُک گئی وُہ تو بھول ہی چکی تھی یہاں راحیل بھی ہو گا..."راحیل آفتاب..."

راحیل نے یا کسی نے بھی اب تک اُسے نہیں دیکھا تھا وُہ واپس جانے کے لئے مڑی ہی تھی اندر آتے عامر سے ٹکرا گئی....

"یار کہاں دھیان رہتا ہے آپکا"...

عامر نے حماد کو نیچے اُتارتے ہوئے کہا...

"عامر کی آواز پر راحیل اقراء اور ابو بکر تینوں نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا....

طیات کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر راحیل کی نظریں پلٹنا بھول گئی....

وُہ اپنی جگہ سے میکانکی انداز میں اُٹھ کھڑا ہوا...

طیات نے عامر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا....

راحیل کو لگا طیات نے عامر کا ہاتھ نہیں اُس کا دِل پکڑا ہو....

عامر کو دیکھ کر آنکھوں میں ندامت در آئی نظریں بلا اختیار جُھک گئیں ...

عامر کی آنکھوں میں بھی شناسائی کے رنگ اُبھرے تھے...

ابو بکر نے ستائشی نظروں سے پکچر پرفیکٹ فیملی کو دیکھا تھا یا سیت کا احساس طیات کو دیکھ کر ہوا تھا...

"اُدھر کیوں کھڑے ہیں آپ لوگ اِدھر آئیں"...

اقراء نے خاموشی کی کھائی میں لفظوں کے پتھر پھینکے تھے راحیل کا سکتہ ٹوٹا تھا ....

راحیل کی نظریں پھر طیات کی طرف چاہ کر بھی نہیں اُٹھ سکی تھی اُس کی نظروں نے عامر کی ٹانگوں سے لگے حماد کو دیکھ لیا تھا جو گردن گھما گھما کر اِردگرد دیکھتا پھر گرنے لگتا تو عامر کے پیروں سے لپٹ جاتا گویا اُس کے بغیر چلنا ممکن ہی نہ ہو....

"میرا بیٹا"..

اُس نے اقراء سے تصدیق چاہی...

اقراء نے گردن کو مثبت انداز میں خفیف سی جنبش دی...

راحیل نے بغور حماد کو دیکھا جو عامر کے ہاتھ میں بندھی گھڑی سے کھیلنے میں مصروف تھا وُہ اُسے کھولنے کی کوشش کرتا جب نہ کھول پاتا تو اسے کھینچنے لگتا وُہ راحیل سے بے خبر حماد کی ذات میں محو استراحت تھا....

حماد عامر کی اُنگلی پکڑ کر چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا...

"حماد"...

راحیل نے اُسے پُکارا...

اُس کی آواز میں تڑپ ہی تڑپ ہی تھی تھکن تھی....

حماد عامر میں محو رہا اُس نے اپنے نام کی پکار نہ سنی تھی پکارے جانے والی آواز سے وُہ قطعی ناآشنا تھا اُس کی آشنائی تو صرف طیات عامر اور نزہت خاتون کی ذات تک تھی....

"حماد"...

راحیل دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور دوبارہ اپنے لختِ جگر کو پُکارا....

مگر وُہ دشمن جاں بھی بڑا بے رحم تھا ایک نظرِ کرم تک نہ کی تھی....

طیات نے راحیل کو کبھی اتنا ٹوٹا ہوا تصور بھی نہیں کیا تھا اُس کی ذات میں کروفر نامی کوئی چیز اُسے نہ دکھائی دی وُہ اُسے آج "عام اِنسان" لگا جیسا وُہ کبھی اُسے بنانا چاہتی تھی....

بظاہر خود کو نارمل پوز کرتا عامر شدید اُلجھن کا شکار تھا اُسے پتا تھا کبھی نہ کبھی یہ موڑ زندگی میں آنا تھا اُس نے خود کو تیار کر رکھا تھا مگر آج ساری ریاضتیں ضائع ہوئی تھیں اُس نے پہلے دن سے حماد کے وجود کو پورے دِل سے قبول کیا تھا اور وُہ معصوم

گزرتے وقت کے ساتھ اُس کے دِل گہرائیوں میں اُترتا چلا گیا بچے ہوتے ہی بہت معصوم ہیں کوئی کیسے اُن سے محبت نہ کرے کوئی کیسے اُن کی ہر معصوم ادا پر مسکرائے نہ کوئی کیسے اُن کی شفاف سازشوں سے پاک قلقاریوں سے محظوظ نہ ہو کوئی کیسے اُن کے توتلی زبان پر فدا نہ ہو اس کی حماد سے محبت نا قابلِ بیان تھی اُنہیں لفظوں کے سانچے میں ڈھال کر محدود نہیں کیا جا سکتا تھا وُہ بے انتہاء تھی ....

عامر کا دِل کیا وُہ حماد کو گود میں اُٹھائے اور یہاں سے بھاگ جائے اور چیخ چیخ کر ایک ہی بات کہے اُس کا باپ صرف وہی ہے اور کوئی نہیں صرف وُہ ہے...وُہ کیسے کھیل سکتا تھا اُس معصوم کی نفسیات کے ساتھ کیسے کہہ دیتا وُہ جسے وہ اپنی توتلی زبان میں صاف شفافیت سے پاپا کہتا تھا اُس کا اُس سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا...

عامر حماد کے ساتھ بیٹھ گیا...

"حماد پاپا"...

اُس نے راحیل کی طرف اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے برداشت کی حد کو آزمایا تھا....

"پاپا"...

وُہ ہنستا ہوا اُس کی داڑھی کے بال کھینچنے لگا...

عامر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی دونوں گالوں میں پڑنے والے بھنور میں آسودگی تھی....

اُس نے حماد کے ہاتھوں کو خود کے چہرے سے ہٹا کر لبوں سے لگایا...

راحیل نے یہ منظر دِل گرفتگی سے دیکھا تھا...

ابوبکر طیات اور اقراء اپنی اپنی جگہ ساکت تھے...

"بیٹا پاپا"...

عامر نے حماد کو بیچ میں لا کر چھوڑ دیا اور خود پیچھے چلا گیا....

حماد نے ایک نظر بھی راحیل کو نہیں دیکھا اُس کی آنکھیں اپنے پاپا کی متلاشی تھیں وہ عامر کو دیکھے جا رہا تھا...

وُہ ہو بہو راحیل کی کاربن کاپی تھا اُس کی ناک اُسکی آنکھیں اُس کا ہر انداز راحیل سے مشابہہ تھا راحیل کی باہیں اپنے بیٹے کو اپنے وجود کے حصے کو اپنی آغوش میں لینے کے لیے تڑپ رہی تھیں...

حماد نے اُلجھن بھرے انداز میں پہلی بار راحیل کو دیکھا تو راحیل کا دِل بھر آیا...

دو سالہ حماد اپنے ننھے پیروں پر چلتا اُس کی طرف بڑھنے لگا...

اُسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر راحیل نے اپنی باہیں وا کر دی طیات نے اُس کی

Copyright by Author

آنکھوں میں تڑپ و پھڑک دیکھی تھی اپنی اولاد سینے سے لگالینے کی...

عامر بظاھر پُر سکون انداز میں ہاتھوں پر ہاتھ باندھے یہ منظر دیکھ رہا تھا..

وُہ راحیل سے چند قدم دور کے فاصلے پر رُکا....

"آجاؤ"...

راحیل نے ہاتھوں کے اشارے سے اُسے اپنی طرف بلایا...

حماد عجیب تاثرات لیے اُسے دیکھنے لگا پھر پاپا کہتا ہوا بھاگ کر عامر کی پیروں سے لپٹ گیا اور ہاتھوں کو اوپر کر کے گود میں اٹھانے کے لیے کہنے لگا....

"پاپا"...

اُسکی بانہیں اب بھی وا تھیں مگر خالی تھیں عامر کے ہاتھ بندھے تھے مگر حماد اُن میں سماجانے پر بضد تھا یہ تھا مکافات عمل....

عامر نے جُھک کر اُسے گود میں اُٹھالیا حماد نے اُسکی گردن کے گرد اپنے دونوں بازوں مضبوطی سے پھیلا دیئے.. کہ اب وہ نہ الگ ہو گا اُس سے....

راحیل کی ضد پھر جاگی تھی....

"یہ میرا بیٹا تُم اِس پر اپنی دھونس نہیں جما سکتے"...

راحیل نے تیزی سے آگے بڑھ کر حماد کو اُس کی گود سے چھیننا چاہا مگر حماد نے بری

Copyright by Author

طرح رونا شروع کر دیا...

راحیل جتنا اُسے کھینچتا وہ پاپا کہتا عامر کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیتا پس وہ اُسے عامر سے الگ نہ کر سکا جبکہ عامر نے حماد کو روکنے کی کوئی جدوجہد نہ کی تھی...

"میں آپکا پاپا ہوں یہ نہیں ہے"...

راحیل نے اُس بے دردی سے الگ کرنا چاہا مگر وہ بھی اُسی کا بیٹا تھا ضد کا پکا اُس نے عامر کی شرٹ کے بٹن توڑ دیئے مگر وہ اُس سے الگ نہیں ہوا....

"راحیل ابھی چھوڑ دو زور زبردستی سے کُچھ نہیں ہو گا بچہ اُتنا ہی تُم سے بد ظن ہو گا"..

عامر نے اُسکے ہاتھوں کو جھٹکا تھا کیونکہ وُہ حماد کو تکلیف دے رہے تھے اُس وقت....

"تُم میرے بیٹے کو مُجھ سے چھین نہیں سکتے"...

راحیل نے اُسے پیچھے دھکا دیا تھا....

عامر نے خود کو سنبھالا....

"تُم کبھی نہیں بدل سکتے سالوں ہو جائیں یا صدیاں تُم اپنی فطرت کبھی نہیں بدل سکتے ہر چیز زور زبردستی سے حاصل نہیں کی جا سکتی مگر تُم جیسا خود پسند اِنسان یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتا تُم اِسی طرح رُلتے رہوں گے ہمیشہ ساری زندگی... چلیں عامر"...

طیات زہر خند لہجے میں بولتی عامر کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر چلی گئی....

راحیل کو آج اُس کی ذرا فِکر نہیں تھی اُس کی مات آج اپنی اولاد کے ہاتھوں ہوئی تھی

وُہ اُسے ایک بار بھی گلے سے نہ لگا سکا تھا...

"وُہ میرا ہے صرف میرا بیٹا میرا بچہ میں ضدی نہیں ہوں مُجھے میرا بیٹا چاہیئے مُجھے ایک

بار اُسے سینے سے لگانا ہے میرے جُرم اتنے بھی بڑے نہیں کے اپنی ہی اولاد کو چھو نہ

سکوں"...

راحیل روتے ہوئے دوبارہ زمین بوس ہو گیا....

ابو بکر نے فوراً جا کر اُسے سنبھالا وُہ اُسکے گلے لگ گیا....

وُہ بس ایک بات کی گردان کیے جا رہا تھا....

"میرے گناہوں کی فصل کا قد اتنا بھی اونچا نہیں جنہیں اپنی ندامت کی درانتی سے

کاٹ کاٹ کر میں زندگی کاٹ لوں"...

اقراء کے دِل پر گھونسا پڑا تھا راحیل کے لفظوں کا اُسے نجانے کیوں عامر بُرا لگنے لگا

اُسے طیات بری لگنے لگی اُسے صرف راحیل ہی سب سے بے قصور لگنے لگا جبکہ در

حقیقت سب کا قصوروار وہی تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دل محو جمال ہو گیا ہے

یا صرف خیال ہو گیا ہے

اب اپنا یہ حال ہو گیا ہے

جینا بھی محال ہو گیا ہے

ہر لمحہ ہے آہ آہ لب پر

ہر سانس وبال ہو گیا ہے

وہ درد جو لمحہ بھر رکا تھا

مژدہ کہ بحال ہو گیا ہے

چاہت میں ہمارا جینا مرنا

آپ اپنی مثال ہو گیا ہے

پہلے بھی مصیبتیں کچھ آئیں

پر اب کے کمال ہو گیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل کو سکون صرف ایک جگہ ملتا تھا اور سکون کی تلاش میں ہی وُہ مسجد چلا آیا...

مناسب قدم اٹھاتا راحیل آگے بڑھ رہا تھا اور مطلوبہ نشت ملنے پر بیٹھ گیا

آج پھر وہی شخص تھے اور اُن کا بیان مگر اُسے اُن کا بیان یوں محسوس ہو تا جیسا اُسے اُسکے گناہ باور کروا رہے ہوں وُہ صرف اُسے احساس ندامت کی کھائیوں میں دھکیلنے کے لیے ہی ملے ہیں...

اسپیکر میں ہلکی سی آواز پیدا ہوئی....

بیان دینے والے شخص نے ایک لمبی تمہید کے بعد بولنا شروع کیا...

اور پھر اگلی آواز دل کو چیرتی اُسکے اندر اُترنے لگی....

"قتل اور اُسکی سزا....

قتل پوری دنیا کی تباہی سے بڑا گناہ ہے...

اپنے گھناؤنے اور ناپاک مقاصد کے حصول کے لیے پُر امن انسانوں کو بے دریغ قتل کرنے والوں کا دین اِسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

وہ دین جو حیوانات و نباتات تک کے حقوق کا خیال رکھتا ہے وہ اَولادِ آدم کے قتل عام کی اِجازت کیسے دے سکتا ہے!

اِسلام میں ایک مومن کی جان کی حرمت کا اندازہ یہاں سے لگالیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مومن کے قتل کو پوری دنیا کے تباہ ہونے سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

راحیل اپنا محاسبہ کرنے لگا تھا...

اُس نے قتل کیا نہیں تھا مگر بارہا کوشش ضرور کی تھی قتل کروانا چاہا تھا...

"یہ راز تمہارا علاوہ کسی کو نہیں پتا کے امان کا ایکسیڈنٹ ہوا نہیں تھا"...

بات بہت پُرانی تھی مگر وہ ضمیر کی عدالت میں کھڑا تھا اپنے ہر گناہ کا سامنا کرنا تھا...

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"...

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔“

انسانی جان کا قتل مثلِ کفر ہے....

"تُم ہی تھے جس نے ابو بکر کی جان لینے کی کوشش کی تھی"...

کہیں اندر سے آواز آئی تھی....

”جس نے کسی ایسی جان کا قتل حلال جانا جس کا ناحق قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کے قتل کو حلال جانا، کیونکہ ایسی جان جس کا قتل حرام ہے، وہ شخص اس کے قتل کو حلال سمجھ کر کفر کا مرتکب ہوا ہے، وہ ایسے ہی ہے

جیسے اس نے تمام لوگوں کے قتل کو حلال جانا، کیونکہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت کا انکار کرتا ہے وہ پوری کتاب کا انکار کرنے والا ہے۔۔۔ یہ آیت ایک اور توجیہ کی بھی حامل ہے اور وہ یہ کہ کہا گیا ہے کہ کسی جان کے قتل کو حلال جاننے والے پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ لازم آئے گا (کیونکہ عالم انسانیت کے ایک فرد کو قتل کرکے گویا اس نے پوری انسانیت پر حملہ کیا ہے)۔ ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ اجتماعی کوشش کے ساتھ اس جان کو قتل سے بچائیں اور اس کی مدد کریں۔ پس جب وہ اس کو قتل کرکے فساد برپا کرنے کی کوشش کرے گا تو گویا وہ پوری انسانیت پر فساد برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ اور یہ چیز دلالت کرتی ہے کہ یہ آیت اس حکم کے ساتھ تمام اہل کفر اور اہل اسلام کے لئے نازل ہوئی ہے جبکہ وہ فساد فی الارض کے لئے سرگرداں ہو۔"

اِس سے زیادہ سننے کی اُس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔

قتل۔۔۔۔ قتل۔۔۔۔ قتل۔۔۔۔

نہیں میں قاتل نہیں میں قاتل نہیں ہوں۔۔۔

وہ ہزیانی انداز میں چیخ رہا تھا آس پاس بیٹھے لوگوں کو اُسکی حالت پر رحم آنے لگا

راحیل اب دیوار سے اپنا سر ٹکرا رہا تھا اپنا جسم نوچ رہا تھا ایک جنونیت سوار ہوگئی تھی

Copyright by Author

اُس پر وہ رورہا تھا بلک رہا تھا "

مگر کُچھ نہیں کیا جا سکتا تھا....

بس ایک جملہ تھا اُسکی زبان سے رواں...

"نہیں میں قاتل نہیں میں قاتل نہیں ہوں"

"تُم قاتل ہو تُم کُچھ دن پہلے بھی ایک قتل کرنے چلے تھے"...

کوئی تھا اندر جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا...

خود پر جبر کرکے وُہ بیٹھا رہا کب محفل ختم ہوئی کب لوگ گئے راحیل کو اِس کی چنداں

خبر نہ ہوئی وُہ تو اپنے رب کے حضور گڑ گڑا کے معافی مانگنے میں مصرف تھا....

"گھر جا پُتر" ..

کسی نے پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر کہا...

راحیل نے سجدے سے اُٹھ کر دیکھا تو وہ وہی تھے جن کے چہرے کو بس دیکھے جانے کا

دِل کرتا تھا جنہیں سُننے کو جو چاہتا تھا اجنبی مسیحا....

وُہ کہہ کر رکے نہیں اور راحیل چاہ کر بھی روک نہ سکا....

شفق رنگین آفاق کے کناروں پر سیاہی آہستہ آہستہ اپنے رنگ پھیلا رہی تھی آفتاب

پورا دن اپنی کرنیں بکھیرنے کے بعد مغرب کی اوٹ میں جا سونے کو بیتاب سا تھا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

اُداسی اور شام کی واقفیت پُرانی معلوم ہوتی تھی فضا سوگوار سی تھی دِل کا موسم بھی ناساز سا تھا اُس کی زندگی ایک بند گلی میں آرکی تھی ایک ایسے دوراہے پر جہاں سے وُہ نا آگے بڑھ پا رہا تھا اور نہ ہی وہ پیچھے جا کر اپنی خطاؤں کو سدھار سکتا تھا راحیل جو لاکھ لاکھ آگے بڑھنے کے خود کو بدلنے کی سعی کرتا زندگی روز اُس کا ایک نیا امتحان لیتی تھی درد سے ناطہ اُس کا اب عُمر بھر کا ہو چکا تھا درد اُس کے دل کی حفاظت تھا اس کا مقدر تھا وہ اسے آہوں اور آنسوؤں سے سینچتا رہے...

منزل مقصود سے بے خبر انجان سفر اجنبی راستوں پر اُس کی زندگی کی گاڑی رواں دواں تھی...

سماعتوں میں ایک بچے کے رونے کی آوازیں گردش کر رہی تھیں آنکھوں کی پتلیوں پر ایک منظر ٹھہر سا گیا تھا عامر اور اُس کے لختِ جگر کا مکمل منظر جو اُس کے لیے سب سے زیادہ ادھورا تھا...

اے سی فل چل رہا تھا مگر گھٹن بڑھنے لگی تھی اُس نے قمیض کے اوپری دو بٹن کھول دیئے تھے سانس لینے میں مُشکل ہونے لگی تھی پیشانی عرق آلود ہونے لگی تھی اُس نے بڑی دقت سے گاڑی کو سائڈ میں روکا تھا اور دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑ لیا اور اسٹیئرنگ پر ٹکا دیا....

"کیا تم واقعی باپ کہلانے لائق ہو...؟"

ضمیر کا سوال کڑا تھا مگر کھرا تھا...

"تُم وہی اِنسان ہو راحیل آفتاب جو اپنی ہی اولاد کو قتل کرنے کی باتیں کرتا تھا اگر خدا تُم سے ناراض ہو کر تُم سے وُہ نعمت واپس نہیں لیتا تو تُم یہ بد فعل کر گزرتے اب کیوں روتے ہو تُم تو چاہتے ہی نہیں تھے تمہاری اولاد اِس دُنیا میں آنکھیں کھولے پھر مان لو تمہاری کوئی اولاد نہیں"...

ضمیر کا شکنجہ بہت بے رحم ہوتا ہے اِنسان جتنا چاہے تڑپے سسکے جتنا زور آزمائی کر لے یہ مرحلہ اِنسان پر ضرور آتا ہے اِنسان اِس سے چاہ کر بھی فرار حاصل نہیں کر سکتا یہ دلدل کی مانند ہوتا ہے جتنا باہر نکلنے کی کوشش کریں گے ندامت اندر کھینچتی جائے گی بشرطیکہ اِنسان باضمیر ہو مردہ ضمیر لوگوں کے آگے یہ بے رحم شکنجہ بھی بے مول ہے کیونکہ مردہ ضمیر اِنسان سے بڑا بے رحم کوئی نہیں ایک ایسا بے رحم وجود جو اپنی جان کو ایذا پہنچا رہا ہوتا ہے...

راحیل آفتاب کی مثال کُچھ یوں ہی تھی مگر زندگی کی اِس موڑ پر اُسے احساس ہونے لگا تھا وہ بھی باضمیر ہے ندامت کی ہر گہری کھائی میں گر گر کے بلا آخر وُہ اُٹھنے لگا تھا....

مجھے اپنی اولاد کو جیتنا ہو گا ساری زندگی میں نے چھیننا سیکھا ہے اب اپنی زندگی کی واحد خوشی کو میں جیتوں گا"...

ایک نئے عزم کے ساتھ اُس نے سوچا....

"شام کے سائے گہرے ہو چلے تھے اُسکے اندر طمانیت کے سائے گھر کرنے لگے تھے ایک اندھیرے غار میں رُکی اُس کی زندگی میں روشن دریچے کھلنے لگے تھے ہدایت کی روشنی چہار سو ہمیشہ سے ہی تھی مگر اُس کی ذات اب اُس کے حصار میں آئی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"پاپا سو گئے"...

ابو بکر نے جوتے کے تسمے کھولتے ہوئے ماریہ سے پوچھا....

"ہاں پاپا تو کب سے سو گئے ہیں میں نے اُنہیں کھانا کھلا دیا تھا بس تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی"...

استری شدہ کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے ماریہ نے کہا...

آیاز اُنہی کی ساتھ رہ رہا تھا ابو بکر نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا تھا پھر کیسے خون کی کشش اُسے اپنی طرف نہ کھینچتی اُس نے سب کو معاف کر دیا تھا پھر کیوں نہ ایاز کو بھی معاف کرتا جبکہ اُسے اُس کے سہارے کی سب سے زیادہ ضرورت تھی ایاز پر فالج کا اٹیک

ہوا تھا اُس کے بائیں طرف کے حصے نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا اور ابو بکر نے اُس کمزور بوڑھے وجود کو اپنے جوان اور مضبوط بازوؤں کے حصار میں لے لیا تھا وہ اپنی جنت کے لیے تو کُچھ نہ کر سکا تھا مگر جنت کی کُنجی کی خدمت ضرور کرنا چاہتا تھا کیونکہ ماں باپ جیسے بھی ہوں وہ ماں باپ ہوتے ہیں جن کے ایک آنسو کا بھی بدلا ہم تا عُمر نہیں اُتار سکتے...

"آپ نے کھانا نہیں کھایا ہو گا یقیناً"...

ابو بکر نے یقین کے ساتھ کہا...

"تمہیں پتا ہے تو پھر کیوں پوچھتے ہو آج سے پہلے کبھی میں نے تمہارے بغیر کھایا ہے"...

ماریہ نے خفگی سے کہا...

"حد کرتی ہیں... آپکو اِس حالت میں بھوکا نہیں رہنا چاہیئے"...

ابو بکر نے سختی سے کہا...

"میں کھانا لاتی ہوں پھر ساتھ کھائیں گے"...

ماریہ نے اُس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا....

ابو بکر نے پہلا نوالہ ماریہ کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا تھا...

خاموشی میں کھانا کھایا جانے لگا...

"تُم سے ایک بات پوچھوں"...

ماریہ نے لقمہ توڑتے ہوئے کہا...

"جی پوچھیں"...

ابو بکر نے فوراً کہا...

"سچ بولنا لیکن"...

ماریہ نے کہا...

ابو بکر چُپ رہا....

"کیا تمہیں مُجھ سے اب بھی محبت نہیں ہوئی؟"...

ابو بکر کا لقمہ توڑتا ہاتھ رُک گیا تھا...

"اِس بات کا مطلب"....

ابو بکر نے حیرانگی سے کہا...

"میں نے تو تمہیں چاہنے میں کوئی کسر نہیں رکھی پوری شدت سے چاہا ہے میں نے تمہیں مگر تُم اب تک مُجھ سے محبت نہیں کر سکے ورنہ ابھی مُجھ سے بات کا مطلب

Copyright by Author

نہیں پوچھتے تُم".....

وُہ مایوسی سے بولی....

"آئی لو یو"

وُہ مخصوص دھیمے لہجے میں اُسکے شکوے شکایت کے جواب میں بولا...

ماریہ کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آگئی...

"مُجھے تمہاری چاہت چاہیئے ابو بکر تمہاری محبت یہ کھوکھلے تین الفاظ نہیں مُجھے تمہاری چاہت اور محبت کا احساس چاہیئے"...

ماریہ نے سخت انداز میں کہا....

سبک اندوزی سے اُٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی...

ابو بکر اُس کے یکدم بدلتے موڈ کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا...

مگر اُس کی بات سے اختلاف نہیں تھا...

ابو بکر نے آگے بڑھ کر اُسے خود سے لگا لیا....

"تُم ہی بولتی ہو جھوٹ نہ بولوں اور اِس معاملے میں تو بِلکُل بھی نہیں تو پھر جب تُم میرا جواب جانتی ہوں تو کیوں ہر بار یہی سوال کر کے خود کو اذیت دیتی ہو تُم جانتی میں جھوٹ نہیں بولتا... کم از کم تُم سے تو بلکل بھی نہیں بولتا میں بول ہی نہیں سکتا کیونکہ

تُم مجھے مُجھ سے بہتر جانتی ہو میں اعتراف کرتا ہوں اِس بات کا تُم میری زندگی میں ایک ان چاہی چیز کی طرح آئی تھی مگر حقیقت یہی ہے تُم میری بیوی ہو میں تمہاری عزت کرتا ہوں مُجھے تمہاری ضرورت ہے تُم میرے گھر کو مکمل کرتی ہو مگر"...

وُہ کہتے کہتے رُکا....

"محبت ہمیشہ پہلی ہوتی ہے۔۔شاید بار بار بھی ہو سکتی ہے شاید یہ سچ بھی ہے جیسے شاید مُجھے تُم سے بھی ہو گئی...

آہ ہم مردوں کو محبت کِتنی آسانی سے کسی سے بھی ہو جاتی ہے"...

ابو بکر نے تمسخر اڑایا...

ماریہ ہنس دی...

"مگر میرا ماننا ہے محبت ایک ہی بار ہی ہوتی ہے اور اگر میں کہوں کہ مُجھے دوسری دفعہ محبت ہوئی۔۔تو ہو سکتا ہے مُجھے پہلی دفعہ محبت ہوئی ہی نہ ہو۔یا مُجھے دوسری بار اپنے احساسات کو سمجھنے میں ناکامی ہوئی ہوں...

مُجھے پہلی محبت کے بارے میں یقین ہے وُہ ہی سچی محبت تھی مگر تمہارے لیے جو محسوس ہوتا ہے اُسے کوئی نام نہیں دے پا رہا ہوں میں...

ماریہ انسان کے کورے دل پر ایک بار جو نام نقش ہوتا ہے۔۔۔وہ تا عمر رہتا ہے۔۔۔

Copyright by Author

ہم پہلی محبت کو بھلانے کے لئے بہت ساری محبتیں کرتے ہیں۔۔

شاید یہ جسے میں تُم سے محبت کا نام دے رہا ہوں تو یہ کسی کو بھلانے کی خاطر کی جانے والی محبت ہے...

لیکن پہلی محبت کہیں نہ کہیں میرے دل میں موجود ہے۔۔ دل کے کسی کونے میں پنپ رہی ہے۔۔

ہاں بس ایک فرق اتنا آیا ہے کہ۔۔ مجھے پانے کی چاہ نہیں رہی۔۔ نہ ہی اسے کھونے کا ڈر۔۔

کیونکہ کھو تو میں نے اُسے بہت پہلے دیا تھا بلکہ میں تو اُسے حاصل ہی نہیں کر پایا تھا...

حاصل اور لا حاصل سے بے نیاز ہو گیا ہوں میں۔ شاید یہ بے نیازی ہی مُجھے تمہاری طرف مائل کر رہی ہے"...

وُہ چُپ چاپ اُسکے سینے سے لگی بے آواز روتے ہوئے اپنے شوہر کے منہ سے کسی اور عورت کے لیے اظہار محبت سُن رہی تھی....

"ہم عورتیں بھی کتنی بے وقوف ہوتی ہیں شوہر کی قُربت کے چند لمحات کو اُس کی محبت سمجھتی ہیں جبکہ وُہ محبت نہیں ضرورت ہوتی ہیں خلوت کے لمحوں کی ضرورت جسموں کے ضرورت نکاح کے رشتے کی ضرورت ہم عورتیں ساری عُمر اپنے شوہر

کے دِل میں جگہ بنانے کے لئے کئی جتن کرتی ہیں اور جب مرد اپنی قُربت کے لمحے

ہمیں بخشتا ہے تو اُسے ہم اپنی جیت سمجھتی ہیں بس اُن لمحوں میں ہماری جیت ہوتی

ہے... جبکہ مرد اس سلسلے میں اپنے دِل میں کافی وسعت رکھتا ہے وُہ تو ایک ساتھ چار

عورتوں سے تعلق رکھ سکتا ہے دس عورتوں سے محبت کر سکتا ہے مگر ہم عورتیں ایک

مرد کی پرستش کرتی ہیں اپنی زندگی اُس پر ختم کر دیتی ہیں... کتنی بے وقوف ہوتی ہیں

نہ ہم عورتیں"...

ماریہ نے دل گرفتگی سے کہا....

"مطلب آپ پچھتا رہی ہیں"..

ابو بکر نے اُسے چھیڑا...

"تُم نے پھر مُجھے آپ بولا"...

ماریہ نے اُس سے الگ ہو کر کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئی مصنوعی خفگی سے کہا جلدی

سے آنکھوں کی نمی کی صاف کر ڈالا...

"ہاں آپ"...

ابو بکر مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا....

Copyright by Author

"یہ بھی تو محبت ہی ہے"...

ابو بکر نے کہا...

"ہاں تُم بچے بنے رہنا مُجھے بوڑھا کر دو"..

وُہ غصے میں کمرے سے واک آؤٹ کر گئی...

پیچھے سے ابو بکر کا قہقہہ بلند....

"شاید ٹھیک کہتے ہو تُم بیٹری...یہ بھی محبت ہے"...

وُہ مُسکرا دی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلامُ علیکم خالہ"....

جازم نے جُھک کر سلام کیا....

"وعلیکم سلام بیٹا جیتے رہو خوش رہو"...

سعدیہ نے اُس کے جھکے ہوئے سر کو چومتے ہوئے کہا....

"آج کیسے ادھر کا راستہ بھول گئے"...

اُنہوں نے فوراً شکوہ کیا....

"ایسی کوئی بات نہیں خالہ بس وقت نہیں ملتا صبح سے شام آفس پھر ریحان سے فرصت نہیں ملتی"...

اُس نے شرمندگی سے کہا....

"ہاں جب گھر سنبھالنے والی نہ ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے میں کہہ کہہ کر تھک گئی شادی کر لو مگر تمہارے تو کان پر جوں تک نہیں رینگتی"....

وُہ افسوس سے بولی...

"شادی"...

وُہ دھیما سا ہنسا تھا....

"خالہ میں شادی کے نام پر ایک زندگی برباد کر چکا ہوں اپنی کم ظرفی دکھا چُکا ہوں جس کی مُجھے خود مُجھ سے اُمید نہیں تھی"...

جازم نے کُچھ سوچ کر کہا....

"بھول کیوں نہیں جاتے اُس بات کو"...

اُنہوں نے سوال کیا....

"السلامُ علیکم امی"...

ماریہ نے دھڑام سے صوفے پر گرتے ہوئے کہا اُس نے جازم کو نہیں دیکھا تھا....

"کیسی ہو ماریہ"...

جازم نے خوشدلی سے پوچھا....

"ارے جازم بھائی آپ... السلامُ علیکم کیسے ہیں آپ"...

ماریہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی....

"میں تو ٹھیک ہوں تُم سناؤ کیسی ہو کبھی غلطی سے بھی بھائی کی یاد تو آتی نہیں کہ ملنے آجاؤ یا کوئی کال ہی کر لے بندہ"....

"بھائی بہنیں نہیں جاتیں بھائی آتے ہیں بہنوں سے ملنے"...

وُہ ڈھیٹ ہوئی....

"یہ تو بکتی رہے گی تُم میری بات سنوں بیٹا"...

سعدیہ نے جھنجھلا کر کہا...

"اب میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گی میں تمہارے لئے لڑکیاں دیکھ رہی ہوں اور اب کوئی بات نہیں سنوں گی"...

سعدیہ نے حکم سنایا...

"ارے کیا بات ہو رہی ہے مُجھے بھی بتاؤ کوئی"...

ماریہ کو دلچسپی ہوئی....

"جازم کی شادی کے لئے لڑکی دیکھنے کی بات ہو رہی"...

سعدیہ نے کہا....

"اُوہ"...

ماریہ نے ہنکارا ابھرا....

"امی اقراء آپی کے لئے بات کروں میں نزہت آنٹی سے"...

ماریہ کافی سوچ کر بولی....

"وُہ تو بیوہ ہے"...

سعدیہ حقارت سے بولی....

"تو کیا ہوا امی وُہ جوان ہے اِس میں اُن کی کیا غلطی کے وُہ بیوہ ہو گئی اگر بھائی کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو میں بات کروں"...

اُس نے جازم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

"مجھے کوئی اعتراض نہیں"...

جازم نے بھی بلا آخر ہتھیار ڈالے....

"تو ٹھیک ہے میں گھر جا کر ابو بکر سے بات کرتی ہوں"...

ماریہ نے خوشی سے کہا....

"پاپا"...

ریحان بیساکھی کے سہارے چلتا ہوا احد کے ساتھ باہر آیا....

"جی بیٹا"...

"گھر چلیں مجھے احد ماموں کے ساتھ نہیں کھیلنا یہ چیٹر ہیں"...

جازم نے اُسے سہارا دے کر اپنے ساتھ بٹھالیا....

"ہاں یہ احد تو ہے ہی نکما"...

ماریہ نے فوراً کہا...

"تُم سے بہت بہتر جنگلی بلی"..

احد نے بھی ترکی بہ ترکی کہا....

ریحان ہنسنے لگا....

****

طیات آپ ڈلیوری کے بعد اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کریں گی"...

عامر نے لیپ ٹاپ سائڈ میں رکھتے ہوئے حماد کو تھپکتی طیات سے کہا...

"یہ آپکو بیٹھے بیٹھے کیا ہو گیا عامر"...

طیات حیران ہوئے بغیر رہ نہ سکی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"بیٹھے بٹھائے نہیں اگر آپکو یاد ہو تو میں نے شادی کے دوسرے دن ہی آپکو اپنی تعلیم شروع کرنے کا کہا تھا.... مگر آپ نے اُس وقت حماد کے چھوٹے ہونے کہ بہانہ بنا لیا تھا مگر اب امی بھی ہے وُہ حماد کو بھی دیکھ لیں گی اور بے بی کو بھی"...

عامر نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے پُر سوچ انداز میں کہا....

"عامر مُجھے نہیں پڑھنا اب مُجھے نہیں لگتا میں اُتنی توجہ دے پاؤں گی جیسے کے پہلے دے پاتی تھی"...

طیات نے جان چھڑانی چاہی....

"مگر آپ کا تو خواب تھا ڈاکٹر بننا..؟"

عامر نے بیک وقت سوال بھی کیا تھا اور یاد دہانی بھی کروائی تھی....

طیات مسکرا دی....

حماد کی پیشانی پر پیار کر کے بیڈ سے اُٹھ گئی..

"وقت وقت کی بات ہوتی ہے عامر"...

دوپٹہ ایک طرف رکھ کر اُس نے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے کہا....

"بات جذبے کی ہوتی ہے طیات مستقل مزاجی کی ہوتی ہے ہمت اور حوصلوں کی ہوتی ہے"...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

عامر نے مضبوط لہجے میں کہا....

الماری میں استری شدہ کپڑے رکھنے کے بعد وہ عامر کے برابر میں آ کر بیٹھ گئی....

"ٹھیک کہتے ہیں آپ مگر جس تیزی سے ہم اپنی زندگی کے مراحل طے کرتے چلے جاتے ہیں اُس سے دوگنی تیزی سے ادھوری خواہشیں اور خواب دُھندلانے لگتے ہیں ہماری ترجیحات بدلنے لگتی ہیں پھر کہاں اتنا وقت بھی ہوتا ہے آئینے پر جم چُکی تہہ کی تہہ گرد کو صاف کر کے اپنا عکس بھی دیکھ سکیں زیست کا محور بدلتا چلا جاتا ہے اور ہم اپنی ذات کھونے لگتے ہیں اسی اُدھیڑ بن میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب ہماری زندگی کا مرکز کسی اور کی زندگی بن جاتا ہے میں اب ایک ماں ہوں عامر مُجھے اپنے ہر خواب سے زیادہ ان کی تربیت عزیز ہے آخرت میں میری ڈگریاں میرے کام نہیں آئے گی میں نے اپنی اولاد کی تربیت کیسی کی اِس کا سوال ہوگا مُجھ سے"....

طیات نے حماد کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا....

"آپکی بات سے بلکل متفق ہوں طیات مگر میں اِس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں آپ یہ دونوں کام ایک ساتھ بخوبی کر سکتی ہیں"...

عامر نے اُسکے دونوں ہاتھوں کے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا....

Copyright by Author

"طیات انسانی ذہن پر ہر لمحہ سوچوں کا بہت زیادہ غلبہ رہتا ہے۔انسان کی زندگی کا ہر زاویہ اس کی ذہنی سوچ سے ہی جنم لیتا ہے۔

اسی سوچ و فکر سے انسانی جذبات کی پرداخت ہوتی ہے اوران جذبات کی بنیاد پر ہی انسان کا ہر عمل ہمارے سامنے آتا ہے۔

ذہن کا زاویہ ٔفکر دو قسم کا ہوتا ہے،ایک منفی اور دوسرا مثبت۔مثبت سوچ ہمیشہ انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ منفی سوچ ناکامی اور نامرادی کی طرف دھکیلتی ہے اور زندگی کی چمک دمک کو تاریکی کی سیاہیوں میں بدل دیتی ہے۔یہ سب صرف سوچوں کا ہی کھیل ہوتا ہے۔

ہمارے ذہن میں خیالات کا پیدا ہونا قدرتی رجحان ہے مگر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانا تو انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے نہ...؟"

عامر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

طیات نے اپنی گردن کو خفیف سی جنبش دی....

ہر بار کی طرح اِس بار بھی طیات اُس کی ہمت کے آگے ہار گئی..

اپنے خود ترسی کے خول کو خود ہی چٹخانے لگی....

"حقیقت تو یہ ہے کہ مثبت سوچ ہی کسی فرد کی شخصیت کو ابھارنے اور سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

یوں سمجھ لیجئے کہ مثبت سوچ کامیابی کی وہ سیڑھی ہے جس پر قدم رکھنے والا انسان کامیابی کی منزل پالیتا ہے کیونکہ انسان کا ہر عمل، اس کی حرکات و سکنات ذہنی سوچوں کے زیر اثر ہی ہوتی ہیں یعنی منفی یا مثبت خیالات کے ذریعے ہی انسان سے مختلف عمل سرزد ہوتے ہیں۔

مثبت سوچ سے انسان کے اندر مثبت رویہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی سوچ آپکو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے...

طیات مثبت سوچیں کوشش کرنے میں کوئی حرج تو نہیں"....

عامر نے ہاتھوں کو مزید مضبوطی سے پکڑ لیا....

"آپکے لیے کوشش کروں گی"....

طیات نے رضامندی ظاہر کی....

"یہ ہوئی نہ بات"...

عامر نے خوش ہو کر کہا....

"سو جائیں اب آپ میں ذرا کام

کر لوں او کے اللہ حافظ شب بخیر"...

عامر نے اُسکے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا...

"شب بخیر"...

طیات نے مدھم آواز میں کہا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر شام کو ۷ بجے لوٹا تھا اُس کا موڈ معمول سے کُچھ بدلا ہوا تھا (خوشگوار)۔۔۔۔

ماریہ کو یہی وقت ٹھیک لگا ابو بکر سے جازم اور اقراء کے متعلق بات کرنے کا.....

"پانی"...

گلاس اُس کے سامنے کیا...

"شکریہ"...

ابو بکر نے اُس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے کہا....

"کھانا ابھی کھاؤ گے یا بعد میں"....

وُہ اُسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی....

"نہیں یار ابھی نہیں تھوڑی دیر بعد"...

ابو بکر نے پیر اوپر کرتے ہوئی کہا اور ٹی وی پر چینلز ٹیون کرنے لگا...

ماریہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح بات کا آغاز کرے ابو بکر کا موڈ کافی خوشگوار تھا ممکنہ طور پر اُس کا موڈ بگڑ ہی جانا تھا جو بات وہ کرنے جا رہی تھی....

"اور سناؤ آج کا دن کیسا گزرا"...

ماریہ کا غیر معمولی سوال ابو بکر کو حیران کر گیا تھا کیونکہ اِس سے پہلے ماریہ نے کبھی ایسا کوئی سوال نہ کیا تھا....

"اچھا گزرا"...

ابو بکر نے ذہن سے سوچوں جھٹک کر اطمینان سے جواب دیا پھر آفریدی کے چھکے لگانے کے ساتھ ہی اُس کا دھیان مُکمل طور پر ماریہ کے کُچھ دیر پہلے کیے گئے غیر معمولی سوال سے ہٹ گیا....

"سر درد کیسا ہے تمہارا اب"..

ماریہ نے ایک اور بے تکا سوال داغا...

"ماریہ سر درد وُہ مُجھے پرسوں تھا اور آپکو کیا ہو گیا ہے آج سے پہلے تو آپ نے کبھی ایسے سوال نہیں کیے کوئی بات کرنی ہے تو سیدھی کریں"...

ابو بکر نے والیوم میوٹ کر کے کہا....

ماریہ نے ایک گہری سانس لی اور خود کو بولنے کے لیے تیار کیا...

مُجھے اقراء آپی کے متعلق بات کرنی ہے تم سے"...

"آپی کے بارے میں"...

ابو بکر نے حیران ہوتے ہوئے دہرایا....

"ہاں آپی کے بارے میں اب تو اللہ کے کرم سے اُن کی اولاد بھی اِس دُنیا میں آگئی ہے اور حماد بھائی کو گئے ہوئے بھی کافی وقت ہو گیا ہے مُجھے لگتا ہے ہمیں اب اُن کی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہئے اُن کے آگے اُن کی پوری زندگی پڑی ہے اِس طرح اکیلے تو یہ سفر نہیں کٹے گا نہ اب اُنہیں بھی آگے بڑھنا چاہیے لوگ آتے ہیں زندگی میں اور وہ چلے بھی جاتے ہیں مگر زندگی رکتی نہیں ہے"...

ماریہ نے اطمینان سے اپنی بات مکمل کی.....

ابو بکر کو اُس کی بات بلکل ٹھیک لگی بلکہ اُسے اب ملال ہونے لگا تھا اُس نے کیوں نہیں سوچا اب تک اقراء کے بارے میں....

"آپ بِلکُل ٹھیک کہہ رہی ہیں میں نے کبھی اِس بارے میں سوچا ہی نہیں ہم سب اپنی اپنی زندگیوں میں اتنے مگن ہوگئے آپی کی زندگی کا ادھوراپن محسوس ہی نہ کرسکے"...

ابو بکر نے افسوس بھرے انداز میں کہا....

"اب سوچ لیں اور ناظمہ آنٹی سے بات کریں وہ ایک بہت سمجھدار خاتون ہیں مُجھے پورا یقین ہے وُہ بھی ہماری بات سے متفق ہوں گی"...

ماریہ نے سہل انداز میں کہا....

"ابو بکر"...

ماریہ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا....

"بولو کیا بات ہے"...

پرسکون انداز میں کہا گیا....

"میں چاہتی ہوں ہم اقراء آپی کی شادی جازم بھائی سے کردیں"...

بلا آخر اُس نے کہہ دیا...

"جازم"..

وُہ اِس نام کو کیسے بھول سکتا تھا اُسکی محبت کی تذلیل کرنے والا اولین شخص... طیات کا پہلا خواہش مند...

"تُم"...

ضبط کے مارے اُس کا بُرا حال تھا...

"تُم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو میں اپنی بہن کی شادی اُس گھٹیا بے غیرت انسان سے کروں گا"...

ابو بکر کا غصّہ سوا نیزے پر تھا....

"پر ابو بکر جازم"....

ماریہ نے کُچھ بولنا چاہا....

"بکواس بند کرو اپنی آج تو یہ بات کر دی آئندہ یہ بات زبان پر نہ آئے ورنہ مُجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا"....

ابو بکر نے اُسے کندھے سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے درشتگی سے کہا....

ماریہ کو اُس کے غصّے کی ایک ہی وجہ سمجھ آئی جو اُسے مشتعل کرنے کے لئے کافی تھی....

"صاف صاف کیوں نہیں کہتے تُم جازم بھائی سے نفرت صرف اِس لیے کرتے ہو کیونکہ وُہ تمہاری سو کالڈ پہلی محبت کا پہلا دعوے دار تھا اور تُم خود کو آج تک اُس طیات کے سحر سے آزاد نہیں کروا پائے ہو....
مُجھے سمجھ نہیں آرہا تمہیں غصّہ ہے کس بات پر اگر اُس طیات کی محبت میں تمہیں اتنا غصّہ آرہا ہے تو معاف نہ کرنا تھا اپنے بھائی کو بھی سب سے زیادہ غلط تو اُس نے کیا ہے تمہارے ساتھ اُس طیات کے ساتھ....ایک بات اچھے سے سن لو میں اپنے بھائی کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی اُس نے تمہارے ساتھ کیا کِیا ہے جو تم اُسے بے غیرت اور گھٹیا کہہ رہے ہو اگر بے غیرت اور گھٹیا پن کی ہی بات ہے تو تمہارے بھائی سے بے غیرت اور گھٹیا انسان تو اِس پورے قصے میں کوئی ہے ہی نہیں اُس کو کیوں گالیاں نہیں دیتے تُم".....

ماریہ نے اپنے کندھے پر دھرے اُس کے ہاتھوں کو بری طرح جھٹکتے ہوئے زہر خندہ کہا....

"تُم حد سے آگے بڑھ رہی ہو ماریہ اپنی حد میں رہو"...

ابوبکر نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر کہا....

"سچ کڑواہی ہوتا ہے ابو بکر میں نے شادی کی صرف بات کی نہیں کرنی مت کرو میرے بھائی کو کمی نہیں لڑکیوں کی مجھے بس تمہاری بہن کا خیال تھا"....

"میری بہن کے لیے کیا اچھا ہے کیا بُرا ہے میں تُم سے بہتر جانتا ہوں"...

ابو بکر نے سختی سے کہا....

"تُم کیوں نہیں بھولتے اُس عورت کو ابو بکر جب تک اپنی ناکام محبت کا ماتم کرتے رہو گے تُم وُہ اپنی زندگی میں بہت خوش ہے تُم کیوں آگے نہیں بڑھتے ابو بکر"...

ماریہ نے تھک کر کہا....

"طیات کو بیچ میں نہ لاؤ"...

ابو بکر طیات کا ذکر کرنا سخت ناگوار گزرا....

"کیسے نہ لاؤں اُسے بیچ میں میرے بھائی نے کوئی دُنیا سے انوکھا کام نہیں کیا تھا آنکھوں دیکھی مکھی کوئی نہیں نگلتا ابو بکر میرا بھائی کوئی فرشتہ نہیں تھا جو وُہ سب جانتے ہوئے بھی اُسے اپنا لیتا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا اُسے تُم گلے لگاتے ہوئے اور میرے بھائی کو گالیاں دیتے ہو کتنے بڑے منافق ہو تُم... آخر مر کیوں نہیں گئی یہ طیات میری زندگی میں زہر گھول رہی ہے میرا شوہر اب تک اُس کی زلفوں کا اسیر ہوا"....

"ماریہ"....

ابو بکر کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا نہ جانے وہ کون سی نادیدہ طاقت تھی جس نے ہاتھ کو آگے نہیں بڑھنے نہیں....

"کیوں رُک گئے ابو بکر بس ایک یہی چیز کی کسر رہ گئی تھی مارو نا اپنی مردانگی دکھاؤں کمزور اِنسان"....

شدت غم کے باعث اُس کی آواز رندھا گئی....

"میرے سامنے سے چلی جاؤ ماریہ ابھی ورنہ میں کُچھ ایسا نہ کر بیٹھوں کے ساری عُمر پچّھتانا پڑے چلی جاؤ ابھی"...

ابو بکر نے اپنے سر کو دباتے ہوئے کہا....

"مُجھے رہنا ہی نہیں تمہارے ساتھ میری ہی غلطی ہے جو تُم سے محبت کر بیٹھی ابو بکر مگر آج ایک بات میں نے بخوبی جان لی ہے میں جتنی کوششیں کر لوں مگر تمہارے دل کے اُس مقام تک رسائی کبھی حاصل نہیں کر سکتی جہاں وُہ عورت براجمان ہے میں چاہ کر بھی اُسکے تخت کو اُلٹ نہیں سکتی میں یہ بازی ہار چکی ہوں....
آج تمہارے اُٹھے ہوئے ہاتھ نے مُجھ پر میری حیثیت واضح کر دی ہے نہ تو تُم کبھی اِس قلق سے نکل سکوں گے اور شاید نہ میں کبھی تمہیں حاصل کر سکوں گی"...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ماریہ نے یاسیت بھرے انداز میں کہتے ہوئے گھر سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے....

"اپنی مرضی سے جارہی ہو مجھ سے کوئی اُمید مت رکھنا کے میں زن مرید مردوں کو طرح تمہاری منتیں کرنے آؤں گا"...

ابو بکر نے سختی سے کہا....

"بے فکر رہو میں ایسی کوئی خوش فہمی پال کر نہیں جارہی ہوں نہ مجھے تُم سے اب کوئی اُمید ہے کیونکہ میرے "dream men" کی جو کرچیاں تُم نے آج کی ہے نہ اُس نے میرے ہر بھرم ہر مان کو بری طرح زخمی کر دیا ہے اور اِس زخم کو زخم زن سے اب صرف زخم ارزانی کی اُمید ہے"...

دُکھ درد کرب کیا نہیں تھا اُس کے جملوں میں مگر غصّے کے نشے میں چُور ابو بکر محسوس تک نہ کر سکا....

"میں تُم سے بہت بہت بہت محبت کرتی ہوں ابو بکر مگر اب مُجھے تمہاری چاہت کا احساس بھی چاہیئے میں یکطرفہ محبت میں بری طرح ہار گئی ہوں میرے ہر احساس آبلہ پا ہو چکے ہیں اِنہیں اب مسیحائی کی ضرورت ہے جو تمہارے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا میں قیامت تک انتظار کروں گی تمہارا سب کُچھ جانتے ہوئے بھی نہ جانے کیوں مُجھے یقین

ہے تُم آؤ گے"...

ماریہ راہداری عبور کر کے صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگی تھی.....

"تُم تھک جاؤ گی ماریہ وُہ پتھر ہے اور تُم محض سر پٹختی رہ جاؤ گی اُس سے....

وُہ کبھی خود کو تمہارے لئے سہل نہیں کرے گا یہ مرد جب محبت کرنے پر آتے ہیں تو عورت سے سو گنا زیادہ ہٹ دھرم اور ڈھیٹ واقع ہوتے ہیں اور ایک ایسے مرد کے دِل میں جگہ بنانے کی کوشش جو کسی اور کو دِل کے سنگھاسن پر بٹھا چُکا ہو سمندر میں موتی ڈھونڈنے کی طرح ہے.... تُم تھک جاؤ گی ماریہ"....

اُسے نائلہ کے کہے گئے ہر الفاظ آج بری طرح یاد آ رہے تھے.... بے رحم مگر کھرے...

"میں نے اُس پتھر سے لاکھ سر پھوڑ لیا مگر اُس کی ذات کو رتی بھر فرق نہ پڑا مگر میں لہولہان ضرور ہو گئی محبت کے اِس کھیل میں.... میری دعا ہے تُم خوش رہو ابوبکر".....

ماریہ گھر کا دروازہ کُھلا چھوڑ کر چلی گئی شاید پھر کبھی آنے کے لیے یا پھر کسی اور کے آنے کے لئے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت محض ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ ایک ہی سمت میں دیکھنے کا نام ہے، جہاں دیکھا، بس وہیں دیکھا!۔۔۔ جسے چاہا، بس اسی کو چاہا!۔۔۔ جسے سوچا، بس اسی کو سوچا!۔۔۔ جس سے محبت کی، بس اسی سے محبت کی۔۔۔

محبت ابدیت کا علم ہے! یہ وقت کے ہر احساس کو غلط ملط کر دیتا ہے آغاز کی ہر یاد مٹا ڈالتا ہے اور انجام کے ہر خوف کو ختم کر دیتا ہے۔۔۔

عامر کی محبت پا کر طیات نے اپنے اندر کے ہر خوف کو ہرا دیا تھا وُہ آغاز کو بھول گئی تھی اسے حال کی فکر تھی اسے مستقبل کا ڈر نہ تھا کیونکہ اُس کا مستقبل عامر سے جڑا تھا.....

طیات عامر سے محبت نہیں کر پائی تھی مگر اُس کی زندگی میں عامر کا مقام محبت سے قدرے اونچا اور معتبر تھا وُہ اُس کی محبت نہیں عقیدت تھا.....

وُہ اپنی زندگی کے حسین ترین مراحل طے کر رہی تھی عامر کی ہمراہی میں اُس نے اولاد کا دوسرا سُکھ بھی پا لیا تھا....

وُہ دن عامر کے لیے بہت بڑا تھا طیات نے ایک صحت مند بیٹی کو جنم دیا تھا....

"طیات بہت بہت شکریہ"...

عامر نے بچی کی پیشانی پر پیار کرتے ہوئے چھلکتے لہجے میں کہا....

"بہت مبارک ہو آپکو"...

طیات نے مسکراتے ہوئے کہا....

"آپکو بھی"...

عامر نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر سرشاری سے کہا....

"یہ بلکل مُجھ میں ملتی ہے نا"...

عامر نے بچی کو اپنی چہرے سے لگاتے ہوئے طیات سے تصدیق چاہی....

"جی"...

طیات کو عامر کی خوشی دیکھ کر اپنے اندر ایک عجیب سا طمانیت بھرا احساس اُترتا محسوس ہوا...اور ایک خوف بھی....

"عامر آپکا اصل امتحان اب شروع ہوگا آپکے مکالمے صرف مکالمے ہی ہیں یہ اُن میں صداقت بھی ہے آپ کا خون اِس دُنیا میں آگیا ہے مُجھے پوری اُمید ہے حماد کا مقام نہیں بدلے گا آپکی زندگی میں نہ ہی گھر میں"....

طیات نے کُچھ کہا نہیں بس سوچا تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا تم گھر چھوڑ کر آئی ہو ماریہ"...

نائلہ نے تقریباً چیختے ہوئے کہا...

"کیا اُس نے تمہیں جانے کے لیے کہا تھا"....

"نائلہ نے کُچھ سوچ کر کہا"...

"نہیں... مگر اِس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ یہی چاہتا تھا کہ میں اُس کی زندگی سے چلی جاؤں"....

ماریہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا.....

"بہت فرق پڑتا ہے"...

نائلہ نے تھک کر بیٹھتے ہوئے کہا....

"ماریہ تُم چاہتی کیا ہو آخر پہلے ضد کر کے تُم نے اُس سے شادی کی اب یہ بچکانہ حرکتیں"...

نائلہ نے یاسیت سے کہا...

"مجھے نہیں پتا میں کیا چاہتی ہوں بس اتنا جانتی ہوں میں اُسے سب سے زیادہ چاہتی ہوں"...

آنکھوں سے آنسو رواں تھے....

"اگر اُس نے طلاق دے دی تو کیا کروں گی تُم ماریہ"...

نائلہ نے اُسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا....

"مُجھے اُس سے طلاق نہیں چاہئے نائلہ میں اُسے کبھی کسی اور کے لیے آزاد نہیں کروں گی وُہ میری محبت ہے صرف میری"...

ماریہ کی حالت جنونی تھی...

"ایک بات کا جواب دو تُم مُجھے...

کیا تُم اُسے باندھ سکتی ہو ماریہ؟.....

ابو بکر ایک با اختیار مرد ہے اور اِس بات کی اجازت تو اُسے دین بھی دیتا ہے اور مرد دین کے نام پر بہت مفاد اُٹھاتے ہیں...

اُسے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے البتہ تُم ضرور اُس سے بندھی رہو گی کیونکہ غلطی تُم نے کی ہے اُس نے تمہیں گھر سے جانے کو نہیں کہا تُم خود اپنا بسا بسایا گھر چھوڑ کر آئی ہو ارے عورتیں کیا کُچھ برداشت نہیں کرتیں تُم سے صرف دوسری عورت کے لیے محبت برداشت نہیں ہو رہی تُم اُس کے بچے کی ماں بننے والی ہو کیا تمہیں ایسی بچکانہ حرکتیں زیب دیتی ہیں... لچک عورت کو ہی دکھانی پڑتی ہے میری دوست شاید اُسے بھی اِس بات کا احساس ہو اُس نے غلط کیا مگر ایک بات یاد رکھنا مرد سے اعتراف

کی اُمید مت رکھنا اِن کی انا کے قلعے کا قد بہت اونچا ہوتا ہے تُم اِس کی دیواروں سے سر پٹختی رہ جاؤ گی مگر اُس پر ذرا بھی اثر نہیں ہونا... یہ مرد ذات بڑی بے نیاز اور بے رحم ہے"...

نائلہ نے ایک جھٹکے سے اُس کے بازؤں کو چھوڑ دیا....

"میں سب کُچھ برداشت کر سکتی ہوں ماریہ مگر یہ کبھی نہیں کہ میرا شوہر ایک ایسی عورت کے لیے مُجھ پر ہاتھ اٹھائے جس کا اُس سے کوئی تعلق نہیں میں ہوں اس کی بیوی اُسے صرف مُجھے دیکھنا چاہئے اُسے صرف مُجھے دِل میں رکھنا چاہئے تمہیں نہیں سمجھ سکتی کے یہ احساس کس قدر تکلیف دہ ہے کہ آپ جسے چاہتے ہو اور وُہ کسی اور کو چاہتا ہو...پتا ہے میرا دِل کرتا ہے میں اُس طیات کا قتل کر دوں وُہ نہ ہو کر بھی ہم دونوں کے بیچ ہے وُہ کبھی مُجھے ابو بکر کو حاصل کرنے نہیں دے گی"...

زدو رنج سی کیفیت تھی اُس کی....

"تُم غلط کر رہی ہو ماریہ"...

نائلہ نے سہل الصولی سے سمجھنے کی ہر ممکن سعی کر کے بلا آخر ہار مانتے ہوئے کہا....

"ابو بکر الاحد ہے اور وہ صرف ماریہ کا ہے"...

ماریہ نے اُس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے کہا....

نائلہ کو اُس کی حالت پر ترس آنے لگا مگر اُس کی دسترس میں کُچھ بھی نہ تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ سو جائیں طیات میں جاگ رہا ہوں"...

عامر نے سادہ انداز میں کہا...

"پاپا ڈول"...

حماد نے بچی کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا....

"ہاں بیٹا ڈول"...

عامر نے اُس کے گالوں کو چومتے ہوئے کہا...

"ڈول"...

حماد نے بچی کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

بچی نے اپنی زبان باہر نکال کر منہ کے زاویے بگاڑ کر ناگواریت ظاہر کی....

مگر حماد کو یہ کھیل مزہ دینے لگا تھا وہ کبھی اُس کے ہاتھ کو پکڑتا کبھی چہرے پر ہاتھ پھیرتا....

"آپ کھیلو اپنی ڈول سے مگر بیٹا اِس کا خیال بھی آپکو ہی رکھنا ہے آپ بڑے بھائی ہو"...

عامر نے بچی کو اپنی گود سے اُٹھا کر بیڈ پر طیات کے برابر میں لٹا دیا...

"بھائی"...

حماد کافی دیر عامر کے چہرے کو تکتا رہا جیسے اُس نے کوئی انوکھی بات کہی ہو...

"ڈول"...

قلقاریاں مارتا ہوا دوبارہ بچی کی طرف متوجہ ہو گیا....

عامر اور طیات دونوں ہی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی....

"آپکو ایک خوشخبری سنانی ہے"...

عامر نے طیات کی طرف متوجہ ہو کر کہا....

"ہم سب حج پر جا رہے ہیں"...

عامر نے خوشی سے کہا....

"کیا"...

طیات حیرت کے مارے یکدم اُٹھ کر بیٹھ گئی....

"آرام سے یار"...

عامر نے اُس کی پشت پر تکیہ ٹھیک سے لگاتے ہوئے کہا...

"عامر آپ سچ کہہ رہے ہیں...؟"

اُسے اب تک یقین نہ آیا تھا...

"اِس معاملے میں بھلا میں مذاق کیوں کروں گا آپ سے"...

"عامر مُجھے یقین نہیں آرہا اللہ ہمیں اپنے گھر بلا رہا ہے"...

طیات کی آنکھیں اور لہجہ خود بخود بھر آیا...

"وُہ جسے توفیق دے بیشک"...

عامر نے اُس کی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا...

"بہت شکریہ عامر"...

طیات نے اُس کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے تشکّر آمیز لہجے میں کہا...

بچی کے رونے کی آواز پر وُہ دونوں اُن کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا حماد اُسے
چاکلیٹ کھلانے کی کوشش میں اپنے کپڑوں کو اور چہرے کی رنگ چُکا تھا....

"کیا کر رہے ہو حماد"...

طیات نے غصّے سے کہا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"ریلیکس اوکے...بچہ ہے یار"...

عامر نے اُسے مزید کچھ بھی بولنے سے باز رکھا...

"بیڈ ڈول"...

حماد نے غصّے سے بیڈ سے اُٹھ کر باہر بھاگتے ہوئے کہا....

"آرام سے یار"...

عامر نے اُس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیسے ہو یار"...

راحیل نے ابو بکر سے بغل گیر ہو کر محبت بھرے لہجے میں کہا...

"بلکل ٹھیک ہوں"...

ابو بکر نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا...

"لگ تو نہیں رہے"...

راحیل نے بغور اُسے دیکھتے ہوئے کہا....

"کیوں پھر کیسا لگ رہا ہوں"...

ابو بکر نے ہنستے ہوئے پوچھا....

"کچھ چھپا رہے ہو کیا مجھے ایسا لگ رہا ہے کوئی بات ضرور ہے اگر ضروری سمجھو تو مجھے بتا سکتے ہو"...

راحیل نے متانت سے کہا....

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہو"...

ابوبکر نے نظریں چُراتے ہوئے کہا...

"زندگی میں تُم اُن لوگوں میں سے ایک ہو جن کی فکر کرنے کا حق تو رکھتا ہوں میں اب یہ حق تو نہ چھین یار"...

راحیل نے دِل گرفتگی سے کہا...

"آپکی بات ہوئی دوبارہ عامر سے"...

ابوبکر نے باتوں کا رُخ بدلنا چاہا....

"ہاں ہوئی تھی مگر ابھی حماد تیار نہیں ہے اُس کا کہنا ہے وہ بہت چھوٹا ہے اِن سب چیزوں کو سمجھنے کے لیے اور اُس کے زبردستی کرنے سے صرف اور صرف اُسکی شخصیت متاثر ہونی ہے اور میں ایسا نہیں چاہتا ابوبکر میں ایک اور راحیل بنتا ہوا نہیں دیکھ سکتا کیونکہ بچپن کے جو یہ دن ہوتے ہیں نا اِن پر ہماری آنے والی زندگی انحصار

ہوتا ہے جب یہ پُر سکون نہ ہو تو ساری زندگی مضطرب رہتی ہیں"..

راحیل نے خلا میں کُچھ تلاشتے ہوئے کہا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایسے کیسے قبضہ کر سکتے ہیں وُہ لوگ وہ میری"....

طیات کو آتا دیکھ کر عامر چُپ ہو گیا.....

"میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے"...

"آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے پھر مُجھے کہیں گے کہ میں دیر کرتی ہوں"...

طیات نے مصنوئی خفگی سے کہا....

"آپ تیار ہو جائیں میں پھر بھی آپ سے پہلے ہو جاؤں گا"...

عامر نے اپنی پریشانی اُس پر ظاہر نہ کی....

"میری شرٹ کہاں ہے یار"...

عامر نے چیزیں بکھیرتے ہوئے کہا...

"عامر یہ سامنے ہینگ تو ہے سارا کمرہ خراب کر دیا آپ نے"...

طیات بکھرے ہوئے کپڑے سمیٹنے لگی....

"ایک منٹ"...

اُس نے پیچھے سے روکا....

"عامر یہ نشان کیسا ہے؟"

طیات نے اُس کی گردن سے تھوڑا نیچے زخم کے نشان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

"یہ بہت پُرانا ہے یار"...

عامر جلدی جلدی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا...

"یہ زیادہ پُرانا نہیں ہے عامر آپ مُجھ سے جھوٹ نہ بولیں بتایئے مُجھے یہ چوٹ کیسے لگی آپکو؟..

طیات نے عامر کا ہاتھ پکڑ کر فکر مندی سے کہا...

"آپ ایک بات کے پیچھے کیوں پڑ جاتی ہیں زخم ملنا تھا مِل گیا مر تو نہیں گیا نہ میں زندہ ہوں آپکے سامنے"...

عامر نے بیزاری سے کہا وہ سخت اُلجھا ہوا تھا طیات کے سوال اُسے مزید پریشان کر رہے تھے...

طیات اُسکی شکل دیکھتی رہ گئی....

"آپ کیسے اتنی آسانی سے چھوڑ کر چلے جانے کی بات کر دیتے ہیں کبھی میرے بارے میں سوچا ہے مُجھ پر کیا گزرتی ہے"...

طیات نے پُر شکوہ آنکھیں اُس پر جماتے ہوئے کہا...

وُہ اپنے پسندیدہ مشغلے آنسو بہانے میں پھر مصروف ہوگئی...

"اچھا نہ یار غلطی ہوگئی بس کُچھ کام کی ٹینشن ہے اوپر سے آپکے سوال بندہ چڑ جاتا ہے"...

عامر کو اپنے لفظوں کی زیادتی کا احساس ہوا تھا....

"سچ کہتے ہیں لوگ پُرانی بیوی دال کی طرح ہوتی ہے جس سے لوگ چڑنے لگتے ہیں"...

طیات نے ناک چڑا کر کہا....

"ہاہاہا....طیات حد کرتی ہیں آپ"...

عامر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا....

"مُجھے ٹھیک سے ناراض بھی نہیں ہونے دیتے....

مگر ہاں پلیز عامر آئندہ دور جانے کی بات مذاق میں بھی نہیں کیجئے گا میں اب کوئی

Copyright by Author

نقصان برداشت نہیں کر پاؤں گی"...

طیات نے سنجیدگی سے کہا....

"اچھا سوری نا یار"...

عامر نے باقاعدہ کان پکڑتے ہوئے کہا....

"یہ نہیں چاہئے بس آپکا ساتھ چاہئے...اور اب چلیں تیار ہو جائیں سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا"...

طیات نے اُس کے ہاتھوں کو نیچے کرتے ہوئے کہا....

حج پر جانے کی خوشی میں عامر نے گھر میں چھوٹی سی دعوت رکھی تھی.

"اگر اسی طرح کریں گی تو کون کہیں بھی جانا چاہے گا"...

اُس نے شوخ نظریں اُس کے حیا سے گلنار ہوتے چہرے پر کی....

"اچھا ناں"..

طیات نے جھینپ کر کہا اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی....

"اور پلیز یہ شرٹ پینٹ نہیں شلوار قمیض پہنیں جو میں لائی تھی آپکے لیے بہت اچھے لگیں گے آپ"...

"جو حکم سرکار کا"...

طیات عامر سے کوئی فرمائش کرے اور عامر پوری نہ کرتا ایسا کیسے ہو سکتا تھا...

عامر کپڑے بدلنے چلا گیا....

"کیسی لگ رہی ہوں میں"..

وُہ شیشے میں اُسکے اُبھرتے عکس کو دیکھ کر بولی...

عامر مُسکرا دیا...

تولیے سے بالوں کو رگڑتا بیڈ پر رکھی قمیض پہننے لگا....

"بتائیں نا کیسی لگ رہی ہوں"..

طیات دوبارہ بولی....

عامر چلتا ہوا اُس تک آیا اور شیشے کے سامنے اُس کے پیچھے کھڑا ہو گیا...

"کیا مُجھے بتانے کی ضرورت ہے"..

وُہ بال بناتے ہوئے بولا....

"جی بلکل ضرورت ہے"..

طیات بضد ہوئی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"آپ میرے لیے دُنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے میرے لیے اب اِس سے زیادہ کیا کہوں میں"...

عامر اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بولا.....

"یہ کیا بات ہوئی...یہ تو جان چھڑانا ہوا"..

طیات بُرا مانتے ہوئے کمرے سے واک آوٹ کرنے کے لیے پر تولنے لگی....

اُس نے درمیان میں ہی ہاتھ تھام لیا...

طیات نے شکایتی نظروں کے رُخ اُسکی طرف کیا....

عامر کو دُنیا کے سب سے معصوم لڑکی لگی اُس وقت اُسے ٹوٹ کر پیار آیا اپنی بیوی پر...

"آپ جانتی تو ہیں مُجھ سے یہ سب نہیں ہو پاتا پھر کیوں تنگ کرتی ہیں روٹھ کر جبکہ آپ بخوبی جانتی ہے کہ آپ میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہے کیا بار بار اظہار ضروری ہے"...

وُہ اُسکے حنائی ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا....

"جان کر کرتی ہوں مجھے مزہ آتا ہے آپکو تنگ کر کے"...

وُہ پوری سچائی سے بولی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"اچھا"..

عامر اُسکے قریب ہوا...

وُہ شرما کر پیچھے ہٹی....

"مُجھے بھی آپکو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا ہے"...

اب کی بار وُہ ہولا سا ہنسا تھا....

وُہ رُک کر اُسے دیکھنے لگی...

گندمی رنگت پر ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو پُر کشش نقوش کے ساتھ وُہ مرد سراپا محبت تھا...

شلوار قمیض میں وُہ مزید وجیہہ لگتا تھا تب ہی اُس نے عامر سے شلوار قمیض پہننے کی فرمائش کی تھی....

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں"..

عامر اُسکی محویت دیکھ کر بولا....

"اپنے شوہر کو دیکھ رہی ہوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے"..

طیات حق سے بولی...

"میری مجال جو آپکو کُچھ کہوں"...

اُس نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی...

"ہونہہ ہونی بھی نہیں چاہیے مجال"...

اُس نے اُنگلی دکھا کر وارننگ دی...

پھر دونوں ہی ہنس دیے....

"پاپا"...

حماد بچہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا اور اُسکے پاس آکر رُک گیا...

طیات شرما کر پیچھے ہٹی....

"بس ہر وقت پاپاپاپاپا....پاپا کے بغیر رہ نہیں سکتا ماں تو دکھتی ہی نہیں دونوں کو"...

اب وُہ شکوہ کرنے لگی...

"جلیں مت میرے بچوں سے"...

عامر اُسے گود میں اُٹھاتے ہوئے بولا...

"میں کیوں جلنے لگی"...

وُہ شاکی نظریں اُس پر جماتے ہوئے بولی....

Copyright by Author

"ویسے ہماری ڈول کہاں ہے...؟؟"

اُس نے فاطمہ کی بابت دریافت کیا....

"ہو گی کسی کے پاس میرے پاس تو رکتی ہی نہیں کوئی نا کوئی لے جاتا ہے اُسے"...

طیات نیا شکوہ لے کر میدان میں اتری....

"اچھا ہم نیچے جا رہے ہیں آپ بھی جب تیار ہو جائیں تو آ جائے گا"...

عامر باہر نکل گیا....

"بچوں کے آگے کُچھ دکھتا ہی نہیں"...

طیات بڑبڑا کر رہ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر کی نماز کے بعد ہی سے سب احرام کی تیاری میں لگے ہوئے تھے، کیوں کہ سفر کا دن تھا، سب سفید لباس میں خود کو ملبوس کر رہے تھے، ایک عجیب سا سماں ہے، کوئی سامان باندھ رہا تھا،

نزہت خاتون رشتہ داروں سے ملاقات کر رہی تھی،

کوئی احرام پہن رہا تھا، غرض کہ ہر کوئی اپنے کام میں مگن تھا، حج کا یہ سفر ہو بہو آخرت کے سفر کی منظر کشی کر رہا تھا، آدمی خود سفید کپڑے میں ملبوس ہو رہا ہے

لیکن آخرت کے سفر میں اتنا بھی نہیں کر سکتا، سفید کپڑے بھی دوسرے پہناتے ہیں، پھر کچھ تو گھر سے ہی دعاو مغفرت کے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں، تو کچھ جنازہ کی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، اور جن کو زیادہ تعلق ہوتا ہے وہ قبرستان تک پہنچا دیتے ہیں، اور جو نہایت ہی قریب کے ہوتے ہیں وہ قبر میں اتار دیتے ہیں،

لیکن اس کے آگے اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں جاتا، اسی طرح سفر حج میں کچھ نے تو گھر سے رخصت کیا،

کچھ نے حج ہاؤس تک آنے کی زحمت گوارا کی، اور کچھ ایئر پورٹ تک پہنچ گئے لیکن اس کے بعد وہی گئے جن کا ٹکٹ تھا، جن کو جانا تھا اور کوئی نہ گئے نہ جاسکتے تھے.....

وُہ لوگ ایئرپورٹ کے لیے نکل گئے امان نمرہ ایان تینوں اُنہیں چھوڑنے آئے تھے....

"اپنا بہت بہت خیال رکھنا گُڑیا بہت بڑی جگہ جا رہی ہو بس دعاؤں میں یاد رکھنا اپنے بھائی کو"...

امان نے مسلسل اُسے خود سے لگایا ہوا تھا اور نہ ہی طیات الگ ہونا چاہتی تھی....

"آپی اپنا بہت خیال رکھیے گا"....

ایان نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا....

"اور اِن دونوں کا بھی"...

ایان نے حماد کو گود میں اُٹھاتے ہوئے کہا جو چھوٹا فرشتہ لگ رہا تھا احرام میں....

حماد ہنسنے لگا....

امان نے فاطمہ کی پیشانی پر بوسہ دیا....

"ہم لوگ بھی چلتے مگر شاید ابھی بلاوا نہیں تھا"..

نمرہ نے افسوس سے کہا....

"بلاوے کے ہی انتظار میں ہر اِنسان زندگی کاٹ رہا ہے اور کچھ لوگ تو حسرت لے کر ہی اِس دُنیا سے چلے جاتے ہیں اللہ تعالی ہر مسلمان کو اپنے گھر بلائے... آمین"...

عامر نے جذب کے عالم میں کہا....

"آمین"

وہاں موجود ہر اِنسان نے کہا....

آخری اناؤنسمنٹ ہوتے ہی سب سے آخری کلمات کہتے ہوئے وُہ لوگ اپنے سفر پر چل دیئے....

******

اُنہیں ایک کشادہ لاؤنج میں بٹھایا گیا، جہاں سے رن وے کا منظر سامنے تھا، موسم ہلکا سا کہر آلود تھا، لیکن ہلکی سی دھوپ بھی تھی، اندر ائیر کنڈیشن ہونے کی وجہ سے ہلکی سی ٹھنڈی بھی محسوس ہو رہی تھی، اسی دوران کھانا پیش کیا گیا، گرم گرم کھانے کے ساتھ رن وے کے دلکش منظر نے سفر کو نہایت ہی خوشگوار بنا دیا، کراچی سے صبح ے بجے ہوائی جہاز کا وقت تھا،

اللہ کا نام لے کر ہوائی جہاز پر سوار ہوئے، دعائیں پڑھیں، پڑھائیں اور ہوائی جہاز نے اڑان بھری.....

ایک بزرگ نے کہا

"نیت ابھی کی جائے یا میقات پہنچ کر؟"

چونکہ تمام افراد کا ارادہ حج تمتع کا تھا اس لئے بزرگ نے موقعہ کو غنیمت جان کر اسی وقت عمرہ کے احکام وغیرہ بتا کر تماموں کو تلبیہ پڑھوا کر عمرے کی نیت کروادی:

اللّٰھم انی ارید العمرۃ فیسّر ھالی، و تقبلھا منی۔

ترجمہ: (اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اس کو مجھ سے قبول فرما۔)

جہاز پوری تیزی کے ساتھ منزل کی طرف گامزن تھا، اکثر لوگ سو چکے تھے،

جو ہوا ہوا کرم سے تیرے

جو ہو گا تیرے ہی کرم سے ہو گا

کچھ دیر بعد اعلان کیا گیا کہ ہوائی جہاز اب جدہ کی فضاؤں میں اڑان بھر رہا ہے، لہذا جو لوگ کھڑکیوں کے پاس تشریف فرما ہیں، وہ نیچے جدہ شہر کا خوشنما چمکتا اور جھلملاتا ہوا نظارہ کر سکتے ہیں، عامر بھی کھڑکی کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا اور نیچے جدہ شہر ایسا لگ رہا تھا جیسا کہ روشنی کے بلبوں میں ڈوبا ہوا ہو، ابھی لوگ اس منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ہوائی جہاز نیچے اترنے لگا اور پاکستانی وقت کے مطابق ا بجے وُہ لوگ جدہ پہنچے۔

”جدہ ابتداءً ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، جس میں اور اس کے اطراف میں اسلام سے قبل قبیلۂ قضاء آباد تھے، اس کے جنوب میں کچھ فاصلے پر الشعبیہ نامی ایک ساحلی بستی تھی، جو اس علاقہ کی اصل بندرگاہ تھی، لیکن کچھ آرام دہ اور عمدہ بندر گاہ نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کے عہد میں لوگوں نے ان سے اس کی مشکلات اور دشواریوں کا ذکر کیا، اس وقت سے اس کے بجائے جدہ کا انتخاب ہوا، روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جدہ تشریف لا کر اس کے سمندر میں غسل فرمایا اور اس کا افتتاح کیا، اس علاقہ کے بندر گاہ بن جانے کے بعد جدہ کی ترقی شروع ہوئی۔“

”جدہ کا جائے وقوع اس کے طبعی بندر گاہ بننے کے لئے ساز گار نہیں تھا، لیکن مکہ مکرمہ سے قرب کے سبب وہ بڑی بندر گاہ بنا، یہاں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں شہروں کی طرف عمدہ سڑکیں جاتی ہیں، جدہ کے مشرقی سمت سے مکہ مکرمہ کے لئے راستہ گیا ہے“۔

امیگریشن اور کسٹم وغیرہ کی کارروائی سے فارغ ہونے تک تین چار گھنٹے لگ گئے، اس کے بعد وہ لوگ بذریعہ بس مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوئے، باوجود اس کے کہ دن لمبا ہونے کی وجہ سے تھکاوٹ بھی تھی اور پورے دن سونے کا موقعہ بھی نہ ملا تھا، نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی، کیونکہ وُہ اس شہر کی جانب رواں دواں تھے جہاں جانے کیلئے دل مضطرب رہتے ہیں، آنکھیں ترستی ہیں، لیکن بہت کم لوگوں کو یہ موقعہ حاصل ہوتا ہے، وُہ ان خوش نصیبوں میں تھے جن کو پروردگارعالم نے محض اپنے لطف وکرم، فضل وانعام کی بناء پر اس شہرِ مقدس میں واقع اپنے گھر کی زیارت کا موقع نصیب فرمایا۔

اور سچ کہا ہے دل وجگر کے شاعر جگر مرادآبادی نے:

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں
فیضانِ محبت عام سہی عرفانِ محبت عام نہیں

Copyright by Author

طیات بس کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھی، موسم نہایت ہی خوش گوار تھا، خنک ہوائیں چل رہی تھیں، آسمان صاف تھا، ستارے جھلملا رہے تھے چاند اپنی روشنی بکھیر رہا تھا، اور طیات اس روشنی کی مدد سے ان نقوش و آثار کی تلاش میں تھا، جو انبیاء و مرسلین، اولیاء و صالحین نے اس راہ سے گزرتے ہوئے چھوڑے تھے، لیکن گردش ایام نے ان علاقوں کے بڑے حصے کو کیا سے کیا بنا کر رکھ دیا تھا، اب بھی ایک بڑا علاقہ پہلے کی طرح سیاہ پہاڑوں اور سنگلاخ زمینوں پر مشتمل تھا، لیکن کہیں کہیں سبزہ زار بھی تھا، تو کہیں عمارتوں کا ایک سلسلہ دراز....

سفر جاری رہا، رات گذرتی رہی، وُہ مکہ و اطراف کی گلیوں میں گھومتے رہے کہ اچانک ایک بلند و بالا گھنٹہ گھر نما عالیشان عمارت کا اوپری حصہ نظر آیا، پہلے مرحلہ میں ایسا لگا کہ مسجد حرام کا کوئی منارہ ہے جو دعوت نظارہ دے رہا ہے اور قریب بلا رہا ہے، لیکن جب اس پر لکھی ہوئی عبارت

"وقف الملک عبد العزیز للحرمین الشریفین" نظر سے گذری تو کچھ اندازہ ہوا کہ یہ منارہ نہیں کوئی دوسری چیز ہے، اسی دوران فجر کی اذان ہونے لگی اور اس منارہ کا اوپری حصہ چمکنے لگا اور اذان کے ختم ہونے تک چمکتا رہا، یہ پہلی اذان تھی جو مکہ میں داخلہ کے بعد اُن دونوں نے مسجد حرم کے مناروں سے سنی، نزہت خاتون اور بچے سو

چکے تھے....

وُہ لوگ مکہ کے اندر داخل ہو چکے تھے اس لئے امید تھی کہ فجر کی نماز مسجد حرام میں پڑھنے کا موقع ملے گا،

لیکن افسوس بس کے پہنچنے تک اتنی تاخیر ہوئی کہ روشنی پھیل گئی اور تقریباً ساڑھے پانچ بجے وُہ لوگ اپنے کمروں میں داخل ہوئے، چونکہ طیات عامر نے مغرب وعشاء کی جمع تاخیر کی نیت کی تھی، لیکن پڑھنے کا موقعہ نہ ملا اور فجر کی نماز بھی قضا ہو گئی اس طرح سفر کے آغاز ہی میں تین نمازیں قضا ہو گئیں، جسکا بہت ہی افسوس ہوا، اللہ کے حضور توبہ واستغفار کی، لیکن شاید اللہ کو یہی منظور تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی نماز مسجد حرام میں جو ادا کی وہ جمعہ کی نماز تھی، جو عامر نے ادا کی...

نماز سے فراغت کے بعد عامر مصلے ہی پر بیٹھا تھا کہ سوچ و فکر کا ایک سلسلہ چل پڑا اور عامر اس زمانہ میں پہنچ گیا، جب یہی علاقہ بنجر و ویران تھا، اونچے اونچے پہاڑوں، ویران صحراؤں کے علاوہ کچھ نہ تھا، آبادی کا نام ونشان نہ تھا، نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد، البتہ کبھی کبھی کوئی تجارتی قافلہ یہاں سے گذرتا تھا، پھر ایک آدمی اپنی بیوی اور اکلوتے فرزند کو لے کر اللہ کے حکم سے یہاں آتا ہے اور چھوڑ کر چلا جاتا ہے، کچھ دیر بعد بچہ کو پیاس لگتی ہے، بچہ کی پیاس دیکھ کر ماں تڑپ اٹھتی ہے اور دو پہاڑوں کے

درمیان چکر لگانے لگتی ہے، سات چکر لگانے کے بعد اچانک بچے کی طرف دیکھتی ہے تو حیران رہ جاتی ہے کہ بچہ کے پیاس کی شدت سے ایڑی رگڑنے کی وجہ سے اس جگہ پر ایک چشمہ پھوٹ پڑا ہے، وہ جلدی سے واپس آتی ہے اور اس چشمہ کو مٹی سے گھیرتی ہے، پھر وہ پانی بچہ کو بھی پلاتی ہے اور خود بھی پیتی ہے، ماں کا پانی کے تلاش کیلئے چکر لگانا اور بچہ کا پیاس کی شدت سے ایڑی رگڑنا، یہ دونوں ادا خدا کو پسند آتی ہے اور قیامت تک کیلئے یادگار بن جاتی ہے، جن میں پہلی صفاو مروہ کے نام سے معروف ہے اور بچہ کی ادا آب زمزم کے ذریعہ جانی جاتی ہے۔

اسی دوران کچھ تجارتی قافلے پانی دیکھ کر وہاں رک جاتے ہیں اور اجازت لے کر وہیں آباد ہو جاتے ہیں، جب بچہ چلنے پھرنے لگتا ہے، تو وہ شخص واپس آتا ہے، بچہ کو چلتا پھرتا دیکھ کر بچہ کی محبت باپ کے دل میں رچ بس جاتی ہے، تو بذریعہ خواب خدا کا حکم ہوتا ہے کہ اس بچہ کو اللہ کیلئے قربان کر دو، باپ و بیٹا دونوں حکم الٰہی کیلئے کمربستہ ہو جاتے ہیں، راستہ میں شیطان ورغلاتا ہے بہکاتا ہے، لیکن باپ کنکر لیکر اس کو مارتا ہے اور یہ ادا ہمیشہ ہمیش کیلئے رائج ہو جاتی ہے جو جمرات کے نام سے جانی جاتی ہے۔

پھر دونوں آگے بڑھتے ہیں، باپ چھری بیٹے کی گردن پر رکھتا ہے، زمین و آسمان حیران و پریشان ہیں کہ اب کیا ہو گا؟

Copyright by Author

کیا باپ اپنے اکلوتے ولاڈلے بیٹے کو قربان کر دے گا؟

کہ اچانک غیب سے ندا آتی ہے، اے خلیل! تم امتحان میں کامیاب ہو گئے (یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا)

اب قربانی کی کوئی ضرورت نہیں، اصل تو امتحان مقصود تھا جو ہو گیا، باپ و بیٹے کی یہ قربانی تاریخ کا جزء بن جاتی ہے اور دینِ اسلام کے احکام میں سے ایک حکم، کہ ہر صاحب استطاعت پر عید الاضحی کے موقعہ پر قربانی واجب یا سنت قرار دی جاتی ہے۔

پھر کچھ دنوں بعد باپ بیٹے کو حکم ہوتا ہے کہ خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر تعمیر کریں، دونوں باپ بیٹے حکم الٰہی کی تعمیل کرتے ہیں اور خدا کے لئے ایک گھر تعمیر کرتے ہیں، اور مقبولیت کی دعا کرتے ہیں،

(ربنا تقبّل منا) پھر حکم ہوتا ہے

(واذّن فی الناس بالحج) کہ خدا کے گھر کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔

اسی دن سے یہ جگہ بابرکت و مقدس بن جاتی ہے، اور وہ خانۂ خدا تمام انسانیت کا محور و مرکز بن جاتا ہے، اور مسلمانوں کا قبلہ و کعبہ قرار پاتا ہے۔

زمانہ گزرتا رہا، اس جگہ کی آبادی بڑھتی رہی، ایک زمانہ تک یہاں کے باشندگان توحید و وحدانیت کے اصولوں پر قائم رہے، پھر رفتہ رفتہ برائیاں ان میں سرایت کرنے لگیں، ہر طرح کے گناہوں میں وہ مبتلا ہونے لگے، تمدنی دنیا سے ان کا رابطہ منقطع ہو گیا اور وہ اپنے ہی میں محدود ہو کر رہ گئے، یہاں تک کہ اس آدمی کی دعا کی برکت سے جس نے اس جگہ کو آباد کیا تھا۔ ان میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوا جو ان کے اعلیٰ قبیلہ میں سے تھا، اس نے دس سال تک وہاں کے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا، لیکن بجز چند کے اکثر لوگوں نے دشمنی اختیار کی، بالآخر اس کو اس شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا، لیکن آٹھ سال بعد وہی شخص اس شہر میں فاتحانہ داخل ہوا، اور اس کے بعد سے اسلامی طریقہ پر حج کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک قائم و دائم ہے۔

"مکہ سلطنت سعودی عرب کی مغربی سمت سرزمین حجاز کی ایک وادی کے دامن میں واقع ہے، جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں، اللہ تعالی نے اس پاکیزہ شہر کو اپنے گھر کے لئے منتخب فرمایا، نبی آخر الزماں سرورِ عالم ﷺ کی پیدائش اور آپ ﷺ کی بعثت کا شرفِ عظیم بھی اس شہر کو حاصل ہے، اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں پر اس شہر کی زیارت اور ادائیگی مناسک کے لئے سفر کو فرض قرار دیا ہے، چنانچہ دور دراز سے اہل ایمان عشق و وارفتگی، خشوع و تذلل اور عاجزی وانکساری کی سراپا تصویر بن کر،

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

خوش لباسی اور پوشاکی زینت سے مبرّا، کھلے سر، کشاں کشاں اس ارضِ پاک کی طرف کھنیچے چلے آتے ہیں۔

اس کو ایسی حرمت و امنیت سے سرفراز فرمایا گیا ہے کہ جو بھی اس حرم پاک میں داخل ہو جائے تو وہ محفوظ و مامون ہو جائے، کوئی سراپا معاصی اس در کا رخ کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسے نو مولود معصوم بچہ، روئے زمین پر اس شہر کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں جس کا سفر اسلام میں فرض ہو، اسی شہر میں موجود بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا، جس کی نظیر کرہ ارضی پر نہیں، حجر اسود اور رکن یمانی کو فخر ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے ان کا بوسہ لیا اور استلام کیا، جو کہ امت کے لئے نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ مندوب و مسنون ہے۔

یہی وہ باعظمت شہر ہے، جس کی حرمت کی قسم رب ذوالجلال نے دو مرتبہ کھائی ہے، جس کا ذکر سورۂ بلد اور سورۂ تین میں ہے، اسی کی مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے، اسی بابرکت شہر میں وہ قبلہ ہے جس کی جانب رخ کرنا تمام نمازوں میں ضروری ہے، اور قضائے حاجت کے وقت اس کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، اس شہر کو یہ امتیازی شان بھی حاصل ہے کہ کسی برے کام کے محض ارادے پر بھی اللہ کی جانب سے سزا کی وعید ہے، یہاں گناہ کی نحوست اور اس پر

عقاب بھی زیادہ ہوتا ہے، یہ ایسا پر کشش شہر ہے جو دلوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتا ہے، یہ ایسا شیریں چشمہ ہے جس سے سیرابی ہوتی ہے مگر دل نہیں بھرتا، جتنا اس کی زیارت کی جائے اتنا اس کا شوق بڑھتا جاتا ہے۔

اس بابرکت شہر میں ایسے مقامات ہیں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں، گناہ مٹتے ہیں، خطائیں معاف ہوتی ہیں، مشکلات حل ہوتی ہیں، اس شہر امن کی یہ امتیازی خصوصیت بھی ہے کہ یہاں پر ہتھیاروں سے مسلح ہونا جائز نہیں، نیز اس میں کفار مشرکین کا داخلہ بھی ممنوع ہے، قیامت کے قریب جب فتنوں کا ظہور ہوگا تو اس شہر کی حفاظت فرشتے کریں گے، اور یہاں دجال داخل نہیں ہوسکے گا"۔

سوچ و فکر کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ نزہت خاتون نے کہا کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے کب جانا ہے؟

عامر مصلی سے اٹھا، اور جانے کے لئے تیار ہونے لگا.....

نزہت خاتون کی طبیعت کُچھ بوجھل تھی اِس لیے وُہ رک گئیں عامر اور طیات چلے گئے.....

اُن لوگوں کا کمرہ مسفلہ کے علاقہ میں ابراھیم خلیل روڈ کے پاس تھا،

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"عامر یہ تو وہی منارہ ہے نا جسے ہم مسجدِ حرام کا منارہ سمجھے تھے"...

طیات نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا....

جب ابراہیم خلیل روڈ پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ عمرہ کر کے واپس آ رہے ہیں، جب کچھ آگے بڑھے تو وہ منارہ نظر آیا جس کو اُن دونوں نے مسجد حرام کا منارہ سمجھا تھا، جب کہ وہ مسجد حرام سے متصل ایک بلند و بالا عمارت کا منارہ تھا جو پورا کا پورا حرمین شریفین کے لئے وقف تھا، خوشی و مسرت، بے بسی و کم مائیگی کے باوجود جرات و جسارت کے ملے جلے جذبے کے ساتھ مسجد حرام کے باہری حصہ میں داخل ہوئے تو سامنے باب فہد تھا۔

"مسجد حرام نہایت ہی عالی شان عمارت ہے، جس کے وسط میں خانۂ کعبہ واقع ہے، خانۂ کعبہ کی شمالی دیوار سے کچھ فاصلہ پر ایک نصف دائرہ کی ہلالی شکل کی دیوار ہے، اس کے اندر کا حصہ حطیم کہلاتا ہے، اسی کے اندر خانۂ کعبہ کی چھت کی نالی کھلتی ہے، جو میزاب کہلاتی ہے، حطیم اور خانۂ کعبہ کے ارد گرد ایک وسیع گول صحن ہے اس کو مطاف کہتے ہیں، اسی میں طواف کیا جاتا ہے، مطاف ہی کے حصہ میں زیر زمین زمزم کا کنواں ہے، جس کے کے لئے پہلے مطاف ہی سے راستہ تھا لیکن پھر تنگی کی بنا پر اس

کو زیر زمین کر دیا گیا، مطاف ہی کے حصہ میں مقام ابراہیم ہے، یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کی تھی، باب کعبہ کے قریب کے مشرقی کونے پر حجر اسود لگا ہوا ہے، حجر اسود سے باب کعبہ تک کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

نظریں جھکا کر "بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک" پڑھ کر مسجد حرام کے اندر داخل ہوئے، اور جب مطاف کے قریب پہنچے تو خانۂ کعبہ نظروں کے سامنے تھا، جسم میں ایک عجیب سے بجلی کوندی تھی دونوں کی آنکھیں خود بخود نم ہونے لگی تھی.....

"یا اللہ تیرا شکر"...

بے اختیار لبوں سے ادا ہوا....

اور دعا زبان پر جاری تھی....

"اللّٰھم زد بیتک ھذا تشریفاً و تعظیماً و تکریماً و مھابۃ، وزد من شرّفہ وکرّمہ ممن حجّہ او اعتمرہ تشریفاً و تکریماً وبرّاً، اللّٰھم انت السلام ومنک السلام وحینا ربنا بالسلام۔"

ترجمہ: (اے اللہ! اپنے اس پاک اور مبارک گھر کو اور زیادہ عظمت اور برکت دے، اور حج و عمرہ کے لئے آنے والے تیرے بندوں میں سے جو تیرے اس گھر کی پوری پوری تعظیم کریں تو ان کے درجے بلند کر اور یہاں کی خاص برکتیں اور رحمتیں ان کو

نصیب فرما، اے کعبہ کے رب! دنیا و آخرت کی سب تکلیفوں اور بری حالتوں سے مجھے اپنی پناہ میں رکھ۔)

طیات نے فرش پر روتے ہوئے سجدہ کیا نہ آج اُسے عامر نے روکا اُس کی حالت بھی طیات سے مختلف نہ تھی....

دعا سے فراغت کے بعد طواف شروع کیا، دوپہر کا وقت تھا، بھیڑ بھی تھی، تین گھنٹے میں طواف مکمل ہوا، دورانِ طواف اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ دعا مانگی جائے لیکن ترتیب ہر ایک کی مختلف ہے، اُن دونوں نے جو ترتیب اختیار کی وہ یہ تھی،

بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہہ کر استلام کیا، پھر پہلے دو چکروں میں خدا تعالی کی تعریف بیان کی، تیسرے اور چوتھے میں حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجا، پانچویں اور چھٹے میں خوب خوب دعائیں مانگی، توبہ و استغفار کیا، اور ساتویں میں خاموش رہ کر اللہ کی نعمتوں اور اس کے انعامات پر غور کیا، طواف سے فراغت کے بعد مقام ابراہیم کے پاس جاکر طواف کی دو رکعت نماز ادا کی، پہلی رکعت میں قل یایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھی،

پھر جی بھر کر آب زمزم پیا، اور دعا مانگی اللّٰھم انا نسالک علما نافعا ورزقا حلالاواسعاوشفاء من کل داء پھر سعی شروع کی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

دھوپ کی تمازت بڑھ چکی تھی، گرمی شدت اختیار کر چکی تھی،

دھوپ کی شدت اور گرمی نے حضرت بلالؓ اور حضرت خبیبؓ کے واقعات کو ذہن میں تازہ کر دیا، کہ کس طرح انھوں نے اس زمانہ میں مصائب و تکلیفیں جھیل کر دین وایمان کی حفاظت کی، انہی کی محنتوں اور کوششوں کا ثمرہ و نتیجہ ہے کہ آج اس روئے زمین پر اللہ کے نام لینے والے زندہ ہیں، ورنہ اگر باطل کا بس چلتا تو حق کب کا مٹ چکا ہوتا....

تھک کر وہ دونوں واپس لوٹے....

"عامر نہالیں آپ پھر ہم سب کھانا کھائیں گے امی بھی سو گئی ہیں اور بچے بھی میں اُنہیں اٹھاتی ہوں"...

طیات نے عامر کو اُٹھاتے ہوئے کہا....

"طیات...." عامر نے اُسے پیچھے سے پُکارا....

"جی"...

عامر کچھ دیر بس اُسے دیکھتا رہا اُس کی آنکھیں بھیگتی گئی..

"کُچھ نہیں"...

طیات کو کُچھ سمجھ نہیں آیا وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی....

مکہ میں قیام کیے اُنہیں چار دن ہو گئے تھے

رات بتا دیا گیا تھا کہ اگلے دن صبح بعد نماز فجر علی الفور مدینہ کے لئے روانگی ہو گی، لہٰذا وہ سب لوگ معمول سے کچھ پہلے بیدار ہوئے، نماز فجر سے پہلے تیاری مکمل کر لی گئی، چونکہ بتایا گیا تھا کہ بعد نماز فجر علی الفور سفر ہو گا اس لئے مسجد حرام بھی نہ جا سکے اور قریب ہی کی ایک مسجد بنام مسجد رافعی میں نماز فجر ادا کی، لیکن بس کا انتظار کرتے کرتے سات بج گئے اور سات بجے کے بعد وہ لوگ بس پر سوار ہوئے۔

مکہ سے مدینہ کا فاصلہ تقریباً ساڑھے چار سو، یا پانچ سو کلو میٹر ہے۔ آٹھ بجے کے قریب اصل سفر شروع ہوا، دونوں طرف اب بھی سنگلاخ پہاڑیاں ہیں، اکثر و بیشتر علاقے اب بھی بنجر و بے آب و گیا ہیں، کہیں کہیں آباد بستیاں اور نخلستان بھی ہیں، جدہ سے مکہ آنے کے دوران کئی جگہوں پر پانی وغیرہ تقسیم کئے گئے تھے، اس سفر میں بھی یہ گمان تھا کہ دورانِ سفر مل جائے گا، اس لئے ساتھ کچھ لینے کا اہتمام نہیں کیا گیا،

جب دن چڑھا، سورج نے اپنا کمال دکھایا، اور دھوپ کی تمازت بڑھی، تو پیاس کی شدت کا احساس ہوا، لیکن پانی ندارد، بس میں ایک ٹنکی تھی، اس سے پانی نکال کر پینا چاہا تو وہ بھی گرم ہو چکا تھا..

Copyright by Author

"شدید پیاس لگ رہی ہے عامر"...

"آج سے چودہ سو سال پہلے سفر کرنے والے اُن قافلوں کے پاس کُچھ بھی نہ تھا، دورِ حاضر کی تمام ترقیات و سہولیات کے باوجود اس علاقہ کی یہ حالت ہے تو اس زمانہ میں سفر کتنا دشوار رہا ہو گا، خاص طور سے اللہ کے رسول کا سفر ہجرت، جس میں صرف تین آدمی کا قافلہ، ہر لمحہ خوف، لیکن اللہ پر بھروسہ تھا کہ سب کچھ برداشت کیا اور اسی کے نتیجہ میں وہ عالمی انقلاب آیا، اس جیسا انقلاب نہ ماضی میں آیا، نہ مستقبل میں اس کی امید کی جاسکتی ہے"...

ایک بزرگ نے کہا....

بات سیدھا طیات اور عامر کے دِل کو لگی تھی...

وُہ عامر کی طرف دیکھ کر مسکرا دی...

بہرکیف کچھ دیر بعد بس ایک منزل پر رکی۔ وہاں ہوٹل وغیرہ تھا جہاں سے خرید کر پانی پیا، اس طرح پیاس کو مٹایا، اُس وقت پانی کی نعمت اور اس کی قدر معلوم ہوئی، طیات نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

ظہر کی نماز مقامِ اکحل کی ایک مسجد میں ادا کی...

”مسجد نبوی مدینہ منورہ کی سب سے متبرک اور عظیم الشان تاریخی یادگار، اور اسلام میں دوسرے درجہ کی مسجد ہے، حضور ﷺ نے اس مسجد میں ایک نماز کی فضیلت ایک ہزار نمازوں کے مساوی بتائی ہے، فرمایا کہ

”صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ المسجد الحرام“ (مسلم) یہ درمیان شہر میں واقع ہے، اس مسجد کی اولین تعمیر ہجرت کے پہلے سال نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اپنے دست مبارک سے کی، اس کے لیے وہی جگہ معین فرمائی جس جگہ ہجرت کے موقع پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔

ہجرت کے ساتویں سال نبی کریم ﷺ نے اس مسجد میں کچھ اضافہ فرما کر مربع شکل میں کر دیا، اس کے بعد ۱۷ھ میں حضرت عمرؓ نے اس کی مرمت فرمائی، اور کچھ اضافہ بھی فرمایا، اس وقت تک مسجد کے ستون کھجور کے تنوں کے اور چھت کھجور کے پتوں کی بنائی گئی تھی، ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے اس کی از سر نو تعمیر کروائی اور اس کی دیواریں اور کھمبے پتھر اور چونے کے بنوائے، اور مسجد میں مزید اضافہ کروایا، اس کے بعد خلیفہ اور بادشاہ اپنے اپنے دور میں اضافے اور مرمت کرتے رہے، سنہ ۱۲۶۵ھ میں سلطان عبدالمجید ثانی نے نئی تعمیر کرائی، پھر ۱۳۵۳ھ کے بعد سعودی دور حکومت میں مختلف زمانوں میں اس کی تجدید ہوتی رہی جو ہنوز جاری ہے“۔

Copyright by Author

رفتہ رفتہ آگے بڑھے، یہاں تک کہ ایک پختہ سڑک پر پہنچ گئے، اس کو عبور کرنے کے بعد مسجد نبوی کے باہری صحن پر پہنچے، جہاں بہت سے لوگ کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے، چاہا کہ مسجد کے اندرونی صحن میں داخل ہو جائیں، لیکن کچھ دیر دروازہ پر کھڑے رہے اور اپنی قسمت پر رشک کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتا رہے....

وُہ لوگ باب بقیع کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ باب بقیع سے قبر مبارک کی زیارت اور صلوٰۃ و سلام سے فراغت کے بعد باہر نکل رہے، اسی دوران عشاء کی اذان ہو گئی، اسی جگہ نماز عشاء ادا کی اور کمرے واپس ہوئے، چونکہ پورا دن سفر میں گذرا تھا، اس لئے بستر پر لیٹتے ہی نیند کی آغوش میں پہنچ گئے۔...

عامر نماز فجر کے بعد جب کمرہ واپس لوٹا تو دیکھا کہ اُن بلڈنگ کے قریب تین چار بسیں کھڑی ہیں، پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ بسیں مقامات مقدسہ کی زیارت کراتی ہیں، طیات اور عامر بھی ایک بس پر سوار ہو گئے،

اس بس میں ہر ایک سے دس ریال لئے جاتے ہیں، بس کا ڈرائیور ایک مصری تھا اور ساتھ میں ایک پاکستانی تھا جو مقامات مقدسہ کا اردو زبان میں تعارف کرا رہا تھا،

یہ جنت البقیع ہے پاکستانی نے اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے کہا....(بقیع شریف) اس کا نام بقیع الغرقد بھی ہے، غرقد ایک پودے کو کہتے ہیں جو یہاں بکثرت ہوتا تھا، یہی

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، اس کی زیارت مستحب ہے، رسول اللہ ﷺ اس کی زیارت کیا کرتے تھے۔

پھر بہت مسجدیں اور مقامات آئے مسجدِ غمامہ، مسجدِ ابو بکر، مسجدِ عمر، مسجدِ علی....

بس ایک جگہ رکی عامر نے دیکھا ایک گڑھا تھا زمین میں۔۔۔۔

یہ بئرِ خاتم ہے اُسی قبا میں مسجد سے متصل مغربی جانب وہ کنواں ہے، جہاں حضور اکرم ﷺ نے چند صحابہ کو جنت کی بشارت دی تھی، اور اسی میں حضرت عثمانؓ کے عہد میں حضور ﷺ کی وہ انگوٹھی گر گئی تھی، جس سے آپ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین مہر لگایا کرتے تھے، اس کنویں کا نام بئرِ اریس بھی ہے، اس کا پانی کھاری تھا، کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن شامل فرمایا جب سے اس کا پانی میٹھا ہو گیا، کہا جاتا ہے کہ یہ کنواں بعد میں خشک ہو گیا۔

مدینہ سے مکہ واپسی کا دن تھا، دل رنجیدہ، آنکھیں نم دیدہ ہیں، لیکن جدائی اور الوداع کہنے پر مجبور تھا، نماز فجر مسجد نبوی میں ادا کی، دعائیں مانگیں، سامان وغیرہ بس پر رکھا، تقریباً نو بجے سفر شروع ہوا، کچھ دیر بعد ذوالحلیفہ پہنچے۔

یہ مدینہ منورہ سے جنوب کی طرف آنے والے یا جنوب کی طرف سے مدینہ منورہ جانے والے تمام قافلوں کے لئے مدینہ منورہ سے ذرا پہلے ایک منزل ہوتی ہے، اب

Copyright by Author

اس کا نام ابیار علی ہے، مدینہ منورہ سے حج کرنے والوں کی یہ میقات ہے، احرام کے کپڑے کمرے ہی میں پہن لئے تھے، وہاں پہنچ کر دو رکعت نماز پڑھ کر عمرہ کی نیت کر لی، اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے اپنے لاڈلے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اتباع نصیب فرمائی، کہ حضور ﷺ بھی اسی مبارک و مقدس مقام سے حج و عمرہ کا احرام ملبوس فرماتے تھے، یہاں سے چل کر ہم لوگ تقریباً عشاء کے وقت مکہ اپنے کمرے پہنچے، پھر عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔

جب وہ لوگ مسجدِ حرام پہنچے تو وہاں کا منظر ہی عجیب تھا، رات کا ایک حصہ گذر چکا تھا پھر بھی مطاف پورا بھرا ہوا تھا، مدینہ جانے سے پہلے اور وہاں سے واپسی کے بعد کا منظر بالکل مختلف تھا، ہر طرف انسانوں کا سمندر تھا، مختلف جماعتیں آرہی تھیں، عمرہ کررہی تھیں پھر دوسری جماعتیں آجاتیں، غرض ایک نہ تھمنے والا سلسلہ تھا، مکے میں اُن کا دوسرا جمعہ تھا....

صبح چار بجے بیدار ہو کر پہاڑ کے راستہ مقدس مقامات کی زیارت کے لیے وُہ لوگ گاڑی گاڑی میں سوار ہو گئے۔

سب سے پہلے وُہ لوگ جبل ثور کے پاس گئے، وہاں پہنچ کر گاڑی سے اترے، پہاڑ کے اوپری حصہ میں لوگ جاتے ہوئے نظر آرہے تھے، اسی میں مشہور غار غارِ ثور ہے،

غارِ ثور تک پہنچنے کیلئے تین گھنٹے لگتے ہیں، پھر بھی وُہ لوگ محبت و شوق سے چڑھتے ہیں،

منیٰ و عرفات کے پاس سے ہوتے ہوئے جبل نور کے پاس پہنچے۔

تھوڑی دیر بعد چٹان سے اترے اور غار کے اندر گئے، وہاں ایک چھوٹی سی جگہ تھی، جس میں ایک آدمی نماز پڑھ سکتا ہے، غار کا رخ کعبہ کی طرف ہے اور کعبہ والے حصہ میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جہاں سے مسجد حرام کے منارے نظر آتے ہیں، عامر نے وہاں رک کر تھوڑی دیر دعائیں کیں اور تصورات کی دنیا میں چودہ سو سال پہلے کا منظر سامنے آ گیا، یہی وہ غار ہے جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت سے سرفراز کیا گیا اور سورۂ علق کی....

ابتدائی چند آیتیں عطا کی گئیں،

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (۱) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ (۲) اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ (۳) الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۵)

جن کے ذریعے وحی کے نزول کا آغاز ہوا، اور ۲۳ سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا، وحی کا یہ مجموعہ قرآن کریم کہلایا، جو تا قیامت تمام انسانوں کے لئے سامانِ ہدایت قرار پایا۔

وہاں سے نکل کر سیڑھیاں گنتے ہوئے نیچے اترنے لگے، سیڑھیوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی،

بروز جمعرات، معلم کی طرف سے یہ خبر آئی تھی کہ آج رات بعد نماز عشاء منیٰ کے لئے روانگی ہوگی....

عشاء کی نماز کے بعد وہ لوگ تیار ہو گئے، لیکن بس گیارہ بجے کے بعد آئی، بڑی مشکل سے بس پر سوار ہوئے، اور آدھی رات بعد منیٰ اپنے خیموں میں پہونچے، اُن کا خیمہ جمرات سے ڈیڑھ کلو میٹر کی دوری پر شارع سوق العرب پر واقع ہے، وہاں پہنچ کر سبھوں نے آرام کیا۔

"منیٰ مکہ سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ ہے، مسجد حرام سے اس کا فاصلہ سڑک کے راستے سے سات کلو میٹر اور پیدل سرنگ سے ۴ کلو میٹر ہے، یہ مشعر ہے اور حدود حرم کے اندر ہے، یہیں پر حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماریں تھیں، جب وہ آپ کے راستے میں رکاوٹ بنا تھا، اسی مقام پر حضرت اسماعیلؑ کے بدلہ میں جنت سے آیا ہوا دنبہ ذبح کیا گیا، حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے بھی سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے انہی تین مقامات پر کنکریاں ماریں اور جانور ذبح فرمائے، اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے تمام حجاج کرام جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں، اور قربانی کرنے

والے قربانی کرتے ہیں، یہیں پر مسجد خیف ہے جس میں بہت سے انبیاء کرام اور خود حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نمازیں ادا کی، اسی منیٰ کے ایک پہاڑ کے دامن میں حضرات انصار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دست مبارک پر بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ کی، جس کے نتیجہ میں مدینہ میں اسلام پھیلا"۔

مکہ سے باہر ایک میدان ہے، یہ بہت برکت والی اور پاک جگہ ہے، اللہ تعالی نے اس جگہ کی قسم بھی کھائی ہے۔حج کرنے کے دوران یہاں وقوف کرنا ضروری ہے۔

عرفات کے میدان میں نہ جائیں تو حج قبول نہیں ہوتا۔ جبلِ رحمت جو کہ عام طور پر جبلِ عرفات کے نام سے معروف ہے، مکہ مکرمہ کے مشرق میں واقع گرینائٹ کی ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔اسی پہاڑی پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خطبہ حج الوداع دیا تھا۔

اس کی تاریخی حیثیت یہ ہے کہ حضرت آدم و حوا جنت سے زمین پر بھیجے جانے کے 200 سال کے بعد اس مقام پر دوبارہ ملے۔اس پہاڑ کے اردگرد کے میدان کو میدانِ عرفات کہا جاتا ہے۔

وُہ لوگ اب مزدلفہ میں تھے....

"مزدلفہ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک وادی ہے، اس کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں، یہاں بھی ایک مسجد ہے، حجاج مغرب و عشاء کی نماز یہیں پڑھتے ہیں اور صبح

ہونے سے پہلے یہاں سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں، منیٰ میں جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں یہیں سے لی جاتی ہیں"۔

حج ہو چکا تھا اُن کے واپسی کے دن قریب آتے جا رہے تھے جہاں سے وہ کبھی واپس نہیں آنا چاہتے تھے مگر.....

****

رات میں کھانے سے فراغت کے بعد مسجد حرام گئے، دن میں کسی وقت مطاف خالی رہنا تو دور کی بات بھیڑ کم بھی نہ ہوتی تھی، لہٰذا سوچا کہ آج رات مطاف ہی میں گذاری جائے، شاید کہ رات میں کچھ بھیڑ کم ہو، لیکن ایک لمحہ بھی کچھ کمی نظر نہ آئی، طواف ہی وہ عبادت ہے جو پوری دنیا میں صرف اسی جگہ ادا کی جا سکتی ہے،....

وُہ دونوں خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھے مسلسل نظریں اُس بلند و بالا عمارات پر کیے ہوئے تھے....

"کیسا سحر ہے نا اِس شہر میں طیات مجھے اب سمجھ آیا کیوں لوگوں کا دِل نہیں کرتا یہاں سے آنے کو کیوں آنکھیں خود بخود نم ہوتی چلی جاتی ہیں ہم وہاں موجود ہیں جہاں کبھی ہمارے انبیاء کرام تھے جہاں آپ صلّی اللہ علیہ وسلم تھے یہاں کی مٹی میں اُن کے نشانات ہونگے یہی کی مٹی نے کبھی اُن کے قدم مُبارک کو چومہ ہو گا یہاں کے

پانی نے کبھی اُن کے لبوں کو چھوا ہو گا یہاں کی ہوا نے اُن کی خوشبو اپنے اندر سموئی ہو گی کس قدر خوش نصیب ہے شہر"...

عامر نے جذب کے عالم میں کہا....

"یہ چالیس دن زندگی کے سب سے خوبصورت دن ہیں عامر میں نے اِن لمحوں کو جی لیا ہے میری اب کوئی خواہش باقی نہیں ہے اب بھلے اِس کی آغوش میں موت آلے کوئی غم نہیں"...

طیات نے اُسکے بازو پر گرفت مزید تیز کر دی....

"عامر میں یہاں حرم پاک میں کھڑی ہو کر آپ بس اعتراف کرتی ہوں"...

عامر کو لگا اگلے پل وہ سانس نہیں لے سکے گا کیا اُس کی محبت طیات پر اثر انداز ہو چکی تھی....

"میں اعتراف کرتی ہوں آپ میری عقیدت ہیں آپ میری جان ہیں آپ میرا امان ہیں آپ میرا فخر ہیں آپ میری کُل کائنات ہے میری زندگی آپ سے شروع ہوتی ہے آپ نے میری زندگی کے ہے خلا کو پُر کیا ہے آپ نے مُجھ مکمل کیا ہے مُجھے میرا کھویا ہوا اعتماد اپنی ذات پر یقین لوٹایا ہے عامر بھلے آپ میری محبت نہیں مگر آپ میری عقیدت ہیں آپ عقیدتِ طیات ہیں اور خُدا کی قسم اِس عقیدت کا مقام محبت

سے سو سو سو گنا اونچا ہے"......

طیات نے عامر کے دونوں ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چھوا اور اپنے چہرے پر پھیرا....

"عامر زندگی میں نے اگر سب سے زیادہ بھروسہ خُدا کے بعد کسی پر کیا ہے نہ وُہ آپ ہیں آپ نے میرے ہر خدشے کے غلط ثابت کیا ہے آپ نے میری سوچ کو غلط ثابت کیا ہے شاید آپ جیسے لوگ دُنیا میں شاذونادر ہی ہیں مگر میں خوش نصیب ہوں کو آپ مُجھے حاصل ہیں.... طیات حیدر صرف آپکی ہے صرف آپکی یہ حق صرف آپکو حاصل ہے"...

طیات نے اُس کی آغوش میں خود کو بالکل چھپا لیا....

"میں صرف یہاں سکون محسوس کرتی ہوں محفوظ محسوس کرتی ہوں آپکے سینے سے لگ کر میں راحت پاتی ہوں"...

دنیا اعتراف محبت کرتی ہے عامر نے اپنے طرز کا الاحد اعتراف عقیدت دیکھا تھا سنا تھا جو صرف اُس کے لیے تھا اُس کی بیوی کا جتنی خوشی شاید اعتراف محبت سے نہ ہوتی اُس سے کہی زیادہ عامر کی روح کو اعتراف عقیدت نے سرشار کیا تھا....

کیونکہ عقیدت محبت کی ہی اک صورت ہے....

اُس نے طیات کے گرد حصار مزید تنگ کر دیا....

"میں اِس حرم پاک میں کھڑے ہو کر ایک بار پھر اِس بات کا اقرار کرتا ہوں مُجھے آپ سے بے پناہ محبت ہے"...

"میں اظہارِ محبت نہیں کر سکتا طیات مُجھے ایسا لگتا تھا مگر آپ میرے دِل میں اِس طرح ڈیرے جمائے بیٹھی ہیں میری زبان ہر وقت آپ سے اظہار کرتی ہے میرے آنکھیں آپکو دیکھنا چاہتی ہیں میرے کان آپکو سننا چاہتے ہیں میں"...

عامر کہتے کہتے رُکا ایک عقیدت سے بھرپور نظر خانہ کعبہ پر ڈالی طیات کے گرد دوبارہ اپنے بازو حائل کر کے رُخ خانہ کعبہ کی طرف کیا اور ہونٹ قریب لے جا کر کان میں سرگوشی کی...

"میں جنت میں بھی آپکا ساتھ چاہتا ہوں بہت محبت کرتا ہوں میں آپ سے بے تحاشہ.... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں آپکی محبت میں پور پور تک ڈوب جاؤں گا حقیقت تو یہ ہے میں ڈوبنا چاہتا تھا اپنی شریکِ حیات سے اگر محبت نہیں کر سکا تو خاک وفا کی میں نے"...

"طیات... آج کُچھ مانگوں مُجھے یقین ہے مجھے مایوس نہیں کریں گی"..

عامر نے پُر اُمید ہو کر کہا...

"میری زیست آپکی قرضدار ہے عامر ایک اِنسان کے لیے اِس قیمتی چیز کُچھ نہیں جب

یہ ہی آپکی ہے تو آپکو کُچھ مانگنے کی ضرورت نہیں سب کُچھ ہی آپکا ہے"...

طیات نے اُسکے ہاتھ کو دبا کر یقین دلانا چاہا....

"ایک وعدہ چاہتا ہوں آپ سے"...

عامر نے خود کو بولنے کے لیے تیار کیا....

طیات دم سادھے اُسے سُن رہی تھی اُسکی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے عامر کی باتیں اُسے اپنے دِل میں اُترتی محسوس ہونے لگی دِل نے لمحہ بھر کو راحیل کے عشق سے منکر ہونا چاہا اتنی شدت اتنی محبت اُس نے کہاں سوچی تھی.......

✶✱✶✱✶✱✶

واپسی کا دن تھا، صبح سویرے بیدار ہوئے، تیاری وغیرہ مکمل کی، سامان وغیرہ تو پہلے ہی بھیجا جا چکا تھا، نماز فجر کے بعد طواف وداع سے فارغ ہوئے، جمعہ کی نماز قریب کی ایک مسجد میں ادا کی، اتفاق کہ مکہ پہنچنے کا دن بھی جمعہ تھا، اور واپسی کا دن بھی جمعہ کا، مکہ کی پہلی نماز بھی جمعہ کی اور واپسی کی آخری نماز بھی، بعد نماز جمعہ بس پر سوار ہوئے، دل و دماغ کشمکش کا شکار اور الجھنوں میں گرفتار تھے، حرم کی جدائی کا غم تھا، حرم کی عبادات، کعبہ کے طواف، وغیرہ کے چھوٹنے کا غم....

طیات نے الوداعی نظر خانہ کعبہ پر ڈالی پہلی بار دیکھ کر آنکھیں بھر آئی تھی اب شاید

آخری بار دیکھ کر کون جانتا تھا کیا ہونے والا تھا یہ وقت کے بھید ہیں اِن پوشیدہ اسراروں کو کون جان سکا ہے کبھی....

وُہ لوگ وہاں سے شکاگو گئے عامر کو آفس کا کام تھا....

راحیل بھی اُسی کام کے سلسلے میں شکاگو میں ہی تھا...

اسی کشمکش میں گذری میری زندگی کی راتیں

کبھی سوز ساز رومی، کبھی پیچ تاب رازی

کچھ غلامانِ ہندی ہیں آئے ہوئے

چوٹ کھائے ہوئے، دل دکھائے ہوئے

خونِ دل میں سراپا نہائے ہوئے

زخم سینوں پر اپنے سجائے ہوئے

سنگ پر سنگ ہنس ہنس کے کھائے ہوئے

غم کے بادل ابھی تک ہیں چھائے ہوئے

ایک مدت ہوئی گیت گائے ہوئے

ایک زمانہ ہوا مسکرائے ہوئے

ہیں کھڑے چشم پُر نم جھکائے ہوئے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ہاتھ اپنی طلب کے اٹھائے ہوئے

ان کی آنکھوں میں آنسو کی سوغات ہے

روز جور و جفا سے ملاقات ہے

بس یہی ہے خطا، ایک یہی بات ہے

کہہ نہ پائے کبھی دن کو ہم رات ہے

خوش اگر ہم سے پھر بھی تیری ذات ہے

شعلہ ہو، سنگ ہو، خار ہو، مات ہے

غم نہیں ہے، اگر غم کی برسات ہے

کہ یہ اہل جنوں کی مدارات ہے

تجھ پہ قربان ہم، تجھ پہ لاکھوں سلام

ہے یہی امتِ ہند کا ایک پیام

****

کسٹم و امیگریشن وغیرہ سے فراغت کے بعد ہوائی جہاز پر سوار ہوئے، تقریباً ٦ بجے صبح وُہ لوگ شکاگو ایرپورٹ پہنچے، ٹھنڈی بڑھ چکی تھی، باہر شدید کہرا پڑ رہا تھا.....

وُہ لوگ سیدھا ہوٹل پہنچے.....

"ہم گھر کب جائیں گے یار"...

طیات نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بیزاری سے کہا....

حماد اور نزہت خاتون دوسرے کمرے میں رکے تھے....

"دو دِن کی بات بس یار پھر ہم اپنے گھر ہونگے"....

عامر نے فاطمہ کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا....

"تنگ آگئی ہیں میری جان"....

عامر نے اُسے چھیڑا....

"آپ اور آپکی باتیں"...

طیات نے مصنوئی ناراضگی ظاہر کی....

"باہر چلیں لنچ کرنے پھر دو دن میں بہت مصروف رہوں گا آپکو وقت دے سکوں یا نہیں"...

عامر نے پیشکش کی....

"امی اور بچوں کو بھی لیتے ہیں"...

طیات نے فوراً کہا....

"صرف آپ اور میں"...

عامر نے محبت بھری نظریں اُس پر جماتے ہوئے کہا....

"امی کیا سوچیں گی ہم نے اُنہیں بچی پکڑا دیئے اور خود گھومتے پھِر رہے ہیں"...

"امی کُچھ نہیں سوچیں گی"...

نزہت خاتون نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا....

"بیٹا یہ آپ لوگوں کے دن ہیں اُنہیں جینا چاہئے اور میں کیا کروں گی باہر جا کر ویسے ہی بہت تھک گئی ہوں... میرے بچے میرے پاس چھوڑ جاؤ بس"..

اُنہوں نے حماد کو پیار کرتے ہوئے کہا....

"تھینک یو امی"...

عامر نے خوش دلی سے کہا....

****

کائنات کی ہر شے جو طلوع صبح کی امید میں کہرے کے بے رحم سکوت میں دبک سی گئی تھی اب آفتاب جہاں کی مدھم بساط میں اپنا وجود مختلف آوازوں اور مناظر سے ثابت کر رہی تھی۔ برفیلی ٹھٹھری یخ بستہ ہوائیں اشجار و عمارات سے ٹکرا کر خوفناک آوازیں پیدا کر رہی تھیں۔ گر ان آوازوں اور جامد ماحول سے بے پرواہ مشی گن جھیل کے مغربی کنارے پر جمع سیاح رین کوٹس میں لپٹے جھیل کے کنارے آف

وائیٹ پانی پر چل پھر رہے تھے۔ شکاگو پر تنے آسمان کا ہر زاویہ ژالہ بار تھا، سرد قطروں اور برف کے ٹکڑوں سے پتھریلی زمین پر چبھتی سرد قیامت آسمان سے بدستور نازل ہو رہی تھی۔

راحیل جھیل کنارے شور کرتے پانی سے ذرا دور گرمائی گھر میں بیٹھا موسم کے ذائقے کی تبدیلی کو محسوس کر رہا تھا۔

نرم ریت پر پیدل چلنے سے سیاحوں کی زیر پا گنگناہٹ یکسوئی سے سنتا فضا میں اتر آنے والے خوبصورت احساس میں محو جھیل کو تکے جا رہا تھا، جس کا دوسرا کنارہ اس کی نظر کی آخری حد میں گم ہو گیا تھا۔

دوسرے کنارے پر متمکن بلند ترین عمارتیں طلاتم خیز پانی پر کھڑی اپنے ڈولتے عکوس کو تک رہی تھیں۔

اس نے عمارتوں کی بلندی کو خاموش آنکھوں سے تولتے ہوئے آسمان کی طرف نظر کی_ زمینی زندگی سے قطع نظر آسمانی فضا خاموش تھی۔

سرخ مٹیالے بادل موٹی لکیروں کی صورت بے رنگ قوسیں کھینچے ہوئے تھے۔

افق کے دل میں لمحوں کو منجمد کر دینے والے اس احساس میں وہ اپنے کف خیال کو آبلہ پا ہونے سے نہیں بچا پایا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

وہ اپنے احساس سے پتھروں کو آئینہ کر دینے والی لہر لہر کھیلتی شادابیوں سی زندگی بسر کرنے والی شبنم اسے ٹوٹ کر یاد آ رہی تھی۔

اُس نے نظریں ساتھ ہی نصب سنگی بینچ کی طرف دیکھا تو نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تھا

"کیا ہر جگہ "....

کہی سے آواز آئی....

سامنے عامر اور طیات تھے خوش اور مگن ایک دوسرے میں....

"عامر آئس کریم لے کر آئیں نا"...

طیات نے سامنے کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا....

"اوکے"...

عامر اُٹھ کر چلا گیا....

طیات نظریں ارد گرد گھما کر اُس جگہ مشی گن کی جھیل کی خوبصورتی کو آنکھوں میں محفوظ کر رہی تھی....

"کیوں یہاں بھی آ گئی ہو کہی تو سکون سے رہنے دو"...

جانی پہچانی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ منجمند ہو کر رہ گئی راحیل کو وہاں دیکھنا

اُس کے لیے بہار میں خزاں کو دیکھنے کی مانند تھا....

"تُم یہاں کیا کر رہے ہو..؟ پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے....

طیات نے نفرت بھرے انداز میں کہا....

"اب کن گناہوں کی سزا دے رہی ہو بار بار سامنے آ کر کیا چاہتی ہو اِس دُنیا سے بھی رخصت ہو جاؤں"....

راحیل نے اُس کی بار کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا....

"غلطی کیا ہے تمہاری...اتنے انجان مت بنو"...

طیات نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا....

"میں پوچھتی ہوں تُم سے میری کیا غلطی تھی مُجھے اِس بات کا جواب دو تُم بس"..

شکاگو میں گرتی برف یکدم راحیل کو آگ کے شعلے لگنے لگے جو اُسکے دِل پر برس رہے تھے....

وُہ لرز اُٹھا.....

"میں نے کبھی اِس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا اور آج وہی مُجھے سب سے زیادہ اذیت دے رہی ہے میں کیسے بھول گیا میرا یہ معاملہ خُدا سے نہیں تُم سے ہے...میں نے کیوں نہیں سوچا کہ تُم اگر کبھی زندگی کے کسی موڑ پر مُجھ سے میری زیادتیوں کا

حساب لینے کھڑی ہو گئی تو اِس کرہ ارض میں کہاں پناہ لو گا میں"....

وُہ اُسے پہلی بار روتے ہوئے دیکھ رہی تھی...

طیات کے اندر کُچھ ٹوٹا جس کی کرچیاں اب دِل کو لہولہان کر رہی تھی...

"ہر بار کی طرح آج بھی تمہارے پاس کوئی جواب نہیں تُم آج بھی کُچھ نہیں بول سکتے تُم ضمیر کے عذاب میں مبتلا ہو راحیل ڈرو اُس دن سے جس دن اُس ذات نے میری ساتھ کی گئی زیادتیوں کا حساب لینا شروع کر دیا...اور وہ دن ضرور آئے گا جب تُم میرے ہاتھوں سزا پاؤ گے اب تُم اسے ضد کہو یا سنگدلی لیکن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی راحیل"....

طیات نم آنکھوں کے ساتھ بولی...

راحیل کے چہرے پر سیاہ سایہ آ رُکا...

تمہیں مجھے غلط سمجھنا ہے سمجھو مجھے بے غیرت بے حیا بے شرم کافر جو کہنا ہے کہو...

میں اُف تک نہیں کرونگا مگر تمہیں خُدا کا واسطہ جس پر تمہارا کامل یقین ہے میری بات سن لو"....

وُہ ملتجی انداز میں بولا....

"میرے دل پر بوجھ ہے اُسے ختم کرنے دو مجھے اظہارِ عشق تو کرنے دو..

"میرے عشق پر کبھی شک مت کرنا کیوں کے میں نے یہ عشق تُم کو گنوا کر کیا ہے تُم سے جدا ہونے کے بعد کیا ہے اِس حقیقت کے ساتھ کے تم اب مجھے نہیں مل سکتی میں کھو چکا ہو تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے..

اور یقین جانو جو محبت اس بات کی اُمید لگائے بغیر کی جائے کے اسکا کوئی حاصل نہیں تو وہ عشق ہوتا ہے خالص پاک میں گُنہگار ہوں بہت گُنہگار مگر زندگی میں اگر کوئی چیز میں نے پوری صداقت سے کی ہے سچے دل سے کوئی کام کیا ہے تُو وہ میں نے تُم سے عشق کیا ہے تمہیں واسطہ ہے اُس ذات کا میرے اِس جذبے پر شک کر کے مُجھ سے یہ مان نہیں چھیننا مجھے اپنی ہی نظروں میں اور رُسوا نہیں کرنا"....

"جس جذبات کا کوئی کوئی حاصل و حصول نہ ہو اُن کا اظہار بھی بے سود ہے مُجھے تم سے اب ایسے کسی جملے کو سُننے کی چاہ نہیں براہ مہربانی میری زندگی سے دفع ہو جاؤ کبھی واپس نہ آنا"..

طیات زہر خندہ لہجے میں بولی....

"خوش رہو ہمیشہ اور بس میری آنکھوں کے سامنے نہ آؤ میں یہی دعا کر سکتا ہوں"

اتنا کہہ کر وُہ رُکا نہیں جبکہ وُہ اسے جاتے دیکھتی رہی...

طیات نے جیسے ہی اپنا رُخ موڑا کسی سے بری طرح ٹکرائی وُہ اُسکے بلکل پیچھے کھڑا تھا

کب آیا یہ اُسے پتا نہیں چلا نظر اُٹھا کر جب اُسے دیکھا تو بے اختیار آنکھیں بھر آئیں...

اُسکے سینے میں خود کو چھپالیا بے آواز روتی رہی....

اُس نے کوئی سوال نہیں کیا بس بازو اُسکے گرد حائل کر کے اُسے چُپ کروانے کی کوشش کرنے لگا کہ اسے سکون آجائے کیونکہ اُسکی آنکھوں میں آنسو وُہ نہیں دیکھ سکتا تھا......

"چُپ ہو جائیں بس"...

عامر نے سختی سے کہا تو چار و ناچار اُسے چُپ ہونا ہی پڑا....

"چلیئے چلتے ہیں"....

عامر نے قدم آگے بڑھا دیئے....

✶✱✶✱✶✱✶

مُجھے یہاں سے جانا ہے ہے صورت جانا ہے جہاں تُم ہو وہاں مُجھے نہیں رہنا"..

اپنا سامان پیک کرتے ہوئے مسلسل وُہ خود کلام تھا....

نزہت خاتون کسی کام سے حماد کو لے کر باہر نکلی تھی....

وُہ ابھی سیڑھیوں تک پہنچا ہی تھا اُس کی نظروں نے نزہت خاتون کی گود میں اوپر

آتے حماد کو دیکھ لیا تھا....

وُہ رُک گیا مگر روک نہیں پایا آگے بڑھ کر اُس نے حماد کو اُن کی گود سے لے لیا.....

وُہ دیوانوں کی طرح اُسے چومنے لگا تھا....

"میرا بچہ"..

راحیل نے حماد کو دیکھا آج وُہ رو نہیں رہا تھا حیرت انگیز طور پر وُہ نہیں رو رہا تھا....

بلکہ اُس کی آنکھوں میں اُنگلیاں ڈالنے کی کوشش کرنے لگا تھا....

"یہ کیا بدتمیزی ہے"...

وُہ غصے سے بولی....

"میرا بیٹا ہے میری مرضی"...

راحیل ڈھیٹ ہوا....

عامر اور طیات بھی آ گئے تھے....

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو ہاتھ بھی لگانے کی"....

طیات نے آگے بڑھ کر حماد کو لینا چاہا....

"میرا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا تمہارا صرف تمہاری نہیں میری بھی اولاد ہے"...

راحیل وُہ راحیل تھا ہی نہیں جسے طیات نے تھوڑی دیر پہلے دیکھا تھا ٹوٹا ہوا یہ تو کوئی

اور ہی تھا چٹان سا.....

"عامر آپ لیں نہ حماد کو"...

طیات نے عامر کو جھنجھوڑ....

عامر نے ایک نظر حماد کو دیکھا جو رو نہیں رہا تھا مگر اُس کے پاس آنے کے لئے ہمک رہا تھا مگر عامر نے ہاتھ نہیں بڑھائے کیونکہ وُہ جانتا تھا اِس طرح وُہ حماد کبھی راحیل کو نہیں اپنا سکے گا حماد راحیل کا خون ہے اِس بات سے روگردانی کر کے وُہ کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا تھا....

آنکھ کے اشارے سے راحیل کو جانے کا کہا....

راحیل حماد کو لے کر واپس اپنے کمرے میں چلا گیا حماد پھر بھی رویا نہیں مگر اُس کی آنکھیں عامر کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کی متلاشی تھیں وہ رویا نہیں مگر اُس کی معصوم آنکھیں نظروں سے اُوجھل ہونے تک اُسی پر تھی.....

"کمرے میں چلیں"...

عامر اُسے ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے آیا....

"کیا کِیا آپ نے کیوں لے جانے دیا حماد کو"...

"کب تک روکیں گی آپ اُسے دیکھا نہیں تھا آج حماد رو نہیں رہا تھا طیات ایک دفعہ

بھی نہیں رو یا نہ اُس نے آپ کے پاس آنے کی ضد کی نہ امی"...

عامر اُسے سمجھانے لگا...

"مگر وُہ آپکے پاس آجاتا اگر آپ لینا چاہتے تو"...

"طیات راحیل اُس کا سگا باپ ہے ہم گناہ کریں گے اگر اُسے اُس کے باپ سے دور رکھیں"...

"آپ باپ ہیں اُس کے وُہ شخص نہیں"...

طیات قطعیت سے بولی....

"وُہ میری پہلی اولاد ہے مگر سگی نہیں خون خون کی طرف کھنچتا ہے اور یہ خون کی ہی کشش تھی آج جو آپ نے دیکھی"...

عامر نے نرمی سے کہا....

مُجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی.... آپکی بیٹی آگئی ہے نہ اب آپکو حماد کی کیا فکر"...

طیات غصے میں اُٹھ کر چلی گئی....

"میرے لیے وُہ لمحہ کتنا بھاری تھا میں کسے بتاؤں... آپ کے الفاظوں نے مجھے کس قدر گھائل کیا ہے میں آخر کسے بتاؤں"...

اُس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی....

✶✱✶✱✶✱✶

حماد کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف تھا اور راحیل اُسے دیکھنے میں محو تھا....

اُس کی معصومیت اُس کی ہنسی راحیل کو اپنے ہر زخم پر پھاہا محسوس ہو رہی تھی...

بھورے کانچ میں ناچتی شرارت اُسکی دِل میں اُتر جانے والی قلقاریاں من موہنی مسکراہٹ اُس کا جی نہیں بھر رہا تھا وہ بس اُسے دیکھے ہی جا رہا تھا اُس کا سب کُچھ اُسکی جان اُس کا حصہ وُہ اُسکی اولاد اُسکے ساتھ تھا بنا کسی خوف کے وُہ اُس کی بانہوں میں تھا....

"حماد"...

راحیل جب بھی اُسے پُکارتا وہ قلقاریاں مارتا اُس کے چہرے پر دھاوا بول دیتا راحیل نرمی سے اُسے ہٹاتا اور رونے جیسی شکل بنالیتا تو حماد چُپ ہو کر بیٹھ جاتا راحیل پھر اُسے گُدگُداتا تو وُہ پھر سے ہنسنے لگتا بار بار یہی کھیل حماد کو بڑا لطف دے رہا تھا....

وُہ راحیل سے مانوس ہوتا گیا....

✶✱✶✱✶✱✶

سر سبز پتیوں سے بھری ٹہنیوں پر گلابی اور لال پھولوں نے آگ لگا رکھی تھی بے شمار ٹہنیاں تھی جو ایک گوشے پر جُھک آئی تھی۔

نیچے لمبی لمبی گھاس تھی۔ سلیٹی رنگ کی چکنے چکنے پتھر تھے اور سوندھی سوندھی خوشبو ملی لال لال مٹی تھی۔

فضا بڑی سہانی تھی۔ ہلکی ہلکی خنک ہوائیں رقص کناں تھیں۔

آسمان کی نیلاہٹوں میں کہیں کہیں بادلوں کی سفیدی بھی چھلک رہی تھی.... اور غروب ہوتے سورج کی کرنوں کا عکس بادلوں کو سنہری گوٹ کی طرح چمکا رہا تھا....

کائنات پر جوبن چھایا ہوا تھا۔

زمین و آسمان نور کی زد میں تھے۔ روشنی پھوار کی طرح پڑ رہی تھی....

نغموں کا ترنم ہولے ہولے فضا میں گھل رہا تھا۔ اور فضا کی رگوں سے موسیقی پگھل پگھل کر بہہ رہی تھی۔

ٹِمس ہل کے پہاڑی علاقے کا پُر فضا مقام تھا۔ چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ تھا پھول ہی پھول تھے....

البتہ شکا گو میں ژالہ باری کا موسم تھا مگر یہ واحد مقام تھا جہاں سبزہ رہتا تھا...

پھولوں بھری کنج میں طیات اُسکے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی تھی...

بہتی ہوائیں اُسکے بالوں سے اٹھ کھیلیاں کر رہی تھی....

"زندگی کتنی خوبصورت ہے نا"...

وُہ مدھم آواز میں بولی تھی...

"پہلے نہیں تھی مگر آپکو دیکھ کر زندگی سچ میں بہت حسین لگتی ہے"

عامر اُسکے بار بار اُسکے چہرے پر آتی گستاخ زلفوں کو ہٹا رہا تھا...

"میری زندگی میں اتنے حسین لمحات آئے گے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی"....

طیات مضبوطی سے اُسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر بولی....

"اور میں کبھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ آپ میری زندگی میں اِس طرح آجائیں گی مُجھے تو اب تک وُہ سب خواب لگتا ہے مگر ہاں یہ حقیقت ہے اور اِسکا ثبوت یہ ہے"

عامر اُسکے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بولا....

"آپ نے میرا ہاتھ تب تھاما جب میں مُردہ ہو چکی تھی ہر رشتے سے نااُمید ہو چکی تھی میں تو شاید اُس رب العزت سے بھی نااُمید ہو بیٹھی تھی مگر وُہ تو اپنے ہر بندہ کو ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے....

میرے رب نے میرے نصیب میں آپ جیسے شخص کا ساتھ لکھ دیا....

آپ نے مُجھے پھر سے زندہ کیا ہے مُجھ میں نئی روح ڈالی ہے... جینے کا قرینہ سکھایا ہے..

خدا پر پھر سے میرا ڈگمگائے ہوئے ایمان کو بحال کیا ہے میں تو خود پر ملامت کرتی ہوں میں کیسے اُس ذات اقدس سے نا اُمید ہو گئی تھی... مگر وُہ مُجھ سے غافل نہیں ہوا اُس نے مجھے نوازا بے شمار بے حساب لا تعداد اتنی خوشیاں میرے جھولی میں بھر دی کے شاید حیات کم پڑ جائے سمیٹتے سمیٹتے".....

بات ختم کر کے اُس نے اپنی آنکھیں بند کر لی فضا میں پھیلی دلفریب خوشبو کو اپنے اندر اُتارنے لگی.....

"آپ نے مُجھے میری زندگی کے دو سب سے قیمتی اثاثے دیے ہیں"حماد" اور "فاطمہ" میں کیسے آپکو نا چاہو آپ کب کیسے میرے دِل میں گھر کر گئی میں نہیں جانتا مگر اب تو اِس دِل کے ہر کونے میں صرف اور صرف آپ ہیں...

میری محبت میری بیوی میرے بچوں کی ماں جسے دیکھ کر زندگی حسین لگتی ہے"

عامر براہ راست اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا.....

اُس نے شرم سے آنکھیں جھکا لی....

"یہ نہ کیا کریں بس آپ مُجھے اور پیار آتا ہے آپ پر"...

وُہ ہنستے ہوئے بولا....

"ہاں تو اچّھا ہے نا آپ مُجھ سے ڈھیر سارا پیار کرتے جائیں گے..... میرا ہی تو حق ہے

آپ پر صرف اور صرف میرا"..

طیات حاکمیت سے بولی....

"ہائے مار ڈالا.....

ویسے آپ زیادہ نہیں بولنے لگی کہاں آپ کُچھ بولتی نہیں تھی اور اب میری سنگت کا اثر ہو ہی گیا محترمہ پر"...

"کوئی شک نہیں اِس میں تو"...

اُس نے فوراًاعتراف کیا.....

پھر دونوں کسی بات کے یاد آنے پر ہنس دیے......

شام آہستہ آہستہ پہاڑوں پر اُتر رہی تھی....

اُن دونوں کی زندگی میں بھی کڑی دھوپ کی جگہ اب ٹھنڈی شام نے لے لی تھی.....

"سنیں"

وُہ ٹھہر کر بولی....

"جی بولیں"

عامر کا لہجہ ہمیشہ کی طرح محبت لٹاتا تھا....

"کل رات کے لیے سوری"

وُہ شرمندہ ہو کر بولی....

"ارے یار اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر سوری بولیں گی تو کیسے چلے گا"

وُہ رسان سے بولا....

"وُہ چھوٹی بات تو نہیں تھی"...

اُس نے دل میں سوچا....

"میرے لیے چھوٹی بات ہی تھی کیونکہ آپ نے وُہ سب صرف غصے میں کہا تھا"...

وُہ مسکراہٹ دبا کر بولا....

"میں نے تو کُچھ کہا ہی نہیں پھر آپکو کیسے پتا چلا میں نے کیا سوچا"

وُہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی....

"بس آپکی محبت کا اثر ہے"

وُہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولا....

"حماد آ گیا نا واپس اُس نے کُچھ نہیں کیا نہ وُہ آپ سے دور لے کر گیا اُسے اپنی اولاد گود میں لینا تھا اُسے پیار کرنا تھا بس اور ہم اُس سے یہ حق نہیں چھین سکتے؟..

وُہ مسکرا دی....

"ایسے ہی رہا کریں آپ مجھے ہمیشہ بس یوں مسکراتی ہوئی ہی پسند ہے آنسو بھاتی بیوی نہیں میری شیرنی بیوی"...

وُہ اُس کی ناک دبا کر بولا....

"کیا کرتے ہیں....سب دیکھ رہے ہیں"

وُہ شرما کر بولی...

"ارے محترمہ ہم تو اپنی زوجہ سے تھوڑا رومانس کر رہے ہیں ورنہ یہ تو شکاگو ہے یہاں بیوی ہو یہ نہ ہو رومانس ہوتا ہے"...

وُہ ایک آنکھ دبا کر ایک طرف کھڑے لڑکا لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بولا...

"اب چلیں...مُجھے ٹھنڈ لگ رہی ہیں بہت"

وُہ ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے بولی....ہاتھوں میں دستانے بھی پہننے ہوئے تھے....

"ارے تو بتائے نا آپ بھی حد کرتی ہیں"...

وُہ اب اپنی جیکٹ اُتارنے لگا...

"آپ کیا پہنے گے....میں ٹھیک ہوں بس ہوٹل چلتے ہیں"

طیات فکر مندی سے بولی مگر جب تک وُہ جیکٹ اُسکے شانوں پر ڈال چکا تھا....

"آپ پہنیں"...

وہ اُتارنے لگی...

"ششی...بس چُپ"

وُہ کچھ روعب سے بولا....

"ٹھنڈ بہت ہو رہی ہے آپ کو بخار ہو جائے گا"

"نہیں ہو گا"

عامر نرمی سے بولا....

"کیوں نہیں ہو گا"

طیات اپنی سُرخ ناک مسلتے ہوئے بولی...

"ایسے نہیں ہو گا"...

وُہ اُسے خود سے لگا کر بولا....

"ہاہاہا...."

وُہ بھی ہنس دی اور اُسکے کندھے سے سر ٹکا کر آگے چلنے لگی.....

عامر کا موبائل بجنے لگا...

"ہیلو"..

اُس نے یس کر کے کان سے لگایا....

دوسری طرف سے کیا کہا گیا طیات کو نہیں پتا تھا مگر عامر کا بگڑتا موڈ اتنا بتا گیا تھا کے بات کوئی اچھی نہ تھی....

"ٹھیک ہے میں کل صبح ہی گاؤں آتا ہوں"...

عامر نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا....

"کیا ہوا..."؟

"کُچھ نہیں بس مُجھے کل صبح ہی گاؤں جانا ہو گا"...

اُس نے نرم لہجے میں کہا...

"مگر ہوا کیا"...

طیات نے جاننے کی کوشش کی....

"طیات"

آواز تھوڑی تیز تھی وہ چُپ ہو گئی....

رات کی فلائٹ سے وُہ لوگ واپس آ گئے....

اگلی صبح عامر جانے کے لئے تیار ہونے لگا تو طیات نے دوبارہ ماجرا جاننا چاہا...

"یار جب میں نہیں بتا رہا تو کیوں ضد کرتی ہیں ابھی میں کچھ سخت بول دوں گا تو آپ کا

موڈ آف ہو جائے گا"...

عامر سخت پریشانی کا شکار تھا....

"میں آپکو کبھی سمجھ نہیں سکتی عامر"...

طیات نے بُرا مانتے ہوئے کہا....

اُسکی بات پر آج پہلی بار شاید اُسے غصّہ آیا تھا دل ٹوٹا تھا یا رنج ہوا تھا کیا ہوا تھا وُہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا ۳سال کا عرصہ ہو چُکا تھا بہت زیادہ نہیں تو بہت کم بھی نہیں ہوتے ۱۰۹۵ دن ۲۶۲۸۰ منٹس اور ۱۵۷۶۸۰۰ سیکنڈ اور نجانے کتنے وُہ لمحے جو سیکنڈوں سے پہلے گزر جاتے جنہیں گنا نہیں جا سکتا کیا یہ عرصہ کم ہوتا ہے کسی کو جاننے کے لیے اُس نے دُکھ سے سوچا.....

عامر کی پشت تھی اُس کی طرف... سامنے کھڑی طیات اُس کے بدلتے تاثرات اور دِل میں اُٹھتے درد کا اندازہ نہیں لگا پائی ورنہ ۳ سال کے عرصے میں وُہ اسے مُکمل تو نہیں کافی حد تک جان چُکی تھی مُکمل طور پر نہ جان پانے کی وجہ بھی وُہ خود تھا کبھی خود کو کسی پر عیاں نہ کرنا کبھی دِل کا حال نہ بتانا بس ایک احساس تھا جس کا اظہار وہ ہمیشہ کرتا تھا اُس سے اپنی محبت کا اظہار.

کیا؟

عامر اسکی طرف گھوما....

"بیٹھیں"

اُس نے شانوں سے تھام کر کھڑے ساکت وجود کو بیٹھایا....

چند لمحے اُسکے سیاہ اسکارف میں لپٹے ہوئے

اُسکے پُر نور اور صبیح چہرے کو دیکھتا رہا تاسف سے....

"میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا میں تمام عُمر منتظر رہوں گا آپکا آپکی محبت کا کبھی کوئی زبردستی کوئی روز نہیں دونگا مگر آپ نے خود اپنی مرضی سے میری جانب پیش قدمی کی میں نے اُس کو قبول کیا مگر اُس پیش قدمی میں محبت کا ا فیصد بھی عنصر نہیں ہے ابھی بھی نہیں ہے جانتا ہوں مگر پھر بھی آپکا منتظر ہو میں....

طیات میں نے انتظار کرنے والوں کو دیکھا ہے اور انتظار کرتے کرتے سو جانے والوں اور مر جانے والوں کو بھی....انتظار میں کانپتے ہاتھوں کو بھی دیکھتا ہے....

منتظر کرنے والوں کے دو وجود ہوتے ہے ایک وُہ جو مقررہ جگہ پر انتظار کرتا ہے.....

دوسرا وُہ جو جسد خاکی سے جدا ہو کر پزیرائی کے لیے بہت دور نکل جاتا ہے جب انتظار کی گھڑیاں دنوں.... مہینوں...سالوں پر پھیل جاتی ہے تُو جسد خاکی سے جدا ہونے والا وجود کبھی واپس نہیں آتا...

اور انتظار کرنے والے کا وجود خالی ڈبے کی طرح رہ جاتا ہے.... جسے لوگ خوبصورت سمجھ کر سینت کر رکھ دیتے ہیں...

اور خود سے کبھی جُدا نہیں کرتے یہ خالی ڈبا کئی بار بھرتا ہے... طرح طرح کی چیزیں اپنے اندر سمیٹتا ہے....

لیکن اُس میں "وُہ "لوٹ کر نہیں آتا جو پزیرائی کی خاطر بہت دور نکل جاتا ہے"

عامر سحر انگیز نرم شیریں لہجے میں اُس کے ہاتھوں کو ہاتھ میں لے کر بولا...

وہی شائستہ انداز وہی نرم انداز گفتگو جو اُسکی شخصیت کا خاصہ تھی...

اُس نے ۳سال کے عرصے میں پہلی بار اُسکے منہ سے شکوہ سُنا تھا واضح وُہ بھی نہیں تھا مگر وُہ سمجھ چکی تھی....

"اچھا میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے ویسے بھی بائے روڈ جا رہا ہوں تو پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی... اپنا حماد، فاطمہ اور امی کا بہت خیال رکھیے گا...

ہمر سے کہیے گا اُسکے پاپا اُسکے لیے بہت سارے تحفے اور کھلونے لائے گے...

بہت سارا پیار دینا میرے بیٹے اور بیٹی کو"...

وُہ بیگ کی زپ بند کرتا ہوا بولا...

"آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں جیسے کے"...

طیات آگے سوچ کر ہی دہل گئی....

"جیسے کے"...

عامر نے پوچھا...

"کُچھ نہیں"...

"ٹھیک"

وُہ مختصر سا بولا...

"اپنے حصے کا پیار تو لے لیجئے"....

طیات اُسکے تھوڑا قریب ہوئی....

عامر اُسکی سعدت مندی پر مسکرا دیا...

اُس کی روشن پیشانی پر یک طرفہ محبت کی آخری مہر ثبت کر دی...

اُس نے اپنے مہربان کے کشادہ سینے پر اپنا سر رکھ دیا...

دروازے پر ناک ہوئی...

ملازم بیگ لینے آیا تھا...

طیات اُس سے الگ ہوئی....

ایک بیگ ملازم کو دیا اور خود لیپ ٹاپ بیگ گلے میں لٹکا لیا اُسکے شانوں پر بازوں

Copyright by Author

پھیلائے خود سے لگائے باہر آگیا...

صدر دروازے پر پہنچ کر بازوں اُسکے شانوں سے ہٹا کر چہرہ ہاتھوں کے پیالے تھام لیا

"پریشان مت ہونا آپ... مت سوچنا میں نے تو بس ایسے ہی بول دیا تھا"...

عامر اُس کی پریشانی کم کرنے کی خاطر بولا..

ڈھکے چھپے لفظوں میں کیے گئے شکوے سے بے خبر نہیں تھا...

مگر اُسکی حساس طبیعت سے واقف تھا اور اُسے پریشان کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا...

"ہوں"

طیات نے اثبات میں سر ہلایا...

"اللہ حافظ "

وُہ اب گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا..

"پہنچ کر مجھے کال کیجیے گا"...

طیات نے حکم دیا سے...

"جو حکم آپ کا ہم تو غلام ہے آپکے"...

وُہ سر کو خم دے کر بولا....

دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

گاڑی اب گیٹ سے نکل گئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو نظروں سے اوجھل

ہونے تک دیکھتے رہے ہاتھ ہلاتے رہے....

نظروں سے اوجھل ہونے پر اُس نے سر گاڑی سے اندر کیا اور پشت سیٹ سے ٹکا

دی...

"اِس بار آپ کے واپس آنے تک میں آپکی منتظر رہو گی..اُس نے گیٹ بند کرتے

ہوئے سوچا...

پھر گلے میں لٹک رہے A لفظ کے لاکٹ کو عقیدت سے ہونٹوں سے لگا لیا....

پورچ سے ہوتی واپس اندر چل دی......

****

راحیل ایئرپورٹ سے باہر آیا تو ڈرائیور گاڑی لے کر کھڑا تھے.....

"تُم جاؤ میں خود ڈرائیو کروں گا"..

راحیل نے اسٹیئرنگ سنبھالتے ہوئے کہا..

ڈیش بورڈ پر رکھا موبائل بج اُٹھا....

"آپی کالنگ"...

راحیل نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی...

"السلامُ علیکم آپی"...

"جی جی میں آگیا ہوں بس گھر ہی آرہا ہوں ٹھیک ہے آپی ابو بکر کو بھی لیتا آؤں گا... اللہ حافظ"...

رونگ وے سے تیز رفتاری سے آتی گاڑی کو اُس نے دیکھا نہیں تھا موبائل فون رکھ کر اُس نے سامنے دیکھا تو فوراً گاڑی کو سائڈ سے نکالنا چاہا گاڑی کی پہیوں کی چر چراہٹ نے ماحول میں خوف پیدا کر دیا تھا....

راحیل نے بریک لگائے مگر وُہ بچا نہ سکا.....

گاڑی اپنی توازن برداشت نہیں سامنے سے آتی گاڑی سے بری طرح جا ٹکرائی.....

"ابھی تو شروعات ہے"...

دوبارہ کسی نے اسے جھنجھوڑا...

ایک منظر جو اُسکی آنکھوں کے سامنے تھا ایک سجا ہوا نہایت خوبصورت سراپا جسکی ساری حشر سامانیاں اُس کے لئے تھی... اور آخری منظر جو جھماکے سے روشن ہوا تھا

"ایک قلقاریاں مارتا وجود جس کی معصومیت بھری مسکان اُس کے آخری مراحل میں سازگار ثابت ہوئی تھی....

مگر مہلت نہ تھی اُس کی گردن ایک طرف لڑھک گئی شاید روح ساتھ چھوڑ چکی تھی....

****

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

Copyright by Author

میدانِ حشر (مصطفیٰ چھیپا)

‘سترہواں باب‘

"میدان حشر"

منتظر والوں کے دو وجود ہوتے ہے ایک وُہ جو مقررہ جگہ پر انتظار کرتا ہے.....

دوسرا وُہ جو جسد خاکی سے جدا ہوکر پزیرائی کے لیے بہت دور نکل جاتا ہے جب انتظار کی گھڑیاں دنوں.... مہینوں... سالوں پر پھیل جاتی ہے تُو جسد خاکی سے جدا ہونے والا وجود کبھی واپس نہیں آتا...

اور انتظار کرنے والے کا وجود خالی ڈبے کی طرح رہ جاتا ہے"....

اُسے رہ رہ کر عامر کے کہے الفاظ یاد آرہے تھے کسی طور چین نہ تھا....

"عامر کیوں ایسی باتیں کرکے گئے آپ نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ کُچھ"...

طیات نے آگے سوچنے سے گریز کیا....

حماد اور فاطمہ دونوں سو رہے تھے وہ جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر کاٹے جارہی تھی....

"کال کر لیتی ہوں"...

خود سے کہا....

موبائل اُٹھا کر اُس نے عامر کا نمبر ڈائل کر دیا....

بیل بج رہی تھی مگر کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا....

"حد کرتے ہیں عامر بھی"...

اُسے عامر پر جی بھر کے غصّہ آیا...

وُہ موبائل رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی...

"ایک تو آپ ٹینشن بہت لیتی ہیں طیات پانی پئیں ٹھنڈا"....

عامر کے کہے الفاظ یاد آئے...

وُہ مُسکرا دی....

"میں سچ میں بہت سوچتی ہوں عامر رستے میں ہوں گے پریشان کرنا ٹھیک نہیں ہو گا"...

خود کو سمجھا ہی لیا....

ایک بار چین کی نیند سوتے حماد اور فاطمہ کو دیکھا اُس کے چہرے اور بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی... نیند میں حماد کا ایک ہاتھ فاطمہ کے اوپر تھا بِلکُل کسی متاع کی

طرح اُسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا...

اُس نے باری باری دونوں کے رخساروں کو چُوما...

تکیوں سے ارد گرد حصار بنا کر مطمئن ہو کر کمرے سے باہر آ گئی...

نزہت خاتون کے کمرے کا دروازہ کُھلا ہوا تھا وُہ دستک دے کر اندر داخل ہو گئی...

"امی آپ کہیں جا رہی ہیں"...

طیات نے تیار بیگ دیکھ کر پوچھا...

"ہاں بیٹا رشتے دار میں اِنتقال ہو گیا ہے وہی جا رہی ہوں میں نے عامر کو کال کر کے بتا دیا آپکو اِس لیے نہیں بتایا مجھے لگا شاید آپ سو رہی ہوں"...

اُنہوں نے نرمی سے کہا...

"امی میں بھی چلتی ہوں آپکے ساتھ اکیلی کیا کروں گی میں گھر میں"...

"نہیں بیٹا بچوں کو لے کر جانا ٹھیک نہیں ہو گا"...

انہیں نے منع کرتے ہوئے وضاحت بھی دی...

"میں گھر چلی جاتی ہوں پھر بھائی کے پاس جب تک عامر یا آپ نہیں آ جاتے"...

طیات نے کُچھ سوچتے ہوئے کہا...

"یہ ٹھیک رہے گا"...

اُنہوں نے رسان سے کہا....

"جاوید..جاوید"..

وُہ ملازم کو آواز دینے لگی...

"جی ماں جی"...

کُچھ ہی دیر میں ملازم دروازے پر آ گیا...

"یہ بیگ لے جا کر گاڑی میں رکھ دو اور گاڑی نکالو"...

"جی بہتر"..

وُہ بیگ لے کر چلا گیا...

طیات اُنہیں گیٹ تک چھوڑنے آئی....

"اللہ حافظ امی اپنا بہت خیال رکھیے گا"...

"خُدا حافظ بیٹا آپ بھی بچوں کا اور اپنا بہت خیال رکھنا میں کل واپس آ جاؤں گی"..

اُنہوں نے طیات کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت سے کہا....

"امی بھی چلی گئیں عامر بھی اب یہ گھر کتنا اجنبی لگ رہا ہے"...

اُس نے واپس ہال میں آتے ہوئے سوچا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ساکت وجود جنبش کرتی آنکھوں کی پتلیاں کسی مسیحا کی تلاش میں تھی سانس بے ترتیب آ رہی تھی سر سے سرخ سیال بہہ رہا تھا جس کی حدت وُہ سر سے کمر تک لکیر کی صورت میں پھیلتے ہوئے اور پیشانی سے چہرے پر آتے ہوئے محسوس کر سکتا تھا....

گردن شاید کام کرنا چھوڑ چکی تھی وہ چاہ کر اُسے حرکت نہیں دے پا رہا تھا ....

"یااللہ"...

اُس کے منہ سے آہ بُلند ہوئی....

موت آنکھوں کے سامنے جب رقص کرتی دکھائی دینے لگتی ہے تو اللہ یاد آ ہی جاتا ہے اِس آس پر کے بخش دیئے جائیں....

گاڑی بری طرح سی متاثر ہوئی تھی سیٹ سے ایک نوکیلی سی چیز اُس کے بائیں پھیپھڑے میں اُتری ہوئی تھی سانس لینا اُس کے لیے اذیت تھی وُہ بے بسی سے نیم بے ہوشی کی حالت میں موت کے انتظار میں جینے کی اذیت سہہ رہا تھا....

"یااللہ مُجھے معاف کردے مُجھے معاف کردے مُجھے کردے"....

لہو اور آنسوؤں کی آمیزش نے بہہ بہہ کر سیاہ

رنگ اختیار کر لیا تھا خون کی بہتی لکیریں اب جمنے لگی تھی...

اُسے باہر نکالنے کوشش نہیں کی جا رہی تھی کیونکہ گاڑی کی حالت ایسی تھی ہی نہیں کے راحیل کو باآسانی نکالا جا سکے...

زور آزمائی سے کام لینے کا مطلب تھا موت....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ارے بھئی کون ہے آ رہا صبر"...

ایان میچ دیکھ رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی وُہ سخت بھناتے ہوئے اُٹھا....

"صبر نہیں ہے"...

بڑبڑاتے ہوئے دروازہ کھولا سامنے طیات کو دیکھ کر سارا غصّہ دُھواں ہو گیا....

"آپی آپ"...

اُس نے گود سے فاطمہ اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے بیگ کو لیتے ہوئے کہا...

طیات اندر داخل ہو گئی...

"کیوں تمہیں خوشی نہیں ہوئی میرے آنے پر"...

طیات نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا....

"کیا بات کرتی ہیں آپی میں تو بہت بہت خوش ہوں شادی کے بعد تو آپ اِدھر کا راستہ ہی بھول گئی ہیں"...

ایان نے پانی کا گلاس آگے کرتے ہوئے کہا..

"بڑے مہمان نواز ہو گئے ہو"...

طیات نے گلاس لیتے ہوئے کہا...

"کون مہمان ہے یہاں اچھا آپ....ارے آپ تو پُرانی ملازمہ ہیں اِس گھر کی"...

ایان نے بھی مذاق میں کہا....

"عامر بھائی نہیں آئے"...

"نہیں وہ تو کام کے سلسلے میں آج صبح ہی گاؤں گئے ہیں اور امی بھی رشتے دار میں کسی کے یہاں فوتگی ہو گئی ہے تو وہاں گئیں ہیں میں نے سوچا میں اکیلی کیا کروں گی گھر میں تو میں یہاں اپنے بھائیوں کے پاس آ گئی"..

طیات برقع اُتارنے لگی...

"بھائی اور نمرہ اب تک سو رہے ہیں"...

طیات نے گھڑی کو دیکھا جو صبح کے ۱۱ بجا رہی تھی....

"نمرہ آپی تو اپنے ابو کے گھر گئیں ہوئی ہیں اور بھائی سو رہے ہیں آج سنڈے ہے نا کل دوستوں کے ساتھ تھے رات کو ۳ بجے آئے تھے جبکہ مُجھے ۱۱ بجنے پر بھی باتیں سناتے ہیں"...

اطلاع دیتے دیتے وُہ شکوہ بھی کر گیا....

"روتے ہی رہنا تُم بس ہمیشہ"...

طیات نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا....

"چلو تُم سنبھالو اِن دونوں کو میں بھائی کے لیے اُن کی پسندیدہ حلوہ پوری کا ناشتہ بناتی ہوں"...

"صرف بھائی کے لیے"...

اُس نے منہ بنایا...

"ارے میرا مطلب اپنے بھائیوں کے لیے"..

"پھر ٹھیک ہے"..

ایان نے مسکرا کر کہا....

"آپی جلدی بنائیے گا بھوک لگ رہی ہے"...

"جانتی ہوں بے صبرے"...

طیات نے کچن سے ہی آواز لگائی....

زندگی تبدیلیوں کا ہی نام ہے، وقت بدلتا ہے، حالات بدلتے ہیں، طور طریقے بدل جاتے ہیں، اور کبھی کبھی اکثر ہم خود بدل جاتے ہیں، یادیں انمول ہوتی ہی یادوں میں ماضی کے گزرے کچھ لمحے صدیاں بن جاتے ہیں، اور وہ صدیاں ماضی کے ان ہی دریچوں میں روشن دیوں کی طرح ہمیشہ جلتے ہی رہتے ہیں۔ البتہ یہ زندگی کی مسلسل تبدیلیوں کا خوف ہی ہے کہ انسان ان دیوں کو جلائے رکھتا ہے۔

یادوں کا تعلق ماضی سے ہے۔ اس کی جڑیں ہمارے دلوں کی زرخیز مٹی میں پھیلی رہتی ہیں اور مضبوطی کے ساتھ ہمیں اپنے جال میں جکڑے رہتی ہیں۔ ان ہی کے تانوں بانوں سے ہمارے ماضی کی چادر بنی ہے اور یہی یادیں بچھڑے ہوئے لوگوں کو بلالاتی ہیں۔ ان میں ماں باپ کے ساتھ گزرا زمانہ ہوتا ہے۔ بہن بھائی کے ساتھ چھیڑ خانی ہوتی ہے دوستوں کے ساتھ گزرے دن ہوتے ہیں....

"لے بھائی تیار ہے تیری حلوہ پوری میں بھائی کو اٹھاتی ہوں"...

طیات نے اُس کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے کہا...

Copyright by Author

"آپ بھائی کو اُٹھا لیں پھر تینوں اکٹھے کھائیں گے"...

ایان نے فاطمہ کو گُدگُدی کرتے ہوئے کہا....

"ٹھیک ہے"..

وہ کہہ کر اندر کی طرف چلی گئی....

امان کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا امان اُسے کمرے میں نہیں دِکھا....

وُہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی امان باتھ روم سے باہر آتا دکھائی دیا.....

"السلامُ علیکم بھائی"...

"وعلیکم سلام جیتی رہو تُم کب آئی"...

امان نے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے کہا...

"بس ۳ گھنٹے ہوگئے ہیں اور آپ سوئے ہی جا رہے ہیں بہن آئی ہوئی بیٹھی ہے کوئی قدر ہی نہیں"...

طیات نے اُس کا کندھا تھامے کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی....

"گُڑیا اُٹھا دینا تھا نا مجھے"...

عامر اور نزہت خاتون کے بارے میں بھی بتا دیا..

"بہت اچھا کیا جو تُم اِدھر آ گئی میں سوچ ہی رہا تھا تمہیں لے آؤں کافی دنوں سے تُم یہاں آئی ہی نہیں بھولتی جا رہی ہو ہمیں"...

امان نے ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا...

"ارے حماد بھی آیا ہے"...

امان نے ٹیبل پر رکھی چیزوں کو اُٹھا اُٹھا کر پھینکتے حماد کو گود میں لیا تو وُہ واپس اُن کی طرف بڑھنے لگا...

"ماموں کی جان"...

محبت سے کہا...

"بھائی میں ناشتہ لگاتی ہوں آپکی پسند کا ناشتہ بنایا ہے میں نے"...

"تُم آتے ہی کچن میں گھس گئی کس نے کہا تمہیں یار باہر سے منگوا لیتے"...

امان ناراض ہوا....

"میرے ہوتے ہوئے آپ لوگ باہر کا کھانا کھائیں ایسا ہو سکتا ہے کیا اور میری مرضی میرا گھر ہے آپ سے پوچھا کب کسی نے"...

طیات نے حق سے کہا....

"پاگل"...

امان محض اتنا کہہ کر رہ گیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو بکر راحیل اب تک نہیں آیا جبکہ میری چار گھنٹے پہلے اُس سے بات ہوئی تھی تو کہہ رہا تھا تمہیں لے کر ادھر ہی آئے گا"...

راحیل کے نہ آنے پر اقراء نے ابو بکر کو کال کی...

"پر میری تو بھائی سے کوئی بات نہیں ہوئی نہ ہی وُہ میری طرف آئے"...

ابو بکر نے فوراً کہا...

"ابو بکر اُس کا نمبر بھی بند آرہا ہے اور ایئرپورٹ سے میرے گھر تک کہ راستہ صرف آدھے گھنٹے کا ہے"...

"اچھا اچھا آپ پریشان نہ ہو میں پتا کرتا ہوں آپ ٹینشن نہ لیں میں بتاتا ہوں آپکو"...

ابو بکر نے تسلی آمیز انداز میں کہتے ہوئے فون بند کیا...

فون بند کرتے ہی اُس نے ایک بار راحیل کا نمبر ڈائل کیا تو بند ہی ملا...

اُس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور گاڑی ایئرپورٹ کی راستے پر ڈال دی.....

ائیر پورٹ جانے والے رستے کو بلاک کیا ہوا تھا...

"بھائی کیا ہے یہ راستہ کیوں بند ہے"...

ابو بکر نے گاڑی سے نکل کر پوچھا...

"آگے بہت بُرا ایکسیڈنٹ ہوا ہے آدمی کار کے اندر ہی پھنسا ہوا ہے ریسکیو ٹیم نکالنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ دوسری گاڑی والا جائے وقوع پر ہی دم توڑ گیا"...

راہگیر نے بتایا....

"بھائی"...

اُس کے ذہن فوراً راحیل کا نام آیا....

وُہ بھاگتے ہوئے آگے پہنچا مگر پولیس اہلکاروں نے اُسے دبوچ لیا....

"کہاں بھاگا جا رہا ہے بھئی آگے راستہ بند ہے"...

نہایت بد تمیزی سے کہا گیا...

"میرا بھائی ہے وُہ مُجھے جانے دیں"...

ابو بکر نے منت کی...

بھائی سن کر وُہ لوگ بھی ٹھنڈے ہوئے تھے ابو بکر کو آگے جانے سے نہیں روکا...

ابو بکر تار کول کی سڑک پر بے تحاشہ بھاگتا ہوا بالآخر وہاں پہنچ ہی گیا جہاں راحیل موت کی وادی میں اُترنے کو جھٹ پٹا رہا تھا...

ابو بکر نے کُچھ فاصلے پر ہی راحیل کی گاڑی کو پلٹا ہوا دیکھ لیا تھا گاڑی کی حالت بہت خراب تھی باڈی اندر کو دھنس گئی تھی....

اُس کے قدموں میں گویا جان ہی نہ رہی چند قدم کے فاصلے پر وُہ رُک گیا...

"بھائی"...

اُس نے آواز لگائی...

راحیل کو کسی نے زندگی کی نوید سنا دی تھی....

"ابو بکر"...

وُہ دبی دبی آواز میں بولا...

"بھائی کیا آپ اندر ہیں"...

ابو بکر کی آنکھیں اور لہجہ دونوں بھر آئے...

"ہاں"...

اب کی بار کُچھ زور سے بولا تو اذیت دوچند ہو گئی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"نہیں ہوتا برداشت اللہ"...

راحیل کی آنکھیں مسلسل اشک بار تھیں...

"آپ پیچھے ہٹیں"...

ریسکیو ٹیم کے ایک کارندے نے ابوبکر کو پیچھے کیا...

"آپ لوگ کیا کر رہے ہیں میرا بھائی اندر مر رہا ہے"...

ابوبکر نے اُسے دھکا دیا...

"دیکھئے مسٹر ہمیں اپنا کام کرنے دیں یہ وُہ وقت نہیں کے جوش سے کام لیا جائے ذرا سی بھی غلطی بھی اِن کی جان کے لئے خطرہ بن سکتی ہے"...

کسی نے سمجھانے کی کوشش کی...

"ہم گاڑی کا اوپری حصّہ کاٹ کر اُنہیں نکالیں گے مگر ہمیں آپکے بھائی کی پوزیشن نہیں سمجھ آرہی"...

"جو بھی کرنا ہے جلدی کیجئے سر میرے بھائی کو باہر نکال لیں"...

ابوبکر ملتجی ہوا....

"آپ بھروسہ رکھیں"...

وُہ اُس کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے...

اقراء کی کال آنے لگی تھی...

"کیا بولوں آپی کو"...

وُہ موبائل اسکرین کو تکے جا رہا تھا جہاں اقراء آپی کالنگ لکھا آرہا تھا....

موبائل بج بج کر بند ہو گیا....

کُچھ سیکنڈز بعد دوبارہ بجنے لگا....

ابو بکر نے گہری سانس لے کر خود کو بولنے کے لیے تیار کیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماریہ فری ہو".

احد نے اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا....

"کیوں؟"...

"تُم سے بات کرنی ہے"...

"کس بارے میں"...

اُس نے بیزاری سے کہا...

"تُم اچھے سے جانتی ہو کس بارے میں"..

احد نے متانت سے کہا...

"مگر مجھے اُس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی احد"..

"میری بات سنو...ماریہ ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے تمہیں یہاں آئے ہوئے ابو بکر نے تمہیں ایک کال تک نہیں کی ہے کیوں ایسے اِنسان کے لئے خود کو ہلکان کر رہی ہو ہم نے تمہارے لیے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا"...

احد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے کہا...

"تُم لوگوں نے میرے لئے جو سوچا تھا میں نے وُہ بھی تو نہیں پایا"..

احد تڑپ گیا تھا...

"تُم لاوارث نہیں ہو میری بہن جو وُہ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے لڑائی جھگڑے کس گھر میں نہیں ہوتے مگر اُن کا حل بھی ہوتا ہے"...

"احد ضرور ہوتا ہے حل مگر اگر کوئی چاہتا ہو تو میں اب خود کو کسی پر زبر ستی مسلّط نہیں کرنا چاہتی"..

ماریہ نے برستی آنکھوں کے ساتھ کہا...

"مانو بلی تُم ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہے کُچھ بھی ہو جائے تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے"...

اُس نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے ماریہ کو خود سے لگا لیا....

"احد تُم ہمیشہ ساتھ ہی رہنا بھائی کا ہاتھ اگر سر پر ہو نا تو بہنیں کبھی دکھی نہیں ہوتی"..

"ہمیشہ"...

احد نے مضبوط لہجے میں کہا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ لوگ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے....

"بھائی عامر چاہتے ہیں میں اپنی میڈیکل کی اسٹڈیز دوبارہ شروع کر دوں"..

"یہ تو اچھی بات ہے نا اور تمہارا خواب تھا نا ڈاکٹر بننا"...

امان نے محبت سے کہا...

"مگر چار پانچ سال کا وقفہ آ گیا ہے مجھے نہیں لگتا میں کر سکوں گی مگر عامر چاہتے ہیں میں پڑھوں"...

طیات اُلجھی ہوئی تھی....

"میری گڑیا مُجھ سے مشورہ چاہتی ہے"..

"جی بھائی"...

"طیات تمہیں یاد ہے تم پاپا سے کھیلنے کے لیے گڑیوں کے بجائے ڈاکٹر کٹ منگواتی تھی پورا دن گلے میں پلاسٹک کا سٹیتھوسکوپ لٹکائے ڈاکٹر بنی گھومتی تھی امی کا سفید

دوپٹہ لے کر اُسے کوٹ کی طرح پہننے کی کوشش کرتی تھی"...

امان نے مسکراتے ہوئے ماضی کے حسین دنوں کی یاد اُسے دلائی...

"اور آپکو یاد ہے میں آپکو زبردستی کا بیمار بنا کر کبھی آپکو پانی سے بھرے انجکشن لگاتی تھی"...

طیات اور امان دونوں ہنس دیئے....

"ہاں اور دوائی کے نام پر تم مجھے میٹھی گولیاں اور شربت پلاتی تھی کھانسی کے شربت کی خالی بوتل میں ڈال کر"...

"میں نے سب سے زیادہ پریکٹیکل آپ پر ہی تو کیے ہیں بھائی اور آپ تو ہر اُس چیز میں خوش جس سے مُجھے خوشی ملتی ہو....میرے بھائی"...

طیات اُس کے کندھے سے سر ٹکائے بیٹھی تھی....

"امی کتنا چیختی تھیں مُجھ پر شاید تمہیں یاد نا ہو" اتنا مت سر چڑھا"...

"اور آپ نے اُن کی کبھی نہ سنی"...

طیات نے فوراً کہا....

"طیات جب میں نے پہلی بار تمہیں گود میں لیا تھا میں آٹھ سال کا تھا اور پاپا نے مُجھے یہ نہیں کہا تھا تمہاری بہن آئی ہے اُنہوں نے مجھے کہا تھا تمہاری بیٹی ہے...مجھے

Copyright by Author

اُس وقت نہیں پتا تھا بیٹی کیا ہوتی ہے مگر میں نے اُس وقت اتنا ضرور سوچ لیا تھا میں ہر چیز میں خود سے آگے تمہیں رکھوں گا خود سے زیادہ تمہاری حفاظت کروں گا اور جب میں پندرہ سال کا تھا تو امی ابو دونوں چلے گئے وُہ وقت جانتی ہو کیا تھا...؟"

امان نے اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا...

"کیا...؟"

اُس نے بھی دوبارہ سوال کیا....

"وُہ وقت احساس کا وقت تھا کہ ماں باپ کیا ہوتے ہیں کیونکہ اُس وقت تُم دونوں میری ذمے داری بن گئے تھے...

میری زمے داری تھی تُم دونوں کے ساری خوابوں کو پورا کرنا اور پھر میں نے تمہارے اور ایان کے ہر خواب کو اپنا خواب بنایا تھا تمہارا ڈاکٹر بننا صرف تمہارا نہیں میرا ابھی خواب ہے طیات"...

امان نے اپنے بازو پر بندھے اُس کے ہاتھ کو ہلکے سے دباتے ہوئے کہا....

"میں سمجھ گئی بھائی"...

اُس نے مضبوطی سے اُسکے بازو کو پکڑتے ہوئے کہا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"میری پرینسیس"...

امان مسکرا دیا...

"بھئی آپی آپکے بچے بڑی مشکل سے روتے دھوتے سو ہی گئے"...

ایان لاؤنج میں داخل ہوا...

"یہ کھلا تضاد ہے"...

ایان نے طیات کو امان سے لگے دیکھ کے کہا...

"بس بھائی کی بہن بنی رہنا آپ ہر وقت کبھی چھوٹے اور پیارے بھائی کے بھی لاڈ اُٹھا لیا کریں"...

ایان مصنوئی خفگی سے بولا...

"چھوٹا بھائی تو ٹھیک پر یہاں بھائی اور میرے علاوہ تو کوئی اور پیارا نہیں دکھ رہا مُجھے.... بھائی آپکو دکھ رہا"...

طیات سیریس ہو کر امان سے پوچھنے لگی....

"بس کرو یار یہ رو دے گا"...

امان نے طیات کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا...

"چلو یار آج لڈو کھیلتے ہیں آخری بار شاید تمہاری شادی سے پہلے کھیلا تھا"...

امان نے یاد کرنے کی کوشش کی...

"نہیں مجھے اِس چیٹر کے ساتھ نہیں کھیلنا"...

طیات نے اُسے تپانا چاہا...

"آپ تو جیسے بہت فیئر کھیلتی ہیں نا"...

حسبِ توقع جواب تپ کر ہی آیا...

اتنے میں طیات کا موبائل بجنے لگا...

عامر کالنگ...

طیات کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی...

"بھائی میں آتی ہوں"...

"ٹھیک ہے"...

وُہ معذرت کرتی صحن میں آگئی...

"السلامُ علیکم... آگئی آپکو یاد کے آپکی ایک عدد بیوی بھی ہے"...

"وعلیکم سلام بھئی کوئی تو بہت ناراض لگ رہا ہے"...

عامر کی مسکراتی آواز سنائی دی....

"ہاں ناراض تو ہوں میں بہت"...

"یار یہاں آتے ہی بزی ہو گیا صبح امی سے بات کرنے کے بعد ابھی فرصت ہوئی نکالنے کی"...

عامر نے وضاحت دی...

"آپ اور آپکے بہانے"...

انداز روٹھا روٹھا تھا....

"ڈر تو نہیں لگ رہا اکیلے گھر میں کہیں کوئی پیچھے سے نا آجائے دبے پاؤں کوئی پردے کے پیچھے"...

عامر نے اُسے ڈرانے کی کوشش کی...

"توبہ ہے عامر اچھا ہے میں گھر میں نہیں ورنہ جیسی باتیں آپ کر رہے ہیں مُجھے نیند نا آنی تھی ساری رات"...

"کیا مطلب گھر میں ہوتی"...

وُہ حیران ہوا...

"مطلب یہ کہ میں بھائی کے گھر آگئی تھی صبح ہی اکیلے رہ کر کیا کرتی"...

"اچھا... چلیں یہ تو بہت اچھا کیا آپ نے"...

"ویسے میرے بغیر ایک دن بھی گزار نہیں سکیں آپ اُس گھر میں اتنی محبت"...

عامر شریر ہوا...

"واقعی میں نہیں گزرا سکتی آپ کے بغیر ایک دن بھی آپ نے مجُھے اپنا عادی بنالیا ہے"...

وُہ پوری صداقت سے بولی....

"مجُھے لگتا ہے اب نہیں سوسکوں گا ساری رات ہائے طیات آپ نے کیا ظلم کر دیا"...

عامر نے ہنستے ہوئے کہا...

"ڈرامے کروالو آپ سے بس"....

"میری بچوں سے تو بات کروادیں"..

"دونوں سو گئے ہیں ابھی اُن کی ماں سے کام چلائیں"...

طیات کی کھنکتی آواز اُبھری...

"مارنے کا موڈ ہے کیا آج غریب کو آج"...

عامر مزید شریر ہوا...

"مریں آپکے دشمن بس جلدی آجائیں"..

طیات نے التجا کی...

"جانِ عامر آرہا ہوں کل دوپہر تک بس یہاں کا کام ہو ہی گیا"...

عامر نے محبت سے کہا...

"سچی عامر"...

عامر کو کمرے جلتے زیرو کے بلب میں ایک سایہ تیزی سے بھاگتا دکھائی دیا...

اُسے ایسا محسوس ہوا کھڑکی کے پاس کوئی کھڑا ہے...

"سچی"...

اُس نے وہم سمجھ کر نظر انداز کیا...

"میں منتظر رہوں گی"...

قدموں کی چاپ واضح طور پر عامر کو سنائی دینے لگی تھی....

اُس کی چھٹی حس کسی خطرے کی طرف اِشارہ کر رہی تھی....

"طیات میں بعد میں کال کرتا ہوں ایک اور کال آرہی ہے"...

عامر نے بہانہ بنایا....

کھڑکی سے باہر اندھیرے میں نقاب پوش اِنسان کو اُس نے دیکھ لیا تھا....

اب وہ اپنی بندوق ڈھونڈھ رہا تھا....

"آئی لو یو سو سو مچ میری جان اپنا بہت بہت خیال رکھیے گا انشاء اللہ کل ملتے ہیں حماد اور فاطمہ کو میری طرف سے بہت پیار دیجئے گا"...

قدموں آواز مزید تیز ہوتی جا رہی تھی...

"آئی لو"....

طیات کی بات ادھوری ہی رہ گئی...

اب شاید ہمیشہ کے لیے رابطہ منقطع ہو گیا تھا آخری بار بھی عامر بازی لے گیا....

"جب کل آجائیں گے تب بولوں گی میں نہیں جانتی کب ہو امگر مُجھے ایسا لگتا ہے میں محبت کی منزل طے کر رہی ہوں کسی کا عشق دِل کے کسی کونے تک ہی محدود رہ گیا باقی میرے روئے روئے پر آپکا نام نقش ہو گیا ہے عامر"...

طیات نے خود سے کہا اور اندر چل دی....

****

نظروں سے اوجھل ہونے پر اُس نے سر گاڑی سے اندر کیا اور پشت سیٹ سے ٹکا دی...

"طیات میں آپکو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا"...

اُس نے خود سے کہا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

گاڑی سڑک پر دوڑے جا رہی تھی پیچھے دھول اُڑاتی....

تقریباً دو پہر ا بجے وُہ گاؤں میں پہنچا تھا جہاں وکیل پہلے سے ہی اُس کا منتظر تھا...

"بہت معذرت سر آپکو یہاں آنا پڑا مگر حالات اب بد سے بدتر ہو رہے ہیں اُن لوگوں نے زمین پر قبضہ کر لیا ہے"..

"ایسے کیسے یہ لوگ قبضہ کر سکتے ہیں وہ میرے پاپا کی زمین ہے اور میری مرضی میں اُس پر کچھ بھی بنواؤں"...

عامر شدید غصے میں تھا....

"سر لوگ اُس زمین پر قبضہ کر کے فیکٹری بنانا چاہتے ہیں آپ پیپرز لے کر آئے ہیں نہ زمین کے"...

وکیل جواد نے سوال کیا۔

"ہاں لے کر آیا ہوں"...

عامر نے فائل دیتے ہوئے کہا....

"اب ہم یہ پیپرز کل کورٹ میں جمع کروا کر زمین پر سے اُن کا قبضہ خالی کروالیں گے"...

جواد نے پیپرز کو دیکھتے ہوئے کہا....

"میں ملنا چاہتا ہوں اُن لوگوں سے"...

عامر نے ہوٹل والے کو چائے لانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا....

"آپ نہیں ملیں عامر وُہ لوگ بہت خطرناک ہیں ہم قانونی کروائی کر کے اُنہیں ہرا دیں گے مگر ابھی آپکا وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں"...

جواد نے اُسے خبردار کیا....

گاؤں سے کُچھ دور کے فاصلے پر عامر کے والد کی ایک وسیع پیمانے پر پھیلی بنجر زمین تھی جس پر عامر نے ہسپتال اور اسکول بنانے کا سوچا تھا مگر گاؤں کے زمین دار اُس جگہ کو خرید کر اُس پر فیکٹری بنانا چاہتا تھا اور عامر زمین کو بیچنے پر آمادہ نہیں تھا ایک عرصے سے اُن لوگوں کر درمیان زمین کو لے کر بحث رہی عامر کا فیملی کے ساتھ گاؤں آنا بھی اسی معاملے کی ایک کڑی تھی.....

"میں پھر بھی مِلنا چاہوں گا"...

عامر نے بغور جواد کو دیکھتے ہوئے کہا جو گھبرایا ہوا دِکھ رہا تھا....

"آپ اِن چیزوں سے دور رہیں میں یہ سب دیکھ لوں گا"...

وُہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولا...

Copyright by Author

"ٹھیک ہے میں آج رات یہی رکوں گا اور صبح ہم دونوں ساتھ جا کر کورٹ میں یہ فائل جمع کروائیں گے"...

عامر نے اُس کے آگے سے فائل کھینچ کر اپنی طرف کی....

"سر آپ کیوں ٹینشن لیتے ہیں"...

"کوئی بات نہیں میری چیز ہے مُجھے ہی دیکھنا ہے آپ بس باقی کی کاروائی مکمل رکھیں"....

اُس کی زیرک نگاہوں نے جواد کی غداری بھانپ لی تھی....

"جی بہتر"...

جواد صرف اتنا ہی کہہ سکا....

"چلیں ٹھیک ہے پھر میں گھر جا رہا ہوں کل صبح ملاقات ہوتی ہے"...

عامر کہہ کر اُٹھ گیا...

جواد اُس کے جاتے ہی کسی کو کال ملانے لگا....

اِس سب میں شام ہو گئی وُہ کھیتوں اور زمین سے ہو کر جب حویلی پہنچا تو شدید تھکا ہوا تھا۔۔۔

"رحیم بابا کھانا لگادیں بہت بھوک لگ رہی ہے"...

اُس نے صوفے پر ہی لیٹتے ہوئے کہا....

"بیٹا ایک بات کہوں"...

اُنہوں نے محبت سے کہا...

"جی ضرور بولیں کیا بات ہے"...

عامر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا....

"کیوں آپ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے ہم لوگوں کے بارے میں سوچتے سوچتے کہی آپ کو کچھ ہو گیا تو"...

فکرمندی لہجے میں نمایاں تھی....

"بابا موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں اگر ہم موت کے خوف سے جینا چھوڑ دیں گے تو کیا یہ بزدلی نہیں اور میرے پاپا کا خواب تھا اُس زمین پر ہسپتال بنانا میں اُن کی خواہش ہر صورت پوری کروں گا....پاپا نے ایک عمر اِس مٹی سے لگ کر گزاری ہے وہ اکثر مُجھ سے کہا کرتے تھے اگر گاؤں میں ہر طرح کی سہولت گم پہنچادے تو لوگوں کی گاؤں سے شہر کی جانب نقل و حمل کو روکا جاسکتا ہے"...

عامر نے عزم سے کہا.

گاؤں میں صحت جیسی سہولتیں میسر نہیں ہیں اس کے علاوہ روزگار کے مسائل الگ سے ہیں ابھی بھی کئی کئی گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اس کے علاوہ گاؤں سے شہر تک آنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی نہیں ہے کچی سڑکیں ہیں اگر کسی مریض کو شہر تک لے کر آئیں تو پہنچتے پہنچتے وہ راستے میں ہی دم توڑ جاتا ہے....

اگر آبادی اسی تناسب سے بڑھتی رہی تو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے آبادی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے وسائل کو بھی بڑھانا ہو گا تاکہ دونوں کے درمیان ایک تناسب رہے اور مُجھے اپنے بابا کا خواب پورا کرنا ہے"...

عامر نے رسانیت سے کہا....

"ٹھیک ہے بیٹا جیسی آپکی مرضی میں تو صرف دعائیں ہی کر سکتا ہوں"...

وُہ اُس کو پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے چلے گئے..

"میرے ساتھ آپ بھی تو ہو نگی ڈاکٹر طیات عامر"...

اُس نے اپنی آنکھوں میں بسے طیات کی عکس سے کہا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تُم کیا کہہ رہے ہو ابو بکر ایکسیڈنٹ راحیل کا"...

اقراء چیخی تھی....

"آپی خود کو سنبھالیں ریسکیو ٹیم اُنہیں نکالنے کی کوشش کر رہی ہے سب ٹھیک ہو جائے بس آپ خود کو سنبھالیں"...

"کیسے سنبھالوں میں خود کو میرا بچہ کتنی تکلیف میں ہے ابو بکر"...

اقراء رونے لگی....

ابو بکر نے فون بند کر دیا اُس کے پاس وُہ الفاظ نہیں تھے جن سے وُہ اُسے تسلی دے سکتا....

ریسکیو ٹیم اب گاڑی کا اوپری حصہ کاٹ رہی تھی گاڑی ذرا سی بھی ہلتی راحیل کو بائیں طرف اُتری ہوئی اذیت دِل کے قریب اور قریب ہوتی محسوس ہو رہی تھی...

بس ایک سوال تھا جو مسلسل اُس کی ذہن میں گردش کر رہا تھا..."کہ وُہ اب تک زندہ کیوں ہے کیوں اُسے نجات نہیں مل رہی اور کتنی سزا باقی ہے"...

موت آنکھوں کے سامنے تھی مگر شاید موت بھی اُسے اِس قابل نہ سمجھتی تھی کے آ لے....

اُسے مسلسل ۸ گھنٹے ہو چکے تھے درد کرب کی منزلیں طے کرتے ہوئے مگر جب بھی اُسے لگتا یہ انتہا ہے کوئی طاقت پوری قوت سے اُسے ابتداء پر لا پٹختی"...

اذیت کیا تھی کوئی اُس سے پوچھتا وقت جو راحیل کے لیے ٹھہر گیا تھا....

Copyright by Author

"یہ اذیت نہیں ہے راحیل اذیت وُہ تھی جو ایک معصوم اپنی جان پر سہہ گئی تمہاری ہوس کی اذیت"...

"اذیت وُہ تھی جو تمہاری تہمت نے کسی کو دی تھی بد کردار لفظ کی اذیت...اُن لفظوں کی اذیت.... تُم ایک بد کردار عورت ہو طیات جسے مردوں کی ہوس ہے.... جسمانی اذیت تو ختم ہو ہی جاتی ہے ایک وقت کے بعد مگر لفظوں کی زیادتی اُن کی تباہیاں ساری عمر رہتی ہیں وُہ کتنوں کو بے حساب اذیت دینے والا راحیل آفتاب آج اپنے دام میں آیا تھا....

ذہن و فکر کو جھنجھوڑنے والی یہ دنیا بھی کس قدر عجیب ہے!
ہر لمحہ قدرت کی کرشمہ سازیاں میرے سامنے ظہور پذیر
ہیں۔ حق تعالیٰ آسمان سے جو چیز بھی نازل فرماتے ہیں
وہ آسمانی نشانی ہے۔ جڑی بوٹیاں، سمندر، پہاڑ اور بہار
کی آمد سب کے سب رنگوں کے پیچھے چھپے انورات ہیں۔
اس دنیا میں پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص اس حقیقت کو
محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

موت کی حقیقت کا ادراک رکھنے والوں کے لیے موت جگہ کی تبدیلی، رخصت اور ایک ایسے جہاں کی سیاحت سے عبارت ہے،، لیکن جو لوگ موت کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور انہوں نے اس کا صرف ظاہری خوفناک چہرہ دیکھا ہے، ان کے لیے یہی موت جلاد، تختہ دار، اندھے کنویں اور تاریک رستے سے کم نہیں۔

جو لوگ موت کو دائمی زندگی کا آغاز سمجھتے ہیں انہیں جب بھی موت کی باد نسیم کے جھونکے محسوس ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے جنت کے حسین مناظر گھوم جاتے ہیں.....

زندگی ایک سفر ہے اور انسان عالم بقا کی طرف رواں دواں ہے۔ ہر سانس عمر کو کم اور ہر قدم انسان کی منزل کو قریب تر کر رہا ہے۔

موت سب سے بڑی سچائی اور سب سے تلخ حقیقت ہے۔ اس کے بارے میں انسانی ذہن ہمیشہ سے سوچتا رہا ہے، سوال قائم کرتا رہا ہے اور ان سوالوں کے جواب تلاش کرتا رہا ہے لیکن یہ ایک ایسا معمہ ہے جو نہ سمجھ میں آتا ہے اور نہ ہی حل ہوتا ہے۔ حاصل ایک بے انت اداسی اور مایوسی ہے۔

۱۰ گھنٹوں کی انتھک کوششوں کے بعد اُسے نیم مردہ حالت میں وہاں سے نکال ہی لیا گیا مگر ۱۰ گھنٹوں کی اذیت نے اُسکی ذات پر اتمامِ حجت ثابت ہوئی تھی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طیات سے بات کر کے جیسے ہی اُس نے فون رکھا دروازے پر دستک ہوئی....

"کون ہے"...

عامر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا....

جواب ندرادر تھا ....

دروازہ دوبارہ پیٹا گیا تھا....

"کون ہے"...

عامر نے دوبارہ پوچھا....

مگر کوئی جواب نہیں آیا....

اُس نے لینڈ لائن کا رسیور کان سے لگایا تو وہاں سناٹا چھایا ہوا تھا....

اُسے کافی حد تک سمجھ تو آگیا کہ یہ سب کس نے اور کیوں کیا تھا....

اے سی چل رہا تھا مگر اُس کی پیٹھ عرق آلود تو پیشانی پر بھی قطرے نمایاں تھے...

دِل معمول سے تیز دھڑک رہا تھا خوف اُس کے بھی حواسوں پر چھانے لگا تھا....

دروازے پر اب زوردار دستک ہوئی تھی عامر نے پستول کا رُخ دروازے کی طرف کیا

ہوا تھا...

اب دروازہ توڑنے کے لیے پہلی ضرب لگی تھی....

"یا اللہ"...

عامر نے آنکھ بند کر کے ایک گہری سانس لی....

مسلسل دو تین ضرب سے دروازہ ٹوٹ گیا.... واحد پردہ موت اور زندگی کے بیچ.....

"کون ہو تُم؟"...

عامر نے تھوک نگلتے ہوئے کہا حلق اُس کا خُشک ہو چکا تھا....

آنے والے نقاب پوش اِنسان نے عامر کو مزید بولنے کے لیے وقت ہی نہیں دیا ایک کے بعد ایک گولی اُس کے سینے میں اتارتا چلا گیا اتارتا چلا گیا...

اُس کی آخری چیخ بھی نہ نکل سکی آواز حلق میں ہو دب گئی....

وُہ دھڑام سے منہ کے بل زمین پر آ گرا....

"عامر زندگی میں نے اگر سب سے زیادہ بھروسہ خُدا کے بعد کسی پر کیا ہے نہ وُہ آپ ہیں آپ نے میرے ہر خدشے کے غلط ثابت کیا ہے آپ نے میری سوچ کو غلط ثابت کیا ہے شاید آپ جیسے لوگ دُنیا میں شاذونادر ہی ہیں مگر میں خوش نصیب ہوں کو آپ مُجھے حاصل ہیں.... طیات حیدر صرف آپکی ہے صرف آپکی یہ حق صرف آپکو

حاصل ہے"...

عامر کی منہ اور سینے سے خون بہہ رہا تھا آنکھوں سے حسین لمحوں کی یادیں....

"میں صرف یہاں سکون محسوس کرتی ہوں محفوظ محسوس کرتی ہوں آپکے سینے سے لگ کر میں راحت پاتی ہوں"...

مارنے والا بڑا بے رحم تھا طیات کے پُر سکون حصار کو چھلنی کر گیا تھا....

"اپنے حصے کا پیار تو لے لیجئے"

لہو لہو ہوتے لبوں پر اب بھی متاع جان کا لمس تھا....

ماں کا چہرہ آنکھوں کی پتلیوں پر آٹھہرا اور غائب ہو گیا

دو مسکراتے ہوئے معصوم چہرے اُس کے بچوں کے موت کی اندھیری وادی میں ڈوبتے ذہن میں اُبھرنے والی آخری تصویر ثابت ہوئی عامر آزاد ہو گیا ہے رشتے سے کسی سے کیے وفا کے وعدوں سے ماں کی محبت سے بچوں کی اُلفت سے وُہ آزاد ہو چلا.....

مر بھی جاؤں تو کہاں لوگ بھلا ہی دیں گے

لفظ میرے ہونے کی گواہی دیں گے

Copyright by Author

عکسِ خوشبو ہوں، بکھرنے سے نہ روکے کوئی

اور بکھر جاؤں تو مجھ کو نہ سمیٹے کوئی

محبت سے کوئی شکایت ہے، نہ افلاک سے ہے

یہی کیا کم ہے کہ نسبت مجھے اس خاک سے ہے

بزمِ انجم میں قبا خاک کی پہنی میں نے

اور مری ساری فضیلت اسی پوشاک سے ہے

یارب مرے سکوت کو نغمہ سرائی دے

زخمِ ہنر کو حوصلہ لبِ کُشائی دے

شہرِ سخن سے روح کو وہ آشنائی دے

آنکھیں بھی بند رکھوں، تو رستہ سجھائی دے

****

"بھائی عامر کل تک آجائیں گے آپ مُجھے صبح آفس جاتے وقت گھر چھوڑ دیں گے؟"

وُہ عامر سے بات کرکے اندر آگئی تھی...

"ٹھیک ہے بیٹا"...

امان نے گیم سیٹ کرتے ہوئے کہا...

"چلیں پھر شروع کریں"..

ایان نے ڈائس ہلاتے ہوئے کہا....

"ہاں چلو پہلی باری تمہاری"...

طیات ایان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی ....

رات گزرتی رہی اور وُہ رات طیات کی زندگی کی پُر سکون راتوں میں آخری رات ثابت ڈھلتی رات اپنے ساتھ ساتھ اُس کی زندگی سے کئی چیزیں لے جا رہی تھی مگر وُہ بے خبر تھی کل کا سورج اُس کی زندگی میں کیا طوفان لانے والا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مطلع صبح سے ہی ابر آلود تھا آسمان پر ہلکے پھلکے بادل تیرتے پھرتے۔

کبھی یہ بادل بھاری بھرکم اور سیاہ ہو جاتے اور اپنے بوجھل وجودوں کو لئے سینۂ چرخ پر سُست روی سے ادھر اُدھر ہوتے رہتے۔

کبھی ہواؤں کا زور زیادہ ہو جاتا تو" آناًفاناً صاف ہو جاتا کبھی یہی ہوائیں گھٹاؤں کو دوش پہ لیے سر سر کرتی پھرتیں۔

فضا بڑی خوشگوار تھی۔پھولوں کی خوشبو ہوائیں چرائے لئے پھرتی تھی...

امان اُسے صبح ہی چھوڑ گیا تھا...

وُہ لان میں بیٹھی ہوئی تھی...

سبزے اور سرخ مٹی کی مہک آپس میں گڈمڈ ہو کر بڑا جانفزا تاثر دے رہی تھی۔

ٹھنڈ اور نرم صبح کی جگہ اب سہ پہر نے لے لی تھی اُسے نہیں یاد وُہ کب سے وہاں بیٹھی تھی اپنی سابقہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی...

"محبت، احساس، چاہت اِن سب کے سنگ زندگی کے چار سال کب اور کیسے عامر کی ہمراہی میں گزر گئے پتا ہی نہیں چلا اب تو شاید احساس بھی نہیں چھو کر گزرتا تھا کرب کے دنوں کا"...

دن کب سالوں بن گئے اُسے پتا ہی نہ چلا حسین روش پر زندگی کی گاڑی رواں تھی عامر کی سنگت میں گزرا ہر لمحہ اُس کے لیے سالوں جتنا طویل تھا ہر دن صدیوں جتنی وسعت اور ہر سال زمانے جتنی اُس نے اپنے شوہر اپنے "مجازی خُدا" کے سنگ ہر پل جِیا تھا....

وُہ عالم استغراق میں تھی جب رشیدہ نے آکر اُسے باقاعدہ ہلایا تھا...

"باجی فاطمہ رو رہی ہے"...

"وُہ کب اُٹھی"...

وُہ اُٹھ کر اندر کی طرف بڑھنے لگی...

"ابھی اُٹھی ہے"...

"اچھا رشیدہ تُم بریانی کا سارا سامان تیار رکھو میں فاطمہ کو دیکھ کر آتی ہوں"...

"جی ٹھیک ہے باجی"..

رشیدہ فوراً کچن میں چلی گئی...

"ارے میری گُڑیا کیا ہوا"...

طیات نے فاطمہ کو گود میں لیتا ہوئے محبت سے کہا...

حماد سو رہا تھا...

وُہ اُسے گود اُٹھائے نیچے آگئی...

وُہ ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی....

"پاپا کی یاد آرہی ہے"...

وُہ اُس کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے بولی...

"پاپا کو کال کرکے بتاتے ہیں اُن کی پرنسیس اُنہیں یاد کررہی ہے"...

اُس نے عامر کا نمبر ملا دیا بیل جارہی تھی مگر کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا....

عامر کے بے جان وجود سے چند قدم کے فاصلے پر رکھا موبائل بار اُس اِنسان کی پکار دکھلا رہا تھا جس پر لبیک کہنے کو وُہ ہمیشہ کوشاں رہتا تھا مگر آج کیسی بے نیازی تھی عامر سنگدل بنا آنکھیں بند کیے لیٹا رہا...

"شاید راستے میں ہو..کل کہہ بھی تو رہے تھے دوپہر تک آجائیں گے"...

کوئی جواب نہ ملنے پر اُس نے خود کو تسلی دی...

"رشیدہ"...

اُس نے آواز لگائی...

"جی باجی"...

"یار تُم فاطمہ کو دیکھو میں کھانا بنالوں تمہارے بھائی آنے والے ہوں گے"...

"ٹھیک ہے باجی آپ جائیں میں ہوں"...

رشیدہ نے فاطمہ کو اُس کی گود سے لیتے ہوئے کہا....

طیات کچن میں چلی گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے ابو بکر اور اقراء کو گھنٹوں ہونے کو آئے تھے مگر سرخ بتی تھی کہ سبز ہونے کا نام نہ لیتی تھی بلکہ ہر پڑتی نظر کے ساتھ اور سُرخ دکھلائی پڑتی...

"یا اللہ میری بھائی کی حفاظت کرنا اُسے اپنی حفظ و امان میں رکھنا"...

اقراء مسلسل دعا گو تھی....

"آپی بیٹھ جائیں آپ تھک جائیں گی"...

ابو بکر نے اقراء کو روک کر کہا..

"مجھے نہیں سکون آئے گا ابو بکر راحیل کتنی تکلیف میں ہے نجانے کب اُس کی مشکلیں آسان ہوں گی اُس کی زندگی میں کب سکون آئے گا"...

اقراء تھک کر بیٹھ ہی گئی...

"خمیازہ بھگتنا تو پڑے گا اُنہیں کتنی زندگیاں تباہ کی ہیں حساب تو ہر کسی کا ہو تا دُنیا کے حشر میں"...

ابو بکر صرف سوچ کر رہ گیا...

"بھائی ٹھیک ہو جائیں گے آپی کُچھ نہیں ہو گا اللہ نے اُنہیں بچایا ہے زندگی بھی دے گا بس آپ دعا کریں"..

ابو بکر اُسے تھپکنے لگا کہ اُسے قرار آجائے...

سبز بتی جل چکی تھی اور بلاآخر اُنہیں راحیل کی سانسوں کی بحالی کی اطلاع دے دی گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میرے جھمکے... اُفف ابھی یہیں تو تھے. چیزیں بھی نا ساری آج کے آج ہی گم ہو رہی ہیں. اور ایک یہ بے چینی. کسی طور قرار نہیں آرہا".

قد آور آئینے کے سامنے پوری سج دھج سے کھڑی طیات گویا زچ سی ہو کر ڈریسنگ ٹیبل سے چیزیں ادھر ادھر گھماتی اپنے جھمکے تلاش کر رہی تھی.

"شکر ہے ملے. عامر بھی آنے والے ہوں گے اب".

اگلے ہی پل میک اپ کٹ کے نیچے سے جھمکے بر آمد کرتی وہ یوں خوش ہوئی گویا کوئی گوہر نایاب ملا ہو اور پھر جلدی جلدی بال ہٹاتی ہوئی آئینے میں دیکھ کر کانوں کی نرم دھاروں پر جھمکے سجانے لگی. ٹخنوں کو چھوتا کھلا فراک اُس کی صاف شفاف رنگت پر حسین لگ رہا تھا

گو کہ خوشیوں کا رنگ لال ہوتا ہے لیکن اس نے عامر کی پسند کا کالا لباس زیب تن کر رکھا اس نے ایک آخری نگاہ کالے ملبوس میں دمکتے اپنے پورے وجود پر ڈالی گالوں کا گلال بھی کالے رنگ کے امتزاج میں چمک اٹھا تھا اور خوش رنگ کناروں کے حامل اس کے نشیلے نین عجب حیا سے جھکے جھکے جاتے تھے. گھنی زلفوں کے جوڑے اور کلائیوں میں موتیے کے گجروں کی موجودگی کے سبب اس کا وجود بنا عطر لگائے ہی خوشبوؤں کا مسکن بن ہوا تھا. شرمگیں مسکان لبوں پہ سجائے،

اور آنکھوں میں بسے انتظار پر نگاہ کرتی ہوئی آئینے سے ہٹ گئی.

نگاہ شام کے سات بجاتی گھڑی پر کی....

اگلے ہی لمحے اُس کا موبائل بج اُٹھا....

اسکرین پر "عامر کالنگ" جگمگا رہا تھا..

طیات نے فوراً کال ریسیو کر کے موبائل کان سے لگالیا....

"آ ہی گئی آپ کو میری یاد اور ابھی بھی کال کر رہے ہیں خود کہاں ہیں یار میں کب سے انتظار کر رہی ہوں آپکا"...

وُہ شکایتوں کا پنڈورا باکس کھول کر بیٹھ گئی...

مگر اب سننے والا کہاں تھا...

"آپ مسز عامر بات کر رہی ہیں"...

انجانی آواز پر وہ چونکی تھی...

"جی مگر آپ کون اور عامر کہاں ہیں...؟"

اُس کے دِل کی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو گئی تھی اُس کا وجدان اُس سے کُچھ کہنے لگا تھا

وہ اگلی آواز اُبھرنے تک وہ کئی خیالوں سے گزر آئی تھی....

پھر لفظوں کو گونج ایئر پیس میں سے اُبھری جو اُسے پھر سے اجاڑ گئی...

"عامر تبریز کی کل رات ڈیتھ ہو گئی ہے"...

طیات کو لگا وُہ سانس نہیں لے سکے گی...

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ دیکھیں اگر یہ مذاق ہے تو بہت بھدا مذاق ہے پلیز عامر کو فون دیں"...

اُس کی آواز سہمی تھی....

"میں اُن کا وکیل جواد بات کر رہا ہوں کل رات اُنہیں قتل کر دیا گیا ہے"...

بڑے اطمینان سے کہا گیا مگر....

اُس نے فون کو اُٹھا کر یوں پھینکا جیسے سانپ ہو...

"عامر"...

وُہ حلق کے بل چلائی...

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا.... ایسا نہیں ہو سکتا"....

وُہ چیخی زور سے اتنی زور سے کہ گھر کی در و دیوار زلزلے کے زد میں آ گئے....

"عامر"...

وُہ پھر چلائی مگر آواز دب کر رہ گئی.....

رشیدہ بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی....

"باجی کیا ہوا"...

"عامر آپ نہیں جا سکتے... عامر آپ مُجھے چھوڑ کر نہیں"...

زور زور سے چیختی پیروں کو پٹختی ہوش کی دُنیا سے ناطہ توڑ گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عامر کے آخری سفر کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھی گھر پورا بھرا ہوا تھا....

سب آخری جھلک دیکھنے کو بیتاب...

Copyright by Author

آنکھوں سے اشیل اشک رواں تھے...

جواں مرگ کی باتیں ہو رہی تھی....

"طیات کہاں ہے....؟"

امان اطلاع ملتے ہی پہنچا....

"باجی بے ہوش ہیں"...

رشیدہ نے پلو سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا...

"ٹھیک ہے"...

امان کی آنکھیں مسلسل نم تھی وُہ طیات کے ہوش میں آنے کے بعد کے خیال سے ہو دہلا جا رہا تھا....

نزہت خاتون کی حالت سب سے بری تھی رو رو کر بُرا حال تھا....

"ہائے... کوئی خاک لا کر میرے سر میں ڈال دو میرا جوان بچہ مر گیا ہے. میری عُمر بھر کی جمع پونجی...میں اجڑ گئی ہوں"...

وُہ چیخ رہی تھی ہر آنکھ اشکبار تھی...

لاش پوسٹ مارٹم اور دیگر ضروری کاروائیوں کے بعد رات آٹھ بجے گھر پہنچی تھی...

عامر بڑا بے ضرر نوجوان سب کا پیارا...بڑا نیک حسن گو صالح نوجوان....

میت پر لوگوں کا ایک سیلاب سا تھا۔۔۔

میت آچکی تھی رکھی بھی جا چکی تھی مگر نزہت خاتون کے اندر اتنی سکت ہی کہا تھی وُہ اپنے لختِ جگر کا آخری دیدار کرتی....

یہی وہ پل تھا جب طیات عامر کی میت پر پہنچی...

امان اور ایان دونوں نے اُسے سنبھالنا چاہا مگر وُہ دونوں کے حصار کو بری طرح جھٹکتی ہوئی جنازے کی ڈولی کے پاس آرکی....

وُہ ابھی تک اُسی سیاہ لباس میں تھی "عامر کا پسندیدہ..."

مگر عامر کی آنکھیں کفن کے نیچے بند تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے "قیامت" تک کے لئے....

"عامر"...

طیات نے آواز دی...

"عامر مذاق بہت ہو گیا دیکھیں میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں اور آج مُجھے آپ سے تعریف چاہیے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی"...

اُس نے نروٹھے پن سے کہتے ہوئے رُخ بھی موڑ لیا.....

Copyright by Author

امان نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

وہ کہاں دیکھ سکتا تھا اُسے اِس حال میں...

✶✶✶✶✶✶✶

عامر مذاق بہت ہو گیا دیکھیں میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں اور آج مُجھے آپ سے تعریف چاہیے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی"...

اُس نے نروٹھے پن سے کہتے ہوئے رُخ بھی موڑ لیا.....

امان نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔

وہ کہاں دیکھ سکتا تھا اُسے اِس حال میں...

"عامر اُٹھیں نا عامر"....

طیات نے مان سے کہا اُسے پوری اُمید اور یقین تھا کہ اُس کی ایک پُکار پر لبیک کہنے والا وُہ شخص آج بھی ساری حدیں سارے فاصلے مٹاتا اُٹھ کھڑا ہو گا....

مگر اُس یہ کا مان آج ٹوٹنا تھا ٹوٹ گیا وُہ جس جگہ جا چکا تھا وہاں سے واپسی نا ممکن تھی....

"آپکو میری قسم ہے عامر اُٹھیں پلیز عامر یوں مذاق نہ کریں یوں نہ سوئے بنیں رہیں مُجھ سے لا تعلق نہیں ہو سکتے آپ"...

اپنی کم مائیگی کا احساس اُسے اب ہو رہا تھا وہ بے حیثیت تھی اُس شخص کے سامنے کل تک جس کی زیست کا وُہ محور ہوا کرتی تھی...

طیات کی آواز بلند ہونے لگی تھی..

"میں آخری بار کہہ رہی ہوں عامر پلیز اُٹھ جائیں ورنہ... ورنہ"...

بے بسی اور اذیت کی انتہا تھی وُہ عذر تلاش رہی تھی جس سے دھمکا کر وُہ اُس کے مردہ وجود میں زندگی پھونک دے...

"طیات سنبھالو خود کو میرے بچے"...

امان نے اُسے زبردستی اُٹھا کر کھڑا کیا....

ہر چشم آب تھا ہر دِل دُکھی...

"بھائی آپ بولیں عامر آپکی بہت عزت کرتے ہیں آپکو تو بہت مانتے ہیں آپ کہیں گے تو اُٹھ جائیں گے آپ بولیے نا اِنہیں اٹھتے کیوں نہیں ہیں یہ"....

وُہ امان کے بازوں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی...

"وُہ جا چکا ہے میری جان"....

"نہیں... نہیں... نہیں... پیچھے ہٹیں آپ"...

طیات نے اسے پیچھے دھکیلا پھر عامر کی طرف بڑھی...

"آپکو اُٹھنا ہو گا عامر آپ نہیں جا سکتے... عامر اُٹھیں پلیز عامر پلیز میں نہیں جی پاؤں گی عامر"....

وُہ اُسکے بے جان وجود کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی جس کو کُچھ خبر نہ تھی مگر روح منوں بوجھ آ گرا تھا....

"میت اُٹھانے کا وقت ہو گیا ہے"...

حاضرین میں سے کسی نے طیات کی سماعتوں میں گویا صور ہی پھونک دی...

"کہی نہیں جائیں گے اور میت میت کیا لگا رکھا ہے یہ عامر ہیں میرے شوہر میرے عامر"...

اُس نے یقین کرنا چاہا یا دلانا چاہا...

"ایان سنبھالو اسے میرا دِل پھٹ جائے گا۔۔۔"

امان نے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا...

"پاپا"...

حماد آنکھیں ملتا ہوا سیڑھیاں اُترتا ہوا آ رہا تھا...

طیات کی آنکھوں میں ایک چمک اُبھری تھی وُہ بھاگ کر حماد کے پاس پہنچی اور اُسے گود میں اُٹھالیا اور دوگنی تیزی سے سیڑھیاں اُتر کر ہال کے بیچوں بیچ رکھے جنازے کے پاس رکی....

"اب تو اُٹھنا ہی پڑے گا آپ کو حماد تو آپکی جان ہے نا اُس کی بات نہیں ٹالیں گے آپ میں جانتی ہوں آپ بہت پیار کرتے ہیں حماد اور فاطمہ سے مجھ سے بھی زیادہ یہ اِنہیں پیار کرتے ہیں"....

اُس نے مسکراتے ہوئے سب سے کہا...

"حماد پاپا کو بلاؤ"...

طیات نے حماد کو جنازے کی ڈولی پر جھکاتے ہوئے کہا...

منظر تھا کہ پتھر دِل پگھل گئے کہ بے بسی کی مکمل تصویر تھی منظر روح فرسا کہ ہر روح ورواں دم بخود اور ساکت تھی روحِ رواں تڑپ گئی تھی جھٹ پٹا رہی تھی اور اذیت کا یہ تحفہ عامر کو اُس کی متاعِ جان نے دیا تھا....

"بولو پاپا"...

اُس کی حالت جنونی تھی...

حماد کی نہ سمجھ کفن کے نیچے کون تھا مگر جس شخص کی بانہوں کی تلاش جس شخص کی گود کی تڑپ اُسے کھینچ لائی تھی اُسے ناپا کر وُہ سارے بندھ توڑ تارو دیا..."بے تحاشہ "

"شش..شش..پاپا کو بلاؤ وُہ سو رہے ہیں"...

حماد مسلسل رو رہا تھا...

"بلا پاپا کو بلا...بلا تا کیوں نہیں"....

طیات نے اُسے لیے ہی نیچے بیٹھتی گئی...

"بُلا"...

وُہ زور سے چیخی....

یک بیک وہ حماد کے چہرے کو پیٹنے لگی....

"بُلا پاپا کو بُلا۔۔۔"

وُہ اب اپنا سر ڈولی کے کنارے سے پٹخ رہی تھی...

اُس کی آنکھیں بنجر ان تھی ایک آنسو نہ نکلا تھا...

وُہ ضبط کی حدوں کو چھو رہی تھی...

"نہیں جاسکتے آپ"...

اُس کے پپڑی زدہ ہونٹوں سے بڑبڑاہٹیں تڑپ تڑپ کر خراج پاتی تھی...

اُسکی گود میں چڑھنے کی کوشش کرتا حماد زارو قطار رو رہا تھا ایک معصوم سی پُکار تھی چھوٹی سی تو فریاد تھی اُسے اپنے "پاپا" کے پاس جانا تھا...

امان نے خود کو بروقت سنبھالا اور فوراً حماد کو جا لیا اور نمرہ کو دے دیا پھر طیات کے پاس آیا...

"اُٹھو"...

وُہ زور سے بولا...

"دیکھیں عامر بھائی بھی بول رہیں ہیں اب تو اُٹھ جائیں"...

وُہ دوبارہ بولی اُس کی ہر بات عامر کو اُٹھنے پر اُکسانے سے شروع ہوکر اُسی پر ختم ہوتی تھی کچھ رہا ہی تو نہ تھا اب اُس کی زندگی میں وُہ دھنک کی سی حیثیت رکھتا تھا اُس کی زندگی میں وہی زندگی کو بے رنگ جو کر گیا تھا...

مگر اُس کی ہر بات ہر لفظ ہر حرف بے ارتھ تھا...

نزہت بیگم صم بکم تو جوان کی موت نے اُن پر سکتہ طاری کر دیا...

"طیات اُٹھو"...

آنسوؤں کا گولہ گلے میں پھنسنے لگا تھا..

"اُٹھیں عامر"...

وُہ ہر بار ایک نئی اُمید سے پکارتی ہر بار اُس کی پکار بے نیل مرام واپس آتی...

"میرے بچے اُٹھو طیات میری جان جانے دو اُسے"...

امان نے اُسے سینے سے لگانے کی کوشش کی...

"نہیں بھائی نہیں"...

اس پر پھر جُنوں سوار ہونے لگا...

وُہ اُس سے الگ ہو ہو کر حماد کی طرف بڑھتی...

امان کا ہاتھ اُٹھا اور اُس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا...

"پاگل مت بن ہوش کرو طیات تمہیں پتا بھی ہے تُم کیا کر رہی تھی وُہ تین سال کا معصوم بچہ ہے اور تُم"...

امان نے اس کو سختی سے دبوچ کے اپنے سامنے کیا...

"اِدھر دیکھو طیات میری طرف دیکھو"..

وُہ عامر کے کفن میں ملبوس وجود کو ہی تک رہی تھی اور سر کو مسلسل نفی میں ہلا رہی تھی...

"میری طرف دیکھو"...

امان چیخا۔۔۔

اُس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا....

"میری آنکھوں میں دیکھو طیات"...

اور وُہ جانتی تھی اُن آنکھوں میں دیکھنے کا مطلب شکست تھی جو فریب جو بہلاوے خود کو دے رہی تھی وُہ اُن آنکھیں میں دیکھتے ساتھ ہی اپنی موت آپ مر جاتے حقیقت سے فرار چاہتی تھی وُہ مگر حرماں نصیب "طیات حیدر" کا مقدر نجانے کس سیاہی سے لکھا گیا تھا زندگی پر پھر سیاہی چھا گئی تھی...

اُس کی آنکھیں چھلک پڑیں اُس نے شکست تسلیم کر لی وُہ امان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی...

پھر نہ امان نے کُچھ کہا نا اُس نے...

بہتے آنسوؤں کو امان نے صاف نہیں کیا بس آگے بڑھ کر اُسے اپنی آغوش میں چھپا لیا...

"بھائی"...

طیات نے سختی سے اُسے پکڑ لیا...

امان اُس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا اُس کے پاس وُہ لفظ ہی کہاں تھے جو اُس کے دُکھ کا مداوا اور روح پر لگے زخموں کا مرہم کرتے.....

"میں برباد ہو گئی کتنی حرماں نصیب ہوں میں کتنی کیوں مجھے خوشیاں راس نہیں ایسا کیا گناہ ہوا ہے مُجھ سے کہ میرے امتحان ختم ہی نہیں ہوتے"...

وُہ اُس کے سینے سے سختی سے لگی تھی مانو دِل چیر کر اندر جا بیٹھے گی...

وُہ اُس کے سینے پر اپنے ہاتھ برسا رہی تھی الگ ہونے کی ناکام کوشش کرتی امان ہر کوشش کے ساتھ گرفت اور سخت کر دیتا....

ہاتھ میں پہنی چوڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر ماربل کے فرش پر دور تک پھیلتی چلی گئیں...

"بھائی میرے ساتھ ہی کیوں"...

وُہ تھک کر اب بلک رہی تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"صبر کرو بیٹا صبر"...

وُہ محض اتنا ہی کہہ سکا...

"چہرہ دیکھ لیں آخری بار سب"...

وہاں موجود ایک آدمی نے با آواز بلند کہا...

لفظ "آخری" پر طیات اور نزہت خاتون اندر تک لرز گئیں تھیں...

کوئی اُس ماں سے پوچھے جسے صبح وشام دیکھنے کی عادت ہوں جس کی بیماری میں رات رات بھر جاگنے میں راحت ہو جسے دیکھ کر زندگی کے لمحے سیکنڈز منٹز گھنٹے مہینے اور سالوں گزارے ہوں کوئی اُس عورت سے پوچھے جسے اپنے بغل میں سوتا دیکھ کر ایک ہمسفر کی راتیں ڈوبتی ہوں جسے

دیکھ کر دن چڑھتا ہو جس کے ساتھ حسین یادیں وابستہ ہو وُہ جو اُس کا لباس ہو جو اُس کا مان ہو جسے دیکھنے کی ضرورت ہو جس سے محبت ہو جس سے عقیدت ہو جس کی محبت کسی کا کُل سرمایہ ہو جو کسی کے بڑھاپے کی لاٹھی ہو وُہ کس دِل سے اُس اِنسان کو "اخری" بار دیکھے....

چہرے سے کف ہٹایا گیا تو جیتے جی اُسے لامتناہی درد تکلیف کا کفن پہنایا گیا اُن آنکھوں نے یہ گناہ بھی کر ہی دیا وہ منظر بھی دیکھ لیا کہ جس کو دیکھنے سے قبل آنکھوں کی

روشنی بجھ جانے کی دعا کی تھی۔وہ لمحہ بھی زیست نے اس کی جھولی میں ڈال ہی دیا تھا
کہ جس کا تصور کرنا بھی اسکے کیے سوہان روح تھا۔
وہ کیسی حرماں نصیب تھی کہ جب حیات کے ہونے کا یقین ہو گیا تو شمع حیات گل کر
دی گئی...جب آنکھوں کے کینوس پر اذیت کی سیاہی گری تو تصویر بنتی گئی...وُہ
قیامت سی قیامت کی تصویر.....
نزہت خاتون ایک کے بات دوسری دفعہ دیکھ ہی نا پائی ہوش کی دُنیا سے ناطہ توڑ
گئیں...
ناظمہ خاتون اُنہیں سنبھالتی نیچے فرش پر بیٹھ گئیں اُن سے بھی کہاں دیکھا جانا تھا یہ
منظر....
جن کانوں میں کل تک محبوب کے حُسنِ سماعت کی چاشنی تھی جن سے اُس کی دِل کی
ایک ایک دھڑکن کو سُنتا تھا دِل کی پُکار پر لبیک کہتا تھا آج وُہ بھی تو بند تھے....
وہ اپنی بے نور آنکھیں اُس کے بے جان چہرے پر کی ہوئی تھی آنکھوں کے سامنے
اُس چہرے پر ٹھہری مسکراہٹ تو ہلتے لب بدلتے زاویوں کی تصویر تھی جو خمار آلود
آنکھیں اُسے مدہوش کرنے کی صلاحیت رکھتی جو سیدھی دِل میں اُترتی تھیں اور

Copyright by Author

اندرون سب جان لیتی تھیں جس کی سیاہی کی وہ اسیر تھی جن آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کئی راتیں گزری تھیں وُہ اب "بند" تھیں...

ناک کے وُہ راستے جن سے اُس کی خوشبو اپنے اندر اتار تا تھا اپنا وجود مہکاتا تھا جن سے خراج پاتی حدت وُہ اپنے چہرے پر ابھی بھی محسوس کر رہی تھی... آج وُہ راستے بند تھے....

جن لبوں پر ٹھہری مسکراہٹ کی وُہ دیوانی تھی جن کی ملنے کی جن سے کی جانے والی حرکات وسکنات کو لمحہ بہ لمحہ گنتی تھی جن لبوں پر اُس کو دیکھتے ہی مسکان آجاتی تھی جن لبوں کو اجازت تھی اُس تک آنے کی جن لبوں سے لیا گیا اُس کی پیشانی کا آخری بوسہ اور اُس کی ٹھنڈک ابھی بھی محسوس ہو رہی تھی یکطرفہ محبت کی ان گنت نشانیاں جن سے اُس کی روح تک سرشار تھی اُن لبوں کو اب نہ اجازت تھی ملنے کی محبوب سامنے تھا مگر عامر بے بس ترین تھا وُہ گستاخی کر گیا مسکان نہ لانے کی....

****

شیشۂ دل ہوا تقسیم تیری چاہت میں....

خواب بکھرے ہیں سب ہی آج غمِ فرقت میں ...

ہر شمع بجھنے لگی ضبطِ الم کی....

زندگی اب تو گزرتی ہے فقط وحشت میں"...

"کفن......"

سماعتوں میں ایک گونج اٹھی تھی آنکھوں کی پتلیوں کے سامنے اک منظر رونما ہوا

تھا...

کفن کو آبِ زم زم میں بھگوتا وُہ شخص جس کی خواہش تھی وُہ اپنی موت کے بعد اُسی

کفن میں اپنے مالک حقیقی کے پاس جائے....

"عامر یہ کیا حرکت ہے"..

طیات وُہ منظر پھر دیکھ رہی تھی...

-

"اب کیا کیا میں نے"...

وُہ معصوم سی صورت بنا کر بولا تھا...

"آپ نے طے کیا ہوا ہے کیا کہ مجھے دُکھی کرنا ہے"...

وُہ سچ میں ناراض تھی....

"ہوا کیا ہے جانِ عامر"...

وُہ اپنے ازلی محبت لٹاتے لہجے میں مخاطب ہوا...

"کیا ہے یہ"...

اُس نے ایک سفید کپڑا اچھینکتے ہوئے کہا...

"کفن ہے یہ"..

اُس نے عام سے انداز میں کہا....

"یہ کیوں لائیں ہیں آپ"...

"کفن کیوں لاتے ہیں یار"...

"عامر مُجھے گھمائیں مت"...

وُہ سرد لہجے میں بولی تو وُہ سنجیدہ ہوا...

"یہ ہمارے اصل پیراہن ہے طیات"...

"مگر عامر"..

"مگر کیا"...

اُس نے پوچھا اور وُہ لاجواب تھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"ہم اتنا ڈرتے کیوں ہیں موت سے وُہ تو ایک نہ ایک دن سب کو آنی ہے پھر

کیوں...؟"

اب وُہ سوال کر رہا تھا...

"میں مانتی ہوں آپکی بات کو مگر عامر ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے"..

کمزور لہجہ تھا...

"کفن بھی کیا چیز ہے جس نے بنایا اُس نے بیچ دیا جس نے خریدا اُس نے استعمال نہیں

کیا جس نے استعمال کیا اُسے معلوم نہیں"...

وُہ ہنسا تھا...

"طیات یہ ہم دونوں کا ہے"...

اُس کی بات پر وُہ چونکی....

"ہم دونوں کا"...

"جی ہم دونوں کا"...

اس نے تائید کی...

"میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہی تو ہوتے ہیں اِس کفن سے ہم دونوں کے کفن

بنیں گے اور پتا ہے میں نے کیا سوچا ہے اسے ہم آب زم زم میں تر کریں گے پاک

کریں گے"...

اُس نے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا...

اُس کی آنکھیں بے اختیار بھر آئیں...

"اتنا مت چاہیں مُجھے عامر میں شاید اِس قابل نہیں"...

"اور میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا اور آج آخری بار کہہ رہا ہوں یہ میں اور میرا دِل طے کرے گا کے آپ کِس قابل ہیں اور میں طے کر چکا ہوں... آپ صرف چاہے جانے کے قابل ہے بے پناہ چاہت کے قابل اِس لیے آئندہ یہ بات آپکے منہ سے نہ سنوں میں"..

کتنی میٹھی تنبیہ کر گیا تھا وُہ....

"میری ایک خواہش ہے"...

وُہ جنت البقیع میں تھے...

"بتائیں میں ہر ممکن کوشش کروں گی کہ پوری کروں"..

طیات فوراً بولی...

Copyright by Author

"یہی کے آپ کو اِس پیراہن میں ملبوس دیکھنے سے پہلے میری آنکھوں کی لو بُجھ جائے

روح دوسرے جہاں پرواز کر جائے وجود منوں مٹی تلے جا سوئے "ابدی نیند"...

اور وُہ لمحہ تھا طیات ایمان لے آئی تھی محبت کی حد پر...

"تو آپ چاہتے تھے کہ میں اِس اذیت سے گزروں میرے بارے میں کیوں نہیں

سوچا آپ نے"..

ماضی سے حال کا سفر اُس نے "کلمہ شہادت" کی آوازوں پر طے کیا تھا..

"رُک جائیں"...

آواز اندر ہو رہی ٹوٹ پھوٹ کی عکاسی کرتی تھی..

وُہ تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں گئی واپسی پر اُس کے ہاتھوں میں ایک طے چادر تھی

جسے اُس نے اماں کے سامنے کیا....

"یہ خواہش تھی عامر کی کہ"..

وُہ اپنی جان سے زیادہ ہمت کا مظاہرہ کر چکی تھی مزید کچھ نہ کہہ سکی....

میت راہداری عبور کر گئی....

ابو بکر اُسی وقت گھر میں داخل ہوا تھا....

وُہ اپنی آنکھوں کے سامنے اُسے دور اور دور نظروں سے بہت بہت دور جاتا دیکھ رہی تھی وُہ جان چکی تھی کے اب سماعتوں میں کبھی اُس کی آواز نہ گونجے گی وہ تسلیم کر چکی تھی چشم اب حسرتِ دیدار ہی کرتی رہیں گی۔۔

ناوُہ اب کبھی اُس کی خوشبو اپنے اندر اُتار پائے گی نہ وُہ اُس کی قربت کے لمحات جی سکے گی...

"ایک منٹ"...

طیات بھی راہداری عبور کر کے بولی....

"ایک آخری بار"...

یہ صرف وُہ جانتی تھی کتنی موت مری تھی تین لفظ کہنے میں..

میت کو صحن میں رکھا گیا اور ایک بار پھر چہرے کو بے نقاب کیا.....

طیات نے کُچھ قریب جا کر خوشبو کو محسوس کیا تو وہ آج بھی وہی تھی عامر کی مہک پر کافور چھا نہیں گیا تھا وُہ اُس کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے...

چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے اُس کا دِل چاہا وقت تھم جائے اور وُہ اِس میں قید ہو جائے....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

آخری تصویر غلافِ چشم پر اتارتی وُہ سیدھی ہوئی اور چہرہ دوسری طرف کر لیا...

میت کو دوبارہ کاندھوں پر اُٹھایا مگر آوازیں بُلند نہ ہوئیں پلٹ کر دیکھا تو ایک کیل میں

اُس کے سیاہ دوپٹے کا کونہ پھنسا ہوا تھا گویا وُہ اُس سے اجازت چاہتا ہو....

تر چہرہ صاف کرتے ہوئے اُس نے دوپٹہ آزاد کرواتے ہوئے اجازت دی....

"کلمہ شہادت"...

وُہ دوبارہ پلٹی اور اب نظروں سے اوجھل ہونے تک اُسے دیکھتی رہی اپنی زندگی سے

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور جاتا....

نمرہ نے اُسے گلے لگا لیا مگر وُہ تھی کہ لب سی لیے تھے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"راحیل تُم ٹھیک نہیں ہو میں تمہیں کہی جانے نہیں دوں گی"...

اقراء نے ڈانٹتے ہوئے کہا....

"آپی مُجھے جانے دیں مُجھے سکون نہیں آئے گا"...

اُس نے روتے ہوئے کہا....

"تُم ابھی موت کے منہ سے واپس لوٹے ہو میرے بچے"..

وُہ اُسے سمجھانے لگی...

"آپی آپکو خُدا کا واسطہ ہے مُجھے جانے دیں مُجھے مت روکیں"...

راحیل نے اُٹھتے ہوئے کہا....

"تمہارے زخم تازہ ہیں"...

"واقعی زخم بہت تازہ ہیں اِنہیں ناسور نہیں بننے دینا تو مُجھے جانے دیں"...

وُہ اُسے روک نہیں پائی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عامر کو منوں مٹی تلے لٹا دیا گیا اور لوگ اُسے اُس کی آخری آرام گاہ تک پہنچا کر سب واپسی کو لوٹ گئے تھے۔

راحیل قبرستان میں نہ جانے کتنی مدت کے بعد آیا تھا۔

رات کے وقت قبرستان نہایت بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔

پُرہول سناٹے میں دور کسی کتے کے بھونکنے کی آواز فضا میں ارتعاش پیدا کر دیتی تھی۔

سب جا چکے تھے بس وہ اکیلا رہ گیا تھا... قبرستان میں رات کے ۳ بج رہے تھے جس وقت قبرستان کے نام سے بھی ریڑھ کے ہڈی میں سنسنی دوڑ جاتی ہے وہ قبرستان کے بیچوں بیچ ایک تازہ قبر کے سامنے زوال الخوفی سے بیٹھا گیا تھا.... جسے ابھی کُچھ دیر

پہلے لوگ بنا بنا کر گئے تھے... لمحہ بہ لمحہ ان جانا خوف اس کے رگ و پے میں سرایت کرتا جارہا تھا.... اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے............بدن میں لرزش پیدا ہونے لگی۔

"میں نے ہر ممکن کوشش کی تمہیں اذیت دینے کی تکلیف دینے کی اُس خواہش کے حصول کے لیے جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی تمہاری زندگی میں تمہارا سب سے بڑا رقیب میں تھا...

تمہیں جان سے تک مارنے کی کوشش کی مگر آج مجھے تُم پر بہت غصّہ آرہا ہے نہ تو اب میں نے تمہیں مارنے کی کوشش کی نہ تکلیف دینے کی کیوں کے میں تو خود قدرت کی دی ہوئی سزا کاٹ رہا ہوں....

آنکھوں کے سامنے ایک منظر آرکا....

آج تمہارے چلے جانے سے مُجھے جو ایک سکون تھا...

وہ فوت ہو گیا تمہارے وجود کے ساتھ تمہاری ذات کی چھاؤں بھی مٹی تلے چلی گئی...

تُم میری زندگی کا سکون لے گئے مُجھے مزید عذاب میں مبتلا کر گئے میری سزا کو تُم نے اور بڑھا دیا...

جب میں نے مارنا چاہا تب دُنیا کی کوئی طاقت تمہارا کُچھ بگاڑ نہیں سکی..

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

کیونکہ وہ تمہاری حفاظت کر رہا تھا....

اور جب میں نے چاہا کہ تمہیں کُچھ نہ ہو تب اُسکی مرضی نہیں تھی... تُم تھے تو میں

اُس کی طرف سے بے نیاز تھا"

اُس کی ہچکیاں بندھنے لگی تھیں...

"ہماری مرضی سے کُچھ نہیں ہوتا جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے نہ ہم میں سے

کوئی بدل سکتا ہے نہ ٹال سکتا ہے...

اُس کے فیصلوں کے نعم وبدل کا اختیار بھی صرف اُسے ہے"...

وُہ بلک رہا تھا....

"تُم نے بھی مُجھے دھوکہ دیا سزادی بن بات کی"...

اُس نے اپنا سر مٹّی پر رکھ دیا جو نم تھی آنکھوں سے بہتے آنسو مزید نم کر رہے تھے...

خنک ہواؤں سے اُٹھتی ٹھیس مگر اُسے پرواہ کہاں تھی.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابتدائی تاریخوں کے چاند کی پھاٹک تھوڑی دیر کے لئے کیکر کی نوکیلی شاخوں میں اٹکی

اور آہستہ آہستہ کاتک رات کے خنک اندھیروں میں ڈوب گئی...

محبت بچھڑ جائے تو بچھڑتی نہیں اذیت بن کر رگوں میں دوڑنے لگتی ہے. اور اس کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا. اس کی نسوں میں بھی اس کی محبت کرب بن بن بہنے لگی تھی.

اس وقت اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں... اور وہاں سے یہاں بولائی بوکھلائی پھرتی وہ الامان والحفیظ قسم کے جذبات سے جڑ رہی تھی.

"وہ کہیں نہیں ہے لیکن ہر کہیں تو ہے... وہ جا چکا ہے مگر جا بجا سا ہے".

اپنے الجھے بالوں کو گول گول لپیٹتے ہوئے اس نے چوٹی کی مانند سر پر جمایا کہ کوئی سرگوشی اس کے پیروں سے آن لپٹنے لگی.

"کھلے رہنے دو نا جاناں... اچھے لگتے ہیں".

وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور پھر شکست خوردہ سی ہو کر وہیں گرنے کے سے انداز میں بیٹھ رہی تھی. ہاں وہ تقدیروں سے ہی تو ہار گئی تھی. وگرنہ کیونکر ممکن تھا کہ عامر کے بعد وہ زندہ ہوتی. کبھی کبھی موت کا اپنے بس یا اختیار میں نہ ہونا انسان کو از حد تکلیف سے دوچار کرتا ہے اور وہ اس پل اسی تکلیف میں تھی.

"یا اللہ وہ لوٹ کر کیوں نہیں آتا؟؟ آہ اللہ میں مر کیوں نہیں جاتی؟؟"

گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ آنسو نگلنے لگی اور منقش چھت کو گھورتے ہوئے گویا اپنا خدا پایا.

آسمان پر ستارے پوری طرح روشن تھے....

"مُجھے کُچھ بھی ہو وعدہ کریں آپ روئیں گی نہیں طیات"...

لفظوں کی گونج ہی تھی سماعتوں میں جو اُس پر بندھ باندھے ہوئے تھی....

"جانِ عامر"...

آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو آنکھوں نے تاحیات یہ ہی منظر دیکھتے رہنے کی دعا کی تھی....

وُہ باہنیں پھیلائے اُس کے وجود کو سمو لینے کا منتظر تھا...

"عامر"...

اُس نے یقین کرنا چاہا....

جب آنکھ بند کر کے کھولنے پر بھی منظر نہ بدلا تو وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی اور کس کر اُسے پکڑ لیا کہ اب دور نا جانے دے گی روک لے گی....

"کیا ہوا طیات"...

وہی محبت بھرا انداز چاہے جانے کا خوبصورت ترین احساس کسی کی زیست کا محور ہونے

کا نشہ...

وُہ رونے لگی تھی....

"کیا کرتی ہیں آپ"...

روح تڑپ گئی تھی....

"عامر مُجھے چھوڑ کر کیوں گئے آپ"...

اُس نے آنسوؤں کے درمیان پوچھا...

وُہ چُپ رہا...

"کتنے زخم لگے تھے آپکو"...

فکر ہوئی...

اِس فکر پر ایمان لے آیا...

"وہ جو تھا اُس کی فکر ہے جو مُجھے تکلیف دیتے ہیں اُن کی فکر نہیں"...

اشارہ اشکوں کی جانب تھا....

"آپکی ہنسی کی جلترنگ میری روح کو سرشار کر دیتی ہے تو کِن زخموں کی بات کرتی ہیں آپ؟"...

عامر نے اُسکی لرزتی پلکوں کو اپنے تشنہ لبوں سے چھوا تو اُسکی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر لبوں میں جذب ہو گئے...

"بہت تکلیف ہوئی ہو گی آپکو"...

وُہ اُس کے سینے سے لگی سسک رہی تھی...

"ہاں بہت تکلیف ہو رہی ہے مگر اُس زخم سے نہیں جو مُجھے زندہ رہتے ہوئے ملے تھے بلکہ اِن آنسوئوں سے جو میری روح پر گر رہے ہیں"...

حصار تنگ کیا گیا تھا...

"خُدا کا واسطہ ہے آپکو واپس آ جائیں آپکے بغیر طیات زندہ ہے مگر جی نہیں سکتی"...

طیات نے اُسکے وجود سے اُٹھتی کافور کی مہک کو اپنے اندر اُتارا..

"خُدا کا واسطہ دیتی ہیں اُسی نے تو مُجھے بُلایا ہے"..

وُہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرایا...

"طیات میرے لیے کُچھ کرنا ہے تو خوش رہیں میں نے آپکو بہت چاہا ہے بے پناہ آپکو لگی خراش مُجھے زخم زخم کر دیتی ہے آپکے آنسو مُجھے سُلگاتے ہیں"...

"میں آپ سے بہت بہت محبت"....

"شش کُچھ جذبے صرف محسوس کرنے کے لئے ہوتے ہیں اُنہیں بیان نہیں کرنا

چاہیے میں آپکے ہر رازِ قلب سے واقف ہوں بھلے میں ایک ایسے موڑ پر آ کھڑا ہوں

جہاں ہمارے بیچ اک جہان کا فاصلہ ہے مگر آج بھی آپ صرف میری ہیں آپ اپنے

دِل میں میری عقیدت سنبھالیں محبت میری ذمے داری ہے"...

وُہ اُسے خود سے دور جاتا دکھائی دیا ...

ایک فسوں تھا جو ختم وجود ہوا میں تحلیل ہوتا گیا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھ لینا کہ کسی دُکھ کی کہانی تو نہیں

یہ جو آنسو ہیں، کہیں اُس کی نشانی تو نہیں

دِکھ رہی ہے جو مُجھے صاف تیری آنکھوں میں

تُونے یہ بات کہیں مُجھ سے چُھپائی تو نہیں

جانتا ہوں کہ سرابوں میں گِھرا ہوں یارو

دوڑ پڑتا ہوں مگر پھر بھی کہ پانی تو نہیں

جس طرح شہر سے نکلا ہوں میں بیمار ترا

یہ اُجڑنا ہے، کوئی نقل مکانی تو نہیں

اُس نے چاہا ہے مُجھے اپنے خُدا سے بڑھ کر

میں نے یہ بات زمانے کو بتائی تو نہیں

یہ جو ہر موڑ پہ آملتی ہے مُجھ سے فرحتؔ

بد نصیبی بھی کہیں میری دیوانی تو نہیں

سمندر کے کنارے عامر کے کاندھے سے لگی طیات کو دیکھ کر اپنے اندر بھڑکتی محسوس ہوئی.. جسے بجھانے کی سعی وجود کو لہروں کے سپرد کرکے کی تھی مگر سمندر نے بھی اُسے نکال پھینکا اپنے سینے سے وُہ بھی شاید راحیل جیسے اِنسان کی موت کا باعث بنا اپنی توہین سمجھتی تھی.....

ایک عرصے بعد اُس کے اندر پُرانا راحیل جاگا تھا جو اپنی طیات کو کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا جسے پانے کے لیے ہر حد سے گزر جانے کا حوصلہ رکھتا تھا.....

عامر ایک میٹنگ سے فری ہوکر گھر جا رہا پارکنگ ایریا میں چلتا ہوا وُہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا...یکدم چلتے ہوئے وہ رُکا اُس کی چھٹی حس نے اُسے خبردار کیا تھا وُہ فوراً پیچھے پلٹا جس کی وجہ سے پیچھے سے کیے جانے والا وار خالی تو نہیں گیا مگر شدت میں کمی آگئی تھی وہ عامر کی گردن سے نیچے کی حصے کو زخمی کر گیا تھا...

راحیل کو یکدم لگنے والا دھکا ہوش میں لے آیا جیسے کسی کے اثر آزاد ہوا ہو خنجر ہاتھوں سے یوں دور اُچھال پھینکا جیسے سانپ ہو قدم قدم پیچھے ہٹا حالت عجیب تھی کبھی ہنستا کبھی رو دیتا پھر ہنستا اور پھر روتا گیا....

عامر چیخ بھی نہیں سکا تھا وہ سمجھنے سے ہی قاصر تھا کے یہ کیا ہوا تھا اور اُس پر حملہ کرنے والا وہ شخص تھا کون؟؟ مقصد کیا تھا؟؟...

سرد ہوا کی تھپیڑے اُسے حال میں کھینچ لے آئے....

زخموں میں مسلسل ٹھیسیں اُٹھ رہی تھیں

ہواؤں کے دوش پر گلاب کی پنکھڑیاں اِدھر سے اُدھر اُڑ اُڑ رہی تھیں قبر کی مٹی میں دھنسی اگربتی سے اُٹھتی خوشبو اور گلاب کی مہک سیاہ رات کا حصہ نہ لگتی تھیں مگر وہ تھیں۔۔۔۔

شبِ ہجراں کی سیاہی اپنے اندر تمام تر دُکھ اذیت سموئے عمیق سے عمیق تر ہونے کی تگ و دو میں تھی...ستاروں کی چمک دمک مانند دکھائی دیتی تھیں...

چاند چودھویں کا مگر تاریکی سے نبرد آزمائی کرتے کرتے بے طرح ہار رہا تھا....

اُفق پر اُلٹا ہوا سیاہ تھان سیاہ تر ہوتا گیا چاندنی کے گوٹوں کی روشنی نے آب و تاب سے مدھم تک کا سفر ایک ہی رات میں طے کیا....

"مجھے اب کبھی سکون نہیں آئے گا...؟"

راحیل وُہ عام بشر تھا اپنے سکون کی فکر اُسے آج بھی تھی...

"پچھتاوؤں کا جہنم میرے چاروں طرف پھیلا ہے... آگ ہی آگ ہے اور میں اُس آگ میں جھلس رہا ہوں... جدھر منہ اُٹھاتا ہوں آگ کے لپکے آتے ہیں... شعلے اپنی آتشیں زبانیں سانپ کی پتلی اور لمبی زبان کی طرح اندر باہر نکالتے میری طرف آتے ہیں... میرا وجود اُن شعلوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے... میں اپنا وجود چھپانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں مگر میرے اندر بھی الاؤ ہے یادوں کا میرے باہر بھی آگ ہے پچھتاوؤں کی.... میرے اندر بہہ رہی ہیں.. سرک رہی ہیں....

اِس کا پھیلاؤ بڑھ رہا ہے...

تندو تیزی میں اضافہ ہو رہا ہے...

اِس آگے سے بچنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ میں سمجھ نہیں پاتا۔ اِس سیال آگ سے کیونکر نجات پاؤں...

میرے لیے راہ فرار نہیں... میرے لیے نجات نہیں..

کوئی روزن کوئی سوراخ کوئی دروازہ کوئی کھڑکی ایسی نظر نہیں آتی جس سے چھلانگ لگا کر باہر کود جاؤں...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

آگ مُجھے راکھ کا ڈھیر کیوں نہیں بنا دیتی آگ میں تو لوہا بھی پگھل کر سیال آگ بن جاتا ہے...

میرا جسم میرا وجود میرا دل دماغ ابھی تک صحیح و سالم ہے... میں جو جل رہا ہوں اب بھی قائم ہوں...۔ میری سوچیں مُجھ سے الگ نہیں ہوتیں...

میرے تاثرات مُجھ سے نہیں بچھڑتے۔۔۔

شاید...

شاید...

یہی سوچیں جہنم زار ہیں...

میں فرار کی راہیں مسدود پاتا ہوں....

یہ الاؤ ایک مخصوص انداز میں جل رہا ہے...

میں جلن کی اذیت سہہ رہا ہوں... کبھی گھبرا کر تڑپنے لگتا ہوں کبھی صبر وضبط کے سانچوں میں ڈھل جانے کی کوشش کرتا ہوں...اپنے خُشک ویران بے رنگ ہونٹوں پر مسکراہٹ کا ملمع چڑھانے کی بھی کوشش کرتا ہوں اور زندگی کے جلو میں زندہ لوگوں کے ساتھ چلنے کی کوشش کرتا ہوں..

میری اِس کوشش کو...

جہد مسلسل کو...

کوئی نیا واقعہ، سانحہ غارت کر دیتا ہے... میں پھر سے نئے سرے سے اِس آگ سے بچنے کی سر توڑ کوشش کرتا ہوں مگر کرب کی محرابتیں تن جاتی ہیں اور میں خود کو بے بس پاتا ہوں"....

راحیل نے آستین کو کونے سے چہرے کو صاف کیا آنسوؤں کو صاف کیا اور اُٹھ کھڑا ہوا قدموں کو واپسی کی راہ پر ڈال دیا پھر اُس نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ کو کیا ضرورت تھی ایسی حالت میں قبرستان جانے کی"..

ابو بکر نے راحیل کا ہاتھ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا...

"تُم سے کس نے کہا"...

"آپکو کیا لگتا ہے بھائی میں نہیں جانتا آپ کہاں گئے ہوں گے"...

ابو بکر نے اُس کی بات کو کاٹ کر کہا...

"تُم جاؤ میں ٹھیک ہوں مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں"......

اُس نے اپنا ہاتھ اُس کے کندھے سے ہٹاتے ہوئے درشتگی سے کہا...

ابو بکر وہی رُک گیا راحیل دو قدم ہی آگے چلا تھا کمزوری کے باعث اُسے چکر آ گئے

اگر ابو بکر بر وقت اُسے نہ سنبھالتا تو وہ زمین بوس ہو چکا ہوتا...

"دو قدم ٹھیک سے چل نہیں پا رہے اور کہتے ہیں سہارے کی ضرورت نہیں"..

ابو بکر نے دوبارہ اُس کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا...

راحیل چُپ رہا..

"آپ کیوں نہیں مان لیتے بھائی کہ آپ کو ضرورت ہے"...

ابو بکر نے محبت سے کہا....

"مُجھے اپنوں کی ضرورت ہے بھائی مُجھے آپ کی ضرورت ہے مجھے آپی کی ضرورت ہے"...

ابو بکر نے اُسے بیڈ پر بٹھا دیا اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا...

"میں ٹھیک ہوں ابو بکر تُم اب گھر جاؤ"...

راحیل نے اب کی بار نرمی سے کہا...

"کیا یہ میرا گھر نہیں...؟"

ابو بکر آج بالکل بدلا بدلا سا تھا...

راحیل چونکا تھا....

"بالکل تمہارا ہی گھر ہے"...

اُس نے ابوبکر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا زور دیتے ہوئے کہا...

"آپ حیران ہو رہے ہوں گے کہ میں ایسی باتیں کیوں کر رہا ہوں...؟"

اُس نے راحیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا....

"نہیں"...

فوراً جواب آیا...

"زندگی بہت غیر متوقع ہے یہ بات نے آج دیکھ لی کوئی نہیں جانتا اگلے پل سانس آئے یا نہ آئے... پھر ہم کیوں اپنی زندگی نفرت بغض کی نذر کریں کیوں نا زندگی کو گلے لگائیں اپنے پیاروں کے ساتھ ہنسی خوشی گزاریں"....

ابوبکر نے اُس کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کے ہونٹوں سے لگایا اور پھر اپنے سر پر رکھ دیا....

"میرا ساتھ جو ہوا وہ میری قسمت کا لکھا تھا میں معاف کر چکا ہوں آپ کو بھائی دِل سے مگر ایک جھجک تھی مُجھ میں جو مُجھے آپکے قریب آنے سے روکتی تھی مگر آج کی رات میں نے اپنے ہر ڈر پر قابو پا لیا ہے کوئی جھجک کوئی شرم نہیں کوئی میل نہیں دِل

میں بس آپکو سچے دِل سے گلے لگانا چاہتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ اگلے لمحے اگر میری سانس رُک جائے تو میری روح تڑپے نہ کہ اپنوں کا سُکھ نہیں پایا...بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتا ہے آپ میرے "باپ" کی جگہ ہیں اور سچ کو نہ آپ بدل سکتے ہیں اور نا ہی میں....

میں نے زندگی کا ایک طویل سفر محرومیوں میں گزارا ہے پر اب سیر اب ہونا چاہتا ہوں اپنوں کے پیار سے خلوص سے... محروم القسمت نہیں رہنا چاہتا میں"...

ابو بکر نے راحیل کو آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا راحیل کو اُس کی انیتس سالہ زندگی کی تمام تر محرومیاں آنکھوں میں تیرتی دکھائی دی وُہ تو خود اُن لفظوں کے لیے ترسا ہوا تھا وہ محبت کا ہی تو بھوکا تھا....

"میری جان"...

راحیل نے اُسے کھینچ کر اپنے سینے سے بھینچ لیا...

"میں تو خود ترسا ہوا ہوں ہارنے کو کب کا تیار ہوں اپنی میں گُم ہو کر اصل سے بیگانہ ہوتا گیا اور جب بھیڑ میں تنہا ہونے کا احساس ہوا" آگاہی کا لمحہ "آن پہنچا حقیقت کا ادراک ہوا تو خود کو بالکل تنہا پایا نہ دور دور تک کوئی دوست نہ محبت کُچھ نہیں مگر تین ایسے اِنسان جن سے میرا رشتہ لفظوں کا نہیں تھا خون کا تھا مُجھے وُہ لوگ بھی اک جہاں

کے فاصلے پر کھڑے دکھائی دیئے تُم، آپی اور اپنی اولاد... میری دسترس میں کسی کی محبت بھی نہیں تھی میں نے سب کو خود سے خود دور کیا تھا واپسی بھی کی مگر کامیاب نہ ہوا تمہاری معافی تو مِل گئی مگر تمہارا ساتھ نہیں جو میری ہار تھی.... مگر ابو بکر آج تم نے مجھے جیت لیا"...

راحیل نے اس کے سر کا بوسہ لیتے ہوئے کہا...

"میں آپکو کھونا نہیں چاہتا نہ آپکو نہ آپی کو اور نہ ہی ماریہ کو"...

ابو بکر کی زبان سے ماریہ بے اختیار نکلا تھا....

"میں لیٹ جاؤں"..

اُس نے اجازت چاہی....

راحیل نے مسکراتے ہوئے اجازت دی..

ابو بکر اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا...

"میں نے ماریہ کی محبت کی قدر نہیں کی دیکھیں آج ہم دونوں کہاں ہیں... اپنی ادھوری محبت کا روگ پالے ہوئے میں اُس کے ساتھ ناانصافی کرتا گیا"...

راحیل جانتا تھا ادھوری محبت کون تھی...

واقعی آگاہی ایک عذاب ہوتی ہیں...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"محبت کی قدر کی نہیں جاتی یہ اپنی قدر خود کرواتی ہے اپنا آپ منواتی ہے اور یہ محبت کی قدر ہی ہے جو آج تمہارے لفظوں سے بیان ہو رہی ہے... ہم غصّے میں بہت فیصلے کر لیتے ہیں مگر وُہ بے قدری نہیں نادانی ہوتی ہے بے قدری تو تب ہوتی ہے جب واپسی کے سارے راستے بند ہوں اور پچھتاوے آپ کو گھیر لیں...

ادھوری محبت کا درد تو پھر بھی برداشت ہو جاتا ہے مگر جسے پا کر گنوا دیا جائے تو یہ کرب نہ جینے دیتا ہے نا مرنے"....

راحیل کہہ کر چُپ ہو گیا کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا...

"زندگی ہر اِنسان کو دوسرا موقع نہیں دیتی ابو بکر یہ سبق تمہیں میری زندگی سے مِل جانا چاہیے ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے تمہارے پاس واپسی کے راستہ ہے دیر مت کرو اُس راستے پر چلنے میں کہی ایسا نہ ہو واپسی ممنوع ہو ہو جائے پچھتاوا مقدر"...

راحیل نے اُس کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"میں ازالے کی کوشش کروں گا بھائی ساری زندگی محرومیوں میں گزار کر اِس موڑ پر تنہا نہیں رہنا چاہتا میں اقرار کرتا ہوں مجھے ماریہ سے محبت ہے اور اُسے میں واپس لاؤں گا"...

ابو بکر نے راحیل کی گود سے اُٹھ کر سر تکیے پر رکھ دیا اور کروٹ لے لی....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

راحیل محض مسکرا کر رہ گیا...

"اچھی بات ہے"...

راحیل نے بائیں طرف لیٹتے ہوئے آہستہ سے کہا اور بتیاں بُجھا دی...

اُن کی زندگیوں میں اب صبح آنے والی تھی ایک نئ صبح....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا ٹھنڈی شام ہر طرف سکون تھا

فضا میں ایک عجیب سی خاموشی تھی ایک سکون تھا طمانیت بھرا احساس تھا ماریہ چھت پر کھڑی سورج ڈھلنے کا خوبصورت منظر آنکھوں میں قید کر رہی تھی.....

بند کمرے سے نکل کر چھت پر کھلی فضا میں سانس لینے آئی تھی بند کمروں میں سب تھا مگر اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی یہ اندر کی گھٹن تھی شاید....

شام کا سورج ڈھلنے لگا اور ٹھٹھرتی شام میں سیاہی مائل اندھیرا چھا گیا ہوائیں اُسکے چہرے سے ٹکراتی اُسے سکون بخش رہی تھی بالوں کو اُس نے کھلا چھوڑ دیا اُنہیں بھی آزاد کر دیا وُہ ہوا کے رحم و کرم پر تھے بلکل آزاد ہوا کبھی بالوں کو پیچھے کرتی کبھی آگے لا کر رُخ ڈھانپ دیتی ماریہ کو ہوا کی من موجیاں اچھی لگ رہی تھی کُچھ دیر پہلے کی گھٹن میں کافی کمی آئی تھی....

بار بار وہ بالوں کو کانوں کے پیچھے اُڑستی....

اب وُہ چھت کے پاس ریلنگ کے ساتھ آ کھڑی ہوئی....

غیر ارادی طور پر نظروں نے پستی کا طواف کیا تو اُس نے خود پر کسی کی نظریں محسوس کی خیال کی تصدیق کے لیے اُس نے نظر دوڑائی تو اُسے دیکھتا شخص ابھی بھی بڑے انہماک سے اُسے دیکھ رہا تھا.....

ماریہ چونکی تھی ابو بکر کو یہاں اِس طرح دیکھنا یقیناً ایک چونکنے والی ہی بات تھی....

ماریہ ایک لمحے کو سب بھول گئی یاد رہا تو بس اتنا وُہ ابو بکر ہے اُس کا شوہر اُس کی محبت....

مگر اگلے ہی پل ہر وُہ منظر آنکھوں کے پردے پر چلتا گیا جب اُسے کسی اور کو اُس کے اوپر فوقیت دی گئی تھی کسی اور سے محبت کے دعوے کیے گئے تھے واپسی کی طرف بڑھتے قدم جم گئے ابو بکر اگرچہ دور تھا مگر چہرے کے بدلتے تاثرات اُس سے چھپے نا رہ سکے تھے....

وُہ اپنی ہی نظروں میں مزید گر گیا تھا ندامت نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور اُسی ندامت کا بوجھ اٹھائے وُہ اپنی پہلی سعی کر کے بے نیل و مرام لوٹ آیا تھا جان گیا تھا اتنا آسان نہیں....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مما"...

حماد نے نماز پڑھ کر فارغ ہوئی طیات کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ اُس کی طرف بڑھا دیئے وُہ اُس کی گود میں آنا چاہتا تھا....

وُہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور نرمی سے اُسے گود میں اُٹھا لیا...

دوپٹہ سر سے اُتار کر شانوں پر پھیلائے باہر لان میں آگئی....

"مما پاپا اللہ کے پاس ہے نا؟؟"

حماد نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے معصومیت سے کہا...

طیات حیران ہو گئی تھی....

"آپکو کس نے کہا بیٹا...؟"

"ماموں نے کہا وُہ کہہ رہے تھے پاپا اللہ تعالی کے پاس گئے ہیں مگر وہ مُجھ سے مِلنے آتے رہیں گے جب رات کو میں سو جاؤں گا تو میرے ڈریمز میں آئیں گے"...

کتنی آسانی سے وُہ معصوم اِس بات کو سمجھ گیا تھا اور خوش تھا اُس کے پاپا خوابوں میں مِلنے آئیں گے حماد عامر کا عاشق اُس کا شیدائی اتنی آسانی سے اِس سودے پر آمادہ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ہو چکا تھا کے اب اُن کی ملاقات صرف خیالوں اور خوابوں میں ہوا کرے گی بس ایک وہی تھی جو تسلیم ہی نہ کر پا رہی تھی حقیقت کو...

"بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپکے ماموں پاپا حماد سے فاطمہ سے دادی سے مما سے بہت پیار کرتے ہیں مُجھ سے بھی تو ملنے آتے ہیں پاپا میرے خوابوں میں"...

طیات نے اُس کے گال کو چومتے ہوئے کہا....

"ادھر آؤ دادی کے پاس"...

نزہت خاتون نے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تو حماد فوراً اُن کی گود میں چلا گیا....

"طیات عامر کو گئے مہینہ ہونے والا ہے میں اُس کی ماں ہوں مگر میں اِس حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتی کہ اب وہ نہیں ہے میری ذمے داری ہو آپ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کیا آپ میرے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہیں یا عدت کے بعد واپس اپنے بھائی کے پاس جانا چاہیں گی مُجھے آپکا ہر فیصلہ منظور ہے بیٹا آپکے سامنے آپکی پوری زندگی ہے اور مُجھے کوئی حق نہیں ہے کے میں آپ پر پابندی لگاؤں کسی بھی قسم کی آپ اپنے فیصلوں میں خود مختار ہیں جہاں تک بچوں کی بات ہے اِن سے تو میرا رشتہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا"...

اُنہوں نے حماد کو خود سے لگائے ہی کہا...

Copyright by Author

"آپ سوچیں پھر بتایئے گا مُجھے"...

متانت سے کہا گیا....

"سوچنے جیسا کُچھ ہے ہی نہیں امی میں بہت صاف ہوں اِس بارے میں کہ مُجھے فخر ہے عامر تبریز کی بیوہ ہوں اور اپنی بقایا زندگی بھی اسی نام کے ساتھ گزارنا چاہوں گی یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں ہے ناسوچ سمجھ کر لیا جانے والا کیونکہ سوچ سمجھ کر یا جذبات کی رو میں بہہ کر رشتے نہیں بنائے جاتے یہ معاملہ سراسر دِل کا ہوتا ہے اور میرا اللہ گواہ ہے یہ بات آپ نے سوچی کے شاید میں آگے بڑھنا چاہوں زندگی میں جو کہ میں بڑھنا چاہتی بھی ہوں مگر میرے ذہن میں کبھی عامر کے علاوہ کسی اور کا خیال بھی نہیں آیا میں اُن سے ہٹ کر سوچنا شرک سمجھتی ہوں اُس انسان نے مُجھے اتنا خودسر اتنا خود پرست بنا دیا ہے کہ اب میں صرف اپنے بارے میں سوچتی ہوں تب ہی کہہ رہی ہوں میری خوشی اِس میں ہے یہاں اُن کے قریب رہنے میں ایک بات اٹل حقیقت ہے اب طیات صرف عامر کے ہی نام سے جانی جائے گی میں بہت گھمنڈی بھی ہو گئی ہوں امی اور عامر کا نام تو میرا گھمنڈ ہے میں بھلا کیسے اسے خود سے الگ کر دوں.....

اُنہوں نے طیات کو بنایا ہے سنوارا ہے ایک نک چڑی نازک اندام "لڑکی" بنا دیا ہے

مگر صرف اپنے لیے... ہر ایک کے لیے طیات ایک ایسا پہاڑ ہے جسے سر کرنا اب نا ممکن ہے اور اِس پہاڑ کے روبرو جب عامر آئیں گے تو مُجھے سہل تر پائیں گے جواب روزِ قیامت ہی ہو گا"....

درد اب بھی تھا مگر چہرہ عامر کی محبت سے پُر نور اور مطمئن تھا....

"مُجھے آپ پر فخر ہے طیات"...

نزہت خاتون نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

شام اپنے سائے ہر سو پھیلا رہی تھی نزہت خاتون اب مطمئن تھیں کے اُنہیں اب تنہا زندگی نہیں گزارنی تھی واقعی عامر تبریز اپنے ہر عزیز انسان کو اتنی محبت اور چاہت دے کر گیا تھا کہ وہ خود غرض ہو چکے تھے کیونکہ اب وُہ جانتے اپنی خواہشوں کو از خود ہی پورا کرنا ہے اُن کی خوشیوں کا خیال رکھنے والا وُہ شخص اب نہیں ہے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابو بکر مِلنے آیا ہے تُم سے"....

احد نے اُسے بتایا....

"مگر مجھے نہیں مِلنا"...

ماریہ رُخ بدل کر بولی...

"میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ تُم ایک دفعہ اُس کی بات سن لو تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا سر آنکھوں پر"...

احد اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولا تو ماریہ کو ماننا ہی پڑا....

احد کے جانے کے کُچھ دیر بعد اُسے کمرے میں کسی اور کے موجود ہونے کا احساس ہوا وُہ جانتی تھی کون تھا مگر پیچھے پلٹ کر دیکھنا مات تھی....

"میں جانتا ہوں میرے الفاظوں نے آپکا بہت دِل دکھایا ہے مگر یقین جانئے جس لمحے مُجھے اپنی غلطی کا ادراک ہوا میں اپنی نظروں میں رُسوا ہو گیا ہمت نہیں ہو رہی تھی کے آپکے سامنے آسکوں....

غصّہ واقعی بہت بری چیز یہ ایک احساس کئی گھر منٹوں میں تباہ کر سکتا ہے اِس احساس کو خود پر غالب نہ آنے دینا ہی اِنسان کی جیت ہوتی ہے میں ہار گیا لیکن آپ نے مُجھے حقیقت سے روبرو کروایا مگر میں اپنا چہرہ سچ کے آئینے میں دیکھ نہیں سکا...

"ماریہ میں نے آپکا بہت دِل دکھایا ہے شاید معافی کے قابل بھی نہیں ہوں مگر پھر بھی آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں آپ مُجھے مُجھ سے بہتر جانتی ہیں... آپ جانتی ہیں میں منانے کے لئے لمبی لمبی تقریریں نہیں کر سکتا میں زن مریدوں کی طرح آپکے پیروں میں نہیں گر سکتا میری مردانگی مجھے اِس بات کی اجازت نہیں دیتی....

آپ تو بہتر جانتی ہیں مجھے میں یہ نہیں کر سکتا....

بس اتنا کہوں گا" میں شرمندہ ہوں" اور آئندہ ایسا نہیں ہو گا...

اب آپ پر منحصر ہے میرے لفظوں پر ایمان لے آئیں یہ یا میری صداقت سے منکر ہو جائیں اور اِس تعلق سے دستبردار ہو جائیں فیصلہ صرف اور صرف آپکا ہے میں ہمارے ہونے والے بچے کا واسطہ بھی نہیں دوں گا آپکو کیونکہ یہ آپکے احساسوں سے کھیلنا ہو گا اور میں اِنسان کی کمزوریوں کی نبض پکڑ کر کاٹنے والوں میں سے نہیں ہوں...

اگر محبت یہ ہے انسان محبوب کا فرمانبردار ہو اس کے اشارہ آبرؤ پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو اور محبوب کا سراپا صرف شعور نہیں بلکہ لاشعور میں اس طرح نقش ہو جائے کہ انسان لاشعوری طور پر محبوب کی ایک ایک ادا کو اختیار کرے... تو ہاں مُجھے آپ سے محبت ہے بہت محبت ہے یہ وُہ جذبہ ہی نہیں جو میں لفظوں میں بیان کر سکوں میرے احساسات محسوسات صرف میں سمجھ سکتا ہوں لفظوں میں ڈھالنے کا ہنر نہیں آتا میں ایک عام سا انسان آپکی معافی کا طلب گار ہوں"....

ابو بکر کہہ کر چُپ ہو گیا تھا....

"معافی بھی حق سے مانگ رہے ہو اپنے لفظوں کی حاکمیت پر غور کرو اِن سے ندامت نہیں اِن سے صرف بیزاری جھلکتی دکھائی دیتی ہیں ایک بیزار اِنسان کبھی نادم نہیں ہو سکتا وُہ تو صرف اپنے نفس کا خادم ہوتا ہے ابو بکر تمہیں زن مرید کہلانا گالی لگتا ہے تو مجھے "بیچاری عورت" کہلانا سر پر جوتی پڑنے کی مانند لگتا ہے"...

ماریہ نے اُس کے سامنے کھڑے ہو کر آنکھیں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے بے خوفی سے کہا...

"آئی ایم سوری"...

ابو بکر نے انتہائی نرمی سے کہا....

"اور یہ کب تک چلتا رہے گا وُہ لڑکی یہاں ہے تمہارے میں کہاں ہوں...؟"

ماریہ اُسکے سینے پر اُنگلی رکھتے ہوئے بولی....

"جب تک تُم اُسے بیچ میں لاتی رہوں گی ہاں وُہ میرے دِل میں ہے مگر ایک کونے میں کہیں دفن ہے وُہ محبت میرے بقیہ دِل پر تمہاری حکمرانی ہے صرف میں کبھی اُسے بیچ میں نہیں لاتا صرف تُم لاتی ہوں"...

وُہ تُم پر آگیا تھا...

"آج بھی لڑنے آئے ہو"...

ماریہ نے خفگی سے کہا...

"اپنی محبوبہ کو لینے آیا ہوں"...

ابو بکر نے آخری پتا پھینکا....

"مت کروایسی باتیں تُم پر سوٹ نہیں کرتی تُم میرے ڈبل بیٹری ہی ٹھیک ہو اکڑو

سڑو سے"....

وُہ بھی لمحے بھر میں پگھلی تھی....

"معاف کر دیا نا"...

ابو بکر نے کندھے سے پکڑ کر اُسے کھینچا تو سیدھا اُس کے کشادہ سینے سے جا لگی....

"ہاں..زبردستی کی معافی"...

وُہ نروٹھے پن سے بولی...

ماریہ اپنے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگوں کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

ابو بکر مسلسل اُسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا..

اُنگلی تھوڑی کے نیچے رکھتے ہوئی چہرہ اونچا کیا...

"کیا ہوا"...

ماریہ نے لجا کر کہا...

"تُم بہت پیاری ہو"...

ابو بکر نے دِل سے کہا...

"کوئی نئی بات بتاؤ سب کو پتا ہے"...

"مُجھے تو آج احساس ہوا نا"...

ابو بکر نے اُس کی پیشانی کا بوسہ لیا تھا۔۔۔

ماریہ کے لئے یہ حرکت بلکل غیر متوقع تھی وُہ حیران رہ گئی....

"آئی لو یو سو مچ"..

ابو بکر نے اُسے سینے سے لگا لیا....

طمانیت کا احساس ماریہ کے رگ و پے دوڑ گیا تھا بس اک کسک تھی جو تا عُمر رہنی تھی کے وُہ اُس کی زندگی میں بطور خاص حیثیت آنے والی واحد لڑکی نہ تھی....

"طیات کی محبت کی قبر کتنی گہری ہے یہ میں بھی جانتی ہوں ابو بکر"...

اُس نے دِل میں کہا لبوں سے ہولا سا مسکرا دی....

☆☆☆☆☆☆

اُس نے ایک طائرانہ نگاہ ہال پر ڈالی دو تین بار مائک کے قریب ہلکی سے پھونک ماری تھی....

آج کی اس تقریب میں میری سوچ کے اجالے جس موضوع کے حوالے سے اپنی تابانیاں بکھیرنے کے لیے بیتاب ہیں وہ ہے۔۔۔۔۔زندگی...

۔۔۔۔زندگی۔۔کیا ہے؟..

یہ ایک ایسا گنجلک سوال ہے نہ صرف یہ کہ ہر انساں اکثر ایک دوسرے سے پوچھتا رہتا ہے بلکہ خود سے خود بھی پوچھتا ہے آیئے آج اس اہم موضوع پر بات کرتے ہیں اور ایماندارانہ جائزہ لیتے ہیں کہ کیا ہم اس کے حقوق پورے کر رہے ہیں؟

وُہ رُکا تھا...

ایک بار کسی نے مجھ سے پوچھا زندگی کیا ہے؟ میں نے کہا محض چارہ کھا کر زندہ رہا جائے تو جانورپن، انسانیت کی فلاح کیلئے ہو تو مقدس فریضہ اور عارضی قیام سمجھا جائے تو موت....

زندگی کیا ہے اک سفر کے سوا

ایک دشوار رہ گزر کے سوا

کیا ملا تشنہ محبت کو

Copyright by Author

ایک محروم سی نظر کے سوا

عشق کے درد کی دوا کیا ہے

سب سمجھتے ہیں چارہ گر کے سوا

کچھ نہیں غم گساریٔ احباب

اہتمام غم دگر کے سوا

کتنی تنہا تھیں عقل کی راہیں

کوئی بھی تھا نہ چارہ گر کے سوا

دولت سجدہ ہو سکی نہ نصیب

اور بھی در تھے تیرے در کے سوا

کچھ نہیں ہے فسوں طرازی حسن

عشق کی شوخیٔ نظر کے سوا"...

"بڑی تیزی سے وقت چلتا ہی جا رہا ہے۔

زندگی گزر رہی ہے اور گزرتی ہی جا رہی ہے۔کتاب حیات میں کئی باب کا اضافہ ہو گیا ہے۔کئیِ صفحات کالے ہو چلے ہیں۔کہیں تلخ اسباق کی تلخی ہے اور کہیں شریں لفظوں کی مٹھاس ہے۔

دنیا میں آئے اتنا عرصہ ہو چلا ہے۔ایک نظر پیچھے کی طرف دیکھیں تو خیال آتا ہے

کہ زندگی کیا ہے!

محسوس ہوتا ہے کہ زندگی ریل گاڑی کی طرح ہے آہستہ آہستہ سب ہی اپنی زندگی کی

گاڑیوں کو لے رواں دواں ہیں۔ کہیں رُک جاتی ہے۔

کہیں چلنے لگتی ہے۔

لوگ اس میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے مطلوبہ اسٹیشن پر اتر جاتے ہیں۔

جذبات میں ہلچل ہونے لگتی ہے۔

خون جوش مارتا ہے لیکن یہ وقت بڑا ظالم ہے۔ہر زخم کو بھرتا ہی چلا جاتا ہے!

زندگی ایک کتاب کی طرح ہے! لفظ بکھرے پڑے ہیں! فہرست کی ترتیب ہو چکی ہے

مگر آنکھوں سے اوجھل ہے۔۔

ابواب میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، کتاب کے صفحات تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔

محبتوں سے دور کا آغاز ہوتا ہے نفرتوں سے آشنائی ہوتی ہے۔

جنون ہوتا ہے تو ہم وہ سب کرتے ہی چلے جاتے ہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں !

موجوں کے اضطراب کو سکون میسر آتا ہے۔ پچھلے صفحات پر نظر ڈالتے ہیں تو ڈھیر

ساری غلطیوں کا پچھتاوا ڈسنے لگتا ہے۔ تجربات کی دنیا وسیع ہو جاتی ہے مگر وقت ختم ہو

Copyright by Author

چکا ہوتا ہے۔

زندگی یہی ہے شاید!!

ہر دن کا سورج چڑھتا ہے غروب ہوتا ہے۔

دن پورے ہو جاتے ہیں۔

سال گزر جاتا ہے۔

اور پھر دن پورے ہوتے ہیں تو زندگی ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

عرصے سے زندگی بے سکون ہے۔ حالات میں ڈھالنے کا سلیقہ نہیں آرہا! خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ اذیت بڑھ جاتی ہے، زندگی سے وحشت ہونے لگتی ہے اور موت سے خوف آتا ہے۔ پر پھر بھی ہم زندہ ہے پتا ہے کیوں؟ کیوں کہ ہمیں اپنے حصے کا جینا ہی ہے۔ غم کا برتنا نہیں آیا تو بھی! زندگی نہیں گزر رہی یہ ہمیں لگتا ہے مگر زندگی کی گاڑی اب بھی رواں ہے اور رہے گی۔ جینا بھی آ ہی جائے گا، شاید کچھ اور وقت لگ جائے۔

زندگی کے بے شمار رنگ ھیں ہر رنگ اسکا نرالا ہے ہر ایک کا زندگی کے بارے میں ایک نیا ہی فلسفہ ہے اس جہان رنگ و بو میں جدھر بھی دیکھیں گے زندگی کا حسن پھیلا ہوا نظر آے گا اگر کسی چمن میں چلے جائیں ایسا لگتا ہے اسی کا نام زندگی ہے...

Copyright by Author

اگر پھول سے پوچھیں تو جواب ملے گا مسکراھٹ کا نام زندگی ہے...

ننھی کلیوں سے پوچھیں تو جواب ملے گا خوشبو بانٹنے کا نام زندگی ہے...

سمندر کی موجوں سے پوچھا تو کہنے لگیں ساحل کے آغوش میں آجانا زندگی ہے...

سمندر سے نکل کر سیپ نے کہا تناہی کا نام زندگی ہے...

ساحلوں کی ہوا بولی اٹھکیلیوں کا نام زندگی ہے...

گھٹاوں کی سیاہ فام پریوں نے کہا پیاسوں پر ٹوٹ کر برسنا زندگی ہے...

قوس قزح نے کہا اپنے رنگین حسن کے جادو میں سارے جہاں کو جکڑلینا زندگی ہے..

ستاروں نے کہا اداس راتوں کو سجانا زندگی ہے...

چاند نے مسکرا کر کہا تاریک راتوں پر چھا جانا اندھیروں کے پردے چاک کرنا زندگی ہے...

جب حس کائنات سے نکل کر انسانوں کے ہجوم کی طرف آیا تو غربت کے ستائے ہووں نے کہا رنج والم کا نام زندگی ہے...

نجومی ہاتھ کی لکیروں کو زندگی کہتا ہے مگر یہ بھول جاتا ھے کہ وہ لوگ بھی قسمت لے کے آتے ہے جن کے ہاتھ نہیں ہوتے...

اہل قلم نے کہا اپنے جذبات واحساسات کو الفاظ کی مالا میں پرو کر اوراق میں سجا دینے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

کا نام زندگی ہے...

مصور نے کہا رنگوں کا ملاپ زندگی ہے...

عاشق نے کہا محبوب کی آنکھوں میں ڈوب جانا زندگی ہے...

جب کائنات کی مختلف اشیاء اور مختلف انسانوں کے نظریہ حیات کو جان لیا مگر پھر بھی مجھے زندگی کا روپ نظر نہ آیا مشرق کی زندگی مغرب کی زندگی شمال والوں کی زندگی جنوب والوں کی زندگی مگر زندگی کیا ہے میں حیران کھڑا تھا ایک صدا آئی میں نے غور کیا تو یہ دل کی صدا تھی آ تجھے بتاوں زندگی کیا ہے میں چل پڑا چلتے چلتے ایک دروازے پر جا کر میں رک گیا اوپر دیکھا تو پڑھ کے جسم کانپنے لگا لکھا تھا خدا کا گھر مسجد بیت اللہ میں رک گیا دل نے کہا آگے بڑھ میں نے دروازہ کھولا اندر داخل ہوا خدا کے گھر میں سکوت کا عالم تھا میں نے کہا اے دل اس کا نام زندگی ہے دل نے کہا نہیں آگے بڑھ اس الماری کو کھول میں نے جب کھولی تو اس میں مختلف کتابیں بے ترتیب پڑیں تھیں میں خاموش تھا میں چیخ پڑا بتا تو سہی کیا ھے زندگی دل نے کہا یہ سامنے غلاف میں لپٹی کتاب کھول میں نے کانپتے ہاتھوں سے غلاف اتارا اس پر تحریر تھا قرآن مجید میں نے فرط محبت میں اسے چوما آنکھوں سے لگایا

گرم آنسو ٹپک ٹپک کرر خساروں پر بہنے لگے میرا وجود تھر تھر کانپنے لگا دل نے کہا

اسے کھول میں نے کھولا تو میری نظر ان الفاظ سے ٹکرائی

"الٓمٓ ، ذٰلِکَ الکتٰبُ لا ریب فیہ ھدی للمتقین"

دل نے کہا اے زندگی کے متلاشی یہ زندگی ہے اسے پڑھ اسکے اصول اسکا قانوں ہر شبہے سے پاک ہے یہی وہ کتاب ہے جسکی راہ نمائی ہمیں اندھروں سے روشنی میں لاکر چھوڑتی ھے

اسی پر عمل پیرا ھونے سے حقیقی زندگی حاصل ہوتی ھے....

عناصر میں ظہور ترتیب۔

زندگی کیا ہے فقط طائرِ قفسِ روح۔"

راحیل نے سامنے ساکت ہال پر نظر کرتے ہوئے اپنی تقریر کا اختتام کیا تھا....

پورا ہال تالیوں کی گونج سے جی اُٹھا تھا....

ہر ایک نے اُسے شاباشی دی....

"ماشاءاللہ بہت بہت خوبصورت تجزیہ کیا آپ نے زندگی کا آپکے اندازِ بیاں میں سامنے والے کو ساحر کر دینے کی خاصیت ہے آپ درس کیوں نہیں دیتے"...

کسی نے کہا تھا...

راحیل محض مسکرا دیا....

"اللہ نے توفیق دی تو ضرور"...

وُہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا کتاب کو سینے سے لگائے وُہ اولڈ ایج ہوم کی حدود سے باہر آگیا...

ایک نظر مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں النعم اولڈ ایج ہوم اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ لکھا تھا...

راحیل کی زندگی کا مقصد اب صرف اِنسانیت کی خدمت اور اپنے گناہوں کا ازالہ تھا جانے انجانے اُس نے کئی زندگیاں تباہ کی تھیں اب صرف ازالہ تھا جو اُسے کرنا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اقراء"....

جازم نے آواز لگائی...

"جی کہیں"...

وُہ فوراً پانی کا گلاس لے کر اُس کے سامنے تھی....

"بیٹھیے"...

جازم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا....

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

"ہم لوگ اگلے ہفتے انگلینڈ جارہے ہیں؟"

جازم نے اقراء کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا..

"کیوں"..

اُس نے حیران ہوکر پوچھا...

"ہنی مون کے لیے"..

جازم نے شرارت سے آنکھ دبا کر کہا...

"کُچھ بھی کہتے ہیں آپ"...

اقراء نے ہاتھ چھڑوانا چاہا...

چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے ہوئے تھے...

"شرماتی کیوں ہیں یار شادی کو سات مہینے ہوگئے ہیں اور ہم ابھی تک کہیں گھومنے نہیں گئے تو میں نے ہی پلان بنالیا"..

اُس نے محویت سے دیکھتے ہوئے کہا...

"میں آتی ہوں"...

اقراء نے جھٹ ہاتھ کھینچا اور جانے کے لئے پلٹ گئی...

اُس کا دوپٹہ کھینچا تھا پلٹ کر دیکھا تو دوپٹے کا ایک کونا جازم کے ہاتھ میں تھا اور وہ مسکرا رہا تھا...

"جازم ریحان کے اسکول سے آنے کا ٹائم ہو رہا ہے مجھے اُس کی من پسند پاستا بنانی ہے پلیز جانے دیں"...

اقراء نے التجاء کی۔۔۔

وُہ بے اختیار ہنسا تھا....

اُٹھ کر چلتا ہوا اُس کے پاس آیا دوپٹا اُس کے شانے پر ڈالتے ہوئے خود سے قریب کیا اور بولا....

"میں واقعی بہت خوش قسمت ہوں جو آپ میرے ساتھ ہیں ہو بہو وہی جیسی میری چاہ تھی کہ میری جیون ساتھی ہو"...

جازم نے لگاوٹ سے کہا...

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں"...

اقراء نے اُس کی نظروں کا ارتکاز پا کر شرماتے ہوئے چہرہ اوپر کیا....

"کُچھ نہیں"...

جازم نے اُسے حصار سے آزاد کیا..

"میں آتی ہوں"...

اقراء نے رُکا ہوا تنفس بحال کرتے ہوئے کہا....

"سنیں"...

آواز آئی....

"جی"..

اقراء پلٹی....

کُچھ لمحے یوں ہی سرک گئے....

"آئی لویو"...

جازم نے اظہار کیا تھا جو وُہ ہر روز ہی کرتا تھا۔۔۔

اقراء نے پلکوں کو جُھکا کر اُٹھایا اور ان کہا شکریہ ادا کرتی چلی گئی جازم اِس ادا پر ہر بار کی طرف آج بھی دِل و جان سے فدا ہو گیا تھا۔۔۔

سات مہینے جازم کی سنگت میں گزارا ہوا ہر لمحہ اقراء نے جیا تھا...

راحیل اور ابو بکر کے سمجھانے پر اُس نے شادی کی تھی مگر جازم کی محبت نے اُسے جیت لیا تھا....

جازم کی بے شمار محبت نے ماضی کے زخموں اور دُکھوں پر پھاہے کا کام کیا تھا حماد آج

Copyright by Author

بھی اُس کے دِل میں بستا تھا وہ کبھی اُس شخص کو بھلا نہیں سکتی تھی جس نے اُس سے بے غرض بے لوث محبت کی اُسے اپنی ذات پر کھویا ہوا یقین لوٹایا تھا...

مگر زندگی کا نام ہے گزرنا وہ گزرتی جاتی ہے وقت کسی کا عزیز نہیں ہوتا اس کی کسی سے یاری نہیں ہوتی... لوگ کہتے ہیں خود غرض انسان ہوتا ہے مگر اصل خود غرض وقت ہی تو ہوتا ہے بے غرض ہو کر بہتا جاتا ہے اِنسان اِس کی دھار اپر چاہے ان چاہے گرتا بھڑتا ہی چلا جاتا ہے...

زندگی میں لوگ آتے ہیں قیام کرتے ہیں اپنی مدت پوری کرتے ہیں اور بوریا بستر ا سمیٹے نئے سفر پر نکل پڑتے ہیں نہ وُہ رُکتے ہیں نا ہم جانے والے اِنسان کو روکا نہیں جاتا نا آنے والی خوشیوں کو ٹوک لگائی جاتی ہیں اُنہیں تو بانہیں وا کر کے آغوش میں بھر لیا جاتا ہے آنکھوں میں بسایا جاتا ہے دِل میں جگہ دینی ہوتی ہے... اِنسان محبت کے بدلے محبت کا طالب ہوتا ہے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طیات"..

"ہوں"

"تمہارا ڈرائیور آ گیا ہے"..

"اوہ اچھا"...

آسیہ نے اُسے احساس دلایا کے وقت کافی گزر چکا ہے اب اُسے گھر چلنا چاہیئے۔۔۔

طیات نے کُرسی کی پُشت پر ڈالی ہوئی گردن اُٹھا کر اُسے دیکھا...

آنکھوں میں سوچ کی اتنی گہری اور واضح دُھند تھی کہ آسیہ کے چہرے پر بے اختیار ہمدردی کے سائے پڑ گئے...

"تُم خود کو تھکا رہی ہو طیات پڑھائی بچے آفس سب ایک ساتھ تُم اِنسان ہو جو مشین نہیں"...

آسیہ نے ہمدردانہ انداز میں کہا...

طیات نے ایک گہری سانس لی تھی اور ہونٹوں پر پھر سے فریب دیتی مسکراہٹ سجالی تھی....

"کُچھ نہیں ہوتا میری دوست.. میری پڑھائی کسی کا خواب ہے، بچے میرا فرض اور آفس، آفس ہے تو سب ہے"...

اُس نے نوٹس سمیٹتے ہوئے ایک نظر وال کلاک پر ڈالی تو احساس ہوا وقت واقعی بہت ہو چکا تھا حماد اسکول سے آچکا ہوگا...

Copyright by Author

"ہاں چلو اب"...

طیات نے یونیورسٹی سے باہر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا...

"تھک نہیں جاتی تُم آخری کس مٹّی کی بنی ہو"...

یہ وُہ سوال تھا جو آسیہ اُس سے پچھلے دو مہینے میں ہزار بار پوچھ چکی تھی....

"تھکن کیا ہوتی ہے؟ میں اپنے اِس احساس کو بہت پہلے مار چکی ہوں آسیہ کیونکہ میں جانتی ہوں اگر میں تھک گئی تو میری تھکن کو لمحے میں دور کر دینے والا اب کوئی شخص نہیں ہے...میں پھر کیوں تھک جاؤں؟"...

طیات نے جواب دے کر سوال داغ دیا تھا جس کا کوئی جواب نہ تھا...

"اچھا آسیہ خُدا حافظ"...

طیات نے گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا...

"اللہ حافظ"...

آسیہ نے رُک کر کہا دِل میں ہر بار کی طرح اُس لڑکی کی عزت بڑھ گئی تھی...

اُس نے گاڑی بیٹھتے ہی بیگ سے ایک ڈائری نکالی اور تہہ شدہ صفحے کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیا..

Copyright by Author

وقت کا دھارا ازل سے بہتا چلا آرہا ہے اور ابد تک بہتا رہے گا..اِس کے سنگ سنگ ہی زندگی بہتی چلی آرہی ہے...زندگی اپنے بہاؤ میں انسانوں کو ریگ گزاروں کی طرح بہاتی چلی جاتی ہیں۔۔۔ریگ زار کبھی اپنی جگہ سے ہل کر وہیں جم جاتے ہیں۔ کبھی کُچھ دور تک چلے جاتے ہیں۔کُچھ رُک جاتے ہیں کُچھ آگے بڑھ جاتے ہیں۔کُچھ نئے شامل ہو جاتے ہیں.وُہ بھی رُکتے ہیں آگے بڑھ جاتے ہیں۔پھر ٹھہر جاتے ہیں...

غرضیکہ زندگی سے چمٹے ریگ زاروں کا سلسلہ ازل سے چل رہا ہے اور ابد تک چلتا رہے گا۔ایسی ایسا ہی ریت کا ذرہ ہے جو وقت کے دھارے پر بہتا چلا جاتا ہے...

کبھی نزدیک ہی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے کبھی دور تک چلا جاتا ہے..یہ دوری نزدیکی ماہ و سال میں ماپی جاتی ہے اور یہی عُمر کہلاتی ہے...

عُمر چند لمحے بھی ہو سکتی ہے.چند ماہ چند سال اور سالہا سال بھی ہو سکتی ہے...

عمر کی بھی کئی رُخ کئی زاویے کئی جہتیں ہوتی ہیں...عُمر اِنسان کا وہ حصہ جو وُہ زندگی کے سنگ سنگ گزارتا ہے..۔یہ عرصہ ہر اِنسان کے لیے ایک سا نہیں گزرتا ہر زیست کی الگ رواد ہے الگ پہلو الگ زاویہ...

زندگی اپنا وُہ سرمایہ جیتے جاگتے اِنسان کی صورت میں اُٹھائے چلی آتی ہیں اور بلا آخر

موت کے حوالے کر دیتی ہے...

زندگی جیتی ہی مرنے کے لئے ہے....

"آپ سے کوئی جیت ہی نہیں سکتا عامر"..

اُس نے عقیدت مندی سے کہا پچھلے سات ماہ سے اُسکا یہی معمول تھا وُہ عامر کا لکھی گئی ڈائری کا ایک صفحہ پڑھتی تھی اور اپنے دِل میں موجزن عامر کی محبت میں مزید شدت پاتی...

اُسے عامر کی ڈائری اسٹڈی روم سے ملی تھیں صرف ایک ڈائری نہیں بے شمار ڈائریز جو شاید وُہ جب سے لکھتا آرہا تھا جب سے اُس نے ہوش سنبھالا تھا اپنی زندگی کے ہر اچھے برے تجربے کو محفوظ کرنے کے لئے اُس نے کاغذ اور قلم سے دوستی کی تھی صفحوں کو اپنا ہم راز بنایا تھا بے جھجک ہر بات کہی تھی...

"باجی گھر آ گیا"...

طیات اپنی سوچوں میں مستغرق تھی جب ڈرائیور منزل آنے کی اطلاع اُسے دی....

اُس نے راستے سے بچوں کے لئے لی چیزوں کی شاپرز کو ہاتھوں میں لیا اور رہائشی عمارت کے اندر چل دی....

"السلامُ علیکم مما"...

"وعلیکم سلام مما کی جان"...

طیات نے شاپرز صوفے پر رکھتے ہوئے حماد کو گود میں لیا اور پیار کیا.... جبکہ نزہت خاتون کی گود میں بیٹھی فاطمہ نے اُس کی جانب ہمکنا شروع کر دیا تھا...

"بیٹا تُم فریش ہو جاؤ اور لنچ کر لو مُجھے یقین ہے تُم نے کُچھ نہیں کھایا ہو گا"...

نزہت خاتون نے سائڈ پر رکھے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیل کر اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

"جی امی"..

اُس نے گلاس ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا...

"امی امان بھائی کی کال آئی تھی وُہ کہہ رہے تھے آپ کا نمبر بند جا رہا ہے اُنہیں کسی ٹینڈر کے سلسلے میں آپ سے بات کرنی ہے شاید سہیل مجید والوں کا ہے کوئی انویسٹمنٹ کی بات کر رہے تھے"...

طیات نے فاطمہ کو پیار کرتے ہوئے کہا..

"میرا فون حماد نے توڑ دیا... شریر کہیں کا"...

اُنہوں نے ہلکی سے چپت حماد کو لگائی تھی...

"حماد"...

طیات نے اُسے گھورا تھا..

"اب تم ڈانٹتے نہ لگ جانا بچے کو خراب ہونے والی چیز تھی ہو گئی"...

وُہ فوراً حمایت کو بولی....

"امی آپ ہی کے لاڈ پیار نے اسے ضدی بنا دیا ہے"...

اب وُہ شکوہ کر رہی تھی...

"کچھ نہیں ہوتا بس تم ڈانٹا نا کرو"...

اُنہوں نے چاکلیٹ کا ٹکڑا احماد کی طرف بڑھایا جسے اُس نے آدھے میں ہی اُچک لیا....

اُس کی اِس حرکت پر طیات اور نزہت خاتون بے ساختہ مسکرا دیں...

نزہت اور طیات دونوں کے درمیان ساس بہو کا رشتہ تو کب کا پیچھے رہ چکا تھا وُہ اب ایک دوسرے کے تنہائی کے ساتھی تھے ہمراز تھے دوسرے کے دُکھ درد میں شریک... امان عامر کا بزنس دیکھتا تھا جس میں نزہت خاتون بھی اُس کے ساتھ تھیں اور طیات بھی...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

یہ تعلق اب دوستی کی شکل اختیار کر چکا تھا اور دوست تو پھر دوست ہوتے ہیں بے جھجک اور ہر دُکھ سکھ میں پیش پیش...

"امی میں چینج کرنے جا رہی ہوں... اور حماد تم اپنا بیگ لے کر فوراً اوپر آجاؤ ہوم ورک بھی کروانا ہے تمہارا"...

طیات نے اپنا بیگ اُٹھاتے ہوئے کہا...

حماد نے رونی شکل بنا کر اپنی دادی کو دیکھا تو دادی صدقے واری....

"آجائے گا شام میں تم بھی آرام کر لو"...

اُنہوں نے حماد کو بچاتے ہوئے نصیحت بھی کی.....

"امی... آپ اِن کی عادتیں بگاڑ دیں گی"...

"کوئی نہیں میرے ہی بچے ہیں سنوار بھی دوں گی"...

وُہ ہر بار اُسے چپ کر دیتی تھیں...

"تم کیا دانت دکھا رہے ہو"...

بس نا چلتے دیکھ اُس نے حماد کو ڈپٹا....

اُس نے میکانکی انداز میں گردن کو پھر نزہت خاتون کی طرف کیا.....نزہت خاتون نے طیات کی طرف.....

"اففف.... یہ دادی پوتا"....

طیات پیر پٹختی ہوئی اوپر چلی گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راحیل سنگ مرمر کے ٹھنڈے فرش پر کھلے آسمان کے نیچے آنکھ پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا....

دسمبر کے آخری ایام چل رہے تھے سردی اپنے جوبنوں پر تھی مگر اسے اب کہاں دُنیا کے موسموں کی فکر تھی اُس کے اندر ایک موسم گھر کر چکا تھا کڑکتی جلتی سلگتی دھوپ کا....

وُہ فجر کی نماز کے بعد گھر نہیں گیا تھا وہی رُک گیا تھا اُسے کسی سے کُچھ سننا تھا-----

"السلامُ علیکم مولوی صاحب"...

راحیل نے قدموں کی آواز پا کر فوراً اُٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے کہا...

"آج نماز کے لیے دیر سے آئے"...

اُنہوں نے رسانیت سے کہا...

"جی رات کو نیند نہیں آرہی تھی ۳ بجے کے بعد جا کر آنکھ لگی تھی اسی لیے آذان کے وقت آنکھ کھلی جتنے میں آیا تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی آپ سے ملنے کا موقع ہی نہیں ملا"...

راحیل نے تفصیل بتائی...

"نیند نا آنے کی کوئی وجہ ہو گی یقیناً کیونکہ مجھے تم آج کُچھ مضطرب دکھائی دیتے ہو"...

وُہ اُس کا چہرہ دیکھ کر سمجھ جاتے تھے اندر کیا موسم ہے...

"کیا آپ مجھے قذف کے بارے میں پھر سے بتائیں گے"...

راحیل نے عجیب خواہش کی تھی مگر اُن کے لئے یہ نیا نہیں تھا کیونکہ وُہ اکثر اُن سے کُچھ منفرد سُنتا تھا شاید اُس کے گناہ تھے جو کسی لفظ کے صورت میں سامنے آجاتے تھے اور وُہ اُس کے پیچھے کی کہانی جاننے اُن پہلیوں کو بوجھنے اُن کے پاس آتا تھا....

"کسی پر زنا کی تہمت لگانا قذف ہے"...

اُنہوں نے کہنا شروع کیا....

راحیل نے سر جھکا لیا....

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

"اور جو لوگ پاک دامن خواتین پر الزام لگائیں، پھر اس پر چار گواہ پیش نہ کر سکیں، انھیں اسی کوڑے لگاؤ اور (کسی معاملے میں) ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ اور یہی لوگ فاسق ہیں۔ ہاں، جو اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بلاشبہ اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔"

اس سزا کے حوالے سے کئی فقہی بحثیں تنقیح کا تقاضا کرتی ہیں۔

توبہ و اصلاح کے بعد قاذف کی گواہی کا حکم

ایک بحث یہ ہے کہ مذکورہ آیت میں

'اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا' کا استثناء 'اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ'

سے متعلق ہے یا

'لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا' سے۔

دوسری تاویل ماننے کی صورت میں اس بات کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر قذف کا مرتکب توبہ و اصلاح کر لے تو اس کی گواہی قابل قبول قرار دے دی جائے، تاہم احناف نے اسے فسق سے متعلق مانا ہے اور یہ رائے قائم کی ہے کہ دنیا میں قذف کے مرتکب کی گواہی قبول کرنے کی کسی حال میں کوئی گنجائش نہیں۔

ہماری راے میں کلام میں تین قرینے ایسے ہیں جو احناف کی رائے کو راجح قرار دیتے ہیں:

'لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا'

میں 'اَبَدًا' کی قید از روے بلاغت اس کے بعد کسی استدراک کی گنجایش ماننے میں مانع ہے۔ اگر قرآن مجید کو یہ کہنا ہوتا کہ توبہ کے بعد ان کی گواہی قبول کرلی جائے تو اصل حکم میں 'اَبَدًا' کی قید کا اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"تمہیں مردوں کی ہوس ہے"....

سماعتوں پر حقیقی بم گرنے لگے تھے....

'اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ' میں توبہ کا جو اثر اور نتیجہ بیان کیا گیا ہے، وہ دنیوی سزا سے نہیں، بلکہ اخروی سزا سے متعلق ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پورا استدراک دراصل 'اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ' کے ساتھ متعلق ہے۔

اگر اس استدراک کو ردِ شہادت سے متعلق مانا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ توبہ واصلاح کے متحقق ہو جانے کا فیصلہ ظاہر میں کیسے کیا جائے گا؟

اگر تو یہ فرض کیا جائے کہ قذف کا ارتکاب کرنے والے افراد لازماً ایسے ہوں گے جو اپنی ظاہری زندگی میں فسق وفجور میں معروف ہوں تو ان کی توبہ واصلاح کا کسی حد

تک اندازہ ان کے ظاہری طرز زندگی میں تبدیلی سے کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید نے قذف کی سزا صرف ایسے افراد کے لیے بیان نہیں کی، بلکہ بظاہر بہت قابل اعتماد اور متقی افراد بھی اگر کسی پر زنا کا الزام لگائیں اور چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو ان کے لیے بھی یہی سزا ہے۔ ایسے افراد کے ہاں توبہ اور اصلاح کا ظہور، ظاہر ہے کہ ان کے باطن میں ہو گا جس کا فیصلہ کرنے کا کوئی ظاہری معیار موجود نہیں۔ چنانچہ یہ کہنا کہ ایسے لوگ اگر توبہ و اصلاح کر لیں تو ان کی گواہی قبول کر لی جائے، عملی اعتبار سے ایک بے معنی بات قرار پاتی ہے۔

قرآن مجید نے کسی پاک دامن عورت پر زنا کا الزام ثابت کرنے کے لیے چار گواہ طلب کیے ہیں اور اگر الزام لگانے والا گواہ پیش نہ کر سکے تو اسے قذف کی پاداش میں ۸۰ کوڑے لگانے کا حکم دیا ہے، البتہ ان سے متصل اگلی آیات میں شوہر کے لیے یہ قانون بیان کیا گیا ہے کہ اگر وہ اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو میاں بیوی کے مابین لعان کرایا جائے گا۔ ؎

شوہر کے لیے یہ گنجایش پیدا کرنے کی وجہ بالکل واضح ہے کہ اگر وہ اپنے الزام میں سچا ہے، لیکن چار گواہ پیش نہیں کر سکا تو اسے جھوٹا قرار دے کر قذف کی سزا دینے کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ عورت جس بچے کو جنم دے گی، اس کا نسب اس کے شوہر ہی

Copyright by Author

سے ثابت مانا جائے گا، جبکہ یہ امکان موجود ہے کہ بچہ در حقیقت اس کا نہ ہو۔"

"بس میں چلتا ہوں"....

اُس کے اندر مزید ہمت نہ تھی..

اِنسان جتنا کمزور ہو جائے اپنی ذات سے جڑی حقیقت کا عکس ہمیشہ نظریں چرانے پر مجبور کر دیتا ہے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ سیڑھیاں چڑھتا وہی پر رُک گیا قدم اب ہلنے سے بلکل انکاری تھے اوپر سے آتی آواز نے اسے سحر میں نہیں جکڑا تھا بلکہ کسی نے اُسکے دِل کو مُٹھی میں قید کیا تھا یہ آواز تو وُہ کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا تھا اِس آواز کے بارے میں وُہ کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا تھا یہ آواز تو اُسکی سماعتوں میں ہر وقت گونجتی تھی یہی وُہ آواز جو ذرا اونچی ہو کر اُسکی زندگی کا رُخ موڑ چکی تھی....

وُہ واپس سیڑھیوں پر اُلٹے قدم اُترنے لگا تھا...

آواز اُسکا پیچھا کیے جا رہی تھی وہ مدھم سے آواز اب یکدم اُسے پورے گھر میں آتی اپنے ارد گرد ہی محسوس ہونے لگی تھی....

"خاموشی ایسے میں بنتی ہے پھر اظہار کا ذریعہ نگاہوں ہی نگاہوں میں ہزاروں باتیں

ہوتی ہیں اِنہیں رنگینیوں میں پھر کچھ ایسے موڑ آتے ہیں محبت کا حسین موسم اچانک

رنگ بدلتا ہے دلوں میں میل آتا ہے

تعلق ٹوٹ جاتا ہے تعلق ٹوٹ جانے سے کسی کے روٹھ جانے سے محبت چھوٹ جانے

سے کوئی دل ٹوٹ جانے سے مجھے معلوم ہے جاناں!

کسی کے ذکر سے پلکیں اچانک بھیگ جاتی ہیں

کسی قلبِ حزیں میں پھر اچانک درد کی

اک ٹیس اٹھتی ہے کسی کا قلب بن آواز روتا ہے

کوئی پھر ماہئ بے آب کی صورت تڑپتا ہے، سسکتا ہے، بلکتا ہے..."

طیات تُم تو لکھتی بھی بہت اچھا ہو...

طیات کی کُچھ دوستیں اُس سے ملنے گھر آئی ہوئی تھیں طیات اُنہیں اپنی ڈائری پڑھ کر

سنا رہی تھی...

وُہ حماد سے ملنے آیا تھا....

راحیل کا دِل دوبارہ سسک اُٹھا اُسکا وجود تڑپنے لگا تھا....

"محبت کا حسین موسم اچانک رنگ بدلتا ہے" اُسکی کانوں میں یہی آواز گونجنے لگی تھی مگر الفاظ الگ تھے.....

"پہلی صور پھونکی جا چکی ہے راحیل بے چینی تمہارے وجود میں سرائیت کر چکی ہے۔ تُم کانپ رہے ہو ابھی سے ابھی تو شروعات ہے تُم تو ابھی سے مرنے لگے ہو انتظار کرو اگلے عذابوں کا سوچو تب کیا حال ہو گا تمہارا... ابھی تو بس ابتدا ہے....

تمہارے وجود...

تمہاری انا....

تمہارے وقار....

تمہاری خودسری...

تمہارے گھمنڈ غرور....

تمہارے گناہوں....

تمہارے ظلموں...

کے اختتام کی بس شروعات ہوئی ہے تمہیں بھی تو پتہ چلے کے اوروپر کیا گزرتی ہے"....

تکلیف درد اذیت سے بھری آواز اُسے اپنی رگوں میں دوبارہ اُترتی محسوس ہونے لگی

3 سال پہلے کی رات کا منظر اُسکی زندگی کی "بھیانک ترین رات" کا منظر پھر سے

آنکھوں کے سامنے زندہ ہو گیا تھا....

شیریں آواز ابھی بھی آرہی تھی مگر آواز میں چھپے کرب کو وُہ محسوس کر سکتا تھا...

" کبھی یہ سسکیاں، آہوں کی صورت دھار لیتی ہیں کبھی بن موسمی برسات ہوتی ہے

کبھی راتوں کی تنہائی ڈراتی ہے فراق کے دن

گرچہ کرب آمیز ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ

ہر اک گھاؤ بالآخر بھر ہی جاتا ہے سنا ہے وقت مرہم ہے سبھی غم بھول جاتے ہیں"...

الفاظ زندگی کی حقیقت تھے اُسکی مکمل زندگی کی ترجمانی کر رہے تھے....

وُہ مردہ قدموں سے نیچے اُتر گیا....

"پاپا"

مانوس آواز پر اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی

تھی.....

وُہ اب ہمر کی طرف بڑھنے لگا.....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

ٹیبل لیمپ کی روشنی میں وُہ کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی حماد اور فاطمہ گہری نیند سو رہے تھے..

"بس بہت ہو گیا اب اور نہیں پڑھا جائے گا"...

اُس نے کتابیں بند کرتے ہوئے خود سے کہا...

گردن کُرسی کی پُشت سے ٹکا دی غلافِ چشم گرا دیئے....

دماغ کی اسکرین پر ایک منظر رونما ہوا تھا...

"طیات...ڈاکٹر بننے کے بعد آپ کا سب سے پہلا مریض تو میں ہی ہونگا"....

اُسے عامر کی بات یاد آنے لگی....

بس اب یادیں ہی تو تھیں اُس کے پاس جن کے سہارے وُہ جی رہی تھی....

"ہاں دماغی مریض"...

ساتھ ہی کسی کی کھنکتی آواز بھی گونجتی سنائی دی...

"ہاں ہاں کہہ لیں مُجھے پاگل مگر بنانے والی بھی تو آپ ہی ہیں"...

کسی کی جان نچھاور کرتی شوخ سے آواز تھی جو کمرے کی در و دیواروں سے لپٹی ہوئی تھیں....

سوچوں کا تسلسل ٹیبل پر رکھے موبائل فون کی رنگ ٹون نے توڑا تھا---

اُس نے تساہل سے گردن کرسی کی پُشت سے اٹھائی اور فون کو دیکھا تو چہرے پر بیزاری کے آثار نمایاں ہوتے گئے....

"السلامُ علیکم"...

"وعلیکم سلام"...

دوسری طرف سے اقراء نے جواب دیا تھا....

"کیسی ہو طیات؟؟؟"...

"میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیسی ہیں..؟"

اُس نے رسماً کہا ورنہ اُسے اقراء سے بات کرنے میں زرا دلچسپی نہیں تھی....

"آپی اگر آپ نے اُس ہی بات کے لیے کال کی ہے تو میں آپکو بتا چکی ہوں مُجھے کسی سے بھی مِلنا نہ ہی کُچھ سننا ہے"...

اُس نے دوٹوک بات کی....

"طیات صرف میری خاطر ایک دفعہ مِل لینے میں حرج ہی کیا ہے"...

اقراء نے التجاء کی...

"آپی میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں پلیز مجھے کسی بھی چیز کے لیے فورس نہ کریں"...

اُس نے بیزاری سے کہا....

"طیات میرے لیے بس ایک بار راحیل سے مِل لو وُہ بس ایک بار تُم سے ملنا چاہتا ہے"...

"میری زندگی کا کوئی لمحہ اتنا غیر اہم نہیں ہے آپی جسے میں اُس شخص کی چند فضول باتوں کو سننے کے لیے ضائع کر دوں"...

وُہ سنگدلی کی حد پر تھی....

"آپ کے لیے یہ سب کہنا بہت آسان ہے آپی کیونکہ آپ نے وہ نہیں سہا جو میں سہہ چکی ہوں.... آپ کہتی ہیں کہ آپ میرا درد،تکلیف سمجھ سکتی ہیں مگر یہ صرف بہلاوے ہیں انگاروں پر چلنے کی جلن صرف وہی انسان جان سکتا ہے جو اُس سے گزر رہا ہو دور کھڑے رہ کر ترحم بھری نظروں سے دیکھنا اور اُس تکلیف کو سہنا دو ایسی نا ممکن باتیں ہیں جیسے سورج کا مغرب سی نکلنا مشرق میں جاڈوبنا۔۔۔میرا اور راحیل کا ایک ہو جانا نا ممکن ہے میں کوئی کھلونا نہیں جب دل کیا توڑ کر پھینک دیا احساس ہوا تو تیمارداری کو آ گئے"...

Copyright by Author

"طیات میری بات۔۔۔۔"!

"آپی پلیز...اگر صرف مُجھ سے بات کرنی ہو میرے متعلق تو ہی کال کیجئے گا مُجھے آپکے بھائی میں اُسکی زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"...

اُس نے درشتگی سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا....

"کیوں مُجھے سکون سے جینے نہیں دیتے مُجھے نہیں ہے ضرورت اب کسی سہارے کی میں وُہ بننا چاہتی ہوں جو عامر آپ مُجھے بنانا چاہتے تھے"...

اُس نے خود سے کہا....

وُہ بے چینی کے عالم میں کمرے میں ادھر سے ادھر چلنے لگی....

پتھر کا سمجھ کر رکھ لیا ہے عورت کو یہ مرد چاہے جو کر جائیں آخرش انہیں معاف کر دیا جائے اور پھر زندگی کا حصہ دار بنا دیا جائے...؟؟"

وُہ خود سے سوال کر رہی تھی...

سائڈ ٹیبل پر رکھے جگ میں سے گلاس میں پانی ڈالا اور حلق کے اندر انڈیلا...

کُچھ راحت محسوس ہوئی...

چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے بالوں کو جوڑے کی شکل دی اور دوپٹہ اتار کر سائڈ پر رکھ دیا....

اُس نے دراز میں سے عامر کی ڈائری نکالی اور پڑھنے لگی....

یہ صفحہ اُس نے شاید طیات کے لئے ہی لکھا تھا کیونکہ شروعات میں لکھا تھا...

"متاعِ حیات"...

"عقاب کی عمر ستر سال ہوتی ہیں....

اِس عُمر تک پہنچنے کے لئے اُسّے سخت مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے....جب اُس کی عُمر چالیس سال ہوتی ہیں تو پنجے کند ہو جاتے ہیں جس سے وہ شکار نہیں کرپاتا... مضبوط چونچ بھی عُمر کے بڑھنے سے شدید ٹیڑھی ہو جاتی ہے...پر بہت بھاری ہو جاتے ہیں سینے کے ساتھ چپک جاتے ہیں.. اُڑان بھرنے میں سخت دشواری کا سامنہ کرنا پڑتا ہے...اِن مشکلات کے ہوتے اُس کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں.. موت کو تسلیم کرلے یا 150 دِن کی سخت ترین مشقت کے لئے تیار ہو جائے"...

طیات کو یقین ہو چلا تھا یہ اُس کے لیے ہی لکھا گیا تھا...

وُہ مزید پڑھنے لگی...

"وُہ پہاڑوں میں جاتا ہے چونچ کو پتھروں پر مارتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جاتی ہے ..

کُچھ دن بعد نئی چونچ نکلتی ہے تو اُس سے اپنے ناخن جڑ سے نکال پھینکتا ہے ....

نئے ناخن نکل آتے ہیں تو وُہ چونچ اور ناخن سے اپنا ایک ایک بال اُکھاڑ پھینکتا ہے..

اِس عمل میں اسے پانچ ماہ کی طویل مشقت سے گزرنا پڑتا ہے...

پانچ ماہ بعد پھر اُڑان بھرتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اُس نے نیا جنم لیا ہو...اِس طرح وُہ مزید تیس سال زندہ رہ پاتا ہے...

بعض دفعہ زندگی کو بدلنا ضروری ہوتا ہے تاکہ ہم اِس سے بہتر زندگی گزار سکیں....

بھلے زندگی بدلنے کے لیے سخت جدوجہد ہی کیوں نہ کرنی پڑے...ڈٹ کر ہر مشکل کا سامنہ کرنا چاہیے"...

"آپ جاکر بھی یہی ہیں عامر ہر دم ہر لمحہ میرے رہنما بن کر"....

اُس نے کتاب کو چومہ اور سینے سے لگایا....

"میں ملوں گی تم سے راحیل..."

اُس نے فیصلہ کر لیا تھا...

"مگر"....

ایک پُراسرار مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

۲۳ سال بعد.......

وُہ بھی اپنی سوچوں میں مستغرق ہی تھی کہ ڈاکٹر شفقت آناًفاناً اندر داخل ہوئے....

"ڈاکٹر طیات ایمرجنسی کیس ہے"...

اُنہوں نے اپنا تنفس بحال کرتے ہوئے کہا....

"چلئے"...

طیات نے کہا اور اُن کے ساتھ چل دی....

ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوئی تو اُس نے دیکھا ایک لڑکا لگ بھگ اٹھارہ انیس سال کا اسٹریچر پر شدید زخمی حالت میں تڑپ رہا تھا سر سے مسلسل خون بہہ رہا تھا....

"آپریشن تھیٹر ریڈی کریں"...

" We have to do surgery right now ... skull is badly affected maybe internal bleeding has begun ..."

اُس نے کہنے کے ساتھ ہی ڈریسنگ شروع کر دی تھی....

" Contact the Blood Bank We need a lot of blood ... Who is with the patient???.."

"ڈاکٹر پلیز میرے بھائی کو بچا لیں اِن کے سوا میرا اِس دُنیا میں کوئی نہیں ہے"...

ایک سولہ سترہ سالہ لڑکی جو خود زخموں سے چور تھی ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی...

"کُچھ نہیں ہو گا بیٹا آپکے بھائی کو.... آپکا بھائی بلکل ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہونا بچے۔۔۔"

اُس نے تسلی دیتے ہوئے کہا....

"میں کسی بہن سے اُس کے بھائی کو دور نہیں ہونے دوں گی"...

اُس نے دِل میں کہا تھا آنکھوں کے سامنے حماد کا چہرہ تھا..

"I can handle you go home..."

آسیہ نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا...

"my duty is my 1st priority..."

اُس نے قطعیت سے کہا....

"تمہارا ہونا ضروری ہے طیات تُم فاطمہ کی ماں ہو"...

اب وُہ آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ رہی تھی...

"وہاں امی بھائی ایان حماد، راحیل موجود ہیں"...

"مگر تُم ماں ہو"..

"آسیہ مُجھے کرنے دو"...

اُس نے ہیئر نیٹ پہنتے ہوئے کہا...

آسیہ پیچھے ہٹ گئی....

طیات ایک ذمے داری لیے آپریشن تھیٹر میں داخل ہو گئی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیسی لگ رہی ہوں میں بھائی"...

فاطمہ نے حماد کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا...

"اویں"...

اُس نے دھڑام سے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا...

"بھائی بتائیں نہ سیریس"...

اُس نے کندھے سے پکڑ کر اُسے اُٹھایا....

"اچھا دیکھنے تو دو"...

حماد نے چہرے کے زاویوں کو یکدم سنجیدہ کرتے ہوئے کہا....

"بس ٹھیک ٹھاک ہی ہے"...

اُس نے اتنی سنجیدگی سے کہا فاطمہ روہانسی ہو گئی...

"ارے ارے سنو وائٹ تُم تو ناراض ہو ہو گئی آئی ایم جسٹ جوکنگ یار...پاگل"

اُس سے کہا فاطمہ کی رونی صورت دیکھی جاتی تھی.....

"بہت پیاری لگ رہی ہے میری سنڈریلا تو کسی کی کیا مجال جو تمہیں پسند نہ کرے"...

حماد نے اُس کے بالوں کو بگاڑتے ہوئے محبت سے کہا....

"تو آپ کو کیا لگتا ہے صرف آپ ہی مذاق کر سکتے ہیں"...

اُس نے ہنستے ہوئے کہا....

جبکہ حماد بے وقوف بن جانے پر دِل سے مسکرایا تھا....

"حماد آجاؤ مہمان آگئے ہیں"...

نزہت خاتون نے آواز دی تھی...

"جی دادی"...

"آگئے آپکے ہونے والے وُہ شادی کی تاریخ طے کرنے"...

حماد نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا.۔

"جائیں آپ"...

فاطمہ نے اُسے کمرے سے باہر دھکیلا...

"ظالم بہن"...

اُس نے جاتے جاتے کہا....

"آپکی طرح"...

وُہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طیات شام سات بجے گھر لوٹی تو مہمان جا چکے تھے...

"مما آپ آج بھی لیٹ"...

فاطمہ نے پانی کا گلاس اُسے دیتے ہوئے کہا....

"بیٹا ایک ایمرجنسی سرجری تھی اِس وجہ سے بس"...

طیات نے سر دباتے ہوئے کہا۔

"میں آپکا سر دبا دیتی ہوں"...

فاطمہ نے اُس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا....

"کیسی رہی آپکی سرجری"....

"کامیاب"...

کہتے وقت اُس کی چہرے پر عجیب چمک تھی....

"السلامُ علیکم مما"...

حماد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا....

"وعلیکم سلام"..

"مما آپکو آج کے دن ہونا چاہیے تھا اتنا بھی کیا کام"..

اُسے ہمیشہ طیات سے وقت کی کمی کی شکایت رہتی تھی...

طیات محض مسکرا دی...

"اگلے ماہ بعد میرے دونوں بچوں کی شادی ہے بہت ساری تیاریاں کرنی ہے میں وعدہ کرتی ہوں ایک ہفتہ پہلے ہاسپٹل سے چھٹیاں لے لوں گی"...

اُس نے نرمی سے کہا....

"دیکھتے ہیں"...

حماد نے مذاق میں اُڑایا کیونکہ وہ اپنی ماں کو اچھے سے جانتا تھا...

طیات آج ایک برین سرجن کے طور پر جانی جاتی تھی دِن رات لگا کر اُس نے اپنے اور عامر کے خوابوں کو مکمل کیا تھا ڈاکٹر بننا پہلے اُس کا خواب تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ گرد آلود ہوتے گئے پھر سے زندہ اُنہیں عامر نے کیا تھا یہ عامر کا ہی خواب تھا اپنے آبائی گاؤں میں ہاسپٹل بنانے کی جس راہ میں اُس نے اپنی جان تک گنوادی تھی اُس خواب کو طیات نے اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا..

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by Author

سوچ و فکر سے انسانی جذبات کی پرداخت ہوتی ہے اور ان جذبات کی بنیاد پر ہی انسان کا ہر عمل ہمارے سامنے آتا ہے۔ ذہن کا زاویۂ فکر دو قسم کا ہوتا ہے، ایک منفی اور دوسرا مثبت۔

مثبت سوچ ہمیشہ انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ منفی سوچ ناکامی اور نامرادی کی طرف دھکیلتی ہے اور زندگی کی چمک دمک کو تاریکی کی سیاہیوں میں بدل دیتی ہے۔ یہ سب صرف سوچوں کا ہی کھیل ہے....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رنگ برنگی قمقموں سے پورا گھر بقعۂ نور بنا ہوا تھا...

رنگ برنگے شامیانے لگے ہوئے تھے...ہزاروں شوخ کرسیاں بچھی ہوئی تھی... درمیان میں پھول دار قالین کے گرد صوفے پڑے تھے اُونچے اُونچے گھنے درختوں میں روشنی کے بلب کچھ یوں لگائے گئے تھے یو گمان ہوتا تھا جیسے سبزے میں آگ لگی ہو۔۔۔

روشنیوں کا دُھندلا دُھندلا غبار آسمان کو بھی روشن کیے ہوئے تھا...

اِن روشنیوں کے سامنے ستارے بھی ماند پڑ گئے تھے...

بینڈ نے ایک سریلی دُھن چھیڑی تھی۔۔۔خاموش ماحول میں ارتعاش پیدا ہوا تھا..

راحیل ابو بکر کے ساتھ مل کر سارے انتظامات دیکھ رہا تھا.....

"بھائی آپ بیٹھ جائیں میں دیکھ لوں گا"...

ابو بکر نے راحیل کو کہا....

"تُم بھی تو اپنی بیٹی کی شادی کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے ہو مجُھے اپنی بیٹی بیٹے کے لئے کرنے دو"...

راحیل نے توقع کے مطابق جواب دیا تھا....

"یہ یہاں سے کُرسی ہٹاؤ"..

وُہ کسی کو ہدایت دیتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا....

"لڑکیوں بارات آ گئی ہے"...

بسمہ نے آکر اطلاع دی...

ساری کی ساری لڑکیاں جو فاطمہ کے گرد گھیر اڈال کر بیٹھی تھی بارات کے استقبال کے لئے اُٹھ اُٹھ کر چلی گئیں....

"آپی بہت خوبصورت لگ رہی ہو آپ ماشاالله"...

بسمہ نے اُس کی موہنی صورت کو تکتے ہوئے بے اختیار کہا۔۔۔

Copyright by Author

"بسمہ بیٹا آپکو پاپا ڈھونڈھ رہے ہیں"...

طیات نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھوپھو میں جا رہی ہوں مگر آپی کو نیچے لے کر میں ہی جاؤں گی... اور یہ مناہل ابھی تک نہیں آئی پارلر سے آج کی شام کی دوسری دلہن"...

بسمہ نے طیات سے پوچھا...

"وُہ آ رہی ہے ماریہ کے ساتھ"...

طیات نے مسکراتے ہوئے کہا...

"ٹھیک ہے پھوپھو میں آئی بس"...

اُس نے جلدی سے کہا کیونکہ اُس کے فون پر بھی اب امان کی کال آنے لگی تھی...

"میری بیٹی تیار ہو گئی"...

اُس نے فاطمہ کو دیکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا...

"کیا دیکھ رہی ہیں ماما"...

فاطمہ نے طیات کی محویت کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا...

"کُچھ نہیں دیکھ رہی ہوں میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے دُلہن بن کر"...

طیات نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس کی نظر اُتاری....

"بھائی تیار ہو گئے...؟"

اُسے فوراً اپنی جند جان اپنے حماد بھائی کی فکر ستائی...

"جی بھائی کی جان بھائی بھی تیار ہیں"...

حماد اُسی وقت روم میں داخل ہوا....

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ...میری بہنا تو آج سچ میں سنڈریلا لگ رہی ہے"..

حماد نے اُسے سر تا پا دیکھتے ہوئے محبت سے کہا...

وُہ جھینپ گئی..

"آپ بھی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں بھائی آپ "موسٹ ہینڈسم گروم ایور آئی سین"...

اُس نے دِل سے کہا....

"مہیب سے بھی زیادہ"...

حماد نے چھیڑا...

"جی بالکل میرے بھائی بہت پیارے ہے"...

ترکی بہ ترکی جواب آیا....

"بس کرو... تُم دونوں کی نوک جھوک آج تو چھوڑ دو...اور حماد جب بہن چلی جائے گی نہ تو سب سے زیادہ تُم نے ہی یاد کرنا ہے"...

طیات نے اُس کے کان کھینچے....

"میں بھی تو بھائی کو سب سے زیادہ مس کروں گی"...

وُہ فوراً حماد کے سینے سے لگ گئی....

"میری جان۔۔۔"

حماد نے اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے کہا...

دور چاہے جو بھی بہنیں ہمیشہ اپنے بھائیوں کی جان ہوتی ہیں طیات نے یہ بات آج پھر دیکھ لی تھی.

"فاطمہ آپی چلیں"...

بسمہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی...

"مُجھے کیا میراتھن ریس میں دوڑنا ہے لڑکی"...

وُہ ہنستے ہوئے بولی...

"حماد بھائی آپکی زوجہ بھی آگئی ہیں"...

بسمہ نے شرارت سے کہا...

"چل نا چھوٹی کتنے نخرے کرے گی"...

حماد نے بے صبری سے کہا....

"تو چلیں"...

اُس نے حماد کا کندھا پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا...

حماد اِس ادا پر مسکرایا تھا....

فاطمہ اور حماد اسٹیج پر اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا بیٹھے... نکاح ہو چکا تھا....

طیات دور کھڑے ہو کر اپنے دونوں بچوں کے دمکتے ہوئے چہرے دیکھ رہی تھی اور دائمی خوشیوں کی دعائیں بھی کر رہی تھی...

راحیل اُس کے برابر میں آکھڑا ہوا...

"کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا ہمارے بچے"...

راحیل کے چہرے پر سکون کے آثار تھے..

"ہوں"...

طیات نے ہنکارا ابھرا...

"تمہارا بہت شکریہ فاطمہ کو تُم نے بلکل اپنی بیٹی سمجھا ہمیشہ اور اُسے کبھی عامر کی کمی محسوس ہونے نہیں دی اُس کے لیے تو تُم ہی اُس کے پاپا ہو"...

طیات نے متانت سے کہا...

"جس شخص نے بے لوث میری اولاد کو دِل سے چاہا اُسے اپنا گرویدہ کر لیا اتنا کے وُہ آج بھی مُجھے عامر والا مقام نہیں دے پایا تو یہ میر ابدلا ہی سمجھ لو اُس سے میں نے اُس کی اولاد کو اپنا بنا لیا"...

راحیل نے فخر سے کہا....

"بوڑھے ہوگئے مگر افسوس آج بھی اکڑ نہیں گئی تمہاری"..

طیات نے طنز کا تیر مارا...

"یہ اکڑ نہیں فخر ہے غرور و تکبر چوبیس سال پہلے اُس رات سڑک پر اذیت میں گزارنے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔"

تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جب بھی کسی ذی روح نے تکبر اور رعونت کو اپنایا قادر مطلق نے اسے نشان عبرت بنا دیا۔ جیسے کہ میں"...

اُس نے ہنستے ہوئے کہا...

"واقعی تُم ایک عبرت کا نشان ہی ہو"...

طیات نے سنگدلی سے کہا...

"تُم مجھے آج تک معاف نہیں کر سکی"..

راحیل نے افسوس سے کہا....

تیئس سال پہلے کر چکی ہوں اب کیا چاہتے ہو"...

"کُچھ نہیں"...

دونوں کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر رونما ہوا تھا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وُہ دوسرے دن ہی راحیل سے مِلنے خود چلی گئی تھی اُس کے آفس...

وُہ کمرے میں داخل ہوا تو اُسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا...

شاگو کے بعد اس نے راحیل کو آج دیکھا تھا... لگ بھگ آٹھ ماہ بعد. نہیں ...

پورے آٹھ ماہ بعد....

اُس نے سر تا پا اُسے دیکھا وُہ کافی بدل چُکا تھا...

اس کے گلابی گالوں پر واضح تراش کی حامل ہلکی ہلکی سیاہ داڑھی بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی.

اس نے گلے کی رطوبتیں نگلی تھیں شاید کہ اس کی شریانیں شفاف گردن اور جھلکتے شانوں کی سرخ و سفید جلد پر صاف ابھر آئی تھیں. داڑھی کے نرم کناروں کو چھوتا اس کے ہونٹوں کا خمدار کٹاؤ ویسے کے ویسا تھا. اُس کے چہرے میں فقط خط کا تبدل آیا وگرنہ مجموعی شخصیت کا سحر و تاثر وہی پہلے کا سا تھا.... باوقار سحر انگیز شخصیت...

طیات نے نظریں نیچے کی وُہ تو اُسے فیصلہ سنانے آئی تھی....

"کیوں ملنا چاہتے تھے"...

وُہ فوراً مدعے پر آئی....

راحیل نے گہری سانس لی اور خود کو بولنے کے لئے تیار کیا...

"معافی چاہیے تمہارے مُجھے احساس کچوکے لگائے رکھتا ہے کہ تم نے مجھے اب تک معاف نہیں کیا تمہاری بدعا نے میرے زندگی کی بنیادیں ہلا دیں تھیں میں سمجھتا تھا کے میری کبھی پکڑ نہیں ہو گی ساری زندگی میں نے گناہوں کی نظر کی بھول بیٹھا محشر سے پہلے ایک حشر کا میدان دُنیا میں بھی لگتا ہے ہر روز لگتا ہے جب میں اُس میدانِ حشر میں آیا تو اندر کا خوف جاگ اُٹھا میری روح کانپ اٹھی تھی یہ سوچ کر بھی کے اُس حشر کا کیا عالم ہو گا ہر طرف خوف اپنے میزان کے سامنے کھڑے اعمال کی ناپ تول دیکھ دیکھ دل ڈر کی شدّت سے پھٹنے کو ہو گا...

Copyright by Author

کوئی کلمہ،، کوئی درود،،

کوئی نماز تو تسلی دے کوئی سجدہ ڈھنگ کا کیا ہو کوئی لفظ اچھا جو منہ سے نکلا ہو کوئی لمحہ جس میں یہ ہاتھ کسی کی مدد کو اٹھا ہو کوئی دن جب کسی کا عیب دیکھ کر آنکھ بند کی ہو کوئی بھی ایسا لمحہ گرفت میں نہیں آئے گا۔۔۔

اُس رات اذیت سے گزرتے وقت میں نے اپنی پوری زندگی کا محاسبہ کیا تھا میں سیاہی میں تھا طیات سر تا پا سیاہی میں...

آنکھوں کے سامنے وُہ وقت رقص کناں تھا جب گناہ کرتا تھا وقوع قیامت کو ماننے کو تیار نہ تھا اسے نا ماننے میں نفسیاتی جھجک سدراہ تھی اگر وقوع قیامت کو تسلیم کر لیتا تو زندگی کا نقشہ تلپٹ ہو کر رہ جاتا لوٹ کھسوٹ کی جو آزادی میسر تھی"...

راحیل رُکا تھا...

طیات نے پہلو بدلا تھا...

"عیش و طرب کی محفلیں جن میں بدمست جوانیاں ساری رات محور قص رہا کرتی تھیں بادہء ارغوانی کے بلوریں جام مصرف گردش رہا کرتے تھے جہاں کسی ضرورت مند کا استحصال مباح تھا اگر روز حساب پر ایمان لے آیا ہوتا تو اِن لغویات سے دست کش ہونا پڑتا میں بھول بیٹھا تھا اِس جہاں کے رنگ و بو کے بعد ایک جہاں اور بھی ہے

Copyright by Author

اِس چند روزہ زندگی کے بعد ایک زندگی ایسی بھی ہی جس کی انتہا نہیں.... بھول بیٹھا تھا ہزاروں صدیوں کی پہنائیوں میں اِن مشت غبار کے ذرہ کون چُنے گا اِس بات کی فکر نہیں کی...دُنیا کو سب کُچھ سمجھ لیا اپنی ساری جدوجہد دوڑ و دھوپ فقط دنیوی زندگی کو آرام دہ بنانے میں صرف کر دی۔

اپنی عاقبت سنوارنے کا خیال تک نہیں آیا...جوں جوں دُنیا کو محبت دِل میں جگہ بناتی گئی آخرت سے دور ہوتا گیا...

"لاحاصل" پچھتاوں نے مجھے گھیر کیا تھا تب میں نے طے کیا تھا ہر اُس اِنسان سے معافی مانگوں گا جس کی زندگی میں نے برباد کی مُجھے بارہا کوشش کرنے کے باوجود تمہاری معافی نہیں ملی یہ خیال مُجھے مضطرب کیے رکھتا ہے"..

راحیل کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہا تھا..

"ایک لڑکی کے لیے سب سے بڑھ کر اُس کی عصمت ہوتی ہے تُم نے ایک بار نہیں دو بار مُجھے برہنہ کر کے رکھ دیا تھا..اپنی ہی نظروں مُجھے گرا کر رکھ دیا تھا پہلے ایک کمرے میں میری عزت کو اپنے پیروں تلے روند دیا میں نے تمہیں وُہ بھی معاف کر دیا تھا میں تمہیں چاہنے لگی تھی کیا یہ میرے کردار کی پستی نہیں تھی کہ میں اپنے مجرم سے محبت کرنے لگی یاد ہے میں نے تمہیں کہا تھا مُجھے تم سے عشق ہے ہاں وُہ تھا مگر

Copyright by Author

جہاں عزت اور اعتبار نہ ہو وہاں سارے لطیف جذبات اپنی موت آپ مر جاتے ہیں محبت ہو یا عشقِ مجازی میرے لیے سب جھوٹ ہے خُدا سے عشق ہی افضل اور معتبر ہے... تُم نے اُس وقت بے وفائی کی جب میرا یقین تُم پر آخری مقام پر تھا تمہاری پرستش کرتی تھی میں راحیل بے پناہ چاہتی تھی تُم نے مُجھ پر قذف جیسا گھٹیا اِلزام لگاتے وقت ایک بار نہیں سوچا ایسی کون سے لغزش دیکھ لی تھی میرے کردار میں ایسے کون سے شرمناک منظروں میں تُم نے مُجھے دیکھ لیا تھا....

میرا کردار تمہارے سامنے تھا مگر تُم مکنر ہو گئے....

عامر نے میرا ہاتھ تب تھاما جب میرا یقین خُدا پر سے اُٹھ چُکا تھا اُس اِنسان نے بنا کُچھ کہے مُجھے میرا یقین لوٹایا مُجھے پھر سے مسلمان بنایا میری ذات کے ہر خلا کو اُس نے پُر کیا بے غرض بے لوث محبت دی عزت دی تُم سے تمہاری قُربت کے لمحات میں مانگتی تھی وُہ میرے قرب کو نعمت سمجھتا تھا میں نہیں جانتی وُہ محبت کے کون سے مقام پر تھا اُس کا قرب میری روح کو چھوتا تھا میں نے اُس کی محبت کو دِل میں نہیں روح میں جگہ دی ہے ہاں تُم سے عشق ہے مگر دل کے کسی کونے میں دفن اُس کی محبت میری روح کو بادِ صبا میں کا احساس کرواتی ہے تم سے عشق نے مُجھے ذلیل و خوار کیا ہے صرف مُجھے

بادِ سموم کی زد میں رکھا ہے ہر دم... تُم معافی چاہتے ہو نہ معاف کیا مگر ایک بات یاد رکھنا معافی ہر چیز کا ازالہ نہیں ہوتی"..

طیات اُٹھ کر جانے لگی....

"مُجھے ایک موقع۔۔۔"

"سوچنا بھی مت ایسا یہ ناممکن ہے میں اپنا نام تمہارے نام کے ساتھ جوڑ کر اسے گندہ نہیں کرنا چاہتی"...

وُہ تقریباً چیخی تھی...

"جب کسی سے نفرت دِل کے ہر گوشے میں شریانوں میں لہو کی مانند بہنے لگے تو محبت اور لگاوٹ کے فقرے اور جھوٹے وعدے صرف آپکو بیمار کرتے ہیں اور بیمار... صحت یاب نہیں"...

تند و تیز لہجے میں کہا گیا.....

راحیل کے دِل میں جلتی مدھم سے لو بھی بُجھ چکی تھی...

"لفظ اگر سچے ہوں تو رگوں میں محبت کا ایسا سرور گھولتے ہیں کہ کس و ناکس اُس پر ایمان لے آتا ہے انسان پر مدہوشی طاری ہونے لگتی ہے اور یہ نشہ مار ڈالتا ہے"...

اٹل اور مضبوط لہجہ ارادوں کا واضح غماز تھا....

"تُم مر بھی رہے ہو گے نہ تب بھی تُم سے واپس نہ جڑوں مجُھے تمہاری ذات میں رتی بھر دلچسپی نہیں ایک عورت جب محبت کرتی ہے نہ تو حدوں کو چھونے لگتی ہے چاہت کی مگر جب نفرت کرتی ہے تو ہر حد پار کر جاتی ہے...

یہ کوئی افسانوی کہانی نہیں ہے راحیل یہ زندگی ہے حقیقی زندگی اور میں اتنی گھٹیا نہیں جو دوبارہ تُم سے جاملوں....اِنسان مر تا مر جائے مگر کبھی اُن سہاروں پر دوبارہ بھروسہ نہ کرے جو کئی بار اُس کی بنیادوں کو ہلا چکے ہوں...

مومن ایک سوراخ سے ایک ہی بار ڈسا جاتا ہے راحیل آفتاب... میں نے کہا تھا نا تُم میرے ہاتھوں سزا پاؤ گے یہی ہے میری سزا میں تمہیں دھتکارتی ہوں راحیل"...

سوچنا بھی مت کے طیات عامر کبھی طیات راحیل بنے گی...

"ہو سکے تو تُم آگے بڑھ جانا کیونکہ تُم جیسوں کی فطرت سے نے بخوبی واقف ہوں"...

راحیل کے چہرے پر درد بھری مسکراہٹ آٹھری...

"مجُھے کسی سے کیا اپنا وعدہ نبھانا ہے میں نے کسی سے کہا تھا کہ وہ میری زندگی میں بطور خاص حیثیت آنے والی واحد لڑکی ہے مجُھے اِس امر کو یقینی بنانا ہے.. بہت شکریہ میرے بارے میں سوچنے کے لئے میں اب مسز عامر کا مزید وقت ضائع نہیں کروں

گا"...

اُس نے اجازت دی....

"خُدا حافظ"...

طیات نے آہستہ سے کہا اور باہر چلی گئی راحیل کی ہر اُمید کو لو کو بجھاتے ہوئے...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مسز عامر"...

کسی رشتے دار نے بُلایا تھا....

وُہ دونوں حال میں لوٹ آئے تھے...

طیات نے نظروں کا رخ اُس کی طرف کیا..

مطلب صاف تھا وُہ آج بھی یہی بتانا چاہتی تھی کے عامر اُس کا فخر تھا ہے اور تا عُمر رہے گا....

"عامر میں نے اپنا وعدہ پورا کیا کیونکہ میں بھی جنت میں صرف آپکا ساتھ چاہتی ہوں اگر حرم میں آپ مُجھ سے یہ وعدہ نا بھی لیتے تب بھی"...

حرم کا منظر پھر زندہ ہو گیا تھا آنکھوں کے سامنے...

" "طیات...اگر آج کُچھ مانگوں تو مُجھے یقین ہے مُجھے مایوس نہیں کریں گی"..

عامر نے پُر اُمید ہو کر کہا تھا...

"میری زیست آپکی قرضدار ہے عامر ایک اِنسان کے لیے اِس قیمتی چیز کُچھ نہیں جب یہ ہی آپکی ہے تو آپکو کُچھ مانگنے کی ضرورت نہیں سب کُچھ ہی آپکا ہے"...

طیات نے اُسکے ہاتھ کو دبا کر یقین دلانا چاہا تھا....

"ایک وعدہ چاہتا ہوں آپ سے"...

عامر نے خود کو بولنے کے لیے تیار کیا....

"طیات زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں میں آج ہوں کل نہیں...اتنا جانتا ہوں میں نے آپکو بہت بہت چاہا ہے بے پناہ مگر میری محبت بہت خود غرض ہے طیات یہ آپکو کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی مُجھے میرے بعد بھی طیات.. طیات عامر چاہیے میری روح مضطرب رہے گی اگر کسی اور کا نام"....

طیات دم سادھے اُسے سُن رہی تھی اُسکی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے عامر کی باتیں اُسے اپنے دِل میں اُترتی محسوس ہونے لگی دِل نے لمحہ بھر کو راحیل کے عشق سے منکر ہونا چاہا اتنی شدت اتنی محبت اُس نے کہاں سوچی تھی......

"آپکو کُچھ نہیں ہو گا عامر اور اگر ایسا کُچھ ہوا بھی تو یہ آپکو بولنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اب میں آپکے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی آپ میری ابتداء اور انتہا ہیں آپ میرا سب ہیں میری عقیدت ہیں میرے جنت کے ساتھی میرے ہمسفر"...

اُس نے عامر کے ہاتھوں کا بوسہ لیا تھا....

"ماموں پھوپھو فیملی پکچر کے لیے آجائیں"...

دانیال نے چیخ کر بلایا تھا...

بڑی شان سے ادھوری فیملی کی مکمل تصویر نکالی گئی تھی...

محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی، محبت پر حدود و قیود نہیں لگائی جا سکتی، جیسی چاہے محبت کرو، جس سے مرضی محبت کرو، اس چار حرفی لفظ محبت کو...

محبت رب کائنات کا وہ وصف ھے جس کا کچھ حصہ اس نے انسانوں کے دلوں بھی اتار دیا، یہ احساس کی صورت میں دل میں اُبھرتا ہے اور خوشبو کی طرح ادھر اُدھر بکھر جاتا ہے.. رب کائنات نے اس کائنات کی بنیاد محبت پر ہی رکھی۔۔۔

محبت کے جو پیمانے اس ذات بابرکات نے بنائے ہیں، دراصل اس جزبے کو انہیں پیمانوں پر تولا جاسکتا ھے۔"

اقراء کے دِل میں آج بھی حماد کے لئے محبت موجزن تھی ابو بکر آج بھی طیات کی محبت میں گرفتار تھا مگر وقت اُنہیں اُٹھا کر بہت آگے لے آیا تھا بہت آگے...

طیات کسی کی محبت کے سہارے زندگی گزار رہی تھی کوئی اپنا وعدہ نبھا رہا تھا اسی کا نام تو ہے زندگی چلتے جانا...

اگر محبت کی کوئی حد نہیں تو مذہبی حدود تو ہے ناں؟

اخلاق تو حد رکھتا ہے ناں۔۔۔۔۔اخلاقی حدود کی پاسداری کرنی پڑتی ہے.. معاشرہ تو حد رکھتا ہے ناں، معاشرتی قدروں سے نکل کر انسان آوارہ پتوں کی طرح ہو جاتا ہے۔

وفا حد رکھتی ھے کسی ایک کے ہو کر رہو۔

عورت اور مرد کی محبت محبت کے بحرِ بے کراں کا ایک قطرہ ہے..

اس قطرے کی لذت کو اللہ تعالی نے نکاح کے حصار میں قید کر لیا ہے،

مردوں اور عورتوں کو اس محبت سے آشنا ہونے کے لیے نکاح کا دروازہ رکھا گیا۔

محبت میں ادب اور احترام ہو تا ھے۔

ادب اور احترام پورے جسم میں چھلکتا ھے، آنکھیں جھکیں ہوں اور دل احترام سے لبریز ہو، محبوب کی بے ادبی نہ ہو، اسے سوچوں اور آنکھوں سے بھی آلودہ نہ کیا

جائے۔

نکاح کرکے اپنی محبت کو معاشرتی، شرعی، اوراخلاقی طور پر جائز کیا جاتا ہے۔

مرد وعورت کے مابین اصل محبت میاں بیوی کی محبت ہوتی ھے، جس کو اللہ بھی محبت سے دیکھتے ہیں۔

خفیہ تعلقات اور ملاقاتیں جسمانی بھوک زناکسی طور پر جائز نہیں، چھپی ہوئی دوستیاں اس ناجائز اولاد کی طرح ہوتی ہیں، جنہیں کوئی نام نہیں دے سکتے جنہیں معاشرے میں کوئی مقام نہیں دے سکتے۔ جسے دوسروں کے سامنے نہیں لا سکتے۔

محبت جسمانی قرب کی خواہش نہیں کرتی... جیسے آسمان سے پانی کے چند قطرے پھیکے پھیکے برستے ہیں لیکن سورج جب ایک خاص زاویے سے ان پر اپنا عکس ڈالتا ھے تو یہی قطرے قوس و قزح کے رنگ بکھیرنے لگتے ہیں۔

واللہ! محبت کا اصل اور حقیقی رنگ تو رب تعالیٰ کی ذات کو چاہئے اور مقصود بنانے کے بعد نکھر کر سامنے آتا ہے۔

اپنی محبتوں کو اسی کے پیمانوں میں تولیں۔جب اس خالص محبت کے رنگوں سے دل کا نگارخانہ دہک اٹھے گا تو ہم اس قابل ہوں گے کہ خود سے وابستہ رشتوں اور عالم

انسانیت کو وہ محبت دیں جو انکا حق ہے۔

کیوں نہ اس رب کی محبت کی طرف پلٹیں۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہیں ازل سے لکھا تھا کہ ہر کہانی کو انجام بہر طور ملے گا ...

لوگ سمجھتے ہیں ہمیشہ جئیں گے پر وہ نہیں جیتے. لوگ سمجھتے ہیں ہمیشہ رہیں گے لیکن وہ نہیں رہتے. دنیا میں کسی کہانی کی تو کیا خود دنیا کی بھی کوئی حقیقت و اصلیت نہیں ہے.

آخر ش سب کچھ فنا ہونا ہوتا ہے... ہر کہانی، تمام قصے، ساری نصیحتیں اور پورے واقعات... حتی کہ ان سب کی آماجگاہ یہ دنیا بھی...

بس ایسا ہی اک روز آیا کہ پل پل سرکتے مٹھی میں نہ آنے والے اس وقت کو بھی موت آن پڑی. قیامت کی نشانیاں پوری ہو گئی...

حشر کا عالم۔۔ کہ جب پہاڑ بھر بھرا کر ریت کی مانند ہو چکے، زمین کا سینہ شق ہو گیا، مردے زندہ ہو اٹھے اور میدانِ حشر میں تمام انسان جمع ہو گئے۔

ہر نفس عالم وحشت میں ادھر سے ادھر دوڑتا پھر رہا ہے۔۔ خوف ہے۔۔

پریشانی ہے۔۔

نفسا نفسی ہے۔۔

Copyright by Author

زندگی ختم ہو چکی۔۔

مہلت تمام شد۔۔

اب حساب کا وقت ہے۔حیات جو رب کی امانت تھی اسے کیسے بِتایا۔۔

اے انسان تم کہ جو زمین پر خدا کے نائب بنا کر بھیجے گئے تھے کیا تم نے خدا کے نائب ہونے کا حق ادا کیا؟

کیا تم نے نیکی کا حکم دیا؟

کیا تم نے برائی سے روکا؟

کیا تم نے آپس کے تعلقات کو بہتر رکھا؟

کیا تم نے حقوق العباد کو احسن طریقے سے ادا کیا؟

کیا تم نے جھوٹ چوری زنا بدکاری غیبت اور ہر طرح کے کبیرہ صغیرہ گناہوں سے دامن بچایا؟

کیا تم زمین پر آسانیاں تقسیم کرنے والے بنے یا تمہاری ذات سے تمہارے جیسوں کو تکلیف ملی؟

کیا تم نے رب کی مقدس امانت (زندگی) کی حفاظت کی؟

کیا تم عابد و زاھد رہے؟

کیاتم شاکر رہے صابر رہے قانع رہے؟

اے نفس کہ اب وقت آگیا کہ جب تجھے جواب دینا ہے۔۔

اب محاسبے کاوقت آگیا۔۔

آسمانوں سے نور اترا ہے۔۔۔

ایسانور کہ آنکھیں چندھیاجائیں۔۔۔

رب کائنات اپنی مخلوق کے سامنے جلوہ نما ہے۔۔وہ جو ازل سے تھاابد تک رہے گا۔۔

وہ جو "کل شئ قدیر" ہے۔۔

وہ جو مالک کل کائنات ہے۔۔

وہ جو خالق ہے۔

وہ مخلوق کے روبرو ہے اس نے اپنا ہر وعدہ وفا کر دیا۔۔

اب تم بولو اے کھنکھناتی مٹی کے پتے کہ کیاتم نے اپنے عہد نبھائے۔

کیاتم دنیا پر ویسے ہی رہے جیسے جینے کا حق تھا؟

ہر نفس سوچ رہا ہے۔۔چندھیائی آنکھوں، دھڑکتے دلوں، اور رعب وہیبت سے

کپکپاتے وجود کیساتھ،منتظر۔۔۔

آج سب واضح ہو چکا۔۔

جو گناہ و ثواب تھے گنے جا چکے۔۔

میزان قائم ہو چکا۔۔

اعمال تل چکے۔۔

ہر طرف نفسی نفسی کی پکار ہے۔۔۔

اور یہی ہے حقیقت

اس حیات کی

کہ جس پر ناز تھا

گمان تھا کہ یہ ہمیشگی والی زندگی ہے۔۔

خیال تھا کہ قیامت کبھی قائم نہ ہو گی۔۔

وہ جو اپنی ہی سرکشی میں بھٹکتے گئے وہ آج نفسی نفسی پکار رہے ہیں۔۔ آج کوئی دولت کام نہیں آئی۔۔

آج کوئی رشتہ کوئی محبت کسی کام کے نہیں۔۔ اگر کچھ کام آسکتا ہے تو بس اعمال۔۔

نیکیاں۔۔ اچھائیاں۔۔ چھوٹی چھوٹی مہربانیاں۔۔

صد حیف کہ تو نے اک دوجے کو دیکھ کر مسکرانے کا چھوٹا سا ثواب بھی نہ کمایا۔۔

افسوس کہ تو تو کسی طور بھی دوسروں کے لیے آسانیاں تقسیم کرنے والا نہ بنا۔۔

تو نہ عاجز بنا، نہ عابد بنا نہ زاھد بنا نہ متقی بنا نہ شاکر بنا نہ صابر بنا۔۔ تو گھمنڈی بنا، مشرک بنا، ظالم بنا، ناشکرا بنا، بے صبرا بنا، تو سب رب کا بندہ نہ بنا تو شیطان کا چیلا بن گیا۔۔ تو جو رب کا نائب تھا۔۔ اس بڑے بہکانے والے نے قدموں کے نشانوں پر چل نکلا۔۔۔۔۔

"ان الانسان لفی خسر"

"بے شک انسان سراسر گھاٹے میں ہے۔۔"

تمام شُد

نوٹ

میدانِ حشر پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

Copyright by Author

کچھ نیو ایرا میگزین کے بارے میں

نیو ایرا میگزین نے اپنے سفر کا آغاز 2 نومبر 2018 سے کیا ہے۔ نیو ایرا میگزین کی تخلیق کا مقصد ادب کی ترقی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے آنے والے اور سوشل لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ جہاں وہ اپنی لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دے سکیں۔ اُردو ادب کے میدان میں ہمارا مقصد قارئین تک غلطیوں سے پاک مواد کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اگر آپ کے اندر ایک لکھاری کی خصوصیات پائی جاتی ہیں تو بلا جھجک ہمیں اپنی تحریر neramag@gmail.com پر بھجوا دیں یا پھر آپ ہمیں فیس بک پیج پر بھجوا سکتے ہیں۔ Fb/Page/New Era Magazine ہماری کوشش ہو گی کہ قارئین اور اپنے لکھاریوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں جہاں تک ممکن ہوا ہم آپ کی تحاریر کو ضرور فروغ دیں گے۔ ان شاء اللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میدان میں ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہم شکر گزار ہیں مصنف کہ جو انہوں نے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی تحریر ہمیں شائع کرنے کیلئے دی۔ ان شاء اللہ ہم ان کو مایوس نہیں کریں گے جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہمیں اپنا قیمتی وقت بخشا۔

(جزاک اللہ)

ادارہ

نیو ایرا میگزین

Copyright by Author